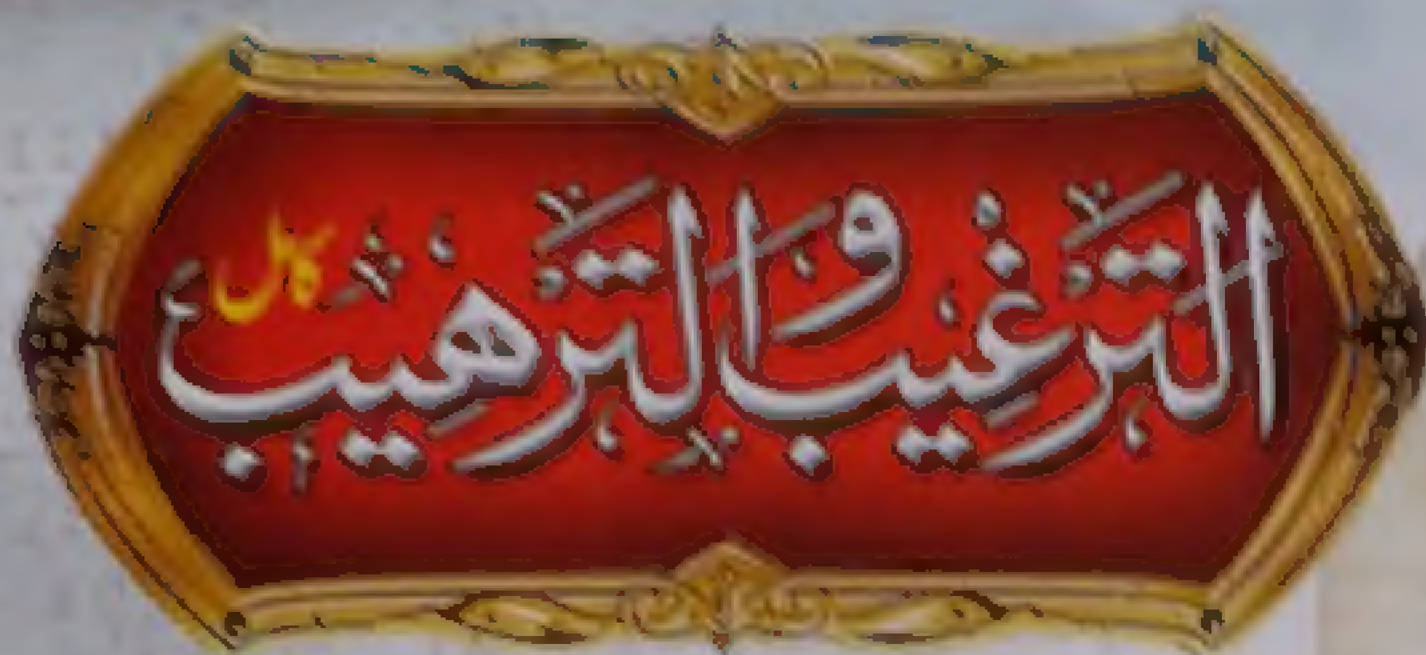
5766

احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ



الترغیب والترہیب

من الحدیث الشریف

3

تصنیف
امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج
مفتی
معاذ رضا خان قادری
دامت برکاتہم العالیہ

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

۵۷۶۶ احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

کامل

الترغیب والترہیب

من الحدیث الشریف

3

تصنیف

امام ابو محمد زکی الدین عبدالعظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۱۔۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج

مفتی معاذ رضا خان قادری

دامت برکاتہم عالیہ

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

37352022

الصلوۃ والسلام علیك یا سیّدی یا رسول اللّٰہ
وعلی آلك واصحابك یا حبیب اللّٰہ

نام کتاب	....	الترغیب والترہیب (جلد سوم)
مصنف	....	امام ابو محمد زکی الدین عبدالعظیم منذری
ترجمہ وتخریج	....	مفتی معاذ رضا خان دامت برکاتہم العالیہ
صفحات	....	936
تعداد	....	600
کمپوزنگ	....	حافظ محمد ظفر شاہ
اشاعت	....	دسمبر 2017ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	900 روپے

ضروری گزارش

ہم اپنے اُن تمام احباب کے شکرگزار ہیں جو ہمارے ادارے کی طرف سے شائع شدہ کتب کو دل سے پسند کرتے ہیں۔ یہ کتاب "الترغیب والترہیب" اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ گر آپ کو اس میں کسی قسم کی کمی وبیشی وکمپوزنگ کی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم ادارہ کو مطلع کریں تاکہ ان اغلاط کی اگلے ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔ آپ تعاون فرما کر ادارہ کی مزید ترقی کا سبب بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس تعاون کو قبول فرمائے۔ آمین

فہرست

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَغَيْرِهِمَا

کتاب: نیکی، صلہ رحمی اور دیگر امور کے بارے میں روایات

33 - اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَتِهِمَا وَتَاكِيْدِ طَاعَتِهِمَا وَالْاِحْسَانِ اِلَيْهِمَا وَبِرِّ اَصْدِقَائِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا

باب: والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور ان کی فرمانبرداری کی تاکید ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

3740 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3741 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهُ

3741-صحيح مسلم - كتاب العتق' باب فضل عتق الوالد - حديث: 2858 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب العتق' الولاء' باب الخبر الدال على أن الرجل يملك أباه بالشرى حتى يعتقه - حديث: 3915 صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر استحباب المبالغة للمرء في بر والده رجاء اللحوق بالبررة فيه' حديث: 425 سنن أبي داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب في بر الوالدين' حديث: 4492 سنن ابن ماجه - كتاب الأدب' باب بر الوالدين - حديث: 3657 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في بر الوالدين - حديث: 24876 السنن الكبرى للنسائي - باب ما قذفه البحر' باب أي الرقاب أفضل - حديث: 4757 شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب العتاق' باب الرجل يملك ذا رحم محرم منه, هل يعتق عليه - حديث: 3031 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب العتق' باب: من يعتق بالملك . - حديث: 19905 معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب العتق' باب العتق - من يعتق بالملك' حديث: 6236 مسند أحمد بن حنبل - مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 6984 مسند ابن الجعد - زهير عن سهيل عن أبي صالح' حديث: 2248 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6770 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث: 7582 الأدب المفرد للبخاري - باب جزاء الوالدين' حديث: 10

اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیٹا اپنے والد کو بدلہ نہیں دے سکتا' البتہ یہ صورت ہے کہ اگر وہ اپنے باپ کو غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3742 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَهٗ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں حصہ لینے کے لئے اجازت مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان دونوں کی بھرپور خدمت کرو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3743 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ اَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ اَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا حَيٌّ قَالَ فَتَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میں ہجرت اور جہاد کے حوالے سے آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ سے اجر کا حصول چاہتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

3742-صحيح البخاري - كتاب الجهاد والسير' باب الجهاد بإذن الأبوين - حديث:2863صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب لا يجاهد إلا بإذن الأبوين - حديث:5635صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب بر الوالدين وأنهما أحق به - حديث:4729صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر ما يقوم مقام الجهاد النفل من الطاعات للمرء' حديث:319سنن أبي داود - كتاب الجهاد' باب في الرجل يغزو - حديث:2180السنن للنسائي - كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن له والدان - حديث:3066مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجهاد' الرجل يغزو وله والداه حيان أله ذلك - حديث:32798السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن كان له والدان - حديث: 4180معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب السير' باب من له عذر بالضعف وغيره - حديث: 5540السنن الصغير للبيهقي - كتاب السير' باب من لا يجب عليه الجهاد - حديث:2759مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6373مسند الطيالسي - أحاديث النساء' أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص - وأبو العباس المكي عن عبد الله بن عمرو' حديث: 2354مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه' حديث: 568مسند ابن الجعد - شعبة' حديث:463مسند عبد بن حميد - حديث يعلى بن عطاء' حديث: 362معجم ابن الأعرابي' حديث:1162المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مقدام - حديث:9173شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7561الأدب المفرد للبخاري - باب بر والديه ما لم يكن معصية' حديث:21

کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ دونوں ہی زندہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے ماں باپ کے پاس واپس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھی طرح سے رہو"۔

3744 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ فَقَالَ اِرْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں اور میں اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کے پاس واپس جاؤ اور انہیں ہنساؤ جس طرح تم نے انہیں رلایا ہے"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3745 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من اَهْلِ الْيمن هَاجر اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ اَحَد بِالْيمن قَالَ ابواى .قَالَ اذنا لَكَ قَالَ لَا .قَالَ فَارْجع اِلَيْهِمَا فاستاذنهما فَإِن اذنا لَكَ فَجَاهد وَاِلَّا فبرهما .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہجرت کر کے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتے دار ہے؟ اس نے عرض کی میرے ماں باپ ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ان دونوں نے تمہیں (ہجرت کر کے یہاں آنے کی) اجازت دی تھی؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم ان دونوں کے پاس واپس جاؤ اور ان سے اجازت مانگو اگر وہ تمہیں اجازت دے دیں تو جہاد میں حصہ لینا اور اگر اجازت نہ دیں تو (ہمیشہ) ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہنا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3744-صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر البيان بأن إدخال المرء السرور على والديه في أسبابه يقوم' حديث:420المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البر والصلة' حديث:7319سنن أبي داود - كتاب الجهاد' باب في الرجل يغزو - حديث: 2179سنن ابن ماجه - كتاب الجهاد' باب الرجل يغزو وله أبوان - حديث: 2779السنن للنسائي - كتاب البيعة' البيعة على الهجرة - حديث: 4114مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجهاد' باب الرجل يغزو وأبوه كاره له - حديث:9010سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب ما جاء فيمن غزا وأبواه كارهان - حديث:2154السنن الكبرى للنسائي - كتاب البيعة' البيعة على الهجرة - حديث:7531السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' باب الرجل يكون له أبوان مسلمان أو أحدهما فلا يغزو إلا - حديث:16574مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6318مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه' حديث: 568البحر الزخار مسند البزار - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث:2105شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7563الأدب المفرد للبخاري - باب جزاء الوالدين' حديث:14

3746 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاذِنُهُ فِي الْجِهَاد فَقَالَ اَحَى والداك قَالَ نعم ‏.قَالَ ففيهما فَجَاهد

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے کے لئے حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم ان دونوں کی بھرپور خدمت کرو"

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3747 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رجل رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اشتهي الْجِهَاد وَلَا اقدر عَلَيْهِ ‏.قَالَ هَلْ بَقِي من والديك اَحَد قَالَ اُمِّي قَالَ فابل اللّٰه فِيْ برهَا فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَاَنْت حَاج ومعتمر وَمُجَاهد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط واسنادهما جيد مَيْمُون بن نجيح وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا مجھے جہاد میں حصہ لینے کی خواہش ہے لیکن میں اس کی قدرت نہیں رکھتا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کی میری والدہ زندہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا جب تم ایسا کرو گے تو تم حج کرنے والے عمرہ کرنے والے اور جہاد میں حصہ لینے والے شمار ہو گے"

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے ان دونوں کی سند عمدہ ہے میمون بن نجیح نامی راوی کو امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اور اس کے باقی راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

3748 - وَرُوِيَ عَن طَلْحَة بن مُعَاوِيَة السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيد الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ امك حَيَّة قلت نَعَم قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزم رجلهَا فثم الْجنَّة ‏.رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ کی راہ میں جہاد میں شرکت کرنا چاہتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا۔ کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان کے قدموں میں رہو! وہیں جنت ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3749 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق الْوَالِدين على وَلَدهمَا قَالَ هما جنتك ونارك ‏.رَوَاهُ ابْن مَاجَه من طَرِيْق عَلِيّ بن يَزِيْد عَن الْقَاسِم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ماں باپ کا ان کی اولاد پر کیا حق ہے؟ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا وہ دونوں تمہاری جنت ہیں یا تمہاری جہنم ہیں''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے۔

3750 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن جاهمة اَن جاهمة جَاءَ اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اردت اَن أغزو وَقد جِئْت أستشيرك فَقَالَ هَلْ لَكَ من ام قَالَ نَعَمْ قَالَ فالزمها فَإِن الْجَنَّة عِنْد رجلهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ معاویہ بن جاہمہ بیان کرتے ہیں: حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنگ میں حصہ لینے کا اردہ رکھتا ہوں اور میں اس سلسلے میں آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے ساتھ رہو! کیونکہ جنت ان کے پاؤں کے پاس ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3751 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَلَفْظِهِ قَالَ اتيت النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَشِيرُهُ فِى الْجِهَاد فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ والدان قلت نعم .قَالَ الزمهما فَإِن الْجَنَّة تَحت أرجلهما

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جہاد میں شرکت کے لیے آپ ﷺ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان دونوں کے ساتھ رہو! کیونکہ جنت ان دونوں کے پاؤں کے نیچے ہے''۔

3752 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَتَاهُ فَقَالَ اِن لي امْرَاَة وَاِن اُمِّي تَاْمُرنِيْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِد اَوسط اَبْوَاب الْجَنَّة فَإِن شِئْت فاضع هٰذَا الْبَاب اَوْ احفظه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ رُبمَا قَالَ سُفْيَان اُمِّي وَرُبمَا قَالَ اَبِى قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث صَحِيْح

3750-مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجهاد' باب الرجل يغزو وأبوه كاره له - حديث: 9015المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجهاد' وأما حديث عبد الله بن يزيد الأنصاري - حديث: 2438السنن للنسائي - كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن له والدة - حديث:3067السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن له والدة - حديث: 4181السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' باب الرجل يكون له أبوان مسلمان أو أحدهما فلا يغزو إلا - حديث:16576مسند أحمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث معاوية بن جاهمة السلمي - حديث: 15265معجم الصحابة لابن قانع - جاهمة السلمي أبو معاوية بن جاهمة' حديث:260شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7567

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا میری بیوی ہے میری ماں مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں اس عورت کوطلاق دے دوں تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے اگرتم چاہوتو اس دروازے کوضائع کردویا پھراس کی حفاظت کرو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں بعض اوقات سفیان نامی راوی نے لفظ''میری ماں'' نقل کیا ہے اور بعض اوقات''میرا باپ'' نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

3753 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَلَفظه اَن رجلا اَتى اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اِن اَبِي لم يزل بِي حَتَّى زَوجنِي وَاِنَّهُ الْآن يَأْمُرنِي بِطَلَاقِهَا قَالَ مَا اَنا بِالَّذِي آمُرك اَن تعق وَالِديك وَلَا بِالَّذِي آمُرك اَن تطلق امْرَاَتك غير اَنَّك اِن شِئْت حدثتك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ الْوَالِد اَوسط اَبْوَاب الْجَنَّة فحافظ على ذٰلِكَ الْبَاب اِن شِئْت اَوْ دع . قَالَ فاحسب عَطاء قَالَ فَطلقهَا

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میرے والد مسلسل اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے میری شادی کروادی اور اب وہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ میں اس کوطلاق دے دوں تو حضرت ابودرداء نے فرمایا میں تمہیں یہ حکم نہیں دوں گا کہ تم اپنے والدین کی نافرمانی کرو اور نہ ہی میں تمہیں یہ ہدایت کروں گا کہ تم اپنی بیوی کوطلاق دے دو البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ حدیث بیان کردیتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے اب اگرتم چاہوتو اس دروازے کی حفاظت کرو یا پھر اسے ترک کردو''۔

راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے عطاء نے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ اس شخص نے اپنی بیوی کوطلاق دے دی۔

3754 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ تَحْتِي امْرَاَة أحبها وَكَانَ عمر يكرهها فَقَالَ لي طَلقهَا فَأَبيت فَأتى عمر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلقهَا .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ

3754-سنن أبي داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب في بر الوالدين' حديث: 4493 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطلاق' حديث: 2730 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4863 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الطلاق' ما قالوا في الرجل أو المرأة تسأل امها أن يطلق امرأته - حديث: 15487 صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر البيان بأن النبي صلى الله عليه وسلم أمر ابن عمر' حديث: 428 سنن ابن ماجه - كتاب الطلاق' باب الرجل يأمره أبوه بطلاق امرأته - حديث 2085 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الخلع والطلاق' باب إباحة الطلاق - حديث: 13920 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' وما أسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه - وحمزة بن عبد الله بن عمر عن أبيه' حديث: 1920 مسند ابن الجعد - لحديث بن عبد الرحمن' حديث: 2327 مسند عبد بن حميد - أحاديث ابن عمر' حديث: 836 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حمزة بن عبد الله بن عمر' حديث: 13029 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان حديث: 7585

صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ایک بیوی تھی' جس سے میں محبت کرتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند کرتے تھے انہوں نے مجھ سے کہا: تم اس عورت کو طلاق دے دو میں نے ان کی یہ بات نہیں مانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اس عورت کو طلاق دے دو''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3755 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره أن يمد لَهُ فِيْ عمره وَيُزَاد فِيْ رزقه فليبر وَالِديهِ وليصل رَحمَه

رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَهُوَ فِي الصَّحِيْح بِاخْتِصَار ذكر الْبر

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اس کا رزق زیادہ ہو اسے اپنے والدین کے ساتھ اچھائی کرنی چاہیے اور رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اور صحیح میں یہ اختصار کے ساتھ منقول ہے' جس میں (والدین کے ساتھ) نیکی کرنے کا حکم ہے۔

3755/1 - وَعَن معَاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بر وَالِديهِ طُوبَى لَهُ زَاد اللّٰه فِيْ عمره

رَوَاهُ أَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم والأصبهاني كلهم من طَرِيْق زبان بن فائد عَن سهل بن معَاذ عَنْ أَبِيْهِ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کر دے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلی امام طبرانی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔ ان سب حضرات نے اسے زبان بن فائد کے حوالے سے سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3756 - وَعَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الرجل ليحرم الرزق بالذنب يُصِيبهُ وَلَا يرد الْقدر إِلَّا الدُّعَاء وَلَا يزِيْد فِي الْعُمر إِلَّا الْبر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم بِتَقْدِيم وَتَأْخِير وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی بعض اوقات کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے' اور تقدیر کو صرف دعا پرے کرسکتی ہے

اور عمر میں اضافہ صرف نیکی کے ذریعے ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔امام حاکم نے اسے (الفاظ کی) تقدیم وتاخیر کے ہمراہ نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3757 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يرد الْقَضَاء اِلَّا الدُّعَاء وَلَا يزِيد فِي الْعُمر اِلَّا الْبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تقدیر کو صرف دعا پرے کرسکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف نیکی (یعنی والدین کے ساتھ اچھے سلوک) کے ساتھ ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3758 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عفوا عَن نسَاء النَّاس تعف نِسَاؤُكُمْ وبروا آبَاءَكُمْ تبركم أبناؤكم وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوهُ متنصلا فليقبل ذٰلِكَ محقا كَانَ اَوْ مُبْطلًا فَإِن لم يفعل لم يرد عَليّ الْحَوْض. رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ سُوَيْد عَنْ اَبِيْ رَافع عَنْهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ سُوَيْد عَنْ قَتَادَةَ هُوَ ابْن عبد الْعَزِيز واه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم لوگوں کی عورتوں سے پاکدامن رہو تمہاری عورتیں محفوظ رہیں گی' تم اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ نیکی کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے گی جس شخص کے پاس اس کا بھائی معذرت کرنے کے لئے آئے تو اسے اس کو قبول کرنی چاہیے خواہ وہ حق پر ہو یا باطل پر ہو اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا"

یہ روایت امام حاکم نے سوید کے حوالے سے ابورافع کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سوید نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ (یعنی قتادہ) ابن عبدالعزیز ہے اور ایک واہی راوی ہے۔

3759 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بروا آبَاءَكُمْ تبركم أبناؤكم وعفوا تعف نِسَاؤُكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَغَيْرُه من حَدِيْثِ عَائِشَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی' اور تم پاکدامن رہو تمہاری بیویاں محفوظ رہیں گی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔انہوں نے اور دیگر حضرات نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

3760 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رغم انفه ثُمَّ رغم انفه ثُمَّ رغم اَنفه قيل من يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ من اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكبر اَوْ اَحدهمَا ثُمَّ لم يدْخل الْجنَّة .رَوَاهُ مُسْلِم

رغم اَنفه اَی لصق بالرغام وَهُوَ التُّرَاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو اس شخص کی ناک خاک آلود اس شخص کی ناک خاک آلود ہو! عرض کی گئی: یارسول اللہ! کس کی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی کو ایک کو بوڑھاپے کے عالم میں پائے (اور پھر ان کی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہ ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ رغم انفہ سے مراد یہ ہے کہ وہ رغام کے ساتھ مل جائے اس کا مطلب مٹی ہے۔

3761 - وَعَنْ جَابر يَعْنِیْ ابْن سَمُرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صعد النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَر فَقَالَ آمين آمين آمين قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِيل عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد من اَدْرَكَ اَحَد اَبَوَيْهِ فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَدَه اللّٰه فَقل آمين فَقُلْتُ آمين فَقَالَ يَا مُحَمَّد من اَدْرَكَ شهر رَمَضَان فَمَاتَ فَلَمْ يغْفر لَهُ فَاُدْخل النَّار فَاَبْعَدَه اللّٰه فَقل آمين فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَدَه اللّٰه فَقل آمين فَقُلْتُ آمين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بأسانيد اَحدهَا حسن وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيحه من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اِلَّا اَنه قَالَ فِيْهِ وَمَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يبرهُمَا فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَدَه اللّٰه قل آمين فَقُلْتُ آمين

رَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْثِ الْحسن بن مَالك الْحُوَيْرِث عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَتقدم وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَغَيْرُه من حَدِيْثِ كَعْب بن عجْرَة وَقَالَ فِیْ آخِره فَلَمَّا رقيت الثَّالِثَة قَالَ بعد من اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكبر عِنْده اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يدْخلَاهُ الْجنَّة قلت آمين وَتقدم اَيْضا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يبرهُمَا دخل النَّار فَاَبْعَدَه اللّٰه واسحقه قلت آمين

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آمین آمین آمین آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! جو شخص اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو (بڑھاپے کے عالم میں) پائے اور مرنے کے بعد جہنم میں جائے (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جاسکے) تو اللہ تعالیٰ اس کو دور کردیا آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا جبریل نے کہا: اے حضرت محمد! جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور مرجائے اور اس کی مغفرت نہ ہوئی ہو اور وہ جہنم میں داخل ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے آپ کہیں آمین تو میں نے کہا: آمین جبریل نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے اور وہ مرجائے اور جہنم میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اور دور کردے۔ تو آپ آمین کہیں تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور مرجائے اور جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے! آپ کہیں آمین تو میں نے کہا: آمین''۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن مالک حویرث کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے بھی نقل کی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے یہ روایت امام حاکم اور دیگر حضرات نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے عالم میں پائے اور وہ دونوں اسے جنت میں داخل نہ کر سکیں تو میں نے کہا: آمین''

یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی کو ایک پائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے اور پرے کر دے تو میں نے کہا: آمین''۔

3762 - وَعَنْ مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو الْقُشَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أعتق رَقَبَة مسلمة فَهِيَ فداؤه مِنَ النَّار وَمَنْ أدْرك أحد وَالِدَيْهِ ثُمَّ لم يغْفر لَهُ فَأبْعده الله زَاد فِيْ رِوَايَةٍ واسحقه .رَوَاهُ أَحْمد من طرق أَحدهَا حسن

❀❀ حضرت مالک بن عمرو قشیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان غلام (یا کنیز) کو آزاد کرتا ہے تو وہ (غلام یا کنیز) اس کا جہنم سے فدیہ بن جاتا ہے اور جو شخص اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو پائے پھر اس کی مغفرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اسے پرے کر دے''۔

یہ روایت امام احمد نے مختلف حوالوں سے نقل کی ہے جن میں سے ایک سند حسن ہے۔

3763 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلَاثَة نفر مِمَّنْ كَانَ قبلكُمْ حَتَّى آوَاهُم الْمبيت إِلَى غَار فدخلوه فانحدرت صَخْرَة من الْجَبَل فسدت عَلَيْهِم الْغَار فَقَالُوْا إِنَّهُ لَا ينجيكم مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَة إِلَّا أَن تدعوا الله بِصَالح أَعمالكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُم اللّٰهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كبيران وَكنت لَا أغبق قبلهمَا أَهلا وَلَا مَالا فنأى بِي طلب شجر يَوْمًا فَلَمْ أرح عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فحلبت لَهما غبوقهما فوجدتهما نائمين فَكرِهْت أَن أغبق قبلهمَا أَهلا أَوْ مَالا فَلَبِثت والقدح على يَدي أنتظر استيقاظهما حَتَّى برق الْفجْر فَاسْتَيْقَظَا فشربا غبوقهما اللّٰهُمَّ إِن كنت فعلت ذٰلِكَ ابْتِغَاء وَجهك فَفرج

عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فانفرجت شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ كَانَتْ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ وَكَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا الْحَدِيْثَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتقدم بِتَمَامِهِ وَشرح غَرِيْبِهٖ فِي الْإِخْلَاص

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں تین لوگ کہیں جا رہے تھے وہ رات گزارنے کے لئے ایک غار میں گئے اور اس میں داخل ہو گئے پہاڑ کی چوٹی سے ایک پتھر پھسلا اور اس نے غار کے منہ کو بند کر دیا تو انہوں نے کہا: اس پتھر سے تمہیں نجات صرف اس طرح مل سکتی ہے کہ تم اپنے نیک عمل کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: میرے ماں باپ بوڑھے اور عمر رسیدہ تھے میں ان سے پہلے اپنے اہل خانہ کو یا غلاموں اور کنیزوں کو کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتا تھا ایک مرتبہ میں لکڑیوں کی تلاش میں دور چلا گیا جب میں واپس آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے میں نے ان کے لئے دودھ دوہ لیا پھر میں نے انہیں سوتا ہوا پایا اور مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان سے پہلے اپنے اہل خانہ کو یا غلاموں یا کنیزوں کو کچھ کھانے کے لئے دوں تو میں ایسے ہی ٹھہرا رہا' وہ پیالہ میرے ہاتھ میں تھا میں ان دونوں کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی تو وہ بیدار ہوئے انہوں نے اس دودھ کو پی لیا اے اللہ! اگر میں نے تیری رضا کے حصول کے لئے ایسا کیا تھا' تو ہمیں کشادگی نصیب عطا فرما! اس پتھر کے حوالے سے جس میں ہم موجود ہیں تو وہ پتھر ہٹ گیا لیکن وہ لوگ ابھی نکل نہیں سکتے تھے ایک اور شخص نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچا زاد تھی جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی میں اس کے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہتا تھا''...... ...الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ اس سے پہلے یہ مکمل روایت گزر چکی ہے' اور اس کے مشکل الفاظ کی وضاحت بھی اخلاص سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3764 - وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نفر يتماشون اَخذهم الْمَطَر فمالوا اِلَى غَار فِي الْجَبَل فانحطت على غارهم صَخْرَة من الْجَبَل فاطبقت عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض انْظُرُوا أعمالا عملتموها لله عَزَّ وَجَلَّ صَالِحَة فَادعوا الله بهَا لَعَلَّه يفرجها فَقَالَ احدهم اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِيْ والدان شَيْخَانِ كبيران ولي صبية صغَار كنت أرعى فَإِذا رحت عَلَيْهِم فحلبت لَهُمْ بدأت بوالدي أسقيهما قبل وَلَدي وَإِنَّهُ نأى الشّجر فَمَا أتيت حَتَّى أمسيت فوجدتهما قد نَامَا فحلبت كَمَا كنت أحلب فَجئْت بالحلاب فَقُمْت عِنْد رؤوسهما أكره اَن أوقظهما من نومهما وأكره اَن اَبْدَأَ بالصبية قبلهمَا والصبية يتضاغون عِنْد قدمي فَلَمْ يزل ذٰلِكَ دأبي ودأبهم حَتَّى طلع الْفجْر فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فعلت ذٰلِكَ ابْتِغَاء وَجهك فافرج لنا فُرْجَة نرى مِنْهَا السَّمَاء فَفرج الله عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ حَتَّى رَأَوْا مِنْهَا السَّمَاء . وَذكر الحَدِيْث

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مرتبہ تین افراد جا رہے ہیں انہیں بارش نے آلیا وہ پہاڑ میں موجود ایک غار کی طرف چلے گئے پہاڑ کی چوٹی سے ایک پتھر گرا اس نے غار کے دروازے کو بند کر دیا ان میں سے ایک نے دوسروں سے کہا تم لوگ اپنے ان نیک اعمال کا جائزہ لو جو تم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کیے ہوں اور پھر ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو شاید اللہ تعالیٰ اس میں آسانی پیدا کر دے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بوڑھے

اور عمر رسیدہ تھے اور میرے کمسن بچے تھے میں بکریاں چرایا کرتا تھا' جب میں شام کو ان کے پاس واپس آتا تھا' تو ان کے لئے دودھ دوہ کر اپنے بچوں سے پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا تھا ایک مرتبہ میں لکڑیوں کی تلاش میں دور چلا گیا جب شام ہوئی تو میں واپس آیا اور میں نے ان دونوں کو پایا کہ وہ دونوں سو چکے تھے اور میں نے پہلے کی طرح دودھ دوہ لیا تھا میں وہ دودھ لاکر اور ان کے سرہانے آکر کھڑا ہو گیا' مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان کو نیند سے بیدار کروں اور یہ بھی اچھا نہیں لگا کہ ان سے پہلے اپنے بچوں کو پینے کے لئے دوں میرے بچے میرے قدموں میں روتے رہے' لیکن میں اسی طرح رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رضا کے حصول کے لئے ایسا کیا تھا' تو تو ہمیں اتنی کشادگی کردے کہ جس میں سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے اتنی کشادگی کردی کہ وہ اس میں سے آسمان دیکھ سکتے تھے"

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

3765 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج ثَلَاثَة فِيْمَن كَانَ قبلكُمْ يرتادون لأهلهم فَاَصَابَتْهُمُ السَّمَاء فلجؤوا اِلٰى جبل فَوَقَعت عَلَيْهِمْ صَخْرَة فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض عَفا الْاَثر وَوَقع الْحجر وَلَا يعلم بمكانكم اِلَّا اللّٰه فَادعوا اللّٰه باوثق اَعمالكُمْ فَقَالَ احدهم اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ انه كَانَت لِیْ امْرَاَة تعجبنی فطلبتها فَاَبت عَلَیّ فَجعلت لَهَا جعلا فَلَمَّا قربت نَفسهَا تركتهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ اِنَّمَا فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الْاخر اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ انه كَانَ لِیْ والدان وَكنت احلب لَهما فِیْ اِنائهما فَاِذَا اتيتهما وهما نائمان قُمْت حَتّٰى يستيقظا فَاِذَا استيقظا شربا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الثَّالِث اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ اسْتَاجَرت اَجيرا يَوْمًا فَعمل لی نصف النَّهَار فاعطيته اجرا فسخطه وَلَمْ يَاْخُذهُ فوفرتها عَلَيْهِ حَتّٰى صَار من كل المَال ثُمَّ جَاءَ يطْلب اجره فَقُلْتُ خُذ هٰذَا كُله وَلَوْ شِئْت لم اعطه اِلَّا اجره الْاَوّل فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ الْحجر وَخَرجُوا يتماشون. رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم سے پہلے کے زمانے میں تین افراد نکلے' انہیں بارش نے آلیا تو وہ ایک پہاڑ کی پناہ میں چلے گئے ان پر ایک پتھر آگیا ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: قدموں کے نشان ختم ہو گئے اور پتھر بھی آگیا ہے اب تمہاری صورت حال کے بارے میں صرف اللہ جانتا ہے' تو تم اللہ تعالیٰ سے اپنے سب سے زیادہ قابل وثوق عمل کے وسیلے سے دعا کرو تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ ایک عورت مجھے بہت اچھی لگتی تھی میں نے اس سے قربت کی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے میری بات نہیں مانی میں نے اس کے لئے ایک رقم مقرر کی جب میں اس کے قریب ہونے لگا تو میں نے اسے چھوڑ دیا اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسے کیا تھا' تو' تو ہمیں کشادگی نصیب عطا فرما! تو ایک تہائی پتھر ہٹ گیا۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میرے ماں باپ تھے میں ان کے لئے ان کے برتن میں دودھ

دوہ لیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے ایسا کیا جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سو چکے تھے میں ان کے بیدار ہونے تک کھڑا رہا جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اسے پی لیا اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ کام کیا تھا' تو تو ہمیں کشادگی نصیب عطا فرما دے۔

تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ایک مزدور کو مزدور رکھا اس نے نصف دن تک میرے لئے کام کیا میں نے اسے معاوضہ دیا تو وہ ناراض ہو گیا اس نے اسے وصول نہیں کیا میں اس کے معاوضے کو کام میں استعمال کرتا رہا یہاں تک کہ وہ بہت سامال بن گیا پھر ایک مرتبہ وہ اپنا معاوضہ مانگنے کے لئے آیا تو میں نے اس سے کہا: تم یہ سب چیزیں حاصل کرلو اور اگر میں چاہتا تو میں صرف اس کا پہلے والا معاوضہ ہی دے دیتا (اے اللہ!) اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب کے خوف سے ایسا کیا تھا' تو تو ہمیں کشادگی نصیب فرما تو وہ پتھر ہٹ گیا اور وہ لوگ چلتے ہوئے باہر نکل آئے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3766 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اَحق النَّاس بِحسن صَحَابَتِیْ قَالَ امك قَالَ ثُمَّ من قَالَ امك قَالَ ثُمَّ من قَالَ أمك قَالَ ثُمَّ من قَالَ اَبوك .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں انہوں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ماں انہوں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ماں انہوں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3767 - وَعَنْ اَسمَاء بنت اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت قدمت عَلیّ اُمِّی وَهِی مُشركَة فِیْ عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فاستفتیت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قلت قدمت عَلیّ اُمِّی وَهِی

3766-صحیح البخاری - کتاب الأدب' باب : من أحق الناس بحسن الصحبة - حدیث:5634صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب' باب بر الوالدین وأنهما أحق به - حدیث:4727سنن أبی داود - کتاب الأدب' أبواب النوم - باب فی بر الوالدین' حدیث:4494سنن ابن ماجه - کتاب الوصایا' باب النهی عن الإمساك فی الحیاة والتبذیر عند الموت - حدیث:2703السنن الكبرى للبیهقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع . - باب الاختیار فی صدقة التطوع' حدیث:7306مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:8159مسند ابن الجعد - من حدیث محمد بن طلحة بن مصرف' حدیث:2280البحر الزخار مسند البزار - أبو زرعة بن عمرو بن جریر' حدیث:3403مسند أبی یعلى الموصلی - مسند أبی هریرة' حدیث:5945المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه عبد الله - حدیث:4587المعجم الكبیر للطبرانی - باب الجیم' من اسمه معمود - بهز بن حكیم' حدیث:16724شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الخامس والخمسون من شعب الإیمان - حدیث:7574الآداب للبیهقی باب فی بر الوالدین' حدیث:2

راغبة افأصل امي قال نعم صلي امك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَلَفظه قَالَت قدمت عَليّ أُمِّي راغبة فِي عهد قُرَيْش وَهِي راغمة مُشركَة فَقلت يَا رَسُول اللّٰه إِن أُمِّي قدمت عَليّ وَهِي راغمة مُشركَة أفأصلها قَالَ نعم صلي أمك

راغبة أي طامعة فِيمَا عِنْدِي تسألني الْإِحْسَان إِلَيْهَا. راغمة أي كارهة لِلْإِسْلَام

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میری والدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں میرے پاس آئیں وہ مشرک خاتون تھیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا میں نے عرض کی میری والدہ میرے پاس آئی ہیں وہ رغبت رکھتی ہیں (کہ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں) تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"میری والدہ میرے پاس آئیں وہ رغبت رکھتی تھی لیکن وہ اسلام بھی نہیں قبول کرنا چاہتی تھیں اور مشرکہ تھیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری والدہ میرے ہاں آئی ہیں وہ اسلام قبول نہیں کرنا چاہتی اور وہ مشرکہ ہیں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو"۔

لفظ رغبۃ کا مطلب ہے جو کچھ میرے پاس موجود ہے وہ اس میں دل چسپی رکھتی ہے اور اس نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں۔

لفظ راغمۃ کا مطلب ہے وہ اسلام کو ناپسند کرتی ہے (یعنی وہ اسلام قبول نہیں کرنا چاہتی)۔

3768 - وَعَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِي اللّٰه عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُول اللّٰه صلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسلم رضَا اللّٰه فِي رضَا الْوَالِد وَسخط اللّٰه فِي سخط الْوَالِد

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَرجح وَقفه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيث أبي هُرَيْرَة إِلَّا أَنه قَالَ طَاعَة اللّٰه طَاعَة الْوَالِد ومعصية اللّٰه مَعْصِيّة الْوَالِد وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيث عبد اللّٰه بن عمر أَو ابْن عَمْرو وَلَا يحضرني أَيهمَا وَلَفظه قَالَ: رضَا الرب تبَارك وَتَعَالَى فِي رضَا الْوَالِدين وَسخط اللّٰه تبَارك وَتَعَالَى فِي سخط الْوَالِدين

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری باپ کی فرمانبرداری میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی باپ کی نافرمانی میں ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے

اور مجھے اس وقت یہ یاد نہیں ہے کہ یہ دونوں میں سے کس سے منقول ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''پروردگار کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے''۔

3769 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ اِنِّيْ أذنبت ذنبا عَظِيْما فَهَلْ لي من تَوْبَة فَقَالَ هَلْ لَكَ من ام قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ لَكَ من خَالَة قَالَ نَعَمْ قَالَ فبرها

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا هَلْ لَكَ والدان بالتثنية وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی میں نے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے تو کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ موجود ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ موجود ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟''۔

یعنی یہ لفظ تثنیہ کے ساتھ نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3770 - وَعَنْ اَبِيْ أسيد مَالك بن ربيعَة السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوس عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رجل من بني سَلمَة فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِي من بر اَبَوي شَيْءٍ ابرهما بِه بعد مَوْتهمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاة عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَار لَهما وانفاذ عهدهما من بعدهمَا وصلَة الرَّحِم الَّتِيْ لَا توصل اِلَّا بهما واكرام صديقهما

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَزَاد فِيْ آخِره قَالَ الرجل مَا اكثر هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ واطيبه قَالَ فاعمل بِهِ

❀❀ حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اور بولا یارسول اللہ! کیا ماں باپ کے ساتھ اچھائی کی کوئی ایسی صورت ہے کہ جو میں ان کے مرنے کے بعد کرسکوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جی ہاں ان کے لئے دعائے کرنا رحمت اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا اور ان کے بعد ان کے کیے ہوئے عہد کو پورا کرنا اور اس شخص کے ساتھ رشتے داری کے تعلق کو نبھانا جس کے ساتھ رشتہ صرف والدین کے حوالے سے بنتا ہو اور ان کے دوستوں کی عزت افزائی کرنا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کتنی زیادہ اور کتنی پاکیزہ بات ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس پر عمل کرو''۔

3771 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَار عَنْ عبد الله بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا من الْاَعْرَاب لقِيه بطرِيْق مَكَّة فَسلم عَلَيْهِ عبد الله بن عمر وَحمله على حمَار كَانَ يركبه وَاَعْطَاهُ عِمَامَة كَانَت على رَاسه

قَالَ ابْن دِيْنَار فَقُلْنَا لَهُ اصلحك الله فَاِنَّهُم الْاَعْرَاب وهم يرضون باليسير فَقَالَ عبد الله بن عمر اِن ابا هٰذَا كَانَ ودا لعمر بن الْخطاب وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن ابر الْبر صلَة الْوَلَد اَهْل ود اَبِيه .رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ مکہ کے راستے میں ایک دیہاتی کی ان سے ملاقات ہوئی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور اسے سواری کے لئے گدھا دیا تا کہ وہ اس پر سوار ہو جائے اور اپنے سر پر موجود اپنا عمامہ اسے دے دیا ابن دینار کہتے ہیں ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے یہ دیہاتی لوگ تو تھوڑی چیز سے بھی راضی ہو جاتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص کا والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے اچھا حسن سلوک یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3772 - وَعَنْ اَبِيْ بردة قَالَ قدمت الْمَدِيْنَة فَاَتَانِيْ عبد الله بن عمر فَقَالَ اَتَدْرِي لم اَتَيْتُك قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَحَبَّ اَن يصل اَبَاهُ فِيْ قَبره فَليصل اِخْوَان اَبِيه بعده وَاِنَّهُ كَانَ بَيْن اَبِيْ عمر وَبَيْن اَبِيك اِخاء وود فَاَحْبَبْت اَن اَصل ذَاك .رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور بولے: کیا تم جانتے ہو میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ قبر میں موجود اپنے باپ کے ساتھ صلہ رحمی کرے تو اس کو اپنے باپ کے بعد اپنے باپ کے بھائیوں سے صلہ رحمی کرنی چاہیے''۔

(پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمہارے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے درمیان بھائی چارہ اور دوستی تھی تو میں نے یہ بات پسند کی کہ میں اس حوالے سے صلہ رحمی کروں۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1 - التَّرْهِيب من عقوق الْوَالِدين

باب: والدین کی نافرمانی کے بارے میں ترہیبی روایات

3773 - عَنِ الْمُغِيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله حرم عَلَيْكُم عقوق الْاُمَّهَات ووأد الْبَنَات ومنعا وهات وَكره لكم قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَة السُّؤَال واضاعة المَال

رَوَاهُ الْبُخَارِیُ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ گاڑنے اور روکنے اور دینے کو حرام قرار دیا ہے' اور اس نے تمہارے لئے قیل وقال اور بکثرت مانگنے اور مال ضائع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3774 - وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا ابنكم باكبر الْكَبَائِر ثَلَاثًا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَكَانَ متكئا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلا وَقَوْل الزُّوْر وَشَهَادَة الزُّوْر فَمَا زَالَ يكررها حَتّٰى قُلْنَا ليته سكت .رَوَاهُ الْبُخَارِیُ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں تین بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹی بات کہنا یا جھوٹی گواہی دینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم یہ سوچنے لگے کہ کاش کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3775 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِر الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَقتل النَّفس وَالْيَمِين الْغمُوس .رَوَاهُ الْبُخَارِیُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کبیرہ گناہ یہ ہے کہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے والدین کی نافرمانی کی جائے کسی کو قتل کیا جائے یا جھوٹی قسم اٹھائی جائے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3776 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر فَقَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين الحَدِيْث .رَوَاهُ الْبُخَارِیُ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ

وَفِىْ كتاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ كتبه اِلٰى اَهْلِ الْيمن وَبعث بِه مَعَ عَمْرو بن حزم وَاِن اَكبر الْكَبَائِر عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس الْمُؤمنَة بِغَيْر الْحق والفرار فِىْ سَبِيْل اللّٰه يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمى الْمُحصنَة وَتعلم السحر وَاَكل الرِّبَا وَاَكل مَال الْيَتِيم الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''(کبیرہ گناہ یہ ہیں) اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی''۔الحدیث

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔
نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو جو مکتوب لکھا تھا اور جسے حضرت عمرو بن حزم کے ہمراہ بھیجا تھا اور اس میں یہ بات تحریر تھی:
''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے کبیرہ گناہوں میں یہ بات شامل ہوگی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا اللہ کی راہ میں جنگ کے موقع پر راہ فرار اختیار کرنا پاک دامن عورت پر الزام لگانا جادو سیکھنا سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا''۔ الحدیث۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3777 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا ينظر الله اِلَيْهِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاق لِوَالِدَيْهِ ومدمن الْخمر والمنان عطاء ه وَثَلَاثَةٌ لَا يدخلُوْنَ الْجَنَّةَ الْعَاق لِوَالِدَيْهِ والديوث والرجلة
رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ بِاِسْنَادَيْنِ جَيِّدين وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه شطره الْاَوَّل .الديوث بِتَشْدِيد الْيَاء هُوَ الَّذِيْ يقر اَهله على الزِّنَا مَعَ علمه بهم
والرجلة بِفَتْح الرَّاء وَكسر الْجِيم هِيَ المترجلة المتشبهة بِالرِّجَالِ
❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تین لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا والدین کا نافرمان' باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص اور کچھ دے کر احسان جتانے والا شخص اور تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے والدین کا نافرمان' دیوث اور رجلہ۔
یہ روایت امام نسائی' اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ جو دو عمدہ اسناد کے ہمراہ منقول ہیں اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں صرف اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے
لفظ الدیوث میں ی پر شد ہے اس سے مراد وہ شخص ہے' جو اپنی بیوی کے زنا میں مبتلا ہونے کا علم رکھنے کے باوجود اسے برقرار رکھتا ہے
لفظ رجلہ میں ر پر زبر ہے ج پر زیر ہے اس سے مراد مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورت ہے۔

3778 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حرم الله تبَارك وَتَعَالٰى عَلَيْهِمُ الْجَنَّة مدمن الْخمر والعاق والديوث الَّذِيْ يقر الْخبث فِيْ اَهله
رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد
❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے
''تین لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام قرار دیا ہے باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص (والدین کا) نافرمان اور وہ بے شرم شخص جو اپنی بیوی میں خرابی کو برقرار رکھتا ہے''
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام نسائی اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے'

اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3779 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يراح ريح الْجَنَّة من مسيرَة خَمْسِمِائَة عَام وَلَا يجد رِيحهَا منان بِعَمَلِهِ وَلَا عَاق وَلَا مدمن خمر ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے' لیکن یہ خوشبو وہ شخص نہیں پاسکے گا جو اپنے کام کے حوالے سے احسان جتائے یا (جو والدین کا) نافرمان ہو یا جو باقاعدگی سے شراب پینے والا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

3780 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يقبل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُم صرفا وَلَا عدلا عَاق وَلَا منان ومكذب بِقدر

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ عَاصِم فِيْ كتاب السّنة بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَتقدم فِيْ شرب الْخمر حَدِيْث اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق على اللّٰه اَن لَا يدخلهم الْجَنَّة وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر وآكل الرِّبَا وآكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق والعاق لوَالِديهِ ـ رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا (والدین کا) نافرمان، احسان جتانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا''۔

یہ روایت امام ابن ابوعاصم نے کتاب ''السنہ'' میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اس سے پہلے شراب نوشی سے متعلق باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان گزر چکا ہے

''چار لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے اور انہیں اپنی نعمتوں کا ذائقہ نہ چکھائے باقاعدگی سے شراب پینے والا سود کھانے والا یتیم کا مال ناحق طور پر کھانے والا اور اپنے والدین کا نافرمان''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3781 - وَرُوِیَ عَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ينفع مَعَهُنَّ عمل الشّرك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين والفرار من الزَّحْف ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین کام ایسے ہیں کہ ان کی موجودگی میں کوئی عمل فائدہ نہیں دے گا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3782 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

من الْكَبَائِر شتم الرجل وَالِديه قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهل يشْتم الرجل وَالِديه قَالَ نَعَم يسب ابا الرجل فيسب اباهُ ويسب امه فيسب امه ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کبیرہ گناہوں میں ایک بات یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو برا کہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی شخص ماں باپ کو برا کہہ سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ وہ کسی دوسرے کے باپ کو برا کہے گا تو وہ اس کے باپ کو برا کہے گا یا اس کی ماں کو برا کہے گا' تو وہ اس کی ماں کو برا کہے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3783 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ اِن من اكبر الْكَبَائِر اَن يلعن الرجل وَالِديه قِيْل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيفَ يَلْعَنِ الرَّجُلَ وَالِديه قَالَ يسب ابا الرجل فيسب اباهُ ويسب امه فيسب امه

❀❀ امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے عرض کی گئی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کرسکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص دوسرے کے باپ کو برا کہتا ہے' تو وہ اس کے باپ کو برا کہے گا یا اس کی ماں کو برا کہتا ہے' تو وہ اس کی ماں کو برا کہے گا''۔

3784 - وَعَن عَمْرو بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شهِدت اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الْخمس وَاديت زَكَاة مَالِيْ وَصمت رَمَضَان فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ على هٰذَا كَانَ مَعَ النَّبِيين وَالصديقين وَالشُّهَدَاءِ يَوْم الْقِيَامَة هٰكَذَا وَنصب أصبعيه مَا لم يعق وَالِديه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا صَحِيْح وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور آپ اللہ کے رسول ہیں میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں میں اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہوں میں رمضان کے روزے رکھتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرجائے وہ قیامت کے دن انبیاء' صدیقین اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی (اور یہ بھی فرمایا) بشرطیکہ وہ اپنے والدین کا نافرمان نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک صحیح ہے اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3785 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعشر كَلِمَات قَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِن قتلت وَحرقت وَلَا تعقن والديك وَاِن امراك اَن تخرج من اَهلك وَمَالك

الحَدِيْث . رَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرِهِ وَتقدم فِيْ ترك الصَّلَاة بِتَمَامِهِ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دس باتوں کی تلقین کی تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنانا خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے اور تم والدین کی نافرمانی نہ کرنا' اگر چہ وہ تمہیں یہ حکم دیں کہ تم اپنے اہل خانہ یا اپنے مال میں سے نکل جاؤ (یعنی ان سے لاتعلقی اختیار کرو)" ۔۔۔ الحدیث۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ اس سے پہلے نماز ترک کرنے سے متعلق باب میں یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

3786 - وَرُوِيَ عَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مجتمعون فَقَالَ يَا معشر الْمُسلمين اتَّقوا اللّٰه وصلوا اَرْحَامكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ من ثَوَاب اَسْرع من صلَة الرَّحِم وَإِيَّاكُمْ وَالْبَغي فَإِنَّهُ لَيْسَ من عُقُوبَة اَسْرع من عُقُوبَة الْبَغي وَإِيَّاكُمْ وعقوق الْوَالِدين فَإِن ريح الْجنَّة تُوجد من مسيرَة ألف عَام وَاللّٰه لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم وَلَا شيخ زَان وَلَا جَار إِزَاره خُيَلَاء إِنَّمَا الْكِبْرِيَاء لله رب الْعَالمين وَالْكذب كُله إِثْم إِلَّا مَا نفعت بِهِ مُؤمنا وَدفعت بِهِ عَن دين وَإِن فِي الْجنَّة لسوقا مَا يُبَاع فِيهَا وَلَا يشترى لَيْسَ فِيهَا إِلَّا الصُّور فَمَنْ اَحَبَّ صُوْرَة من رجل اَوْ امْرَاَة دخل فِيهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

وَتقدم فِي اللواط حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰه سَبْعَة من فَوق سبع سماواته وردد اللَّعْنَة على وَاحِد مِنْهُم ثَلَاثًا وَلعن كل وَاحِد مِنْهُم لعنة تكفيه قَالَ مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من ذبح لغير اللّٰه مَلْعُوْن من عق وَالِدَيْهِ الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد . وَتقدم اَيْضًا حَدِيْث ابْن عَبَّاس عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰه من ذبح لغير اللّٰه وَلعن اللّٰه من غير تخوم الْاَرْض وَلعن اللّٰه من سبّ وَالِدَيْهِ الحَدِيْث . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت اکٹھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ کسی بھی چیز کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور سرکشی سے بچو کیونکہ کسی بھی چیز کی سزا سرکشی کی سزا سے زیادہ جلدی نہیں ملتی اور والدین کی نافرمانی سے بچو! کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے اللہ کی قسم! (والدین کا) نافرمان شخص یا رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے والا یا بوڑھا زانی یا اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکانے والا شخص اس خوشبو کو نہیں پا سکیں گے۔ کبریائی' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جھوٹ پورے کا پورا گناہ ہے' البتہ اگر تم اس کے ذریعے کسی مومن کو نفع پہنچاؤ (اور کسی دوسرے کا نقصان نہ ہو رہا ہو تو) حکم مختلف ہوگا' یا تم اس کے ذریعے کسی کے قرض کو پرے کرو' اور جنت میں ایک بازار ہے' جس میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی وہاں صرف تصویریں ہوں گی جو مرد یا جو عورت جس کی بھی تصویر کو پسند کرے گی اس کی وہ شکل

وصورت ہو جائے گی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجم اوسط میں نقل کی ہے یہ روایت اس سے پہلے قوم لوط کے سے عمل سے متعلق باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر گزر چکی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے سات قسم کے لوگوں پر لعنت کی ہے اور ان میں سے ایک فرد پر تین مرتبہ لعنت کی ہے اور ان میں سے ہر ایک پر ایسی لعنت کی ہے جو اس کے لئے کفایت کر جائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے"۔......الحدیث

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث گزر چکی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو زمین کے نشانات تبدیل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے ماں باپ کو برا کہتا ہے"۔ الحدیث

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

3787 - وَعَنْ اَبِیْ بكرة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل الذُّنُوب يُؤخر اللّٰه مِنْهَا مَا شَاءَ اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا عقوق الْوَالِدين فَإِن اللّٰه يعجله لصَاحبه فِي الْحَيَاة قبل الْمَمَات

رَوَاهُ الْحَاكِم والأصبهاني كِلَاهُمَا من طَرِيق بكار بن عبد الْعَزِيز وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو جتنا چاہے گا مؤخر کر دے گا صرف والدین کی نافرمانی کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مرنے سے پہلے اس کی زندگی میں ہی سزا دے گا"۔

یہ روایت امام حاکم اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔ان دونوں نے اسے بکار بن عبدالعزیز کے حوالے سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3788 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهُ آتٍ فَقَالَ شَاب يجود بِنَفسِهِ فَقيل لَهُ قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فَلَمْ يسْتَطع فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي فَقَالَ نعم فَنَهَضَ رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ونهضنا مَعَه فَدخل على الشَّاب فَقَالَ لَهُ قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فَقَالَ لَا اَسْتَطِيع قَالَ لم قَالَ كَانَ يعق وَالِدَته فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احية وَالِدَته قَالُوْا نعم قَالَ ادعوها فدعوها فَجَاءَت فَقَالَ هٰذَا ابْنك قَالَت نعم فَقَالَ لَهَا اَرَاَيْت لَو اججت نَار ضخمة فَقيل لَك اِن شفعت لَهُ خلينا عَنهُ وَاِلَّا حرقناه بِهٰذِهِ النَّار اكنت تشفعين لَهُ قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذا اشفع لَهُ .قَالَ فاشهدی اللّٰه واشهدينی قد رضيت عَنهُ .قَالَت اللّٰهُمَّ اِنِّی اشهدك واشهد رَسُوْلك اَنِّی قد رضيت عَن ابْنی فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَام قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاَشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله فَقَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ انقذه بِي مِنَ النَّار -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاحمد مُخْتَصرا

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ایک شخص مرنے کے قریب تھا' اس سے کہا: گیا کہ تم لا الہ الا اللہ پڑھ لو تو وہ شخص نہیں پڑھ سکا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ نماز پڑھا کرتا تھا' اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ اٹھے' آپ کے ساتھ ہم بھی اٹھے نبی اکرم ﷺ اس نوجوان کے پاس تشریف لے گئے آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم لا الہ الا اللہ پڑھو اس نے کہا: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اس نے بتایا: وہ اپنی والدہ کا نافرمان تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کی ماں زندہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے بلاؤ نبی اکرم ﷺ نے (اس خاتون سے) دریافت کیا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر بہت زیادہ آگ بھڑکائی جائے اور تم سے یہ کہا جائے کہ اگر تم نے اس کی سفارش کر دی تو ہم اسے چھوڑ دیں گے ورنہ ہم اسے اس آگ میں جلا دیں گے' تو کیا تم اس کی سفارش کرلو گی اس عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایسی صورت میں' میں اس کی سفارش کروں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اللہ کو گواہ بنا کر اور مجھے گواہ بنا کر یہ کہو کہ میں اس سے راضی ہوں اس عورت نے کہا: اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتی ہوں اور تیرے رسول کو گواہ بناتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں پھر نبی اکرم ﷺ نے اس لڑکے سے فرمایا: اے لڑکے! تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

اس شخص نے یہ کلمات پڑھ لئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے میری وجہ سے اس شخص کو جہنم سے بچالیا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد نے اسے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

3789 - وَعَنِ الْعَوام بن حَوْشَب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نزلت مرّة حَيا وَالَى جَانب ذٰلِكَ الْحَيّ مَقْبرَة فَلَمَّا كَانَ بعد الْعَصْر انْشَقَّ مِنْهَا قبر فَخرج رجل رَأسه رَأس الْحمار وَجَسَده جَسَد اِنْسَان فنهق ثَلَاث نهقات ثُمَّ انطبق عَلَيْهِ الْقَبْر فَإِذَا عَجُوز تغزل شعرًا اَوْ صُوفًا فَقَالَت امْرَاَة ترى تِلْكَ الْعَجُوز قلت مَا لَهَا قَالَت تِلْكَ أم هٰذَا قلت وَمَا كَانَ قصَّته قَالَت كَانَ يشرب الْخمر فَإِذَا رَاح تَقول لَهُ أمه يَا بني اتَّقِ اللّٰهَ اِلَى مَتى تشرب هٰذِهِ الْخمر فَيَقُوْلُ لَهَا اِنَّمَا اَنْت تنهقين كَمَا ينهق الْحمار قَالَت فَمَاتَ بعد الْعَصْر قَالَت فَهُوَ ينشق عَنهُ الْقَبْر بعد الْعَصْر كل يَوْم فينهق ثَلَاث نهقات ثُمَّ ينطبق عَلَيْهِ الْقَبْر -رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَغَيْرِهِ وَقَالَ الْاَصْبَهَانِيّ حدث اَبُو الْعَبَّاس الْاَصَم اِملاء بنيسابور بمشهد من الْحفاظ فَلَمْ ينكروه

❀❀ عوام بن حوشب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں عربوں کے ایک قبیلے میں ٹھہرا اس قبیلے کے ایک طرف قبرستان تھا عصر کے بعد قبرستان میں سے ایک مردہ باہر آیا جس کا سر گدھے جیسا تھا اور اس کا جسم انسان جیسا تھا' اس نے تین مرتبہ رینکنے کی آواز نکالی اور پھر اس کی قبر بند ہوگئی وہاں ایک عورت اون کات رہی تھی ایک عورت نے کہا: تم نے اس بوڑھی عورت کو دیکھا ہے میں

نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا: یہ اس شخص کی ماں ہے میں نے کہا: اس شخص کا واقعہ کیا ہے تو اس عورت نے بتایا: وہ شخص شراب پیا کرتا تھا جب وہ شام کو آتا تھا تو اس کی ماں اسے کہتی تھی: اے میرے بیٹے! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو! آخر تم کب تک شراب پیتے رہو گے تو وہ اپنی ماں سے کہتا تھا کہ تم کیا گدھے کی طرح رینگتی رہتی ہو تو اس عورت نے بتایا: وہ شخص عصر کے بعد مر گیا تو عصر کے بعد اس کی قبر روزانہ کھلتی ہے۔ وہ اس میں سے تین مرتبہ رینگنے کی آواز نکلتی ہے اور پھر بند ہو جاتی ہے"۔

یہ روایت امام اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ اصبہانی بیان کرتے ہیں: ابوعباس اصم نے حافظان حدیث کی موجودگی میں نیشاپور میں یہ روایت املا کروائی تھی اور محدثین نے اسے "منکر" قرار نہیں دیا۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْ صلَة الرَّحِم وَإِن قطعت والترهيب من قطعهَا

باب: صلہ رحمی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اگرچہ آدمی کے ساتھ صلہ رحمی نہ کی جائے اور جو شخص قطع رحمی کرتا ہے اس کے بارے میں ترہیبی روایات

3780 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاخر فَلْيكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاخر فليصل رَحمَه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحمی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3781 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ اَن يبسط لَهُ فِیْ رزقه وينسأ لَهُ فِیْ اَثَره فَلْيصل رَحمَه .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

ينسأ بِضَم الْيَاء وَتَشْدِيد السِّين الْمُهْملَة مهموزا اَی يُؤخر لَهُ فِیْ اَجله

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اس کا رزق کشادہ ہو جائے اور اس کی عمر لمبی ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ینسا میں ی پر پیش ہے اور س پر شد ہے اس کے بعد ء ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی زندگی طویل ہو۔

3782 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سره اَن يبسط لَهُ فِیْ رزقه وَاَن ينسأ لَهُ فِیْ اَثَره فَلْيصل رَحمَه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظِه: قَالَ تعلمُوا من انسابكم مَا تصلونَ بِهِ اَرْحَامكُمْ فَاِن صلَة الرَّحِم محبَّة فِیْ الْاَهْل مثراة فِیْ المَال منسأة فِیْ الْاَثر

وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمعنى منسأة فِي الْاَثر يَعْنِيْ بِهِ الزِّيَادَة فِي الْعُمر انْتهى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ الْعَلَاء بن خَارِجَة كَلَفْظِ التِّرْمِذِيّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی زندگی لمبی ہو اور اس کے رزق میں کشادگی ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے''

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:

''تم لوگ اپنے نسب کا علم حاصل کرو تا کہ اس کے ذریعے تم صلہ رحمی کر سکو کیونکہ صلہ رحمی اہل خانہ میں محبت پیدا کرنے کا باعث اور مال میں اضافہ کرنے کا باعث اور زندگی لمبی ہونے کا باعث ہے''۔

وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

لفظ منساة في الاثر اس سے مراد عمر کا زیادہ ہونا ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

یہ روایت امام طبرانی نے علاء بن خارجہ کے حوالے سے امام ترمذی کے الفاظ کی مانند ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3793 - وَعَن عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره اَن يمد لَهُ فِي عمره ويوسع لَهُ فِي رزقه وَيدْفَع عَنهُ ميتَة السوء فليتق الله وَليصل رَحمَه

رَوَاهُ عبد الله ابْن الإِمَام اَحْمد فِي زوائده وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاكِم

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق کشادہ ہو اور اس سے بری موت کو پرے کر دیا جائے تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے اور صلہ رحمی کرنی چاہیے''

یہ روایت امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے اور امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔

3794 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ مَكْتُوب فِي التَّوْرَاة من اَحَبَّ اَن يُزَاد فِي عمره وَيُزَاد فِي رزقه فَليصل رَحمَه .رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تورات میں یہ تحریر ہے: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر زیادہ ہو اور اس کا رزق زیادہ ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے''۔

یہ روایت امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

3795 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمعه يَقُولُ اِن الصَّدَقَة وصلَة الرَّحِم يزِيْد الله بهما فِي الْعُمر وَيدْفَع بهما ميتَة السوء وَيدْفَع بهما الْمَكْرُوه والمحذور .رَوَاهُ اَبُو يعلى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک صدقہ کرنا اور صلہ رحمی کرنا ان (اعمال) کے ذریعے اللہ تعالیٰ عمر میں اضافہ کرتا ہے اور ان کے ذریعے بری موت کو پرے کرتا ہے اور ان کی وجہ سے ناپسندیدہ اور نقصان دہ چیزوں کو پرے کرتا ہے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

3796 - وَعَنْ رجل من خثعم قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ نفر من اَصْحَابه فَقُلْتُ اَنْتَ الَّذِيْ تزعم اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰه قَالَ نعم

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال اَحَبُّ اِلَى اللّٰه قَالَ الْإِيمَان بِاللّٰه

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ صلَة الرَّحِم

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْي عَن الْمُنكر

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال اَبغض اِلَى اللّٰه قَالَ الْإِشْرَاك بِاللّٰه

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ قطيعة الرَّحِم

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الْاَمر بالمنكر وَالنَّهْي عَن الْمَعْرُوف. رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ صحابہ کرام کے درمیان موجود تھے میں نے دریافت کیا کیا آپ ہی وہ صاحب ہیں جن کا یہ کہنا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر صلہ رحمی کرنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر قطع رحمی کرنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر برائی کا حکم دینا اور بھلائی سے منع کرنا"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3797 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَعْرَابِيًّا عرض لرَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ سفر فَاَخذ بِخِطَام نَاقَته اَوْ بزمامها ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ يَا مُحَمَّد اَخْبرنِيْ بِمَا يقربنِيْ من الْجَنَّة وَيُبَاعِدنِيْ مِنَ النَّار قَالَ فَكف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نظر فِيْ اَصْحَابه ثُمَّ قَالَ لقد وفق اَوْ لقد هدى قَالَ كَيفَ قلت قَالَ فَاَعَادَهَا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد اللّٰه وَلَا تشرك بِهِ شَيْئًا وَتُقِيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وَتصل الرَّحِم دع النَّاقة

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کے سامنے آیا اس وقت نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے اس نے نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر اس نے عرض

کی: یارسول اللہ! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے (حضرت) محمد! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت کے قریب کردے اور مجھے جہنم سے دور کردے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھا اور فرمایا: اسے توفیق عطا کی گئی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی رہنمائی کی گئی ہے پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا ہے؟ اس نے اپنی بات دہرادی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو (پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا) اونٹنی کو چھوڑ دو۔

3798 - وَفِيْ رِوَايَةٍ وَتصل ذَا رَحِمك فَلَمَّا ادبر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تمسك بِمَا امرته بِهِ دخل الْجنَّة .رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارا رشتے دار ہے جب وہ شخص چلا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے جو ہدایات دی ہیں اگر اس نے انہیں مضبوطی سے تھام لیا' تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3799 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه ليعمر بالقوم الديار ويثمر لَهُمُ الْاَمْوَال وَمَا نظر اِلَيْهِمْ مُنْذُ خلقهمْ بغضا لَهُم

قيل وَكَيفَ ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بصلتهم ارحامهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ تفرد بِهِ عمرَان بن مُوسَى الرَّمْلِيّ الزَّاهِد عَنْ اَبِيْ خَالِد فَاِن كَانَ حفظه فَهُوَ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو آباد کرتا ہے' اور انہیں اموال عطا کرتا ہے حالانکہ جب سے اس نے ان لوگوں کو پیدا کیا ہے انہیں ناپسند کرنے کی وجہ سے وہ ان کی طرف نظر نہیں کرتا عرض کی گئی: یارسول اللہ! ایسا کیوں ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کے صلہ رحمی کرنے کی وجہ سے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عمران بن موسیٰ رملی نامی زاہد اس روایت کو ابوخالد سے نقل کرنے میں منفرد ہے اگر اسے یہ روایت یاد ہے' تو پھر یہ روایت مستند ہے۔

3800 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّهُ من اعطى حَظه من الرِّفْق فَقَدْ اعطى حَظه من خير الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وصلَة الرَّحِم وَحسن الْجوَار اَوْ حسن الْخلق يعمرَانِ الديار وَيَزِيْدَانِ فِي الْاَعْمَار .رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن عبد الرَّحْمٰن بن الْقَاسِم لم يسمع من عَائِشَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جس شخص کو نرمی میں سے حصہ عطا کیا گیا اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی میں سے حصہ عطا کیا گیا اور صلہ رحمی اور اچھا پڑوس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اچھے اخلاق' آبادیوں کو آباد کردیتے ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن قاسم نامی راوی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

سماع نہیں کیا ہے۔

3801 - وَرُوِيَ عَن درة بنت اَبِي لَهب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قُلتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من خير النَّاس قَالَ اَتْقَاهُم للرب واوصلهم للرحم وَآمرهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وانهاهم عَن الْمُنكر

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ فِي كتاب الزّهْد وَغَيره

❀❀ سیدہ درہ بنت ابولہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے پروردگار سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے والا ہو اور سب سے زیادہ برائی سے منع کرنے والا ہو"۔

یہ روایت ابوشیخ بن حبان نے کتاب "الثواب" میں نقل کی ہے امام بیہقی نے اسے کتاب "الزہد" میں اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3802 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خليلي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخصال من الْخَيْر اَوْصَانِيْ اَن لَا انظر اِلَى من هُوَ فَوقِي وَاَن انظر اِلَى من هُوَ دوني واوصاني بحب الْمَسَاكِين والدنو مِنْهُم واوصاني اَن اصل رحمي وَاِن اَدبرت واوصاني اَن لَا اَخَاف فِي اللّٰه لومة لائم واوصاني اَن اَقُول الْحق وَاِن كَانَ مرا واوصاني اَن اكثر من لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كنز من كنوز الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو باتوں کی تلقین کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس کی طرف نہ دیکھوں جو مجھ سے اوپر ہے بلکہ میں اس کی طرف دیکھوں جو مجھ سے نیچے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غریبوں کے ساتھ محبت رکھنے اور ان کے قریب رہنے کی تلقین کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صلہ رحمی کرنے کی تلقین کی تھی اگرچہ وہ رشتے دار پیٹھ پھیر لیتا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بھی تلقین کی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں حق بات کہوں گا اگرچہ وہ کڑوی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلقین کی تھی کہ میں کثرت کے ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھتا رہوں گا کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3803 - وَعَن مَيْمُونَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا اعتقت وليدة لَهَا وَلَمْ تستأذن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمهَا الَّذِي يَدُور عَلَيْهَا فِيهِ قَالَت اشعرت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِّي اعتقت وليدتي قَالَ اَوْ فعلت قَالَت نَعَم قَالَ اما اَنَّك لَو اعطيتها اخوالك كَانَ اعظم لأجرك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَتقدم فِي الْبر حَدِيث ابْن عمر قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ اِنِّي اذنبت ذَنبا عَظِيما فَهَل لي من تَوْبَة فَقَالَ هَل لَك من اُم قَالَ لَا قَالَ فَهَل لَك من خَالَة قَالَ نَعَم قَالَ فبرها . رَوَاهُ ابْن حبَان وَالْحَاكِم

❀❀ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

اجازت نہیں لی تھی جب ان کی باری کا مخصوص دن آیا تو اس میں نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو پتہ چلا ہے کہ میں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ایسا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے ننھیالی عزیزوں کو وہ کنیز دے دیتیں تو یہ تمہارے لئے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

اس سے پہلے نیکی سے متعلق باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کی: میں نے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری ماں ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

یہ روایت امام ابن حبان اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔

3804 - وَرُوِىَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث متعلقات بالعرش الرَّحِم تقول اللّٰهُمَّ اِنِّىْ بك فَلَا اقطع وَالْاَمَانَة تقول اللّٰهُمَّ اِنِّىْ بك فَلَا اخان وَالنعْمَة تقول اللّٰهُمَّ اِنِّىْ بك فَلَا اكفر . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں عرش کے ساتھ لپٹی ہوئی ہیں رشتے داری یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تجھ سے متعلق ہوں تو مجھے کاٹا نہ جائے امانت یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تجھ سے متعلق ہوں تو خیانت نہ کی جائے نعمت یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تجھ سے متعلق ہوں تو میرا انکار نہ کیا جائے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3805 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِم مُتَعَلّقَة بالعرش تقول من وصلنى وَصله اللّٰه وَمَنْ قطعنى قطعه اللّٰه . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں رشتہ داری عرش کے ساتھ لپٹی ہوئی ہے وہ یہ کہتی ہے: جو مجھے ملا کے رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے ملا کے رکھے گا اور جو مجھے کاٹ دے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3806 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَنا اللّٰه وَاَنا الرَّحْمٰن خلقت الرَّحِم وشققت لَهَا اسْما من اسْمِى فَمَنْ وَصلهَا وصلته وَمَنْ قطعهَا قطعته اَوْ قَالَ بتته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ من رِوَايَةِ اَبِىْ سَلمَة عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَفِىْ تَصْحِيْح التِّرْمِذِىّ لَهُ نظر فَاِن اَبَا سَلمَة بن عبد الرَّحْمٰن لم يسمع من اَبِيه

شَيْئًا قَالَه يحيى بن معين وَغَيْرِه وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

من حَدِيْث معمر عَن الزُّهْرِيّ عَن اَبِي سَلمَة عَن رواد اللَّيْثِيّ عَن عبد الرَّحْمن بن عَوْف وَقد اَشَارَ التِّرْمِذِيّ اِلَى هٰذَا ثُمَّ حكى عَن البُخَارِيّ انه قَالَ وَحَدِيْث معمر خطأ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں میں نے رحم (یعنی رشتہ داری) کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کا نام اپنے نام کی نسبت سے رکھا ہے جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کے ٹکڑے کردوں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے ابوسلمہ کی ان سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذی کا اس حدیث کو صحیح قرار دینا محل نظر ہے کیونکہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے کسی روایت کا سماع نہیں کیا ہے۔ یہ بات یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں معمر کے حوالے سے زہری کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے رواد لیثی کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے اور پھر امام بخاری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے معمر کی نقل کردہ روایت غلطی پر مبنی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3807 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه تَعَالٰى خلق الْخلق حَتّٰى اِذا فرغ مِنْهُم قَامَت الرَّحِم فَقَالَت هٰذَا مقَام العائذ بك من القطيعة

قَالَ نَعَمْ اما تَرْضَيْنَ اَن اَصل من وصلك واقطع من قطعك قَالَت بَلٰى قَالَ فَذَاك لَك ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقرؤوا اِن شِئْتُم فَهَلْ عسيتم اِن توليتم اَن تفسدوا فِي الْاَرْض وتقطعوا اَرْحَامكُم اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لعنهم اللّٰه فاصمهم واعمى اَبْصَارهم (مُحَمَّد). رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا جب وہ ان سے فارغ ہوا تو رشتے داری کھڑی ہوئی اس نے عرض کی رشتے داری

3807- صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب وتقطعوا أرحامكم' حديث: 4555 صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها - حديث: 4740 صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب صلة الرحم وقطعها - ذكر تعوذ الرحم بالباري جل وعلا عند خلقه إياها من القطيعة' حديث: 442 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' حديث: 2938 السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة محمد صلى الله عليه وسلم - قوله تعالى: فهل عسيتم إن توليتم أن تفسدوا في الأرض' حديث: 11051 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8183 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والخمسون من شعب الإيمان' السادس والخمسون من شعب الإيمان: وهو باب في صلة الأرحام - حديث: 7678 الأدب المفرد للبخاري - باب صلة الرحم' حديث: 51

کے حقوق کی پامالی سے تیری پناہ مانگنے کی یہی جگہ ہے پروردگار نے فرمایا: جی ہاں۔ کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ میں اسے ملاؤں گا' جو مجھے ملائے گا اور میں اسے کاٹ دوں گا جو تمہیں کاٹ دے گا رشتے داری نے عرض کی: جی ہاں۔ پروردگار نے فرمایا: یہ چیز تمہیں مل گئی پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو (تو اس کی تائید میں) اس آیت کی تلاوت کرلو:

''عنقریب اگر تم حکمران بن گئے تو تم زمین میں فساد کرو گے اور رشتے داری کے حقوق پامال کرو گے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور انہیں بہرا کر دیا اور ان کی بینائی کو اندھا کر دیا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3808 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرَّحِم شجنة من الرَّحْمٰن تَقول يَا رب اِنِّیْ قطعت يَا رب اِنِّیْ أُسِیءَ اِلَیّ يَا رب اِنِّیْ ظلمت يَا رب فيجيبها اَلا ترْضينَ اَن أصل من وصلك واقطع من قطعك - رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوی وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''رشتے دار رحمٰن سے واسطہ رکھتی ہے وہ عرض کرتی ہے: اے میرے پروردگار! مجھے کاٹ دیا گیا اے میرے پروردگار! میرے ساتھ برا سلوک کیا گیا اے میرے پروردگار! مجھ پر ظلم کیا گیا' تو پروردگار اسے جواب دیتا ہے کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میں اسے ملاؤں گا جو تمہیں ملائے گا اور میں اسے کاٹ دوں گا جو تمہیں کاٹ دے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ یہ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3809 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ الرَّحِم حجنة متمسكة بالعرش تكلم بِلِسَان ذلق اللّٰهُمَّ صل من وصلني واقطع من قطعني فَيَقُوْلُ اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى اَنا الرَّحْمٰن الرَّحِيم وَاِنِّیْ شققت للرحم من اسْمِي فَمَنْ وَصلهَا وصلته وَمَنْ بتكها بتكته - رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

الحجنة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَالْجِيم وَتَخْفِيف النُّوْن هِيَ صنارة المغزل وَهِي الحديدة العقفاء الَّتِيْ يعلق بهَا الْخَيط ثُمَّ يفتل الْغَزل وَقَوله من بتكها بتكته اَی من قطعهَا قطعته

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشتے داری ایک تعلق ہے' جو عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے وہ واضح زبان کے ساتھ کلام کرتی ہے (اور یہ کہتی ہے)۔ اے اللہ! تو اسے ملانا جو مجھے ملائے اور اسے کاٹ دینا جو مجھے کاٹ دے تو پروردگار فرماتا ہے میں رحمٰن اور رحیم ہوں اور میں نے رشتے داری کو اپنے نام کی نسبت سے مقرر کیا ہے' جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا''۔ یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ الحجنہ میں ح پر زبر ہے' اور ج پر بھی زبر ہے ن پر تخفیف ہے' اس سے مراد سوت کاتنے کا آلہ ہے۔ یہ لوہے کی بنی ہوئی چیز ہوتی ہے' جس کے ساتھ دھاگہ لپٹ جاتا ہے' اور پھر سوت کاتا جاتا ہے روایت کے الفاظ من بتکھا بتکته سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اس کو کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔

3810 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن زيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ اِن من أربى الرِّبَا

الاستطالۃ فِیْ عرض الْمُسْلِم بِغَیر حق وَان ھٰذِہٖ الرَّحِم شجنۃ من الرَّحْمٰن عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ قطعھا حرم اللہ عَلَیْہِ الْجنَّۃَ ۔ رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواۃ اَحْمد ثِقَات

قَوْلہ شجنۃ من الرَّحْمٰن قَالَ اَبُوْ عبید یَعْنِیْ قرَابَۃ مشتبکۃ کاشتباک الْعُرُوق وفِیھَا لُغَتَانِ شجنۃ بِکَسْر الشین وَبِضَمِّھَا وَاِسْکَان الْجِیم

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''سب سے زیادہ زیادتی کرنے والا شخص وہ ہے' جو ناحق طور پر کسی مسلمان کی عزت کے درپے ہوتا ہے' اور یہ رشتے داری' رحمٰن کی فیض یافتہ ہے' جو شخص اسے کاٹے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے۔امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

متن کے الفاظ: شجنۃ من الرحمٰن ان کے بارے میں ابوعبید کہتے ہیں: یعنی رشتے داری ایک دوسرے کے ساتھ یوں ملی ہوئی ہے' جس طرح رگیں ملی ہوئی ہوتی ہیں اس لفظ میں دو لغات ہیں لفظ شجنہ میں ش پر زیر بھی پڑھی گئی ہے' اور اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے' اور ج ساکن ہے۔

3811 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْوَاصِل بالمکافیء وَلٰکِن الْوَاصِل الَّذِیْ اِذا قطعت رَحمَہ وَصلھَا

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بدلہ دینے والا شخص رشتے داری کے حقوق کو ادا کرنے والا نہیں ہوتا رشتے داری کے حقوق ادا کرنے والا شخص وہ ہوتا ہے کہ جب اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا جائے' تو وہ پھر بھی رشتے داری کے حقوق ادا کرے''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

3812 - وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَکُوْنُوْا اِمعۃ تَقُوْلُوْنَ اِن اَحسن النَّاس اَحسنا وَاِن ظلمُوا ظلمنَا وَلٰکِن وطنوا اَنفسکُمْ اِن اَحسن النَّاس اَن تحسنوا وَاِن اَساؤوا اَن لَا تظلموا ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْث حسن

قَوْلہ اِمعۃ ھُوَ بِکَسْر الْھمزَۃ وَتَشْدِید الْمِیم وَفتحھَا وبالعین الْمُھْملَۃ قَالَ اَبُوْ عبید الامعۃ ھُوَ الَّذِیْ لَا رَاْی مَعَہ فَھُوَ یُتَابع کل اَحَد علی رَاْیہ

3811-صحیح البخاری - کتاب الادب' باب: لیس الواصل بالمکافء - حدیث:5652سنن ابی داود - کتاب الزکاۃ' باب فی صلۃ الرحم - حدیث:1459مسند احمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما - حدیث:6623مسند الحمیدی - احادیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' حدیث:577البحر الزخار مسند البزار - حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص' حدیث:2072شعب الایمان للبیہقی - الاختیار فی صدقۃ التطوع' حدیث:3269الادب المفرد للبخاری - باب لیس الواصل بالمکافء' حدیث:69

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ناپختہ رائے والے نہ ہو جانا کہ تم یہ کہو کہ اگر لوگ اچھا سلوک کریں گے تو ہم بھی اچھا سلوک کریں گے اگر وہ برا سلوک کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ تم اپنی جگہ پر پختہ رہو اگر لوگ اچھا سلوک کریں تو تم بھی اچھا سلوک کرو اگر وہ برا سلوک کریں تو تم ظلم نہ کرنا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

متن کے الفاظ: امعۃ اس میں ء پر زیر ہے م پر شد ہے اور اس پر زبر بھی ہے اور پھر ع ہے ابوعبید کہتے ہیں: امعہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس کی کوئی ذاتی رائے نہ ہو وہ ہمیشہ ہر ایک کی رائے کی پیروی کر لیتا ہو۔

3813 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن لى قرَابَة أصلهم ويقطعونى وَاحسن اِلَيْهِمْ ويسيئون اِلَىّ واحلم عَلَيْهِمْ ويجهلون عَلىّ فَقَالَ اِن كنت كَمَا قلت فَكَاَنَّمَا تسفهم الْمل وَلَا يزَال مَعَك من اللّٰه ظهير عَلَيْهِمْ مَا دمت على ذٰلِكَ . رَوَاهُ مُسْلِم

الْمل بِفَتْح الْمِيم وَتَشْدِيد اللَّام هُوَ الرماد الْحَار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے رشتے دار ہیں میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں میں ان کے ساتھ اچھائی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ان کے حوالے سے بردباری کا مظاہرہ کرتا ہوں اور وہ میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ویسے ہی ہو جس طرح تم بیان کر رہے ہو تو گویا تم ان پر گرم راکھ ڈال دیتے ہو جب تک تم ایسا کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے خلاف ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''المل'' میں پر زبر ہے اور ل پر شد ہے اس سے مراد گرم راکھ ہے۔

3814 - وَعَنْ اُم كُلْثُوم بنت عقبَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افضل الصَّدَقَة الصَّدَقَة على ذِى الرَّحِم الْكَاشِح

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

وَمعنى الْكَاشِح اَنه الَّذِىْ يضمر عداوته فِىْ كشحه وَهُوَ خصره يَعْنِىْ اَن أفضل الصَّدَقَة الصَّدَقَة على ذِى الرَّحِم الْمُضمر الْعَدَاوَة فِىْ بَاطِنه وَهُوَ فِىْ معنى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَتصل من قَطعك

سیدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ وہ صدقہ ہے جو اس رشتے دار پر کیا جائے جو رشتے داری کے حقوق پامال کرتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ کاشح سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے پہلو میں دشمنی پوشیدہ رکھتا ہو حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ

اس رشتے دار کو صدقہ کرنا ہے جو اپنے باطن میں دشمنی پوشیدہ رکھتا ہو اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے بھی یہی مراد ہے:

''جو تمہیں کاٹے تم اسے ملاؤ''۔

3815 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ من كن فِيْهِ حَاسبه الله حسابا يَسِيرا وَأدخلهُ الْجنَّة برحمته

قَالُوْا وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْت وَأمي قَالَ تُعْطِي من حَرمك وَتصل من قَطعك وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ يدْخلك الله الْجنَّة. رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ أسانيدهم سُلَيْمَان بن دَاوُد الْيَمَانِيّ واه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا اور اپنی رحمت کے وسیلے سے اسے جنت میں داخل کردے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ چیزیں کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں محروم رکھے اسے دو جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے تعلق رکھو اور جو تمہارے ساتھ زیادتی کرے تم اس سے درگزر کرو جب تم ایسا کرلوگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کردے گا''۔

یہ روایت امام بزار امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کی اسانید میں سلیمان بن داؤد یمانی نامی ایک راوی ہے جو ''واہی'' ہے۔

3816 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ لقِيت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخذت بِيَدِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبرنِيْ بفواضل الْاَعْمَال فَقَالَ يَا عقبَة صل من قَطعك وَاَعْطِ من حَرمك وَاَعْرض عَمَّن ظلمك وَفِيْ رِوَايَةٍ واعف عَمَّن ظلمك رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَزَاد اَلا وَمَنْ اَرَادَ اَن يمد فِيْ عمره ويبسط فِيْ رزقه فَلْيصل رَحمَه ورواة اَحَد اِسنادى اَحْمد ثِقَات

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے فضیلت والے اعمال کے بارے میں بتایئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ تم اس کے ساتھ تعلق قائم رکھو جو تم سے لاتعلقی اختیار کرے تم اسے عطا کرو جو تمہیں محروم رکھے اور اس شخص سے درگزر کرو جو تم پر ظلم کرے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم اس شخص کو معاف کردو جو تم پر ظلم کرے''

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''خبردار! جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی عمر زیادہ ہو اور اس کا رزق کشادہ ہو جائے اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے''

امام احمد کی دو اسناد میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

3817 - وَعَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلك على اَكْرم اَخْلَاق الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَن تصل من قَطعك وَتُعْطِي من حَرمك وَاَن تَعْفُو عَمَّن ظلمك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ الْحَارِث الْاَعْوَر عَنهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں دنیا اور آخرت کے سب سے زیادہ معزز اخلاق کے بارے میں تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ یہ کہ جو شخص تم سے لاتعلقی اختیار کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کردو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حارث اعور کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3818 - وَعَنْ مُعَاذ بن انس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِن افضل الْفَضَائِل اَن تصل من قطعك وَتُعْطِي من حرمك وتصفح عَمَّن شتمك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق زبان بن فائد

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فضیلت والی چیزوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا کام یہ ہے کہ تم اس شخص کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے تم اس شخص کو عطا کرو جو تمہیں محروم رکھے اور اس شخص سے درگزر کرو جو تمہیں برا کہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے زبان بن فائد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3819 - وَرُوِيَ عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا ادلكم على مَا يرفع اللّٰه بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تحلم على من جهل عَلَيْك وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك وَتُعْطِي من حرمك وتصل من قطعك . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ اِلَّا اَنه قَالَ فِيْ اَوله اَلا انبئكم بِمَا يشرف اللّٰه بِهِ الْبُنيان وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات فَذكره

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تم لوگوں کی رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے تم اس کے سامنے بردباری کا مظاہرہ کرو جو شخص تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کردو جو شخص تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو جو شخص تمہارے ساتھ قطع تعلقی اختیار کرے تم اس سے تعلق رکھو''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ عمارت کو بلند کرتا ہے (یعنی آخرت میں بلند و بالا عمارتیں عطا کرے گا) اور اس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے''۔

اس کے بعد راوی نے یہ روایت نقل کی ہے (جو اس سے پہلے گزر چکی ہے)۔

3820 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسرع الْخَيْر ثَوَابًا الْبر وصلَة الرَّحِم واسرع الشَّرّ عُقُوبَة الْبَغي وَقَطِيعَة الرَّحِم . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھلائی میں سب سے زیادہ جلدی ثواب' نیکی کرنے اور صلہ رحمی کا ملتا ہے' اور برائیوں میں سے سب سے زیادہ جلدی سزا' سرکشی اور قطع رحمی کی ملتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3821 - وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذَنْب اَجْدَر اَن يعجل الله لصاحبه الْعُقُوبَة فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يدخر لَهُ فِي الْاٰخِرَة من الْبَغي وَقَطِيعَة الرَّحِم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی گناہ ایسا نہیں ہے' جو اس بات کے زیادہ لائق ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے کرنے والے کو دنیا میں ہی جلدی سزا دیدے اور آخرت میں جو اس کے لئے (عذاب) تیار کیا گیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے (وہ گناہ) سرکشی اور قطع رحمی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3822 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فَقَالَ فِيهِ من قطيعة الرَّحِم والخيانة وَالْكَذِب وَاِن اعجل الْبر ثَوابًا لصلة الرَّحِم حَتّٰى اِن اَهْلِ الْبَيْت ليكونون فجرة فتنمو اَمْوَالهم وَيكثر عددهمْ اِذا تواصلوا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه ففرقه فِيْ موضِعين وَلَمْ يذكر الْخِيَانَة وَالْكَذِب وَزَاد فِيْ آخِره وَمَا من اَهْل بَيت يتواصلون فيحتاجون

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''(وہ گناہ) قطع رحمی خیانت اور جھوٹ بولنا ہیں' اور کوئی بھی نیکی ایسی نہیں ہے' جس کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی ملتا ہو یہاں تک کہ کسی گھرانے کے لوگ گناہ گار ہوتے ہیں لیکن جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں' تو ان کے اموال زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کی تعداد بڑھ جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے دو الگ الگ مقام پر الگ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے خیانت اور جھوٹ کا ذکر نہیں کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ایسا نہیں ہوتا کہ کسی گھرانے کے افراد صلہ رحمی کرتے ہوں تو وہ محتاج رہ جائیں''۔

3823 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه قَالَ الطابع مُعَلّق بقائمة الْعَرْش فَاِذا اشتكت الرَّحِم وَعمل بِالْمَعَاصِي واجترىء على الله بعث الله الطابع فيطبع على قلبه فَلَا يعقل بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم لَفظه فِي الْحُدُوْد وَقَالَ الْبَزَّار لَا نعلم رَوَاهُ عَن التَّيْمِيّ يَعْنِيْ سُلَيْمَان لَا سُلَيْمَان بن مُسْلِم وَهُوَ بَصرِي مَشْهُور

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''ایک مہر عرش کے پائے کے ساتھ معلق ہے جب رحم شکوہ کرتا ہے یا گناہ پر عمل کیا جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں جرأت کا اظہار کیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ مہر لگانے والے کو بھیجتا ہے' جو آدمی کے دل پر مہر لگا دیتا ہے' اور اس کے بعد اس شخص کو کسی بات کی سمجھ بوجھ نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے حدود سے متعلق باب میں ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں

امام بزار بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق یہ روایت تیمی سے منقول ہے ان کی مراد سلیمان تیمی ہے سلیمان بن مسلم نہیں ہے' کیونکہ وہ بصری ہے' اور مشہور ہے۔

3824 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اَعمال بنى آدم تعرض كل خَمِيس لَيْلَةَ الْجُمُعَة فَلَا يقبل عمل قَاطع رحم . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر جمعرات کو شب جمعہ میں' اولادِ آدم کے اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں' تو قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3825 - وَرُوِىَ عَن عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ اَتَانِىْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ هٰذِه لَيْلَةُ النّصْف من شعْبَان وَلِلّٰهِ فِيهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شُعُور غنم كلب لَا ينظر اللّٰه فِيهَا اِلَى مُشْرك وَلَا اِلَى مُشَاحِن وَلَا اِلَى قَاطع رحم وَلَا اِلَى مُسبل وَلَا اِلَى عَاق لوَالِدَيهِ وَلَا اِلَى مدمن خمر رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ فِىْ حَدِيْثٍ يَاْتِىْ بِتَمَامِهِ فِى الهاجر اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جبرائیل میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ یہ شب برأت ہے' اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (اتنی تعداد میں) لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جن کی تعداد بنو کلب کی بکریوں کے بالوں جتنی ہوتی ہے' لیکن اس رات میں اللہ تعالیٰ کسی مشرک کی طرف یا کسی ناراضگی رکھنے والے شخص کی طرف یا قطع رحمی کرنے والے کی طرف یا (تکبر کے طور پر) کپڑے کو لٹکانے والے کی طرف یا والدین کے نافرمان کی طرف یا باقاعدگی سے شراب پینے والے کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا''

یہ روایت امام بیہقی نے ایک روایت میں نقل کی ہے' جو آگے چل کر ایک باب میں مکمل روایت کے طور پر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

3826 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُونَ الْجَنَّة مدمن الْخمر وقاطع الرَّحِم ومصدق بِالسحرِ رَوَاهُ ابْن حبَان وَغَيْرِهِ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِىْ شرب الْخمر

وَتقدم فِيهِ اَيْضًا حَدِيْثِ اَبِىْ اُمَامَة يبيت قوم مِنْ هٰذِهِ الْاُمة على طعم وَشرب وَلَهو وَلعب فيصبحوا قد مسخوا قردة وَخَنَازِير بشربهم الْخمر ولبسهم الْحَرِيْر واتخاذهم الْقَيْنَات وقطيعتهم الرَّحِم

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے باقاعدگی سے شراب پینے والا رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا''۔

یہ روایت امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ مکمل روایت کے طور پر شراب نوشی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' اس سے پہلے یہ روایت بھی گزر چکی ہے' جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

''اس امت کا ایک گروہ کھاتے پیتے ہوئے اور لہو ولعب میں رات گزاریں گے اور اگلے دن صبح انہیں مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا گیا ہوگا اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ شراب پیتے ہوں گے ریشم پہنتے ہوں گے گانے والی عورتیں رکھتے ہوں گے اور قطع رحمی کرتے ہوں گے''۔

3827 - وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ . قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَتَقَدَّمَ فِي اللبَاسِ حَدِيثُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُجْتَمِعُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَصِلُوا اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ ثَوَابٍ اَسْرَعَ مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ

وَاِيَّاكُمْ وَالْبَغْيَ فَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عُقُوبَةٍ اَسْرَعَ مِنْ عُقُوبَةِ بَغْيٍ

وَاِيَّاكُمْ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ اَلْفِ عَامٍ وَاللّٰهِ لَا يَجِدُهَا عَاقٌّ وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَلَا جَارٌّ اِزَارَهُ خُيَلَاءَ اِنَّمَا الْكِبْرِيَاءُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قطع رحمی کرنے والا' جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: اس سے مراد قطع رحمی کرنے والا ہے

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ کسی بھی چیز کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور تم سرکشی سے بچو کیونکہ کسی بھی گناہ کی سزا سرکشی سے زیادہ جلدی نہیں ملتی اور تم والدین کی نافرمانی سے بچو کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے' لیکن اللہ کی قسم اس خوشبو کو والدین کا نافرمان یا قطع رحمی کرنے والا یا تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکانے والا شخص نہیں پا سکیں گے کیونکہ کبریائی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

3828 - وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَالِسًا بَعْدَ الصُّبْحِ فِي حَلْقَةٍ فَقَالَ اَنْشُدُ اللّٰهَ قَاطِعَ رَحِمٍ لَمَّا قَامَ عَنَّا فَاِنَّا نُرِيدُ اَنْ نَدْعُوَ رَبَّنَا وَاِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ مُرْتَجَةٌ دُونَ قَاطِعِ رَحِمٍ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ اِلَّا اَنَّ الْاَعْمَشَ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ مَسْعُودٍ

مرتجة بِضَم الْمِيم وَفتح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَتَخْفِيف الْجِيم أَي مغلقة

اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کے بعد ایک حلقے میں تشریف فرماتے۔ انہوں نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں جو قطع رحمی کرتا ہے کہ وہ ہمارے پاس سے اٹھ جائے کیونکہ اب ہم اپنے پروردگار سے دعا مانگنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور آسمان کے دروازے قطع رحمی کرنے والے شخص کے لئے بند ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے تاہم یہ بات ہے کہ اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

لفظ مرتجہ میں م پر پیش ہے ت پر زبر ہے ج پر تخفیف ہے اس سے مراد بند ہونا ہے۔

3829 - وَرُوِيَ عَن عبد الله بن أبي أوفى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِند النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يجالسنا الْيَوْم قَاطع رحم فَقَامَ فَتى من الْحلقَة فَأتى خَالَة لَهُ قد كَانَ بَيْنَهُمَا بعض الشَّيْء فاستغفر لَهَا واستغفرت لَهُ ثُمَّ عَاد إِلَى الْمجْلس فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الرَّحْمَة لَا تنزل على قوم فيهم قَاطع رحم. رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج ہمارے ساتھ قطع رحمی کرنے والا کوئی شخص نہ بیٹھے تو حلقے میں سے ایک نوجوان کھڑا ہوا وہ اپنی خالہ کے پاس گیا ان دونوں کے درمیان کوئی ناراضگی چل رہی تھی اس نے اپنی خالہ سے معافی کی درخواست کی خالہ نے اسے معاف کرنے کے لئے کہا (یعنی انہوں نے ایک دوسرے کے (معاف کر دیا) پھر وہ نوجوان واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک رحمت ان لوگوں پر نازل نہیں ہوتی جن کے درمیان قطع رحمی کرنے والا کوئی شخص موجود ہو۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3830 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مُخْتَصرا أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الْمَلَائِكَة لَا تنزل على قوم فيهم قَاطع رحم

یہ روایت امام طبرانی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک فرشتے اس قوم پر نازل نہیں ہوتے جن کے درمیان قطع رحمی کرنے والا شخص موجود ہو''۔

3 - التَّرْغِيب فِي كَفَالَة الْيَتِيم وَرَحمته وَالنَّفقَة عَلَيْهِ وَالسَّعْي على الأرملة والمسكين

یتیم کی کفالت اس پر رحمت اس پر خرچ کرنا اور بیوہ اور غریبوں کیلئے کوشش کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

3831 - عَن سهل بن سعد رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنا وكافل الْيَتِيم فِي الْجنَّة هَكَذَا وَأَشَارَ بالسبابة وَالْوُسْطَى وَفرج بَينهمَا. رَوَاهُ البُخَارِيّ وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح ہوں گے''۔

نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اوردرمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کرکے یہ بات ارشادفرمائی اوران دونوں کے درمیان کشادگی رکھی۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3832 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كافل الْيَتِيم لَهُ اَوْ لغيره وَاَنا وَهُوَ كهاتين فِی الْجَنَّة ـ وَاَشَارَ مَالك بالسبابة وَالْوُسْطى

رَوَاهُ مُسلم وَرَوَاهُ مَالك عَن صَفْوَان بن سليم مُرْسلا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے یاکسی اور کے (رشتے دار) یتیم کی کفالت کرنے والا شخص' میں اوروہ جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے''۔

امام مالک نامی راوی نے شہادت کی انگلی اوردرمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کرکے یہ بات بیان کی۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔امام مالک نے اسے صفوان بن سلیم کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3833 - وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُتَّصِلا وَلَفظه قَالَ من كفل يَتِيما لَهُ ذَا قرَابَة اَوْ لَا قرَابَة لَهُ فَاَنا وَهُوَ فِی الْجَنَّة كهاتين وَضم اصبعيه وَمَنْ سعى على ثَلَاث بَنَات فَهُوَ فِی الْجَنَّة وَكَانَ لَهُ كَاَجر الْمُجَاهِد فِیْ سَبِيْل اللّٰه صَائِما قَائِما

❀❀ امام بزار نے اسے متصل روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے کسی رشتے دار یا غیر رشتے دار یتیم کی کفالت کرتا ہے' تو میں اوروہ جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے''۔

آپ ﷺ نے اپنی دوانگلیاں ملاکر یہ بات ارشاد فرمائی:

''اور جو شخص تین بیٹیوں کے لئے کوشش کرتا ہے وہ جنت میں جائے گا اوراسے اللہ کی راہ میں' روزہ رکھنے اور قیام کرنے کے ہمراہ' جہاد کرنے والے شخص کی مانند اجر ملے گا''۔

3834 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَال ثَلَاثَة من الْاَيْتَام كَانَ كمن قَامَ لَيله وَصَامَ نَهَاره وَغدا وَرَاح شاهرا سَيْفه فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَكنت اَنا وَهُوَ فِی الْجَنَّة اَخَوَيْنِ كَمَا اَن هَاتين اُخْتَان والصق اصبعيه السبابَة وَالْوُسْطى ـ رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تین یتیم بچوں کی کفالت کرتا ہے' تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو رات بھر نوافل پڑھتا رہتا ہو اوردن بھر روزہ رکھے جو صبح اور شام کے وقت اللہ کی راہ میں تلوار لہراکر جاتا ہے میں اوروہ جنت میں دو بھائیوں (یا ساتھیوں) کی طرح ہوں گے جس طرح یہ دونوں (انگلیاں) ساتھی ہیں نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اوردرمیانی انگلی ملاکر یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3835 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضا اَن نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قبض يَتِيما من بَيْن مُسْلِمين اِلٰی طَعَامه وَشَرَابه اَدخلهُ اللّٰه الْجَنَّة اَلْبَتَّة اِلَّا اَن يعْمل ذَنبا لَا يغْفر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہی یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمانوں میں سے جو شخص کسی یتیم کے کھانے اور پینے کو اپنے ذمہ لے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا البتہ اگر اس نے کوئی ایسا عمل کیا ہو جس کی مغفرت نہ ہو سکتی ہو تو معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3836 - وَعَنْ عَمْرو بن مَالك الْقشيرِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَمَنْ ضم یَتِیما من بَیْن أبوین مُسْلِمین اِلٰی طَعَامه وَشَرَابه وَجَبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَرُوَاة اَحْمد مُحْتَج بهم اِلَّا عَلیّ بن زید

❀❀ حضرت عمرو بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمان ماں باپ کے یتیم بچے کو کفالت میں لے اور اس کے کھانے پینے کا انتظام کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد کے راویوں سے استدلال کیا گیا ہے صرف علی بن زید نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3837 - وَعَنْ زُرَارَة بن اَبِیْ اَوْفٰی عَن رجل من قومه یُقَال لَهُ مَالك اَوْ ابْن مَالك سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من ضم یَتِیما بَیْن مُسْلِمین فِیْ طَعَامه وَشَرَابه حَتّٰی یَسْتَغْنِیْ عَنهُ وَجَبت لَهُ الْجنَّة اَلْبَتَّة وَمَنْ اَدْرك وَالِدیهِ اَوْ اَحدهمَا ثُمَّ لم یبرهُمَا دخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه وَاَیمَا مُسْلِم اعتق رَقَبَة مسلمة کَانَت فکاکه مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰی وَالطَّبَرَانِیّ وَاَحْمَدُ مُخْتَصِرًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت زرارہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک فرد جن کا نام حضرت مالک رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ ہے ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمانوں میں سے جو شخص کسی یتیم کا کھانا پینا اپنا ذمہ لے اس وقت تک جب تک وہ یتیم اس سے بے نیاز نہیں ہو جاتا تو اس شخص کیلئے ضرور جنت واجب ہو جائے گی' اور جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور جہنم میں چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے اور دور کرے اور جو مسلمان کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے' تو وہ (آزاد ہونے والا) اس کی جہنم سے رہائی کا باعث بن جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ امام طبرانی اور امام احمد نے مختصر روایت کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3838 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قعد یَتِیم مَعَ قوم علٰی قصعتهم فَیقرب قصعتهم شَیْطَان

حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ والأصبهانی کِلَاهُمَا من رِوَایَة الْحسن بن وَاصل وَکَانَ شَیخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ یَقُوْلُ هُوَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ اَیْضًا من حَدِیْث اَبِیْ مُوسَی

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی یتیم کسی قوم کے ساتھ ان کے پیالے میں (کھانے کے لئے) بیٹھتا ہے' تو شیطان ان کے پیالے کے قریب نہیں آتا''۔

یہ حدیث غریب ہے' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں نے اسے حسن بن واصل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے' اصبہانی نے اسے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

3839 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَحَبَّ الْبُیُوت اِلَی اللّٰه بَیت فِیْهِ یَتِیم مکرم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ والاصبهانی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ گھر ہے' جس میں کسی یتیم کی عزت افزائی کی جاتی ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3840 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خیر بَیت فِی الْمُسلمین بَیت فِیْهِ یَتِیم یحسن اِلَیْهِ وَشر بَیت فِی الْمُسلمین بَیت فِیْهِ یَتِیم یساء اِلَیْهِ . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے' جس میں کوئی یتیم موجود ہو جس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے' جس میں کسی یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3841 - وَرُوِیَ عَنْ عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنا وَامْرَاَة سفعاء الْخَدین کهاتین یَوْم الْقِیَامَة وَاَوْمَاَ بِیَدِهِ یزِید بن زُرَیْع الْوُسْطَی والسبابة امْرَاَة آمت زَوجهَا ذَات منصب وجمال حبست نَفسهَا علی یتاماها حَتَّی بانوا اَوْ مَاتُوا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

السفعاء بِفَتْح السِّین الْمُهْملَة وَسُکُوْن الْفَاء بعدهمَا عین مُهْملَة ممدودا

قَالَ الْحَافِظ هِیَ الَّتِی تغیر لَوْنهَا اِلَی الکمودة والسواد من طول الأیمة یُرِید بذلك اَنَّهَا حبست نَفسهَا علی اَوْلَادهَا وَلَمْ تتزوج فتحتاج اِلَی الزِّینَة والتصنع للزَّوْج

وآمت الْمَرْاَة بِمد الْهمزَة وَتَخْفِیف الْمِیم اِذا صَارَت اَیمًا وَهِی من لَا زوج لَهَا بکرا کَانَت اَوْ ثَیِّبًا تزوجت اَوْ لم تتزوج بعد وَالْمرَاد هُنَا من مَاتَ زَوجهَا وَترکهَا اَیمًا

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اور وہ عورت' جس کے گالوں کا رنگ اُڑ چکا ہو' قیامت کے دن ہم دونوں ان دو کی طرح ہوں گے' یہاں یزید بن زریع نامی راوی نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) وہ عورت جو بیوہ

ہو جائے وہ صاحب حیثیت بھی ہو اور خوبصورت بھی ہو لیکن اپنے یتیم بچوں کی خاطر خود کو روک کے رکھے یہاں تک کہ وہ اس سے جدا ہو جائیں (یعنی بڑے ہو جائیں) یا مر جائیں۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

متن کے لفظ ''سفعاء'' میں س پر زبر ہے اور اس ف ساکن ہے اس کے بعد ع ہے اس کے بعد ا ممدودہ ہے

حافظ کہتے ہیں: اس سے مراد وہ عورت ہے بیوگی کی وجہ سے جس کا رنگ پھیکا اور سیاہ ہو جائے نبی اکرم ﷺ کی اس کے ذریعے مراد یہ تھی کہ وہ اپنے آپ کو اپنی اولاد کے لئے روک کے رکھتی ہے اور شادی نہیں کرتی کہ اسے شوہر کے لئے زیب و زینت یا بناؤ سنگھار کی ضرورت ہو۔

لفظ آمت المراۃ سے مراد یہ ہے کہ جب عورت بیوہ ہو جائے اس سے مراد ویسے وہ عورت ہوتی ہے جس کا شوہر نہ ہو خواہ وہ کنواری ہو یا ثیبہ ہو خواہ اس نے شادی کی ہو یا شادی نہ کی ہو لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ جس کا شوہر فوت ہو جائے اور اسے بیوہ ہونے کے طور پر چھوڑ جائے۔

3842 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا اَوَّل من يفتح بَاب الْجَنَّة اِلَّا اَنِّيْ أرى امْرَاَة تبادرني فَاَقُوْل لَهَا مَا لَك وَمَنْ اَنْت فَتَقُوْلُ انا امْرَاَة قعدت على اَيْتَام لي

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاسْنَاده حسن اِن شَاءَ اللّٰه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں وہ پہلا شخص ہوں گا جو جنت کا دروازہ کھولے گا البتہ میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو مجھ سے آگے ہو گی میں اس سے دریافت کروں گا تمہارا کیا معاملہ ہے اور تم کون ہو؟ تو وہ جواب دے گی کہ میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کی خاطر بیٹھی رہی تھی''۔ یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہو گی۔

3843 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مسح على رَاس يَتِيم لم يمسحه اِلَّا لله كَانَ لَهُ فِيْ كل شَعْرَة مرت عَلَيْهَا يَده حَسَنَات وَمَنْ أحسن اِلَى يتيمة اَو يَتِيم عِنْده كنت انا وَهُوَ فِي الْجَنَّة كهاتين وَفرق بَيْن أصبعيه السبابَة وَالْوُسْطى

رَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرِه من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَن عَلِيّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے اور وہ اس کے سر پر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرتا ہے تو اس کا ہاتھ جتنے بالوں پر سے گزرتا ہے ان میں سے ہر ایک بال کے عوض میں اسے نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص اپنے پاس موجود یتیم بچے یا یتیم بچی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے میں اور وہ شخص جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے''۔

نبی اکرم ﷺ نے دو انگلیوں شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان فرق کر کے ارشاد فرمایا:

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3844 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل يشكو قسوة قلبه

قَالَ اَتُحِبُّ اَن يلين قَلْبك وتدرك حَاجَتك ارْحَمْ الْيَتِيم وامسح رَأسه وأطعمه من طَعَامك يلن قَلْبك وتدرك حَاجَتك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة بَقِيَّة وَفِيه راو لم يسم اَيْضا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے اور تمہارا مقصد حاصل ہو جائے؟ تم یتیم پر رحم کرو اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرو اپنے کھانے میں سے اُس کو کھلاؤ تمہارا دل نرم ہو جائے گا اور تمہارا مقصد تمہیں مل جائے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے بقیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

3845 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا شكا اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قسوة قلبه فَقَالَ امسح رَأس الْيَتِيم وَأطْعم الْمِسْكِين . رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور غریب کو کھانا کھلاؤ"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3846 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَا يعذب اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من رحم الْيَتِيم ولان لَهُ فِي الْكَلَام ورحم يتمه وَضَعفه وَلَمْ يَتَطَاوَل على جَاره بِفضل مَا آتَاهُ اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عبد اللّٰه بن عَامر وَقَالَ اَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بالمتروك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو عذاب نہیں دے گا جو یتیم پر رحم کرتا ہو اور اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرتا ہو وہ اس کی یتیمی اور اس کی کمزوری پر رحم کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو نعمتیں عطا کی ہیں ان کے حوالے سے اپنے پڑوسی کے سامنے اپنی بڑائی کا اظہار نہ کرتا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں صرف عبداللہ بن عامر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: وہ متروک نہیں ہے۔

3847 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وبكاء الْيَتِيم فَاِنَّهُ يسري فِي اللَّيْل وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"یتیم کے رونے سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ وہ رات کو اس وقت چلتا ہے جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں"

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3848 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا قَالَ ليعقوب عَلَيْهِ السَّلَام مَا الَّذِيْ اذهب بَصرك وحنى ظهرك قَالَ اما الَّذِيْ اذهب بَصرِي فالبكاء على يُوسُف وَاما الَّذِيْ حنى

ظهري فالحزن على اَخِيه بنيامين فَاَتَاهُ جِبرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ اتشكو الله عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اِنَّمَا اَشكُو بثي وحزني اِلَى اللهِ ۔ قَالَ جِبرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام اللهُ اَعْلَمُ بِمَا قلت مِنك

قَالَ ثُمَّ انطَلِقُ جِبرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام وَدخل يَعْقُوب عَلَيْهِ السَّلَام بَيته فَقَالَ اَی رب اما ترحم الشَّيخ الْكَبِير اذهبت بَصرِی وحنيت ظَهرِی فاردد عَلَیّ ريحانتي فاشمهما شمة وَاحِدَةٍ ثُمَّ اصْنع بِی بعد مَا شِئْت فَاَتَاهُ جِبرِيْل فَقَالَ يَا يَعْقُوب اِن اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُقْرِئك السَّلَام وَيَقُولُ ابشر فَاِنَّهُمَا لَو كَانَا ميتين لنشرتهما لَك لاقر بهما عَينك وَيَقُولُ لَك يَا يَعْقُوب اَتَدْرِي لم اذهبت بَصرك وحنيت ظهرك وَلَمْ فعل اِخْوَة يُوسُف بِيُوسُف مَا فَعَلُوهُ قَالَ لا قَالَ اِنَّهُ اَتَاك يَتِيم مِسْكِين وَهُوَ صَائِم جَائِع وذبحت اَنْت وَاَهْلك شَاة فاكلتموها وَلَمْ تطعموه وَيَقُولُ اِنِّي لم اَحبَّ شَيْئًا من خلقي حبي الْيَتَامَى وَالْمَسَاكِين فَاصْنَعْ طَعَاما وادع الْمَسَاكِين قَالَ انس قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَعْقُوب كلما اَمسَى نَادَى مناديه من كَانَ صَائِما فليحضر طَعَام يَعْقُوب وَاِذَا اصبح نَادَى مناديه من كَانَ مُفطرا فليفطر على طَعَام يَعْقُوب

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ والاصبهاني وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ الْحَاكِم كَذَا فِيْ سَماع حَفْص بن عمر بن الزبير واظن الزبير وهم وَاَنه حَفْص بن عمر بن عبد الله بن اَبِي طَلْحَة فَاِن كَانَ كَذٰلِكَ فَالْحَدِيْثُ صَحِيْح وَقد اخرجه اِسْحَاق بن رَاهَوَيْه فِيْ تَفْسِيره قَالَ انبانَا عَمْرو بن مُحَمَّد حَدثنَا زَافِر بن سُلَيْمَان عَن يحيى بن عبد الْملك عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوه

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے دریافت کیا: کس چیز نے آپ کی بینائی کو رخصت کردیا اور آپ کی کمر کو خمیدہ کردیا؟ انہوں نے فرمایا: جہاں تک میری بینائی کی رخصتی کا تعلق ہے' تو یوسف پر رونے نے اسے رخصت کیا ہے جہاں تک میری پشت کے جھکنے کا تعلق ہے' تو اس کے بھائی بنیامین کے غم میں یہ جھک گئی ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور بولے: کہ آپ اللہ تعالیٰ کی شکایت کررہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اپنے غم اور پریشانی کی شکایت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہی کرتا ہوں حضرت جبرائیل نے کہا: آپ نے جو کچھ بھی کہا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں آپ سے زیادہ جانتا ہے راوی کہتے ہیں: پھر حضرت جبرائیل چلے گئے اور حضرت یعقوب اپنے گھر آگئے انہوں نے دعا کی اے میرے پروردگار! کیا تجھے بوڑھے آدمی پر رحم نہیں آتا تو نے میری بینائی کو رخصت کردیا میری کمر کو خمیدہ کردیا اب تو میرے پھولوں کو مجھے لوٹا دے تاکہ میں انہیں سونگھ لوں پھر اس کے بعد تو میرے ساتھ جو چاہے گا' وہ کرلینا تو حضرت جبرائیل ان کے پاس آئے اور بولے اے حضرت یعقوب اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ وہ دونوں اگر مردہ ہوتے تو میں تمہارے لئے ان دونوں کو دوبارہ زندہ کردیتا اور ان کے ذریعے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کردیتا پروردگار نے تم سے فرمایا ہے: اے یعقوب کیا تم جانتے ہو میں نے تمہاری بینائی کیوں رخصت کیا اور تمہاری پشت کو کیوں خمیدہ کیا اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف کے ساتھ جو کچھ کیا وہ کیوں کیا؟ حضرت یعقوب نے جواب دیا: جی نہیں' تو پروردگار نے فرمایا: ایک غریب یتیم تمہارے پاس آیا تھا اس نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ بھوکا تھا اس دن تم نے اور تمہارے گھر والوں نے بکری ذبح کی تھی تم لوگوں نے وہ بکری کھائی اور اسے کھانے کے لئے نہیں دی

پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی مخلوق میں کسی بھی چیز سے اتنی محبت نہیں ہے جتنی محبت یتیموں اور غریبوں سے ہے تو تم اب کھانا تیار کرو اور غریبوں کی دعوت کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد حضرت یعقوب روزانہ شام کے وقت اعلان کروایا کرتے تھے کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ یعقوب کے کھانے میں شریک ہو اور صبح کے وقت وہ یہ اعلان کروایا کرتے تھے کہ جس شخص نے روزہ نہیں رکھا ہوا وہ یعقوب کے کھانے میں شریک ہو جائے

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام حاکم بیان کرتے ہیں: حفص بن عمر بن زبیر کے سماع میں اسی طرح منقول ہے اور میرا یہ گمان ہے کہ زبیر نامی راوی کو اس میں وہم ہوا ہے۔ یہ حفص بن عمر بن عبداللہ بن ابوطلحہ ہیں اگر ایسا ہی ہو تو پھر یہ حدیث صحیح ہوگی اسے امام اسحاق بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: عمرو بن محمد نے زافر بن سلیمان کے حوالے سے یحییٰ بن عبدالملک کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3849 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي على الأرملة والمسكين كالمجاهد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَحْسَبُهُ قَالَ و كالقائم لا يفتر و كالصائم لا يفطر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْنِ مَاجَه إِلَّا انه قَالَ السَّاعِي على الأرملة والمسكين كالمجاهد فِيْ سَبِيْل الله و كالذي يَقُوْمُ اللَّيْل ويصوم النَّهَار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بیوہ عورتوں اور غریبوں کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے۔ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) نوافل ادا کرنے والے ایسے شخص کی مانند ہے جو وقفہ نہیں کرتا اور (نفلی) روزے دار کی مانند ہے جو کوئی روزہ ترک نہیں کرتا"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"بیوہ اور غریب شخص کے لئے کوشش کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے اور اس شخص کی مانند ہے جو رات کو نفل پڑھتا رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھ لیتا ہے"۔

3850 - وَرُوِيَ عَنِ الْمطلب بن عبد الله المَخْزُومِي قَالَ دخلت على أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا بني أَلا أحدثك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قلت بلَى يَا أمه . قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنْفق على بِنْتَيْنِ أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ ذواتي قرَابَة يحْتَسب النَّفَقَة عَلَيْهِمَا حَتَّى يغنيهما من فضل اللّٰه أَوْ يكفيهما كَانَتَا لَهُ سترا من النَّار

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وتقدم لهَذَا الحَدِيْث نَظَائِر فِي النَّفَقَة على الْبَنَات

مطلب بن عبداللہ مخزومی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے کیا میں تمہیں وہ حدیث بیان نہ کروں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے عرض کی: جی ہاں۔ امی جان تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جوشخص دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دور شتے دار خواتین پر خرچ کرتا ہے اور وہ ان پر خرچ کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان دونوں (لڑکیوں) کو بے نیاز کر دے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان دونوں کی کفایت کر جائے تو وہ دونوں اس شخص کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

بیٹیوں پر خرچ کرنے سے متعلق باب میں اس سے ملتی جلتی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

4 - التَّرْهِيب من أَذَى الْجَار وَمَا جَاءَ فِيْ تَأْكِيد حَقه

باب: پڑوسی کو اذیت پہنچانے کے بارے میں ترہیبی روایات اوراس کے حق کے بارے میں تاکید کے طور پر کیا کچھ منقول ہے؟

3851 - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلَا يؤذ جَاره وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيقل خيرا أَوْ لِيَسْكُت . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر وہ خاموش رہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3852 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فليحسن إِلَى جَاره

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے''۔

3853 - وَعَنِ الْمِقْدَاد بن الْأسود رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابه مَا تَقولُوْنَ فِي الزِّنَا قَالُوْا حرَام حرمه اللّٰه وَرَسُوله فَهُوَ حرَام إِلَى يَوْم الْقِيَامَة قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَن يَزْنِيَ الرجل بِعشر نسْوَة أيسر عَلَيْهِ من أَن يَزْنِيَ بِامْرَأَة جَاره . قَالَ مَا تَقولُوْنَ فِي السّرقَة قَالُوْا حرمهَا اللّٰه وَرَسُوله فَهِيَ حرَام قَالَ لَأَن يسرق الرجل من عشرَة أَبْيَات أيسر عَلَيْهِ من أَن يسرق من جَاره رَوَاهُ أَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط

❀❀ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم لوگ زنا کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ حرام چیز ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے تو یہ قیامت

کے دن تک کے لئے حرام ہوگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی دس عورتوں سے زنا کرلے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ ہلکا ہوگا کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے آپ ﷺ نے فرمایا: چوری کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے تو یہ حرام ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی دس گھروں میں چوری کرلے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ ہلکا ہوگا کہ وہ اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

3854 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰه لَا يُؤمن وَاللّٰه لَا يُؤمن وَاللّٰه لَا يُؤمن . قيل من يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِىْ لَا يَاْمَن جَاره بوائقه . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَزَاد اَحْمد قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا بوائقه قَالَ شَره

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کون؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو"۔

یہ روایت امام احمد امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

امام احمد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی زیادتیوں سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا شر۔

3855 - وَفِىْ رِوَايَة لمُسْلِم لَا يدْخل الْجنَّة من لَا يُؤمن جَاره بوائقه

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو"۔

3856 - وَعَنْ اَبِىْ شُرَيْح الْكَعْبِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰه لَا يُؤمن وَاللّٰه لَا يُؤمن وَاللّٰه لَا يُؤمن قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد خَابَ وخسر من هٰذَا قَالَ من لَا يَاْمَن جَاره بوائقه قَالُوْا وَمَا بوائقه قَالَ شَره . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ

❀❀ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ رسوا ہوگیا اور خسارے کا شکار ہوگیا وہ شخص کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو لوگوں نے عرض کی: لفظ بوائق سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا شر"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3857 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا هُوَ بِمُؤْمِن من لم يَاْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی من رِوَایَةِ اَبْن اِسْحَاق والاصبھانی اطول مِنْهُ وَلَفظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل لَا یکون مُؤمنا حَتّٰی یَاْمَن جَاره بوائقه یبیت حِیْن یبیت وَھُوَ آمن من شَره فَاِن الْمُؤمِن الَّذِیْ نَفسه مِنْهُ فِیْ عناء وَالنَّاس مِنْهُ فِیْ رَاحَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص مومن نہیں ہوتا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے ابن اسحٰق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ اصبہانی نے اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو جب وہ رات بسر کرے تو اس کے شر سے محفوظ ہو کیونکہ مومن وہ شخص ہوتا ہے کہ جس کا نفس بے نیازی کے عالم میں ہو اور لوگ اس سے راحت میں ہوں (یعنی اس کی وجہ سے کسی پریشانی کا شکار نہ ہوں)''۔

3858 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ لَا یُؤمن عبد حَتّٰی یحب لجاره اَوْ قَالَ لِاَخِیْهِ مَا یحب لنَفسِهٖ . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے پڑوسی کے لئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے بھائی کے لئے اسی چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3859 - وَرُوِیَ عَن کَعْب بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نزلت فِیْ محلّة بنی فلَان وَاِن اَشَدهم اِلَیّ اَذَی اقربهم لی جوارا فَبعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بکر وَعمر وعلیا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم یاتونَ الْمَسْجِد فیقومُونَ علی بَابه فیصیحون اَلا اِن اَرْبَعِیْنَ دَارا جَار وَلَا یدْخل الْجنَّة من خَاف جَاره بوائقه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

البوائق جمع بائقة وَھِیَ الشَّرّ وغائلته کَمَا جَاءَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ الْمُتَقَدّم

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بنوفلاں کے محلے میں رہائش پذیر ہوا ہوں اور ان میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ پریشانی کا باعث وہ شخص ہے جس کا گھر میرے گھر سے زیادہ قریب ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ لوگ اس محلے کی مسجد میں آئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر انہوں نے بلند آواز میں اعلان کیا: خبردار! چالیس گھروں تک پڑوس ہوتا ہے اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کے شر سے خوف زدہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

لفظ بوائق لفظ بائقہ کی جمع ہے اس سے مراد شر ہے اور زیادتی ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول پہلی حدیث میں

گزر چکا ہے۔

3900 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَقِيمُ اِيمَان عبد حَتّٰى يَسْتَقِيمَ قلبه وَلَا يَسْتَقِيمُ قلبه حَتّٰى يَسْتَقِيمَ لِسَانه وَلَا يدْخل الْجَنَّةَ حَتّٰى يَأْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي الصمت كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عَلِيّ بن مسْعدَة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل ٹھیک نہیں ہوتا اور بندے کا دل اس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان ٹھیک نہیں ہوتی اور بندہ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں نقل کی ہے ان دونوں نے اسے علی بن مسعدہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3901 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤمن من أمنه النَّاس وَالْمُسلم من سلم الْمُسلمُونَ من لِسَانه وَيَده وَالْمُهَاجِر من هجر السوء وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَا يدْخل الْجَنَّة عبد لَا يَأْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَاِسْنَاد اَحْمد جيد تَابع عَلِيّ بن زيد حميد وَيُونُس بن عبيد

ان سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤمن وہ ہے جس سے لوگ محفوظ ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو برائی سے لاتعلق ہو جائے اور اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ امام احمد کی نقل کردہ سند عمدہ ہے اور حمید اور یونس بن عبید نے علی بن زید کی سند کی متابعت کی ہے۔

3902 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان الله عَزَّ وَجَلَّ قسم بَيْنكُم اخلاقكم كَمَا قسم بَيْنكُم أرزاقكم وَان الله عَزَّ وَجَلَّ يُعْطي الدُّنْيَا من يحب وَمن لَا يحب وَلَا يُعْطي الدّين اِلَّا من اَحَبَّ فَمَنْ اعطاهُ الدّين فقد أحبه وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَا يسلم عبد حَتّٰى يسلم قلبه وَلسَانه وَلَا يُؤمن حَتّٰى يَأْمَن جَاره بوائقه

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا بوائقه قَالَ غشمه وظلمه وَلَا يكْسب مَالا من حرَام فينفق مِنْهُ فيبارك فِيهِ وَلَا يتَصَدَّق بِهِ فَيقبل مِنْهُ وَلَا يتْركهُ خلف ظَهره اِلَّا كَانَ زَاده اِلَى النَّار

اِن الله لَا يمحو السيء بالسيء وَلَكِن يمحو السيء بالْحسنِ اِن الْخَبيث لَا يمحو الْخَبيث

رَوَاهُ اَحْمد وَغَيره من طَرِيق أبان بن اِسْحَاق عَن الصَّباح بن مُحَمَّد عَنهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق بھی اسی طرح تقسیم کیے ہیں جس طرح اس نے تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کیے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا اس شخص کو بھی عطا کر دیتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے اور اسے بھی دے دیتا ہے جسے وہ پسند نہیں کرتا اور دین (صرف) اسے عطا کرتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے اور جسے وہ دین دے دیتا ہے تو اسے وہ پسند کرتا ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے آدمی اس وقت تک سلامت نہیں ہوتا جب تک اس کا دل اور اس کی زبان سلامت نہ ہوں اور اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کے بوائق سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی زیادتی اور اس کا ظلم نیز یہ کہ وہ حرام طریقے سے مال نہ کمائے اگر وہ اس میں سے خرچ کرے گا تو اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی اور نہ ہی وہ اس کو صدقہ کرے کیونکہ وہ اس سے قبول نہیں ہوگا اور اگر وہ اپنے پیچھے چھوڑ کر جائے گا تو یہ اس کے لئے آگ میں اضافے کا باعث ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا ہے بلکہ برائی کو اچھائی کے ذریعے ختم کرتا ہے ایک برائی دوسرے برائی کو نہیں مٹا سکتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے ابان بن اسحاق کے حوالے سے صباح بن محمد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3863 - وَرُوِيَ عَنْ انَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من آذى جاره فَقَدْ آذَانِيْ وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذى الله وَمَنْ حَارب جاره فَقَدْ حاربني وَمَنْ حاربني فَقَدْ حَارب الله عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب التوبيخ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچاتا ہے وہ مجھے اذیت پہنچاتا ہے جو شخص مجھے اذیت پہنچاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے جو شخص اپنے پڑوسی سے جنگ کرتا ہے وہ میرے ساتھ جنگ کرتا ہے جو میرے ساتھ جنگ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''التوبیخ'' میں نقل کی ہے۔

3864 - وَرُوِيَ عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاة قَالَ لَا يصحبنا الْيَوْم من آذى جَاره . فَقَالَ رجل من الْقَوْم انا بلت فِيْ أصل حَائِط جاري فَقَالَ لَا تصحبنا الْيَوْم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْه نَكَارَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں حصہ لینے کے لئے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج ہمارے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچائی ہو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے اپنے پڑوسی کی دیوار کی بنیاد کے پاس پیشاب کر دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آج ہمارے ساتھ نہ رہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

3865 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ أعوذ بك

من جار السوء فی دار المقامة فان جار البادیة یتحول ۔ رواہ ابن حبان فی صحیحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قیام گاہ کے برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ ویرانے کا پڑوسی (یعنی جو سفر کا ساتھی ہو) وہ تبدیل ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3866 - وَعَنْ عقبة بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوّل خصمین یَوْم الْقِیَامَة جاران ۔ رَوَاہُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ اَحدھمَا جید

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن جو پہلے مقابل فریق ہوں گے وہ دو پڑوسی ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے دو اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جن دونوں میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

3867 - وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یشکو جَارہ قَالَ اطرح متاعك علٰی طَرِیْق فطرحه فَجعل النَّاس یَمرُّوْنَ عَلَیْہِ ویلعنونه فجَاء اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لقِیت مِنَ النَّاس ۔ قَالَ وَمَا لقِیت مِنْھُم قَالَ یلعنونی

قَالَ قد لعنك اللّٰہ قبل النَّاس

فَقَالَ اِنِّی لَا اَعُوْد فجَاء الَّذِیْ شکاہ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفَعْ متاعك فَقَدْ کفیت

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ بِنَحْوِہٖ اِلَّا انه قَالَ ضع متاعك علی الطَّرِیْق اَوْ علی ظهر الطَّرِیْق فَوَضعه فَکَانَ کل من مر بِهٖ قَالَ مَا شَانك قَالَ جاری یُؤْذِیْنِی

قَالَ فیدعو عَلَیْہِ فجَاء جَارہ فَقَالَ رد متاعك فَاِنِّی لَا اُوذِیك اَبَدًا

❀❀ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا سامان راستے میں رکھ دو اس نے رکھ دیا لوگ وہاں سے گزرتے تھے اور اس (یعنی پڑوسی) پر لعنت کرتے تھے وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے لوگوں کی طرف سے مشکل صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کس صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے تو اس نے عرض کی: وہ لوگ مجھ پر لعنت کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تم پر لعنت کی ہے اس نے کہا: میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا' پھر وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس نے آپ سے شکایت کی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا سامان اٹھالو کیونکہ تمہاری کفایت ہوگئی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے حسن سند کے ساتھ اس کی مانند نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''تم پنا سامان راستے پر رکھ لو (ایک لفظ کے بارے میں یہاں راوی کو شک ہے) اس نے اسے رکھ دیا تو جو شخص وہاں سے گزرتا تھا' تو دریافت کرتا تھا تمہارا کیا معاملہ ہے' تو وہ بتاتا تھا کہ میرا پڑوسی مجھے اذیت پہنچاتا ہے راوی کہتے ہیں' تو وہ شخص اس پڑوسی

کے خلاف دعا کیا کرتا تھا یہاں تک کہ اس کا پڑوسی آیا اور بولا تم اپنا سامان واپس رکھ دواب میں تمہیں کبھی بھی اذیت نہیں پہنچاؤں گا''۔

3868 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يشكو جَاره فَقَالَ لَهُ اذْهَبْ فاصبر فَاَتَاهُ مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فاطرح متاعك فِى الطَّرِيْق فَفعل فَجعل النَّاس يَمرُوْنَ ويسالونه فيخبرهم خبر جَاره فَجعلُوْا يلعنونه فعل اللّٰه بِهِ وَفعل وَبَعضهمْ يَدْعُو عَلَيْهِ فجَاءَ اِلَيْهِ جَاره فَقَالَ ارْجع فَاِنَّك لن ترى منى شَيْئًا تكرههُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنے پڑوسی کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تم جاؤ اور صبر سے کام لو وہ شخص دو یا شاید تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنا سامان راستے میں رکھ دو اس نے ایسا ہی کیا لوگ وہاں سے گزرتے تھے اور اس سے دریافت کرتے تھے (کہ سامان یہاں رکھنے کی وجہ کیا ہے) تو وہ انہیں اپنے پڑوسی کے بارے میں بتاتا تھا' تو وہ لوگ اس پڑوسی پر لعنت کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ یہ کرے اور وہ کرے بعض لوگ اس کے خلاف بددعا کیا کرتے تھے اس کا پڑوسی اس کے پاس آیا اور بولا تم واپس چلے جاؤ (یا سامان واپس لے جاؤ) اب تم میری طرف سے کبھی کوئی ایسی چیز نہیں دیکھو گے جو تم ناپسند کرو''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3869 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن فُلَانَة تكْثر من صلَاتهَا وصدقتها وصيامها غير اَنَّهَا تؤذى جيرَانهَا بلسانها قَالَ هِىَ فِى النَّار قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِن فُلَانَة يذكر من قلَّة صيامها وصلاتها وَاَنَّهَا تَتَصَدَّق بالأثوار من الأقط وَلَا تؤذى جيرَانهَا قَالَ هِىَ فِى الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِىْ شيبَة بِاِسْنَادٍ صَحِيْح اَيْضًا وَلَفظِهٖ وَهُوَ لفظ بَعضهمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانَة تَصُوم النَّهَار وَتقوم اللَّيْل وتؤذى جيرَانهَا قَالَ هِىَ فِى النَّار قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانَة تصلى المكتوبات وَتصدق بالأثوار من الأقط وَلَا تؤذى جيرَانهَا قَالَ هِىَ فِى الْجنَّة الأثوار بِالْمُثَلَّثَةِ جمع ثَوْر وَهِى قِطْعَة من الأقط والأقط بِفَتْح الْهمزَة وَكسر الْقَاف وَبِضَمِّهَا اَيْضًا وَبِكَسْر الْهمزَة وَالْقَاف مَعًا وَبِفَتْحِهِمَا هُوَ شَيْءٍ يتَّخذ من مخيض اللَّبن الغنمى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت بکثرت نماز پڑھتی ہے صدقہ کرتی ہے روزے رکھتی ہے تاہم وہ اپنی زبان کے ذریعے اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورت جہنم میں جائے گی اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت ایسی ہے پھر اس نے اس عورت کے نماز اور روزے کے کم ہونے کا ذکر کیا لیکن یہ بتایا کہ وہ صدقہ کرتی ہے' لیکن اپنے پڑوسیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام ابوبکر بن ابوشیبہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو ان حضرات میں سے بعض کی روایت کے الفاظ ہیں:

"لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے اور رات کو نفل پڑھتی رہتی ہے لیکن وہ اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گی لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت نماز پڑھتی ہے اور پنیر کے ٹکڑے صدقہ کردیتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی"۔

لفظ اثوار یہ لفظ ثور کی جمع ہے جس سے مراد پنیر کا ٹکڑا ہے۔

لفظ اقط اس میں اپر زبر ہے ق پر زیر ہے اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے اپر زیر ہے اور ق پر بھی زیر پڑھی گئی ہے ان دونوں پر زبر بھی پڑھی گئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو بکری کے دودھ سے بنائی جاتی ہے۔

3878 - وَرُوِيَ عَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اغلق بَابه دون جَاره مَخَافَة على اَهله وَمَاله فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِمُؤْمِن وَلَيْسَ بِمُؤْمِن من لم يَأْمَن جَاره بوائقه اَتَـدْرِي مَا حق الْجَار اِذا استعانك أعنته وَاِذَا استقرضك أقْرضته وَاِذَا افْتقر عدت عَلَيْهِ وَاِذَا مرض عدته وَاِذَا اَصَابَهُ خير هنأته وَاِذَا اَصَابَته مُصِيبَة عزيته وَاِذَا مَاتَ اتبعت جنَازَته وَلَا تستطيل عَلَيْهِ بالبنيان فتحجب عَنهُ الرّيح اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تؤذه بقتار ربح قدرك اِلَّا اَن تغرف لَهُ مِنْهَا وَاِن اشْتريت فَاكِهَة فاهد لَهُ فَاِن لم تفعل فادخلها سرا وَلَا يخرج بهَا ولدك ليغيظ بهَا وَلَده . رَوَاهُ الخرائطي من مَكَارِم الْاَخْلَاق

قَالَ الْحَافِظ وَلَعَلَّ قَوْلِهٖ اَتَدْرِي مَا حق الْجَار اِلَى آخِره فِيْ كَلَام الرَّاوِي غير مَرْفُوْع لٰكِن قد روى الطَّبَرَانِيّ عَن مُعَاوِيَة بن حيدة قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق الْجَار عَلَيّ قَالَ اِن مرض عدته وَاِن مَاتَ شيعته وَاِن استقرضك أقْرضته وَاِن أعوز سترته . فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهٖ

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جو شخص اپنے اہل خانہ اور اپنے مال (کو لاحق ہونے والے کسی نقصان) کے خوف کی وجہ سے اپنے پڑوسی کے ڈر کی وجہ سے اپنا دروازہ بند کرلے تو وہ مومن نہیں ہے اور وہ شخص بھی مومن نہیں ہے جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کیا ہے؟ جب وہ تم سے مدد مانگے تو تم اس کی مدد کرو اور جب وہ تم سے قرض مانگے تو تم اسے قرض دو جب وہ فقیر ہو تو تم اس کی دیکھ بھال کرو جب وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو جب اسے کوئی بھلائی نصیب ہو تو تم اسے مبارکباد دو جب اسے کوئی مصیبت لاحق ہو تو تم اس کے ساتھ تعزیت کرو جب وہ مرجائے تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ تم اس کے مقابلے میں اونچی عمارت نہ بناؤ کہ اس کی ہوا رک جائے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتے ہو اور تم اپنی گندگی کی بو کے ذریعے اسے اذیت نہ پہنچاؤ اور تم اپنی ہنڈیا کی بو کے ذریعے اسے اذیت نہ پہنچاؤ البتہ اگر تم اس کی طرف تھوڑا سا سالن بھیج دو تو معاملہ مختلف ہے اور اگر تم پھل خریدو تو اسے تحفے کے طور پر بھیجو اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھل کو پوشیدہ طور پر لے کے جاؤ اور تمہارے بچے وہ پھل لے کر باہر نہ جائیں کہیں اس کے بچے وہ پھل دیکھ کر پریشان نہ ہوں"۔

یہ روایت امام خرائطی نے مکارم اخلاق میں نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: شاید روایت کے یہ الفاظ "کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا حکم کیا ہے"۔ اس سے لے کر آخرت تک راوی کا کلام ہے۔ یہ "مرفوع" حدیث نہیں ہے۔

لیکن امام طبرانی نے حضرت معاویہ بن حیدہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پڑوسی کا مجھ پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بیمار ہو جائے تو تم اس کی عیادت کرو اگر وہ مرجائے تو تم جنازے کے ساتھ جاؤ اگر وہ تم سے قرض مانگے تو تم اسے قرض دو اور اگر وہ پردہ پوشی کا طلبگار ہو تو تم اس کی پردہ پوشی کرو اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

3871 - وروى أَبُو الشَّيْخ ابْن حَيَّان فِي كتاب التوبيخ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق الْجوَار قَالَ إِن استقرضك أقرضته وَإِن استعانك أعنته وَإِن احْتَاجَ أَعْطيته وَإِن مرض عدته

فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِي آخِره هَلْ تفقهون مَا أَقُول لكم لن يُؤَدِّي حق الْجَار إِلَّا قَلِيل مِمَّن رحم الله أَو كلمة نَحْوهَا

❀❀ ابوشیخ بن حبان نے کتاب "التوبیخ" میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! پڑوسی کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ اگر وہ تم سے قرض مانگے تو تم اسے قرض دو اگر وہ تم سے مدد مانگے تو تم اس کی مدد کرو اگر وہ محتاج ہو تو تم اسے عطا کرو اگر وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو"

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"کیا تم لوگ سمجھ گئے ہو جو کچھ میں نے تم سے کہا: بہ تھوڑے لوگ ہیں جو پڑوسی کا حق ادا کر سکتے ہیں ان لوگوں میں سے جن پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا" یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا"۔

3872 - وروى أَبُو الْقَاسِم الْأَصْبَهَانِيّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيُكْرم جَاره

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حق الْجَار على الْجَار قَالَ إِن سَأَلَك فَأعْطه

فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهِ وَلَمْ يذكر فِيْهِ الْفَاكِهَة وَلَا يخفى أَن كَثْرَة هٰذِهِ الطّرق تكسبه قُوَّة وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ ابوالقاسم اصبہانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پڑوسی کا پڑوسی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے مانگے تو تم اسے عطا کرو"

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے تاہم اس میں انہوں نے پھلوں کا ذکر نہیں کیا ہے اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اس کے طرق کی کثرت قوت پیدا کر دیتی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3873 - وَعَن فضَالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة من الفواقر إِمَام إِن أَحْسَنت لم يشْكر وَإِن أَسَأْت لم يغْفر وجار سوء إِن رأى خيرا دَفنه وَإِن رأى شرا أذاعه وَامْرَأَة إِن

حضرت آذتك وَإن غبت عَنْهَا خانتك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإسْنَادٍ لا بَأس بِهِ

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ فقیر ہیں ایسا حکمران کہ اگر تم اچھائی کرو تو وہ شکر گزار نہ ہو اور اگر تم برائی کرو تو وہ معاف نہ کرے برا پڑوسی کہ اگر وہ اچھی بات دیکھے تو اسے دفن کر دے اور اگر بری بات دیکھے تو اسے پھیلا دے اور وہ عورت کہ اگر تم اس کے پاس موجود ہو تو وہ تمہیں اذیت پہنچائے اور اگر تم اس کے پاس موجود نہ ہو تو وہ تمہارے ساتھ خیانت کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں حرج نہیں ہے۔

3874 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمن بِي من بَاتَ شبعانا وجاره جَائِع إِلَى جنبه وَهُوَ يعلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَإسْنَاده حسن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو سیر ہو کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو اور اسے اس بات کا پتہ بھی ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے۔

3875 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِن الَّذِيْ يشْبع وجاره جَائِع . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْثِ عَائِشَة وَلَفْظِهِ لَيْسَ الْمُؤْمِن الَّذِيْ يبيت شبعانا وجاره جَائِع إِلَى جنبه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص مومن نہیں ہوتا جو سیر ہو اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم نے اسے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''وہ شخص مومن نہیں ہوتا جو سیر ہونے کے عالم میں رات گزارے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو''۔

3876 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكسني فَاَعْرض عَنهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكسني

فَقَالَ اما لَك جَار لَهُ فضل ثَوْبَيْنِ قَالَ بَلَى غير وَاحِد . قَالَ فَلَا يجمع اللّٰه بَيْنك وَبَيْنه فِي الْجَنَّة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے پہننے کے لئے کچھ دیجئے نبی اکرم ﷺ نے منہ پھیر لیا اس نے پھر عرض کی یارسول اللہ! آپ مجھے پہننے کے لئے کچھ دیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا کوئی ایسا پڑوسی نہیں ہے جس کے پاس دو اضافی کپڑے ہوں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ کئی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ تمہیں اور ان کو جنت میں اکٹھا نہیں کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3877 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كم من جَار مُتَعَلق بجاره يَقُوْلُ يَا رب سل هٰذَا لم أغلق عني بَابه وَمَنَعَنِيْ فَضله رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کتنے ہی پڑوسی ایسے ہیں جو (قیامت کے دن) اپنے پڑوسی کے ساتھ چمٹ جائیں گے اور یہ کہیں گے اے میرے پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے میرے لئے اپنا دروازہ کیوں بند کردیا تھا' اور اس نے اضافی چیز کو مجھ سے کیوں روک دیا تھا''۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3878 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِر فليحسن إِلَى جَاره وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخر فَلْيقل خيرا اَوْ لِيَسْكُت . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3879 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخر فَلْيكرم جَاره رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر وہ خاموش رہے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3880 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يَأْخُذ عني هٰذِهِ الْكَلِمَات فَيعْمل بِهن اَوْ يعلم من يعْمل بِهن فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قلت اَنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأخذ بيَدي فعد خمْسا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِم تكن أعبد النَّاس وَارْضَ بِمَا قسم اللّٰه لَك تكن أغْنى النَّاس وَأحسن إِلَى جَارك تكن مُؤمنا وَاَحبَّ للنَّاس مَا تحب لنَفسك تكن مُسلما وَلَا تكْثر الضحك فَإِن كَثْرَة الضحك تميت الْقلب

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَغَيْرِهٖ من رِوَايَةِ الْحسن عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ الْحسن لم يسمع من اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِهٖ فِيْ كتاب الزّهْد عَنْ مَكْحُول عَنْ وَاثِلَة عَنْهُ وَقد سمع مَكْحُول من وَاثِلَة قَالَه

التِّرْمِذِيّ وَغَيْرِهٖ لٰكِنْ بَقِيَّةُ اَمْضَاهُ وَفِيْهِ ضعف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کون شخص مجھ سے یہ کلمات سیکھے گا' اوران پر عمل کرے گا اوران لوگوں کواس کی تعلیم دے گا' جواس پر عمل کریں تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسا کروں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزیں شمار کروائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حرام چیزوں سے بچ کے رہو تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں نصیب کیا ہے تم اس سے راضی رہو تم لوگوں کے قریب ہوجاؤ گے اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم مومن ہوجاؤ گے لوگوں کے لئے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو تم مسلمان ہوجاؤ گے اور زیادہ نہ ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کردیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے حسن (بصری) کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے یہی روایت امام بزار نے اور امام بیہقی نے اس کی مانند کتاب ''الزہد'' میں مکحول کے حوالے سے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے مکحول نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ یہ بات امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے تاہم بقیہ نے اسے جاری رکھا ہے' اوراس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

3881 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير الْاَصْحَاب عِنْد اللّٰه خَيرهمْ لصَاحبه وَخير الْجِيرَان عِنْد اللّٰه خَيرهمْ لجاره . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سب سے بہتر وہ ہے' جو اپنے ساتھی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پڑوسیوں میں سب سے بہتر وہ ہے' جو اپنے پڑوسی کے بارے میں زیادہ بہتر ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3882 - وَعَنْ مطرف يَعْنِيْ ابْن عبد اللّٰه قَالَ كَانَ يبلغنِيْ عَنْ اَبِيْ ذَر حَدِيْثٌ وَكنت أشتهي لقاءه فَلَقِيته فَقُلْتُ يَا اَبَا ذَر كَانَ يبلغنِيْ عَنْك حَدِيْثٌ وَكنت اشتهي لقاءك قَالَ لله اَبوك قد لقيتني فهات قلت حَدِيْثٌ بلغنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدثك قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يحب ثَلَاثَة ويبغض ثَلَاثَة قَالَ فَمَا إخالني أكذب على رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ فَمَنْ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَة الَّذِيْنَ يُحِبهُمُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رجل غزا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه صَابِرًا محتسبا فقاتل حَتّٰى قتل وَاَنْتُم تجدونه عندكُم فِيْ كتاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ تَلا اِن اللّٰه يحب الَّذِيْنَ يُقَاتلُوْنَ فِيْ سَبيله صفا كَاَنَّهُمْ بُنيان مرصوص (الصف) قلت وَمَنْ قَالَ رجل كَانَ لَهُ جَار سوء يُؤْذِيه فيصبر على أَذَاهُ حَتّٰى يَكْفِيهِ اللّٰه إِيَّاه بحياة أَوْ موت فَذكر الحَدِيْث . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَحَد إسنادي اَحْمد رجالهما مُحْتَج بهم فِيْ الصَّحِيْح وَرَوَاهُ

الْحَاكِم وَغَيْرِهٖ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھ تک ایک حدیث پہنچی تھی میری یہ خواہش تھی کہ میں ان سے ملاقات کروں میری ان سے ملاقات ہوئی' تو میں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوذر غفاری! آپ کے حوالے سے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' تو میری یہ خواہش تھی کہ میں آپ سے ملاقات کرتا تو انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ملاقات کر لی ہے' تو اب تم بتاؤ میں نے کہا: ایک حدیث مجھ تک پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بیان کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ تین لوگوں سے محبت کرتا ہے' اور تین لوگوں کو ناپسند کرتا ہے''۔

تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے بارے میں یہ گمان نہیں ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کروں گا میں نے دریافت کیا: پھر وہ تین لوگ کون ہیں؟ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: ایک وہ شخص جو صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے یہاں تک کہ قتل ہو جاتا ہے' اور تم لوگ اپنے پاس اللہ کی کتاب میں اس کے بارے میں پاتے ہو پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے' جو اس کے راستے میں یوں صف بنا کر لڑائی کرتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں''۔

میں نے دریافت کیا: اور کون شخص ہے۔ انہوں نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی برا ہو اور وہ اسے اذیت پہنچاتا ہو اور وہ اس کی اذیت پر صبر کرے یہاں تک کہ زندگی یا موت کسی بھی صورت میں اللہ تعالیٰ اس پڑوسی کے مقابلے میں اس کی کفایت کر لے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام احمد کی دو اسناد میں سے ایک کے رجال سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام حاکم اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3883 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام يوصيني بالجار حَتّٰى ظَنَنْتُ انه سيورثه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ من حَدِيْثِ عَائِشَة وَحدهَا وَابْنُ مَاجَةَ اَيْضًا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے (یعنی پڑوسی کو) وارث قرار دے دیں گے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے اسے صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

3884 - وَعَنْ رجل من الْاَنْصَار قَالَ خرجت مَعَ اَهلِيْ اُرِيد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا بِه قَائِم وَاِذَا رجل مقبل عَلَيْهِ فَظَنَنْتُ اَن لَهٗ حَاجَة فَجَلَست فَوَاللّٰهِ لقد قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جعلت أرثي لَهٗ من طول الْقيام ثُمَّ انصرف فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد قَامَ بك هٰذَا الرجل حَتّٰى جعلت أرثي لَك من طول الْقيام. قَالَ اَتَدرِي من هٰذَا قلت لَا

قَالَ جِبْرِيْل صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ يوصيني بالجار حَتّٰى ظَنَنْت اَنه سيورثه امَا اِنَّك لَو سلمت عَلَيْهِ لرد عَلَيْك السَّلَام. رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں: میں اپنی بیوی کے ساتھ روانہ ہوا' میرا ارادہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا تھا آپ ﷺ کھڑے ہوئے تھے ایک شخص آپ ﷺ کی طرف رخ کیے ہوئے تھا مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید اس شخص کو نبی اکرم ﷺ سے کوئی کام ہے' تو میں بیٹھ گیا

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے طویل قیام کی وجہ سے مجھے الجھن ہونے لگی پھر وہ شخص واپس چلا گیا' تو میں اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص نے آپ کو اتنی دیر کھڑا رکھا یہاں تک کہ طویل قیام کی وجہ سے مجھے پریشانی ہونے لگی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے اور وہ مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے وارث قرار دے دیں گے اگر تم انہیں سلام کر دیتے تو انہوں نے تمہیں سلام کا جواب بھی دے دینا تھا"۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3885 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ على نَاقَته الجدعاء فِيْ حَجَّة الْوَدَاع يَقُوْلُ اوصيكم بالجار حَتّٰى اكثر فَقُلْتُ اِنَّهٗ يورثه رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پڑوسی کے بارے میں تلقین کر رہا ہوں یہ بات آپ ﷺ نے اتنی زیادہ مرتبہ ارشاد فرمائی کہ میں نے سوچا کیا آپ اسے وارث قرار دے دیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3886 - وَعَنْ مُجَاهِد اَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذبحت لَهٗ شَاة فِيْ اَهله فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أهديتم لجارنا الْيَهُوْدِيّ أهديتم لجارنا الْيَهُوْدِيّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرِيْل يوصيني بالجار حَتّٰى ظَنَنْت اَنه سيورثه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِيَ هٰذَا الْمَتْن من طرق كَثِيْرَة وَعَن جمَاعَة من الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے ان کے گھر میں بکری ذبح کی جب وہ تشریف

ائے تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے ہمارے یہودی پڑوسی کو تحفے کے طور پر بھجوائی ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جبرائیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے وارث قرار دے دیں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ متن کئی طرق کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہے۔

3887 - وَعَنْ نَافِعِ بن الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَعَادَة الْمَرْء الْجَار الصَّالح والمركب الهنيء والمسكن الْوَاسِع . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کی خوش نصیبی میں اچھا پڑوسی عمدہ سواری اور کھلا گھر شامل ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3888 - وَعَنْ سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع من السَّعَادَة الْمَرْاَة الصَّالِحَة والمسكن الْوَاسِع وَالْجَار الصَّالح والمركب الهنيء

وَاَرْبع من الشَّقَاء الْجَار السوء وَالْمَرْاَة السوء والمركب السوء والمسكن الضّيق

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں خوش نصیبی کا حصہ ہیں نیک بیوی کھلا گھر اچھا پڑوسی اور عمدہ سواری اور چار چیزیں بدنصیبی کا حصہ ہیں برا پڑوسی بری بیوی بری سواری اور تنگ گھر''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3889 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليدفع بِالْمُسْلِمِ الصَّالح عَن مائَة اَهْل بَيت من جِيرَانه الْبَلَاء ثُمَّ قَرَاَ وَلَوْلَا دفع اللّٰه النَّاس بَعْضُهُمْ بِبَعْض لفسدت الْاَرْض (البقرة) . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ ایک نیک مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوسیوں میں سے ایک سو گھروں سے آزمائش کو دور کر دیتا ہے

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان میں سے بعض کے ذریعے بعض کو پرے نہ کرے تو زمین میں فساد ہو جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5 - التَّرْغِيْبُ فِيْ زِيَارَةِ الْاِخوانِ وَالصَّالِحِينَ وَمَا جَاءَ فِيْ اِكرامِ الزائرين

باب: بھائیوں اور نیک لوگوں کی زیارت کے بارے میں ترغیبی روایات اور مہمان کی عزت افزائی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3891 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عاد مَرِيضا اَوْ زار اَخا لَهُ فِي اللّٰه ناداه مُنَاد بِاَن طبت وطاب ممشاك وتبوات من الْجَنَّة منزلا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ كلهم من طَرِيْق اَبِيْ سِنَان عَن عُثْمَان بن اَبِيْ سَوْدَة عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے یا اللہ کی رضا کے لئے اپنے کسی بھائی کی زیارت کرتا ہے' تو ایک منادی پکار کر یہ اعلان کرتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے تمہارا چلنا پاکیزہ ہوا تم نے جنت میں ٹھکانہ تیار کر لیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے ابوسنان کے حوالے سے عثمان بن ابوسودہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3892 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد اَتَى اَخاهُ يزوره فِي اللّٰه اِلَّا ناداه ملك من السَّمَاء اَن طبت وَطَابَتْ لَك الْجَنَّة وَاِلَّا قَالَ اللّٰه فِيْ ملكوت عَرْشه عَبدِي زار فِيَّ وَعلي قراه فَلَمْ يرض لَهُ بِثَوَاب دون الْجَنَّة الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی بندہ اللہ کی رضا کے لئے اپنے (دینی) بھائی سے ملنے کے لئے جاتا ہے' تو آسمان سے ایک فرشتہ پکار کر یہ کہتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے اور جنت تمہارے لئے تیار ہوگئی البتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر یہ فرماتا ہے: میرا بندہ میری ذات کی خاطر زیارت کے لئے گیا ہے' اس کی مہمان نوازی مجھ پر لازم ہے' اور اللہ تعالیٰ جنت سے کم اور کسی ثواب پر اس کے لئے راضی نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3893 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اُخبركُم بِرِجَالكُم فِي الْجَنَّة قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِي فِي الْجَنَّة وَالصديق فِي الْجَنَّة وَالرجل يزور اَخاهُ فِيْ نَاحيَة الْمصر لَا يزوره اِلَّا للّٰه فِي الْجَنَّة الحَدِيْث . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالصَّغِير وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِيْ حق الزَّوْجَيْنِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

کیا میں تمہیں جنت میں تمہارے افراد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: نبی جنتی ہے صدیق جنتی ہے اور وہ شخص جنتی ہے جو شہر کے کسی کونے میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے جاتا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اسے ملنے جاتا ہے"......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اس سے پہلے میاں بیوی کے حق سے متعلق باب میں یہ حدیث گزر چکی ہے۔

3894 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ رزین الْعقیلی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا رزین اِن الْمُسْلِمِ اِذَا زار اَخَاهُ الْمُسْلِمِ شیعه سَبْعُوْنَ الف ملك یصلون عَلَیْهِ یَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ کَمَا وَصله فِیك فصله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابورزین! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی زیارت کے لئے جاتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے چلتے ہوئے جاتے ہیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: اے اللہ! اس نے تیری ذات کے لئے جس طرح تعلق رکھا ہے تو بھی اسے ملا کے رکھنا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3895 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَجَبت محبتی للمتحابین فِیَّ وللمتجالسین فِیَّ وللمتزاورین فِیَّ وللمتباذلین فِیَّ . رَوَاهُ مَالك بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَفِیْهِ قِصَّة اَبِیْ اِدْرِیس وَسَیَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ فِی الْحبِّ لله مَعَ حَدِیْثِ عَمْرو بن عبسة

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہوگئی ہے جو میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں میری ذات کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور میری ذات کی خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں"

یہ روایت امام مالک نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اس میں ابوادریس کا واقعہ منقول ہے جو آگے چل کر اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے سے متعلق باب میں آئے گا جو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے ہمراہ ہوگا۔

3896 - وَرُوِیَ عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة غرفا تری ظواهرها من بواطنها وبواطنها من ظواهرها أعدها الله للمتحابین فِیْهِ والمتزاورین فِیْهِ والمتباذلین فِیْهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور اس کی ذات کے لئے ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے اور اس کی ذات کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3897 - وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عبد اللّٰه يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَصْحَابِه حِيْنَ قَدِمُوْا عَلَيْهِ هَلْ تجالسون قَالُوْا لَا نَتْرُكُ ذَاكَ

قَالَ فَهَلْ تزاورون قَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰنِ اِن الرجل منا ليفقد اَخَاهُ فَيَمْشِي على رِجْلَيْهِ اِلَى آخر الْكُوْفَة حَتّٰى يلقاه . قَالَ اِنَّكُمْ لن تزالوا بِخَيْرٍ مَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ مُنْقَطِع

❀❀ عون بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا' جب وہ لوگ ان کے پاس آئے؟ کیا تم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اسے ترک نہیں کرتے ہیں انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ ایک دوسرے کی زیارت کرنے جاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اے ابوعبدالرحمن ہم میں سے کوئی ایک شخص جب اپنے کسی بھائی کو غیر موجود پاتا ہے' تو وہ پیدل چلتا ہوا کوفہ کے آخر تک جاتا ہے' اور اس سے ملتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ جب تک ایسا کرتے رہو گے مسلسل بھلائی پر گامزن رہو گے

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور یہ روایت منقطع ہے۔

3898 - وَرُوِيَ عَنْ زر بن حُبَيْش قَالَ اَتَيْنَا صَفْوَان بن عَسَّال الْمُرَادِيّ فَقَالَ أزائرين قُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من زار اَخَاهُ الْمُؤْمِن خَاضَ فِي الرَّحْمَة حَتّٰى يرجع وَمَنْ عَاد اَخَاهُ الْمُؤْمِن خَاضَ فِيْ رياض الْجَنَّة حَتّٰى يرجع . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ زر بن حبیش کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ زیارت کے لئے آئے ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے مومن بھائی کی زیارت کے لئے جاتا ہے وہ رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے جب تک واپس نہیں آتا اور جو شخص اپنے مومن بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے وہ جنت کے باغات میں رہتا ہے جب تک واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3899 - وَعَنْ جُبَيْر بن مطعم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوْا بِنَا اِلَى بني وَاقِف نزور الْبَصِير رجل كَانَ كفيف الْبَصَر . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَاد جَيِّد

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ ہمارے ساتھ بنو واقف کی طرف چلو تا کہ ہم بصیر سے مل کے آئیں''۔

راوی کہتے ہیں: وہ ایسے صاحب تھے جن کی بینائی کمزور تھی۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3900 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زر غبا تَزْدَدْ حبا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة ثُمَّ قَالَ لَا يعلم فِيْهِ حَدِيْث صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ قد رُوِيَ عَنْ جمَاعَة من الصَّحَابَة وَقد اعتنى غير وَاحِد من الْحفاظ بِجَمِيْع طرقه وَالْكَلَام عَلَيْهِ وَلَمْ اقف لَهٗ على طَرِيْق صَحِيْح كَمَا قَالَ الْبَزَّار بل لَهٗ اَسَانِيد حسان عِنْد الطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِه وَقد ذكرت كثيرا مِنْهَا فِيْ غير هٰذَا الْكتاب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''وقفے سے ملا کرو محبت میں اضافہ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اسے امام بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے پھر وہ بیان کرتے ہیں: اس بارے میں کوئی صحیح سند' میرے علم میں نہیں ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے کئی حافظانِ حدیث نے اس کے تمام طرق اکٹھے کیے ہیں اور اس پر کلام کیا ہے تاہم میں اس کے کسی مستند طرق پر واقف نہیں ہوسکا جیسا کہ امام بزار نے بھی یہ بات بیان کی ہے' البتہ امام طبرانی اور دیگر محدثین نے اس کو حسن اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے میں نے ان میں سے بہت سی روایات اس کتاب کے علاوہ کسی اور جگہ نقل کر دی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3901 - وروى ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه عَنْ عَطَاءٍ قَالَ دخلت اَنَا وَعبيد بن عُمَيْر على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَت لِعبيد بن عُمَيْر قد آن لَك اَن تزورنَا فَقَالَ اَقُوْل يَا أمه كَمَا قَالَ الْاَوَّل زر غبا تَزْدَدْ حبا
قَالَ فَقَالَت دعونَا من بَطَالَتكُمْ هَذِه
قَالَ ابْن عُمَيْر اَخْبِرِيْنَا بِاَعْجَب شَيْءٍ رَاَيْتِه من رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الْحَدِيْث فِيْ نزُول اِن فِيْ خلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض (الْبَقَرَة)

امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اور عبید بن عمیر' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے فرمایا اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تم ہم سے ملنے کے لئے آؤ؟ تو عبید بن عمیر نے عرض کی: امی جان میں یہ کہوں گا جو پہلے کسی نے کہا ہے: وقفے سے ملا کرو محبت میں اضافہ ہوتا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اپنی یہ سمجھداری ہم سے رہنے دو پھر عبید بن عمیر نے کہا: آپ ہمیں کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دیکھی ہو اور وہ سب سے زیادہ حیران کن ہو ..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جو اس آیت کے شان نزول کے بارے میں ہے: ''بیشک آسمان اور زمین کی تخلیق میں''۔

3901/1 - وَعَن ام سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ لي رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصلحي لنا الْمجْلس فَاِنَّهٗ ينزل ملك اِلَى الْاَرْض لم ينزل اِلَيْهَا قطّ - رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن التَّابِعِيّ لم يسم

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ہمارے لئے بیٹھنے کی جگہ ٹھیک کر دو' کیونکہ ابھی ایک فرشتہ زمین کی طرف نازل ہونے لگا ہے' جو پہلے کبھی اس کی طرف نازل نہیں ہوا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ اس میں تابعی کا نام بیان نہیں ہوا۔

3901/2 - وَعَن ام بجيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت كَانَ رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِينَا فِيْ بني

عَمْرو بن عَوْف فاتخذ لَهٗ سويقا فِيْ قعبة فَاِذَا جَاءَ سقيتها اِيَّاه ـ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات سوى ابْن اِسْحَاق
ام بجيد بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة وَفتح الْجِيم وَاسْمهَا حَوَّاء بنت يزِيْد الْاَنْصَارِيَّة

❀❀ سیّدہ ام بجید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں بنوعمرو بن عوف کے محلے میں تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برتن میں ستو تیار کئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کے لئے پیش کئے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے ابن اسحاق کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

سیّدہ اُمِّ بجید رضی اللہ عنہا کا نام حوا بنت یزید انصاریہ ہے۔

3902 - وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بن نشيط اَنه دخل على عبد الله بن جُزْء الزبيدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرمى اِلَيْهِ بوسادة كَانَت تَحْتَهٗ وَقَالَ من لم يكرم جليسه فَلَيْسَ من اَحْمد وَلَا من اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاة وَالسَّلَام
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ ابراہیم بن نشیط بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ان کے نیچے تکیہ رکھا جو ان کے نیچے موجود تھا پھر فرمایا: جو شخص اپنے ساتھی کی عزت افزائی نہیں کرتا اس کا نہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق ہے اور نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کوئی تعلق ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

التَّرْغِيْب فِي الضِّيَافَة واكرام الضَّيْف وتأكيد حَقه وترهيب الضَّيْف اَن يُقيم حَتّٰى يؤثم اَهْلِ الْمنزل

باب: مہمان نوازی کرنے اور مہمان کی عزت افزائی کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کے حق کی تاکید اور مہمان کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ اتنا عرصہ مقیم رہے کہ میزبان کو گناہ گار کردے

3903 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلْيُكْرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلْيصل رَحمَه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحمی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے''۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3904 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دخل عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَم اُخبر اَنَّك تقوم اللَّيْل وتصوم النَّهَار قلت بَلٰى قَالَ فَلَا تفعل قُم ونم وصم وَاَفْطر فَاِن لجسدك عَلَيْك حَقًا وَاِن لعينك عَلَيْك حَقًا وَاِن لزورك عَلَيْك حَقًا وَاِن لزوجك عَلَيْك حَقًا ـ الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم وَغَیْرِھمَا

وَقَوله وَان لزورك عَلَیْك حَقًا اَی وَان لزوارك واضیافك عَلَیْك حَقًا یُقَال للزائر زور بِفَتْح الزَّای سَوَاء فِیْهِ الْوَاحِد وَالْجمع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو اور دن کو روزہ رکھ لیتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم نفل بھی پڑھا کرو سو بھی جایا کرو نفلی روزہ رکھ بھی لیا کرو چھوڑ بھی دیا کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہارے ملاقاتی کا بھی تم پر حق ہے.... الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ "تمہارے ملاقاتی کا بھی تم پر حق ہے" اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے ملاقاتی اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے ملاقاتی کو زور یعنی زپر زبر کے ساتھ کہا جاتا ہے اس میں واحد اور جمع برابر ہوتے ہیں۔

3905 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مجهود فَارسل اِلٰی بعض نِسَائِهٖ فَقَالَت لَا وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا عِنْدِی اِلَّا مَاء ثُمَّ ارسل اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَت مثل ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ كُلهنَّ مثل ذٰلِكَ لَا وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا عِنْدِی اِلَّا مَاء فَقَالَ من یضیف هٰذَا اللَّیْلَة رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رجل من الْاَنْصَار فَقَالَ اَنا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطلق بِهٖ اِلٰی رَحْله فَقَالَ لامْرَاَته هَلْ عنْدك شَیْءٍ قَالَت لَا اِلَّا قوت صبیانی

قَالَ فعلليهم بِشَیْءٍ فَاِذَا اَرَادوا الْعشَاء فنومیهم فَاِذَا دخل ضيفنا فاطفئی السراج واریه انا نَاْكل

وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاِذَا اَهْوٰی لیَاْكُل فقومی اِلٰی السراج حَتّٰی تطفئیه

قَالَ فقعدوا وَاَكل الضَّیْف وباتا طاویین فَلَمَّا اَصبح غَدا علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قد عجب اللّٰه من صنیعكما بضیفكما

زَاد فِیْ رِوَایَةٍ فَنزلت هٰذِهِ الْاٰیَة ویؤثرُوْنَ علی انفسهم وَلَوْ كَانَ بهم خصاصة (الْحَشْر) رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِہ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں بھوکا ہوں نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج میں سے کسی کی طرف پیغام بھجوایا تو اس خاتون نے عرض کی۔ جی نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میرے ہاں صرف پانی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسری زوجہ محترمہ کی طرف پیغام بھجوایا تو انہوں نے بھی اس کی مانند جواب دیا یہاں تک کہ تمام ازواج کی طرف سے یہی جواب آیا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میرے ہاں صرف پانی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون اس شخص کو آج رات مہمان رکھے گا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے گا تو ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسا کروں گا وہ شخص اسے اپنے ساتھ

اپنی رہائش گاہ پر لے گیا اس نے اپنی بیوی سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے اس عورت نے جواب دیا: جی نہیں۔ صرف بچوں کے کھانے کے لیے ہے تو اس شخص نے کہا: بچوں کو تم کسی چیز کے ساتھ بہلا دو جب رات کے کھانے کا وقت ہوگا تو تم انہیں سلا دینا جب ہمارا مہمان آئے گا تو تم چراغ بجھا دینا اور یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب وہ کھانا شروع کرے گا تو تم اٹھ کر چراغ کے پاس جانا اور اسے بجھا دینا راوی بیان کرتے ہیں: (کھانے کے وقت وہ لوگ بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھا لیا اور وہ دونوں میاں بیوی بھوکے رہے اگلے دن وہ (انصاری شخص) صبح نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اپنے مہمان کے ساتھ جو کیا ہے اللہ تعالیٰ کو وہ چیز پسند آئی ہے

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی: ''اور وہ لوگ اپنی ذات پر ایثار کرتے ہیں خواہ انہیں خود ضرورت ہو''۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3906 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْح خویلد بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ یُؤْمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الآخر فَلْیکرم ضَیفه جائزته یَوْم وَلَیْلَة والضیافة ثَلَاثَة اَیَّام فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَة وَلَا یحل لَهٗ اَن یثوی عِنْده حَتّٰی یحرجهٗ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

قَالَ التِّرْمِذِیّ وَمعنی لَا یثوی لَا یُقیم حَتّٰی یشْتَد علی صَاحب الْمنزل والحرج الضّیق انْتهی

وَقَالَ الْخطابِیّ مَعْنَاهُ لَا یحل للضیف اَن یُقیم عِنْده بعد ثَلَاثَة اَیَّام من غیر استدعاء مِنْهُ حَتّٰی یضیق صَدره فَیبْطل اجره انْتهی

قَالَ الْحَافِظ وللعلماء فِیْ هٰذَا الحَدِیْث تَاْوِیلَانِ اَحدهمَا انه یُعْطِیه مَا یجوز بِهٖ ویکفیه فِیْ یَوْم وَلَیْلَة اِذا اجتاز بِهٖ وَثَلَاثَة اَیَّام اِذا قَصده

وَالثَّانِی یُعْطِیه مَا یَكْفِیهِ یَوْمًا وَلَیْلَة یستقبلهما بعد ضیافته

❀❀ حضرت ابو شریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے بھرپور دعوت ایک دن اور ایک رات ہوگی اور عام مہمان نوازی تین دن تک ہوگی اس کے بعد جو ہوگا وہ صدقہ شمار ہوگا تاہم مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میزبان کے ہاں اتنا عرصہ قیام کرے کہ اسے حرج میں مبتلا کردے''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں لفظ لا یثوی سے مراد یہ ہے کہ وہ قیام نہ کرے یہاں تک کہ میزبان کو مشقت کا شکار کردے اور حرج سے مراد تنگی ہے ..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

خطابی بیان کرتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تین دن کے بعد بھی میزبان کے ہاں مقیم رہے جبکہ میزبان کی طرف سے استدعا نہ ہو یہاں تک کہ میزبان کا دل تنگی کا شکار ہوجائے اور اس کا اجر ضائع ہوجائے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی

حافظ بیان کرتے ہیں: علماء نے اس حدیث کی دو تاویلیں بیان کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اسے وہ چیز دے جو اس کے لئے جائز ہو اور ایک دن اور ایک رات تک اس کے لئے کفایت کر جائے اور وہ آگے گزر جائے اور تین دن کے لئے اس وقت ہو جب مہمان نے اس کے ہاں آنے کا قصد کیا ہو

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ وہ ایک دن اور ایک رات کے لئے اس کی کفایت کرنے والی چیز اسے دیدے اور پھر اس کی ضیافت کے بعد اگلے دو دن اس کے ساتھ رہے۔

3907 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ للضيف على من نزل بِهِ من الْحق ثَلَاث فَمَا زَاد فَهُوَ صَدَقَة وَعَلَى الضَّيْف أَن يرتحل لَا يؤثم أَهْلِ الْمنزل

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات سوى لَيْث بن اَبِیْ سليم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مہمان جس شخص کے ہاں آ کے ٹھہرتا ہے اس کا حق ہے کہ وہ تین دن (مہمان کی عزت افزائی کرے) اس سے زیادہ جو ہوگا وہ صدقہ ہوگا اور مہمان کو بھی چاہیے کہ وہ روانہ ہو جائے اور میزبان کو گناہ کا شکار نہ کرے''

یہ روایت امام احمد امام ابویعلی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ لیث بن ابوسلیم کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3908 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيّمَا ضيف نزل بِقوم فَاَصْبح الضَّيْف محروما فَلَهُ اَن يَاْخُذ بِقدر قراه وَلَا حرج عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مہمان کسی قوم کے ہاں ٹھہرتا ہے اور مہمان ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ محروم رہا ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی مہمان نوازی کے حساب سے کچھ وصول کر لے اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3909 - وَعَنْ اَبِیْ كَرِيمَة وَهُوَ الْمِقْدَام بن معديكرب الْكِنْدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَة الضَّيْف حق على كل مُسْلِم فَمَنْ اصبح بفنائه فَهُوَ عَلَيْهِ دين اِنْ شَاءَ قضى وَاِنْ شَاءَ ترك .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوکریمہ رضی اللہ عنہ یہ حضرت مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ عنہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مہمان کی رات ہر مسلمان پر لازم ہے جو مہمان صبح کے وقت اس کے صحن میں اترے تو وہ اس کے ذمے قرض کی طرح ہوگا اگر وہ اسے چاہے تو آزاد کر دے اگر وہ چاہے تو اسے ترک کر دے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3910 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيمَا رجل أضَاف قوما فَأصبح الضَّيف محروما فَإِن نَصره حق على كل مُسلِم حَتَّى يَأخُذ بقرى ليلته من زرعه وَمَاله

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الإِسْنَاد

❀❀ ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرے اور مہمان محروم ہونے کے عالم میں صبح کرے تو اگر وہ اس کی مدد کرتا ہے تو ہر مسلمان پر یہ لازم ہوگا کہ وہ میزبان کے کھیت اور مال میں سے اس رات کی مہمان نوازی کے حوالے سے کوئی چیز وصول کرلے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3911 - وَعَن التلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم يَقُولُ الضِّيَافَة ثَلَاثَة أَيَّام حق لَازم فَمَا كَانَ بَعدَ ذٰلِكَ فصدقة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِإِسْنَاد فِيهِ نظر

❀❀ حضرت تلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین دن کی مہمان نوازی لازمی حق ہے' جو اس کے بعد ہو گا وہ صدقہ شمار ہو گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔

3912 - وَعَن أَبِي سَعِيد الْخُدرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَليكرم ضَيفه قَالَهَا ثَلَاثًا

قَالَ رجل وَمَا كَرَامَة الضَّيف يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ثَلَاثَة أَيَّام فَمَا زَاد بَعدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَة

رَوَاهُ أَحْمد مطولا مُختَصرًا بِأَسَانِيد أَحدهَا صَحِيح وَالْبَزَّار وَأَبُو يعلى

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! مہمان کی عزت افزائی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین دن (تک کی مہمان نوازی) اس کے بعد جو زائد ہو گا وہ صدقہ شمار ہو گا۔

یہ روایت امام احمد نے مطول اور مختصر دونوں طرح سے نقل کی ہے جن میں سے ایک سند صحیح ہے' اسے امام بزار اور امام ابو یعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے۔

3913 - وَعَن عَبدِ اللّٰهِ يَعنِي ابْن مَسعُود رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَة ثَلَاثَة أَيَّام فَمَا زَاد فَهُوَ صَدَقَة وكل مَعرُوف صَدَقَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مہمان نوازی تین دن تک ہو گی جو اس سے زیادہ ہو گی وہ صدقہ شمار ہو گی اور ہر نیکی صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3914 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَی الزَّکَاةَ وَصَامَ رَمَضَان وقری الضَّیْف دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز ادا کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے رمضان کے روزے رکھتا ہے اور مہمان نوازی کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3915 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِکَة تصلی علی اَحَدُکُمْ مَا دَامَت مائدته مَوْضُوعَة رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتے اس شخص کے لئے مسلسل دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا دسترخوان بچھا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3916 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخَیْر اَسْرع اِلَی الْبَیْت الَّذِیْ یُؤْکَل فِیْهِ من الشَّفْرَة اِلَی سَنَام الْبَعِیر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا من حَدِیْثِ انس وَغَیْرِه

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم بَاب فِیْ اِطْعَام الطَّعَام وَفِیْه غیر مَا حَدِیْثٍ یَلِیق بِهٰذَا الْبَاب لم نعد مِنْهَا شَیْئًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس گھر میں کھانا کھایا جاتا ہے (یعنی جس میں مہمان کو کھانا کھلایا جاتا ہے) بھلائی اس گھر کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے جاتی ہے جتنی تیزی سے چھری اونٹ کی کوہان میں اترتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اسے امام ابن ابودنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: کھانا کھلانے سے متعلق باب میں روایت گزر چکی ہے وہاں اور بھی روایات گزری ہیں جو اس باب کے لئے مناسب ہیں لیکن ہم نے کسی روایت کو دہرایا نہیں ہے۔

3917 - وَعَنْ شهَاب بن عباد اَنَّه سمع بعض وَفد عبد الْقَیْس وهم یَقُوْلُوْنَ قدمنَا علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ فَرَحهمْ فَلَمَّا انتهینا اِلَی الْقَوْم اوسعوا لنا فَقَعَدْنَا فَرَحَّبَ بِنَا النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ودعا لنا ثُمَّ نظر اِلَیْنَا فَقَالَ من سیدکم وزعیمکم فاشرنا جَمِیْعًا اِلَی الْمُنْذر بن عَائِذ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهٰذَا الْاَشَج فَکَانَ اَوَّل یَوْم وضع عَلَیْهِ الاِسْم لضربة کَانَت بِوَجْهِهِ بحافر حمَار

قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فتخلف بعد الْقَوْم فعقل رواحلهم وَضم مَتَاعهم ثُمَّ أخرج عيبته فَأَلقى عَنهُ ثِيَاب السّفر وَلبس من صَالح ثِيَابه ثُمَّ أقبل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد بسط النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجله واتكأ فَلَمَّا دنا مِنْهُ الْأَشَج أوسع الْقَوْم لَهُ وَقَالُوْا هَهُنَا يَا أَشج فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واستوى قَاعِدا وَقبض رجله هَهُنَا يَا أَشج فَقعدَ عَن يَمِين رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ بِهِ والطفه وَسَأَلَهُ عَن بِلَادهمْ وسمى لَهُمْ قَرْيَة قَرْيَة الصَّفَا والمشقر وَغَيْر ذٰلِكَ من قرى هجر فَقَالَ بِأَبِيْ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لأَنْت أَعْلَمُ بأسماء قرانا منا فَقَالَ إِنِّيْ وطئت بِلَادكُمْ وفسح لي فِيهَا

قَالَ ثُمَّ أقبل على الْأَنْصَار فَقَالَ يَا معشر الْأَنْصَار أكْرمُوا إِخْوَانكُمْ فَإِنَّهُم أشباهكم فِي الْإِسْلَام أشبه شَيْءٍ بكم أشعارا وأبشارا

أَسْلمُوا طائعين غير مكرهين وَلَا موتورين إِذْ أَبى قوم أَن يسلمُوا حَتّٰى قتلوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبحُوا قَالَ كَيفَ رَأَيْتُمْ كَرَامَة إِخْوَانكُمْ لكم وضيافتهم إيَّاكُم

قَالُوْا خير إِخْوَان ألانوا فرشنا وأطابوا مطعمنا وباتوا وَأَصْبحُوا يعلمونا كتاب رَبنَا تبَارك وَتَعَالَى وَسنة نَبينَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأعْجب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرح

وَهٰذَا الحَدِيْث بِطُوْلِهِ رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

العيبة بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَسُكُوْن الْيَاء المثناة تَحت بعدهَا بَاء مُوَحدَة هِيَ مَا يَجْعَل الْمُسَافِر فِيْهِ الثِّيَاب.

❀❀ شہاب بن عباد بیان کرتے ہیں: انہوں نے عبدالقیس قبیلے کے وفد میں شامل ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ لوگ بہت خوش ہوئے جب ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے تو ان لوگوں نے ہمارے لئے گنجائش پیدا کی ہم بیٹھ گئے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خوش آمدید کہا آپ ﷺ نے ہمارے لئے دعا کی پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا: تمہارا سردار اور تمہارا قائد کون ہے' تو ہم سب نے منذر بن عائذ کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ زخم والا شخص؟ تو پہلے دن ان کا یہ نام رکھا گیا جو اس ضرب کی وجہ سے تھا جو ایک گدھے کے پاؤں مارنے کی وجہ سے ان کے چہرے میں لگی تھی ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ یارسول اللہ! وہ حاضرین سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی سواری بندھوائی۔ سامان رکھوایا تھا پھر اپنا لباس نکال کر سفر کے کپڑے اتار کر عمدہ لباس پہنا تھا' اور پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاؤں پھیلائے ہوئے تھے اور ٹیک لگائی ہوئی تھی' جب اشج قریب آئے تو لوگوں نے ان کے لئے گنجائش پیدا کی لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اشج ہیں نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ ﷺ نے اپنا پاؤں سمیٹ لیا اور فرمایا: اے اشج! اس طرف بیٹھو وہ نبی اکرم ﷺ کے دائیں طرف بیٹھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان پر مہربانی کی اور ان کے علاقے کے بارے میں ان سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کے سامنے ایک ایک بستی کا الگ سے نام لیا صفا کا مشقر کا اور ہجر کی دوسری بستیوں کا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ہماری بستیوں کے ناموں کے بارے میں ہم سے زیادہ جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے

علاقوں کا سفر کیا ہے اور اچھی طرح کیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ انصار کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کے گروہ تم لوگ اپنے بھائیوں کی عزت افزائی کرو کیونکہ اسلام کے حوالے سے یہ تمہارے ساتھ اسی طرح مشابہت رکھتے ہیں جس طرح کوئی بھی چیز تمہارے ساتھ مشابہت رکھ سکتی ہے علامت کے اعتبار سے اور خوشخبری کرنے کے حوالے سے بھی یہ لوگ اسلام قبول کر کے اپنی رضامندی کے ساتھ آئے ہیں زبردستی کے ساتھ نہیں آئے ہیں جب لوگوں نے انکار کر دیا تھا کہ اسلام قبول کریں یہاں تک کہ انہوں نے لڑائی کی اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم نے اپنے بھائیوں کی طرف سے کیسا طرز سلوک پایا اور انہوں نے تمہاری کیسی مہمان نوازی کی؟ تو ان لوگوں نے بتایا: یہ بہترین بھائی ہیں انہوں نے بچھونے نرم کر دیے اور عمدہ کھانے کھلائے رات بسر کی اور صبح انہوں نے ہمارے پروردگار کی کتاب اور ہمارے نبی کی سنت کی تعلیم بھی دی تو نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند آئی اور آپ ﷺ اس سے خوش ہوئے''

یہ حدیث طویل روایت ہے جسے امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ العیبہ اس سے مراد وہ چیز ہے جس میں مسافر شخص اپنے کپڑے رکھتا ہے۔

3918 - وَعَنْ حميد الطَّوِيل عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دخل عَلَيْهِ قوم يعودونه فِي مرض لَهُ فَقَالَ يَا جَارِيَة هلمي لِأَصْحَابنَا وَلَو كسرا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَكَارِمِ الْأَخْلَاق من أَعمال الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حمید طویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان کی بیماری کے دوران کچھ لوگ ان کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: اے لڑکی! ہمارے ساتھیوں کے لئے کوئی چیز پیش کرو خواہ روٹی کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اچھے اخلاق جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3919 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خير فِيمَن لَا يضيف رَوَاهُ أَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيح خلا ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص میں بھلائی نہیں ہے جو مہمان نوازی نہیں کرتا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف ابن لہیعہ کا معاملہ مختلف ہے۔

التَّرْهِيب أَن يحقر الْمَرْء مَا قدم إِلَيْهِ أَو يحتقر مَا عِنْده أَن يقدمهُ للضيف

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی اس چیز کو حقیر سمجھے جو دوسرے نے اس کے سامنے پیش کی ہو یا آدمی اپنے پاس موجود کسی چیز کو مہمان کے سامنے پیش کرنے کے حوالے سے حقیر سمجھے

3920 - عَن عبد اللّٰه بن عُمَيْرَة قَالَ دخل على جَابر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نفر من أَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقدم اِلَيْهِمْ خبزًا وَّخلا فَقَالَ كلوا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نعْمَ الادام الْخلّ

اِنَّهُ هَلَاك بِالرجلِ اَن يدْخل اِلَيْهِ النَّفر من اِخوانه فيحتقر مَا فِيْ بَيته اَن يقدمهُ اِلَيْهِم وهلاك بالقوم اَن يحتقروا مَا قدم اِلَيْهِم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى اِلَّا انه قَالَ وَكفى بِالْمَرْءِ شرا اَن يحتقر مَا قرب اِلَيْهِ وَبَعض اسانيدهم حسن وَنعم الادام الْخلّ

فِي الصَّحِيْح وَلَعَلَّ قَوْلِهِ اِنَّهُ هَلَاك بِالرجلِ اِلٰى آخِره من كَلَام جَابر مدرج غير مَرْفُوْع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ عبداللہ بن عمیرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے انہوں نے ان کے سامنے روٹی اور سرکہ رکھا اور فرمایا: تم لوگ کھاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "سرکہ بہترین سالن ہے" اور آدمی کی ہلاکت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کے کچھ بھائی اس کے ہاں آئیں تو گھر میں جو کچھ موجود ہو وہ اسے اپنے بھائیوں کے سامنے پیش کرنے کو حقیر سمجھے اور لوگوں کی ہلاکت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ان کے سامنے جو چیز پیش کی گئی ہو وہ اسے حقیر سمجھیں"۔

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام ابو یعلی نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"آدمی کے برے ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اس چیز کو حقیر سمجھے جو اس کے سامنے پیش کی گئی ہو"۔

اس کی اسانید میں سے بعض حسن ہیں جبکہ روایت کے یہ الفاظ کہ "سرکہ بہترین سالن ہے"۔ یہ صحیح میں بھی منقول ہے شاید روایت کے یہ الفاظ آدمی کی ہلاکت میں یہ بات بھی شامل ہے' اس کے بعد سے لے کے آخر تک کا کلام حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا کلام ہو جو مدرج ہو مرفوع نہ ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

8 - التَّرْغِيْب فِي الزَّرْع وغرس الْاَشْجَار المثمرة

باب: کھیتی باڑی کرنے اور پھل دار درخت لگانے کے بارے میں ترغیبی روایات

3821 - عَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يغْرس غرسا اِلَّا كَانَ مَا اُكل مِنْهُ لَهٗ صَدَقَة وَمَا سرق مِنْهُ لَهٗ صَدَقَة وَلَا يرزؤه اَحَد اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَة اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے' تو اس میں سے جو چیز بھی کھاتی ہے وہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوگا اس میں سے جو چیز چوری ہو جاتی ہے وہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوگا اور جو شخص اس میں سے کچھ بھی حاصل کرتا ہے' تو یہ چیز قیامت تک اس کے لئے صدقہ شمار ہوگی"۔

3822 - وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يغْرس الْمُسْلِم غرسا فيأكل مِنْهُ اِنْسَان وَلَا دَابَّة وَلَا طير اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَة اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس میں سے جو بھی انسان یا جانور یا پرندہ کھاتا ہے تو قیامت تک وہ چیز اس کے لئے صدقہ شمار ہوگی"۔

3923 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ لَا يغْرس مُسلم غرسا وَلَا يزرع زرعا فيأكل مِنْهُ إِنْسَان وَلَا دَابَّة وَلَا شَيْء إِلَّا كَانَت لَهُ صَدَقَة . رَوَاهُ مُسلم

يرزؤه بِسُكُون الرَّاء وَفتح الزَّاي بعدهمَا همزَة مَعْنَاهُ يُصِيب مِنْهُ وينقصه

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جو بھی مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کوئی کھیت لگاتا ہے تو اس میں سے جو بھی انسان یا جانور یا جو بھی چیز کچھ کھا لیتے ہیں تو یہ چیز اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوگی"۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے

لفظ یرزؤہ اس میں رساکن ہے زپر زبر ہے اس کے بعد ء ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں سے حاصل کرے یا اس میں کمی کرے۔

3924 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسلم يغْرس غرسا اَوْ يزرع زرعا فيأكل مِنْهُ طير اَوْ إِنْسَان إِلَّا كَانَ لَهُ بِه صَدَقَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کھیت لگاتا ہے تو اس میں سے کوئی بھی پرندہ یا انسان کچھ کھاتا ہے تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ شمار ہوگی"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3925 - وَعَن معَاذ بن أنس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بنى بنيانا فِي غير ظلم وَلَا اعتداء اَوْ غرس غرسا فِي غير ظلم وَلَا اعتداء كَانَ لَهُ اجر جَارِيا مَا انْتفع بِهِ من خلق الرَّحْمٰن تبَارك وَتَعَالَى . رَوَاهُ أَحْمد من طَرِيق زبان

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کسی ظلم کے بغیر اور زیادتی کے بغیر کوئی عمارت بناتا ہے یا کسی ظلم اور زیادتی کے بغیر کوئی پودا لگاتا ہے تو اس کو ایسا اجر ملے گا جو اس وقت تک جاری رہے گا جب تک رحمان کی مخلوق اس سے نفع حاصل کرتی رہے گی"۔

یہ روایت امام احمد نے زبان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3926 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يغْرس مُسلم غرسا وَلَا يزرع زرعا فيأكل مِنْهُ إِنْسَان وَلَا طَائِر وَلَا شَيْء إِلَّا كَانَ لَهُ اجر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِإِسْنَاد حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کوئی کھیت لگاتا ہے تو اس میں سے جو بھی انسان یا پرندہ یا جو بھی چیز اس میں سے کچھ کھاتے

ہیں' تو اس شخص کو اس کا اجر ملے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3827 - وَعَنْ خلاد بن السَّائِب عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من زرع زرعا فاكل مِنْهُ الطير اَوْ الْعَافِيَة كَانَ لَهُ صَدَقَة . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاسْنَاد اَحْمد حسن

❀❀ حضرت خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کھیت لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی پرندہ یا جاندار چیز کچھ کھا لیتی ہے تو یہ اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوگا"۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔امام احمد کی سند حسن ہے۔

3828 - وَعَن رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ باذني هَاتين من نصب شَجَرَة فَصَبر على حفظهَا وَالْقِيَام عَلَيْهَا حَتّٰى تثمر كَانَ لَهُ فِيْ كل شَيْءٍ يصاب من ثَمَرهَا صَدَقَة عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْه قِصَّة وَاسْنَاده لَا بَاْس بِهِ

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ان دونوں کانوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص کوئی درخت لگاتا ہے' اور اس کی دیکھ بھال کرتا ہے یہاں تک کہ وہ درخت پھل دار ہو جاتا ہے' تو اس کے پھل میں سے جو بھی چیز لی جائے گی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ چیز صدقہ شمار ہوگی"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس میں ایک واقعہ منقول ہے' اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3829 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا مر بِهِ وَهُوَ يغْرس غرسا بِدِمَشْق فَقَالَ لَهُ أتفعل هٰذَا وَاَنْت صَاحب رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تعجل عَليّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من غرس غرسا لم يَاْكُل مِنْهُ آدَمِيّ وَلَا خلق من خلق اللّٰه اِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَة . رَوَاهُ اَحْمد وَاسْنَاده حسن بِمَا تقدم

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ایک شخص ان کے پاس سے گزرا وہ اس وقت دمشق میں پودا لگا رہے تھے اس شخص نے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہو کر یہ کام کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میرے بارے میں جلدی نہ کرو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص کوئی پودا لگاتا ہے' تو اس میں سے جو بھی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے جو بھی چیز اس کو کھاتی ہے' تو یہ چیز اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوگی"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔اور اس کی سند حسن ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

3830 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ مَا من رجل يغْرس غرسا اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ من الْاَجر قدر مَا يخرج من ذٰلِكَ الْغَرْس

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا عبد اللّٰه بن عبد الْعَزِيز اللَّيْثِيّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص کوئی پودا لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اتنا ہی اجر نوٹ کر لیتا ہے جتنا اس پودے میں سے (اناج) نکلے گا''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے صرف عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3931 - وَتقدم فِي كتاب الْعلم وَغَيره حَدِيث انس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع يجْرِي للْعَبد اجرهن وَهُوَ فِي قَبره وَهُوَ بعد مَوته من علم علما اَوْ كرى نَهرا اَوْ حفر بِئْرا اَوْ غرس نخلا اَوْ بنى مَسْجِدا اَوْ ورث مُصحفا اَوْ ترك ولدا يسْتَغْفر لَهُ بعد مَوته . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ نُعَيْم وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ اس سے پہلے کتاب العلم میں اور دیگر ابواب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''سات کام ایسے ہیں جن کا اجر بندے کے لئے جاری رہتا ہے جبکہ بندہ قبر میں ہوتا ہے' اور یہ اجر اس کے مرنے کے بعد بھی ملتا ہے' جس شخص نے کسی علم کی تعلیم دی ہو یا نہر جاری کی ہو یا کنواں کھدوایا ہو یا درخت لگایا ہو یا مسجد بنائی ہو یا قرآن مجید وارثت میں منتقل کیا ہو یا ایسی اولاد چھوڑی ہو جو مرنے کے بعد بھی اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہو''۔
یہ روایت امام بزار امام ابونعیم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3932 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بني عَمْرو بن عَوْف يَوْم الْاَرْبَعَاء فَذكر الحَدِيْث اِلَى اَن قَالَ يَا معشر الْاَنْصَار قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ كُنْتُمْ فِي الْجَاهِلِيَّة اِذْ لَا تَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تحملون الْكل وتفعلون فِي اَمْوَالكُم الْمَعْرُوف وتفعلون اِلَى ابْن السَّبِيل حَتّٰى اِذا من اللّٰه عَلَيْكُم بِالْاِسْلَامِ وبنبيه اِذا اَنْتُم تحصنون اَمْوَالكُم فِيمَا يَاْكُل ابْن آدم اَجر وَفِيمَا يَاْكُل السَّبع وَالطير اَجر قَالَ فَرجع الْقَوْم فَمَا مِنْهُم اَحَد اِلَّا هدم من حديقته ثَلَاثِينَ بَابا . رَوَاهُ الْحَاكِم
وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد قَالَ وَفِيْهِ النَّهْي الْوَاضِح عَن تحصين الْحِيطَان والنخيل وَالْكَرم وَغَيرهَا من الْمُحْتَاجين والجائعين اَن يَاْكُلُوْا مِنْهَا شَيْئا انْتهى

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بنو عمرو بن عوف کے محلے میں بدھ کے دن تشریف لایا کرتے تھے اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کے گروہ! انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم حاضر ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں جب تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے تھے تو تم لوگوں کا بوجھ اٹھایا کرتے تھے اور اپنے اموال میں نیکیاں کیا کرتے تھے اور مسافر کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اپنے نبی کے ذریعے تم پر احسان کیا تو اب تم اپنے اموال کو محفوظ کر لیتے ہو انسان جو چیز کھاتا ہے' اس کا اجر ملتا ہے درندے اور پرندے جو چیز کھاتے ہیں اس چیز کا اجر ملتا ہے راوی کہتے ہیں' تو لوگوں نے پہلے والا طرز عمل دوبارہ شروع کر دیا ان میں سے ہر ایک نے اپنے باغ کے دروازے گرا دیے یہاں تک کہ انہوں نے تیس دروازے گرائے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے وہ فرماتے ہیں اس میں اس بات کی واضح ممانعت موجود ہے کہ باغات اور کھجوروں کے باغات اور دیگر پھلوں وغیرہ کے باغات کے گرد دیوار بنانا ممنوع ہے' جوان لوگوں کے لئے ہو جو محتاج اور بھوکے ہوتے ہیں تا کہ وہ اس میں سے کچھ کھا نہ سکیں ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

اَلتَّرْهِيب من الْبُخْل وَالشح وَالتَّرْغِيب فِي الْجُود والسخاء

باب: بخل اور کنجوسی کے بارے میں ترہیبی روایات اور جود وسخا کے بارے میں ترغیبی روایات

3933 - عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اعوذ بك من الْبُخْل والكسل وأرذل الْعُمر وَعَذَاب الْقَبْر وفتنة الْمحيا وَالْمَمَات . رَوَاهُ مُسلم وَغَيره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کنجوسی سے کسل مندی سے زیادہ طویل عمر ہو جانے سے قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3934 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقوا الظُّلم فَإِن الظُّلم ظلمات يَوْم الْقِيَامَة وَاتَّقوا الشُّح فَإِن الشُّح اَهْلك من كَانَ قبلكُمْ حملهمْ على اَن سفكوا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمهمْ . رَوَاهُ مُسلم

الشُّح مثلث الشين هُوَ الْبُخْل والحرص وَقيل الشُّح الْحِرْص على مَا لَيْسَ عنْدك وَالْبخل بِمَا عنْدك

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور تم بخل سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا اس نے ان لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور حرام چیزوں کو حلال کر لیں''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ''الشح'' اس سے مراد بخل اور حرص ہے ایک قول کے مطابق شح سے مراد اس چیز کی حرص ہے' جو آپ کے پاس نہ ہو اور بخل اس چیز کے بارے میں ہوتا ہے' جو آپ کے پاس ہو۔

3935 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالْفُحْش والتفحش فَإِن الله لَا يحب الْفَاحِش الْمُتَفَحِّش وَاِيَّاكُمْ وَالظُّلم فَإِنَّهُ هُوَ الظُّلُمَات يَوْم الْقِيَامَة وَاِيَّاكُمْ وَالشُّح فَإِنَّهُ دَعَا من كَانَ قبلكُمْ فسفكوا دِمَاءَ هُمْ ودعا من كَانَ قبلكُمْ فقطعُوا أرحامهم ودعا من كَانَ قبلكُمْ فاستحلوا حرماتهم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فحش اور فحش کلامی سے بچ کے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فحاشی کرنے والے اور فحش کلامی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور ظلم سے بچ

کے رہو کیونکہ وہ قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور حرص سے بچ کے رہو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ قطع رحمی کریں اور اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ایک دوسرے کی حرمتوں کو پامال کریں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3936 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خطبنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِيَّاكُمْ وَالظُّلم فَإِن الظُّلم ظلمات يَوْم الْقِيَامَة وَإِيَّاكُمْ وَالْفُحْش والتفحش وَإِيَّاكُمْ وَالشح فَإِنَّمَا هلك من كَانَ قبلكُمْ بالشح أمرهم بالقطيعة فَقطعُوا وَأمرهمْ بالبخل فبخلوا وَأمرهمْ بِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا فَقَامَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَي الْإِسْلَام أفضل قَالَ أَن يسلم الْمُسلمُونَ من لسَانك وَيدك

فَقَالَ ذَلِكَ الرجل أَوْ غَيره يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَي الْهِجْرَة أفضل قَالَ أَن تهجر مَا كره رَبك وَالْهِجْرَة هجرتان هِجْرَة الْحَاضِر وهجرة البادي

فهجرة البادي أَن يُجيب إِذا دعِي ويطيع إِذا أَمر وهجرة الْحَاضِر أعظمها بلية وأفضلها أجرا

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد مُخْتَصرا وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرط مُسلم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور تم فحش کلامی اور فحاشی سے بچو اور تم بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بخل کے ذریعے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے اس نے انہیں قطع رحمی کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی اس نے انہیں بخل کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا اس نے انہیں گناہ کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے گناہ کیے ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلام کی کون سی چیز اچھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ دوسرے مسلمان تمہاری زبان اور تمہارے ہاتھ سے سلامت رہیں اس شخص نے یا کسی اور صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس چیز سے لاتعلق ہو جاؤ جو تمہارے پروردگار کو ناپسند ہو ہجرت دو قسم کی ہوتی ہے شہری کی ہجرت اور دیہاتی کی ہجرت دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب اسے بلایا جائے تو وہ آ جائے اور جب حکم دیا جائے تو اس کی اطاعت کرے لیکن شہری کی ہجرت زیادہ بڑی آزمائش ہوتی ہے اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3937 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرّ مَا فِي الرجل شح هَالع وَجبن خَالع . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

قَوْله شح هَالع أَي محزن والهلع أَشد الْفَزع

وَقَوله جبن خَالع هُوَ شدَّة الْخَوْف وَعدم الْإِقْدَام وَمَعْنَاهُ أَنه يخلع قلبه من شدَّة تمكنه مِنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی میں سب سے بری چیز وہ حرص ہے' جو غمگین کردے اور وہ بزدلی ہے' جو (دل کو) خالی کردے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے

متن کے یہ الفاظ شح ھَالِع اس سے مراد غمگین کرنے والا ہے لفظ ہلع کا مطلب شدید گھبراہٹ ہے' اور متن کے الفاظ جبن خالع اس سے مراد شدید خوف ہے کہ جب آدمی آگے نہ بڑھ سکے اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کا دل اتنا خوف زدہ ہو کہ اسے ہلنے نہ دے۔

3938 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یجْتَمع غُبَار فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه ودخان جَهَنَّم فِیْ جَوف عبد اَبَدًا وَّلَا یجْتَمع شح وایمان فِیْ قلب عبد اَبَدًا

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ أطول مِنْهُ بِاِسْنَادٍ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّتقدم فِی الْجِهَاد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی کسی بندے کے پیٹ میں اکٹھے نہیں ہوں گے اور حرص اور ایمان کسی بندے کے دل میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ انہوں نے اسے زیادہ طویل روایت کے طور پر امام مسلم کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جو اس سے پہلے جہاد سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3939 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا محق الْاِسْلَام محق الشُّح شَیْءٌ . رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اسلام کو کوئی چیز اس طرح نہیں مٹاتی جس طرح بخل مٹاتا ہے۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3940 - وَرُوِیَ عَنْ نَافِع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع ابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رجلا یَقُوْلُ الشحیح أغدر من الظَّالِم فَقَالَ ابْن عمر كذبت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الشحیح لَا یدْخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

نافع کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حرص کرنے والا شخص ظلم کرنے والے سے بھی زیادہ عہد شکن ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حرص کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3941 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ بكر الصديق رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدخل الْجَنَّة خب وَلَا منان وَلَا بخيل . رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

الخب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وتكسر هُوَ الخداع الْخَبيث

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دھوکہ دینے والا احسان جتانے والا اور کنجوسی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے

لفظ الخب میں خ پر زبر ہے اس پر زیر بھی پڑھی گئی ہے اس سے مراد برا دھوکہ ہے۔

3942 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خلق الله جنَّة عدن بِيَدِهِ ودلى فِيهَا ثمارها وشق فِيهَا أنهارها ثمَّ نظر إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا تكلمي فَقَالَت قد أَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ لَا يجاورني فِيك بخيل . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر والأوسط بِإِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد وَرَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا فِىْ صفة الْجنَّة من حَدِيْث انس بن مَالك وَيَاْتِى اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے ذریعے جنت عدن کو پیدا کیا اور اس میں پھل لگائے اور اس میں نہریں جاری کیں پھر اس نے اس جنت کی طرف دیکھا اور اسے فرمایا تم کلام کرو تو اس جنت نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے تو پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تمہارے اندر کوئی بخیل آ کے نہیں رہے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں دو اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے اسے ابن ابودنیا نے صفت جنت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جو اگر اللہ نے چاہا تو آگے چل کر آئے گی۔

3943 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث مهلكات وَثَلَاث منجيات وَثَلَاث كَفَّارَات وَثَلَاث دَرَجَات فَأَما المهلكات فشح مُطَاع وَهوى مُتبع وَاِعْجَاب الْمَرْء بِنَفْسِهِ الحَدِيْث .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَتقدم فِىْ بَاب انْتِظَار الصَّلَاة حَدِيْث انس بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ہلاکت کا شکار کرنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں تین چیزیں کفارہ بننے والی ہیں اور تین چیزیں درجات (میں اضافے کا باعث) ہیں جہاں تک ہلاک کرنے والے چیزوں کا تعلق ہے' تو ایسی حرص جس کی پیروی کی جائے ایسی نفسانی خواہش جس کے پیچھے چل جائے اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا''۔ .. الحدیث

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس سے پہلے نماز کے انتظار سے کے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے جو اس کی مانند ہے۔

3944 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰه وَثَلَاثَةٌ يبغضهم الله . فَذكر الْحَدِيْثِ اِلَى اَن قَالَ وَيبغض الشَّيْخ الزَّانِیْ والبخيل والمتكبر

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَهُوَ بِتَمَامِهِ فِیْ صَدَقَةِ السِّرّ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے''۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی بخیل اور متکبر شخص کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ یہ روایت پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3945 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خصلتان لَا يَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِن الْبُخل وَسُوء الْخلق

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَغَيْرِه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ صَدَقَة بن مُوسَى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو خصلتیں کسی مومن میں اکٹھی نہیں ہو سکتی ہیں' بخل اور برے اخلاق''۔

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کو صرف صدقہ بن موسیٰ سے منقول روایت کے طور پر ہی جانتے ہیں۔

3946 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السخی قريب من الله قريب من الْجنَّة قريب مِنَ النَّاس بعيد مِنَ النَّار والبخيل بعيد من الله بعيد من الْجنَّة بعيد مِنَ النَّاس قريب مِنَ النَّار ولجاهل سخی اَحَبُّ اِلَى الله من عَابِد بخيل

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من حَدِيْثِ سعيد بن مُحَمَّد الْوراق عَن يحيى بن سعيد عَن الْاَعْرَج عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ اِنَّمَا يرْوى عَن يحيى بن سعيد عَن عَائِشَة مُرْسلا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سخی شخص اللہ تعالیٰ کے بھی قریب ہوتا ہے' اور جنت کے بھی قریب ہوتا ہے' اور لوگوں کے بھی قریب ہوتا ہے' اور جہنم سے دور ہوتا ہے جبکہ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے جنت سے دور ہوتا ہے لوگوں سے دور ہوتا ہے' اور جہنم کے قریب ہوتا ہے' اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کنجوس عابد سے زیادہ پسندیدہ ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے سعید بن محمد وراق کی یحییٰ بن سعید کے حوالے سے اعرج سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے جنہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت یحییٰ بن سعید کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

3947 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اِن کل جواد فِی الْجَنَّة حتم علی اللّٰہ وَاَنَا بِهٖ کَفِیل

اَلا وَاِن کل بخیل فِی النَّار حتم علی اللّٰہ وَاَنَا بِهٖ کَفِیل

قَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من الْجواد وَمَنِ الْبَخِيل قَالَ الْجواد من جاد بِحُقُوق اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ فِی مَاله والبخیل من منع حُقُوق اللّٰہ وبخل علی ربه وَلَيْسَ الْجواد من اَخذ حَرَامًا وَّاَنفق اِسرافا ۔ رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیُّ وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار ہر سخی شخص جنت میں جائے گا یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اور میں اس کا کفیل ہوں اور خبردار ہر کنجوس شخص جہنم میں جائے گا یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اور میں اس کا کفیل ہوں لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! سخی کون ہے' اور بخیل کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سخی وہ ہے' جو اپنے مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حقوق پورے کرتا ہو اور بخیل وہ ہے' جو اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہ کرتا ہو وہ اپنے پروردگار کے مقابلے میں بخل کا اظہار کرے وہ شخص سخی نہیں ہے' جو حرام طور پر مال کو حاصل کرے اور اسراف کے طور پر اسے خرچ کرے''

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔ اور یہ روایت غریب ہے۔

3948 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ لم يُضعفهُ اَبُوْ دَاوُد وَرُوَاتهمَا ثِقَات سوی بشر بن رَافع وَقد وثق

قَوْله غر کریم اَی لَيْسَ بِذِی مکر وَلَا فطنة للشر فَهُوَ ينخدع لانقیاده وَلينه

والخب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وتکسر هُوَ الخداع السَّاعِی بَيْنَ النَّاس بِالشَّرِّ وَالْفساد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن مہربان اور کریم ہوتا ہے جبکہ فاجر دھوکے باز اور کمینہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے

حافظ بیان کرتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا ہے' بشر بن رافع کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور اس راوی کو بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

3948-سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في حسن العشرة - حديث:4179المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' أما حديث معمر - حديث:115السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : بيان مكارم الأخلاق ومعاليها التي من كان متخلقا بها - حديث:19359مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8933مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث:5870معجم ابن الأعرابي' حديث:696المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند كعب بن مالك - باب' حديث: 15924شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في لين الجانب - حديث:7871حلية الأولياء - الحجاج بن الفرافصة' حديث:3484الأدب المفرد للبخاري - باب ما ذكر في المكر والخديعة' حديث:431

متن کے الفاظ غرکریم اس سے مراد یہ ہے کہ وہ فریب کرنے والا نہیں ہوتا اور شرا پنے اندر نہیں رکھتا کہ وہ شر کی پیروی کرے یا وہ شراس کے لئے نرم ہو جائے اور لفظ خب کا مطلب دھوکہ دینا ہے' جو لوگوں کے درمیان شر اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

3949 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ امراؤكم خياركم واغنياؤكم سمحاءكم وامور كم شُوریٰ بَيْنَكُمْ فظهر الْاَرْض خير لكم من بطنها وَاِذَا كَانَت امراؤكم شِرَارُكُمْ واغنياؤكم بخلاءكم وامور كم اِلٰی نِسَائِكُمْ فبطن الْاَرْض خير لكم من ظهرها

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہارے حکمران تمہارے بہترین لوگ ہوں گے' اور تمہارے خوش حال لوگ مہربان (یا سخی) ہوں گے اور تمہارے معاملات آپس کے مشورے سے چلیں گے تو زمین کی پشت تمہارے لئے اس کے اندر والے حصے سے زیادہ بہتر ہوگی' اور جب تمہارے امراء تمہارے برے لوگ ہوں گے اور تمہارے خوش حال لوگ تمہارے کنجوس لوگ ہوں گے اور تمہارے امور خواتین کے سپرد ہوں گے تو زمین کا نیچے والا حصہ تمہارے لئے اس کے اوپر والے حصے سے زیادہ بہتر ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3950 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰه بِقوم خيرا ولى اَمرهم الْحُكَمَاء وَجعل الْمَال عِنْد السمحاء وَاِذَا اَرَادَ اللّٰه بِقوم شرا ولى اَمرهم السُّفَهَاء وَجعل الْمَال عِنْد البخلاء ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسيله

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو ان کا حکمران سمجھ دار لوگوں کو بناتا ہے' اور مال سخی لوگوں کو دیتا ہے' اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے بارے میں برائی کا ارادہ کرتا ہے' تو ان کا حکمران بے وقوفوں کو بناتا ہے' اور مال کنجوسوں کو دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے ''مراسیل'' میں نقل کی ہے۔

3951 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ السخاء خلق اللّٰه الْاَعْظَم ۔ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سخاوت' اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے بڑی (مخلوق) ہے''۔

یہ روایت امام شیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

3952 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جبل ولی للّٰه

عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا على السخاء وَحسن الْخلق . رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ أَيْضا

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
اللہ تعالیٰ کے ہر دوست کو سخاوت اور اچھے اخلاق فطری طور پر عطا کیے جاتے ہیں۔ یہ روایت بھی ابوشیخ نے نقل کی ہے۔

3953 - وَرُوِيَ عَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله استخلص هٰذَا الدّين لنَفسِهِ فَلَا يصلح لدينكم إِلَّا السخاء وَحسن الْخلق أَلا فزينوا دينكُمْ بهما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ والأصبهاني إِلَّا أَنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد إِن الله استخلص هٰذَا الدّين فَذكره بِلَفْظِهِ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''بیشک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اپنے لئے خالص قرار دیا ہے تو تمہارے دین کے لئے سخاوت اور اچھے اخلاق ہی مناسب ہیں خبردار تم اپنے دین کو ان دونوں کے ذریعے آراستہ کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اصبہانی نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! بیشک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو منتخب کیا ہے......اس کے بعد حسب سابق الفاظ ہیں۔

3954 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من السَّيِّد قَالَ يُوسُف بن يَعْقُوب بن إِسْحَاق بن إِبْرَاهِيمَ قَالُوْا فَمَا فِي أمتك سيد قَالَ بلَى رجل أعطي مَالا ورزق سماحة وَأدنى الْفَقِير وَقلت شكايته فِي النَّاس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! سردار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم علیہم السلام لوگوں نے عرض کی: آپ کی امت میں سردار کون ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو مال دے اور نرمی کا مظاہرے اور غریب کے ساتھ رہے اور لوگوں کو اس سے شکایات کم ہوں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3955 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن فِي الْجنَّة بَيْتا يُقَال لَهُ بَيت السخاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَأَبُو الشَّيْخ فِي كتاب الثَّوَاب إِلَّا أَنه قَالَ الْجنَّة دَار الأسخياء

قَالَ الطَّبَرَانِيّ تفرد بِهِ جحدر بن عبد الله

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جنت میں ایک گھر ہے جسے بیت السخاء (سخاوت کا گھر) کہا جاتا ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ ابوشیخ نے کتاب الثواب میں بھی اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''جنت سخیوں کا ٹھکانہ ہے''۔

امام طبرانی بیان کرتے ہیں: بحدر بن عبداللہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

3956 - وَرُوِیَ عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللّٰه تبارك وَتَعَالٰی بعث حَبِیبِی جِبْرِیْل عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام إِلٰی إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام فَقَالَ لَهٗ يَا إِبْرَاهِيْمُ إِنِّی لم أتخذك خَلِیْلًا علی أَنَّك أعبد عباد لی وَلٰکِن اطَّلَعت علی قُلُوْب الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَمْ أجد قلبا أسخی من قَلْبك . رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ فِیْ کتاب الثَّوَاب وَالطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے میرے دوست جبرائیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف بھیجا تو انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا اے حضرت ابراہیم علیہ السلام (اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا ہے:) اے ابراہیم! میں نے تمہیں اس لئے اپنا خلیل نہیں بنایا کہ تم میرے بندوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو بلکہ میں نے اہل ایمان کے دلوں کا جائزہ لیا' تو مجھے تمہارے دل سے زیادہ سخی اور کوئی نہیں ملا''

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں اور امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے۔

3957 - وَرُوِیَ عَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرزق إِلٰی أَهْل بَیت فِیْهِ السخاء أسرع من الشَّفْرَة إِلٰی سَنَام الْبَعِیر

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ أَيْضًا وَلِابْنِ مَاجه من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس نَحْوِهِ وَتقدم لَفظه فِی الضِّيَافَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس گھر میں سخاوت ہوتی ہو اس گھر کی طرف رزق اس سے زیادہ تیزی سے جاتا ہے جتنی تیزی سے کوئی چھری اونٹ کی کوہان میں اترتی ہے''۔

یہ روایت بھی ابوشیخ نے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ نے اس کی مانند روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ اس سے پہلے مہمان نوازی سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

3958 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تجافوا عَن ذَنْب السخی فَإِن اللّٰه آخذ بِيَدِهٖ کلما عثر

رَوَاهُ ابْن أَبِی الدُّنْيَا وَالأَصْبَهَانِی وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

''سخی کی کوتاہی سے درگزر کرو کیونکہ جب کبھی بھی وہ غلطی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کی ہے' اسے ابوشیخ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

10 - التَّرْهِيب من عود الْإِنْسَان فِيْ هِبته

باب: ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے کے بارے میں ترہیبی روایات

3959 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يرجع فِيْ هِبته كَالْكَلْبِ يرجع فِيْ قيئه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لیتا ہے وہ اس کتے کی مانند ہے' جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے''۔

3960 - وَفِيْ رِوَايَةٍ مثل الَّذِيْ يعود فِيْ هِبته كَمثل الْكَلْب يقيء ثُمَّ يعود فِيْ قيئه فيأكله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَلَفظ اَبِيْ دَاوُد الْعَائِد فِيْ هِبته كالعائد فِيْ قيئه . قَالَ قَتَادَة وَلَا نعلم الْقَيْء إِلَّا حَرَامًا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اپنا ہبہ واپس لیتا ہے' اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے' جو قے کرتا ہے' اور اس قے کو کھا لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اپنا ہبہ واپس لینے والا اپنی قے کو دوبارہ کھانے والے کی مانند ہے''۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق قے حرام ہے۔

3961 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حملت على فرس فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَاَرَدْت اَن أشتريه فظننت انه يبيعهُ برخص فَسَاَلت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تشتره وَلَا تعد فِيْ صدقتك وَإِن أعطاكه بدرهم فَإِن الْعَائِد فِيْ صدقته كالعائد فِيْ قيئه . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

قَوْله حملت على فرس فِيْ سَبِيْل اللّٰه اَي اَعْطَيْت فرسا لبَعض الْغُزَاة ليجاهد عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دے دیا پھر میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا میرا یہ اندازہ تھا کہ وہ شخص اسے سستے داموں فروخت کر دے گا میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ خریدو تم اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو دوبارہ نہ لو خواہ وہ تمہیں ایک درہم کے عوض میں وہ چیز دے رہا ہو کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا شخص اپنی قے دوبارہ کھانے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ حملت علی فرس فی سبیل اللہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے ایک گھوڑا کسی غازی کو دیا تاکہ وہ اس پر سوار ہو کر جہاد میں حصہ لے۔

3962 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لرجل

اَن يُعطى لرجل عَطِيَّة اَوْ يهب هبة ثُمَّ يرجع فِيهَا اِلَّا الْوَالِد فِيمَا يُعْطى وَلَده وَمثل الَّذِىْ يرجع فِىْ عطيته اَوْ هِبته كَالْكَلْب يَاْكُل فَاِذَا شبع قاء ثُمَّ عَاد فِىْ قيئه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص کو کوئی عطیہ دے یا ہبہ کے طور پر کوئی چیز دے اور پھر اس کو واپس لے البتہ باپ کا معاملہ اس چیز کے بارے میں مختلف ہے' جو چیز وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے اپنے عطیہ یا اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے' جو کوئی چیز کھاتا ہے جب وہ سیر ہو جاتا ہے' تو قے کر دیتا ہے' اور پھر اپنی قے کو دوبارہ کھالیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3863 - وَعَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيهِ عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِىْ يسْتَردّ مَا وهب كَمثل الْكَلْب يقيء فيأكل قيئه فَاِذَا اسْتردّ الْوَاهِب فليوقف فليعرف بِمَا اسْترد ثُمَّ ليدفع مَا وهب ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجَه

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''جو شخص ہبہ کی ہوئی چیز واپس لیتا ہے' اس کی مثال اس کتے کی مانند ہے' جو قے کرتا ہے' اور پھر اپنی قے کھالیتا ہے جب ہبہ کرنے والا کوئی چیز واپس لینا چاہیے تو اسے ٹھہرا کر اس بات کا اعلان کیا جائے گا کہ یہ چیز واپس لینا چاہ رہا ہے' اور پھر وہ چیز اسے واپس کر دی جائے گی جو اس نے ہبہ کی تھی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِىْ قَضَاء حوائج الْمُسلِمين وَاِدْخَال السرُوْر عَلَيْهِم وَمَا جَاءَ فِيمَن شفع فأهدى اِلَيْهِ

مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے اور ان پر خوشی داخل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور اس شخص کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' جو سفارش کرتا ہے' اور پھر اسے کوئی چیز تحفے کے طور پر دی جاتی ہے

3864 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسلِم اَخُو الْمُسلِم لَا يَظْلمه وَلَا يُسلمهُ من كَانَ فِىْ حَاجَة اَخِيه كَانَ اللّٰهُ فِىْ حَاجته وَمَنْ فرج عَن مُسلم كربَة فرج اللّٰه عَنهُ بهَا كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ ستر مُسلما ستره اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد

وَزَاد فِيهِ رزين الْعَبدرِى وَمَنْ مَشى مَعَ مظلوم حَتَّى يثبت لَهُ حَقه ثَبت اللّٰه قَدَمَيْهِ على الصِّرَاط يَوْم تزول الْاَقْدَام وَلَمْ اَر هٰذِهِ الزِّيَادَة فِىْ شَىْءٍ مِنْ اُصُوله اِنَّمَا رَوَاهُ ابن اَبِىْ الدُّنْيَا و الأصبهانى كَمَا سَيَاْتِى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے' جو شخص کسی مسلمان سے پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت کے دن کی کوئی پریشانی اس سے دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

رزین عبدری نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص کسی مظلوم کے ساتھ چل کر جاتا ہے یہاں تک کہ اسے اس کا حق دلوا دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے دونوں قدموں کو پلصراط پر ثابت رکھے گا جس دن پاؤں لڑکھڑا رہے ہوں گے''۔

مصنف کہتے ہیں: میں نے یہ اضافہ ''اصول'' میں کہیں نہیں دیکھا اسے ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کیا ہے جیسا کہ آگے چل کر یہ روایت آئے گی۔

3965 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نفس عَن مُسْلِم كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ يسر على مُعسر فِي الدُّنْيَا يسر الله عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ ستر على مُسْلِم فِي الدُّنْيَا ستر الله عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عون العَبْد مَا كَانَ العَبْد فِيْ عون اَخِيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مسلمان سے دنیاوی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں آسانی فراہم کرے گا جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3966 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن لله خلقا خلقهمْ لحوائج النَّاس يفزع النَّاس اِلَيْهِمْ فِيْ حوائجهم اُولَئِكَ الْاٰمنون من عَذَاب الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب من حَدِيْث الجهم بن عُثْمَان وَلَا يعرف عَن جَعْفَر بن مُحَمَّد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوف عَن الْحسن مُرْسلا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ کی کچھ مخلوق ہے' جسے اس نے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے پیدا کیا ہے لوگ اپنی ضروریات کے حوالے سے ان کی طرف رخ کرتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اسے ابوشیخ بن حیان نے کتاب الثواب میں جہم بن عثمان سے نقل کیا ہے' اور یہ روایت امام جعفر صادق کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے منقول ہونے کے حوالے سے معروف نہیں ہے' اسے امام ابن ابودنیا نے کتاب ''اصطناع المعروف'' میں حسن بصری کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3967 - وَرُوِيَ عَنْ عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ عِنْد اقوام نعما اقرها عِنْدهم مَا كَانُوْا فِي حوائج الْمُسلمين مَا لم يملوهم فَإِذا ملوهم نقلهَا اِلٰى غَيرهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کچھ لوگوں کے پاس مسلسل رہتی ہیں وہ ان نعمتوں کو ان لوگوں کے پاس رہنے دیتا ہے جب تک وہ مسلمانوں کی ضروریات پوری کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس حوالے سے اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتے' جب وہ اس حوالے سے اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3968 - وَرُوِيَ عَنْ عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله اَقْوَامًا اختصهم بِالنعَم لمنافع الْعباد يقرهم فِيهَا مَا بذلوها فَإِذا منعوها نَزعهَا مِنْهُم فحولها اِلٰى غَيرهم

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْاَوْسَط وَلَو قيل بتحسين سَنَده لَكَانَ مُمكنا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ اقوام ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ خاص نعمتیں عطا کرتا ہے' کیونکہ اس میں بندوں کا بھلا ہوتا ہے وہ ان نعمتوں کو بندوں کے پاس اس وقت تک رہنے دیتا ہے جب تک وہ لوگ انہیں خرچ کرتے رہتے ہیں جب وہ لوگ انہیں خرچ کرنا بند کر دیتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں ان سے ہٹا کر انہیں دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اگر اس کی سند کو حسن قرار دیا جائے' تو یہ ممکن ہے۔

3969 - وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عظمت نعْمَة اللّٰه عز وَجل على عبد اِلَّا اشتدت اِلَيْهِ مُؤنَة النَّاس وَمَن لم يحمل تِلْكَ الْمُؤْنَة للنَّاس فَقَدْ عرض تِلْكَ النِّعْمَة للزوال . رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَغَيرهمَا

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

"اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بندے پر زیادہ رہتی ہیں جب تک لوگ پریشانی میں اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جو شخص لوگوں کی پریشانی کا بوجھ نہیں اٹھاسکتا تو وہ ان نعمتوں کو زوال کے لئے پیش کر دیتا ہے"۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3970 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد أنعم الله عَلَيْهِ نعْمَة فاسبغها عَلَيْهِ ثُمَّ جعل من حوائج النَّاس إِلَيْهِ فتبرم فَقَدْ عرض تِلْكَ النِّعْمَة للزوال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کوئی نعمت کرتا ہے اور وہ اس نعمت کو خرچ کرتا ہے اور اسے لوگوں کی ضروریات میں استعمال کرتا ہے اور پھر کبیدگی کا اظہار کرتا ہے تو گویا وہ اس نعمت کو زوال کے لئے پیش کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3971 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشى فِي حَاجَة أَخِيه كَانَ خيرا لَهُ من اعْتِكَاف عشر سِنِين وَمَنْ اعْتكف يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه الله جعل الله بَينه وَبَيْنَ النَّار ثَلَاث خنادق كل خَنْدَق أبعد مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَاد إِلَّا أَنه قَالَ لأن يمشي أحدكُم مَعَ أَخِيه فِي قَضَاء حَاجته وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ أفضل من أَن يعْتَكف فِي مَسْجِدِي هَذَا شَهْرَيْن

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے تو یہ اس کے لئے دس سال کے اعتکاف سے زیادہ بہتر ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیتا ہے جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان اس سے زیادہ فاصلہ ہوتا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"کسی شخص کا اپنے بھائی کے ساتھ چل کر جانا تاکہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے اور اس کا اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا یہ اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کہ وہ شخص میری اس مسجد میں دو ماہ اعتکاف کرے"۔

3972 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَشى فِي حَاجَة أَخِيه حَتَّى يثبتها لَهُ أظلهُ الله عَزَّ وَجَلَّ بِخَمْسَة وَسبعين ألف ملك يصلونَ لَهُ وَيدعونَ لَهُ إِن كَانَ صباحا حَتَّى يُمْسِي وَإِن كَانَ مسَاء حَتَّى يصبح وَلَا يرفع قدما إِلَّا حط الله عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة. رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ وَابْن حبَان وَغَيره

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بھائی کے کام کے سلسلے چل کر جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی حاجت کو پوری کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ کرتا ہے جو اس کے لئے رحمت کرتے ہیں جو اس کے لئے دعا کرتے ہیں اگر اس نے صبح کے وقت کام کیا ہو تو وہ فرشتے شام تک ایسا کرتے ہیں اور اگر اس نے شام کے وقت کیا ہو تو وہ فرشتے صبح تک ایسا کرتے ہیں اور وہ شخص اپنے پاؤں نہیں اٹھاتا مگر یہ کہ اس سے پہلے ہی اس کام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3973 - وَرُوِيَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحده رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَعَان عبدا فِيْ حَاجته ثَبت اللّٰه لَهُ مقامه يَوْم تَزُول الْاَقْدَام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بھی روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بندے کے کام کے سلسلے میں اس کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس جگہ ثابت قدم رکھے گا جب قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے''۔

3974 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يزَال اللّٰه فِيْ حَاجَة العَبْد مَا دَامَ فِيْ حَاجَة اَخِيه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ مسلسل بندے کی حاجت روائی کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3975 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج خلق من اَهْلِ النَّارِ فيمر الرجل بِالرجلِ من اَهْلِ الْجنَّة فَيَقُوْلُ يَا فلَان اما تعرفنِيْ فَيَقُوْلُ وَمَنْ اَنْت فَيَقُوْلُ اَنا الَّذِيْ استوهبتني وضُوءًا فَوهبت لَك فَيشفع فِيهِ ويمر الرجل فَيَقُوْلُ يَا فلَان اما تعرفنِيْ فَيَقُوْلُ وَمَنْ اَنْت فَيَقُوْلُ اَنا الَّذِيْ بعثتني فِيْ حَاجَة كَذَا وَكَذَا فقضيتها لَك فَيشفع لَهُ فَيشفع فِيهِ

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا بِاخْتِصَار وَابْنُ مَاجَةَ وَتقدم لَفظه والاصبهاني وَاللَّفْظ لَهُ

الوَضُوء بِفَتْح الْوَاو وَهُوَ المَاء الَّذِيْ يتَوَضَّا بِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جہنم میں سے کچھ لوگ نکلیں گے ان میں سے ایک شخص کسی جنتی کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا اے فلاں! کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں؟ وہ دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں وہ شخص ہوں جس سے تم نے وضو کے لئے پانی مانگا تھا تو میں نے تمہیں وہ دے دیا تھا تو وہ جنتی اس شخص کی سفارش کرے گا اسی طرح ایک شخص گزرے گا اور کہے گا اے شخص کیا تم نے مجھے

پہچانا نہیں؟ وہ دریافت کرے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں وہ شخص ہوں کہ جسے تم نے فلاں فلاں کام کے سلسلے میں بھیجا تھا' تو میں نے تمہارا وہ کام کروا دیا تھا' تو وہ جنتی اس شخص کی شفاعت کرے گا تو اس شخص کی شفاعت مقبول ہوگی"۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔ یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ الوضوء اس میں و پر زبر ہے' اس سے مراد وہ پانی ہے' جس کے ذریعے وضو کیا جاتا ہے۔

3976 - وَرُوِيَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَشى فِيْ حَاجَة اَخِيْه الْمُسْلِم كتب اللّٰه لَهُ بِكُل خطْوَة سبْعين حَسَنَة ومحا عَنهُ سبْعين سَيِّئَة اِلى اَن يرجع من حَيْثُ فَارقه فَإِن قضيت حَاجته على يَدَيْهِ خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته امه وَإِن هلك فِيمَا بَين ذٰلِكَ دخل الْجنَّة بِغَيْر حِسَاب

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوف والأصبهاني

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے' تو اس کے ہر قدم کے عوض میں اللہ تعالیٰ ستر نیکیاں لکھ دیتا ہے' اور اس کے ستر گناہ مٹا دیتا ہے' جب تک وہ شخص واپس نہیں آتا اگر اس کے ذریعے دوسرے شخص کا کام ہو جائے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' اور اگر وہ اس دوران انتقال کر جائے' تو وہ کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوگا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب "اصطناع المعروف" میں اور اصبہانی نے بھی نقل کی ہے۔

3977 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ على كل مُسْلِم صَدَقَة قيل اَرَاَيْت اِن لم يجد قَالَ يعتمل بيدَيْهِ فينفع نَفسه وَيتَصَدَّق قَالَ اَرَاَيْت اِن لم يسْتَطع قَالَ يعين ذَا الْحَاجة الملهوف

قَالَ قِيلَ لَهُ اَرَاَيْت اِن لم يسْتَطع قَالَ يَأْمر بِالْمَعْرُوفِ اَوْ الْخَيْر

قَالَ اَرَاَيْت اِن لم يفعل قَالَ يمسك عَن الشَّرّ فَإِنَّهَا صَدَقَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے عرض کی گئی اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کسی شخص کو اس کی گنجائش نہیں ملتی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کام کر کے اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے سائل نے عرض کی اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بھی نہ کر سکے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ضرورت مند شخص کی مدد کرے سائل نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بھی نہ کر سکے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نیکی کا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ بھلائی کا حکم دے سائل نے عرض کی: اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ اپنے شر سے (دوسروں کو) بچا کے رکھے یہ چیز بھی صدقہ شمار ہوگی"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3978 - وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّ نَاسًا من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قدمُوا يثنون على صَاحب لَهُمْ خيرا قَالُوْا مَا رَاَيْنَا مثل فلَان هٰذَا قطّ مَا كَانَ فِیْ مسير اِلَّا كَانَ فِیْ قِرَاءَة وَلَا نزلنَا فِیْ منزل اِلَّا كَانَ فِیْ صَلَاة قَالَ فَمَنْ كَانَ يَكْفِيْهِ ضيعته حَتّٰى ذكر وَمَنْ كَانَ يعلف جمله اَوْ دَابَّته قَالُوْا نَحن قَالَ فكلكم خير مِنْهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسيله

❀❀ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب آئے انہوں نے اپنے ایک ساتھی کی تعریف کی انہوں نے کہا: ہم نے فلاں جیسا شخص کبھی نہیں دیکھا سفر کے دوران وہ مسلسل تلاوت کرتا رہتا تھا پڑاؤ کی جگہ پر وہ مسلسل نماز پڑھتا رہتا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس کے سامان کی دیکھ بھال کون کرتا تھا' اور اس کے جانور وغیرہ کو چارہ کون کھلاتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: ہم تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب لوگ اس سے زیادہ بہتر ہو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

3979 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ وصلَة لِاَخِيْهِ الْمُسْلِم اِلٰى ذِیْ سُلْطَان فِیْ مبلغ بر اَوْ تيسير عسير اَعَانَهُ اللّٰه على اِجَازَة الصِّرَاط يَوْم الْقِيَامَة عِنْد دحض الْاَقْدَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والاوسط وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه كِلَاهُمَا من رِوَايَة اِبْرَاهِيْم بن هِشَام الغساني. وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والاوسط من حَدِيْث اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ وصلَة لِاَخِيْهِ اِلٰى ذِیْ سُلْطَان فِیْ مبلغ بر اَوْ اِدْخَال سُرُوْر رَفعه اللّٰه فِی الدَّرَجَات العلى من الْجنَّة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی اچھائی کے حصول کے لئے یا کسی تنگی سے نجات کے لئے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ حاکم وقت تک چل کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے تو پل صراط سے گزرنے میں اس شخص کی مدد کرے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اسے ابراہیم بن ہشام غسانی کے حوالے سے نقل کیا ہے

امام طبرانی نے اسے معجم صغیر اور معجم اوسط میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی بھلائی کے حصول کے لئے یا کسی خوشی کے حصول کے لئے اپنے بھائی کو حاکم وقت کے پاس لے کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات کو بلند کرے گا"۔

3980 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لَقِی اَخَاهُ الْمُسلم بِمَا يحب ليسره بذلك سره اللّٰه عز وَجل يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير بِاِسْنَاد حسن وَاَبُو الشَّيْخ فِیْ كتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو وہ چیز فراہم کرتا ہے جو اس کو پسند ہوتا کہ وہ مسلمان بھائی اس کے ذریعے خوش ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو خوش کرے گا"۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور ابوشیخ نے اسے کتاب الثواب میں نقل کیا ہے۔

3981 - وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن من مُوجبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إدخالك السرُوْر على اَخِيكَ الْمُسْلِم
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی پر خوشی داخل کرو"
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3982 - وَرُوِيَ عَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعا افضل الْأَعْمَال إِدْخَال السرُوْر على الْمُؤمن كسوت عَوْرَته اَوْ اشبعت جوعته اَوْ قضيت لَهُ حَاجَة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ من حَدِيْثِ ابْن عمر وَلَفْظِهِ اَحَبَّ الْاَعْمَال إِلَى الله عَزَّ وَجَلَّ سرُوْر تدخله على مُسْلِم اَوْ تكشف عَنهُ كربَة اَوْ تطرد عَنهُ جزعا اَوْ تقضي عَنهُ دينا

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "مرفوع" روایت منقول ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)
"سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کسی مومن پر خوشی داخل کرنا ہے تم اسے لباس فراہم کردو یا بھوک میں اسے کھانا کھلا دو یا اس کی کوئی اور ضرورت پوری کردو"۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے ابوشیخ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو تم کسی مسلمان پر داخل کرتے ہو یا اس سے کوئی تکلیف دہ چیز یا اس سے کوئی خوف دور کرتے ہو یا اس کی طرف سے قرض ادا کردیتے ہو"۔

3983 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اَحَبَّ الْاَعْمَال إِلَى الله تَعَالَى بعد الْفَرَائِض إِدْخَال السرُوْر على الْمُسْلِم. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِير

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"فرائض کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کسی مسلمان پر خوشی داخل کرنا ہے"۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3984 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَدخل على اَهْل بَيت من الْمُسْلِمين سُرُوْرًا لم يرض الله لَهُ ثَوَابًا دون الْجنَّة. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص کسی مسلمان گھرانے پر خوشی داخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوگا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3985 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ای النَّاس اَحَبَّ اِلَی اللّٰه فَقَالَ اَحَبَّ النَّاس اِلَی اللّٰه انفعهم للنَّاس وَاَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سرُوْر تدخله علی مُسْلِم تکشف عَنهُ کربَة اَوْ تقضی عَنهُ دینا اَوْ تطرد عَنهُ جوعا وَلَان اَمْشِی مَعَ اَخ فِیْ حَاجَة اَحَبَّ اِلَیّ من اَن اَعتکف فِیْ هٰذَا الْمَسْجِد یَعْنِیْ مَسْجِد الْمَدِیْنَة شهرا وَمَنْ کظم غیظه وَلَوْ شَاءَ اَن یمضیه اَمْضَاهُ مَلَاَ اللّٰه قلبه یَوْم الْقِیَامَة رضی وَمَنْ مَشی مَعَ اَخِیْه فِیْ حَاجَة حَتّٰی یقضیهَا لَهٗ ثَبت اللّٰه قَدَمَیْهِ یَوْم تَزُول الْاَقْدَام . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا عَن بعض اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یسمه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے' جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے' جو تم کسی مسلمان پر داخل کرتے ہو یا اس سے کوئی پریشانی دور کردیتے ہیں یا اس کی طرف سے قرض ادا کردیتے ہو یا اس کی بھوک ختم کردیتے ہو میں کسی بھائی کے ساتھ چل کر کسی کام کے سلسلے میں جاؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں ایک مہینے تک اعتکاف کروں جو شخص اپنے غصے پر قابو پاتا ہے' جبکہ وہ اس غصے کا اظہار کرسکتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو رضامندی سے بھردے گا اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ اس کے کام کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا کام پورا کروادیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن ثابت قدم رکھے گا جب قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے''۔
یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے ابن ابودنیا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن ان کا نام بیان نہیں کیا۔

3986 - وَعَن جَعْفَر بن مُحَمَّد عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَدخل رجل علی مُؤمن سُرُوْرًا اِلَّا خلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من ذٰلِكَ السرُوْر ملکا یعبد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ویوحده فَاِذَا صَار الْعَبْد فِیْ قَبره اَتَاهُ ذٰلِكَ السرُوْر فَیَقُوْلُ اما تعرفنِی فَیَقُوْلُ لَهٗ من اَنْت فَیَقُوْلُ اَنا السرُوْر الَّذِیْ اَدخلتنی علی فلَان اَنا الْیَوْم اونس وحشتك والقنك حجتك واثبتك بالْقَوْل الثَّابت واشهدك مشاهدك یَوْم الْقِیَامَة واشفع لَكَ اِلٰی رَبك واریك منزلك من الْجنَّة . رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَاَبُو الشَّیْخ فِیْ کتاب الثَّوَاب وَفِیْ اِسْنَاده من لَا یحضرنی الْاٰن حَاله وَفِیْ مَتنه نکارَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
''جب بھی کوئی شخص کسی مومن پر خوشی داخل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس خوشی کے ذریعے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے' جو اللہ

تعالٰی کی عبادت کرتا رہتا ہے اور اس کی وحدانیت کا اعتراف کرتا رہتا ہے جب بندہ قبر میں پہنچ جاتا ہے تو وہ خوشی اس کے پاس آتی ہے اور یہ کہتی ہے: کیا تم نے مجھے پہچانا؟ بندہ اس سے دریافت کرتا ہے تم کون ہو؟ وہ کہتی ہے: میں وہ خوشی ہوں جسے تم نے فلاں شخص پر داخل کیا تھا آج میں تمہاری وحشت میں تمہارا ساتھ دوں گی تمہاری حجت کی تمہیں تلقین کروں گی تمہیں قول ثابت پر ثابت قدم رکھوں گی اور قیامت کے دن تمہارے ساتھ رہوں گی اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کروں گی اور جنت میں تمہیں تمہارا ٹھکانہ دکھاؤں گی"۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے اور ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے اور اس کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3987 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شفع شَفَاعَة لاَحَد فاهدى لَهُ هَدِيَّة عَلَيْهَا فقبلها فَقَدْ اَتٰى بَابا عَظِيْما من اَبْوَاب الْكَبَائِر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَنِ الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی کی سفارش کرے اور پھر اسے تحفے کے طور پر کوئی چیز دی جائے اور وہ اس کو قبول کرلے تو وہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

كِتَابُ الْأَدَبِ وَغَيْرِهِ

کتاب: ادب اور دیگر امور کے بارے میں روایات

التَّرْغِيبُ فِي الْحَيَاءِ وَمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِ والترهيب من

باب: حیاء کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

فحش گوئی اور بدزبانی کے بارے میں ترہیبی روایات

3988 - الْفُحْشِ وَالْبَذَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على رجل من الْاَنْصَارِ وَهُوَ يعظ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعه فَإِن الْحيَاء من الْإِيمَان

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک انصاری کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کررہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے رہنے دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3988 - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحيَاء لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَير . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''حیا صرف بھلائی لے کے آتی ہے''۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3989 - وَفِي رِوَايَةٍ لمُسْلِم الْحيَاء خير كُله

3988-صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب الحياء - حديث:5772صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب شعب الإيمان - حديث:78مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عمران بن حصين - حديث:19400مسند الطيالسي - عمران بن حصين' حديث:883المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عمير - قتادة عن زرارة - حديث:15069شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان الرابع والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7425الأدب المفرد للبخاري - باب الحياء' حديث:1354

3989-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب شعب الإيمان - حديث:79سنن أبي داود - كتاب الأدب باب في الحياء - حديث:4184مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الحياء وما جاء فيه - حديث:24823مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عمران بن حصين - حديث:19388مسند الطيالسي - عمران بن حصين حديث:884البحر الزخار مسند البزار - أول حديث عمران بن حصين' حديث:2986المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه إبراهيم - حديث:230المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - حميد الطويل عن الحسن عن عمران - حديث:15212معجم الصحابة لابن قانع - عمران بن حصين بن عبيد بن خلف بن عبد نهم بن' حديث:1198

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''حیا ساری کی ساری بھلائی ہے''۔

3990 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيمَان بضع وَسَبْعُوْنَ اَوْ بضع وَسِتُّوْنَ شُعْبَة فافضلها قَول لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَدْنَاهَا اِمَاطَة الْاَذٰی عَن الطَّرِيْق وَالْحيَاء شُعْبَة من الْاِيمَان

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''ایمان کے ستر سے زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں جن میں سب سے زیادہ فضیلت لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کو حاصل ہے' اور اس کا سب سے کم تر مرتبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے' اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3991 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحيَاء من الْاِيمَان وَالْاِيمَان فِی الْجنَّة وَالْبذَاء من الْجفَاء والجفاء فِی النَّار . رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِی صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْث حَسَن صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حیا ایمان کا حصہ ہے' اور ایمان جنت میں ہوگا بدزبانی جفاء کا حصہ ہے' اور جفاء جہنم میں ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں اسے امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3992 - وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحيَاء والعی شعبتان من الْاِيمَان وَالْبذَاء وَالْبَيَان شعبتان من النِّفَاق .

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَن غَرِيْب اِنَّمَا نعرفه من حَدِيْث اَبِی غَسَّان مُحَمَّد بن مطرف والعی قلَّة الْكَلَام وَالْبذَاء هُوَ الْفُحْش فِی الْكَلَام وَالْبَيَان هُوَ كَثْرَة الْكَلَام مثل هَؤُلَاءِ الخطباء الَّذين يخطبون فيتوسعون فِی الْكَلَام ويتفصحون فِيْهِ من مدح النَّاس فِيْمَا لَا يُرْضِی اللّٰه انْتهی

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِنَحْوِهٖ وَلَفظه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحيَاء والعی من الْاِيمَان وهما يقربان من الْجنَّة ويباعدان مِنَ النَّار وَالْفُحْش وَالْبذَاء من الشَّيْطَان وهما يقربان مِنَ النَّار ويباعدان من الْجنَّة فَقَالَ اَعْرَابِی لِاَبِی اُمَامَةَ اِنَّا لنقول فِی الشّعْر العی من الْحمق فَقَالَ اِنِّی اَقُوْل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

3990-صحیح البخاری - کتاب الإیمان' باب أمور الإیمان - حدیث:9صحیح مسلم - کتاب الإیمان' باب شعب الإیمان - حدیث:75صحیح ابن حبان - کتاب الإیمان' باب فرض الإیمان - ذکر الخبر المدحض قول من زعم أن ھذا الخبر تفرد به حدیث:167سنن أبی داود - کتاب السنة' باب فی رد الإرجاء - حدیث:4077السنن للنسائی کتاب الإیمان وشرائعه ذکر شعب الإیمان - حدیث:4942مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ھریرة رضی اللہ عنه - حدیث:9177مسند الطیالسی - أحادیث النساء' ما أسند أبو ھریرة - وأبو صالح' حدیث:2513المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمه محمد - حدیث:7087

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وتجيئني بشعرك المنتن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حیا اور کم کلام کرنا ایمان کے دو شعبے ہیں فحش گوئی اور کثرت کلام نفاق کے دو شعبے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوغسان محمد بن مطرف کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں''۔

لفظ العی سے مراد کم کلام کرنا ہے اور لفظ البذاء سے مراد فحش کلامی کرنا ہے لفظ البیان سے مراد بکثرت کلام کرنا ہے جس طرح خطیب لوگ تقریریں کرتے ہوئے بات کو پھیلا دیتے ہیں اور لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے بڑھا چڑھا کر کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

یہی روایت امام طبرانی نے اس کی مانند نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حیا اور کم کلام کرنا ایمان میں سے ہیں اور یہ دونوں جنت کے قریب کر دیتے ہیں اور جہنم سے دور کر دیتے ہیں جبکہ فحش کلامی اور بدزبانی شیطان کی طرف سے ہیں یہ دونوں جہنم کے قریب کر دیتے ہیں اور جنت سے دور کر دیتے ہیں''۔

ایک دیہاتی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم تو شاعری میں العی حماقت کو کہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں یہ بتا رہا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اور تم میرے سامنے اپنا بدبودار شعر لے کے آ رہے ہو۔

3993 - وَرُوِىَ عَنْ قُرَّة بن اِيَاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر عِنْده الْحيَاء فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْحيَاء من الدّين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بل هُوَ الدّين كُله ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الْحيَاء والعفاف والعي عي اللِّسَان لَا عي الْقلب والعفة من الْإِيمَان وانهن يزدن فِي الْآخِرَة وينقصن من الدُّنْيَا وَمَا يزدن فِي الْآخِرَة اكثر مِمَّا ينقصن من الدُّنْيَا وَان الشُّح وَالْعجز وَالْبذاء من النِّفَاق وانهن يزدن فِي الدُّنْيَا وينقصن من الْآخِرَة وَمَا ينقصن من الْآخِرَة اكثر مِمَّا يزدن من الدُّنْيَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاخْتِصَار وَاَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ کے سامنے حیا کا ذکر کیا گیا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حیا دین کا حصہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پورا دین ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا پاکدامنی اور کم کلام کرنا جس کا تعلق زبان سے ہو دل سے نہ ہو اور پاکدامنی ایمان کا حصہ ہیں یہ آخرت میں زیادہ ہوں گے اور دنیا میں کم ہوں گے دنیا میں یہ جتنی کمی کریں گے آخرت میں یہ اتنا ہی اضافہ کریں گے جبکہ حرص درماندگی اور بدزبانی نفاق کا حصہ ہیں یہ دنیا میں اضافہ کر دیتے ہیں لیکن آخرت میں کمی کریں گے اور یہ آخرت میں جو کمی کریں گے وہ اس سے زیادہ ہوگی جو یہ دنیا میں اضافہ کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ ابوشیخ نے الثواب میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3994 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قلت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَة لَو كَانَ

الْحيَاء رجلا كَانَ رجلا صَالحا وَلَوْ كَانَ الْفُحْش رجلا لَكَانَ رجل سوء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَأَبُو الشَّيْخ أَيْضًا وَفِي إِسنادهما ابْن لَهِيعَة وَبَقِيَّة رُوَاة الطَّبَرَانِيّ مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اگر حیا کسی انسان کی شکل میں ہوتی تو وہ ایک نیک شخص ہوتی اور بدزبانی اگر انسان کی شکل میں ہوتی تو وہ ایک برا شخص ہوتی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے ابوشیخ نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے طبرانی کے بقیہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

3995 - وَعَن زيد بن طَلْحَة بن ركَانَة يرفعهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن لكل دين خلقا وَخلق الْإِسْلَام الْحيَاء

رَوَاهُ مَالك وَرَوَاهُ ابْن مَاجه وَغَيره عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعا وَرَوَاهُ أَيْضًا من طَرِيق صَالح بن حسان عَن مُحَمَّد بن كَعْب الْقرظِيّ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكره

❀❀ زید بن طلحہ بن رکانہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک ہر دین کا مخصوص اخلاق ہوتا ہے' اور اسلام کا مخصوص اخلاق حیا ہے"۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس روایت کو صالح بن حسان کے حوالے سے محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: .... اس کے بعد انہوں نے یہ روایت ذکر کی ہے۔

3996 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْش فِيْ شَيْءٍ إِلَّا شانه وَمَا كَانَ الْحيَاء فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زانه . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَيَأْتِيْ فِي الْبَاب بعده أَحَادِيْث فِيْ ذمّ الْفُحْش إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بدزبانی (یا فحاشی) جس چیز میں بھی ہوگی اسے عیب دار کر دے گی' اور حیا جس چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کر دے گی"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے آگے چل کر بعد والے باب میں فحش کلامی کی مذمت میں اس سے متعلق روایات آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

3997 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحيَاء وَالْإِيمَان قرناء جَمِيْعًا فَإِذَا رفع أَحدهمَا رفع الآخر

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط الشَّيْخَيْنِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ من حَدِيْث ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حیا اور ایمان ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں جب ان دونوں میں سے ایک کو اٹھالیا جائے' تو دوسرے کو بھی اٹھالیا جاتا ہے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔وہ فرماتے ہیں یہ شیخین کی سند کے مطابق صحیح ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

3999 - حسن وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوا من اللّٰه حق الْحيَاء . قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا لنستحي وَالْحَمْد لله

قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِن الاستحياء من اللّٰه حق الْحيَاء اَن تحفظ الرَّأْس وَمَا وعى وَتحفظ الْبَطن وَمَا حوى ولتذكر الْمَوْت والبلى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَة ترك زِينَة الدُّنْيَا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَا من اللّٰه حق الْحيَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْث اِنَّمَا نعرفه من هٰذَا الْوَجْه من حَدِيْث اَبَان بن اِسْحَاق عَن الصَّبَاح بن مُحَمَّد

قَالَ الْحَافِظ اَبَان بن اِسْحَاق فِيْهِ مقَال والصباح مُخْتَلف فِيْهِ وَتكلم فِيْهِ لرفعه هٰذَا الحَدِيْث وَقَالُوا الصَّوَاب عَن ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْف وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَرْفُوْعا من حَدِيْث عَائِشَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرو جو حیا کرنے کا حق ہے راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم حیا کرتے ہیں ویسے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہی مخصوص ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے یہ مراد نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرنا جس طرح حیا کرنے کا حق ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ تم سر کی حفاظت کرو اور اس چیز کی جسے وہ محفوظ کرتا ہے تم پیٹ کی حفاظت کرو اور اس چیز کی بھی جو پیٹ اپنے اندر ڈالتا ہے تم موت اور بوسیدہ ہو جانے کو یاد رکھو جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ دنیا کی زیب و زینت ترک کر دیتا ہے' اور جو شخص ایسا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرتا ہے' جو حیا کرنے کا حق ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔وہ فرماتے ہیں ہم اس روایت کو صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو ابان بن اسحاق نے صباح بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابان بن اسحاق کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' اور صباح کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کے اس روایت کو "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کرنے کے بارے میں بھی کلام کیا گیا ہے لوگ یہ کہتے ہیں: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر "موقوف" روایت ہے امام طبرانی نے یہی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4000 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا اَرَادَ اَن يهْلك عبدا نزع مِنْهُ الْحيَاء فَاِذَا نزع مِنْهُ الْحيَاء لم تلقه اِلَّا مقيتا فَاِذَا لم تلقه اِلَّا مقيتا ممقتا نزعت مِنْهُ الْاَمَانَة فَاِذَا نزعت مِنْهُ الْاَمَانَة لم تلقه اِلَّا خائنا مخونا فَاِذَا لم تلقه اِلَّا خائنا مخونا نزعت مِنْهُ الرَّحْمَة فَاِذَا

نزعت مِنْهُ الرَّحْمَة لم تلقه اِلَّا رجيما ملعنا فَاِذَا لم تلقه اِلَّا رجيما ملعنا نزعت مِنْهُ ربقة الْاِسْلَام

رَوَاهُ ابْن مَاجه

الربقة بِكَسْر الرَّاء وَفتحهَا وَاحِدَةِ الربق وَهِي عرى فِيْ حَبل تشد بِهِ البهم وتستعار لغيره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرے تو اس سے حیا الگ کر دیتا ہے جب وہ اس سے حیا الگ کر دیتا ہے' تو وہ شخص صرف بغض رکھنے والا ہو جاتا ہے' اور جب وہ بغض رکھنے والا ہو جاتا ہے تو پھر اس سے امانت الگ کر لی جاتی ہے جب اس سے امانت الگ کر لی جاتی ہے' تو وہ خیانت کرنے والا رہ جاتا ہے جب وہ خیانت کرنے والا رہ جاتا ہے' تو اس سے رحمت الگ کر لی جاتی ہے' اور جب اس سے رحمت الگ کر لی جاتی ہے' تو وہ مردود اور ملعون ہو کے رہ جاتا ہے' اور جب وہ ملعون اور مردود ہو کے رہ جاتا ہے' تو اس سے اسلام کا پٹا الگ کر لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ربقہ اس میں ر پر زیر ہے' اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے' اس کی واحد ربق ہے' اس سے مراد وہ رسی ہے' جس کے ذریعے جانوروں کو باندھا جاتا ہے' اسے دوسرے معانی کے لئے مستعار لیا جاتا ہے۔

التَّرْغِيب فِي الْخلق الْحسن وفضله والترهيب من الْخلق السيىء وذمه

باب: اچھے اخلاق کے بارے میں ترغیبی روایات اور ان کی فضیلت برے اخلاق کے بارے میں ترہیبی روایات اور ان کی مذمت

4001 - عَن النواس بن سمْعَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْبر وَالْاِثْم فَقَالَ الْبر حسن الْخلق وَالْاِثْم مَا حاك فِيْ صدرك وكرهت اَن يطلع عَلَيْهِ النَّاس .

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ چیز ہے' جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4002 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لم يكن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشا وَلَا متفحشا وَكَانَ يَقُوْلُ اِن من خياركم احسنكم اَخلَاقًا .

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

4001-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب تفسير البر والإثم - حديث:4738 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البيوع' وأما حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير - حديث:2114 مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث النواس بن سمعان الكلابي الأنصاري - حديث:17322

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بدزبانی کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی آپ ﷺ تکلف کے ساتھ بدزبانی کیا کرتے تھے آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: تمہارے بہترین افراد وہ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہوں''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4003 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من شَيْءٍ اثقل فِي مِيزَان الْمُؤمن يَوْم الْقِيَامَة من خلق حسن وَإِن الله يبغض الْفَاحِش الْبَذِيء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيث حسن صَحِيح

وَزَاد فِي رِوَايَة لَهُ وَإِن صَاحب حسن الْخلق ليبلغ بِهِ دَرَجَة صَاحب الصَّوْم وَالصَّلَاة

رَوَاهُ بِهَذِهِ الزِّيَادَة الْبَزَّار بِإِسْنَاد جيد لم يذكر فِيهِ الْفَاحِش الْبَذِيء

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُد مُخْتَصرا قَالَ مَا من شَيْءٍ اثقل فِي الْمِيزَان من حسن الْخلق

الْبَذِيء بِالذَّالِ الْمُعْجَمَة ممدودا هُوَ الْمُتَكَلّم بالفحش ورديء الْكَلَام

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن مومن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی' اور اللہ تعالیٰ فحش گوئی کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''اچھے اخلاق والا شخص' اخلاق کی وجہ سے نمازی اور روزہ دار کے مقام تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ اضافہ امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس روایت میں فحش گوئی اور بدزبانی کرنے والے کا ذکر نہیں کیا۔

یہی روایت امام ابوداؤد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی''۔

4002-صحیح مسلم - کتاب الفضائل' باب کثرة حیائه صلی اللہ علیه وسلم - حدیث: 4387صحیح البخاری - کتاب المناقب' باب صفة النبی صلی اللہ علیه وسلم - حدیث:3387صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب حسن الخلق - ذکر البیان بأن من خیار الناس من کان أحسن خلقا' حدیث:478مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الأدب' ما ذکر فی حسن الخلق وکراهیة الفحش - حدیث:24797السنن الکبری للبیهقی - کتاب الشهادات' باب : بیان مکارم الأخلاق ومعالیها التی من کان متخلقا بها - حدیث:19334مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنهما - حدیث:6331البحر الزخار مسند البزار - حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص' حدیث:2111المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد اللہ' ومما أسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما - أبو عبد الرحمن الحبلی' حدیث:13463شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' السابع والخمسون من شعب الإیمان وهو باب فی حسن الخلق وفصل - حدیث:7734الأدب المفرد للبخاری - باب حسن الخلق' حدیث:279

لفظ البذی سے مراد فحش گفتگو کرنے والا اور فضول کلام کرنے والا شخص ہے۔

4004 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اكثر مَا يدْخل النَّاس الْجَنَّة فَقَالَ تقوى اللّٰه وَحسن الْخلق وَسُئِلَ عَنْ اكثر مَا يدْخل النَّاس النَّار فَقَالَ الْفَم والفرجْ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِیّ فِی الزّهْد وَغَيْرِه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کی وجہ سے زیادہ تر لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کی وجہ سے اکثر لوگ جہنم میں داخل ہوں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منہ اور شرم گاہ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

4005 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من اكمل الْمُؤْمِنِيْنَ اِيمَانًا احسنهم خلقا والطفهم بِاَهْله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا كَذَا قَالَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِف لِاَبِیْ قلَابَة سَمَاعا من عَائِشَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے اعتبار سے اہل ایمان میں سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوں اور اپنے اہل خانہ کے حق میں سب سے زیادہ مہربان ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔امام حاکم فرماتے ہیں یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' کیونکہ ابوقلابہ کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کا ہمیں علم نہیں ہے۔

4006 - وعنها رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْمُؤْمِن ليدرك بِحسن الْخلق دَرَجَة الصَّائِم والقائم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَفْظه اِن الْمُؤْمِن ليدرك بِحسن الْخلق دَرَجَات قَائِم اللَّيْل وصائم النَّهَار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِيْث اَبِیْ اُمَامَةَ اِلَّا انه قَالَ اِن الرجل ليدرك بِحسن خلقه دَرَجَة الْقَائِم بِاللَّيْلِ الظامیء بالهواجر

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے'

''بے شک مومن اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کے درجے تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''بے شک مومن اچھے اخلاق کے ذریعے رات کو نوافل پڑھنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجات تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بے شک آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کے وقت نوافل پڑھنے والے اور دن میں پیاسے رہنے والے (یعنی روزہ دار) کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے''۔

4007 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله ليبلغ العَبْد بِحسن خلقه دَرَجَة الصَّوْم وَالصَّلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرط مُسْلِم

وَرَوَاهُ اَبُو يعلى من حَدِيْث انس وَزَاد فِیْ اَوله اكمل الْمُؤمنِيْنَ اِيمَانًا احسنهم خلقا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے اچھے اخلاق کی وجہ سے نماز اور روزے کے درجے تک پہنچا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ یہ روایت امام ابویعلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ایمان کے اعتبار سے اہل ایمان میں سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوں''۔

4008 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن العَبْد ليبلغ بِحسن خلقه عَظِيْم دَرَجَات الْاٰخِرَة وَشرف الْمنَازل وَاِنَّهٗ لضعيف الْعِبَادَة وَاِنَّهٗ ليبلغ بِسوء خلقه اَسْفَل دَرَجَة فِیْ جَهَنَّم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات سوى شَيْخه الْمِقْدَام بن دَاوُد وَقد وثق

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کے ذریعے آخرت کے عظیم درجات اور معزز مقامات تک پہنچ جاتا ہے اگرچہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے اور وہ اپنے برے اخلاق کی وجہ سے جہنم کے نچلے ترین درجے تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام طبرانی کے استاد مقدام بن داؤد کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں ویسے انہیں بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

4009 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْمُسلم المسدد ليدرك دَرَجَة الصوام القوام بآيَات اللّٰه بِحسن خلقه وكرم ضريبته

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير ورواة اَحْمد ثِقَات اِلَّا ابْن لَهِيعَة
الضريبة الطبيعة وزنا وَمعنى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''بے شک وہ مسلمان جو اچھے اخلاق کا مالک ہو وہ روزہ رکھنے والے اور اللہ تعالیٰ کی آیات' نوافل میں پڑھنے والے افراد کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے' وہ اپنے اچھے اخلاق کی مدد سے اور مہربان طبیعت کی وجہ سے (وہ اس مقام پہنچتا ہے)''۔
یہ روایت امام احمد نے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام احمد کے راوی ثقہ ہیں صرف ابن لہیعہ کا معاملہ مختلف ہے۔
لفظ ضریبہ لفظ طبیعہ کے ساتھ وزن اور معانی کے اعتبار سے مناسبت رکھتا ہے۔

4010 - وَعَن صَفْوَان بن سليم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلا اُخبركُمْ بايسر الْعِبَادَة واهونها على الْبدن الصمت وَحسن الْخلق
رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت مُرْسلا

❀❀ حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''کیا میں تمہیں سب سے زیادہ آسان عبادت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو جسم کے لئے سب سے زیادہ ہلکی ہے؟ خاموش رہنا اور اچھے اخلاق''۔
یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4011 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كرم الْمُؤمن دينه ومروء ته عقله وحسبه خلقه
رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة مُسلم بن خَالِد الزنجِي وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا مَوْقُوْفًا على عمر صحح اِسْنَاده وَلَعَلَّه اشبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''مومن کی عزت اس کا دین ہے' اور اس کی مروت اس کی عقل ہے' اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں''
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم اور بیہقی نے بھی نقل کی ہے ان سب نے اسے مسلم بن خالد زنگی کے حوالے سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اسے امام بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے' اور شاید یہی زیادہ موزوں ہے۔

4012 - وَعَنْ اَبِي ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا ذَر لَا عقل كالتدبير وَلَا ورع كَالْكَفِّ وَلَا حسب كحسن الْخلق
رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَغَيره فِيْ آخر حَدِيْثٍ طَوِيل تقدم مِنْهُ قِطْعَة فِي الظُّلم

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تدبیر کی مانند کوئی عقل مندی نہیں ہے'

اور پرہیز کی مانند کوئی احتیاط نہیں ہے اور اچھے اخلاق کی مانند کوئی حسب نہیں ہے"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ یہ ایک طویل حدیث کے آخر میں ذکر ہوئی ہے جس کا کچھ حصہ ظلم سے متعلق باب میں پہلے گزر چکا ہے۔

4013 - وَتَقَدَّمَ فِی الْاِخْلَاصِ حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَهٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِیْمًا وَلِسَانَهٗ صَادِقًا وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِیْقَتَهٗ مُسْتَقِیْمَةً الْحَدِیْثَ

❀❀ اخلاص سے متعلق باب میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث گزر چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کرلیا اس نے اپنے دل کو سلامتی والا بنایا زبان کو سچا بنادیا نفس کو مطمئن بنالیا اور اس کے اخلاق ٹھیک ہوں"...... الحدیث۔

4014 - وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ حُسْنُ الْخُلُقِ ثُمَّ اَتَاهُ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَقَالَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ حُسْنُ الْخُلُقِ ثُمَّ اَتَاهُ عَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ حُسْنُ الْخُلُقِ ثُمَّ اَتَاهُ مِنْ بَعْدِهٖ یَعْنِیْ مِنْ خَلْفِهٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ لَا تَفْقَهُ حُسْنُ الْخُلُقِ هُوَ اَنْ لَا تَغْضَبَ اِنِ اسْتَطَعْتَ

رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِیُّ فِیْ کِتَابِ الصَّلَاةِ مُرْسَلًا هٰکَذَا

❀❀ حضرت علاء بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سامنے کی طرف سے آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق پھر وہ دائیں طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق پھر وہ بائیں طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق پھر وہ پیچھے کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم سمجھ نہیں رہے؟ اچھے اخلاق اور اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم سے ہوسکے تو تم غصہ نہ کرو"

یہ روایت محمد بن نصر مروزی نے کتاب الصلوٰۃ میں اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4015 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا وَبِبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْکَذِبَ وَاِنْ کَانَ مَازِحًا وَبِبَیْتٍ فِیْ اَعْلَی الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهٗ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَتَقَدَّمَ لَفْظُهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو جھگڑے کو ترک کردیتا ہے اگرچہ وہ حق پر ہی ہو اور اس

شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو جھوٹ بولنے کو ترک کر دیتا ہے اگرچہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو اور اس شخص کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4016 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إن من أحبكم إلَيَّ وأقربكم مني مَجْلِسا يَوْمَ الْقِيَامَة أحسنكم اَخلاقًا الحَدِيْث ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے"......الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4017 - وَرُوِيَ عَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حسن الْخلق خلق الله الْأَعْظَم ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوق ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4018 - وَرُوِيَ عَن جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن جِبْرِيْل عَن اللّٰه تَعَالٰى قَالَ إن هٰذَا دين ارتضيته لنَفْسِي وَلَنْ يصلح لَهُ إِلَّا السخاء وَحسن الْخلق فأكرموه بهما مَا صحبتموه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَتقدم فِي الْبُخل والسخاء حَدِيْث عمرَان بن حُصَيْن بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"میں اپنی ذات کے لئے اس دین سے راضی ہو گیا ہوں اور اس کے لئے سب سے زیادہ مناسب چیز سخاوت اور اچھے اخلاق ہیں تو تم ان دونوں کے ذریعے اس کی عزت افزائی کرو جب تک تم اس کے ساتھ رہتے ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس سے پہلے بخل اور سخاوت سے متعلق باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے جو اسی مفہوم سے تعلق رکھتی ہے۔

4019 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أوحى الله إلَى إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام يَا خليلي حسن خلقك وَلَوْ مَعَ الْكفَّار تدخل مدْخل الْاَبْرَار وَإن كلمتي سبقت لمن حسن خلقه اَن أظلهُ تَحت عَرْشِي وَاَن اسقيه من حَظِيرَة قدسي وَاَن أدنيه من جواري ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ اے میرے خلیل تم اپنے اخلاق کو اچھا رکھو خواہ کفار کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو تم نیک لوگوں کی جگہ میں داخل ہو جاؤ گے اور جس شخص کے اخلاق اچھے ہوں اس کے بارے میں میری طرف سے یہ بات پہلے سے طے ہو چکی ہے کہ میں اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا اور میں اسے اپنے حظیرۃ القدس میں سے پلاؤں گا اور میں اسے اپنا پڑوس نصیب کروں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4020 - وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا حسن الله خلق رجل وخلقه فتطعمه النَّار اَبَدًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بندے کی ظاہری شکل وصورت اور اخلاق اللہ تعالیٰ نے اچھے رکھے ہوں اسے آگ کبھی نہیں کھائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4021 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا اخبركُم باحبكم اِلَيّ واقربكم منى مَجْلِسا يَوْم الْقِيَامَة فَاَعَادَهَا مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ احسنكم خلقا . رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا؟ یہ بات آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ دہرائی لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق کا مالک ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4022 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَر فَقَالَ يَا اَبَا ذَر اَلا ادلك على خصلتين هما اخف على الظّهْر واثقل على الْمِيزَان من غَيرهمَا قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلَيْك بِحسن الْخلق وَطول الصمت فوالذى نَفسِي بِيَدِهٖ مَا عمل الْخَلَائق بمثلهما

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ رُوَاته ثِقَات وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي كتاب الثَّوَاب بِاِسْنَادٍ واه عَنْ اَبِي ذَر وَلَفْظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَر اَلا ادلك على افضل الْعِبَادَة واخفها على الْبدن واثقلها فِي الْمِيزَان واهونها على اللِّسَان قلت بلٰى فدَاك اَبِي وَاُمِّي قَالَ عَلَيْك بطول الصمت وَحسن الْخلق فَاِنَّك لست بعامل يَا اَبَا ذَر بمثلهما

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی دو خصلتوں کی طرف نہ کروں جو کرنے میں آسان ہیں اور میزان میں دیگر خصلتوں کے مقابلے میں زیادہ وزنی ہوں گی؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق اور زیادہ تر خاموش رہنا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مخلوق نے ان جیسا عمل نہیں کیا ہوگا

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی اور امام بزار اور امام یعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے ابوشیخ بن حیان نے کتاب الثواب میں واہی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی سب سے زیادہ فضیلت والی عبادت کی طرف نہ کروں جو جسم کے لئے سب سے ہلکی ہے اور میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگی اور زبان پر آسان ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ تر خاموش رہنا اور اچھے اخلاق اے ابوذر! تم ان جیسا اور کوئی عمل نہیں کرو گے''۔

4023 - وَرَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اَلا انبئك بامرين خَفِيف مؤنتهما عَظِيْمٍ اجرهما لم تلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بمثلهما طول الصمت وَحسن الْخلق

❀❀ انہوں نے یہی روایت حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! کیا میں تمہیں دو ایسے کاموں کے بارے میں نہ بتاؤں جن میں محنت کم ہوتی ہے اور جن میں اجر عظیم ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان جیسے (کسی اور عمل) کے ہمراہ حاضر نہیں ہوگے؟ زیادہ تر خاموش رہنا اور اچھے اخلاق''۔

4024 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اُخبركُمْ بخياركم قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أطولكم أعمارا وَاَحْسَنُكُمْ اَخلَاقًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ ابْن اِسْحَاق وَلَمْ يُصَرح فِيْهِ بِالتَّحْدِيْثِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی۔ جی ہاں۔ یا رسول اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر کے حوالے سے طویل اور اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے لوگ''۔

یہ روایت امام بزار نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابن اسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں اس نے تحدیث کی صراحت نہیں کی ہے۔

4025 - وَعَن اُسَامَة بن شريك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا على رؤوسنا الطير مَا يتَكَلَّم منا مُتَكَلم اِذْ جَاءَهُ اُنَاس فَقَالُوْا من اَحَبَّ عباد اللّٰه اِلَى اللّٰه تَعَالٰى قَالَ اَحْسنهم خلقا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس یوں بیٹھتے تھے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں ہم میں سے کوئی شخص آپ ﷺ کے ساتھ کلام نہیں کرتا تھا اسی دوران کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب بندے کون سے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

4026 - وَفِی رِوَایَةٍ لِابْنِ حبَان بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا خير مَا أعطي الْإِنْسَان قَالَ خلق حسن

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِ هٰذِهِ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح على شَرطهمَا وَلَمْ يخرجَاهُ لِأَن أُسَامَة لَيْسَ لَهُ سوى رَاوٍ وَاحِد كَذَا قَالَ وَلَيْسَ بِصَوَاب فَقَدْ روى عَنْهُ زِيَاد بن علاقَة وَابْن الْأَقْمَر وَغَيرهمَا

ابن حبان کی ایک روایت جو اس کی مانند ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

"اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق"۔

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے اس کی مانند نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے تاہم ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا کیونکہ اسامہ نامی راوی سے ایک راوی کے علاوہ اور کسی نے یہ روایت نقل نہیں کی اور یہ بات درست نہیں ہے

زیاد بن علاقہ اور ابن اقمر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

4027 - وَعَن جَابر بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كنت فِي مجْلِس فِيهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسمرَة وَأَبُو أُمَامَة فَقَالَ إِن الْفُحْش والتفحش ليسَا من الْإِسْلَام فِي شَيْءٍ وَإِن أحسن النَّاس إسلاما أحسنهم خلقا . رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَإِسْنَاد أَحْمد جيد وَرُوَاته ثِقَات

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک محفل میں موجود تھا جس میں نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فحش کلامی اور بدزبانی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور لوگوں میں سب سے اچھا اسلام اس شخص کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں"

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد کی سند عمدہ ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4028 - وَعَن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَن معَاذ بن جبل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرَادَ سفرا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أوصني قَالَ اعبد اللّٰه لَا تشرك بِهِ شَيْئًا

قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ زِدْنِي . قَالَ إِذا أَسَأْت فَأحْسن

قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ اسْتَقِم ولتحسن خلقك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر پر جانے لگے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرانا انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مزید ارشاد فرمائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کوئی برائی کر دو تو پھر اچھائی بھی کر لینا انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! مزید ارشاد فرمائیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مستقیم رہنا اور تمہارے اخلاق اچھے رہیں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4029 - وَرَوَاهُ مَالك عَن معَاذ قَالَ كَانَ آخر مَا أوصاني بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن وضعت رجْلي فِي الغرز أَن قَالَ يَا معَاذ أحسن خلقك للنَّاس

❀❀ یہی روایت امام مالک نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے آخری نصیحت یہ کی تھی یہ اس وقت کی تھی جب میں نے اپنا پاؤں لگام میں رکھ دیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تھا: اے معاذ! لوگوں کے لئے اپنے اخلاق کو اچھے رکھنا۔

4030 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ الله حَيْثُمَا كنت وَأتبع السَّيئَة الْحَسَنَة تمحها وخالق النَّاس بِخلق حسن . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا خواہ تم جہاں کہیں بھی ہو اور برائی کے بعد اچھائی کر لینا وہ اچھائی اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4031 - وَعَن عُمَيْر بن قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَي الصَّلَاة أفضل قَالَ طول الْقُنُوت

قَالَ فَأَي الصَّدَقَة أفضل قَالَ جهد الْمقل . قَالَ أَي الْمُؤمنِينَ أكمل إِيمَانًا قَالَ أحْسنهم خلقا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط من رِوَايَة سُوَيْد بن إِبْرَاهِيم أبي حَاتِم وَلَا بَأْس بِهٖ فِي المتابعات

❀❀ حضرت عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس میں طویل قیام ہو اس نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی غریب شخص محنت کر کے کرے اُس نے دریافت کیا: کون سے مومن کا ایمان زیادہ کامل ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا اخلاق اچھا ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں سوید بن ابراہیم ابوحاتم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور متابعات میں اس کے بارے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4032 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ كَمَا اَحْسَنْتَ خلقي فَاَحْسِنْ خلقي . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! جس طرح تو نے میری ظاہری تخلیق خوبصورت کی ہے اسی طرح میرے اخلاق کو بھی اچھے رکھنا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4033 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن احبكم اِلَىّ احاسنكم اَخلَاقًا الموطئون اكنافا اَلَّذِيْنَ يالفون ويؤلفون وَاِن ابغضكم اِلَىّ المشاؤن بالنميمة المفرقون بَيْنَ الْاَحِبَّة الملتمسون للبرآء الْعَيْب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير والأوسط وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْث عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد بِاخْتِصَار وَيَاْتِىْ فِى النميمة اِنْ شَاءَ اللّٰه حَدِيْث عبد الرَّحْمٰن بن غنم بِمَعْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں' جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں اور جو منکسر المزاج ہوں وہ دوسروں سے محبت رکھتے ہوں اور لوگ ان سے محبت رکھتے ہوں اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو چغلیاں کرتے ہیں دوستوں کے درمیان علیحدگی کروادیتے ہیں اور لوگوں کی عیب چینی کرتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام بزار نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' آگے چل کر چغلی کرنے سے متعلق باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث آئے گی جو اسی مفہوم سے تعلق رکھتی ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

4034 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ اُم حَبِيبَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْاَة يكون لَهَا زوجان ثُمَّ تَمُوْت فَتدخل الْجَنَّة هِيَ وزوجاها لأيهما تكون لِلْاَوَّلِ اَوْ لِلْاٰخر قَالَ تخير أحسنهما خلقا كَانَ مَعهَا فِى الدُّنْيَا يكون زَوجهَا فِى الْجَنَّة يَا اُم حَبِيبَة ذهب حسن الْخلق بِخَير الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَالْبَزَّار بِاخْتِصَار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ اَيْضًا فِى الْكَبِيْر والأوسط من حَدِيْث اُم سَلمَة فِىْ آخر حَدِيْث طَوِيل يَاْتِىْ فِىْ صفة الْجَنَّة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! بعض اوقات کسی عورت کے دو شوہر ہوتے ہیں پھر جب وہ انتقال کر کے جنت میں داخل ہوگی اور وہ عورت بھی جنت میں چلی جائے گی' اس کے دونوں شوہر بھی جنت میں چلے جائیں گے تو وہ عورت کس کو ملے گی پہلے شوہر کو یا دوسرے شوہر کو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ عورت ان دونوں میں سے اس کو اختیار کرے گی جو دنیا میں اس کے ساتھ زیادہ اچھے اخلاق کے ساتھ رہتا رہا ہو تو وہی شخص جنت میں بھی اس کا شوہر بن جائے گا' اے اُم حبیبہ! اچھے اخلاق دنیا اور آخرت کی ساری بھلائی لے جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے یہی روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے۔ یہ حدیث آگے چل کر جنت کی صفت سے متعلق باب میں آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

4035 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخلق الْحسن یذیب الْخَطَایَا کَمَا یذیب المَاء الجلید والخلق السوء یفْسد الْعَمَل کَمَا یفْسد الْخل الْعَسَل

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالأوسط وَالْبَیْہَقِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اچھا اخلاق گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح پانی چٹیل پتھر سے پھسل جاتا ہے' اور برا اخلاق گناہوں کو یوں خراب کر دیتا ہے' جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4036 - وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اکمل الْمُؤْمِنِیْنَ اِیمَانًا أحْسنہم خلقا وخیارکم خیارکم لأَھله

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْبَیْہَقِیّ اِلَّا انہ قَالَ وخیارکم خیارکم لنسائھم ۔ وَالْحَاکِم دون قَوْلہ وخیارکم خیارکم لأَھله ۔ وَرَوَاہُ بِدُوْنِہٖ اَیْضًا مُحَمَّد بن نصر الْمروزِیّ وَزَادَ فِیْہِ وَاِن الْمَرْء لَیَکُوْن مُؤمنا وَاِن فِیْ خلقه شَیْئًا فینقص ذٰلِکَ من اِیمَانه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومنوں میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ شخص ہے' جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے' جو اپنی بیوی کے حق میں سب سے بہتر ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ بہتر ہوں''۔

امام حاکم نے یہ روایت نقل کی ہے تاہم یہ الفاظ نقل نہیں کیے:

''تم میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ بہتر ہوں''۔

اسی روایت کو ان الفاظ کے بغیر محمد بن نصر مروزی نے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ایک شخص مومن ہوتا ہے' لیکن اس کے اخلاق میں کچھ خرابی ہوتی ہے' تو اسی حساب سے اس کے ایمان میں کمی ہو جاتی ہے''۔

4038 - وَعَن رجل من مزینة قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا أفضل مَا اُوْتِیَ الرجل الْمُسلم قَالَ الْخلق الْحسن ۔ قَالَ فَمَا شَرّ مَا اُوْتِیَ الرجل الْمُسلم قَالَ اِذا کرھت اَن یری عَلَیْکَ شَیْءٌ فِیْ نَادِی الْقَوْم فَلَا تَفْعَلهُ

اِذا خلوت . رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِيْ كِتَابِه عَن معمر عَنْ اَبِيْ اِسْحَاق عَنْهُ

❀❀ مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! مسلمان شخص کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق اس نے عرض کی. مسلمان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے زیادہ بری چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی موجودگی میں جس چیز کی طرف اپنی نسبت تمہیں ناپسند ہو تم وہ کام اس وقت بھی نہ کرنا جب تم تنہائی میں ہو"۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں معمر کے حوالے سے ابواسحاق کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے۔

4039 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذِهِ الْاَخْلَاق من اللّٰه فَمَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ خيرا منحه خلقا حسنا وَمَنْ اَرَادَ بِهٖ سوء ا منحه خلقا سَيِّئًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے اسے اچھا اخلاق عطا کر دیتا ہے اور جس شخص کے بارے میں برائی کا ارادہ کر لیتا ہے اسے برا اخلاق عطا کرتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4040 - وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن احبكم اِلَیَّ واقربكم منی فِي الْاٰخِرَةِ محاسنكم اَخْلَاقًا وَّان ابغضكم اِلَیَّ وابعدكم منی فِي الْاٰخِرَةِ اسوؤكم اَخْلَاقًا الثرثارُوْنَ المتفيهقون المتشدقون

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيث جَابر وَحسنه لم يذكر فِيهِ اسوؤكم اَخْلَاقًا

وَزَاد فِي آخِره قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد علمنَا الثرثارُوْنَ والمتشدقون فَمَا المتفيهقون قَالَ المتكبرون

الثرثار بثاء ين مثلثتين مفتوحتين هُوَ الْكثير الْكَلَام تكلفا

والمتشدق هُوَ الْمُتَكَلّم بملء شدقه تفاصحا وتعظيما لكَلَامه

والمتفيهق اَصله من الفهق وَهُوَ الامتلاء وَهُوَ بِمَعْنى المتشدق لِاَنَّهُ الَّذِي يمْلَا فَمه بالْكَلَام ويتوسع فِيهِ اِظْهَارًا لفصاحته وفضله واستعلاء على غَيره وَلِهٰذَا فسره النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالمتكبر

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور آخرت میں مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق برے ہوں گے وہ لوگ جو تکلف کے ساتھ کلام کرتے ہیں اور بنا سنوار کر منہ ٹیڑھا کر کے بات کرتے ہیں"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے'اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں بھی نقل کیا ہے امام ترمذی نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے'اور اسے حسن قرار دیا ہے تاہم انہوں نے اس میں برے اخلاق کا ذکر نہیں کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ثرثارون اور متشدقون کا تو ہمیں پتہ ہے۔ یہ متفیہقون کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکبر کرنے والے لوگ"

ثرثار سے مراد تکلف کے ساتھ بکثرت کلام کرتا ہے

لفظ متشدق سے مراد باچھوں کو پھیلا کر بنا سنوار کر کلام کرتا ہے

لفظ متفیھق اصل میں فہق سے ماخوذ ہے' جس کا مطلب بھر جانا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص بنا سنوار کر کلام کرتا ہو وہ اپنا منہ کلام کے ذریعے بھر لیتا ہے' اور اپنی فصاحت اور فضیلت اور دوسروں پر اپنی نمایاں حیثیت کے اظہار کے لئے اس میں گنجائش سے کام لیتا ہے' اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ اس سے مراد متکبر شخص ہے۔

4041 - وَعَنْ رَافِع بن مكيث وَكَانَ مِمَّن شهد الْحُدَيْبِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الْخلق نَمَاء وَسُوء الْخلق شُؤْم وَالْبر زِيَادَة فِي الْعُمر وَالصَّدَقَة تدفع ميتَة السوء

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد بِاخْتِصَار وَفِيْ اِسنادهما راو لم يسم وَبَقِيَّة اِسْنَاده ثِقَات

❀❀ حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ جنہیں صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اچھے اخلاق بہتری اور برے اخلاق نحوست ہیں نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے' اور صدقہ بری موت کو پرے کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابوداؤد نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے ان دونوں کی سند میں ایک راوی ہے جن کا نام بیان نہیں ہوا ہے' اس روایت کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

4042 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشؤم قَالَ سوء الْخلق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! نحوست کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برے اخلاق۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4043 - وَرَوَاهُ فِيْهِ اَيْضًا من حَدِيْث عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشؤم سوء الْخلق

❀❀ یہ روایت انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "نحوست، برے اخلاق ہیں"۔

4044 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من شَيْء اِلَّا لَهُ تَوْبَة

إِلَّا صَاحب سوء الْخلق فَإِنَّهُ لَا يَتُوب من ذَنب إِلَّا عَاد فِي شَر مِنْهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأصبهاني

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر کام کی توبہ ہو سکتی ہے البتہ برے اخلاق والے شخص کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ کسی گناہ سے توبہ کرے گا تو اس سے زیادہ برے گناہ کا دوبارہ ارتکاب کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں اور امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4045 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْأَصْبَهَانِيّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَزِيرَة لم يسمه عَنْ مَيْمُون بن مهْرَان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذَنْب أعظم عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من سوء الْخلق وَذٰلِكَ اَن صَاحبه لَا يخرج من ذَنْب إِلَّا وَقع فِي ذَنْب . وَهٰذَا مُرْسل

❀❀ اصبہانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برے اخلاق سے زیادہ بڑا گناہ اور کوئی نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو کرنے والا شخص جب کسی ایک گناہ سے نکلتا ہے تو ایک اور گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت مرسل ہے۔

4046 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أعوذ بك من الشقاق والنفاق وَسُوء الْأَخْلَاق . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے

''اے اللہ! میں بدنصیبی منافقت اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِي الرِّفْق والأناة والحلم

باب: نرمی مہربانی اور بردباری کے بارے میں ترغیبی روایات

4047 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اللّٰه رَفِيق يحب الرِّفْق فِي الْأَمر كُله . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4048 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم إِن اللّٰه رَفِيق يحب الرِّفْق وَيُعْطِي على الرِّفْق مَا لَا يُعْطي على العنف وَمَا لَا يُعْطي على سواهُ

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے وہ مہربانی کو پسند کرتا ہے اور وہ مہربانی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو وہ سختی پر عطا نہیں کرتا یا اس کے علاوہ کسی چیز پر عطا نہیں کرتا''۔

4049 - وعنها اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرِّفْق لَا يكون فِي شَىْءٍ اِلَّا زانه وَلَا ينْزع من شَىْءٍ اِلَّا شانه . رَوَاهُ مُسْلِم

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نرمی جس کسی چیز میں بھی ہوگی اسے سنوار دے گی اور جس کسی چیز سے الگ کی جائے گی اسے بدنما کر دے گی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4050 - وَعَن جرير بن عبد اللّٰه رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليعطي على الرِّفْق مَا لَا يُعْطي على الْخرق وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰه عبدا اعطاهُ الرِّفْق مَا من اَهْل بَيت يحرمُونَ الرِّفْق اِلَّا حرمُوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ مُسلِم وَاَبُو دَاوُد مُخْتَصرًا من يحرم الرِّفْق يحرم الْخَيْر زَاد اَبُو دَاوُد كُله

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی پر عطا نہیں کرتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے نرمی عطا کر دیتا ہے جس بھی گھرانے کے لوگ نرمی سے محروم ہوں وہ واقعی محروم ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام مسلم اور امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:) ''جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا''۔

امام ابوداؤد نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''وہ پوری کی پوری بھلائی سے محروم رہا''۔

4051 - وَعَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اعطي حَظه من الرِّفْق فَقَدْ اعطي حَظه من الْخَيْر وَمَنْ حرم حَظه من الرِّفْق فَقَدْ حرم حَظه من الْخَيْر

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو نرمی میں سے حصہ عطا کر دیا جائے اسے بھلائی میں سے اس کا حصہ عطا کر دیا جاتا ہے اور جس شخص کو نرمی میں سے حصے سے محروم رکھا جائے اسے بھلائی میں سے اس کے حصے سے محروم رکھا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4052 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يحب الرِّفْق ويرضاه ويعين عَلَيْهِ مَا لَا يعين على العنف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ من رِوَايَة صَدَقَة بن عبد اللّٰه السمين وَبَقِيَّة اِسْنَاده ثِقَات

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے اور اس سے راضی رہتا ہے اور اس کے حوالے سے وہ مدد کرتا ہے جو وہ سختی پر نہیں کرتا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے صدقہ بن عبداللہ سمین سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

4053 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَة ارفقى فَإِنَّ اللّٰه إِذا اَرَادَ بِاَهْل بَيْت خيرا اَدخل عَلَيْهِمُ الرِّفْق

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار من حَدِيْثِ جَابر ورواتهما رُوَاة الصَّحِيْح

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: عائشہ! نرمی سے کام لو کیونکہ اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو ان پر نرمی داخل کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان دونوں کی روایتوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4054 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّفْق يمن والخرق شُؤْم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"نرمی برکت ہے اور سختی نحوست ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4055 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اعطى اَهْل بَيت الرِّفْق إِلَّا نفعهم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس گھرانے والوں کو نرمی عطا کی جائے وہ انہیں فائدہ ہی دیتی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4056 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيْهِ نشر اللّٰه عَلَيْهِ كنفه وَاَدخلهُ جنته رفق بالضعيف وشفقة على الْوَالِدين وإحسان إِلَى الْمَمْلُوك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کو پھیلا دے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا کمزور کے ساتھ نرمی والدین پر شفقت اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

4057 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الرِّفْق فِيْ شَيْءٍ قطّ

اِلَّا زانه وَلَا كَانَ الْخرق فِیْ شَیْءٍ قطّ اِلَّا شانه وَاِن اللّٰه رَفِیق یحب الرِّفْق ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لین وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَعِنْده الْفُحْش مَکَان الْخرق وَلَمْ یقل وَاِن اللّٰه اِلٰی آخِره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نرمی جس کسی چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کردے گی اور سختی جس کسی چیز میں بھی ہوگی اسے بدنما کردے گی بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور انہوں نے لفظ ''سختی'' کی جگہ لفظ ''فاشی'' استعمال کیا ہے اور یہ الفاظ نقل نہیں کیے:

''بے شک اللہ تعالیٰ'' ۔ اس کے بعد سے لے کے آخر تک کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

4058 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَال اَعْرَابِی فِی الْمَسْجد فَقَامَ النَّاس اِلَيْهِ لیقعوا فِیْهِ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعوه واریقوا علی بَوْله سجلا من مَاء اَوْ ذنوبا من مَاء فَاِنَّمَا بعثتم میسرین وَلَمْ تبعثوا معسرین ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ ۔ السّجل بِفَتْح السِّین الْمُهْملَة وَسُکُوْن الْجِیم هِیَ الدَّلْو الممتلئة مَاء والذنوب بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة مثل السّجل وَقِیْلَ هِیَ الدَّلْو مُطلقًا سَوَاء کَانَ فِیْهَا مَاء اَوْ لم یکن وَقِیْلَ دون الملای

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا لوگ اس کی طرف جانے لگے تاکہ اس کی پٹائی کریں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کرنے دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دینا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) کیونکہ تمہیں آسانی فراہم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تمہیں سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ سجل یہ اس ڈول کو کہتے ہیں: جو پانی سے بھرا ہوا ہو۔

لفظ ذنوب یہ بھی ڈول کی مانند ہوتا ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد مطلق طور پر ڈول ہوتا ہے خواہ اس میں پانی موجود ہو یا نہ ہو اور ایک قول کے مطابق وہ ڈول ہوتا ہے جو مکمل بھرا ہوا نہ ہو۔

4059 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یسروا وَلَا تُعَسِّرُوا وبشروا وَلَا

4059-صحیح البخاری - کتاب العلم' باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتخولہم بالموعظۃ والعلم - حدیث:69صحیح البخاری - کتاب الأدب' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "یسروا ولا - حدیث:5780صحیح مسلم - کتاب الجہاد والسیر' باب فی الأمر بالتیسیر - حدیث: 3351مستخرج أبی عوانۃ - مبتدأ کتاب الجہاد' بیان الخبر الموجب علی الموجہ لقتال المشرکین - حدیث: 5268مصنف ابن أبی شیبۃ - کتاب الأدب' ما ذکر فی الغضب مما یقولہ الناس - حدیث:24858السنن الکبری للنسائی - کتاب العلم' التخول بالموعظۃ - حدیث:5719مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ - حدیث:12114مسند الطیالسی - أحادیث النساء' وما أسند أنس بن مالک الأنصاری - وأبو التیاح عن أنس' حدیث:2185مسند ابن الجعد - أبو التیاح یزید بن حمید الضبعی' حدیث: 1147مسند أبی یعلی الموصلی - أبو التیاح' حدیث:4061المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمہ عبد اللہ' وما أسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما - طاوس' حدیث:10747الأدب المفرد للبخاری - باب التسکین' حدیث:488

تنفروا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''آسانی فراہم کرو سختی نہ کرو خوشخبری دو متنفر نہ کرو''۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4060 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مَا خير رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ امرين قطّ اِلَّا اَخذ ايسرهما مَا لم يكن اِثْمًا فَإِن كَانَ ثَمَّ اِثْم كَانَ ابعد النَّاس مِنْهُ وَمَا انتقم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لنَفسِهِ فِيْ شَيْءٍ قطّ اِلَّا اَن تنتهك حُرْمَة اللّٰه فينتقم لله تَعَالٰى
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو معاملات کے درمیان اختیار دیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار کیا جو ان دونوں میں زیادہ آسان ہوتا تھا جبکہ وہ کوئی گناہ کا کام نہ ہو اگر وہ کوئی گناہ کا کام ہوتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سب سے زیادہ دور رہتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی بھی کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ جب اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کو پامال کیا جاتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے لئے انتقام لیا کرتے تھے''۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4061 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اخبركُم بِمن يحرم على النَّار اَوْ بِمن تحرم عَلَيْهِ النَّار تحرم على كل هَين لين سهل
رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه فِيْ اِحْدٰى رواياته اِنَّمَا تحرم النَّار على كل هَين لين قريب سهل

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں بتاؤں جو آگ پر حرام ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آگ اس پر حرام ہوگی وہ ہر اس شخص پر حرام ہوگی جو آسان' نرم اور سہل ہو''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان کی مختلف روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''بے شک آگ ہر آسان' نرم' ساتھ رہنے والے اور سہل شخص پر حرام ہے''۔

4062 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التاني من اللّٰه والعجلة من الشَّيْطَان وَمَا اَحَد اكثر معاذير من اللّٰه وَمَا من شَيْءٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من الْحَمد
رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''آرام سے کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ سے زیادہ معذرت قبول کرنے والا اور کوئی نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک حمد سے زیادہ پسندیدہ چیز اور کوئی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4063 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للاشج اِن فِيك لخصلتين يحبهما اللّٰه وَرَسُوله الْحلم والأناة . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (عبدالقیس قبیلے کے سردار) اشج سے ارشاد فرمایا: تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں بردباری اور نرمی‘‘

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4064 - وَرُوِىَ عَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا جمع اللّٰه الْخَلَائق نَادَى مُنَاد اَيْنَ اَهْلِ الْفضل قَالَ فَيَقُوْمُ نَاس وهم يسير فَيَنْطَلِقُوْنَ سراعًا اِلَى الْجَنَّة فتتلقاهم الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا نَرَاكُمْ سراعًا اِلَى الْجَنَّة فَمَنْ اَنْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَهْلِ الْفضل فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا فضلكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا اِذا ظلمنَا صَبرنَا وَاِذَا اُسِيءَ اِلَيْنَا حلمنا فَيُقَالُ لَهُمْ ادخُلُوا الْجَنَّة فَنعم أجر العاملين رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

’’جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو (قیامت کے دن) جمع کرے گا تو ایک منادی پکار کر کہے گا کہ فضیلت والے لوگ کہاں ہیں؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور وہ چل پڑیں گے وہ تیزی سے چلتے ہوئے جنت کی طرف جائیں گے راستے میں انہیں فرشتے ملیں گے اور یہ کہیں گے کہ ہم تمہیں دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے چلتے ہوئے جنت کی طرف جا رہے ہو تم کون لوگ ہو؟ وہ جواب دیں گے ہم فضیلت والے لوگ ہیں فرشتے دریافت کریں گے تمہیں کیا فضیلت حاصل تھی؟ وہ جواب دیں گے جب ہمارے ساتھ ظلم کیا جاتا تھا' تو ہم صبر سے کام لیتے تھے جب ہمارے ساتھ برائی کی جاتی تھی' تو ہم بردباری سے کام لیتے تھے تو ان سے کہا: جائے گا کہ تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ جو عمل کرنے والوں کے لئے عمدہ اجر ہے‘‘۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4065 - وَرُوِىَ عَن عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْعَبْد ليدرك بالحلم دَرَجَة الصَّائِم الْقَائِم

زَاد بعض الرُّوَاة فِيْهِ وَاِنَّهُ ليكتب جبارا وَمَا يملك اِلَّا اَهْل بَيته

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

’’بندہ بردباری کی وجہ سے روزہ دار اور نوافل پڑھنے والے کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے‘‘۔

بعض راویوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

’’کسی بندے کو جبار (یعنی سخت مزاج یا متکبر کے) طور پر نوٹ کیا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے اہل خانہ کا مالک ہوتا ہے‘‘۔

یہ روایت ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

4066 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کنت امْشِی مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ برد نجرانی غلیظ الْحَاشِیَۃ فادر کہ اَعْرَابِی فَجَذَبَہٗ بردائہ جذبۃ شَدِیْدَۃ فَنَظَرت اِلٰی صفحۃ عنق رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقد اثر بھا حَاشِیَۃ الرِّدَاءِ من شدۃ جذبتہ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّد مر لی من مَال اللّٰہ الَّذِیْ عندک فَالْتفت اِلَیْہِ فَضحک ثُمَّ امر لَہٗ بعطاء

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے موٹے حاشیے والی ایک نجرانی چادر اوڑھی ہوئی تھی ایک دیہاتی آپ ﷺ کو ملا اس نے آپ کی چادر کو زور سے کھینچا تو میں نے دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس چادر کا نشان آپ ﷺ کی گردن پر پڑ چکا تھا پھر اس شخص نے کہا: اے حضرت محمد! آپ اللہ تعالیٰ کے مال میں سے مجھے کچھ دینے کا حکم دیں جو آپ کے پاس موجود ہے نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف توجہ کی اور آپ ﷺ ہنس پڑے پھر آپ ﷺ نے اسے کچھ دینے کے لئے فرمایا۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4067 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَاَنِّیْ انظر اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِی نَبیا من الْاَنْبِیَاء ضربہ قومہ فادموہ وَھُوَ یمسح الدَّم عَن وَجھہ وَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِر لقومی فَاِنَّھُم لَا یعلمُوْنَ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گویا اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں (یعنی یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے) کہ نبی اکرم ﷺ ایک نبی کے بارے میں یہ بات بیان کر رہے تھے جن کی قوم نے انہیں اتنا مارا کہ ان کا خون نکل آیا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! تو میری قوم کی مغفرت کر دے کیونکہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے ہیں"۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4068 - وَعَن عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَجبت محبۃ اللّٰہ علی من اغضب فحلم

رَوَاہُ الْاَصْبَھَانِیّ وَفِیْ سَنَدہ اَحْمد بن دَاوُد بن عبد الْغفار الْمصْرِیّ شیخ الْحَاکِم وَقد وَثَّقَہُ الْحَاکِم وَحده

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ کی محبت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے جو غصے میں آنے کے باوجود بردباری کا مظاہرہ کرے"۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں امام احمد بن دواد بن عبدالغفار مصری ہے جو امام حاکم کا استاد ہے صرف امام حاکم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

4066- صحیح البخاری - کتاب اللباس باب البرود والحبرۃ والشملۃ - حدیث:5480' صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ باب إعطاء من سأل بفحش وغلظۃ - حدیث:1813' صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ ذکر ما کان یعطی صلی اللہ علیہ وسلم من سألہ من - حدیث:6466' مسند احمد بن حنبل مسند انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حدیث 12323 شعب الایمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان فصل فی الحلم والتؤدۃ والرفق فی الأمور کلہا - حدیث:8211

4069 - وَتقدم حَدِيثُ عبَادَة بن الصَّامِت قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلا انبئكم بِمَا يشرف الله بِهِ الْبُنيان وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا نعم يَا رَسُوْل اللهِ

قَالَ تحلم على من جهل عَلَيْك وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك وَتُعْطِي من حرمك وَتصل من قطعك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بلند عمارتیں (جنت میں) نصیب کرے گا اور اس کی وجہ سے درجات کو بلند کرے گا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرے تم اس کے لئے بردباری کا مظاہرہ کرو جو شخص تم پر ظلم کرے تم اس سے درگزر کرو جو شخص تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو اور جو شخص تم سے قطع رحمی کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

4070 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيد بالصرعة إِنَّمَا الشَّدِيد الَّذِي يملك نَفسه عِنْد الْغَضَب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم ۔ قَالَ الْحَافِظ وَسَيَأْتِيْ بَاب فِي الْغَضَب وَدفعه إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''طاقتور وہ نہیں ہوتا جو پچھاڑ دیتا ہے طاقتور وہ ہوتا ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: غصب اور اس کو دور کرنے سے متعلق باب میں یہ روایت آگے آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

4 - التَّرْغِيب فِي طلاقة الْوَجْه وَطيب الْكَلَام وَغَيْر ذٰلِكَ مِمَّا يذكر

باب: خندہ پیشانی اختیار کرنے اور پاکیزہ گفتگو کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کے علاوہ دیگر امور کا تذکرہ

4071 - عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تحقرن من الْمَعْرُوف شَيْئًا وَلَوْ اَن تلقى اَخَاك بِوَجْه طليق ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

4070-صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب الحذر من الغضب - حديث:5769صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وبأي شيء يذهب الغضب - حديث:4830موطأ مالك - كتاب حسن الخلق' باب ما جاء في الغضب - حديث: 1631جامع معمر بن راشد - الغضب والغيظ وما جاء فيه' حديث: 897مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الغضب مما يقوله الناس - حديث:24863السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' من الشديد - حديث: 9860السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : شهادة أهل العصبية - حديث: 19615مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7060شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والخمسون من شعب الإيمان' فصل في ترك الغضب - حديث:8021الأدب المفرد للبخاري - باب الغضب' حديث:1359

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھلائی میں کسی بھی چیز کو حقیر ہرگز نہ سمجھو خواہ وہ چیز تمہارا اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4072 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من الصَّدَقَة اَن تسلم علی النَّاس وَاَنْت طليق الْوَجْه

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَهُوَ مُرْسل

حسن بصری نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صدقہ کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں کو سلام کرو''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ اور یہ روایت مرسل ہے۔

4073 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل مَعْرُوف صَدَقَة وَاِن من الْمَعْرُوف اَن تلقى اَخَاك بِوَجْه طلق وَاَن تفرغ من دلوك فِیْ اِنَاء اَخِيك

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيح وصدره فِی الصَّحِيْحَيْنِ من حَدِيْث حُذَيْفَة وَجَابر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نیکی صدقہ ہے اور نیکی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملو اور تم اپنے ڈول کے ذریعے اپنے بھائی کے برتن میں پانی انڈیل دو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اس کا ابتدائی حصہ صحیحین میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4074 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تبسمك فِیْ وَجه اَخِيك صَدَقَة وامرك بِالْمَعْرُوفِ ونهيك عَن الْمُنكر صَدَقَة وارشادك الرجل فِیْ اَرض الضلال لَك صَدَقَة واماطتك الْاَذَى والشوك والعظم عَن الطَّرِيْق لَك صَدَقَة وافراغك من دلوك فِی دلو اَخِيك لَك صَدَقَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَزَاد وبصرك للرجل الرَّدِیء الْبَصَر لَك صَدَقَة

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کے ملنا صدقہ ہے تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے تمہارا کسی شخص کی راستے کے بارے میں رہنمائی کردینا صدقہ ہے تکلیف دہ چیز کو یا کانٹے کو یا ہڈی کو راستے سے ہٹا دینا صدقہ ہے یہ تمہارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تمہارا اس شخص کی رہنمائی کرنا جس کی بینائی کمزور ہو صدقہ ہے''۔

4075 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تبسمك فِيْ وَجه اَخِيك يكْتب لَكَ بِهِ صَدَقَة واماطتك الْاَذَى عَن الطَّرِيق يكْتب لَكَ بِهِ صَدَقَة وَاِن اَمرك بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَة وارشادك الضال يكْتب لَكَ بِهِ صَدَقَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة يحيى بن اَبِيْ عَطاء وَهُوَ مَجْهُوْل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا اپنے بھائی کے لئے مسکرا دینا تمہارے لئے صدقہ کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا تمہارے لئے صدقہ کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے تمہارا نیکی کا حکم دینا تمہارے لئے صدقے کے طور پر نوٹ کیا ہے تمہارا بھٹکے ہوئے شخص کو راستہ بتا دینا تمہارے لئے صدقے کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے یحییٰ بن ابوعطاء سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ راوی مجہول ہے۔

4076 - وَعَنْ اَبِيْ جرى الْهُجَيْمِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتيت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قوم من اَهْلِ الْبَادِيَة فعلمنا شَيْئًا ينفعنا اللّٰه بِهِ فَقَالَ لَا تحقرن من الْمَعْرُوف شَيْئًا وَلَوْ اَن تفرغ من دلوك فِيْ اِنَاء المستسقى وَلَوْ اَن تكلم اَخَاك ووجهك اِلَيْهِ منبسط وَاِيَّاك واسبال الْاِزَار فَاِنَّهُ من المخيلة وَلَا يُحِبهَا اللّٰه وَاِن امْرُؤ شتمك بِمَا يعلم فِيك فَلَا تشتمه بِمَا تعلم فِيْهِ فَاِن اجره لَكَ ووباله على من قَالَه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالنَّسَائِيّ مفرقا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم دیہاتوں کے رہنے والے لوگ ہیں آپ ہمیں ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع عطا کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے ڈول کے ذریعے پانی مانگنے والے شخص کے برتن میں پانی ڈال دو خواہ وہ یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ جب کلام کرو تو تمہارے چہرے پر خوشی کے آثار ہوں اور تم تہبند کو لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر کا حصہ ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے اور کوئی شخص تمہارے اندر موجود برائی کے حوالے سے تمہیں برا کہے تو تم اس چیز کے حوالے سے اسے برا نہ کہنا کہ جس کے بارے میں تمہیں پتہ ہو کہ یہ برائی اس میں پائی جاتی ہے کیونکہ تمہیں اس کا اجر ملے گا اور اس نے جو کچھ کہا ہے اس کا وبال اس پر ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اسے امام نسائی نے الگ الگ کر کے نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

4077 - وَفِيْ رِوَايَة للنسائي فَقَالَ لَا تحقرن من الْمَعْرُوف شَيْئًا اَن تَاتِيه وَلَوْ اَن تهب صلَة الْحَبل وَلَوْ اَن تفرغ من دلوك فِيْ اِنَاء المستسقى وَلَوْ اَن تلقى اَخَاك الْمُسلم ووجهك بسط اِلَيْهِ وَلَوْ اَن تونس الوحشان بِنَفْسِك وَلَوْ اَن تهب الشسع

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم کسی بھی نیکی کے ارتکاب کو حقیر نہ سمجھنا خواہ وہ یہ ہو کہ تم رسی کا ٹکڑا ہبہ کر دو یا اپنے ڈول کے ذریعے پانی مانگنے والے

کے برتن میں پانی ڈال دوخواہ وہ یہ ہو کہ تم اپنے بھائی سے ملو اور تم اس سے خندہ پیشانی سے ملوخواہ وہ یہ ہو کہ تم اپنی ذات کے ذریعے پریشان شخص کو انسیت فراہم کروخواہ وہ یہ ہو کہ تم تسمہ ہبہ کردو"۔

4078 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ والكلمة الطَّيِّبَة صَدَقَة رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم فِیْ حَدِیْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

4079 - وَعَنْ عدی بن حَاتِم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَمَنْ لم يجد فبكلمة طيبَة ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جہنم سے بچنے کی کوشش کروخواہ کھجور کے نصف ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو اگر کسی کو یہ بھی نہیں ملتا تو وہ اچھی بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرے)"۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4080 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن شُرَیْح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنِیْ بِشَیْءٍ یُوجب لی الْجَنَّة قَالَ مُوجب الْجَنَّة اِطْعَام الطَّعَام وافشاء السَّلَام وَحسن الْكَلَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ رُوَاة اَحدهمَا ثِقَات وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ كتاب الصمت وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا عَلَیْك بِحسن الْكَلَام وبذل الطَّعَام وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح وَلَا عِلّة لَهٗ رَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِیْث اَنَس قَالَ قَالَ رجل للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلمنِیْ عملا یدخلنی الْجَنَّة قَالَ اَطْعم الطَّعَام وافش السَّلَام واطب الْكَلَام وصل بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام تدخل الْجَنَّة بِسَلَام

❀❀ مقدام بن شریح نے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جو میرے لئے جنت کو واجب کردے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کو واجب کرنے والی چیزیں کھانا کھلانا، سلام پھیلانا اور اچھی بات کہنا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند کے راوی ثقہ ہیں ابن ابودنیا نے اسے کتاب "الصمت" میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تم پر لازم ہے کہ اچھا کلام کرو اور کھانا خرچ کرو"۔

• امام حاکم کہتے ہیں: یہ روایت صحیح ہے اس میں کوئی علت نہیں ہے امام بزار نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: "ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروادے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ سلام پھیلاؤ اور پاکیزہ گفتگو کرو رات کے وقت نماز ادا کرو جب لوگ سو رہے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔

4081 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة غرفَة

یری ظاھرھا من بَاطِنِھَا وباطنھا من ظاھرھا فقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِیّ لمن ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لمن اطاب الْکَلَام وَاَطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نیام ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطھمَا وَتقدم جملَة من اَحَادِیْث ھٰذَا النَّوْع فِیْ قیام اللَّیْل واطعام الطَّعَام

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک بالاخانہ ہے' جس کا اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا حصہ اندر سے نظر آتا ہے حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کسے ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اسے ملے گا جو پاکیزہ گفتگو کرے گا کھانا کھلائے گا اور رات کو نوافل ادا کرے گا جب لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اس نوعیت سے متعلق دیگر احادیث رات کے وقت قیام کرنے اور کھانا کھلانے سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

التَّرْغِیْب فِیْ اِفشاء السَّلَام وَمَا جَاءَ فِیْ فَضله وترھیب الْمَرْء من حب الْقیام لَهُ

باب: سلام پھیلانے کے بارے میں ترغیبی روایات اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' اور آدمی کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ اس چیز کو پسند کرے کہ اس کے لئے قیام کیا جائے

4082 - عَن عبد اللّٰہ بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَی الْاِسْلَام خیر قَالَ تطعم الطَّعَام وتقرأ السَّلَام علی من عرفت وَمن لم تعرف

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اسلام میں کون سا عمل زیادہ بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور یہ کہ تم اس شخص کو بھی سلام کرو جس سے تم واقف ہو اور اس کو بھی جس سے تم واقف نہیں ہو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4083 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تدخلون الْجنَّة حَتّٰی تؤمنوا وَلَا تؤمنوا حَتّٰی تحَابوا اَلا أدلکم علی شَیْءٍ اِذا فعلتموہ تحاببتم أفشوا السَّلَام بَیْنکُم

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوگے جب تک تم مومن نہیں ہوتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہوگے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں کہ جب تم وہ کام کرلوگے تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے؟ تم اپنے درمیان سلام پھیلاؤ''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4084 - وَعَنِ ابْنِ الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دب اِلَيْكُمْ دَاءِ الْاُمَمِ قبلكُمُ الْبغضَاء والحسد والبغضاء هِيَ الحالقة لَيْسَ حالقة الشّعْر وَلٰكِن حالقة الدّين وَالَّذِىْ نَفسِي بِيَدِهٖ لَا تدخلون الْجَنَّة حَتّٰى تؤمنوا وَلَا تؤمنوا حَتّٰى تحابوا اَلا انبئكم بِمَا يثبت لكم ذٰلِكَ افشوا السَّلام بَيْنكُم . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم سے پہلے کی امتوں کی بیماریاں بغض رکھنا حسد کرنا تمہاری طرف بھی آئیں گی بغض مونڈ دینے والی چیز ہے۔ یہ بالوں کو نہیں مونڈتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک تم مومن نہیں ہوتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہوگے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تمہارے لئے اس چیز (یعنی آپس کی محبت) کو ثابت کردے گی؟ تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4085 - وَرُوِىَ عَن شيبَة الحجبى عَن عَمه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث يصفين لَكَ ود اَخِيك تسلم عَلَيْهِ اِذا لَقيته وَتوسع لَهُ فِي الْمجْلس وَتَدْعُوهُ بِاَحَبِّ اَسْمَائِهِ اِلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ شیبہ حجبی کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔ انہوں نے اپنے چچا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''تین چیزیں تمہارے لئے تمہارے بھائی کی محبت کو نکھار دیں گی جب تم اس سے ملو تو اسے سلام کرو محفل میں اس کے لئے گنجائش پیدا کرو اور اسے اس کے پسندیدہ نام سے بلاؤ''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4086 - وَعَنِ الْبَراء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افشوا السَّلام تسلموا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''تم سلام کو پھیلاؤ تم سلامت رہو گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4087 - وَعَنْ اَبِىْ يُوسُف عبد اللّٰه بن سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس افشوا السَّلام واطعموا الطَّعَام وصلوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدخلوا الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

❀❀ حضرت ابو یوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اے لوگو! کھانا کھلاؤ سلام پھیلاؤ اور رات کے وقت نماز ادا کرو جب لوگ سو رہے ہوں' تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4088 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعبدوا الرَّحْمن وأفشوا السَّلام وأطعموا الطَّعَام تدْخلُوا الْجنان

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهُ

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم غير مَا حَدِيْث من هٰذَا النَّوْع فِيْ إِطْعَام الطَّعَام وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کی عبادت کرو سلام پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ! تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے علاوہ اس نوعیت کی دیگر روایات کھانا کھلانے سے متعلق باب میں اور دیگر ابواب میں گزر چکی ہیں۔

4089 - وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْح رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بِشَيْءٍ يُوجب لي الْجَنَّة قَالَ طيب الْكَلَام وبذل السَّلَام وإطعام الطَّعَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه فِيْ حَدِيْث وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جو میرے لیے جنت کو واجب کردے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاکیزہ گفتگو' سلام کرنا اور کھانا کھلانا''

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

4090 - وَتقدم فِيْ رِوَايَة جَيِّدَة للطبراني قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِيْ على عمل يدخلني الْجنَّة قَالَ إِن من مُوجبَات الْمَغْفِرَة بذل السَّلَام وَحسن الْكَلَام

❀❀ اس سے پہلے امام طبرانی کے حوالے سے ایک عمدہ روایت گزر چکی ہے راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروا دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سلام کرنا اور عمدہ گفتگو کرنا شامل ہیں۔

4091 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حق الْمُسلم على الْمُسلم خمس رد السَّلام وعيادة الْمَرِيض وَاتِّبَاع الْجَنَائِز وَإِجَابَة الدعْوَة وتشميت الْعَاطِس

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

وَلمُسْلِم حق الْمُسلم على الْمُسلم سِتّ

قيل وَمَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذا لَقيته فَسلم عَلَيْهِ وَإِذَا دعَاك فأجبه وَإِذَا استنصحك فانصح لَهُ وَإِذَا

عطس فَحَمِدَ اللّٰہ فشمته وَاِذَا مرض فعده وَاِذَا مَاتَ فَاتبعهُ
وَرَوَاہُ التِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِنَحْوِ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اسے ملو تو اسے سلام کرو، جب وہ تمہیں بلائے تو تم اسے جواب دو جب وہ تم سے خیر خواہی کا طلبگار ہو تو تم اس کی خیر خواہی کرو جب وہ چھینکے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو تم اسے اس کا جواب دو جب وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے' تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ''

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

4092 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افشوا السَّلَام کی تعلوا . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سلام کو پھیلاؤ تاکہ تم سربلندی حاصل کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4093 - وَعَنِ الْاَغَرِّ اغر مزینة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمر لی بجریب من تمر عِند رجل من الْاَنْصَار فمطلنی بِهِ

فکلمت فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْدُ یَا اَبَا بکر فَخذ لَهُ تمره فوعدنی اَبُوْ بَکْرٍ ال... اذا صلینَا الصُّبْح فَوَجَدته حَیْثُ وَعَدَنِی فَانْطَلَقْنَا فَکلما رای اَبَا بکر رجل من بعید سلم عَلَیْهِ فَقَالَ ... رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اما تری مَا یُصِیب الْقَوْم عَلَیْك من الْفضل لَا یسبقك اِلَی السَّلَام اَحد فَکنا اذا طلع ... من بعید بادرناه بِالسَّلَامِ قبل اَن یسلم علینا

...اہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر والاوسط وَاَحد اِسنادی الْکَبِیر رُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیح

حضرت اغر رضی اللہ عنہ جو اغر مزینہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھجوروں کا ایک جریب دینے کا حکم ... انصاری کے پاس موجود تھا اس شخص نے مجھے دینے میں ٹال مٹول کی میں نے اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی ... اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر کل صبح تم جا کے اس سے کھجوریں حاصل کر لینا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مسجد میں ملنے کا وعدہ کیا جب ہم نے صبح کی نماز ادا کر لی تو میں نے انہیں پایا کہ جس طرح انہوں نے وعدہ کیا تھا وہ وہاں موجود تھے ہم وہاں سے روانہ ہوئے جو بھی شخص دور سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا وہ انہیں سلام کرتا تھا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے یہ بات

دیکھی ہے کہ لوگوں نے کس طرح تم پر فضیلت حاصل کی ہے ہر شخص پہلے سلام کر لیتا ہے' تو جب بھی ہمیں دور سے کوئی شخص نظر آتا اس کے بعد ہم اسے سلام کرنے میں جلدی کرتے اس سے پہلے کہ وہ ہمیں سلام کرے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے معجم کبیر میں مختلف اسناد میں سے ایک سند کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4094 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ من بداهم بِالسَّلَامِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَلَفظِهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرّجلَانِ يَلْتَقِيَانِ اَيهمَا يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ قَالَ اَوْلَاهما بِاللّٰهِ تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مقرب وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرتا ہوگا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"عرض کی گئی: یا رسول اللہ! دو آدمی ایک دوسرے سے ملتے ہیں' تو ان میں سے کون سلام میں پہل کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جوان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مقرب ہوگا"۔

4095 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسلم الرَّاكِب على الْمَاشِي والماشي على الْقَاعِد والماشيان اَيهمَا بَدَاَ فَهُوَ افضل . رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"سوار شخص پیدل کو سلام کرے گا پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کرے گا دو پیدل چلنے والوں میں سے جو پہل کرے گا وہ زیادہ فضیلت والا شمار ہوگا"۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

4096 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّلَام اسْم من اَسْمَاء اللّٰه تَعَالٰى وَضعه فِی الْاَرْض فافشوه بَيْنكُمْ فَاِن الرجل الْمُسلم اِذا مر بِقوم فَسلم عَلَيْهِمْ فَردُّوا عَلَيْهِ كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ فضل دَرَجَة بتذكيره اِيَّاهُم السَّلَام فَاِن لم يردوا عَلَيْهِ رد عَلَيْهِ من هُوَ خير مِنْهُم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاَحَد اِسْنَادی الْبَزَّار جيد قوی

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "السلام"۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں رکھا ہے' تو تم آپس میں اسے پھیلاؤ کیونکہ جب کوئی مسلمان شخص کسی قوم کے پاس سے گزرتا ہے' اور انہیں سلام کرتا ہے' اور وہ لوگ اسے سلام کا جواب دیتے ہیں' تو اس مسلمان کو ان لوگوں پر ایک درجہ کی فضیلت حاصل ہوتی ہے کہ اس نے ان لوگوں کو سلام یاد کروایا ہے' اور اگر وہ لوگ اسے سلام کا جواب نہیں دیتے تو سلام کا جواب وہ ذات اسے دیتی ہے' جو ان سب سے زیادہ بہتر ہے"۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔امام بزار کی دو اسناد میں سے ایک سند قوی ہے۔

4097 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَفَرَّقَ بَيْنَنَا شَجَرَةٌ فَاِذَا الْتَقَيْنَا يسلم بَعْضُنَا على بعض . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے اور اگر ہمارے درمیان ایک درخت کی وجہ سے جدائی آجاتی تو پھر جب ہم ایک دوسرے سے ملتے تھے تو ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4098 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَهَى اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ فليسلم فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُوْمَ فليسلم فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ من الْاٰخِرَةِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيُّ وَحسنه وَالنَّسَائِيُّ

وَزَاد رزين وَمَنْ سلم على قوم حِيْنَ يَقُوْمُ عَنْهُمْ كَانَ شريكهم فِيْمَا خَاضُوا من الْخَيْرِ بعده

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص محفل میں آئے تو سلام کرے اور جب وہ اٹھنے لگے تو سلام کرے کیونکہ پہلے والا (سلام) دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق نہیں رکھتا (یعنی دوسرا (سلام) بھی پہلے کی طرف اہم ہے)''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

رزین نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص لوگوں کے پاس سے اٹھتے وقت انہیں سلام کرتا ہے وہ اس بھلائی میں بھی حصے دار ہوتا ہے' جو بھلائی وہ لوگ اس کے جانے کے بعد کرتے ہیں''۔

4099 - وروى اَحْمد من طَرِيْقِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ زبان بن فائد عَنْ سهل بن معاذ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ حق على من قَامَ على جَمَاعَةٍ اَنْ يسلم عَلَيْهِمْ وَحق على من قَامَ من مَجْلِسٍ اَنْ يسلم فَقَامَ رجل وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتكَلَّم فَلَمْ يسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْرَعَ مَا نسي

امام احمد نے اپنی سند کے ساتھ سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص لوگوں کے پاس سے اٹھنے لگتا ہے' تو اس پر لازم ہے کہ وہ ان لوگوں کو سلام کرے جو شخص محفل سے اٹھنے لگتا ہے' اس پر لازم ہے کہ وہ انہیں سلام کرے ایک صاحب اٹھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کلام کر رہے تھے۔ ان صاحب نے سلام نہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص کتنی جلدی بھول گیا ہے۔

4100 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا بني اِذا كنت فِيْ مَجْلِسٍ ترجو خَيره فعجلت بك حَاجَة فَقل السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَاِنَّكَ شريكهم فِيْمَا يصيبون فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِس

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مَوْقُوْفًا هٰكَذَا وَمَرْفُوْعًا وَالْمَوْقُوْف اَصَح

❀❀ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اے میرے بیٹے! جب تم کسی محفل میں موجود ہو جس میں بھلائی کی تمہیں توقع ہو اور تمہیں وہاں سے جلدی اٹھنا پڑ جائے' تو تم یہ کہو السلام علیکم کیونکہ اس محفل میں وہ لوگ جو بھی اچھائی کریں گے' تم اس میں حصہ دار شمار ہو گے

یہ روایت امام طبرانی نے اسی طرح "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اسے "مرفوع" روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے تاہم موقوف ہونا زیادہ درست ہے۔

4101 - وَعَنْ عِمْرَانَ بن الْحصين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ فَرد عَلَيْهِ ثُمَّ جلس فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عشر ثُمَّ جَاءَ آخر فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه فَرد فَجَلَسَ فَقَالَ عشرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ آخر فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته فَرد فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَحسنه اَيْضًا وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا من طَرِيْق اَبِي مَرْحُوم واسْمه عبد الرَّحِيم بن مَيْمُون عَن سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ مَرْفُوْعا بِنَحْوِهِ

وَزَادَ: ثُمَّ اَتَى آخر فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته ومغفرته فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ قَالَ هٰكَذَا تكون الْفَضَائِل

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا السلام علیکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا: وہ بیٹھ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دس نیکیاں ملیں گی پھر ایک اور شخص آیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملیں گی پھر ایک اور شخص آیا اور بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام نسائی اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام بیہقی نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے ابومرحوم کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے' اس کے حوالے سے سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے تاہم یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"پھر ایک اور شخص آیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چالیس نیکیاں ملیں گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فضائل اسی طرح ہوتے ہیں۔

4102 - وَرُوِيَ عَنْ سهل بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ كتبت لَهُ عشر حَسَنَات وَمَنْ قَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه كتبت لَهُ عشرُوْنَ حَسَنَة وَمَنْ قَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته كتبت لَهُ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَة ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص السلام علیکم کہتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور جو شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور جو شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اس کے لئے تیس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4103 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا مر علی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ مجلس فَقَالَ سلام عَلَيْكُمْ فَقَالَ عشر حَسَنَات ثُمَّ مر آخر فَقَالَ سلام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه فَقَالَ عشرُوْنَ حَسَنَة ثُمَّ مر آخر فَقَالَ سلام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه وَبَرَكَاته فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَة فَقَامَ رجل من الْمجْلس وَلَمْ يسلم فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اوشك مَا نسی صَاحبكُمْ اِذا جَاءَ اَحَدُكُمْ اِلَی الْمجْلس فليسلم فَاِن بدا لَهُ اَن يجلس فليجلس وَاِن قَامَ فليسلم فَلَيْسَتْ الْاُوْلٰى بِاَحَق من الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه . مَا اوشك اَی مَا اسْرع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ ﷺ اس وقت ایک محفل میں تشریف فرما تھے اس نے کہا: سلام علیکم نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے دس نیکیاں ملیں گی پھر ایک شخص گزرا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملیں گی پھر ایک اور شخص گزرا اور وہ بولا سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی محفل میں سے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے سلام نہیں کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ساتھی جلدی بھول گیا ہے جب کوئی شخص کسی محفل میں آئے تو اسے سلام کرنا چاہیے پھر اگر اسے مناسب لگے تو بیٹھ جائے اور جب وہ اٹھنے لگے تو اسے پھر سلام کرنا چاہیے کیونکہ پہلے والا (سلام) دوسرے کی بہ نسبت زیادہ حق دار نہیں ہوتا"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

لفظ ما اوشک اس کا مطلب ہے وہ کتنی جلدی ایسا کر گیا۔

4104 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعُوْنَ خصْلَة اعلاهن منيحة العنز مَا من عَامل يعْمل بخصلة مِنْهَا رَجَاء ثَوَابهَا وتصديق موعودها اِلَّا اَدخلهُ اللّٰه بهَا الْجنَّة

قَالَ حسان فعددنا مَا دون منيحة العنز من رد السَّلَام وتشميت الْعَاطِس واماطة الْاَذَی عَن الطَّرِيْق وَنَحْوه فَمَا استطعنا اَن تبلغ خمس عشرَة . رَوَاهُ الْبُخَارِی وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"چالیس خصلتیں ہیں جن میں سے سب سے بلند تر چیز یہ ہے کہ بکری کا بچہ عطیہ کے طور پر دے دیا جائے جو شخص ان میں سے کسی بھی خصلت پر اس کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے عمل کرے گا اور اس کے بارے میں جو وعدہ کیا گیا ہے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اس پر عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔

حسان بیان کرتے ہیں: بکری کے بچے کو عطیہ کرنے کے بعد جو چیزیں ہیں ہم نے انہیں شمار کرنا شروع کیا تو اس میں سلام کا جواب دینا چھینکنے والے کو جواب دینا راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا اور اس جیسی دیگر چیزیں شامل ہیں لیکن پھر بھی ہم پندرہ سے زیادہ تک نہیں پہنچ سکے۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4105 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعجز النَّاس من عجز فِي الدُّعَاء وابخل النَّاس من بخل بِالسَّلَامِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ لَا يروى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ اِسْنَاد جَيِّد قوي

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے' جو دعا مانگنے کے حوالے سے عاجز ہو اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے' جو سلام کرنے کے حوالے سے بخیل ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ عمدہ اور قوی سند ہے۔

4106 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسرق النَّاس الَّذِي يسرق صلَاته قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيف يسرق صلَاته قَالَ لَا يتم رُكُوعهَا وَلَا سجودها وابخل النَّاس من بخل بِالسَّلَامِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے بڑا چور وہ ہے' جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس میں رکوع اور سجود مکمل ادا نہیں کرتا ہے' اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے' جو سلام کرنے کے حوالے سے بخیل ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4107 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن لفُلَان فِي حائطي عذقا وَاِنَّهُ قد آذَانِي وشق عَلَيّ مَكَان عذقه فَاَرسل اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بعني عذقك الَّذِي فِي حَائِط فلَان قَالَ لَا قَالَ فهبه لي

قَالَ لَا قَالَ فبعنيه بعذق فِي الْجنَّة

قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْت الَّذِي هُوَ ابخل مِنْك اِلَّا الَّذِي يبخل بِالسَّلَامِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاِسْنَاد اَحْمد لَا بَاس بِهِ

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِيمَا يَقُوْلُ اِذا دخل بَيته اَحَادِيث من السَّلَام فاغنى عَن اِعَادَتهَا هُنَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا فلاں شخص کا میرے باغ میں کھجوروں کا ایک گچھہ ہے وہ شخص مجھے اذیت پہنچاتا ہے' اور اس کے گچھے کی جگہ میرے لئے پریشانی کا باعث ہے نبی

اکرم ﷺ نے اسے پیغام بھیج کر دریافت کیا: تم فلاں شخص کے باغ میں موجود اپنا کھجور مجھے فروخت کر دو اس نے کہا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم وہ مجھے ہبہ کر دو اس نے کہا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم جنت میں ایک کھجور کے عوض میں وہ مجھے فروخت کر دو اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو تم سے بڑا بخیل ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو سلام کرنے کے حوالے سے بخیل ہوتا ہے

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ امام احمد کی سند کے راویوں میں کوئی حرج نہیں ہے

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے گھر میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھنا چاہیے سے متعلق باب میں سلام کرنے سے متعلق روایات گزر چکی ہیں' تو اب انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

4108 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَبَّ اَن يتمثل لَهُ الرِّجَال قيَاما فَليتبوأ مَقْعَده مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ اور اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4109 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ متوكئا على عَصا فقمنا اِلَيْهِ فَقَالَ لَا تقوموا كَمَا تقوم الْاَعَاجِم يعظم بَعْضهَا بَعْضًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَاده حسن

فِيْهِ اَبُوْ غَالب واسمه حزور وَيُقَال نَافِع وَيُقَال سعيد بن الحزور فِيْهِ كَلَام طَوِيل ذكرته فِيْ مُخْتَصر السّنَن وَغَيْرِهٖ وَالْغَالِب عَلَيْهِ التوثيق وَقد صحّح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَغَيْرِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عصا کے ساتھ ٹیک لگا کر ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ ﷺ کی تعظیم کے لئے اٹھنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس طرح کھڑے نہ ہو جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے۔

اس کی سند میں ایک راوی ابوغالب ہے' جس نام حزور ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام نافع ہے' اور ایک قول کے مطابق سعید بن حزور ہے' اس کے بارے میں طویل کلام پایا جاتا ہے' جسے میں نے مختصر السنن اور دیگر جگہوں پر نقل کیا ہے غالب یہ ہے کہ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اس سے منقول حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِیْب فِی المصافحة والترھیب من الْاِشَارَةِ فِی السَّلَام وَمَا جَاءَ فِی السَّلَام علی الْکُفَّار

باب: مصافحہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور سلام کرتے ہوئے اشارہ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

کفار کو سلام کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4110 - عَنِ الْبَرَاء رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمین یَلْتَقِیَانِ فیتصافحان اِلَّا غفر لهما قبل اَن یتفرقا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ کِلَاهُمَا من رِوَایَة الْاَجلَح عَنْ اَبِی اِسْحَاق عَنْ اَبِی الْبَرَاء وَقَالَ التِّرمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی دو مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ان دونوں نے اسے اجلح کے حوالے سے ابواسحٰق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4111 - وَفِیْ رِوَایَة لِاَبِیْ دَاوُد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا الله واستغفراه غفر لهما

قَالَ الْحَافِظ وَفِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَة اَبُوْ بلج بِفَتْح الْبَاء وَسُکُوْن اللَّام بعدهَا جِیم واسمه یحیی بن سلیم وَیُقَال یحیی بن اَبِیْ الْاَسود وَیَاْتِی الْکَلَام عَلَیْهِ وَعَلَی الْاَجلَح واسمه یحیی بن عبد الله اَبُوْ حجیة الْکِنْدِیّ وَاِسْنَاد هٰذَا الحَدِیْث فِیْهِ اضْطِرَاب

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہوئے ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں: اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تو ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت ابوبلج سے منقول ہے' جس کا نام یحییٰ بن سلیم ہے' اور ایک قول کے مطابق یحییٰ بن اسود ہے' اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا اور اجلح کے بارے میں بھی کلام آئے گا جس کا نام یحییٰ بن عبداللہ ابوحجیہ کندی ہے' اس حدیث کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

4112 - وروی الطَّبَرَانِیّ عَنْ اَبِیْ دَاوُد الْاَعْمَی وَهُوَ مَتْرُوك قَالَ لَقِیَنِیْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَاَخذ بیدی وصافحنی وَضحك فِیْ وَجْهِی ثُمَّ قَالَ اَتَدْرِی لم اخذت بِیَدِكَ قلت لَا اِلَّا اننی ظننت اَنَّكَ لم تَفْعَلهُ اِلَّا لخیر فَقَالَ اِن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَنِیْ فَفعل بِی ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرِی لم فعلت بك ذٰلِكَ قلت لَا قَالَ قَالَ

النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسْلِمين اِذا التقيا وتصافحا وضحك كل مِنْهُمَا فِيْ وَجه صَاحبه لَا يفْعَلان ذٰلِكَ اِلَّا للّٰه لم يَتفَرَّقَا حَتّٰى يغفر لَهما

امام طبرانی نے ابوداؤد نابینا کے حوالے سے جوایک متروک راوی ہے اس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مسکرا کے مجھے ملے پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو میں نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا ہے؟ میں نے جواب دیا جی نہیں۔ البتہ میرا یہ گمان ہے کہ آپ نے کسی بھلائی کی وجہ سے ہی یہ کام کیا ہوگا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مجھ سے ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اسی طرح کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ میں نے تمہارے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب دو مسلمان ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے سے مسکرا کر ملتا ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایسا کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

4113 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِمين التقيا فَاخذ اَحدهمَا بيد صَاحبه اِلَّا كَانَ حَقًّا على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَن يحضر دعاء هما وَلَا يفرق بَيْن اَيْدِيهِمَا حَتّٰى يغْفر لَهما وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وروَاة اَحْمد كلهم ثِقَات اِلَّا مَيْمُون الْمرَادِي وَهٰذَا الحَدِيْث مِمَّا انكر عَلَيْه

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ان دونوں کی دعا کو قبول کرے اور ان کے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کر دے"۔

روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے امام احمد کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف میمون مرادی کا معاملہ مختلف ہے اور اس حدیث کے حوالے سے اس پر انکار کیا گیا ہے۔

4114 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تلاقوا تصافحوا وَاِذَا قدمُوا من سفر تعانقوا ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب ایک دوسرے سے ملتے تھے تو ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے اور جب سفر سے واپس آتے تھے تو ایک دوسرے کے ساتھ معانقہ کرتے تھے

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4115 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ بن الْيَمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُؤمن اِذا لَقِي الْمُؤمن فَسلم عَلَيْهِ وَاَخذ بِيَدِهٖ فصافحه تناثرت خطاياهما كَمَا يتناثر ورق الشّجر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَرُوَاته لَا اَعْلَمُ فيهم مجروحا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن جب کسی دوسرے مومن سے ملتا ہے اور اسے سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راویوں میں سے کسی کے بارے میں مجروح ہونے کا مجھے علم نہیں ہے۔

4116 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِىَ حُذَيْفَةَ فَاَرَادَ اَن يصافحه فتنحى حُذَيْفَةَ فَقَالَ اِنِّىْ كنت جنبا فَقَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذا صَافح اَخَاهُ تحاتت خطاياهما كَمَا يتحات ورق الشّجر . رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ مُصعب بن ثَابت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصافحہ کا ارادہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئے انہوں نے عرض کی: میں جنبی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے' تو ان دونوں کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ یہ روایت امام بزار نے مصعب بن ثابت کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4117 - وَعنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسْلِمين اِذا التقيا فتصافحا وتساء لا انزل اللّٰه بَيْنَهُمَا مائَة رَحْمَة تِسْعَة وَتسْعين لأبشهما وَاطلقهُمَا وَابرهمَا وأحسنهما مساء لة بِاَخِيه رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر

لأبشهما اَى لأكثرهما بشاشة وَهِى طلاقة الْوَجْه مَعَ الْفَرح والتبسم وَحسن الاقبال واللطف فِى الْمَسْاَلَة وَاطلقهُمَا اَى أكثرهما وأبلغهما طلاقة وَهِى بِمَعْنى البشاشة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو مسلمان جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے حال احوال دریافت کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے لئے ایک سو رحمتیں نازل کرتا ہے جن میں سے ننانویں رحمتیں اس شخص کے لئے ہوتی ہیں جو زیادہ خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی کے ساتھ اور اچھے طریقے کے ساتھ ملتا ہے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی کا حال احوال دریافت کرتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔

لفظ لابشھما سے مراد یہ ہے کہ جو زیادہ بشاشت کے ساتھ ملتا ہے' اس سے مراد خوشی اور مسکراہٹ کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا ہے' اور اچھی طرح سے سامنا کرنا ہے' اور حال احوال دریافت کرتے ہوئے مہربانی کرنا ہے

اطلقه کا مطلب یہ ہے کہ جو زیادہ خندہ پیشانی کے ساتھ ملتا ہے' اس کا مطلب بھی بشاشت ہے۔

4118 - وَرُوِىَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا التقى الرّجلَانِ الْمُسلمَان فَسلم اَحدهمَا على صَاحبه فَاِن أحبهما اِلَى اللّٰه أحسنهما بشرا لصَاحبه فَاِذا تصافحا

نزلت عَلَيْهِمَا مائة رَحْمَة وللبادي مِنْهُمَا تسعون وللمصافح عشرَة . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے' تو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے' جو زیادہ اچھے طریقے سے ملتا ہے' اور جب وہ دونوں مصافحہ کرتے ہیں' تو ان دونوں پر ایک سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور ان دونوں میں سے پہل کرنے والے کو نوے ملتی ہیں اور مصافحہ کرنے والے کو دس ملتی ہیں''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

4119 - وَعَن سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُسْلِم اِذا لَقِي اَخَاهُ فَاخذ بِيَدِهِ تحاتت عَنْهُمَا ذنوبهما كَمَا يتحات الْوَرق عَن الشَّجَرَة الْيَابِسَة فِي يَوْم ريح عاصف وَاِلَّا غفر لَهما وَلَو كَانَت ذنوبهما مثل زبد الْبَحْر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مسمان اپنے بھائی سے ملتا ہے' اور اس کا ہاتھ پکڑتا ہے' تو ان دونوں کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح تیز ہوا والے دن میں خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں اور ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ ان دونوں کے گناہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4120 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَمام التَّحِيَّة الْاَخْذ بِالْيَدِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن رجل لم يسمه عَنهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سلام کی تکمیل میں ہاتھ پکڑنا بھی شامل ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ایک ایسے شخص کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

4121 - وَعَن قَتَادَة قَالَ قُلْتُ لاَنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَت المصافحة فِي اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مصافحہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4122 - وَعَن اَيُّوْبَ بن بشير الْعَدوي عَن رجل من عنزة قَالَ قُلْتُ لاَبِي ذَر حَيْثُ سير اِلَى الشَّام اِنِّي

اُرِيد اَن اَسالك عَن حَدِيثٍ من حَدِيثٍ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذن اخبرك بِهٖ اِلَّا اَن يكون سْرا قلت اِنَّهُ لَيْسَ بشر هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصافحكم اِذا لقيتموه قَالَ مَا لَقيته قط اِلَّا صَافَحَنِىْ وَبعث اِلَىَّ ذَات يَوْم وَلَمْ اكن فِى اَهلِىْ فَجِئْت فَاخبرت اَنه ارسل اِلَىّ فاتيته وَهُوَ على سَرِيْره فالتزمنى فَكَانَت تِلْكَ اَجود واجود . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالرجل الْمُبْهم اسْمه عبد الله مَجْهُوْل

❀❀ ایوب بن بشیر عدوی نے عنزہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے شام روانگی کے وقت میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ سے ایک حدیث کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کے بارے میں بتادوں گا البتہ اگر وہ منفی پہلو کے حوالے سے ہوئی تو پھر میں بیان نہیں کروں گا میں نے کہا: نہیں اس میں منفی پہلو نہیں ہوگا سوال یہ ہے کہ کیا نبی اکرم ﷺ جب آپ سے لوگوں سے ملتے تھے تو کیا آپ کے ساتھ مصافحہ کیا کرتے تھے؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں جب بھی نبی اکرم ﷺ سے ملتا تھا۔ آپ ﷺ ہمیشہ میرے ساتھ مصافحہ کیا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ ﷺ نے میرے ہاں پیغام بھیجا میں اس وقت گھر نہیں تھا جب میں گھر واپس آیا تو مجھے بتایا گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے تمہیں پیغام بھیجا تھا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت پلنگ پر آرام فرما تھے تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ لپٹا لیا آپ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اس میں مبہم راوی کا نام عبداللہ ہے جو ایک مجہول راوی ہے۔

4123 - وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تصافحوا يذهب عَنْكُمُ الغل وتهادوا تحابوا وَتذهب الشحناء . رَوَاهُ مَالك هٰكَذَا معضلا وَقد اسند من طرق فِيهَا مقَال

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو تمہارا آپس کا غصہ ختم ہو جائے گا ایک دوسرے کو تحفے دو ایک دوسرے سے محبت رکھو آپس کی ناراضگی ختم ہو جائے گی

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح معضل روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ روایت ایک سند کے ساتھ بھی منقول ہے جس میں کلام کی گنجائش ہے۔

4124 - وَرُوِىَ عَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من تشبه بغيرنا لَا تشبهوا باليهود وَلَا بالنصارى

فَاِن تَسْلِيم الْيَهُود الْاِشَارَة بالاصابع وَاِن تَسْلِيم النَّصَارى بالاكف

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَالطَّبَرَانِىّ وَزَاد وَلَا تقصوا النواصى واحفوا الشَّارِب وَاعْفُوا اللحى وَلَا تَمْشُوا فِى الْمَسَاجِد والاسواق وَعَلَيْكُمُ القمص اِلَّا وتحتها الازر

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے علاوہ کسی اور سے مشابہت اختیار کرتا ہے تم لوگ یہودیوں یا عیسائیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو کیونکہ یہودیوں کا سلام کرنے کا طریقہ انگلیوں کے ذریعے اشارہ کرنا ہے اور عیسائیوں کا ہتھیلی

کے ذریعے اشارہ کرنا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تم صرف پیشانی کے بال نہ کاٹو اور مونچھیں پست رکھو اور داڑھی بڑھا کے رکھو! اور جب تم مسجد میں یا بازار میں آؤ تو تم نے قمیص پہنی ہوئی ہو اور نیچے تہبند بھی ہو (یعنی صرف قمیص پہن کر نہ آؤ)"۔

4125 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيم الرجل باصبع وَاحِدَةٍ يُشِير بهَا فعل الْيَهُود . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک شخص کا دوسرے شخص کو انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے سلام کرنا' یہ یہودیوں کا طریقہ ہے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

4126 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تبدؤوا الْيَهُود وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيتُمْ احدهم فِيْ طَرِيْقٍ فاضطروهم اِلٰى اضيقه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"یہودیوں یا عیسائیوں کو سلام میں پہل نہ کرو جب تم راستے میں ان میں سے کسی سے ملو تو انہیں تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کرو"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

4127 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سلم عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكتاب فَقُولُوْا وَعَلَيْكُم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَمَنْ نوع هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ كثير لَيْسَ من شَرط كتَابنَا فتركناها

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم "وعلیکم" کہہ دو!"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ ان دونوں روایت سے متعلقہ روایت اور بھی بہت سی ہیں جو ہماری کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہیں اس لئے ہم نے انہیں ترک کر دیا ہے۔

7 - اَلتَّرْهِيب اَنْ يطلع الْاِنْسَان فِيْ دَار قبل اَنْ يسْتَأْذن

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کوئی شخص اندر آنے کی اجازت لینے سے پہلے اندر جھانک کر دیکھے

4128 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اطلع فِيْ بَيت قوم بِغَيْر اِذْنهمْ فَقَدْ حل لَهُمْ اَن يفقؤوا عينه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد اِلَّا اَنه قَالَ ففقؤوا عينه فَقَدْ هدرت

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اجازت کے بغیر کسی گھر میں جھانک کر دیکھے تو گھر والوں کے لئے یہ اجازت ہے کہ دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ دیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اگر وہ گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو یہ نقصان رائیگاں جائے گا''۔

4129 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اطلع فِيْ بَيت قوم بِغَيْر اِذْنهمْ ففقؤوا عينه فَلَا دِيَةَ لَهُ وَلَا قصاص

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانک کر دیکھے اور وہ لوگ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اس شخص کو نہ دیت ملے گی' اور نہ ہی قصاص ملے گا۔

4130 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا رجل كشف سترا فَاَدْخل بَصَره قبل اَنْ يُؤْذن لَهُ فَقَدْ اَتَى حدا لَا يحل لَهُ اَن يَاْتِيه وَلَوْ اَن رجلا فقا عينه لهدرت وَلَوْ اَن رجلا مر على بَاب لَا ستر لَهُ فَرَاى عَوْرَة اَهله فَلَا خَطِيئَة عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيئَة على اَهْلِ الْمنزل

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْث ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پردہ ہٹا کر اندر دیکھتا ہے' اس سے پہلے کہ اسے اجازت ملی ہوئی ہو تو وہ ایک ایسی حد کی خلاف ورزی کرتا ہے' جو اس کے لئے حلال نہیں ہے' اور اگر کوئی دوسرا شخص اس کی آنکھ پھوڑ دے تو وہ رائیگاں جائے گی' اور اگر کسی شخص کا گزر کسی ایسے دروازے

4128-صحیح البخاری - کتاب الدیات' باب من اطلع فی بیت قوم ففقئوا عینہ - حدیث:6522صحیح مسلم - کتاب الآداب' باب تحریم النظر فی بیت غیرہ - حدیث:4111السنن للنسائی - کتاب البیوع' من اقتص وأخذ حقہ دون السلطان - حدیث:4802السنن الکبری للنسائی - کتاب القسامۃ' ذکر حدیث عمرو بن حزم فی العقول واختلاف الناقلین لہ - حدیث:6850سنن الدارقطنی - کتاب الحدود والدیات وغیرہ' حدیث:3010السنن الکبری للبیہقی - کتاب السرقۃ' جماع أبواب صفۃ السوط - باب التعدی والاطلاع' حدیث:16415السنن الصغیر للبیہقی - کتاب الأشربۃ' باب التعدی والاطلاع - حدیث:2746مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث:8812المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمہ أحمد - حدیث:2046المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمہ أحمد' حدیث:169

سے ہو جس پر پردہ نہ ہو اور پھر وہ اہل خانہ کی پوشیدہ چیز دیکھ لے تو پھر اس کو گناہ نہیں ہوگا کیونکہ غلطی اب گھر والوں کی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف ابن لہیعہ کا معاملہ مختلف ہے۔ یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

4121 - وَعَن عبادة يَعْنِي ابْن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَن الاسْتِئْذَان فِي الْبيُوت فَقَالَ من دخلت عينه قبل اَن يسْتَأْذن وَيسلم فَلَا إِذن وَقد عصى ربه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ إِسْحَاق بن يحيى عَن عبَادَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اجازت لینے سے پہلے اندر نظر ڈالتا ہے' اور سلام کرتا ہے' تو یہ ٹھیک نہیں ہے' اس نے پروردگار کی نافرمانی کی۔

یہ روایت امام طبرانی نے اسحاق بن یحییٰ کے حوالے سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے حالانکہ انہوں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے ویسے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4132 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اطلع من بعض حجر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمشقص اَوْ بمشاقص فَكَأَنِّي انْظر إِلَيْهِ يخْتل الرجل ليطعنه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَلَفظه اَن اَعْرَابِيًا اتى بَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فالقم عينه خصاصة الْبَاب فَبصر بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتوخاه بحديدة اَوْ عود ليفقا عينه فَلَمَّا اَن ابصره انقمع فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما إِنَّك لَو ثَبت عَلَيْك لفقات عَيْنك

المشقص بِكَسْر الْمِيم بعْدهَا شين مُعْجمَة سَاكِنة وقاف مَفْتُوحَة هُوَ سهم لَهُ نصل عريض وَقِيلَ طَوِيل وَقِيلَ هُوَ النصل العريض نَفسه وَقِيلَ الطَّوِيل

يختله بِكَسْر التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق اَي يخدعه ويراوغه

وخصاصة الْبَاب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وصادين مهملتين هِيَ الثقب فِيهِ والشقوق وَمَعْنَاهُ انه جعل الشق الَّذِي فِي الْبَاب محاذيا عينه

توخاه بتَشْدِيد الْخَاء الْمُعْجَمَة اَي قَصده

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانک کر دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیر پکڑ کر اس کی طرف بڑھے یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یوں دھمکایا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تیر مارنے لگے ہیں

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آیا اس نے دروازے کی جھری کے ساتھ آنکھ لگائی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے دیکھ لیا' آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود لوہے یا چھری کو اس کی طرف بڑھایا کہ جیسے اس کی آنکھ پھوڑ دیں' جب اس شخص نے دیکھا' تو وہ پیچھے ہٹ گیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا اگر تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے تو میں نے تمہاری آنکھ پھوڑ دینی تھی''۔

مشقص یہ اس تیر کو کہتے ہیں: جس کا چوڑا پھل نہ ہو اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد لمبا پھل ہوتا ہے ایک اور قول کے مطابق چوڑے پھل کو ہی مشقص کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق طویل کو کہتے ہیں:

لفظ یختله اس سے مراد اسے دھوکہ دینا اور ڈرانا ہے۔

لفظ خصاصه الباب اس سے مراد سوراخ اور کھلی جگہ ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے دروازے میں موجود جھری میں آنکھ لگائی تھی۔

لفظ توخاہ سے مراد یہ ہے کہ اس نے اس کا قصد کیا۔

4133 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اطلع على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جُحر فِيْ حجرَة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدراة يحك بهَا رَاسه فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو علمت اَنَّك تنظر لطعنت بهَا فِيْ عَيْنك اِنَّمَا جعل الاسْتِئْذَان من اجل الْبَصَر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حجرے میں جھانک کر دیکھا نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک کنگھی تھی' جس کے ذریعے آپ ﷺ سر کھجا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں نے یہ تمہاری آنکھ میں چبھو دینی تھی اجازت لینے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ نظر نہ پڑے

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4134 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث لَا يحل لاحَد اَن يفعلهن لَا يؤم رجل قوما فيخص نَفسه بِالدُّعَاءِ دونهم فَإِن فعل فَقَدْ خانهم وَلَا ينظر فِيْ قَعْر بَيت قبل اَن يسْتَأْذن فَإِن فعل فَقَدْ دخل وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حقن حَتّٰى يتخفف

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرًا وَّرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین کام کسی بھی شخص کے لئے کرنا جائز نہیں ہے' جو شخص کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور وہ صرف اپنے لئے دعا کرے ان کے لئے نہ کرے (یہ درست نہیں ہے) اگر وہ ایسا کرتا ہے' تو وہ ان کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوگا اور کوئی بھی شخص اجازت لینے سے پہلے گھر کے اندر جھانک کے نہ دیکھے اگر وہ ایسا کرتا ہے' تو گویا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور کوئی بھی شخص اس وقت نماز ادا نہ کرے جب وہ پیشاب یا پاخانے کو روکے ہوئے ہو جب تک وہ اس سے فارغ نہیں ہو جاتا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ابوداؤد نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

4135 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَاْتُوا الْبُيُوتَ من اَبْوَابِهَا وَلٰكِن ائتوها من جوانبها فَاسْتَاْذِنُوْا فَاِنْ اذن لكم فادخلوا وَاِلَّا فَارْجِعُوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طرق اَحدهَا جيد

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''گھروں میں دروازوں کے بالکل سامنے سے نہ آؤ بلکہ اطراف سے آؤ اور پہلے اندر آنے کی اجازت مانگو اگر تمہیں اجازت مل جائے تو اندر داخل ہو جاؤ ورنہ واپس چلے جاؤ''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی ایک سند عمدہ ہے۔

8 - التَّرْهِيب اَن يتسمع حَدِيْث قوم يكرهُوْنَ اَن يسمعهُ

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کچھ لوگوں کی بات سننے کی کوشش کی جائے جس کے بارے میں وہ ناپسند کرتے ہوں کہ کوئی اسے سنے

4136 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تحلم بحلم لم يره كلف اَن يعْقد بَيْن شعيرتين وَلنْ يفعل وَمَنْ اسْتمع اِلٰى حَدِيْث قوم وهم لَهٗ كَارِهُوْن صب فِي اُذُنَيْهِ الْاٰنك يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ صور صُوْرَة عذب اَوْ كلف اَن ينْفخ فِيْهَا الرّوح وَلَيْسَ بنافخ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه

الآنك بِمد الْهمزَة وَضم النُّوْن هُوَ الرصاص الْمُذَاب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہ دیکھا ہو (تو قیامت کے دن) اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا اور جو شخص کسی قوم کی بات چھپ کر سننے کی کوشش کرے جبکہ وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جو شخص تصویر بنائے گا تو اسے یہ عذاب دیا جائے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے، وہ وہ نہیں پھونک سکے گا''۔ یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ آنک سے مراد پگھلا ہوا سیسہ ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الْعُزْلَة لمن لَا يَاْمَن على نَفسه عِنْد الِاخْتِلَاط

باب: ایسے شخص کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایت جسے گھلنے ملنے کی صورت میں اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ ہو

4137 - عَنْ عَامر بن سعد قَالَ كَانَ سعد بن اَبِي وَقَّاص فِي بَيته فَجَاءَهُ ابْنه عمر فَلَمَّا رَاٰهُ سعد قَالَ

اعوذ بالله من شر هذا الراكب فنزل فقال له انزلت في ابلك وغنمك وتركت الناس يتنازعون الملك بينهم فضرب سعد في صدره وقال اسكت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يحب العبد التقى الغني الخفي . رواه مسلم

الغني اى الغني النفس القنوع

❀❀ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ گھر میں موجود تھے ان کے صاحبزادے عمر اُن کے پاس آئے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو بولے: میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں وہ صاحبزادے سواری سے اترے اور انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں کے درمیان رہ رہے ہیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ حکومت کے بارے میں ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے رہیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور بولے: تم خاموش رہو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کرتا ہے' جو پرہیزگار ہو' بے نیاز ہو اور پوشیدہ رہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ الغنی سے مراد وہ ہے' جو ذات کا غنی ہو یعنی قناعت پسند ہو۔

4138 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل اى الناس افضل يا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مؤمن يجاهد بنفسه وماله فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثم من قَالَ ثم رجل معتزل فِيْ شعب من الشعاب يعبد ربه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان کے ہمراہ جہاد کرے اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہ کے اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے۔

4139 - وَفِيْ رِوَايَةٍ يتقي الله ويدع الناس من شره

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ بِاِسْنَادٍ على شرطهما اِلَّا انه قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه سُئِلَ اى الْمُؤْمِنِيْنَ اكمل ايمانا قَالَ الَّذِيْ يُجَاهد بِنَفسِهِ وَمَاله وَرجل يعبد ربه فِيْ شعب من الشعاب وَقد كفى النَّاس شَره

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ امام حاکم نے اسے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جو ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سا مومن سب سے زیادہ کامل ایمان رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرے اور وہ جو کسی گھاٹی میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے' اور لوگوں کو اپنے شر سے بچا کے رکھے''۔

4140 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشك اَن يكون خير مَال

الْمُسْلِم غنم يتبع بهَا شعف الْجبَال ومواقع الْقطر يفر بِدِينِهِ من الْفِتَن

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

شعف الْجبَال بالشين الْمُعْجَمَة وَالْعين الْمُهْملَة مفتوحتين هُوَ أَعْلَاهَا ورؤوسها

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب ایسا وقت آئے گا جب مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنہیں ساتھ لے کروہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش نازل ہونے کے مقامات (یعنی جنگلوں) میں چلا جائے گا وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے ایسا کرے گا''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

شعف الجبال اس سے مراد پہاڑ کا بالائی حصہ اور اس کی چوٹی ہے۔

4141 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من خير معايش النَّاس لَهُمْ رجل مُمْسك عنان فرسه فِيْ سَبِيل اللّٰه يطير على مَتنه كلما سمع هيعة اَوْ فزعة طَار عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْل اَوْ الْمَوْت مظانه وَرجل فِيْ غنيمَة فِيْ رَأس شعفة مِنْ هٰذِهِ الشعف اَوْ بطن وَاد مِنْ هٰذِهِ الْأَوديَة يُقيم الصَّلَاة ويؤتي الزَّكَاة ويعبد ربه حَتّٰى يَأْتِيهِ الْيَقِين لَيْسَ مِنَ النَّاس اِلَّا فِيْ خير

رَوَاهُ مُسلِم وَتقدم بشرح غَرِيْبه فِي الْجِهَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں میں زندگی گزارنے کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص وہ ہے' جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر نکلتا ہے' وہ گھوڑے کی پشت پر سوار ہوتا ہے جب بھی وہ کسی خوفزدہ کرنے والی چیز کے بارے میں سنتا ہے' تو لپک کر اس کی طرف جاتا ہے وہ شہید ہو جانے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مرجانے کا خواہش مند ہوتا ہے' اور وہ شخص ہے' جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریوں میں موجود ہوتا ہے یا کسی نشیبی وادی میں ہوتا ہے وہاں نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس موت آجاتی ہے لوگ اس کے بارے میں صرف بھلائی میں ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اس سے پہلے اس کے نادر الفاظ کی وضاحت جہاد سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4142 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اُخبركُمْ بِخَير النَّاس رجل مُمْسك بعنان فرسه فِيْ سَبِيل اللّٰه اَلا اُخبركُمْ بِالَّذِيْ يتلوه رجل معتزل فِيْ غنيمَة لَهُ يُؤَدِّي حق اللّٰه فِيهَا اَلا اُخبركُمْ بشر النَّاس رجل يسْأَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْث حَسَن غَرِيْب وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج عَلَيْهِمْ وهم جُلُوس فِيْ مجْلِس لَهُمْ فَقَالَ اَلا اُخبركُمْ بِخَير النَّاس منزلا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل آخذ بِرَأْس فرسه فِيْ سَبِيل اللّٰه حَتّٰى يَمُوْت اَوْ يقتل

اَلا اُخبركُمْ بِالَّذِيْ يَلِيهِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ امْرُؤ معتزل فِيْ شعب يُقيم الصَّلَاة ويؤتي الزَّكَاة ويعتزل شرور النَّاس اَلا اُخبركُمْ بشر النَّاس قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ الَّذِىْ يسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِى

وَرَوَاهُ ابن اَبِىْ الدُّنْيَا فِىْ كتاب الْعُزْلَة من حَدِيْثه وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَالطَّبَرَانِى من حَدِيْثِ ام مُبشر الْاَنْصَارِيَّة أطول مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر نکلتا ہے کیا میں تمہیں اس کے بعد والے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنی بکریوں میں لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہے وہ ان بکریوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا کرتا ہے کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے وہ لوگ ایک محفل میں بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر اللہ کی راہ میں نکلتا ہے اور پھر مر جاتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) شہید ہو جاتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہ کر نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کے شر سے الگ تھلگ رہتا ہے کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ کچھ نہ دے''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب ''العزلۃ'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اور امام طبرانی نے اس کو اُم مبشر انصاریہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے جو اس سے ذرا طویل حدیث ہے۔

4143 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جَاهد فِىْ سَبِيْل اللّٰـه كَانَ ضَامِنا على اللّٰه وَمَنْ عَاد مَرِيضا كَانَ ضَامِنا على اللّٰه وَمَنْ دخل على اِمَامه يعزره كَانَ ضَامِنا على اللّٰه وَمَنْ جلس فِىْ بَيته لم يغتب اِنْسَانا كَانَ ضَامِنا على اللّٰه

رَوَاهُ اَحْـمـد وَالطَّبَرَانِى وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَابْن حبَان وَاللَّفْظ لَهُ وَعند الطَّبَرَانِى اَوْ قعد فِىْ بَيته فَسلم النَّاس مِنْهُ وَسلم مِنَ النَّاس

وَهُوَ عِـنْـد اَبِىْ دَاوُد بِـنَـحْـوِهِ وَتقدم لَفْظِه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِى فِى الْاَوْسَط من حَدِيْثِ عَائِشَة وَلَفْظه قَالَ خِصَال سِتّ مَا من مُسْلِم يَمُوْت فِىْ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ اِلَّا كَانَ ضَامِنا على اللّٰه اَن يدْخل الْجَنَّة فَذكر مِنْهَا وَرجل فِىْ بَيته لَا يعتاب الْمُسْلِمين وَلَا يجر اِلَيْهِمْ سخطا وَلَا نقمة

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' جو شخص حاکم وقت کے پاس اس کی مدد کرنے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے' اور وہ کسی کی غیبت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یا وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے لوگ اس سے سلامت رہتے ہیں اور وہ لوگوں سے سلامت رہتا ہے''۔

اس کی مانند روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے' جس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں یہی روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''چھ خصوصیات ہیں جو بھی مسلمان ان میں سے کسی ایک میں فوت ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کردے''۔ اس کے بعد اس میں ایک ایسے شخص کا بھی ذکر ہے کہ وہ شخص جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے' اور مسلمانوں کی غیبت نہ کرے اور ان کی طرف ناراضگی یا انتقام نہ لے جائے۔

4144 - وَرُوِیَ عَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اعجب النَّاس اِلَیَّ رجل یُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله وَیُقِیم الصَّلَاة ویؤتی الزَّکَاة ویعمر مَاله ویحفظ دینه ویعتزل النَّاس . رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِی الْعُزْلَة

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے' جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو' نماز قائم کرتا ہو' روزے رکھتا ہو' زکوۃ ادا کرتا ہو اپنے مال کو آباد رکھے اپنے دین کی حفاظت کرے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''العزلہ'' میں نقل کی ہے۔

4145 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طُوبَی لمن ملك لِسَانه ووسعه بَیته وَبکی علی خطیئته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیر وَحسن اِسْنَاده

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کو مبارک ہو جو اپنی زبان کا مالک رہے (یعنی اس پر قابو رکھے)' اس کا گھر کشادہ ہو اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے (یا انہوں نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے)۔

4146 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النجَاة قَالَ اَمسك عَلَیْك لسَانك

ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک

رَوَاہُ التِرمِذِیّ وَابن اَبِی الدُّنیَا وَالبَیہَقِیّ کلھم من طَرِیق عبید اللّٰہ بن زحر عَن عَلیّ بن یزِید وَقَالَ التِّرمِذِیّ حَدِیث حسن

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نجات کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اپنی زبان کو روک کے رکھو اور تمہارا گھر تمہارے لئے گنجائش والا ہو اور تم اپنی خطاؤں پر روؤ!

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ ان سب نے اسے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن زید سے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4147 - وَعَن مَکحُول رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رجل مَتی قیام السَّاعَة یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ مَا المسؤول عَنھَا بِاَعلَم من السَّائِل وَلٰکِن لَھَا اَشرَاط وتقارب أسواق

قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَمَا تقارب اسواقھا قَالَ کسادھا ومطر وَلَا نَبَات وَاَن تفشو الغیبَة وتکثر اَولَاد البغیة وَاَن یعظم رب المَال وَاَن تعلو اصوات الفسقة فِي المَسَاجِد وَاَن یظھر اَھل المُنکر علی اَھلِ الحق قَالَ رجل فَمَا تَاْمُرنِی قَالَ فر بِدینک وَکن حلسا من أحلاس بَیتک

رَوَاہُ ابن اَبِی الدُّنیَا ھٰکَذَا مُرسلا

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا البتہ اس کی کچھ نشانیاں ہیں اور کچھ تقارب اسواق ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! تقارب اسواق کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ کساد بازاری ہوگی' بارش ہوگی لیکن نباتات نہیں اگیں گے غیبت پھیل جائے گی فاحشہ عورتوں کی اولاد زیادہ ہو جائے گی مالدار شخص کی تعظیم کی جائے گی مسجد میں فاسق لوگوں کی آوازیں بلند ہوں گی اہل منکر اہل حق پر غالب آجائیں گے ایک شخص نے عرض کی: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دین کو لے کر راہ فرار اختیار کرنا اور اپنے گھر میں بیٹھے رہنا"

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4148 - وَعَن اَبِی مُوسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِن بَین اَیدِیکُم فتنا کقطع اللَّیل المظلم یصبح الرجل فِیھَا مُؤمنا ویمسی کَافِرًا وَیمسی مُؤمنا وَیُصبح کَافِرًا القَاعِد فِیھَا خیر مِنَ القَائِم والقائم فِیھَا خیر مِنَ المَاشِي والماشي فِیھَا خیر مِنَ السَّاعِي

قَالُوا فَمَا تَاْمُرنَا قَالَ کونُوا أحلاس بُیُوتکُم

رَوَاہُ اَبُو دَاوُد وَفِی ھٰذَا المَعنی اَحَادِیث کَثِیرَة فِی الصِّحَاح وَغَیرھَا

الحلس ھُوَ الکساء الَّذِی یَلِی ظھر البَعِیر تحت القتب یَعنِی الزموا بُیُوتکُم فِي الفِتَن کلزوم الحلس لظھر الدَّابَّة

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے سامنے ایسے فتنے آئیں گے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے ان فتنوں کے دوران اگر آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا تو شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اور اگر شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اس وقت میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اس میں کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا لوگوں نے عرض کی: تو پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھروں میں ہی رہنا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اس مفہوم کی روایات صحاح میں اور دیگر کتابوں میں بہت سی ہیں۔

لفظ الحلس سے مراد وہ چادر ہے جو پالان کے نیچے اونٹ کی پشت کے اوپر ڈالی جاتی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ فتنے کے زمانے میں تم اپنے گھروں میں یوں رہنا جس طرح وہ چادر اونٹ کی پشت کے ساتھ لگی رہتی ہے۔

4149 - وَعَنِ الْمِقْدَاد بن الْاَسود قَالَ ايم الله لقد سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن السعيد لمن جنب الْفِتَن اِن السعيد لمن جنب الْفِتَن اِن السعيد لمن جنب الْفِتَن وَلمن ابْتُلِيَ فَصَبر فواها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

واها كلمة مَعْنَاهَا التلهف وَقد تُوضَع للاعجاب بالشَّيْء

❀❀ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''وہ شخص خوش نصیب ہے جو فتنوں سے الگ رہے وہ شخص خوش نصیب ہے جو فتنوں سے الگ رہے وہ شخص خوش نصیب ہے جو فتنوں سے الگ رہے اور جو شخص ان میں مبتلا ہو جائے اور پھر صبر سے کام لے تو اس کے تو کیا کہنے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ ''واھا'' اس کا مطلب کسی چیز پر حیرانگی کا اظہار کرنا ہے۔

4150 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حول رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ ذكر الْفِتْنَة فَقَالَ اِذا رَاَيْتُمْ النَّاس قد مرجت عهودهم وَخفت اماناتهم وَكَانُوْا هٰكَذَا وَشبك بَيْن اَصَابعه قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ افعل عِنْد ذٰلِكَ جعلني اللّٰه فداك قَالَ الزم بَيْتك وابك على نَفسك واملك عَلَيْك لسَانك وَخذ مَا تعرف ودع مَا تنكر وَعَلَيْك بِاَمْر خَاصَّة نَفسك ودع عَنْك اَمر الْعَامَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حسن . مرجت اَي فَسدتْ وَالظَّاهِر اَن معنى قَوْله خفت اماناتهم اَي قلت من قَوْلهم خف الْقَوْم اَي قلوا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے اردگرد موجود تھے آپ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ ان کے عہد خراب ہونے لگے ہیں (یعنی وہ عہد شکنی کرنے لگے ہیں) اور ان کی امانتیں کم ہوگئی ہیں (یعنی وہ امانت میں خیانت کرنے لگے ہیں) اور وہ اس طرح ہو گئے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کر کے یہ بات ارشاد فرمائی راوی کہتے ہیں: میں اٹھ کے آپ ﷺ کے پاس گیا میں نے عرض کی: ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کردے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر میں رہنا اپنی ذات پر رونا اپنی زبان پر قابو رکھنا جو چیز بھلی محسوس ہو اسے حاصل کر لینا جو چیز منکر محسوس ہو اسے ترک کر دینا تم پر صرف اپنا دھیان

رکھنا لازم ہے لوگوں کے معاملے کو (ان کے حال پر) چھوڑ دینا
یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے
لفظ مرجت کا مطلب کسی چیز کا خراب ہو جاتا ہے
لفظ خفت کا مطلب کم ہونا جیسے کہا: جاتا ہے خف القوم یعنی وہ لوگ کم ہو گئے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4151 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن عمر خرج اِلَى الْمَسْجد فَوجدَ معاذًا عِنْد قبر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبكى فَقَالَ مَا يبكيك قَالَ حَدِيْثٍ سمعته من رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَسِير من الرِّيَاء شرك وَمَنْ عادى اَوْلِيَاء اللّٰه فَقَدْ بارز بالمحاربة
اِن اللّٰه يحب الْاَبْرَار الْأَتْقِيَاء الْأَخْفِيَاء الَّذِيْنَ اِن غَابُوا لم يفتقدوا وَاِن حَضَرُوا لم يعرفوا قُلُوْبهم مصابيح الْهدى يخرجُون من كل غبراء مظْلمَة
رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح وَلَا عِلّة لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ رو رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ایک حدیث کی وجہ سے جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''معمولی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے اولیاء کے ساتھ دشمنی کرتا ہے وہ جنگ کی دعوت دیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ نیک پرہیزگار پوشیدہ رہنے والے کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ غیر موجود ہوں تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہیں ہوتی اور اگر وہ موجود ہوں تو وہ نمایاں نہیں ہوتے ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں اور وہ ہر تاریک غبار آلود جگہ سے نکل جاتے ہیں''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ امام بیہقی نے اسے کتاب الزہد میں نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ صحیح ہے اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

4152 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ على النَّاس زَمَان لَا يسلم لذِي دين دينه اِلَّا من هرب بِدِيْنِهِ من شَاهِق اِلَى شَاهِق وَمَنْ جُحر اِلَى جُحر فَاِن كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لم تنَلْ الْمَعيشَة اِلَّا بسخط اللّٰه فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ كَانَ هَلَاك الرجل على يَدي زَوجته وَولده فَاِن لم يكن لَهُ زَوْجَة وَلَا ولد كَانَ هَلَاكه على يَدي اَبَوَيْهِ فَاِن لم يكن لَهُ اَبَوَان كَانَ هَلَاكه على يَدي قرَابَته اَوْ الْجِيرَان . قَالُوْا كَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُعَيِّرُوْنَهُ بضيق الْمَعيشَة فَعِنْدَ ذٰلِكَ يُورد نَفسه الْمَوَارِد الَّتِي يهْلك فِيهَا نَفسه . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کسی دین دار کے لئے اس کا دین سلامت نہیں رہے گا' ماسوائے اس شخص کے جو اپنے دین کو لے کر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف بھاگا پھرے گا اور ایک بل سے دوسری بل کی طرف بھاگا' پھرے گا اور اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہے گا تو اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی' اور اگر وہ وہیں ٹھہرا رہے گا تو پھر آدمی اپنی بیوی اور بچوں کی

وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوگا اگر کسی کے بیوی بچے نہیں ہوں گے تو وہ اپنے ماں باپ کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو جائے گا' اگر کسی کے ماں باپ نہیں ہوں گے تو وہ اپنے رشتے داروں اور پڑوسیوں کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو جائے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسا کیسے ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ اسے غربت کے حوالے سے عار دلائیں گے تو ایسی صورت میں وہ شخص وہ کام کرنے پر تیار ہو جائے گا جن کی وجہ سے وہ خود کو ہلاکت کا شکار کر دے گا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4153 - وَعَن عمرَان بن حُصَين رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع إِلَى اللّٰه كَفاهُ اللّٰه كل مُؤنَة ورزقه من حَيثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ انْقَطع إِلَى الدُّنيَا وَكله اللّٰه إِلَيهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُو الشَّيخ وَابْن حبَان فِي الثَّوَاب وَاسْنَاد الطَّبَرَانِيّ مقارب وأمليا لهٰذَا الحَدِيث نَظَائِر فِي الاقتصاد والحرص وَيَأْتِي لَهُ نَظَائِر فِي الزّهْد إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جائے گا اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے حوالے سے اس کی کفایت کر دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا کرے گا' جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوگا اور جو شخص منقطع ہو کر دنیا کی طرف چلا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے امام طبرانی کی سند مقارب ہے ہم نے اس موضوع سے متعلق دیگر روایات میانہ روی اختیار کرنے اور لالچ سے متعلق باب میں نقل کی ہیں اور زہد سے متعلق باب میں اس جیسی دیگر روایات آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْهِيب من الْغَضَب وَالتَّرْغِيب فِي دَفعه وكظمه وَمَا يفعل عِنْد الْغَضَب

باب: غضب کے بارے میں ترہیبی روایات' غضب کو دور کرنے اور اس پر قابو رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور غضب کے وقت کیا کرنا چاہیے؟

4154 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَن رجلا قَالَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أوصني قَالَ لَا تغْضب فردد مرَارًا قَالَ لَا تغْضب . رَوَاهُ البُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا اس نے چند مرتبہ اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے یہی فرمایا کہ تم غصہ نہ کرنا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4155 - وَعَن حميد بن عبد الرَّحْمٰن عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُولَ اللّٰهِ أوصني . قَالَ لَا تغْضب

قَالَ ففكرت حِين قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَإِذَا الْغَضَب يجمع الشَّر كُله

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حمید بن عبدالرحمٰن نے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا۔

راوی کہتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تو میں نے اس بارے میں غور وفکر کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ غصہ کرنا تمام برائیوں کو جمع کر لیتا ہے

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4156 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يباعدني من غضب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا تغْضب . رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ مَا يمنعني

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سی چیز مجھے اللہ کے غضب سے دور کر سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''کون سی چیز مجھے روک سکتی ہے''۔

4157 - وَعَن جَارِيَة بن قدامَة اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قل لي قولا واقلل لعَلي اعيه قَالَ لَا تغْضب فَاَعَادَ عَلَيْهِ مرَارًا كل ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تغْضب

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والاوسط اِلَّا انه قَالَ عَن الْاَحْنَف بن قيس عَن عَمه وَعَمه جَارِيَة بن قدامَة انه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قل لي قولا يَنْفَعنِيْ اللّٰه بِهِ فَذكره

وَاَبُوْ يعلى اِلَّا انه قَالَ عَن جَارِيَة بن قدامَة اَخْبرنِي عَم اَبِيْ انه قَالَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر نَحْوه وَرُوَاته اَيْضًا رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایک بات ارشاد فرمایئے اور بات مختصر ہو تاکہ میں اسے یاد رکھوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا اس شخص نے چند مرتبہ اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا کہ تم غصہ نہ کرنا

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ کہا ہے کہ احنف بن قیس کے حوالے سے ان کے چچا سے منقول ہے ان کے چچا حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ''انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی بات کیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے''۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

یہی روایت امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کہ حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ''میرے والد کے چچا نے یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض

کی''۔اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے اس کے تمام راوی بھی صحیح کے راوی ہیں۔

4158 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دلّنِیْ على عمل يدخلنی الْجَنَّة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تغضب وَلَك الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا صَحِيْح

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی آپ کسی ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروادے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا تمہیں جنت نصیب ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ہمراہ نقل کی ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔

4159 - وَعَنِ ابْنِ الْمسيب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس وَمَعَهُ اَصْحَابه وَقع رجل بِاَبِیْ بكر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فآذاه فَصمت عَنهُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ آذاه الثَّانِيَة فَصمت عَنهُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ آذاه الثَّالِثَة فانتصر اَبُوْ بَكْرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اوجدت عَلیّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نزل ملك من السَّمَاء يكذبهُ بِمَا قَالَ لَك فَلَمَّا انتصرت ذهب الْملك وَقعد الشَّيْطَان فَلَمْ اكن لأجلس اِذن مَعَ الشَّيْطَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد هٰكَذَا مُرْسلا ومتصلا من طَرِيْق مُحَمَّد بن عجلان عَنْ سَعِيْدِ بن اَبِیْ سعيد الْمَقْبُرِی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ بِنَحْوِه وَذكر الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِيخه اَن الْمُرْسل اصح

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرماتھے آپ کے ساتھ آپ ﷺ کے اصحاب بھی تشریف فرماتھے ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تنقید کرنا شروع کردی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اس نے دوسری مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر خاموش رہے اس نے تیسری مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیدیا تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھ پر ناراض ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا تھا یہ شخص تمہیں جو بھی کہہ رہا تھا وہ فرشتہ اسے جھوٹا قرار دے رہا تھا جب تم نے اسے جھوٹا قرار دیا تو وہ فرشتہ چلا گیا اور شیطان بیٹھ گیا' تو اب میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا

یہ روایت امام ابوداؤد نے اسی طرح مرسل اور متصل روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو محمد بن عجلان کے حوالے سے سعید بن ابوسعید مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند منقول ہے امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ بات ذکر کی ہے کہ اس روایت کا مرسل ہونا زیادہ مستند ہے۔

4160 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيد بالصرعة اِنَّمَا الشَّدِيد الَّذِیْ يملك نَفسه عِنْد الْغَضَب ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''طاقتور وہ نہیں ہوتا جو پچھاڑ دے طاقتور وہ ہوتا ہے' جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4161 - وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهٖ مُخْتَصِرًا لَيْسَ الشَّدِيد من غلب النَّاس إِنَّمَا الشَّدِيد من غلب نَفسه

❀❀ یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں)
''طاقتور وہ نہیں ہوتا جو لوگوں پر غالب آجائے طاقتور وہ ہوتا ہے جو اپنے اوپر غالب آئے''۔

4162 - وَرَوَاهُ اَحْمد فِي حَدِيْثٍ طَوِيل عَن رجل شهد رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب وَلَمْ يسمه وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الصرعة قَالَ قَالُوا الصريع
قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصرعة كل الصرعة الصرعة كل الصرعة الصرعة كل الصرعة الرجل الَّذِي يغْضب فيشتد غَضَبه ويحمر وَجهه ويقشعر جلده فيصرع غَضَبه
قَالَ الْحَافِظ الصرعة بِضَم الصَّاد وَفتح الرَّاء هُوَ الَّذِي يصرع النَّاس كثيرا بقوته وَأما الصرعة بِسُكُوْن الرَّاء فَهُوَ الضَّعِيف الَّذِي يصرعه النَّاس حَتّٰى لَا يكَاد يثبت مَعَ اَحَد وكل من يكثر عَنهُ الشَّيْء يُقَال فِيْهِ فعلة بِضَم الْفَاء وَفتح الْعين مثل حفظة وخدعة وضحكة وَمَا أشبه ذٰلِكَ فَإِذا سكنت ثَانِيه فعلى الْعَكْس اَي الَّذِي يفعل بِهِ ذٰلِكَ كثيرا

❀❀ یہ روایت امام احمد نے ایک طویل حدیث میں ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے جو نبی اکرم ﷺ کے اس خطبے کے دوران وہاں موجود تھے تاہم انہوں نے ان صاحب کا نام بیان نہیں کیا اور انہوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پچھاڑنا کیا ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہی کہ کوئی کسی کو پچھاڑ دے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صحیح طاقتور جو مکمل طاقتور ہو صحیح طاقتور جو مکمل طاقتور ہو وہ طاقتور جو مکمل طاقتور ہو یہ وہ شخص ہے جو غصے میں آتا ہے اس کا غصہ شدید ہو جاتا ہے اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اس کی جلد پھڑکنے لگتی ہے لیکن وہ اپنے غصے کو پچھاڑ دیتا ہے''۔
حافظ بیان کرتے ہیں: لفظ الصرعہ میں ص پر پیش ہے ر پر زبر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنی طاقت کے ذریعے لوگوں کو پچھاڑ دے جہاں تک لفظ صرعہ کا تعلق ہے جس میں ر ساکن ہوتی ہے اس سے مراد کمزور شخص ہے جسے لوگ پچھاڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ کسی کے مقابلے میں بھی جم کر کھڑا نہیں رہ سکتا جس بھی شخص کے بارے میں کسی چیز کے کثرت سے ہونے کا مفہوم بیان کیا جا رہا ہو اس میں فعلۃ کا وزن استعمال ہوتا ہے جس میں ف کلمہ پر پیش ہوتی ہے اور عین کلمہ پر زبر ہوتی ہے جیسے حفظۃ، خدعۃ، ضحکۃ اور اس جیسے دیگر الفاظ ہیں جب اس میں دوسرا حرف ساکن پڑھا جا رہا ہو تو اس کے برعکس مفہوم ہوگا یعنی اس شخص کے ساتھ بکثرت ایسا ہوتا ہے۔

4163 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْر ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يدع شَيْئًا يكون إِلَى قيام السَّاعَة إِلَّا أخبرنَا بِهِ حفظه من حفظه ونسيه من نَسيَه وَكَانَ فِيمَا قَالَ إِن الدُّنْيَا خضرَة حلوة وَإِن اللّٰه مستخلفكم فِيهَا فناظر كَيفَ تَعْمَلُوْنَ أَلا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقوا النِّسَاء وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلا لَا يمنعن رجلا هَيْبَة النَّاس أَن يَقُوْلَ بِحَق إِذا علمه
قَالَ فَبكى اَبُو سعيد وَقَالَ وَقد وَاللّٰه رَأينَا أَشْيَاء فهبنا وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلا إِنَّهُ ينصب لكل غادر لِوَاء يَوْم

الْقِيَامَة بِقدر غدرته وَلَا غدرة أعظم من غدرة إِمَام عَامَّة يركز لِوَاءُهُ عِنْد استه

وَكَانَ فِيمَا حفظناه يَوْمئِذٍ أَلا إِن بني آدم خلقوا على طَبَقَات أَلا وَإِن مِنْهُم البطيء الْغَضَب السَّرِيع الْفَيْء وَمِنْهُم سريع الْغَضَب سريع الْفَيْء فَتلك بِتِلْكَ

أَلا وَإِن مِنْهُم سريع الْغَضَب بطيء الْفَيْء

أَلا وَخَيرهمْ بطيء الْغَضَب سريع الْفَيْء وشرهم سريع الْغَضَب بطيء الْفَيْء أَلا وَإِن الْغَضَب جَمْرَة فِي قلب ابْن آدم أما رَأَيْتُمْ إِلَى حمرَة عَيْنَيْهِ وانتفاخ أوداجه فَمن أحس بِشَيْء من ذَلِك فليلصق بِالْأَرْضِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری ﷛ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے قیامت تک رونما ہونے والی کوئی چیز نہیں چھوڑی مگر یہ کہ ہمیں اس کے بارے میں بتادیا تو جس نے انہیں یادرکھنا تھا' اُس نے انہیں یادرکھا اور جس نے انہیں بھولنا تھا وہ بھول گیا جو بات آپ ﷺ نے ارشادفرمائی تھی اس میں یہ بات بھی تھی کہ

"یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے' اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں نائب مقرر کیا ہے تا کہ اس بات کو ظاہر کرے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ خبردار دنیا سے بچ کے رہنا اور عورتوں سے بچ کے رہنا"۔

نبی اکرم ﷺ نے اس میں جو ارشاد فرمایا تھا: اس میں یہ بات بھی تھی کہ "لوگوں کی ہیبت کسی شخص کو اس بات سے منع نہ کرے کہ وہ اپنے علم کے مطابق حق بات بیان کرے"۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت ابوسعید خدری ﷛ رونے لگے' اور انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے کچھ چیزیں دیکھیں لیکن ہم ان سے خوف زدہ ہو گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جو باتیں ارشادفرمائی تھیں ان میں یہ بات بھی تھی کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا جو اس کی عہد شکنی کے حساب سے ہوگا اور کسی بھی عہد شکن کا جھنڈا حکمران کی عہد شکنی سے بڑا نہیں ہوگا اس کا جھنڈا اس کی سرین پر گاڑ دیا جائے گا اس دن نبی اکرم ﷺ کی جو بات ہمیں یادرہی اس میں یہ بات بھی شامل تھی:

انسان کو مختلف طبقات میں تخلیق کیا گیا ہے ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور جلدی غصہ ختم کر دیتے ہیں کچھ وہ ہوتے ہیں جو جلدی غصے میں آتے ہیں اور جلدی غصہ ختم کر دیتے ہیں' تو یہ برابر کا معاملہ ہو گیا ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں جو جلدی غصے میں آتے ہیں اور دیر سے غصہ ختم کرتے ہیں اور ان میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور جلدی غصہ ختم کر دیتے ہیں اور ان میں سب سے برے وہ ہیں جو جلدی غصے میں آتے ہیں اور دیر سے غصہ ختم کرتے ہیں خبردار غصہ کرنا انسان کے دل میں ایک انگارہ ہے کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور رگیں پھول جاتی ہیں جو شخص اس طرح کی کیفیت محسوس کرے وہ زمین کے ساتھ چمٹ جائے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4164 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْله تَعَالَى ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَن (الْمُؤْمِنُونَ)

قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوِ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ فَإِذَا فعلوا عصمهم اللّٰه وخضع لَهُمْ عدوهم
ذكره الْبُخَارِيّ تَعْلِيقا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)
''تم اس چیز کے ذریعے پرے کرو جو زیادہ اچھی ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سے مراد غصے کے وقت صبر کرنا ہے زیادتی کے وقت درگزر کرنا ہے جب لوگ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو محفوظ کر دے گا اوران کے دشمن کو ان کے سامنے سرنگوں کر دے گا۔

یہ روایت امام بخاری نے تعلیق کے طور پر نقل کی ہے۔

4165 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيْهِ آواه اللّٰه فِيْ كنفه وَستر عَلَيْهِ برحمته وَأدخلهُ فِيْ محبته من إِذا أعطي شكر وَإِذا قدر غفر وَإِذا غضب فتر
رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَة عمر بن رَاشد وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنے پردے میں رکھے گا اوراس پر اپنی رحمت کا پردہ رکھے گا اوراسے اپنی محبت میں داخل کرے گا وہ شخص جسے کچھ دیا جائے' تو وہ شکر گزار ہو اور جب وہ قادر ہو تو معاف کر دے اور جب غصے میں ہو تو الگ ہو جائے''

یہ روایت امام حاکم نے عمر بن راشد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4166 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دفع غَضَبه دفع اللّٰه عَنهُ عَذَابه وَمَنْ حفظ لِسَانه ستر اللّٰه عَوْرَته . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اپنے غصے کو پرے کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو پرے کر دے گا اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4167 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من جرعة أعظم عِنْد اللّٰه من جرعة غيظ كظمها عبد ابْتِغَاء وَجه اللّٰهِ
رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گھونٹ غصے کے اس گھونٹ سے بڑا نہیں ہے' جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پی لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4168 - وَعَن معاذ بن انس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كظم غيظا وَهُوَ قَادر على اَن ينفذهُ دَعَاهُ اللّٰه سُبْحَانَهٗ على رُؤُوس الْخَلَائق حَتّٰى يخيره من الْحور الْعين مَا شَاءَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِرمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَة كلهم من طَرِيْق اَبِيْ مَرْحُوم وَاسْمه عبد الرَّحِيم بن مَيْمُون عَن سهل بن معَاذ عَنهُ وَيَاْتِي الْكَلَام على سهل وَاَبِيْ مَرْحُوم اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص غصے پر قابو پالے حالانکہ وہ اس کے اظہار کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے اسے بلائے گا یہاں تک کہ اسے یہ اختیار دے گا کہ وہ جس حور عین کو چاہے حاصل کر لے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان سب نے اسے ابومرحوم کے حوالے سے نقل کیا ہے اس کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے اس کے حوالے سہل بن معاذ کے حوالے سے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے سہل بن معاذ اور ابومرحوم کے بارے میں کلام آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

4169 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا غضب اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِم فليجلس فَاِنْ ذهب عَنهُ الْغَضَب وَاِلَّا فليضطجع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه كِلَاهُمَا من رِوَايَة اَبِي حَرْب بن الْاَسود عَنْ اَبِيْ ذَرٍ وَقد قِيْلَ اِن اَبَا حَرْب اِنَّمَا يروِي عَن عَمه عَنْ اَبِيْ ذَرٍ وَلَا يحفظ لَهُ سَمَاع من اَبِيْ ذَر وَقد رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا عَن دَاوُد وَهُوَ ابْن هِنْد عَن بكر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث اَبَا ذَر بِهٰذَا الحَدِيْث ثُمَّ قَالَ اَبُوْ دَاوُد وَهُوَ اَصح الْحَدِيْثين يَعْنِيْ اَن هٰذَا الْمُرْسل اَصح من الْاَوَّل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو غصہ آئے اگر اس کا غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے لیٹ جانا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے۔ ان دونوں نے اسے ابوحرب بن اسود کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ایک روایت کے مطابق ابوحرب نے اسے اپنے چچا کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے تاہم ان کا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع محفوظ نہیں ہے یہی روایت امام ابوداؤد نے داؤد بن ابوہند کے حوالے سے بکر سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو بھیجا اس کے بعد یہی حدیث ہے پھر امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ دونوں حدیثوں میں زیادہ مستند ہے یعنی یہ مرسل روایت پہلی والی روایت سے زیادہ مستند ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4170 - وَعَن سُلَيْمَان بن صرد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اسْتب رجلَانِ عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجعل اَحدهمَا يغْضب ويحمر وَجهه وتنتفخ اوداجه فَنظر اِلَيْهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي لأعْلم كلمة لَو قَالَهَا لذهب عَنهُ ذَا اَعُوذ بِاللّٰهِ من الشَّيْطَان الرَّجِيم فَقَامَ اِلَى الرجل رجل مِمَّن سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنِفا قَالَ لَا قَالَ اِنِّي لأعْلم كلمة لَو قَالَهَا

لذھب ذا أعوذ بِاللّٰہِ من الشَّيطان الرَّجيم فَقَالَ لَهُ الرجل أمجنونا ترانی رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا ان میں سے ایک غصے میں آ گیا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا رگیں پھول گئیں نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا' تو ارشاد فرمایا: میں ایک کلمے کے بارے میں جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے پڑھ لے تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی وہ کلمہ یہ ہے:

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

جس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی تھی وہ اٹھ کر اس شخص کے پاس گیا اور دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ابھی کیا ارشاد فرمایا ہے: اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ مجھے ایک کلمے کا علم ہے اگر یہ شخص اسے پڑھ لے گا تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی وہ کلمہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہے' تو اس شخص نے اس سے کہا: کیا تم مجھے مجنوں سمجھتے ہو؟ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4171 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ استب رجلَان عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضب أَحدهمَا غَضبا شَدِيدا حَتّٰى خيل إِلَيّ أَن أَنفه يتمزع من شدَّة غَضَبه فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لأعْلم كلمة لَو قَالَهَا لذهب عَنهُ مَا يجد من الْغَضَب

فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَقول اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أعوذ بك من الشَّيْطَان الرَّجِيم

قَالَ فَجعل معَاذ يَأْمُرهُ فَأبِي وَضحك وَجعل يزْدَاد غَضبا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ كلهم من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن أَبِيْ ليلى عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ هٰذَا حَدِيْث مُرْسل عبد الرَّحْمٰن بن أَبِيْ ليلى لم يسمع من معَاذ بن جبل

مَاتَ معَاذ فِيْ خلَافَة عمر بن الْخطاب وَقتل عمر بن الْخطاب وَعبد الرَّحْمٰن بن أَبِيْ ليلى غُلَام ابْن سِتّ وسنين وَالَّذِيْ قَالَه التِّرْمِذِيّ وَاضح فَإِن البُخَارِيّ ذكر مَا يدل على أَن مولد عبد الرَّحْمٰن بن أَبِيْ ليلى سنة سبع عشرَة وَذكر غير وَاحِد أَن معَاذ بن جبل توفّي فِيْ طاعون عمواس سنة ثَمَان عشرَة وَقيل سنة سبع عشرَة وَقد روى النَّسَائِيّ هٰذَا الحَدِيْث عَن عبد الرَّحْمٰن بن أَبِيْ ليلى عَنْ أَبِيْ بن كَعْب وَهٰذَا مُتَّصِل وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

4170-صحیح البخاری - كتاب بدء الخلق' باب صفة إبليس وجنوده - حديث:3123صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وبأي شيء يذهب الغضب - حديث:4833صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الاستماع المكروه وسوء الظن والغضب والفحش - ذكر الأمر بالاستعاذة بالله جل وعلا من الشيطان الرجيم لمن اعتراه' حديث:5770المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة حم السجدة - حديث:3583سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب ما يقال عند الغضب - حديث:4171مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الغضب مما يقوله الناس - حديث:24860السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول إذا غضب - حديث:9858مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' من مسند القبائل - حديث ابن صرد' حديث:26614المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سليمان' ما أسند سليمان بن صرد - حديث:6357شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في ترك الغضب - حديث:8033الأدب المفرد للبخاري - باب ما يقول إذا غضب' حديث:1361

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو آدمی ایک دوسرے سے جھگڑ پڑے ان میں سے ایک کو شدید غصہ آ گیا یہاں تک کہ مجھے یہ محسوس ہوا کہ غصے کی شدت کی وجہ سے کہیں اس کی ناک پھٹ نہ جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک کلمے کا علم ہے اگر یہ شخص وہ کلمہ پڑھ لے تو اس کا جو غصہ ہے وہ ختم ہو جائے گا اس نے دریافت کیا: وہ کون سا کلمہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو: اے اللہ! میں مردود شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے یہ کہنا شروع کیا لیکن اس نے یہ بات نہیں مانی اور ہنسنے لگا اور اس کے غصے میں اضافہ ہو گیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ ان سب نے اسے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث مرسل ہے' کیونکہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہو گیا تھا' اور جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس وقت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ چھ سال کے بچے تھے امام ترمذی نے جو چیز بیان کی ہے وہ واضح ہے' کیونکہ امام بخاری نے یہ بات ذکر کی ہے' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کی پیدائش سترہ ہجری میں ہوئی تھی اور کئی حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال عمواس کے طاعون میں اٹھارہ ہجری میں اور ایک قول کے مطابق سترہ ہجری میں ہوا تھا امام نسائی نے یہی روایت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور یہ سند متصل ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4172 - وَعَنْ اَبِیْ وَائِلِ الْقَاصِ قَالَ دَخَلْنَا علی عُرْوَۃ بن مُحَمَّد السَّعْدِیّ فَکَلمہٗ رجل فاغضبه فَقَامَ فَتَوَضَّا فَقَالَ حَدثنِیْ اَبِیْ عَن جدی عَطِیَّۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن الْغَضَب من الشَّیْطَان وَاِن الشَّیْطَان خلق مِنَ النَّار وَاِنَّمَا تطفأ النَّار بِالْمَاءِ فَاِذَا غضب اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأ .

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ ابووائل جو ایک خطیب ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس گئے ایک شخص ان کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا وہ اٹھے اور انہوں نے وضو کیا پھر انہوں نے بتایا: میرے والد نے میرے دادا حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے' اور آگ کو پانی کے ذریعے بجھایا جاتا ہے' تو جب کسی شخص کو غصہ آئے تو اسے وضو کر لینا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

11 - التَّرْہِیب من التھاجر والتشاحن والتدابر

باب: آپس میں لاتعلقی اختیار کرنے' ناراضگی رکھنے اور ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر لینے کے بارے میں ترہیبی روایات

4173 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تقاطعوا وَلَا تدابروا وَلَا

تباغضوا وَلَا تحاسدوا وَكُونُوا عباد الله إِخْوَانًا وَّلَا يحل لمُسْلِم اَن يهجر اَخَاهُ فَوق ثَلَاث

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَرَوَاهُ مُسلم اخصر مِنْهُ وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد فِيهِ يَلْتَقِيَانِ فيعرض هَذَا ويعرض هَذَا وَخَيرهمْ الَّذِي يبدا بِالسَّلَامِ وَالَّذِي يبدا بِالسَّلَامِ يسْبق إِلَى الْجنَّة

قَالَ مَالك وَلَا أَحسب التدابر إِلَّا الْإِعْرَاض عَن الْمُسلم يدبر عَنهُ بِوَجْهِهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک دوسرے سے قطع تعلق اختیار نہ کرو ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے کس حسد نہ رکھو اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ امام مسلم نے اسے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام طبرانی نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب وہ دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو یہ ادھر منہ پھیر لے اور وہ ادھر منہ پھیر لے ان میں سے زیادہ بہتر وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا جو سلام میں پہل کرے گا وہ جنت کی طرف سبقت لے جائے گا''۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق لفظ تدابر سے مراد کسی مسلمان سے منہ پھیر لینا ہے کہ آدمی اس سے منہ پھیر کر پیٹھ کر کے چلا جائے۔

4174 - وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لمُسْلِم اَن يهجر اَخَاهُ فَوق ثَلَاث لَيَال يَلْتَقِيَانِ فيعرض هَذَا ويعرض هَذَا وخيرهما الَّذِي يبدا بِالسَّلَامِ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی مسمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے جب وہ دونوں ملیں تو یہ ادھر منہ کرے اور وہ ادھر منہ کرلے ان دونوں میں سے زیادہ بہتر وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4175 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل لمُسْلِم اَن يهجر اَخَاهُ فَوق ثَلَاث فَمن هجر فَوق ثَلَاث فَمَاتَ دخل النَّار

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِإِسْنَاد على شَرط البُخَارِيّ وَمُسلم

4173-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب تحريم الظن - حديث:4754السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : شهادة أهل العصبية - حديث:19594مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7677مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وحيان' حديث:2645مسند الحميدي - أحاديث أنس بن مالك رضي الله عنه' حديث:1130المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه إسحاق - حديث:3098المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه إسحاق' حديث:281

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے' جو شخص تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرے گا اور مرجائے گا تو وہ جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔

4176 - وَفِی رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗد قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یحل لمُؤْمِن اَن یھجر مُؤْمِنا فَوق ثَلَاث فَاِن مرت بِہٖ ثَلَاث فليلقه فليسلم عَلَيْهِ فَاِن رد عَلَيْهِ السَّلَام فَقَدْ اشْتَرَكَا فِي الْاَجر وَاِن لم يرد عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بالاثم وَخرج الْمُسلم من الْهِجْرَة

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''کسی مومن کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مومن سے لاتعلقی اختیار کرے اگر اس پر تین دن گزر جائیں اور پھر اس کی اپنے بھائی سے ملاقات ہو تو وہ اسے سلام کرے اگر وہ سلام کا جواب دیدے تو یہ دونوں اجر میں شراکت دار ہوں گے اور اگر وہ اسے سلام کا جواب نہیں دے گا تو وہ گناہ لے کر واپس جائے گا اور یہ لاتعلقی سے نکل جائے گا''۔

4177 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يكون لمُسلم اَن يهجر مُسلما فَوق ثَلَاثَة اَيَّام فَاِذَا لقِيه سلم عَلَيْهِ ثَلَاث مَرَّات كل ذٰلِكَ لَا يرد عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بإثمه . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرے کہ جب وہ اس سے ملے تو اسے تین مرتبہ سلام کرے اگر وہ اسے ہر مرتبہ جواب نہیں دیتا تو وہ دوسرا شخص گناہ لے کر واپس جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4178 - وَعَن هِشَام بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل لمُسلم اَن يهجر مُسلما فَوق ثَلَاث لَيَال فَاِنَّهُمَا ناكبان عَن الْحق مَا داما على صرامهما واَوَّلهما فَيْئًا يكون سبقه بالفيء كَفَّارَة لَهٗ وَاِن سلم فَلَمْ يقبل ورد عَلَيْهِ سَلَامه ردَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة ورد على الْاٰخر الشَّيْطَان فَاِن مَاتَا على صرامهما لم يدخلا الْجَنَّة جَمِيْعًا اَبَدًا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا اَنه قَالَ لم يدخلا الْجَنَّة وَلَمْ يجتمعا فِي الْجَنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ شيبَة اِلَّا اَنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل اَن يصطرما فَوق ثَلَاث فَاِن اصطرما فَوق ثَلَاث لم يجتمعا فِي الْجَنَّة اَبَدًا وَاَيهمَا بَدَاَ صَاحبه كفرت ذنُوبه وَاِن هُوَ سلم فَلَمْ يرد عَلَيْهِ وَلَمْ يقبل سَلَامه رد عَلَيْهِ الْملك ورد على ذٰلِكَ الشَّيْطَان

❀❀ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے لاتعلقی اختیار کرے کیونکہ جب تک وہ دونوں اپنی ناراضگی پر برقرار رہیں گے وہ حق سے دور رہیں گے اور ان میں سے جو شخص ناراضگی ختم کرنے میں پہل کرے گا تو اس کا یہ پہل کرنا اس کے حق میں کفارہ بن جائے گا اور اگر وہ سلام کرے اور دوسرا شخص اسے سلام کا جواب دیدے تو فرشتے بھی اسے سلام کا جواب دیں گے اور دوسرے شخص کو شیطان سلام کا جواب دے گا' اگر وہ دونوں اپنی ناراضگی پر مر جائیں تو وہ دونوں کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام ابویعلی امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"وہ دونوں جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور وہ دونوں جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے"۔

یہی روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ ناراض رہیں اگر وہ تین دن سے زیادہ ناراض رہتے ہیں' تو وہ دونوں جنت میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے ان میں سے جو شخص دوسرے کے مقابلے میں پہل کرے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگر وہ سلام کرتا ہے' اور دوسرا اسے سلام کا جواب نہیں دیتا اور اس کے سلام کو قبول نہیں کرتا تو فرشتہ اسے سلام کا جواب دے گا اور اس (دوسرے) شخص کو شیطان جواب دے گا۔

4179 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تحل الْهِجْرَة فَوق ثَلَاثَة أَيَّام فَإِن التقيا فَسلم أَحدهمَا فَرد الآخر اشْتَركَا فِي الْأجر وَإِن لم يرد برىء هَذَا من الْإِثْم وباء بِهِ الآخر وَأَحْسبهُ قَالَ وَإِن مَاتَا وهما متهاجران لَا يَجْتَمِعَانِ فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرنا جائز نہیں ہے اگر وہ دونوں ملیں اور ان میں سے ایک سلام کرے اور دوسرا سلام کا جواب دیدے تو وہ دونوں اجر میں برابر ہوں گے اور اگر وہ سلام کا جواب نہیں دیتا تو یہ والا شخص گناہ سے لاتعلق ہو جائے گا اور دوسرا شخص گناہ لے کر واپس جائے گا (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے۔ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اگر وہ دونوں ایسی حالت میں مر جائیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار کیے ہوئے ہوں تو وہ دونوں جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4180 - وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدابروا وَلَا تقاطعوا وَكُونُوا عباد اللّٰه إِخْوَانًا هجر الْمُؤمنِينَ ثَلَاثًا فَإِن تكلما وَإِلَّا اعرض اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُمَا حَتَّى يتكلما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا عبد اللّٰه بن عبد الْعَزِيز اللَّيْثِيّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو اہل ایمان کی باہمی لاتعلقی تین دن تک ہوگی اگر وہ آپس میں بات چیت کرلیں تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے اس وقت تک اعراض کیے رہے گا جب تک وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت نہیں کرتے"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

4181 - وَعَنْ فَضَالة بن عبيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من هجر اَخَاهُ فَوق ثَلَاث فَهُوَ فِي النَّار اِلَّا اَن يتدارکه اللّٰهِ برحمته . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہتا ہے وہ جہنم میں جائے گا البتہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ذریعے (اسے معاف کردے) تو معاملہ مختلف ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4182 - وَعَنْ اَبِىْ خِرَاش حَدْرَد بن اَبِىْ حَدْرَد الْاَسْلَمِيّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من هجر اَخَاهُ سنة فَهُوَ كسفك دَمه . رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوخراش حدرد بن ابوحدرد اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص ایک سال تک اپنے بھائی سے لاتعلق رہے تو یہ اس کا خون بہانے کی مانند ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

4183 - وَعَنْ جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبده المصلون فِيْ جَزِيرَة الْعَرَب وَلَكِن فِي التحريش بَيْنهم . رَوَاهُ مُسْلِم

التحريش هُوَ الاغراء وتغيير الْقُلُوْب والتقاطع

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی لوگ جزیرہ نماز عرب میں اس کی عبادت کریں گے البتہ وہ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کردے گا"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ تحریش کا مطلب دھوکے کا شکار کرنا دلوں کی حالت کا تبدیل ہو جانا اور قطع تعلقی اختیار کرنا ہے۔

4184 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يتهاجر الرّجلَانِ قد دخلا فِي الْاِسْلَام اِلَّا خرج اَحدهمَا مِنْهُ حَتّٰى يرجع اِلٰى مَا خرج مِنْهُ ورجوعه اَن يَاْتِيه فَيسلم عَلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار کریں تو ان دونوں میں سے ایک اسلام سے نکل جاتا ہے جب تک وہ اس چیز کی طرف واپس نہیں آتا جس سے وہ نکلا ہے اور اس کا واپس آنا یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کے پاس آئے اور اسے سلام کرے

یہ روایت امام طبرانی نے "موقوف" روایت کے طور پر جید سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4185 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَو اَن رجلَينِ دخلا فِي الْاِسْلَام فاهتجرا لَكَانَ اَحدهمَا خَارِجا عَن الْاِسْلَام حَتّٰى يرجع يَعْنِي الظَّالِم مِنهُمَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار کرلیں تو ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جب تک وہ واپس نہیں آتا"۔ (راوی کہتے ہیں:) ان کی مراد یہ تھی کہ جو ان دونوں میں سے زیادتی کرنے والا ہو۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4186 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ تعرض الْاَعْمَال فِي كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ الْيَوْم لكل امرىء لَا يُشرك بِاللّٰهِ شَيْئا اِلَّا امْرُؤ كَانَت بَينه وَبَين اَخِيه شَحْنَاء فَيَقُولُ اتركُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يصطلحا

رَوَاهُ مَالك وَمُسلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں' تو اس دن میں اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو پروردگار (فرشتوں سے) فرماتا ہے: تم ان دونوں کو اس وقت تک رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہیں کر لیتے"۔

یہ روایت امام مالک اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

4187 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم اَنّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ تفتح اَبْوَاب الْجنَّة يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَيغْفر لكل عبد لَا يُشرك بِاللّٰهِ شَيْئا اِلَّا رجل كَانَ بَينه وَبَين اَخِيه شَحْنَاء فَيُقَال انظروا هٰذَيْنِ حَتّٰى يصطلحا انظروا هٰذَيْنِ حَتّٰى يصطلحا انظروا هٰذَيْنِ حَتّٰى يصطلحا

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو (فرشتوں کو) حکم ہوتا ہے کہ

ان دونوں کومہلت دو جب تک یہ دونوں ایک دوسرے سے صلح نہیں کرتے ان دونوں کومہلت دو جب تک یہ دونوں ایک دوسرے سے صلح نہیں کرتے ان دونوں کومہلت دو جب تک یہ دونوں ایک دوسرے سے صلح نہیں کرتے"

4188 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تنسخ دواوين اَهْلِ الْاَرْضِ فِي دواوين اَهْلِ السَّمَاءِ فِيْ كل الْاثنين وخميس فَيغْفر لكل مُسْلِم لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجل بَيْنه وَبَيْن اَخِيه شَحْنَاء . قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ اِذا كَانَت الْهِجْرَة لله فَلَيْسَ من هٰذَا بِشَيْءٍ فَإِن النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هجر بعض نِسَائِهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّابْن عمر هجر ابْنا لَهُ اِلٰى اَن مَاتَ انْتهى

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اہل زمین کے دیوان اہل آسمان کے دیوان میں منتقل ہو جاتے ہیں ایسا ہر پیر اور جمعرات کے دن ہوتا ہے اور ہر اس مسلمان کی مغفرت ہو جاتی ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو"۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: اگر یہ لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو تو پھر اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بعض ازواج سے چالیس دن تک لاتعلقی اختیار کی تھی اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک صاحبزادے سے لاتعلقی اختیار کیے رکھی تھی جو مرتے دم تک اختیار کی تھی......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4189 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَال يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَمَنْ مُسْتَغْفِر فَيغْفر لَهُ وَمَنْ تائب فيتاب عَلَيْهِ وَيرد اَهْلِ الضغائن بضغائنهم حَتّٰى يتوبوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات . الضغائن بالضاد والغين المعجمتين هِيَ الأحقاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو جو شخص مغفرت طلب کرتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے جو شخص توبہ کرتا ہے اس کی توبہ قبول ہوتی ہے اور ناراضگی رکھنے والوں کو ان کی ناراضگی پر چھوڑ دیا جاتا ہے جب تک وہ لوگ توبہ نہیں کرتے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں

لفظ الضغائن سے مراد آپس کی ناراضگی ہے۔

4190 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللهُ اِلٰى جَمِيع خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لجَمِيع خلقه اِلَّا لمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِلَفْظِهِ من حَدِيث اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيّ وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيث اَبِي بكر الصّديق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنَحْوِهِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کی طرف خاص توجہ فرماتا ہے اور اپنی ساری مخلوق کی مغفرت کر دیتا ہے

البتہ شرک کرنے والے اور ناراضگی رکھنے والے شخص کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام بزار اور امام حاکم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' جو ایسی سند کے ساتھ منقول ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4191 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخل عَلیّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوضع عَنهُ ثَوبيه ثُمَّ لم يستتم أَن قَامَ فلبسهما فَأَخَذَتْنِیْ غيرَة شَدِيْدَة ظَنَنْت أَنه يَأْتِیْ بعض صُوَيْحِبَاتِیْ فَخرجت أتبعه فَأَدْرَكته بِالبَقِيعِ بَقِيعِ الْغَرْقَد يَسْتَغْفِر لِلْمُؤْمِنِين وَالْمُؤْمِنَات وَالشُّهَدَاءِ فَقُلْتُ بِأَبِیْ وَأمی أَنْت فِیْ حَاجَة رَبك وَأَنَا فِیْ حَاجَة الدُّنْيَا فَانْصَرَفت فَدخلت حُجْرَتِی وَلِی نفس عَال ولحقنی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا النَّفس يَا عَائِشَة قلت بِأَبِیْ وَأمی أتيتنی فَوضعت عَنْك ثوبيك ثُمَّ لم تستتم أَن قُمْت فلبستهما فَأَخَذَتْنِیْ غيرَة شَدِيْدَة ظَنَنْت أَنَّك تَأْتِی بعض صُوَيْحِبَاتِیْ حَتّٰی رَأَيْتُك بِالْبَقِيعِ تَصْنَع مَا تصنع

فَقَالَ يَا عَائِشَة أكنت تخافين أَن يَحِيف اللّٰه عَلَيْك وَرَسُوله أَتَانِیْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان وَلِلّٰهِ فِيهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شُعُور غنم كلب لَا ينظر اللّٰه فِيهَا إِلٰی مُشْرك وَلَا مُشَاحِن وَلَا إِلٰی قَاطع رحم وَلَا إِلٰی مُسبل وَلَا إِلٰی عَاق لوَالِدَيْهِ وَلَا إِلٰی مدمن خمر

قَالَ ثُمَّ وضع عَنهُ ثوبيه فَقَالَ لی يَا عَائِشَة أتأذنين لی فِیْ قيام هٰذِهِ اللَّيْلَة

قلت بِأَبِیْ وَأمی فَقَامَ فَسجدَ لَيْلًا طَوِيلا حَتّٰی ظَنَنْت أَنه قد قبض فَقُمْت أَلْتَمِسهُ وَوضعت يَدی على بَاطِن قَدَمَيْهِ فَتحَرك فَفَرِحت وسمعته يَقُوْلُ فِیْ سُجُوده أعوذ بعفوك من عقابك وَأَعُوْذ برضاك من سخطك وَأَعُوْذ بك مِنْك جلّ وَجهك لَا أحصی ثَنَاء عَلَيْك أَنْت كَمَا أثنيت على نَفسك فَلَمَّا أصبح ذكرتهن لَهُ فَقَالَ يَا عَائِشَة تعلميهن فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ تعلميهن وعلميهن فَإِن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام علمنيهن وَأَمرنِیْ أَن أرددهن فِی السُّجُود. رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اضافی لباس (یعنی عمامہ شریف وغیرہ) کو اتارنا شروع کیا ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مکمل نہیں اتارا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں چیزوں کو پہنا تو مجھے بڑا غصہ آیا میں نے یہ گمان کیا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری کسی سوکن کی طرف جانے لگے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جانے کے لئے نکلی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں موجود تھے اور مومن مردوں اور مومن خواتین اور شہدا کے لئے دعائے مغفرت کررہے تھے۔ میں نے سوچا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ تو اپنے پروردگار کے ساتھ مصروف ہیں اور میں یہ سمجھ رہی تھی کہ شاید آپ دنیاوی کام میں ہوں گے میں وہاں سے واپس آگئی جب میں اپنے حجرے میں داخل ہوئی' تو میرا سانس تیز چل رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عائشہ! کیا تمہارے سانس کو کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ میرے پاس تشریف لائے پھر آپ نے اپنے اضافی کپڑے اتارنے شروع کیے ابھی مکمل نہیں اتارے تھے کہ آپ پھر کھڑے ہوئے آپ

نے ان دونوں کو پہنا تو مجھے بڑا شدید غصہ آیا میں نے سوچا شاید آپ کسی اور زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف لے جائیں گے لیکن پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ تو جنت البقیع میں ہیں اور جو کچھ آپ کر رہے تھے وہ کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں یہ اندیشہ تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ بتایا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) اور اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے البتہ اللہ تعالیٰ اس رات کسی مشرک اور ناراضگی رکھنے والے شخص اور قطع رحمی کرنے والے اور تہبند کو لٹکانے والے اور اپنے والدین کے نافرمان اور باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرتا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اضافی کپڑے اتارے اور آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دو گی کہ میں اس رات میں نوافل ادا کروں میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں (آپ جو مناسب سمجھیں وہ کریں) نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے طویل سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ کہیں آپ ﷺ کا وصال نہ ہو گیا ہو میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے اٹھی (کیونکہ اندھیرا تھا) میرا ہاتھ آپ ﷺ کے پاؤں کے تلوے پر پڑا وہ حرکت کر رہا تھا' تو مجھے خوشی ہوئی' تو میں نے آپ ﷺ کو سجدے کے دوران یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

''میں تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری ذات عظمت والی ہے میں تیری ثناء کا شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے' جس طرح تو نے اپنی ثناء خود بیان کی ہے''۔

اگلے دن صبح میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ان کلمات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم نے انہیں سیکھ لیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں سیکھ لو اور ان کی تعلیم بھی دو کیونکہ جبرائیل نے مجھے ان کی تعلیم دی تھی اور مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں سجدے میں انہیں بار بار پڑھوں۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

4192 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع الله عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لِعِبَادِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِن وَقَاتل نفس . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لين

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی مغفرت کر دیتا ہے' البتہ دو بندوں کا معاملہ مختلف ہے ناراضگی رکھنے والا شخص اور کسی کو قتل کرنے والا شخص''۔

یہ روایت امام احمد نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4193 - وَعَنْ مَكْحُول عَنْ كثير بن مرّة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان يغْفر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لاَهْلِ الْاَرْض اِلَّا مُشْرك اَوْ مُشَاحِن . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا مُرْسل جيد

❀❀ مکحول نے کثیر بن مرہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''شب برأت میں اللہ تعالیٰ تمام اہل زمین کی مغفرت کر دیتا ہے' البتہ مشرک اور ناراضگی رکھنے والے شخص کا معاملہ

مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ مرسل ہے اور عمدہ ہے۔

4194 - قَالَ الْحَافِظ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَن مَكْحُول عَنْ اَبِي ثَعْلَبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه اِلٰى عباده لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر للْمُؤْمِنين ويمهل الْكَافرين ويدع اَهْلِ الْحقد بحقدهم حَتّٰى يدعوهُ ۔ قَالَ الْبَيْهَقِيّ وَهُوَ اَيْضًا بَين مَكْحُول وَاَبِي ثَعْلَبَة مُرْسل جيد

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے مکحول کے حوالے سے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور تمام اہل ایمان کی مغفرت کر دیتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے اور ناراضگی رکھنے والوں کو ان کی ناراضگی پر چھوڑ دیتا ہے جب تک وہ اسے ترک نہیں کرتے''۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ اور مکحول کے حوالے سے منقول یہ حدیث بھی مرسل ہے اور عمدہ ہے۔

4195 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من لم يكن فِيْهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ فَاِن اللّٰه يغْفر لَهُ مَا سوى ذٰلِكَ لمن يَشَاء من مَاتَ لَا يُشْرِك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَمْ يكن سَاحِرا يتبع السَّحَرَة وَلَمْ يحقد على اَخِيْه ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط من رِوَايَة لَيْث بن اَبِي سليم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ان تین میں سے کوئی بھی نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا اور اس کے علاوہ جس کی وہ چاہے کہ (مغفرت کر دے گا) جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اور وہ جادوگر نہ ہو جادو کے پیچھے نہ جاتا ہو اور اپنے بھائی سے ناراضگی نہ رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں لیث بن ابوسلیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4196 - وَعَنِ الْعَلَاء بن الْحَارِث اَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اللَّيْل فصلى فَاَطَال السُّجُود حَتّٰى ظَنَنْت انه قد قبض فَلَمَّا رَاَيْت ذٰلِكَ قُمْت حَتّٰى حركت اِبهامه فَتحَرك فَرجع فَلَمَّا رفع رَاْسه من السُّجُود وَفرغ من صلَاته قَالَ يَا عَائِشَة اَو يَا حميراء أظننت اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد خاس بك قلت لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّي ظَنَنْت اَنَّك قبضت لطول سجودك فَقَالَ اتدرين اى لَيْلَة هٰذِهٖ قلت اللّٰه وَرَسُوله أعلم

قَالَ هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يطلع على عباده فِي لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر للمستغفرين وَيرْحَم المسترحمين وَيُؤَخر اَهْلِ الْحقد كَمَا هم

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا وَقَالَ هٰذَا مُرْسل جيد وَيحْتَمل اَن يكون الْعَلَاء اَخذه من مَكْحُول

قَالَ الْاَزْهَرِي يُقَال للرجل اِذا غدر بِصَاحِبِه فَلَمْ يُؤته حَقه قد خاس بِهٖ يَعْنِي بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة وَالسِّين الْمُهْملَة

علاء بن حارث بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے کو طول دیا یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے جب میں نے یہ صورت حال محسوس کی تو میں اٹھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے کو حرکت دی تو وہ حرکت کر رہا تھا' تو میں واپس آ گئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے گوری! کیا تم یہ گمان کر رہی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ! میں یہ گمان کر رہی تھی کہ کہیں آپ کا وصال نہ ہو گیا ہو کیونکہ آپ نے سجدہ اتنا طویل کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتی ہو یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے نبی زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف توجہ کر کے مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت کر دیتا ہے رحم مانگنے والوں پر رحم کرتا ہے' اور ناراضگی رکھنے والوں کا معاملہ مؤخر کر دیتا ہے جب تک وہ ایسے رہتے ہیں۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ مرسل اور عمدہ ہے' اور اس بات کا احتمال موجود ہے کہ علاء نے یہ روایت مکحول سے حاصل کی ہو۔

ازہری بیان کرتے ہیں: آدمی سے کہا: جاتا ہے کہ جب وہ اپنے ساتھی کے ساتھ عہد شکنی کرتا ہے' اور اس کا حق اسے نہیں دیتا تو اس کے لئے کہا جاتا ہے خاس بہ (یعنی اس نے اس کے ساتھ زیادتی کی)۔

4197 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا ترفع صلاتهم فَوق رؤوسهم شبْرًا رجل ام قوما وهم لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَأَخَوَانِ متصارمان

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه إِلَّا انه قَالَ ثَلَاثَة لَا يقبل الله لَهُم صَلَاة فَذكر نَحوه قَالَ الْحَافِظ وَيَأْتِي فِي بَاب الْحَسَد حَدِيث انس الطَّوِيل إِن شَاءَ الله تَعَالَى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ہیں جن کی نمازیں ان کے سر سے بالشت بھر بھی اوپر نہیں جاتی ہیں ایک وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں وہ عورت جو ایسی حالت میں رات گزارتی ہے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو دو بھائی جو ایک دوسرے سے جھگڑا کیے ہوئے ہوں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن حبان نے اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تین لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نماز قبول نہیں کرتا''۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حسد سے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول طویل حدیث آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

12 - اَلتَّرْهِيب من قَوْلِهٖ لِمُسْلِمٍ يَا كَافِر

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی کسی مسلمان کو یہ کہے: اے کافر!

4198 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَالَ الرجل لِاَخِيْهِ يَا كَافِر فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحدهمَا فَاِن كَانَ كَمَا قَالَ وَاِلَّا رجعت عَلَيْهِ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی سے یہ کہتا ہے: اے کافر! تو یہ کفر ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے اگر وہ دوسرا شخص ویسا ہی ہو جیسے اس نے کہا: تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کفر اس کی طرف لوٹ آتا ہے (جس نے یہ کہا تھا)''

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4199 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَمَنْ دَعَا رجلا بِالْكفْر اَوْ قَالَ يَا عَدو اللّٰه وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَار عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم فِيْ حَدِيْث حَار بِالْحَاء الْمُهْملَة وَالرَّاء اَي رَجَعَ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دوسرے شخص کو کفر کے ساتھ بلائے یا یہ کہے: اے اللہ کے دشمن! اور دوسرا شخص ایسا نہ ہو تو یہ چیز اس (کہنے والے) کی طرف لوٹ آتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

لفظ حار سے مراد یہ ہے: وہ واپس آ جاتا ہے۔

4200 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِر فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحدهمَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے بھائی کو یہ کہے: اے کافر'' تو (یہ کفر) ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹتا ہے۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4201 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكفر رجل رجلا اِلَّا بَاءَ اَحدهمَا بهَا اِن كَانَ كَافِرًا وَاِلَّا كفر بتكفيره . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

4200-صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب من كفر أخاه بغير تأويل فهو كما قال - حديث: 5759صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان حال إيمان من قال لأخيه المسلم : يا كافر - حديث: 117مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان معاصي التي إذا قالها الرجل وعملها كان كفرا وفسقا واستوجب - حديث: 37موطأ مالك - كتاب الكلام' باب ما يكره من الكلام - حديث: 1791مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4549

''جب بھی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کافر قرار دے تو یہ کفران دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹتا ہے اگر وہ دوسرا شخص واقعی کافر ہو تو ٹھیک ہے ورنہ وہ شخص کافر ہو جائے گا جس نے اسے کافر قرار دیا تھا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4202 - وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن ثَابت بن الضَّحَّاك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اخبرهُ انه بَایع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تحت الشَّجَرَة وَاَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف علی یَمِین بملَّة غیر الْإِسْلَام كَاذِبًا مُتَعَمدا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قتل نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِهٖ یَوْم الْقِیَامَة وَلَیْسَ علی رجل نذر فِیْمَا لَا یملك ولعن الْمُؤْمِن كقتله وَمَنْ رمی مُؤْمِنا بكفر فَهُوَ كقتله وَمَنْ ذبح نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِهٖ یَوْم الْقِیَامَة ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسلم وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ بِاخْتِصَار وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَلَفظه اَنَّ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ علی الْمَرْء نذر فِیْمَا لَا یملك ولاعن الْمُؤْمِن كقاتله وَمَنْ قذف مُؤْمِنا بِكفْر فَهُوَ كقاتله وَمَنْ قتل نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِمَا قتل بِهٖ نَفسه یَوْم الْقِیَامَة

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی تھی اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کے نام پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ شخص ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسا اس نے کہا: ہو اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں آدمی پر نذر لازم نہیں ہوتی اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جو شخص کسی مومن پر کفر کا الزام لگائے تو یہ بھی اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جو شخص کسی بھی چیز کے ذریعے خود کو ذبح کرے گا قیامت کے دن اسے اس چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی پر اس چیز کے بارے میں نذر لازم نہیں ہوتی جس کا وہ مالک نہ ہو اور مومن پر لعنت کرنے والا اسے قتل کرنے والے کی مانند ہے اور جو شخص مومن پر کفر کا الزام لگاتا ہے تو یہ اسے قتل کرنے والے مانند ہے جو شخص جس بھی چیز کے ذریعے خودکشی کرتا ہے قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ذریعے قتل کیا جائے گا (یا قیامت کے دن وہ اسی چیز کے ذریعے خود کو قتل کرے گا)''۔

4203 - وَعَن عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَالَ الرجل لِاَخِیهِ یَا كَافِر فَهُوَ كقتله ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے بھائی سے یہ کہے کہ ''اے کافر'' تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

اَلتَّرْهِيب من السباب واللعن لَا سِيمَا لمُعين آدَمِيًّا كَانَ اَوْ دَابَّة وَغَيْرِهِمَا وَبَعض مَا جَاءَ فِي النَّهْي عَن سبِّ الديك والبرغوث وَالرِّيح والترهيب من قذف المحصنة والمملوك.

باب: گالی دینے لعنت کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

خاص طور پر جب وہ لعنت متعین شخص یا متعین جانور یا کسی اور متعین چیز پر کی گئی ہو اور مرغ، برغوث، ہوا کو برا کہنے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' جو شخص پاکدامن عورت یا غلام پر جھوٹا الزام لگاتا ہے' اس کے بارے میں ترہیبی روایات

4204 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المستبان مَا قَالَا فعلى البادیء مِنْهُمَا حَتّٰى يتَعَدّٰى الْمَظْلُوم . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک دوسرے کو برا کہنے والے جو کچھ بھی کہتے ہیں' تو اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہوتا ہے جب تک مظلوم زیادتی نہیں کرتا"۔ یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4205 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سباب الْمُسلم فسوق وقتاله كفر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"مسلمان کو برا کہنا فسق ہے' اور اسے قتل کرنا کفر ہے (یا اس کے ساتھ جھگڑا کرنا کفر ہے)"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4206 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه قَالَ سباب الْمُسلم كالمشرف على الهلكة رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

"مسلمان کو برا کہنا ہلاکت کی طرف جھانکنے کے مترادف ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4207 - وَعَنْ عِيَاض بن جمان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ الرجل يَشْتمنِي وَهُوَ دوني أعلى من بَأْس اَن أنتصر مِنْهُ قَالَ المستبان شيطانان يتهاتران ويتكاذبان . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت عیاض بن جمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ایک شخص مجھے برا کہتا ہے وہ مجھ سے کم تر حیثیت کا مالک ہے اگر میں اسے جواب دوں تو کیا مجھ پر کوئی حرج ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو برا کہنے والے دو افراد دو شیطان ہوتے ہیں جو ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں۔

4208 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمين إِلَّا وَبَيْنَهُمَا ستر من اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا قَالَ احدهمَا لصَاحبه كلمة هجر خرق ستر اللّٰهِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ هٰكَذَا مَرْفُوعا وَقَالَ الصَّوَاب مَوْقُوف

الهجر بِضَم الْهَاء وَسُكُون الْجِيم هُوَ رَدِيء الْكَلَام وفحشه

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی دو مسلمان ہوں تو ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ ہوتا ہے' اور جب ان میں سے کوئی ایک شخص دوسرے کو نامناسب کلمہ کہتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو پھاڑ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: درست یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔ لفظ ھجر کا مطلب بری بات اور فحش کلام ہے۔

4209 - وَعَنْ اَبِيْ جرى جَابر بن سليم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت رجلا يصدر النَّاس عَن رَأْيه لَا يَقُوْلُ شَيْئا إِلَّا صدرُوا عَنهُ قلت من هٰذَا قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم قلت عَلَيْك السَّلَام يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تقل عَلَيْك السَّلَام عَلَيْك السَّلَام تَحِيَّة الْمَيِّت قل السَّلَام عَلَيْك قَالَ قُلْتُ أَنْت رَسُوْلُ اللّٰه قَالَ أَنا رَسُوْلُ اللّٰه الَّذِي إِذا أَصَابَك ضرّ فدعوته كشفه عَنْك وَإِن أَصَابَك عَام سنة فدعوته أنبتها لَك وَإِذا كنت بِأَرْض قفر أَوْ فلاة فضلت رَاحِلَتك فدعوته ردهَا عَلَيْك قَالَ قُلْتُ اعهد إِلَيّ قَالَ لَا تسبن أحدا فَمَا سببت بعده حرا وَلَا عبدا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاة قَالَ وَلَا تحقرن شَيْئا من الْمَعْرُوف وَأَن تكلم أَخَاك وَأَنت منبسط إِلَيْهِ وَجهك إِن ذٰلِكَ من الْمَعْرُوف وارفع إزارك إِلَى نصف السَّاق فَإِن أَبيت فَإلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاك وإسبال الْإِزَار فَإِنَّهَا من المخيلة وَإِن اللّٰهَ لَا يحب المخيلة وَإِن امْرُؤ شتمك وعيرك بِمَا يعلم فِيك فَلَا تعيره بِمَا تعلم فِيهِ فَإِنَّمَا وبال ذٰلِكَ عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرا فِي رِوَايَة لِابْنِ حبَان نَحوه وَقَالَ فِيْهِ وَإِن امْرُؤ عيرك بِشَيْء يُعلمهُ فِيك فَلَا تعيره بِشَيْء تعلمه فِيْهِ ودعه يكون وباله عَلَيْهِ وأجره لَك وَلَا تسبن شَيْئا

قَالَ فَمَا سببت بعد ذٰلِكَ دَابَّة وَلَا إنْسَانا

السّنة هِيَ الْعَام المقحط الَّذِي لم تنْبت فِيهِ الْأَرْض سَوَاء نزل غيث أَوْ لم ينزل

المخيلة بِفَتْح الْمِيم وَكسر الْخَاء الْمُعْجَمَة من الاختيال وَهُوَ الْكبر واستحقار النَّاس

❀❀ حضرت ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو دیکھا کہ لوگ ان کی رائے کی طرف متوجہ ہوتے تھے ان کی ہر بات کو وزن دیا جاتا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا یہ اللہ کے رسول ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم علیک السلام نہ کہو کیونکہ علیک السلام مردے کو سلام کرنے کا طریقہ ہے تم کہو: السلام علیک میں نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں وہ اللہ کہ جب تمہیں

کوئی مصیبت لاحق ہو اور تم اس سے دعا کرو تو وہ تم سے مصیبت کو دور کر دے گا' اگر تمہیں قحط سالی لاحق ہو اور تم دعا کرو تو وہ تم سے قحط سالی کو ختم کر دے گا اور تم کسی ویرانے یا کسی بے آب وگیاہ جگہ پر موجود ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے' تو تم اس سے دعا کرو تو وہ تمہاری سواری واپس کر دے گا راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی کو برا نہ کہنا راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی کسی آزاد یا غلام یا اونٹ یا بکری کو کبھی برا نہیں کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی بھی اچھائی کو حقیر نہ سمجھنا خواہ وہ اچھائی یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے بات کرو یہ بھی نیکی کا حصہ ہے' اور تم اپنے تہبند کو نچلی پنڈلی تک رکھنا اگر یہ نہ کرو تو ٹخنوں تک رکھنا لیکن تہبند کو لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ چیز تکبر کا حصہ ہے' اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے' اور تمہیں اس چیز کے حوالے سے عار دلائے جو وہ جانتا ہے کہ یہ چیز تمہارے اندر ہے' تو تم اسے اس چیز کے حوالے سے عار نہ دلانا جس کے بارے میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ چیز اس میں پائی جاتی ہے (اگر وہ ایسا کرے گا) تو اس کا وبال اس پر ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام نسائی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ابن حبان کی ایک روایت میں اس کی مانند منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر کوئی شخص تمہیں اس کے حوالے سے عار دلائے جس کے بارے میں وہ یہ جانتا ہو کہ تمہارے اندر یہ چیز پائی جاتی ہے' تو تم اسے کسی ایسی چیز کے حوالے سے عار نہ دلانا جس کے بارے میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ چیز اس میں پائی جاتی ہے تم اسے اس کے حال پر چھوڑ دینا اس کا وبال اس پر ہوگا اور اس کا اجر تمہیں ملے گا اور تم کسی چیز کو برا نہ کہنا''۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی کسی جانور یا انسان کو برا نہیں کہا:

لفظ السنہ سے مراد قحط والا سال ہے' جس میں پیداوار نہیں ہوتی ہے خواہ بارش نازل ہوئی ہو یا بارش نازل نہ ہوئی ہو۔

لفظ المخیلہ یہ لفظ اختیال ماخوذ ہے' جس کا مطلب تکبر اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

4210 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من اكبر الْكَبَائِر اَن يلعن الرجل وَالِديه .

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْف يلعن الرجل وَالِديه قَالَ يسب اَبَا الرجل فيسب اَبَاهُ ويسب أمه فيسب أمه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

4210-صحیح البخاری - كتاب الأدب' باب : لا يسب الرجل والديه - حديث:5636صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان الكبائر وأكبرها - حديث:155صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن هذا الخبر وهم فيه' حديث: 413مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' من قال : لا تسب أحدا ولا تلعنه - حديث:26035السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : شهادة أهل العصبية - حديث:19616مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6359شعب الإيمان للبيهقي - فصل في بيان كبائر الذنوب وصغائرها وفواحشها' حديث:284

''کبیرہ گناہوں میں سے ایک چیز یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے عرض کی گئی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کر سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی دوسرے کے باپ کو برا کہتا ہے' تو دوسرا اس کے باپ کو برا کہتا ہے۔ یہ اس کی ماں کو برا کہتا ہے' تو دوسرا اس کی ماں کو برا کہتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4211 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِی لصديق اَن يكون لعانا . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهِ وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَلَفظِهِ قَالَ لَا يجْتَمع اَن تَكُونُوا لعانين صديقين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی صدیق کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''یہ بات اکٹھی نہیں ہو سکتی کہ تم لعنت بھی کرو اور صدیق بھی ہو''۔

4212 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مر النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِی بكر وَهُوَ يلعن بعض رَقِيقه فَالْتفت اِلَيْهِ وَقَالَ لعانين وصديقين كلا وَرب الْكَعْبَة فَعتق اَبُو بكر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ بعض رَقِيقه قَالَ ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْد . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' تو وہ اپنے کسی غلام پر لعنت کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا: رب کعبہ کی قسم! لعنت کرنے والا اور صدیق ہرگز اکٹھے نہیں ہو سکتے' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی دن اپنے کچھ غلام آزاد کیے پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

4213 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يكون اللعانون شُفَعَاء وَلَا شُهَدَاءِ يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُو دَاوُد لم يقل يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ تو شفاعت کرنے والے ہوں گے اور نہ گواہ ہوں گے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے لفظ ''قیامت کے دن'' نقل نہیں کیا۔

4214 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يكون الْمُؤمن لعانا . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن' لعنت کرنے والا نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4215 - وَعَن جرموذ الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني قَالَ اوصيك أَلا تكون لعانا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة عبيد بن هَوْذَة عَن جرموذ وَقد صححها ابْن اَبِي حَاتِم وَتكلم فِيهَا غَيره وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ أَحْمد فَأدْخل بَينهمَا رجلا لم يسم

❀❀ حضرت جرموذ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں یہ تلقین کرتا ہوں کہ تم لعنت کرنے والے نہ ہونا۔

یہ روایت امام طبرانی نے عبید بن ہوذہ کے حوالے سے حضرت جرموذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے ابن ابوحاتم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے ان دونوں راویوں کے درمیان ایک اور شخص کا ذکر کیا ہے لیکن اس کا نام بیان نہیں کیا۔

4216 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلاعنوا بلعنة اللّٰه وَلَا بغضبه وَلَا بالنَّار

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن صَحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد رَوَوْهُ كلهم من رِوَايَة الْحسن الْبَصْرِيّ عَن سَمُرَة وَاخْتلف فِي سَمَاعه مِنْهُ

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت کے ہمراہ لعنت نہ کرو اور نہ ہی اس کے غضب کے ہمراہ (لعنت کرو) اور نہ ہی آگ کے ہمراہ (لعنت کرو)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان تمام حضرات نے اسے حسن بصری کے حوالے سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور حسن بصری کے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

4217 - وَعَن ثَابت بن الضَّحَّاك رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف على يَمِين بِملَّة غير الْإِسْلَام كَاذِبًا مُتَعَمدا فَهُوَ كَمَا قَالَ

وَمن قتل نَفسه بِشَيْء عذب بِهِ يَوْم الْقِيَامَة وَلَيْسَ على رجل نذر فِيمَا لَا يملك وَلعن الْمُؤمن كقتله

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم وَتقدم

❀❀ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کے نام پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھاتا ہے' تو وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے' جیسے اس نے کہا: ہو اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں آدمی پر نذر لازم نہیں ہوتی اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

4218 - وَعَنْ سَلَمَةَ بن الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا رَاَيْنَا الرجل يلعن اَخَاهُ رَاَيْنَا اَن قد اَتَى بَابا من الْكَبَائِر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم جب کسی شخص کو دیکھتے تھے کہ وہ اپنے بھائی پر لعنت کر رہا ہوتا تھا' تو ہماری یہ رائے ہوتی تھی کہ یہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4219 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْعَبْد اِذا لعن شَيْئا صعدت اللَّعْنَةَ اِلَى السَّمَاء فتغلق اَبْوَاب السَّمَاء دُوْنَهَا ثُمَّ تهبط اِلَى الْاَرْض فتغلق اَبْوَابهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذ يَمِينا وَشمالًا فَاِن لم تَجِد مساغا رجعت اِلَى الَّذِي لعن فَاِن كَانَ اَهلا وَاِلَّا رجعت اِلَى قَائِلهَا .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے' تو وہ لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے' اور آسمان کے دروازے اس کے لئے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف آتی ہے پھر زمین کے دروازے بھی اس کے لئے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہیں جب اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ اس شخص کی طرف واپس آ جاتی ہے' جس پر وہ لعنت کی گئی ہو اگر وہ شخص اس کا اہل ہوگا تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4220 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللَّعْنَةَ اِذا وجهت اِلَى من وجهت اِلَيْهِ فَاِن اَصَابَت عَلَيْهِ سَبِيْلا اَوْ وجدت فِيْهِ مسلكا وَاِلَّا قَالَت يَا رب وجهت اِلَى فلَان فَلَمْ اجد فِيْهِ مسلكا وَلَمْ اجد عَلَيْهِ سَبِيْلا فَيُقَالُ لَهَا ارجعي من حَيْثُ جِئْت

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْهِ قصَّة وَاِسْنَاده جيد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى .

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم لعنت کو اس شخص کی طرف بھیجتے ہو جس کی طرف تم بھیجتے ہو اگر تو اسے اس شخص کی طرف جانے کا راستہ مل جائے' تو ٹھیک ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اگر اس کے بارے میں اسے راستہ مل جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کہتی ہے۔ اے میرے پروردگار! مجھے فلاں کی طرف بھیجا گیا لیکن میں نے اس کی طرف جانے کا راستہ نہیں پایا اور مجھے اس کے ہاں کوئی راستہ نہیں ملا تو اس سے کہا جاتا ہے: تم وہیں واپس چلی جاؤ جہاں سے آئی ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس میں پورا واقعہ منقول ہے' اس کی سند عمدہ ہوگی اگر اللہ نے چاہا۔

4221 - وَعَنْ عِمْرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بعض اَسْفَاره وَامْرَاَة من الْاَنْصَار على نَاقَة فضجرت فلعنتها فَسمع ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حُذوا مَا عَلَيْهَا ودعوها فَإِنَّهَا ملعونة

قَالَ عمرَان فَكَأَنِّي اَرَاهَا الْآن تمشي فِي النَّاس مَا يعرض لَهَا احد ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون ایک اونٹنی پر سوار تھی اس اونٹنی نے اسے تنگ کیا تو اس خاتون نے اس اونٹنی پر لعنت کی نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان موجود ہے اُسے اتار لو اور اس اونٹنی کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کردی گئی ہے

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان چل رہی تھی اور کوئی اس سے تعرض نہیں کر رہا تھا۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4222 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَار رجل مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلعن بعيره فَقَالَ ا' بِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عبد اللّٰه لَا تسر مَعنا على بعير مَلْعُوْن ۔

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اس نے اپنے اونٹ پر لعنت کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تم ہمارے ساتھ کسی لعنت یافتہ اونٹ پر سفر نہ کرو

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام ابودنیا نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4223 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر يسير فلعن رجل نَاقَة فَقَالَ اَيْنَ صَاحب النَّاقة فَقَالَ الرجل اَنا فَقَالَ اَخّرهَا فقد أُجِيب فِيهَا ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے ایک شخص نے اونٹنی پر لعنت کی آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹنی والا شخص کون ہے؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک طرف کردو! کیونکہ اس کے بارے میں (لعنت کی دعا) کو قبول کرلیا گیا ہے

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4224 - وَعَن زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تسبوا الديك فَإِنَّهُ يوقظ للصَّلَاة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ فَإِنَّهُ يَدْعُو للصَّلَاة وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ مُسْندًا وَّمرسلًا

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

4221-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب النهي عن لعن الدواب وغيرها - حديث:4805' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' في لعن البهيمة - حديث:25399' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عمران بن حصين - حديث:19435' مسند الروياني - أبو المهلب' حديث:94' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - أبو قلابة عن عمه أبي المهلب عن عمران أيوب عن أبي' حديث:15275

''یہ نماز کے لیے بلاتا ہے''۔

یہی روایت امام نسائی نے مسند اور مرسل (دونوں طرح سے) نقل کی ہے۔

4225 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن دیکا صرخ عِنْدَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهٗ رَجل فَنهى عَنْ سبّ الدیك

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ وَالطَّبَرَانِیّ اِلَّا انه قَالَ فِیْهِ قَالَ لَا تلعنه وَلَا تسبه فَاِنَّهٗ يَدْعُو اِلَی الصَّلَاة

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرغ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بانگ دی تو ایک شخص نے مرغ کو برا کہا تو نبی اکرم ﷺ نے مرغ کو برا کہنے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم اس پر لعنت نہ کرو اور اسے برا نہ کہو کیونکہ یہ نماز کے لئے بلاتا ہے''۔

4226 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن دیکا صرخ قَرِيبًا من النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رجل اللّٰهُمَّ العنه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مه كلا اِنَّهٗ يَدْعُو اِلَی الصَّلَاة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا عباد بن مَنْصُوْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرغ نے نبی اکرم ﷺ کے قریب بانگ دی تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو اس پر لعنت کر! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ! ایسا ہرگز نہ کرو کیونکہ یہ نماز کے لئے بلاتا ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف عباد بن منصور کا معاملہ مختلف ہے۔

4227 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلدغت رجلا برغوث فلعنها فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلعنها فَاِنَّهَا نبهت نَبيا من الْاَنْبِيَاء للصَّلَاة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَزَّار اِلَّا انه قَالَ لَا تسبه فَاِنَّهٗ ايقظ نَبيا من الْاَنْبِيَاء لصَلَاة الصُّبْح وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا سُوَيْد بن اِبْرَاهِيْم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَفْظه ذكرت البراغيث عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهَا توقظ للصَّلَاة وَرواة الطَّبَرَانِیّ ثِقَات اِلَّا سعيد بن بشير

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص کو برغوث نے ڈنک مارا اس شخص نے اس پر لعنت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ اس نے ایک نبی کو نماز کے لئے بیدار کیا تھا

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تم اسے برا نہ کہو کیونکہ اس نے ایک نبی کو صبح کی نماز کے لئے بیدار کیا تھا''۔

اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف سوید بن ابراہیم کا معاملہ مختلف ہے

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے سامنے براغیث کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز کے لئے بیدار کرتے ہیں''

امام طبرانی کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف سعید بن بشیر کا معاملہ مختلف ہے۔

4228 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نزلنا منزلا فآذتنا البراغيث فسببناها فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تسبوها فنعمت الدَّابَّة فَاِنَّهَا أيقظتكم لذكر الله .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا وہاں براغیث نے ہمیں اذیت پہنچائی ہم نے انہیں برا کہنا شروع کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں برا نہ کہو کیونکہ یہ اچھا جانور ہے۔ یہ اللہ کے ذکر کے لئے تمہیں بیدار کرتا ہے۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4229 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رجلا لعن الرّيح عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تلعن الرّيح فَاِنَّهَا مأمورة من لعن شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رجعت اللَّعْنَة عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لا نعلم اَحَدًا اَسْنَدَهُ غير بشر بن عمر

قَالَ الْحَافِظُ وَبشر هٰذَا ثِقَة احْتج بِهِ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا وَلَا اَعْلَمُ فِيْهِ جرحا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ہوا پر لعنت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ حکم کی پابند ہے' جو شخص کسی بھی چیز پر لعنت کرتا ہے' اور وہ چیز اس کی لعنت کی اہل نہ ہو' تو وہ لعنت اس (کرنے والے) کی طرف لوٹ آتی ہے

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہمارے علم کے مطابق بشر بن عمر کے علاوہ اور کسی نے اسے مسند روایت کے طور پر نقل نہیں کیا

حافظ کہتے ہیں: بشر نامی یہ راوی ثقہ ہے امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے مجھے اس کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ہے۔

4230 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكل الرِّبَا وَاَكل مَال الْيَتِيم والتولی يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والی سات چیزوں سے اجتناب کرو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی ایسے شخص کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاکدامن غافل مومن عورتوں پر زنا کا جھوٹا الزام لگانا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4231 - وَفِیْ کتاب النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ کتبہ اِلٰی اَھْلِ الْیمن قَالَ وَان اکبر الْکَبَائِر عِنْد اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَۃ الْاِشْرَاك بِاللّٰہِ وَقتل النَّفس الْمُؤمنة بِغَیْر الْحق والفرار فِیْ سَبِیْل اللّٰہ یَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدین وَرمی الْمُحصنَة وَتعلم السحر الْحَدِیْث

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ بکر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جده

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے مکتوب میں یہ تحریر تھا' وہ مکتوب' جو آپ ﷺ نے اہل یمن کی طرف بھجوایا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کبیرہ گناہوں میں یہ چیزیں شامل ہوں گی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا کسی مومن کو ناحق قتل کرنا اللہ کی راہ میں میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا والدین کی نافرمانی کرنا پاکدامن عورت پر الزام لگانا اور جادو سیکھنا''......الحدیث

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4232 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذکر امْرأ بِشَیْءٍ لَیْسَ فِیْہِ لیعیبه بِہٖ حَبسه اللّٰہ فِیْ نَار جَهَنَّم حَتّٰی یَاْتِیْ بنفاد مَا قَالَ فِیْہِ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّیَاْتِیْ ھُوَ وَغَیْرہٗ فِی الْغِیْبَۃِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی شخص کے حوالے سے کوئی ایسی چیز ذکر کرے جو اس میں نہ ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس پر عیب لگائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم کی آگ میں روک لے گا اور وہ شخص اس وقت تک وہاں رہے گا جب تک وہ اس الزام کی سزا نہیں بھگت لیتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ یہ روایت اور اس کے علاوہ دیگر روایات غیبت سے متعلق باب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

4233 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قذف

4233-صحیح البخاری - کتاب الحدود' باب قذف العبید - حدیث:6480صحیح مسلم - کتاب الأیمان' باب التغلیظ علی من قذف مملوکه بالزنا - حدیث:3223مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الوصایا' أبواب فی الممالیك - بیان التشدید فی قذف الرجل مملوکه وحرمه' حدیث:4906المستدرك علی الصحیحین للحاکم - کتاب الحدود' حدیث: 8178سنن أبی داود - کتاب الأدب' أبواب النوم - باب فی حق المملوك' حدیث: 4518السنن الکبری للنسائی - کتاب الرجم' قذف المملوك - حدیث:7114سنن الدارقطنی - کتاب الحدود والدیات وغیره' حدیث:3056مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 9381المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه أحمد' حدیث: 192شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' التاسع والخمسون من شعب الإیمان وهو باب فی الإحسان إلی الممالیك - حدیث:8305'

مَمْلُوکَه بِالزِّنَا یُقَام عَلَیْهِ الْحَد یَوْم الْقِیَامَة اِلَّا اَن یکون کَمَا قَالَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَتقدم لَفظه فِی الشَّفَقَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے غلام پر زنا کا الزام لگاتا ہے قیامت کے دن اس شخص پر حد جاری کی جائے گی البتہ اگر وہ الزام درست ہو تو معاملہ مختلف ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اس کے الفاظ شفقت سے متعلق باب میں پہلے گزر چکے ہیں۔

4234 - وَعَنْ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه زار عمَّة لَهُ فدعَتْ لَهُ بِطَعَام فابطات الْجَارِیَة فَقَالَت اَلا تستعجلی یَا زَانِیَة فَقَالَ عَمْرو سُبْحَانَ اللّٰهِ لقد قلت عَظِیْما هَلْ اطَّلَعت مِنْهَا علی زنا قَالَت لَا وَاللّٰه فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیمَا عبد اَوْ امْرَاَة قَالَ اَوْ قَالَت لولیدتها یَا زَانِیَة وَلَمْ تطلع مِنْهَا علی زنا جلدتها ولیدتها یَوْم الْقِیَامَة لِاَنَّهُ لَا حد لَهُنَّ فِی الدُّنْیَا

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد . قَالَ الْحَافِظ کَیفَ وَعبد الْملک بن هَارُوْن مَتْرُوک مُتَّهم وَتقدم فِی الشَّفَقَة اَحَادِیْث من هٰذَا الْبَاب لم نعدها هُنَا

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ اپنی پھوپھی سے ملنے کے لئے گئے اس خاتون نے ان کے لئے کھانا تیار کیا کنیز کو کھانا لانے میں دیر ہوگئی' تو اس خاتون نے کہا: اے زنا کرنے والی عورت! کیا تم جلدی نہیں کرسکتی تھیں؟ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! آپ نے بہت بڑی بات کہہ دی ہے کیا آپ نے اسے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے' اس خاتون نے جواب دیا: اللہ کی قسم! جی نہیں۔ تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بندہ یا عورت اپنی کنیز کو یہ کہے: اے زنا کرنے والی اور اس نے اس کنیز کو زنا کرتے ہوئے نہ دیکھا بھی ہو تو قیامت کے دن اس کی کنیز اسے کوڑے لگائے گی کیونکہ دنیا میں تو ان پر حد جاری نہیں ہوسکی تھی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ایسا کیسے ہوسکتا ہے جبکہ عبدالملک بن ہارون نامی راوی متروک بھی ہے' اور تہمت یافتہ بھی ہے شفقت سے متعلق باب میں ایسی احادیث گزر چکی ہیں جو اس باب سے تعلق رکھتی ہیں لیکن ہم انہیں یہاں نہیں دہرائیں گے۔

14 - التَّرْهِیب من سبّ الدَّهْر

باب: زمانے کو برا کہنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4235 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰی یسب بَنو آدم الدَّهْر وَاَنا الدَّهْر بِیَدِی اللَّیْل وَالنَّهَار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان جب زمانے کو برا کہتا ہے' تو میں زمانہ ہوں' کیونکہ رات اور دن میرے دست قدرت میں ہیں''۔

4236 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَقلب لیله ونهاره وَاِذَا شِئْت قبضتهما

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیْرِهِمَا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''رات اور دن کو میں تبدیل کرتا ہوں اور جب میں چاہوں گا انہیں قبضے میں لے لوں گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4237 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لمُسْلِم لَا يسب اَحَدُكُمُ الدَّهْر فَاِن اللّٰه هُوَ الدَّهْر

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''کوئی شخص زمانے کو برا نہ کہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے''۔

4238 - وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیّ لَا تسموا الْعِنَب الْكَرم وَلَا تَقولُوا خيبة الدَّهْر فَاِن اللّٰه هُوَ الدَّهْر

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''انگور کو کرم نہ کہو اور یہ نہ کہو کہ زمانہ خراب ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے''۔

4239 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْن آدم يَقُوْلُ يَا خيبة الدَّهْر فَلَا يقل اَحَدُكُمْ يَا خيبة الدَّهْر فَاِنِّي اَنا الدَّهْر اقلب ليله ونهاره

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان مجھے اذیت پہنچاتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ زمانہ خراب ہے کوئی شخص نہ کہے کہ زمانہ خراب ہے' کیونکہ میں زمانہ ہوں کیونکہ میں رات اور دن کو تبدیل کرتا ہوں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4240 - وَرَوَاهُ مَالك مُخْتَصرا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يقل اَحَدُكُمْ يَا خيبة الدَّهْر فَاِن اللّٰه هُوَ الدَّهْر

❀❀ یہ روایت امام مالک نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص یہ نہ کہے: ہائے زمانے کی خرابی' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے''۔

4241 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْحَاكِم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه استقرضت عَبدِی فَلَمْ يقرضني وَشَتَمَنِي عَبدِی وَهُوَ لَا يدْرِی يَقُوْلُ وادهراه وادهراه وَاَنا الدَّهْر

قَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَلَفظه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تسبوا الدَّهْر قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَنا الدَّهْر الْاَيَّام والليالی أجددها وأبليها وَآتِی بملوك بعد مُلُوك

قَالَ الْحَافِظ وَمعنى الحَدِيْث اَن الْعَرَب كَانَت اِذا انزلت باحدهم نازلة واصابته مُصِيبَة اَوْ مَكْرُوه

يسب الدَّهر اعتقادا مِنهُم اَن الَّذِيْ اَصَابَهُ فعل الدَّهر كَمَا كَانَت الْعَرَب تستمطر بالأنواء وتقول مُطِرْنَا بِنَوْء كَذَا اعتقادا اَن فعل ذٰلِكَ فعل الأنواء فَكَانَ هٰذَا كاللعن للفاعِل وَلَا فَاعل لكل شَيْء إِلَّا اللّٰه تَعَالٰى خَالق كل شَيْء وفعله فنهاهم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن ذٰلِكَ وَكَانَ اَبُوْ دَاوُد يُنكر رِوَايَة اَهْلِ الْحَدِيْث وَ- الدَّهر بِضَم الرَّاء وَيَقُوْلُ لَو كَانَ كَذٰلِكَ كَانَ الدَّهْر اسْما من اَسمَاء اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ يرويهِ وَاَنا الدَّهر اقلب اللَّيْل وَالنَّهَار بِفَتْح رَاء الدَّهْر على الظّرْف مَعْنَاهُ اَنا طول الدَّهْر وَالزَّمَان اقلب اللَّيْل وَالنَّهَار وَرجح هٰذَا بَعضهم وَرِوَايَة من قَالَ فَإِن اللّٰه هُوَ الدَّهْر يرد هٰذَا الْجُمْهُور على ضم الرَّاء وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ امام حاکم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا لیکن اس نے مجھے قرض نہیں دیا میرے بندے نے مجھے برا کہا اور وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے وہ کہتا ہے ہائے زمانہ ہائے زمانہ حالانکہ میں زمانہ ہوں۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ یہ روایت امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم زمانہ کو برا نہ کہو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں زمانہ ہوں رات اور دن میں' میں تبدیلی کرتا ہوں اور میں اسے بوسیدہ کرتا ہوں اور ایک قسم کے بادشاہوں کے بعد میں دوسری قسم کے بادشاہ لے کے آتا ہوں''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عربوں کا یہ محاورہ تھا کہ جب ان میں سے کسی ایک پر کوئی مصیبت نازل ہوتی تھی' یا کوئی پریشانی لاحق ہوتی تھی یا ناپسندیدہ صورت حال سامنے آتی تھی' تو وہ زمانے کو برا کہا کرتے تھے ان کا یہ اعتقاد تھا کہ یہ سب کچھ زمانے سے ہی ہے زمانے نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے' جس طرح عرب ستاروں کے ذریعے بارش کے نزول کا اعتقاد رکھتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے ان کا یہ اعتقاد تھا کہ اگر ایسا ہوا ہے' تو یہ ستاروں کے کرنے کی وجہ سے ہے' تو اس کی صورت یہ ہوگی کہ جیسے آپ ایسا کرنے والے پر لعنت کر رہے ہیں اور ہر چیز کا حقیقی فاعل تو اللہ تعالیٰ ہے کیونکہ وہ ہر چیز کا خالق ہے' اسی نے ایسا کیا ہے' اس لئے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

امام ابوداؤد نے محدثین کی اس روایت کا انکار کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: ''میں زمانہ ہوں'' وہ فرماتے ہیں اگر ایسا ہوتا تو دہر' اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہوتا انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''زمانے کو یعنی رات اور دن کو میں پلٹانے والا ہوں ان کے نزدیک متن میں لفظ ''دہر'' ظرف کے طور پر استعمال ہوگا اور اس کی مراد یہ ہوگی کہ میں زمانے کو اور دہر کو لمبا کرنے والا ہوں رات اور دن کو پلٹانے والا ہوں اس مفہوم کو بعض حضرات نے ترجیح دی ہے' اور ایک روایت میں یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے' تو اس اعتبار سے جمہور نے دہر لفظ کے ''ر'' پر پیش پڑھی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے''۔

15 - التَّرْهِيب من ترويع الْمُسلم وَمن الْإِشَارَة إِلَيْهِ بسلاح وَنَحْوه جادا اَوْ مازحا

باب: مسلمان کو خوف زدہ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

اور جو شخص ہتھیار کے ذریعے کسی مسلمان کی طرف اشارہ کرتا ہے یا اس طرح کی کوئی اور حرکت کرتا ہے خواہ وہ سنجیدگی

کے ساتھ کرے یا مزاح کے طور پر کرے

4242 - عَنْ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی قَالَ حَدثنا اَصْحاب مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انهم كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِّنهُم فَانطَلق بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبل مَعَه فَاَخذه فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل لمُسْلِم اَن يروع مُسْلِما ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کے اصحاب نے ہمیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ان میں سے ایک شخص سو گیا' تو کوئی دوسرا شخص رسی لے کر گیا اور اس شخص کو باندھ دیا وہ شخص گھبرا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو گھبراہٹ کا شکار کرے۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4243 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مسير فخفق رجل على رَاحِلَته فَاَخذ رجل سَهْما من كِنَانَته فانتبه الرجل فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل لرجل اَن يروع مُسْلِما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْث ابْن عمر مُخْتَصرا لَا يحل لمُسْلِم اَوْ مُؤمن اَن يروع مُسْلِما ۔ خَفق الرجل اِذا نعس

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک شخص کو اپنی سواری پر اونگھ آنے لگی ایک اور شخص نے اس کے ترکش میں سے تیر نکال لیا' تو وہ شخص بیدار ہوا اور گھبرا گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو خوف زدہ کرے

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''کسی مسلمان کے لئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی مومن کے لئے یہ بات حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مسمان کو ڈرائے''۔

لفظ خفق الرجل کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی کو اونگھ آجائے۔

4244 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِب بن يزِيْد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه يَقُوْلُ لَا يَاْخُذن اَحَدُكُم مَتَاع اَخِيْه لاعبا وَلَا جادا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کوئی شخص اپنے بھائی کا سامان حاصل نہ کرے خواہ مذاق کے طور پر ہو یا سنجیدگی کے طور پر ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4245 - وَرُوِيَ عَن عَامر بن ربيعَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَخذ نعل رجل فغيبها وَهُوَ يمزح فَذكر ذٰلِكَ

لرَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تروعوا الْمُسْلِم فَإِن روعة الْمُسْلِم ظلم عَظِيْم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب التوبيخ

❀❀ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کا جوتا لے کراسے چھپا دیا وہ مذاق کے طور پر ایسا کر رہا تھا اس بات کا پتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چلا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو پریشان نہ کرو کیونکہ مسلمان کو پریشان کرنا بڑا ظلم ہے۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے امام ابوشیخ نے کتاب ''التوبیخ'' میں نقل کی ہے۔

4246 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الْحسن وَكَانَ عقبيا بَدْرِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رجل وَنسي نَعْلَيْه فَأَخذهمَا رجل فوضعهما تَحْتَهُ فَرجع الرجل فَقَالَ نَعْلي فَقَالَ الْقَوْم مَا رأيناهما فَقَالَ هُوَ ذه فَقَالَ فَكيف بروعة الْمُؤمن فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا صَنعته لاعبا فَقَالَ فَكيف بروعة الْمُؤمن مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے' جنہیں بیعت عقبہ میں شرکت کا بھی شرف حاصل ہے' اور غزوہ بدر میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اٹھ کر گیا وہ اپنا جوتا بھول گیا ایک اور شخص نے ان دونوں کو لیا اور اپنے نیچے رکھ لیا وہ شخص واپس آیا اور اس نے دریافت کیا: میرے جوتے کہاں ہیں؟ تو حاضرین نے کہا: ہم نے تو انہیں نہیں دیکھا' تو اس شخص نے کہا: وہ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مومن کو پریشان کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے مذاق کے طور پر ایسا کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کو پریشان کیوں کیا؟ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4247 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من أخاف مُؤمنا كَانَ حَقًّا على اللّٰه أَن لَا يُؤمنهُ من أفزاع يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص کسی مومن کو خوف زدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس شخص کو قیامت کے دن کی ہولناکی سے محفوظ نہ رکھے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4248 - وَرُوِيَ عَنْ عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نظر إِلَى مُسْلِم نظرة يخيفه فِيهَا بِغَيْر حق أخافه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص مسلمان کی طرف ایسی نظر سے دیکھے جس کے ذریعے وہ اس کو ناحق طور پر خوف زدہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس

شخص کو خوف زدہ کرے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اسے ابوشیخ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

4249 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُشِیْرُ اَحَدُکُمْ اِلٰی اَخِیْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ یَنْزِعُ فِیْ یَدِهٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِم ۔

یَنْزِعُ بِالْعَیْنِ الْمُهْمَلَةِ وَکسر الرَّاءِ اَیْ یَرْمِیْ وَرُوِیَ بِالْمُعْجَمَةِ مَعَ فتح الزَّایِ وَمَعْنَاهُ اَیْضًا یَرْمِیْ وَیُفْسِدُ وَاَصل النزع الطعن وَالْفساد ۔

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار کے ذریعے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ ہوسکتا ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار چھڑوا کر (دوسرے بھائی کو نقصان پہنچادے) تو وہ شخص اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گر جائے"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ینزع اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ماردے اور ایک روایت کے مطابق اس میں "ز" پر زبر پڑھی گئی ہے اس کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ وہ پھینک دے یا خراب کردے۔

لفظ نزع کا اصل مطلب چبھونا یا خراب کرنا ہے۔

4250 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بحدیدة فَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ تلعنه حَتّٰی یَنْتَهِیَ وَاِنْ کَانَ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَامه . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت ابوالقاسم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ہتھیار کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ ایسا کرنے سے باز نہیں آتا خواہ وہ دوسرا شخص اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4251 - وَعَنْ اَبِیْ بکرة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا تواجه المسلمان بسیفیهما فالقاتل والمقتول فِی النَّارِ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب دو مسلمان تلواریں لے کر آمنے سامنے آتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے"۔

4249-صحیح البخاری - کتاب الفتن' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم : "من حمل - حدیث: 6679صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب' باب النہی عن الإشارة بالسلاح إلی مسلم - حدیث: 4849المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب معرفة الصحابة رضی اللہ عنہم' ذکر أبی ہریرة الدوسی رضی اللہ عنہ - حدیث: 6196مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب اللقطة' باب ذکر رفع السلاح - حدیث: 18009مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ہریرة رضی اللہ عنہ - حدیث: 8029المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمہ سہل' وعما أسند سہل بن سعد - أبو ہریرة عن سہل بن سعد' حدیث: 5527

4252 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا المسلمان حمل احدھما علی اَخِیْہِ السِّلَاحَ فھما علی حرف جَھَنَّم فَاِذَا قتل احدھما صاحبہ دخلاھا جَمِیْعًا . قَالَ فَقُلْنَا اَوْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ قد اَرَادَ قتل صاحبہ . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب دو مسلمان ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھالے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں جب ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے' تو وہ دونوں جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں

راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) عرض کی گئی: یارسول اللہ! قاتل کا تو معاملہ ٹھیک ہے مقتول کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بھی تو دوسرے کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4253 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سباب الْمُؤْمِن فسوق وقتالہ کفر

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالْاَحَادِیْثُ من ھٰذَا النَّوْعِ کَثِیْرَۃٌ وتقدم بَعْضھَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کو برا کہنا فسق ہے' اور اس کے ساتھ لڑنا کفر ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اس موضوع سے متعلق احادیث بہت سی ہیں' جن میں سے کچھ پہلے گزر چکی ہیں۔

16 - التَّرْغِیْبُ فِی الْاِصْلَاحِ بَیْنَ النَّاسِ

باب: لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے میں ترغیبی روایات

4254 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کل سلامی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کل یَوْمٍ تطلع فِیْہِ الشَّمْس یعدل بَیْنَ الِاثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ ویعین الرجل فِیْ دَابَّتہ فیحملہ عَلَیْھَا اَوْ یرفع لَہٗ عَلَیْھَا مَتَاعہ صَدَقَۃٌ والکلمۃ الطَّیِّبَۃ صَدَقَۃٌ وَبِکُلِّ خطْوَۃٍ یمشیھا اِلَی الصَّلَاۃِ صَدَقَۃٌ ویمیط الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

یعدل بَیْنَ الِاثْنَیْنِ ای یصلح بَیْنَھُمَا بِالْعَدْلِ

4254-صحیح البخاری - کتاب الصلح' باب فضل الإصلاح بین الناس - حدیث:2580صحیح البخاری - کتاب الجہاد والسیر' باب من أخذ بالرکاب ونحوہ - حدیث:2848صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب بیان أن اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف - حدیث:1739صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' فصل ذکر الخصال التی تقوم لعدم اموال مقام الصدقۃ لمادیھا - ذکر الأشیاء التی یکتب لمستعملھا بھا الصدقۃ' حدیث:3440السنن الکبری للبیہقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقۃ التطوع ، - باب وجوہ الصدقۃ' حدیث: 7357مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث:8000شعب الإیمان للبیہقی - التحریض علی صدقۃ التطوع' حدیث:3168

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے اگر آدمی دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے کام لے تو یہ صدقہ ہے آدمی کسی شخص کی اس کے جانور کے بارے میں مدد کرتے ہوئے اسے اس پر سوار کروادے یا اس کا سامان جانور پر رکھوادے تو یہ بھی صدقہ ہے پاکیزہ بات کہنا صدقہ ہے ہر وہ قدم جس کے ذریعے آدمی چل کر نماز کی طرف جاتا ہے وہ صدقہ ہے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹادینا صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ متن کے یہ الفاظ'' آدمی دو آدمیوں کے درمیان عدل کرے'' اس سے مراد یہ ہے کہ عدل کے ساتھ ان دونوں کے درمیان صلح کروادے۔

4255 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اخبركُمْ بِاَفْضَل من دَرَجَة الصّيام وَالصَّلَاة قَالُوْا بَلٰى قَالَ اِصْلَاح ذَات الْبَيْن فَإِن فَسَاد ذَات الْبَيْنِ هِىَ الحالقة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ صَحِيْح

قَالَ ويروى عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ هِىَ الحالقة لَا اَقُوْل تحلق الشّعْر وَلٰكِن تحلق الدّين انْتهى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں روزے اور نماز سے زیادہ فضیلت والے درجے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں صلح کروانا کیونکہ آپس کا فساد مونڈ دینے والا (یعنی تباہ کردینے والا) ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مونڈ دینے والا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتا ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتا ہے'' ..ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4256 - وَعَن ام كُلْثُوم بنت عقبَة بن اَبِى معيط رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لم يكذب من نمى بَيْنَ اثْنَيْنِ ليصلح

❀❀ سیدہ اُم کلثوم بنت عقبہ بن ابومعیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو دو آدمیوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے (غلط بیانی) کرتا ہے''۔

4257 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لَيْسَ بالكاذب من اصلح بَيْنَ النَّاس فَقَالَ خيرا اَوْ نمى خيرا ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

وَقَالَ الْحَافِظ يُقَال نميت الحَدِيْث بتَخْفِيف الْمِيم اِذا بلغته على وَجه الْاِصْلَاح وبتشديدها اِذا كَانَ على وَجه اِفْسَاد ذَات الْبَيْن كَذَا ذكر ذٰلِكَ اَبُوْ عبيد وَابْن قُتَيْبَة والأصمعي والجوهري وَغَيرهم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے وہ بھلائی کی بات کہتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بھلائی پھیلاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے نمیت الحدیث اس میں م پر تخفیف ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جب آپ کوئی بات بہتری کے لئے پھیلائیں اور جب یہ شد کے ساتھ پڑھا جائے گا تو اس کا مطلب ہوگا کہ آپ نے لوگوں کے درمیان فساد پیدا کرنے کے لئے وہ بات پھیلائی ہے ابوعبید، ابن قتیبہ، اصمعی، جوہری اور دیگر حضرات نے یہ اسی طرح ذکر کیا ہے۔

4258 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عمل شَیْءٌ أفضل من الصَّلَاة وَاصْلَاح ذَات الْبَیْن وَخلق جَائِز بَیْنَ الْمُسْلِمین . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز اور لوگوں کے درمیان صلح کروانے اور مسلمانوں کے درمیان اچھے اخلاق اختیار کرنے سے زیادہ فضیلت والا عمل اور کوئی نہیں ہے''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4259 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افضل الصَّدَقَة اِصْلَاح ذَات الْبَیْن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وَفِیْ اِسْنَاده عبد الرَّحْمٰن بن زِیَاد بن انعم وَحَدِیْثه هٰذَا حسن لحَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ الْمُتَقَدّم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ہے' اور اس کی نقل کردہ یہ حدیث حسن ہے' اس کے علاوہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے' جو اس سے پہلے گزری ہے۔

4260 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ اَیُّوْبَ اَلا ادلك علی تِجَارَة قَالَ بلٰی قَالَ صل بَیْنَ النَّاس اِذا تفاسدوا وَقرب بَیْنَهُمْ اِذا تباعدوا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَعِنْدَهُ: اَلا أدلك علی عمل یرضاه اللّٰه وَرَسُوله قَالَ بَلٰی قَالَ صل بَیْنَ النَّاس اِذا تفاسدوا وَقرب بَیْنَهُمْ اِذا تباعدوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ . وَعِنْده: اَلا أدلك علی عمل یرضاه اللّٰه وَرَسُوله قَالَ بَلٰی فَذکره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا میں تمہاری رہنمائی کسی تجارت کی طرف نہ کروں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان تعلق قائم کرواؤ جب ان کے درمیان فساد پیدا ہو چکا ہو اور ان کے درمیان قربت پیدا کرواؤ جب وہ ایک دوسرے سے

دور ہو چکے ہوں۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔امام طبرانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے عمل کی طرف نہ کروں کہ جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہوتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب لوگوں کے درمیان فساد آجائے' تو ان کے درمیان تعلق قائم کرواؤ اور جب وہ ایک دوسرے سے دور ہو جائیں تو ان کے درمیان قربت پیدا کرواؤ''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے عمل کی طرف نہ کروں کہ جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہوتے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں!......اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

4261 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ اَيْضًا وَّالاصبهاني عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا اَيُّوْبَ اَلا أدلك على صَدَقَة يُحِبهَا اللّٰه وَرَسُوله تصلح بَيْنَ النَّاس إِذا تباغضوا وتفاسدوا

لفظ الطَّبَرَانِيّ وَلَفظ الْاَصْبَهَانِيّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلك على صَدَقَة يحب اللّٰه موضعهَا قلت بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمي قَالَ تصلح بَيْنَ النَّاس فَإِنَّهَا صَدَقَة يحب اللّٰه موضعهَا

❀❀ یہ روایت امام طبرانی اور اصبہانی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوایوب! کیا میں تمہاری رہنمائی اس صدقے کی طرف نہ کروں جس کو اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں؟ تم لوگوں کے درمیان صلح کرواؤ جب وہ ایک دوسرے کے درمیان بغض رکھے ہوئے ہوں اور ایک دوسرے کے درمیان خرابی پیدا کیے ہوئے ہوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اصبہانی کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس صدقے کی طرف نہ کروں جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں (ایسا کیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کے درمیان صلح کرواؤ کیونکہ یہ ایک ایسا صدقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

4262 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أصلح بَيْنَ النَّاس أصلح اللّٰه امره وَاَعْطَاهُ بِكُل كلمة تكلم بهَا عتق رَقَبَة وَرجع مغفورا لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ جدا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو ٹھیک کر دیتا ہے' اور اس نے اس دوران جتنے کلمات کہیں ہوں ان میں سے ہر ایک کلمے کے عوض میں اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے' اور جب وہ شخص واپس آتا ہے' تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔ اور یہ روایت انتہائی غریب ہے۔

17 - التَّرْهِيب اَن يعْتَذر اِلَى الْمَرْء اَخُوهُ فَلَا يقبل عذره

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب کسی شخص کے سامنے اس کا کوئی بھائی معذرت پیش کرے تو وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے

4263 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عفوا عَن نسَاء النَّاس تعف نِسَاؤُكُمْ وبروا آبَاءَكُم تبركم ابناؤكم وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوهُ متنصلا فليقبل ذٰلِكَ محقا كَانَ اَوْ مُبْطلًا فَاِن لم يفعل لم يرد عَلَيّ الْحَوْض . رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَة سُوَيْد عَن قَتَادَة عَنْ اَبِیْ رَافع عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل سُوَيْد هٰذَا هُوَ ابْن عبد الْعَزِيز وَاه

وروى الطَّبَرَانِیّ وَغَيْرِهٖ صَدره دون قَوْلِهٖ وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوهُ اِلَى آخِره من حَدِيْث ابْن عمر بِاِسْنَاد حسن

التنصل الِاعْتِذَار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دوسروں کی خواتین کے حوالے سے پاکدامن رہو تمہاری خواتین پاکدامن رہیں گی اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کرو تمہاری اولاد تمہاری فرمانبرداری کرے گی جس شخص کے پاس اس کا بھائی معذرت کرنے کے لئے آئے تو وہ حق پر ہو یا باطل پر ہوا سے معذرت قبول کر لینی چاہیے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام حاکم نے سوید کی قتادہ کے حوالے سے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: جی نہیں' بلکہ سوید نامی یہ راوی سوید بن عبدالعزیز ہے' اور یہ ایک واہی راوی ہے۔ یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''جس شخص کے پاس اس کا بھائی آئے''۔ اس کے بعد سے لے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ تنصل کا مطلب عذر پیش کرنا ہے۔

4264 - وَعَن جودان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اعتذر اِلَى اَخِيْهِ الْمُسلم فَلَمْ يقبل مِنْهُ كَانَ عَلَيْهِ مَا على صَاحب مكس

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد فِی الْمَرَاسِيل وَابْنُ مَاجَة بِاِسْنَادَيْنِ جَيِّدين اِلَّا انه قَالَ كَانَ عَلَيْهِ مثل خَطِيئَة صَاحب مكس . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط من حَدِيْث جَابر بن عبد اللّٰه وَلَفْظِهٖ قَالَ من اعتذر اِلَى اَخِيْهِ فَلَمْ يقبل عذره كَانَ عَلَيْهِ مثل خَطِيئَة صَاحب مكس

قَالَ اَبُو الزبير والمكاس العشار

❀❀ حضرت جودان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے سامنے اس کا بھائی معذرت پیش کرے اور وہ شخص اس کی معذرت قبول نہ کرے تو اس شخص کو بھتہ وصول کرنے والے جتنا گناہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے مراسیل میں نقل کی ہے جبکہ امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے ان دونوں نے اسے دو عمدہ اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص پر اس کی مانند گناہ ہوتا ہے جتنا گناہ بھتہ وصول کرنے والے کو ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جو شخص اپنے بھائی کے سامنے معذرت پیش کرے اور وہ معذرت کو قبول نہ کرے تو اس شخص کو اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا بھتہ وصول کرنے والے کو ہوتا ہے''۔

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: مکاس سے مراد بھتہ وصول کرنے والا ہے۔

4265 - وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تنصل اِلَيْهِ فَلَمْ يقبل لم يرد عَلَىَّ الْحَوْض قَالَ الْحَافِظ رُوِىَ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَحَدِيْث جودان اصح وجودان مُخْتَلف فِىْ صحبته وَلَمْ ينْسب

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے سامنے معذرت کی جائے اور وہ اسے قبول نہ کرے وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہے' اور حضرت جودان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث مستند ہے حضرت جودان رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کا اسم منسوب بھی ذکر نہیں ہوا۔

4266 - وَرُوِىَ عَن عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عفوا تعف نِسَاؤُكُمْ وبروا آبَاءَكُمْ تبركم ابناؤكم وَمَنْ اعتذر اِلَى اَخِيْهِ الْمُسْلِم فَلَمْ يقبل عذره لم يرد عَلَىَّ الْحَوْض رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَط

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''تم لوگ پاکدامن رہو تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے سامنے معذرت پیش کرے اور وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے تو وہ (قبول نہ کرنے والا) میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4267 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أنبئكم بشراركم قَالُوْا بَلٰى اِن شِئْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن شِرَارَكُمُ الَّذِىْ ينزل وَحده ويجلد عَبده وَيمْنَع رفده اَفلا أنبئكم بشر من ذٰلِكَ قَالُوْا بَلٰى اِن شِئْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ من يبغض النَّاس ويبغضونه قَالَ اَفلا انبئكم بشر من ذٰلِكَ قَالُوْا بَلٰى اِن شِئْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ الَّذِيْنَ لَا يقيلون عَثْرَة وَلَا يقبلُوْنَ معذرة وَلَا يغفرُوْنَ ذنبا
قَالَ اَفلا انبئكم بشر من ذٰلِكَ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ من لَا يُرْجٰى خَيره وَلَا يُؤمن شَره . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَغَيره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں تمہارے برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! اگر آپ چاہیں (تو بیان فرمائیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے برے لوگ وہ ہیں کہ جو اکیلے پڑاؤ کرتے ہیں اپنے غلام کو کوڑے لگاتے ہیں مہمان نوازی نہیں کرتے کیا میں تمہیں ان سے بھی زیادہ برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! اگر آپ چاہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں سے بغض رکھتے ہیں اور لوگ ان سے بغض رکھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! اگر آپ چاہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو کسی کوتاہی کو معاف نہیں کرتے معذرت کو قبول نہیں کرتے اور غلطی کو معاف نہیں کرتے' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ برے فرد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس سے بھلائی کی امید نہ رکھی جائے گی' اور جس کے شر سے محفوظ نہ رہا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

18 - التَّرْهِيب من النميمة

باب: چغلی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4268 - عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجَنَّة نمام
وَفِيْ رِوَايَةٍ قَتَّات . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

قَالَ الْحَافِظ الْقَتَّات والنمام بِمَعْنى وَاحِد وَقِيْلَ النمام الَّذِيْ يكون مَعَ جمَاعَة يتحدثون حَدِيْثا فينم عَلَيْهِمْ والقتات الَّذِيْ يتسمع عَلَيْهِمْ وهم لَا يعلمُوْنَ ثُمَّ ينم

❀❀ حضرت حذیفہ ﷜روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چغلی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا'' ایک روایت میں لفظ ''قتات'' منقول ہے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: لفظ قتات اور لفظ نمام ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے ایک قول کے مطابق نمام اس شخص کو کہا جاتا ہے' جو کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہو اور پھر بات چیت کرنے کے دوران ان کے سامنے چغلی کرے اور قتات اس شخص کو کہا جاتا ہے'

4268-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان غلظ تحريم النميمة - حديث:176' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:22771' البحر الزخار مسند البزار - عبيدة بن معتب' حديث:2510

جو لوگوں کی بات چوری چھپے سن رہا ہو اور لوگوں کو اس کا علم نہ ہو اور پھر وہ اس بات کی چغلی کر دے۔

4269 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بقبرين يعذبان فَقَالَ اِنَّهُمَا يعذبان وَمَا يعذبان فِىْ كَبِيْرٍ بَلٰى اِنَّهٗ كَبِيْر اما اَحدهمَا فَكَانَ يمشي بالنميمة وَاما الاخر فَكَانَ لَا يستتر من بَوْله الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ

وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِىْ صَحِيْحِهٖ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو (بظاہر) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ان میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا' اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا..... الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4270 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ يَوْم شَدِيْد الْحر نَحْو بَقِيع الْغَرْقَد قَالَ فَكَانَ النَّاس يَمْشُوْنَ خَلفه قَالَ فَلَمَّا سمع صَوت النِّعَال وقر ذٰلِكَ فِىْ نَفسه فَجَلَسَ حَتّٰى قدمهم اَمَامه لِئَلَّا يَقع فِىْ نَفسه شَىْءٌ مِّنَ الْكبر فَلَمَّا مر ببقيع الْغَرْقَد اِذا بقبرين قد دفنُوْا فِيْهِمَا رجلَيْنِ قَالَ فَوقف النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من دفنتم الْيَوْم هٰهُنَا قَالُوْا فلَان وَفُلَان قَالُوْا يَا نَبِىَّ اللّٰهِ وَمَا ذَاك قَالَ اما اَحدهمَا فَكَانَ لَا يتنزه من الْبَوْل وَاما الاخر فَكَانَ يمشي بالنميمة وَاخذ جَرِيْدَة رطبَة فشقها ثُمَّ جعلهَا على الْقَبْر قَالُوْا يَا نَبِىَّ اللّٰهِ لم فعلت هٰذَا قَالَ ليخففن عَنْهُمَا قَالُوْا يَا نَبِىَّ اللّٰهِ حَتّٰى مَتى هما يعذبان قَالَ غيب لَا يُعلمهُ اِلَّا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْلَا تمزع قُلُوْبكُمْ وتزيدكم فِى الحَدِيْث لسمعتم مَا اسْمَع

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق عَلِىّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ ﷜ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شدید گرم دن میں جنت البقیع کے پاس سے ہوا لوگ آپ ﷺ کے پیچھے چل رہے تھے جب آپ ﷺ نے لوگوں کے جوتوں کی آہٹ سنی تو اس سے آپ ﷺ کو الجھن ہوئی آپ ﷺ بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو اپنے سے آگے چلنے کے لئے کہا تاکہ آپ کے من میں تکبر نہ آئے جب آپ ﷺ کا گزر جنت البقیع سے ہوا' تو آپ ﷺ نے دو قبریں پائیں جس میں دو افراد کو دفن کیا گیا تھا نبی اکرم ﷺ وہاں ٹھہر گئے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم لوگوں نے آج کسے دفن کیا ہے لوگوں نے بتایا: فلاں کو اور فلاں کو لوگوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا' اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک خشک شاخ لی اسے چیرا اور اسے قبر پر رکھ دیا لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تاکہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ان دونوں کو کب تک عذاب ہوتا رہے گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ غیب ہے' جس کا علم صرف اللہ کو ہے اگر تمہارے دلوں کی بے چینی کا اندیشہ نہ ہوتا تو تم نے وہ بات سنی تھی' جو میں سنتا ہوں۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4271 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ النمیمة والشتیمة وَالْحمیة فِی النَّار

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چغلی کرنا' برا کہنا اور حمیت' جہنم میں جائیں گے''۔

4272 - وَفِیْ لفظ اِن النمیمة والحقد فِی النَّار لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قلب مُسْلِم ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''چغلی کرنا اور کینہ پروری جہنم میں جائیں گے یہ دونوں کسی مسلمان کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4273 - وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلا اِن الْكَذِب یسود الْوَجْہ والنمیمة من عَذَاب الْقَبْر

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْبَیْهَقِیّ

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْہُ کلھم من طَرِیْق زِیَاد بن الْمُنْذر عَن نَافِع بن الْحَارِث عَنْہُ

وَزِیَاد هٰذَا هُوَ اَبُو الْجَارُود الْكُوفِی الْاَعْمَی تنْسب اِلَیْهِ الجارودیة من الروافض

وَنَافِع هُوَ نفیع اَبُوْ دَاوُد الْاَعْمَی اَیْضًا وَكِلَاهُمَا مَتْرُوك مُتَّهم بِالْوَضْعِ

❀❀ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خبردار! جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے' اور چغلی قبر کے عذاب کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اسے زیاد بن منذر کے حوالے سے نافع بن حارث کے حوالے سے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

زیاد نامی یہ راوی ابوجارود کوفی اعمیٰ ہے روافض کا فرقہ جارودیہ اسی کی طرف منسوب ہے رافع نامی راوی نفیع ابوداؤد اعمیٰ ہے۔

یہ دونوں راوی متروک ہیں اور ان پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

4274 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نمشی مَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فمررنا علی قبرین فَقَامَ فقمنا مَعَه فَجعل لَونه یتَغَیَّر حَتّٰی رعد کم قَمِیصه فَقُلْنَا مَا لَك یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اما تستمعون مَا اسمع فَقُلْنَا وَمَا ذَاك یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ هٰذَانِ رجلَانِ یعذبان فِیْ قبورهما عذَابا شَدِیْدا فِیْ ذَنْب هَین . قُلْنَا فِیمَ ذَاك قَالَ کَانَ اَحدهمَا لَا یستنزہ من الْبَوْل وَکَانَ الْاٰخر یُؤْذِیْ النَّاس بِلِسَانِهِ وَیَمْشِی بَیْنَهُمْ بالنمیمة فَدَعَا بجریدتین من جرائد النّخل فَجعل فِیْ کل قبر وَاحِدَة

قُلْنَا وَهل یَنْفَعهُمْ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ یُخَفّف عَنْهُمَا مَا دامتا رطبتین ۔ رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

قَوْلِہ فِیْ ذَنْب ھَیِّن ای ھَیِّن عِنْدَھُمَا وَفِیْ ظَنِّھِمَا لا انہ ھَیِّن فِیْ نفس الْاَمر فَقَدْ تقدم فِیْ حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس قَوْلِہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلٰی اِنَّہٗ کَبِیْر وَقَدْ اَجمعت الْاُمۃ علی تَحْرِیم النمیمۃ وَاَنَّھَا من اعظم الذُّنُوب عِنْد اللّٰہ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے ہوئے جا رہے تھے ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم بھی ٹھہر گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہونے لگا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین بھی کپکپانے لگی ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ وہ چیز سن رہے ہو جو میں سنتا ہوں ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں افراد کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے' اور شدید عذاب ہو رہا ہے' اور بظاہر آسان گناہ کی وجہ سے ہو رہا ہے ہم نے عرض کی: وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا' اور دوسرا اپنی زبان کے ذریعے لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا' اور ان کے درمیان چغلی کیا کرتا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی شاخوں میں سے دو شاخیں منگوائیں اور ان میں سے ہر ایک کی قبر پر شاخ رکھ دی ہم نے عرض کی: کیا انہیں اس کا فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک یہ دونوں تر رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''آسان گناہ'' اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ان دونوں کے نزدیک آسان تھا' اور وہ دونوں اس کو آسان گمان کرتے تھے ایسا نہیں ہے کہ نفس امر میں وہ گناہ آسان تھا اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جی ہاں وہ بڑا ہے''۔

امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ چغلی کرنا حرام ہے' اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے گناہوں میں سے ایک ہے۔

4275 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰہ بن بسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ منی ذُوْ حسد وَلَا نمیمۃ وَلَا کھَانَۃ وَلَا اَنا مِنْہُ ثُمَّ تلا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَات بِغَیْر مَا اکتسبوا فَقَدْ احتملوا بھتانا واثما مُبِیْنًا (الاحزاب) .رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حسد کرنے والا چغلی کرنے والا کہانت کرنے والا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے' اور نہ ہی میرا اس سے تعلق ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان کی کسی (جرم یا غلطی) کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں' تو وہ لوگ بہتان کا اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4276 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن غنم یبلغ بِہِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِیَار عباد اللّٰہ الَّذِیْنَ اِذا رُؤُوا ذکر اللّٰہ وشرار عباد اللّٰہ المشاؤون بالنمیمۃ المفرقون بَیْنَ الْاَحِبَّۃ الباغون للبرآء الْعَنَت

رَوَاہُ اَحْمد عَنْ شھر عَنْہُ وَبَقِیَّۃ اِسْنَادہ مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح وَرَوَاہُ اَبُوْ بکر بن اَبِیْ شیبَۃ وَابْن اَبِیْ

الدُّنْيَا عَن شهر عَن اَسمَاء عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا المفسدون بَيْنَ الْاَحِبَّة وَالطَّبَرَانِي من حَدِيْث عبَادَة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا اَيْضًا فِي كتاب الصمت عَنْ اَبِي هُرَيْرَة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْث عبد الرَّحْمٰن اصح وَقد قِيْلَ لَهُ اِن لَهُ صُحْبَة

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بہترین وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے' تو اللہ یاد آئے اور اللہ کے بندوں میں برے لوگ وہ ہیں جو چغلی کر کے دوستوں کے درمیان علیحدگی پیدا کرتے ہیں' اور بے گناہ لوگوں کے لیے فساد کی کوشش کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے شہر کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن غنم سے نقل کی ہے' اس کے باقی راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ یہ روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ اور امام ابن ابودنیا نے شہر کے حوالے سے سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وہ لوگ' دوستوں کے درمیان فساد پیدا کرتے ہیں''۔

امام طبرانی نے یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے امام ابن دنیا نے اسے کتاب ''الصمت'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

4277 - وَعَنِ الْعَلَاء بن الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الهمازون واللمازون والمشاؤون بالنميمة الباغون للبرآء الْعَنَت يحشرهم الله فِي وُجُوْه الْكلاب

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي كتاب التوبيخ معضلا هٰكَذَا

وَتقدم فِي بَاب الْاِصْلَاح حَدِيْث اَبِي الدَّرْدَاءِ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اُخبركُمْ بِاَفْضَل من دَرَجَة الصّيام وَالصَّلَاة وَالصَّدَقَة قَالُوْا بلَى قَالَ اِصْلَاح ذَات الْبَيْن فَاِن فَسَاد ذَات الْبَيْن هِيَ الحالقة

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ ثُمَّ قَالَ ويروى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ هِيَ الحالقة لَا اَقُوْل تحلق الشّعْر وَلٰكِن اَقُوْل تحلق الدّين

❀❀ حضرت علاء بن حارث رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(رُوبرو) طعنہ زنی کرنے والے' (پیٹھ پیچھے) عیب جوئی کرنے والے اور چغلی کرنے والے لوگ' جو بری الذمہ لوگوں کے حوالے سے سرکشی کے طلبگار رہتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں کتوں کی شکل میں اٹھائے گا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''التوبیخ'' میں اسی طرح ''معضل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

اس سے پہلے اصلاح سے متعلق باب میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث گزر چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو روزہ' نماز اور صدقے سے زیادہ فضیلت والا درجہ رکھتا ہوگا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان اصلاح کروانے والا کیونکہ لوگوں کے درمیان فساد مونڈ دینے والی چیز ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے پھر وہ یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ مونڈ نے والی چیز ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بال مونڈ دیتی ہے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔

التَّرْهِيب من الْغِيبَة والبهت وبيانهما وَالتَّرْغِيب فِيْ ردهما

باب: غیبت کرنے بہتان لگانے کے بارے میں ترہیبی روایات

اوران دونوں کا بیان اوران دونوں کی تردید کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4278 - عَنْ اَبِیْ بکرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خطبته فِیْ حجَّة الْوَدَاع اِن دماء كم وَاَمْوَالكُمْ وَاَعْرَاضكُمْ حرَام عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يومكم هٰذَا فِیْ شهر كم هٰذَا فِیْ بلدكم هٰذَا آلا هَلْ بلغت . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے خطبے کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے خون (یعنی تمہاری جانیں) اور تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح یہ دن اس مہینے میں اور اس شہر میں قابل احترام ہے خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4279 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل الْمُسلم على الْمُسلم حرَام دَمه وَعرضه وَمَاله . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِيْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر مسلمان کی جان عزت اور مال دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

4280 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا اثْنَان وَسَبْعُوْنَ بَابا أدناها مثل اِتْيَان الرجل امه وَان أربى الرِّبَا استطالة الرجل فِیْ عرض اَخِيْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط من رِوَايَة عمر بن رَاشد

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"سود کے بہتر دروازے ہیں جن میں سے کمتر یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنے ماں کے ساتھ صحبت کرے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت پر حملہ آور ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمر بن راشد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4281 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر اَمر الرِّبَا وَعظم شَأْنه وَقَالَ اِن الدِّرْهَم يُصِيبهُ الرجل من الرِّبَا اعظم عِنْد اللّٰهِ فِی الْخَطِيئَة من سِت وَثَلَاثِيْنَ زنية

یزنیھا الرجل وَاِن اربی الرِّبَا عرض الرجل الْمُسْلِم . رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب ذم الغیبة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سود کا ذکر کیا اور اس کی اہمیت کو واضح کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک درہم جسے آدمی سود کے طور پر حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کا ارتکاب کرنے سے زیادہ بڑا ہے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت (پر حملہ کیا جائے)"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب "ذم الغیبہ" میں نقل کی ہے۔

4282 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرِّبَا نَیف وَسَبْعُوْنَ بَابا اَھونھن بَابا من الرِّبَا مثل من اَتَی اُمه فِیْ الْاِسْلَام وَدِرْھَم من الرِّبَا اَشد من خمس وَثَلَاثِیْنَ زنیة وَاَشد الرِّبَا واربی الرِّبَا واخبث الرِّبَا انتھاك عرض الْمُسْلِم وانتھاك حرمته

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالْبَیْھَقِیّ وروی الطَّبَرَانِیّ مِنْہُ ذکر الرِّبَا فِیْ حَدِیْث تقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں جن میں سے سود کا سب سے ہلکا دروازہ یہ ہے جیسے کوئی شخص اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی ماں کے ساتھ صحبت کرلے اور سود کا ایک درہم پینتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے اور سب سے شدید اور سب سے بڑا سود اور سب سے خبیث سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت پر حملہ کیا جائے اور اس کی حرمت کی بے حرمتی کی جائے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ امام طبرانی نے اس میں سے صرف سود کا ذکر کیا ہے جو اس سے پہلے والی حدیث میں گزر چکا ہے۔

4283 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اربی الرِّبَا استطالة الْمَرْء فِیْ عرض اَخِیْه

رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادَیْنِ اَحدھمَا قوی وَھُوَ فِیْ بعض نسخ اَبِیْ دَاوُد اِلَّا اَنه قَالَ اِن من الْکَبَائِر استطالة الرجل فِیْ عرض رجل مُسْلِم بِغَیْر حق وَمِنْ الْکَبَائِر السبتان بالسبة

وَرَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا اطول مِنْہُ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُوْنَ حوبا وایسرھا کنکاح الرجل امه وَاِن اربی الرِّبَا عرض الرجل الْمُسْلِم . الْحُوب بِضَم الْحَاء الْمُھْملَة ھُوَ الْاِثْم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی عزت پر حملہ آور ہو"۔

یہ روایت امام بزار نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک قوی ہے۔ یہ روایت امام ابوداؤد (کی "سنن") کے بعض نسخوں میں منقول ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"کبیرہ گناہوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کسی مسلمان شخص کی عزت پر ناجائز حملہ کرے اور کبیرہ گناہوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ایک مرتبہ برا کہنے کے مقابلے میں دو مرتبہ برا کہا جائے"۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے اس سے طویل حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: ''سود کے ستر گناہ ہیں جن میں سے سب سے ہلکا یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ نکاح کر لے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی مسلمان کی عزت پر حملہ آور ہو''۔

لفظ الحوب سے مراد گناہ ہے۔

4284 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَصْحَابه تَدْرُوْنَ اربى الرِّبَا عِنْدَ اللّٰه قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ فَإِن اربى الرِّبَا عِنْد اللّٰه استحلال عرض امرىء مُسْلِم ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَات بِغَيْر مَا اكتسبوا فَقَدْ احتملوا بهتانا واثما مُبينًا (الاحزاب)

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا سود کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت کو حلال کر لیا جائے (یعنی اس کی بے حرمتی کی جائے) پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کے (کسی جرم یا غلطی) کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں' تو وہ بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4285 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن من اربى الرِّبَا الاستطالة فِيْ عرض الْمُسْلِم بِغَيْر حق . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت پر ناحق طور پر حملہ کیا جائے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4286 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قلت للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسبك من صَفِيَّة كَذَا وَكَذَا قَالَ بعض الرُّوَاة تَعْنِيْ قَصِيرَة

فَقَالَ لقد قلت كلمة لَو مزجت بِمَاء الْبَحْر لمزجته

قَالَت وحكيت لَهُ إِنْسَانا فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَن حكيت لي إِنْسَانا وَاَن لي كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا میں یہ خامی ہے اور یہ خامی ہے بعض راویوں نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ ان کا قد چھوٹا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملایا جائے' تو یہ اس کو بھی کڑوا کر دے

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ ﷺ کے سامنے اسی طرح ایک شخص کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم میرے سامنے اس شخص کا تذکرہ اس اس طرح کرو اگرچہ مجھے اس کے عوض میں یہ یہ مل جائے

یہ روایت امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4287 - وَعَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنه اعتل بعير لصفية بنت حيّ وَعند زَيْنب فضل ظهر فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَب اعطيها بَعِيرًا فَقَالَت اَنا أعطي تِلْكَ الْيَهُودِيَّة فَغَضب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهجرها ذَا الْحجَّة وَالْمحرم وَبَعض صفر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن سميَّة عَنْهَا وَسُمَيَّة لم تنْسب

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک اضافی اونٹ تھا نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اسے اونٹ دے دو انہوں نے کہا: کیا میں یہودی عورت کو اونٹ دے دوں؟ نبی اکرم ﷺ غصے میں آ گئے اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے لاتعلقی اختیار کی یہ لاتعلقی آپ ﷺ نے ذوالحج کے مہینے میں محرم کے مہینے میں اور صفر کے مہینے میں کچھ عرصے تک اختیار کیے رکھی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے سمیہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے اور سمیہ نامی خاتون کا اسم منسوب ذکر نہیں کیا گیا۔

4288 - وَرُوِيَ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قلت لامْرَأَة مرّة وَاَنا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذِهٖ لطويلة الذيل فَقَالَ الفظي الفظي فلفظت بضعَة من لحم . رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا

الفظي مَعْنَاهُ ارمي مَا فِيْ فمك والبضعة الْقطعَة

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھی میں نے کسی عورت کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات کہی کہ اس کا دامن لمبا ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تھوک دو اتم تھوک دو، میں نے تھوکا تو اس میں سے گوشت کا ٹکڑا نکلا۔ یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

متن کے لفظ الفظی اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے منہ میں جو ہے اُسے باہر پھینک دو۔

لفظ البضعة سے مراد ٹکڑا ہے۔

4289 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رجل فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اعجز فلَانا اَوْ قَالُوْا مَا اَضْعَف فلَانا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغتبتم صَاحبكُم وأكلتم لَحْمه

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفْظه اَن رجلا قَامَ من عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَوْا فِيْ قِيَامه عَجزا فَقَالُوْا مَا اعجز فلَانا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكلْتُم اَخَاكُم واغتبتموه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص کھڑا ہوا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ شخص کتنا عاجز ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ شخص کتنا کمزور ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے

اپنے ساتھی کی غیبت کی ہے اور تم نے اس کا گوشت کھایا ہے۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے اٹھا لوگوں نے دیکھا کہ اس کے کھڑے ہونے میں کمزوری پائی جاتی تھی تو انہوں نے کہا: فلاں شخص کتنا کمزور ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی (کا گوشت) کھایا ہے اور تم نے اس کی غیبت کی ہے۔

4290 - وَعَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ انهم ذكروا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا فَقَالُوْا لا يَاْكُلُ حَتّٰى يطعم وَلَا يرحل حَتّٰى يرحل لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغتبتموه فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا حدثنا بِمَا فِيْهِ قَالَ حَسبك اِذا ذكرت اَخَاك بِمَا فِيْهِ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيُّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا لوگوں نے بتایا: وہ اس وقت تک نہیں کھاتا جب تک اسے کھلایا نہ جائے اور وہ اس وقت تک روانہ نہیں ہوتا جب تک اسے روانہ نہ کیا جائے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اس کی غیبت کی ہے ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے تو وہ چیز بیان کی ہے جو اس میں پائی جاتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی کافی ہے کہ جب تم اپنے بھائی کا ذکر اس چیز کے ہمراہ کرو جو اس میں پائی جاتی ہے (تو یہی غیبت شمار ہوگی)

یہ روایت امام اصبہانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4291 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رجل فَوَقع فِيْهِ رجل من بعده فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تخلل فَقَالَ وَمِمَّا اتخلل مَا اَكلت لَحْمًا قَالَ اِنَّك اَكلت لحم اَخِيك . حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ شيبَة وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص کھڑا ہوا تو اس کے جانے کے بعد ایک شخص نے اس پر تنقید کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم خلال کرو اس نے عرض کی: میں کس چیز سے خلال کروں؟ جبکہ میں نے گوشت نہیں کھایا (یہاں شاید درست لفظ یہ ہے کہ تم خلال کرو) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اسے امام ابوبکر بن ابوشیبہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4292 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمر النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاس بِصَوْم يَوْم وَقَالَ لَا يفطرن اَحَدٌ مِنْكُمْ حَتّٰى آذن لَهٗ فصَام النَّاس حَتّٰى اِذا اَمسوا فَجعل الرجل يَجِيْءُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظللت صَائِما فائذن لي فَاُفْطر فَيَاْذَن لَهُ الرجل وَالرجل حَتّٰى جَاءَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فتاتان من اَهلك ظلتا صائمتين وانهما يستحيان اَن ياْتِيَاك فَاْذن لَهما فليفطرا فَاَعْرض عَنهُ ثُمَّ عاوده فَاَعْرض عَنهُ ثُمَّ عاوده فَاَعْرض عَنهُ ثُمَّ عاوده فَاَعْرض عَنهُ فَقَالَ اِنَّهُمَا لم يصوما وَكَيفَ صَامَ من ظلّ هٰذَا الْيَوْم يَاْكُل لُحُوم النَّاس اذْهَبْ فمرهما اِن كَانَتَا صائمتين فليستقيئا فَرجع اِلَيْهِمَا فَاَخْبرهمَا فاستقاءتا فقاءت كل وَاحِدَةٍ

علقة من دم فرجع اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخبرهُ فَقَالَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهٖ لَو بَقِيَتَا فِي بطونهما لاكلتهما النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد الطَّيَالِسِيّ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ ذمّ الْغَيبَة وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا اَيْضا وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ رجل لم يسم عَن عبيد مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَن اَحْمد قَالَ فَقَالَ لاحداهما قيئي فقاء ت قَيحا ودما وصديدا وَلَحْمًا حَتّٰى مَلَاَت نصف الْقدح ثُمَّ قَالَ لِلْاُخْرٰى قيئي فقاء ت من قيح وَدم وصديد وَلحم عبيط وَغَيْرِهٖ حَتّٰى مَلَاَت الْقدح ثُمَّ قَالَ اِن هَاتين صامتا عَمَّا أحل اللّٰه لَهما وافطرتا على مَا حرم اللّٰه عَلَيْهِمَا جَلَسَت اِحْدَاهمَا اِلَى الْاُخْرٰى فجعلتا تاكلان من لُحُوم النَّاس

وَتقدم لفظ اَحْمد بِتَمَامِهٖ فِي الصّيام

❀ حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم دیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک افطاری نہ کرے (یا روزہ ترک نہ کرے) جب تک میں اسے نہ کہوں لوگوں نے روزہ رکھ لیا یہاں تک کہ جب شام ہوئی' تو ایک شخص آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے سارا دن روزہ رکھا ہے اب آپ مجھے اجازت دیں کہ میں افطاری کرلوں نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دے دی اور ایک شخص کو بھی اجازت دے دی پھر ایک اور شخص آیا' پھر ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے اہل خانہ میں سے دو خواتین سارا دن روزے سے رہی ہیں ان دونوں کو اس بات سے شرم آرہی کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں آپ ان دونوں کو اجازت دیں کہ وہ افطاری کرلیں نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب سے منہ پھیر لیا ان صاحب نے اپنی بات دہرائی' تو پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا منہ پھیر لیا ان صاحب نے پھر اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے پھر ان سے منہ پھیر لیا انہوں نے پھر اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے پھر ان سے منہ پھیر لیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں نے روزہ نہیں رکھا وہ شخص کیسے روزہ دار ہوسکتا ہے' جس کا پورا دن اس طرح گزرا ہو کہ وہ لوگوں کے گوشت کھاتا رہا ہو تم جاؤ اور ان دونوں سے یہ کہو کہ اگر ان دونوں نے روزہ رکھا تھا' تو وہ دونوں قے کردیں وہ صاحب ان دونوں خواتین کے پاس گئے اور انہیں اس بارے میں بتایا ان دونوں نے قے کی تو ان میں سے ہر ایک نے گوشت کے لوتھڑے قے کیے وہ صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آئے اور اس بارے میں آپ ﷺ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر یہ گوشت ان کے پیٹ میں رہ جاتا تو ان دونوں کو آگ نے کھانا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد طیالسی نے اور ابن ابودنیا نے ذم الغیبہ میں نقل کی ہے امام بیہقی امام احمد اور امام ابن ابودنیا نے بھی اسے نقل کیا ہے امام بیہقی نے اسے ایک شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا اس کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے غلام عبید سے یہ روایت منقول ہے' جو اس کی مانند ہے' البتہ امام احمد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:-

''ان صاحب نے ان خواتین میں سے ایک سے کہا: آپ قے کریں انہوں نے خون پیپ اور گوشت کی قے کی یہاں تک کہ نصف پیالہ بھر گیا پھر ان صاحب نے دوسری خاتون سے کہا: آپ قے کریں تو انہوں نے بھی خون پیپ اور گوشت کی قے کی یہاں تک کہ پورا پیالہ بھر گیا پھر انہوں نے کہا: ان دونوں نے اس چیز کے حوالے سے روزہ رکھا ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں

کے لیے حلال قرار دی اور اس چیز کے حوالے سے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام قرار دی تھی ان میں سے ایک دوسرے کے پاس آ کر بیٹھی اور ان دونوں نے لوگوں کا گوشت کھانا شروع کیا۔

امام احمد کی نقل کردہ روایت اس سے پہلے روزے سے متعلق باب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

4293 - وَعَنْ شفی بن ماتع الأصبحی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَة يُؤْذُونَ اَهْلَ النَّارِ على مَا بهم من الْاَذَى يسعون مَا بَيْنَ الْحَمِيمِ والجحيم يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبور يَقُوْلُ بعض اَهْلِ النَّارِ لبعض مَا بَال هَؤُلَاءِ قد آذونا على مَا بِنَا من الْاَذَى قَالَ فَرجل مغلق عَلَيْهِ تَابُوت من جمر وَرجل يجر أمعاءه وَرجل يسيل فوه قَيْحا ودما وَرجل يَاْكُل لَحْمه فَيُقَالُ لصَاحب التابوت مَا بَال الْاَبْعَد قد آذانا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد قد مَاتَ وَفِي عُنُقه اَمْوَال النَّاس ثُمَّ يُقَال للَّذي يجر أمعاءه مَا بَال الْاَبْعَد قد آذانا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد كَانَ لَا يُبَالِي اَيْنَ اَصَاب الْبَوْل مِنْهُ ثُمَّ يُقَال للَّذي يسيل فوه قَيْحا ودما مَا بَال الْاَبْعَد قد آذانا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد كَانَ ينظر اِلٰى كلمة فيستلذها كَمَا يستلذ الرَّفث ثُمَّ يُقَال للَّذي يَاْكُل لَحْمه مَا بَال الْاَبْعَد قد آذانا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد كَانَ يَاْكُل لُحُوم النَّاس بالغيبة وَيَمْشِي بالنميمة

رَوَاهُ ابن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَفِيْ ذمّ الْغِيبَة وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ بِاِسْنَادٍ لين وَاَبُوْ نُعَيْم وَقَالَ شفی بن ماتع مُخْتَلف فِيْ صحبته فَقيل لَهُ صُحْبَة

قَالَ الْحَافِظ شفی ذكره الْبُخَارِيّ وَابْن حبَان فِي التَّابِعين

حضرت شفی بن ماتع اصبحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''چار قسم کے لوگ اہل جہنم کو اذیت پہنچائیں گے اس چیز سمیت جو وہ پہلے سے اذیت میں مبتلا ہوں گے اور یہ لوگ حمیم اور جحیم کے درمیان بھاگے پھریں گے اور تباہی اور بربادی پکارتے پھر رہے ہوں گے اہل جہنم میں سے کوئی دوسرے سے پوچھے گا ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے ہم پہلے تکلیف میں تھے۔ انہوں نے مزید تکلیف کا شکار کر دیا ہے ایک وہ شخص ہوگا جس پر انگاروں کا تابوت بند ہوگا ایک وہ شخص ہوگا جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا ایک وہ شخص ہوگا جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا اور ایک وہ شخص ہوگا جو اس کا گوشت کھا رہا ہوگا تابوت والے سے کہا: جائے گا اس بیچارے کا کیا معاملہ ہے اس نے ہمیں پہلے سے تکلیف کی موجودگی میں اور اذیت پہنچائی ہے تو یہ کہا جائے گا یہ دور نصیب ہے کہ جب یہ مرا تھا' تو اس کی گردن میں لوگوں کے اموال تھے پھر اس شخص سے کہا جائے گا جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا کہ اس منحوس کا کیا معاملہ ہے ہم پہلے ہی اتنی اذیت کا شکار ہیں اس نے ہمیں اور اذیت کا شکار کر دیا ہے تو یہ کہا جائے گا یہ منحوس اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ اس کے جسم پر کہاں پیشاب لگ رہا ہے پھر اس شخص سے کہا: جائے گا جس کے منہ سے خون اور پیپ نکل رہا ہوگا کہ اس منحوس کا کیا معاملہ ہے کہ اس نے ہمیں پہلے سے اتنی تکلیف کی موجودگی میں مزید اذیت پہنچائی ہے تو یہ کہا جائے گا یہ منحوس کسی کلمے کی طرف دیکھتا تھا' تو اس کے ذریعے یوں لذت حاصل کرتا تھا جس طرح گندگی سے لذت حاصل کی جاتی ہے' پھر اس شخص سے کہا جائے گا' جو گوشت کھا رہا ہوگا کہ اس منحوس کا کیا معاملہ ہے' اس نے ہمیں پہلے سے اتنی تکلیف کی موجودگی میں مزید اذیت پہنچائی ہے' تو وہ کہے گا یہ منحوس لوگوں کا گوشت غیبت

کے ذریعے کھاتا تھا' اور چغلی کیا کرتا تھا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں اور ذم الغیبہ میں نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسے کمزور سند کے ساتھ نقل کیا ہے حافظ ابونعیم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حافظ فرماتے ہیں حضرت شفی رضی اللہ عنہ کا ذکر امام بخاری اور امام ابن حبان نے تابعین کے طبقے میں کیا ہے۔

4294 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل لحم أخيه فِی الدُّنْيَا قرب اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة فَيُقَالُ لَهٗ كُله مَيتا كَمَا أكلته حَيا فيأكله ويكلح ويضج

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُو الشَّيْخ فِیْ كتاب التوبيخ اِلَّا اَنه قَالَ يَصِيح بالصَّاد الْمُهْملَة كلهم من رِوَايَة مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَبَقِيَّة رُوَاة بَعْضهمْ ثِقَات

يضج بالضاد الْمُهْملَة بعدهَا جِيم ويصيح كلَاهُمَا بِمَعْنى وَاحِد كَذَا قَالَ بعض اَهْلِ اللُّغَة وَالظَّاهِر اَن لَفْظَة يضج بالضاد الْمُعْجَمَة فِيهَا زِيَادَة اِشْعَار بمقارنة فزع اَوْ قلق وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ويكلح بِالْحَاء الْمُهْملَة اَی يعبس ويقبض وَجهه من الْكَرَاهَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھاتا ہے قیامت کے دن وہ اس کے سامنے کیا جائے گا اور کہا جائے گا: تم اس مردار کو کھاؤ جس طرح تم نے زندگی میں کھایا تھا' تو وہ اسے کھائے گا اور تیوری چڑھائے گا اور چیخ و پکار کرے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلی امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ ابوشیخ نے اسے کتاب التوبیخ میں نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ لفظ ہے: ''یصیح'' یعنی وہ چیخے گا' ان سب نے اسے محمد بن یعقوب کے حوالے سے نقل کیا ہے' اس کے باقی راویوں میں سے بعض ثقہ ہیں۔

لفظ یضج اور لفظ یصیح ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے بعض اہل لغت نے یہی بات بیان کی ہے' البتہ لفظ یضج میں زیادہ چیخ و پکار کا مفہوم پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ یکلح اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ناپسندیدگی کی وجہ سے چہرے پر بل ڈال لے گا۔

4295 - وَعَنْ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر على بغل ميت فَقَالَ لبَعض اَصْحَابه لِاَن يَاْكُل الرجل من هٰذَا حَتّٰى يمْلَاَ بَطْنه خير لَهٗ من اَن يَاْكُل لحم رجل مُسلم .

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَغَيره مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان کا گزر ایک مردہ خچر کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا آدمی اس کا گوشت کھالے یہاں تک کہ اس کے ذریعے اپنا پیٹ بھر لے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان شخص کا گوشت کھائے۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4296 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِیّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشهد علی نَفسه بِالزِّنَا اَربع شَهَادَات يَقُوْلُ اتیت امْرَاَة حَرَامًا وَّفِیْ كل ذٰلِكَ يعرض عَنهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكرت الحَدِيْثِ اِلٰی اَن قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْل قَالَ اُرِيد اَن تطهرنی فَامر بِه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يرْجم فرجم فَسمع رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلَيْنِ من الْاَنْصَار يَقُوْلُ اَحدهمَا لصَاحبه انْظُر اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ ستر اللّٰه عَلَيْهِ فَلَمْ يدع نَفسه حَتّٰی رجم رجم الْكَلْب

قَالَ فَسكت رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَار سَاعَة فَمر بجيفة حمَار شائل بِرجلِه فَقَالَ اَيْنَ فَلَان وَفُلَان فَقَالُوْا نَحْنُ ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهما كلا من جيفة هٰذَا الْحمار فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غفر اللّٰه لَكَ من يَاْكُل من هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نلتما من عرض هٰذَا الرجل آنِفا اَشد من اَكل هٰذِهِ الجيفة فو الَّذِی نَفسِی بِيَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰن فِیْ اَنْهَار الْجنَّة ينغمس فِيهَا . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْلَة اُسرِی بِنَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنظر فِی النَّار فَاِذَا قوم يَاْكُلُوْن الْجِيَف قَالَ من هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْن لُحُوم النَّاس وَرَاٰی رجلا اَحْمَر اَزْرَق جدا فَقَالَ من هٰذَا يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذَا عَاقِر النَّاقة . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح خلا قَابُوس بن اَبِیْ ظبْيَان

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلمی (یعنی اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا شخص) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس نے زنا کرنے کی اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی۔ اس نے بتایا: میں نے حرام طور پر ایک عورت کے ساتھ صحبت کی ہے ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منہ پھیر لیتے تھے اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے یہاں تک کہ آگے چل کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس قول کے ذریعے کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے اسے سنگسار کر دیا گیا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والے دو افراد کو سنا کہ ان میں سے ایک دوسرے سے یہ کہہ رہا تھا کہ تم بھلا اس شخص کی طرف دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی لیکن اس نے اپنے آپ کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ کتے کی طرف سنگسار کیا گیا راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ کچھ دیر گزرنے کے بعد آپ کا گزر ایک گدھے کے مردار کے پاس سے ہوا جس کی ٹانگ اوپر کی طرف اٹھی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم یہاں ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں اس گدھے کا گوشت کھاؤ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے کون اس کا گوشت کھائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے جو اس شخص کی عزت پر حملہ کیا تھا یہ اس مردار کو کھانے سے زیادہ سخت ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ شخص اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم میں دیکھا تو وہاں کچھ لوگ تھے جو مردار کھا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو انتہائی سرخ اور نیلا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت

کیا: اے جبرائیل! یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ اونٹنی کی ٹانگیں کاٹنے والا ہے (یعنی جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی ٹانگیں کاٹی تھیں)

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف قابوس بن ابوظبیان کا معاملہ مختلف ہے۔

4297 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما عرج بِي مَرَرْت بِقوم لَهُمْ اظفار من نُحَاس يخمشون وُجُوهِهِمْ وصدورهم فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْن لُحُوم النَّاس ويقعون فِيْ أعراضهم . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَذكر اَن بَعْضَهُمْ رَوَاهُ مُرْسلا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مجھے معراج کروائی گئی تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے سیسے کے ناخن تھے وہ ان کے ذریعے اپنے چہروں کو اور سینوں کو نوچتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی عزتوں پر حملے کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ اور انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ان میں سے بعض لوگوں نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4298 - وَعَنْ رَاشد بن سعد المقرائي قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما عرج بِي مَرَرْت بِرِجَال تقْرض جُلُوْدهمْ بمقاريض من نَار فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ الَّذِيْنَ يتزينون للزينة

قَالَ ثُمَّ مَرَرْت بجب منتن الرّيح فَسمِعت فِيْهِ أصواتا شَدِيْدَة فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ نسَاء كن يتزين للزينة ويفعلن مَا لَا يحل لَهُنَّ ثُمَّ مَرَرْت على نسَاء وَرِجَال معلقين بثديهن فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل فَقَالَ هؤُلَاءِ اللمازون والهمازون وَذٰلِكَ قَول اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ويل لكل همزَة لُمزَة (الهمز)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من رِوَايَة بَقِيَّة عَنْ سَعِيْد بن سِنَان وَقَالَ هٰذَا مُرْسل وَقد رويناهُ مَوْصُوْلا ثُمَّ رُوِيَ عَنِ ابْنِ جريج قَالَ الْهَمْز بِالْعينِ والشدق وَالْيَد واللمز بِاللِّسَانِ قَالَ وَبَلغنِيْ عَن اللَّيْث اَنه قَالَ اللمزة الَّذِيْ يعيبك فِيْ وَجهك والهمزة الَّذِيْ يعيبك بِالْغَيْبِ

❀❀ حضرت راشد بن سعد مقرائی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مجھے معراج کروائی گئی تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کی کھالیں آگ سے بنی ہوئی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں میں نے دریافت کیا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کرنے کے لئے آراستہ ہوا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر میرا گزر ایک کنویں کے پاس سے ہوا جس میں سے انتہائی تیز بو آرہی تھی میں نے اس میں تیز آوازیں بھی سنیں میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کے لئے آراستہ ہوا کرتی تھیں اور وہ کام کیا کرتی تھیں جو ان کے لئے حلال نہیں ہوتا تھا پھر میرا گزر کچھ مردوں اور عورتوں کے پاس سے ہوا جو چھاتیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا:

فَقَالَ هؤُلَاءِ اللمازون والهمازون وَذٰلِكَ قَول اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ويل لكل همزَة لُمزَة (الهمز)

یہ وہ لوگ ہیں' جو عیب جوئی کرتے تھے اور طعنہ زنی کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے: "ہر طعنہ زنی کرنے والے اور عیب جوئی کرنے والے کے لیے بربادی ہے"۔

یہ روایت امام بیہقی نے بقیہ کی سعید بن سنان سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ روایت مرسل ہے ہم نے اسے موصول کے طور پر بھی نقل کیا ہے پھر یہ ابن جریج کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

لفظ الھمز آنکھ باچھوں اور ہاتھ کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ لمز زبان کے ساتھ ہوتا ہے وہ بیان کرتے ہیں: لیث کے حوالے سے مجھ تک یہ بات پہنچی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: "اللمزۃ" سے مراد یہ ہے کہ جو شخص تمہارے چہرے کے بارے میں عیب بیان کرے اور الھمزۃ سے مراد یہ ہے کہ جو شخص تمہاری غیر موجودگی میں تمہارا عیب بیان کرے۔

4299 - وَعَنْ جَابِر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فارتفعت ريح مُنْتِنَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهِ الرّيح هٰذِهٖ ريح الَّذِيْنَ يغتابون الْمُؤْمِنِيْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا ورواة اَحْمد ثِقَات

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اسی دوران بدبودار بو آنا شروع ہوئی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کس چیز کی بو ہے؟ یہ ان لوگوں کی بو ہے' جو اہل ایمان کی غیبت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

4301 - وَعَنْ اَبِيْ بكرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا اَنا اُماشي رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخذ بِيَدِي وَرجل على يسَاره فَإِذَا نَحْنُ بقبرين امامنا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمَا ليعذبان وَمَا يعذبان فِيْ كَبِيْر وبلى فَاَيكُمْ يَأْتِيني بجريدة فاستبقنا فسبقته فَاَتَيْته بجريدة فَكسرهَا نِصْفَيْنِ فَاَلْقى على ذَا الْقَبْر قِطْعَة وَعَلَى ذَا الْقَبْر قِطْعَة قَالَ اِنَّهٗ يهون عَلَيْهِمَا مَا كَانَتَا رطبتين وَمَا يعذبان اِلَّا فِي الْغِيبَة وَالْبَوْل

رَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرِهٖ بِاِسْنَادٍ رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کے چل رہا تھا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ایک شخص آپ ﷺ کے بائیں طرف تھا ہمارے سامنے دو قبریں آئیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو بظاہر کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' تم میں سے کون میرے پاس کوئی شاخ لے کے آئے گا؟ تو ہم نے سبقت کی میں آگے نکل گیا اور میں وہ شاخ لے کے آگیا نبی اکرم ﷺ نے اسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا اور ایک قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا اور دوسری قبر پر دوسرا ٹکڑا رکھ دیا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کے عذاب میں اس وقت تک تخفیف رہے گی جب تک یہ دونوں تر رہیں گی ان دونوں کو غیبت کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے راوی ثقہ ہیں۔

4302 - وَعَن يعلى بن سيابة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه عهد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واتى على قبر يعذب صَاحبه فَقَالَ اِن هٰذَا كَانَ يَاْكُل لُحُوم النَّاس ثُمَّ دَعَا بجريدة رطبَة فوضعها على قَبره وَقَالَ لَعَلَّه اَن يُخَفف عَنهُ مَا دَامَت هٰذِهٖ رطبَة . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد ثِقَات اِلَّا عَاصِم بن بَهْدَلَة

❀❀ حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قبر پر آئے جس کے مردے پر عذاب ہو رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: یہ شخص لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا' پھر آپ نے ایک تر شاخ منگوائی اور اس کی قبر پر رکھ دی' پھر فرمایا: جب تک یہ تر رہے گی اس وقت تک اس کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد کے راوی ثقہ ہیں صرف عاصم بن بہدلہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

4303 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقِيعَ الْغَرْقَد فوقف علی قبرین ثریین فَقَالَ ادفنتم فلانا وفلانة اَوْ قَالَ فلانا وَفُلَانًا قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قد أقعد فلان الْآن يضْرب ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ لقد ضرب ضَرْبَة مَا بَقِی مِنْهُ عُضْو اِلَّا انْقَطع وَلَقَد تطاير قَبره نَارا وَلَقَد صرخَ صرخة سَمعهَا الْخَلَائق اِلَّا الثقلَيْن الْاِنْس وَالْجِن وَلَوْلَا تمريج قُلُوْبكُمْ وتزيدكم فِی الحَدِيْث لسمعتم مَا أسمع ثُمَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ذنبهما قَالَ أما فَلَان فَاِنَّهٗ كَانَ لَا يستبرىء من الْبَوْل وَأما فَلَان اَوْ فُلَانَة فَاِنَّهٗ كَانَ يَاْكُل لُحُوم النَّاس

رَوَاهُ ابْن جرير الطَّبَرِیّ من طَرِيق عَلیّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ وَرَوَاهُ مِنْ هٰذِهِ الطَّرِيق اَحْمد بِغَيْر هٰذَا اللَّفْظ وَزَاد فِيْهِ قَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ حَتّٰی مَتٰی هما يعذبان قَالَ غيب لَا يُعلمهُ اِلَّا اللّٰه ۔ وَتقدم لَفظه فِی النميمة

قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِیَ هٰذَا الحَدِيْث من طرق كَثِيْرَة مَشْهُوْرَة فِی الصِّحَاح وَغَيْرهَا عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم وَفِیْ اَكْثَرهَا اَنَّهُمَا يعذبان فِی النميمة وَالْبَوْل وَالظَّاهِر اَنه اتّفق مروره صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرّة بقبرين يعذب اَحدهمَا فِی النميمة وَالْآخر فِی الْبَوْل وَمرَّة اُخْرٰی بقبرين يعذب اَحدهمَا فِی الْغَيْبَة وَالْآخر فِی الْبَوْل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو تازہ قبروں کے پاس آ کر ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے فلاں اور فلاں عورت کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) فلاں اور فلاں شخص کو دفن کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں کو اب بٹھایا گیا پھر اسے ایسی ضرب لگائی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اسے ایسی ضرب لگائی گئی ہے کہ اس کا ہر عضو ٹوٹ گیا ہے' اور اس کی قبر آگ سے بھر گئی ہے' اور اس نے ایسی چیخ ماری ہے' جسے دو قسم کے گروہوں انسانوں اور جنات کے علاوہ باقی سب مخلوق نے سنا ہے' اگر تمہارے دلوں کی بے قراری اور تمہاری زیادہ گفتگو نہ ہوتی' تو تم بھی وہ بات سنتے' جو میں سنتا ہوں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں کا کیا گناہ تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک فلاں شخص کا تعلق ہے' تو وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا' اور جہاں تک فلاں شخص (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) فلاں عورت کا تعلق ہے' تو وہ لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا۔

یہ روایت ابن جریر طبرانی نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے' اسی سند کے ساتھ امام احمد نے اسے نقل کیا ہے تاہم ان کے الفاظ مختلف ہیں اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ان لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ان دونوں کو کب تک عذاب ہوتا رہے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا غیب ہے جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

اس سے پہلے کے الفاظ اس سے پہلے چغل خوری سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث کئی طرق کے حوالے سے منقول ہے جو صحاح ستہ اور دیگر کتابوں میں مشہور ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہے جن میں سے زیادہ تر میں یہ بات مذکور ہے کہ ان دونوں کو چغلی کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا بظاہر یہ لگتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک مرتبہ گزر ایسی دو قبروں کے پاس سے ہوا تھا جن میں سے ایک شخص کو چغلی کرنے اور دوسرے کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا' اور دوسری مرتبہ ان دو قبروں کے پاس سے ہوا تھا جن میں سے ایک شخص کو غیبت کرنے اور دوسرے شخص کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4304 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْغَیْبَة والنمیمة یحتان الْإِیمَان کَمَا یعضد الرَّاعِی الشَّجَرَة . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''غیبت کرنا اور چغلی کرنا ایمان کو یوں جھاڑ دیتے ہیں جس طرح چرواہا درخت کے پتے اتارتا ہے''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4305 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ من الْمُفلس قَالُوا الْمُفلس فِینَا من لَا دِرْهَم لَهُ وَلَا مَتَاع فَقَالَ الْمُفلس من امتِی من یَاْتِی یَوْم الْقِیَامَة بِصَلَاة وَصِیَام وَزَکَاة وَیَاْتِیْ قد شتم هَذَا وَقذف هَذَا وَاکل مَال هَذَا وَسفك دم هَذَا وَضرب هَذَا فيُعْطى هَذَا من حَسَنَاته وَهَذَا من حَسَنَاته فَإِن فنیت حَسَنَاته قبل اَن یقْضِی مَا عَلَیْهِ اَخذ من خطایاهم فطرحت عَلَیْهِ ثُمَّ طرح فِی النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَیرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہمارے درمیان مفلس وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں اور نہ ہی کوئی سامان ہو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والا مفلس وہ شخص ہوگا جو قیامت کے دن نماز روزہ اور زکوٰۃ لے کے آئے گا اور یوں آئے گا کہ اس نے کسی شخص کو برا کہا ہوگا کسی پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا کسی کو مارا ہوگا تو ان میں سے ہر ایک کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی' اور ابھی اس کے ذمے ادائیگی باقی ہوگی تو دوسرے لوگوں کے گناہ لے کر اس کے نامہ اعمال میں ڈال دیے جائیں گے اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4306 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِن الرجل لیؤتی کِتَابه منشورا فَیَقُوْلُ یَا رب فَاَیْنَ حَسَنَات کَذَا وَکَذَا عملتها لَیست فِیْ صحیفتی فَیَقُوْلُ محیت باغتیابك

النَّاس . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص کو لایا جائے گا اس کا نامہ اعمال کھلا ہوا ہوگا وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! وہ فلاں فلاں نیکیاں کہاں گئی ہیں؟ جو میں نے عمل کیا تھا وہ میرے صحیفے میں نہیں ہے' تو پروردگار فرمائے گا لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے وہ مٹادی گئی ہیں۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4307 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَة قَالُوا اللّٰه وَرَسُوْله أَعْلَمُ قَالَ ذكرك اَخَاك بِمَا يكره قِيلَ اَرَاَيْت اِن كَانَ فِيْ اخي مَا اَقُوْل قَالَ اِن كَانَ فِيْهِ مَا تَقول فَقَدْ اغتبته وَاِن لم يكن فِيْهِ مَا تَقول فَقَدْ بهته

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث من طرق كَثِيْرَة وَعَن جمَاعَة من الصَّحَابَة اكتفينا بِهٰذَا عَن سائرها لضَرُوْرَة الْبَيَان

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی. اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا یوں ذکر کرنا جو وہ ناپسند کرتا ہو عرض کی گئی اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو بات میں نے کہی ہو وہ میرے بھائی میں موجود ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے جو کہا ہے اگر وہ اس میں موجود ہوگا تو تم نے اس کی غیبت کی اور تم نے جو کہا ہے اگر وہ اس میں موجود نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ یہ حدیث کئی طرق کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہے بیان کی ضرورت کے لئے ہم نے دیگر تمام روایات میں سے صرف اس پر اکتفاء کیا ہے۔

4308 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذكر امْرأ بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ ليعيبه بِهِ حَبسه اللّٰه فِيْ نَار جَهَنَّم حَتّٰى يَاْتِيْ بنفاد مَا قَالَ فِيْهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4307-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب تحريم الغيبة - حديث: 4796صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الغيبة - ذكر الإخبار عن الفصل بين الغيبة والبهتان' حديث: 5837سنن الدارمي - ومن كتاب الرقاق' باب: في الغيبة - حديث: 2668سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في الغيبة - حديث: 4252مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما قالوا في النهي والوقيعة في الرجل والغيبة - حديث: 25013السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة الحجرات - قوله تعالى: ولا يغتب بعضكم بعضا' حديث: 11072مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8801مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6359شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما ورد من الأخبار في التشديد على من اقترض من - حديث: 6425

''جوشخص کسی شخص کا کسی ایسی چیز کے حوالے سے کرے جو اس میں نہ پائی جاتی ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعے عیب بیان کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم کی آگ میں روک لے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات کی سزا نہیں بھگت لیتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4309 - وَفِی رِوَایَةٍ لَهُ اَیُّمَا رجل اشاع علی رجل مُسْلِم بِكَلِمَة وَهُوَ مِنْهَا بَرِیء یشینه بهَا فِی الدُّنْیَا كَانَ حَقًا علی اللّٰه اَن یذیبه یَوْم الْقِیَامَة فِی النَّار حَتّٰی یَاْتِی بنفاد مَا قَالَ

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جوشخص کسی مسلمان کے حوالے سے کوئی بات پھیلاتا ہے' اور وہ مسلمان اس سے لاتعلق ہو اور اس شخص کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس بات کے ذریعے دنیا میں اس شخص کو رسوائی کا شکار کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ اس شخص کو قیامت کے دن آگ میں گھول دے جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات کی سزا نہیں بھگت لیتا''۔

4310 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَالَ فِی مُؤْمِن مَا لَیْسَ فِیْهِ اسكنهُ اللّٰه ردغة الخبال حَتّٰی یخرج مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِی حَدِیْث وَالطَّبَرَانِیّ وَزَاد وَلَیْسَ بِخَارِج وَالْحَاكِم بِنَحْوِهِ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد ردغة الخبال هِیَ عصارة اَهْلِ النَّار كَذَا جَاءَ مُفَسَّرًا مَرْفُوْعا وَهُوَ بِفَتْح الرَّاء وَاِسْكَان الدَّال الْمُهْملَة وبالغين الْمُعْجَمَة . والخبال بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وبالموحدة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جوشخص کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے' جو اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ردغہ خبال میں رکھے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات (کی طے شدہ سزا) سے نکل نہیں جاتا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''وہ اس میں سے نکل نہیں پائے گا''۔

امام حاکم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

لفظ ردغہ خبل سے مراد اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کی خون اور پیپ وغیرہ ہیں) جیسا کہ ایک ''مرفوع'' حدیث میں اس کی یہی وضاحت منقول ہے' اس میں ر پر زبر ہے د ساکن ہے' اور پھر اس کے بعد غ ہے جبکہ لفظ خبال میں خ پر زبر ہے۔

4311 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خمس لَیْسَ لَهُنَّ كَفَّارَة الشّرك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَیْر حق وبهت مُؤمن والفرار من الزَّحْف وَیَمِین صابرة یقتطع بهَا مَالا بِغَیْر حق . رَوَاهُ اَحْمد من طَرِیْق بَقِیَّة وَهُوَ قطعَة من حَدِیْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ کام ایسے ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں ہے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' کسی کو ناحق طور پر قتل کرنا' مومن پر بہتان

لگانا' میدان جنگ سے فرار ہو جانا اور جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ناحق طور پر ہتھیا لینا''۔
یہ روایت امام احمد نے بقیہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے۔

4312 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يزِيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ذب عَن عرض اَخِيْه بالغيبة كَانَ حَقًا على الله اَن يعتقهُ مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَغَيرِهم

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص اپنے کسی بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس شخص کو جہنم سے آزاد کردے''۔
یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ابودنیا' امام طبرانی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

4313 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رد عَن عرض اَخِيْه رد الله عَن وَجهه النَّار يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَاَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب التوبيخ وَلَفْظِه قَالَ من ذب عَن عرض اَخِيْه رد الله عَنهُ عَذَاب النَّار يَوْم الْقِيَامَة ثمَّ تَلا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَقًا علينا نصر الْمُؤْمِنِينَ (الروم)

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص اپنے بھائی کی عزت (پر حملے) کو رد کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے جہنم کو پرے کردے گا''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے ابن ابودنیا نے اور ابوشیخ نے کتاب ''التوبیخ'' میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے جہنم کے عذاب کو دور کردے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ''اور ہم پر یہ لازم ہے کہ اہل ایمان کی مدد کریں''۔

4314 - وَعَن سهل بن معَاذ بن اَنس الْجُهَنِيّ عَن اَبِيْه رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حمى مُؤمنا من مُنَافِق اُرَاهُ قَالَ بعث الله ملكا يحمي لَحْمه يَوْم الْقِيَامَة من نَار جَهَنَّم وَمَنْ رمى مُسلما يُرِيد بِهِ شينه حَبسه الله على جسر جَهَنَّم حَتّٰى يخرج مِمَّا قَالَ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

قَالَ الْحَافِظ وَسَهل بن معَاذ يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَقد اَخرج هٰذَا الحَدِيْث ابْن يُوْنُس فِيْ تَارِيخ مصر من رِوَايَة عبد الله بن الْمُبَارك عَن يحيى بن اَيُّوْبَ بِاِسْنَادٍ مصري كَمَا اَخرجه اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ ابْن يُوْنُس لَيْسَ هٰذَا الحَدِيْث فِيْمَا علم بِمصْر وَمُرَاده اَنه اِنَّمَا وَقع لَهٗ من حَدِيْث الغرباء وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سہل بن معاذ بن انس جہنی' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص کسی منافق سے' کسی مومن کی حفاظت کرتا ہے (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: تو اللہ

تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا' جو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے اس شخص کو بچائے گا' اور جو شخص کسی مسلمان پر الزام لگاتا ہے' اور اس کا مقصد مسلمان کے بے عزتی کرنا ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روک لے گا' جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات (کی طے شدہ سزا سے) نکل نہیں آتا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سہل بن معاذ کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

یہ روایت ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں' عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' یحییٰ بن ایوب سے' مصری سند کے ساتھ نقل کی ہے' جیسا کہ اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' ابن یونس کہتے ہیں: مصر کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے' اس حوالے سے یہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی' ان کی مراد یہ تھی کہ ان کے سامنے یہ روایت نادر سند کے ساتھ منقول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4315 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حمى عرض اَخِيْهِ فِي الدُّنْيَا بعث الله عَزَّ وَجَلَّ ملكا يَوْمَ الْقِيَامَة يحميه عَن النَّار

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا عَن شيخ من اَهْلِ الْبَصْرَة لم يسمه عَنهُ واظن هٰذَا الشَّيْخ ابان بن اَبِیْ عَيَّاش وَهُوَ مَتْرُوك كَذَا جَاءَ مُسَمّى فِيْ رِوَايَةِ غَيْرِه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں' اپنے بھائی کی عزت کو بچاتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتے کو بھیجے گا' جو اس شخص کو جہنم سے بچائے گا''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ سے نقل کی ہے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' ان کے حوالے سے یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' میرا یہ خیال ہے کہ اس بزرگ سے مراد ابان بن ابوعیاش ہوگا' جو ایک متروک راوی ہے' کیونکہ دوسری روایت میں اس کا نام یہی ذکر ہوا ہے۔

4316 - وَرُوِیَ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغتيب عِنْده اَخُوهُ الْمُسلم فَلَمْ ينصره وَهُوَ يَسْتَطِيْع نَصره اَدْرَكَهُ اِثْمه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب التوبيخ والأصبهاني اطول مِنْهُ وَلَفْظِه قَالَ من اغتيب عِنْده اَخُوهُ فاستطاع نصرته فنصره نَصره اللّٰه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة وَاِن لم ينصره اَدْرَكَهُ اللّٰه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی موجودگی میں' اُس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے' اور وہ اس بھائی کی مدد نہ کرے' حالانکہ وہ اس کی مدد کرنے کی استطاعت رکھتا ہو' تو اس کام کا گناہ' دنیا اور آخرت میں اس تک پہنچے گا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب ''التوبیخ'' میں نقل کی ہے' اسے اصبہانی نے اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جس شخص کی موجودگی میں' اس کے بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد کرنے کی استطاعت رکھتا ہو' اور پھر اس کی مدد کرے' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا' اور اگر وہ اس کی مدد نہ کرے' تو اللہ تعالیٰ

دنیا اور آخرت میں اس کی گرفت کرے گا"۔

4317 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من نصر اَخَاهُ الْمُسْلِم بِالْغَیْبِ نصره اللّٰه فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَة ۔ رَوَاهُ ابْنِ اَبِیْ الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4318 - وَعَنْ جَابر بن اَبِیْ طَلْحَة الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من امریء مُسْلِم یخذل امرا مُسْلِما فِیْ مَوْضِع تنتهك فِیْهِ حرمته وینتقص فِیْهِ من عرضه اِلَّا خذله اللّٰه فِیْ موطن یحب فِیْهِ نصرته وَمَا من امریء مُسْلِم ینصر مُسْلِما فِیْ مَوْضِع ینتقص فِیْهِ من عرضه وینتهك فِیْهِ من حرمته اِلَّا نصره اللّٰه فِیْ موطن یحب فِیْهِ نصرته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَغَیرهمَا وَاخْتلف فِیْ اِسْنَاده

❀❀ حضرت جابر بن ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو مسلمان شخص کسی مسلمان شخص کو کسی ایسی جگہ پر رسوا کرتا ہے جہاں اس کی حرمت پامال کی جارہی ہو اور اس کی عزت خراب کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو وہاں رسوائی کا شکار کرے گا جہاں اسے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہوگی اور جو بھی مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ پر مدد کرے گا جہاں اس کی عزت میں کمی آرہی ہو اور اس کی حرمت پامال کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی اس جگہ پر مدد کرے گا جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کو پسند کرتا ہوگا (یا اس کا خواہش مند ہوگا)"

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ابودنیا اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اس کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

التَّرْغِیْب فِی الصمت اِلَّا عَنْ خیر والترهیب من کَثْرَة الْکَلَام

باب: بھلائی کے علاوہ خاموش رہنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور بکثرت کلام کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4319 - عَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْمُسْلِمین افضل قَالَ من سلم الْمُسْلِمُوْنَ من لِسَانه وَیَده ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4320 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم من سلم الْمُسْلِمُوْنَ من لِسَانه وَیَده وَالْمُهَاجِر من هجر مَا نهی اللّٰه عَنهُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے' دوسرے مسلمان سلامت رہیں' اور مہاجر وہ ہے' جو اس چیز سے لاتعلق ہو جائے' جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے''۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4321 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ افضل قَالَ الصَّلَاة على ميقاتها قلت ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَن يسلم النَّاس من لسانك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وصدره فِی الصَّحِيْحَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرنا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ لوگ تمہاری زبان سے محفوظ رہیں۔
یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کا ابتدائی حصہ صحیحین میں مذکور ہے۔

4322 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ عملا يدخلنی الْجَنَّةَ قَالَ اِن كنت اقصرت الْخطْبَة لقد اَعرضت الْمَسْاَلَة اعتق النَّسَمَة وَفك الرَّقَبَة فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فاطعم الجائع واسق الظمآن وَاْمر بِالْمَعْرُوْفِ وانه عَن الْمُنكر فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فَكف لسانك اِلَّا عَن خير
مُخْتَصر رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِیّ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِی الْعِتْق

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے' جو مجھے جنت میں داخل کروادے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے الفاظ مختصر استعمال کیے ہیں اور بڑا مسئلہ دریافت کیا ہے' تم جان کو آزاد کرو' گردن کو چھڑاؤ' اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ' پیاسے کو پانی پلاؤ' نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اور اگر تم اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے' تو اپنی زبان کو بھلائی کے علاوہ ہر چیز سے روک کے رکھو۔

یہ روایت مختصر ہے' اسے امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے' غلام آزاد کرنے سے متعلق باب میں اس سے پہلے یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

4323 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النجَاة قَالَ امسك عَلَيْكَ لسانك وليسعك بَيْتك وابك على خطيئتك
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن اَبِی الدُّنْيَا فِی الْعُزْلَة وَفِی الصمت وَالْبَيْهَقِیّ فِیْ كتاب الزّهْد وَغَيْرِه كلهم من طَرِيْق عبد اللّٰه بن زحر عَن عَلِیّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَن اَبِیْ اُمَامَة عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نجات کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی زبان روک کے رکھو' تمہارا گھر تمہارے لئے گنجائش والا ہو اور تم اپنے گناہوں پر رو دو۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ابودنیا نے کتاب ''العزلہ'' میں' امام بیہقی نے کتاب الزہد میں' اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے' ان سب نے اس کو حضرت عبداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے' ابوامامہ کے حوالے سے' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4324 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لمن ملك لِسَانه ووسعه بَيته وَبكى على خطيئته . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَحسن اِسْنَاده

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جو اپنی زبان کا مالک ہو' اس کا گھر اس کے لئے گنجائش والا ہو' اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

4325 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر وَيشْهد اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰه فليسعه بَيته وليبك على خطيئته وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيقل خيرا ليغنم وليسكت عَن شَرّ فيسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں' تو اس کا گھر اس کے لئے گنجائش والا ہونا چاہیے (یعنی اسے اپنے گھر میں ہی رہنا چاہیے) اور اسے اپنے گناہوں پر رونا چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کرنی چاہیے' تاکہ وہ غنیمت حاصل کرے' اور برائی کے حوالے سے خاموش رہنا چاہیے' تاکہ وہ سلامت رہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4326 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يضمن لي مَا بَيْن لحييْهِ وَمَا بَيْن رجلَيْهِ اضمن لَهُ الْجنَّة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان موجود چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان موجود چیز (یعنی شرم گاہ) کی ضمانت دیدے' میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4327 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وَقَاهُ اللّٰه شَرّ مَا بَيْن لحييْهِ وَشر مَا بَيْن رجلَيْهِ دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا اِلَّا انه قَالَ: من حفظ مَا بَين لحيَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ اس چیز کے شر سے بچالے' جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرم گاہ) تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اس چیز کی حفاظت کرے' جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان)''۔

4328 - وَعَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَي الْاَعْمَال احب اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَسَكَتُوا فَلَمْ يجبهُ اَحَد قَالَ هُوَ حفظ اللِّسَان

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَالْبَيْهَقِيّ وَفِي اِسْنَاده من لَا يحضرني الْاٰن حَاله

حضرت ابوحجیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں' تو لوگ خاموش رہے' کسی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہیں دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ زبان کی حفاظت کرنا ہے۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے۔

4329 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دفع غَضَبه دفع اللّٰه عَنهُ عَذَابه وَمَنْ حفظ لِسَانه ستر اللّٰه عَوْرَته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط [illegible] بو يعلى وَلَفظه قَالَ من خزن لِسَانه ستر اللّٰه عَوْرَته وَمَنْ كف غَضَبه كف اللّٰه عَنهُ عَذَابه وَمَنْ اعتذر اِلَى اللّٰه قبل اللّٰه عذره

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا على انس وَلَعَلَّه الصَّوَاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے غصے کو پرے کردے' اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو پرے کردے گا اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص اپنے غصے کو روک لیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو روک لے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عذر پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے نقل کی ہے' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے' اور شاید یہی درست

4330 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط عَنهُ اَيضًا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يبلغ العَبد حَقِيقَة الْاِيمَان حَتّٰى يخزن من لِسَانه

امام طبرانی نے 'معجم صغیر اور معجم اوسط میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بندہ ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک وہ اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا''۔

4331 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰه غَيْرِه مَا على ظهر الْاَرْض من شَيْءٍ اَحْوج اِلٰى طول سجن من لِسَان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' روئے زمین پر کوئی چیز ایسی نہیں ہے' جو زبان سے زیادہ طویل قید کی ضرورت مند ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4332 - وَعَن عَطاءِ بن يسَار اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ اثْنَيْنِ ولج الْجَنَّة فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلا تخبرنا فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مقَالَته فَقَالَ الرجل اَلا تخبرنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل ذٰلِكَ اَيضًا ثُمَّ ذهب الرجل يَقُوْلُ مثل مقَالَته فاسكته رجل اِلٰى جنبه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ اثْنَيْنِ ولج الْجَنَّة مَا بَيْن لحييْهِ وَمَا بَيْن رجلَيْهِ . رَوَاهُ مَالك مُرْسلا هٰكَذَا . ولج اَى دخل الْجَنَّة

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ دو چیزوں کے شر سے بچالے' وہ جنت میں داخل ہوگا' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں (ان دو چیزوں کے بارے میں) بتائیں گے نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات دہرائی' تو اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں (ان دو چیزوں کے بارے میں) بتائیں گے نہیں؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات ارشاد فرمائی' تو وہ شخص اپنی بات دہرانے لگا' تو اس کے پہلو میں موجود شخص نے اسے خاموش کروادیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ دو چیزوں کے شر سے بچالے' وہ جنت میں داخل ہوگا' ایک وہ جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور وہ جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ)''

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ولج کا مطلب' یعنی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

4333 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حفظ مَا بَيْن فُقمه وفرجه دخل الْجَنَّة . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دو جبڑوں کے درمیان موجود چیز (یعنی زبان) اور شرمگاہ کی حفاظت کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4334 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلطبراني قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا احدثك بثنتين من فعلهما دخل الْجَنَّةَ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يحفظ الرجل مَا بَيْنَ فقميه وَمَا بَيْنَ رجلَيْهِ وَالْمرَاد بِمَا بَيْنَ فقميه هُوَ اللِّسَان وَبِمَا بَيْنَ رجلَيْهِ هُوَ الْفرج والفقمان بِفَتْح الْفَاء وَسُكُوْن الْقَاف هما اللحيان

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں دو چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جو شخص ان کو کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی اس چیز کی حفاظت کرے جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور وہ جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ)۔

راوی کہتے ہیں: یہاں جبڑوں کے درمیان موجود چیز سے مراد زبان ہے اور دو ٹانگوں کے درمیان موجود چیز سے مراد شرمگاہ ہے

لفظ فقمان سے مراد دونوں جبڑے ہیں۔

4335 - وَعَنْ اَبِيْ رَافِع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفظ مَا بَيْنَ فقميه وفخذيه دخل الْجَنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَاد جيد

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دو جبڑوں اور دو زانوؤں کے درمیان موجود چیزوں کی حفاظت کرتا ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4336 - وَعَن ركب الْمصْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لمن عمل بِعِلْمِهِ وَاَنْفق الْفضل من مَاله وَاَمْسك الْفضل من قَوْله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ حَدِيْث يَاْتِيْ فِي التَّوَاضُع اِنْ شَاءَ الله

❀❀ حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے' اپنے اضافی مال کو خرچ کرتا ہے' اور اضافی بات سے رک کے رہتا ہے (یعنی فضول بات نہیں کرتا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو آگے چل کر تواضع سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

4337 - وَعَن سُفْيَان بن عبد الله الثَّقَفِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنِي بِاَمْر اَعْتَصِم بِهِ قَالَ قل رَبِّي الله ثُمَّ اسْتَقِم قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخوف مَا تخَاف عَلَيّ فَاَخذ بِلِسَان نَفسه ثُمَّ قَالَ هٰذَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَن صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے

بارے میں بتایئے! جسے میں مضبوطی سے تھام لوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: میرا پروردگار اللہ ہے' پھر تم اس پر استقامت اختیار کرو' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو میری ذات کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ کس چیز کا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: اس کا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4338 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قُلتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى شَىْءٍ أتقى فَاَشَارَ بِيَدِه اِلٰى لِسَانه

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کونسی چیز کے بارے میں سب سے زیادہ احتیاط کرنی چاہیے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4339 - وَعَنِ الْحَارِث بن هِشَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ انه قَالَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخبرنِيْ بِاَمر اَعْتَصِم بِه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ املك هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد

❀❀ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے' جسے میں مضبوطی سے تھام لوں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے مالک رہو (یعنی اس پر قابو رکھو) نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

4340 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَقِيم اِيمَان عبد حَتّٰى يَسْتَقِيم قلبه وَلَا يَسْتَقِيم قلبه حَتّٰى يَسْتَقِيم لِسَانه وَلَا يدْخل الْجَنَّة رجل لَا يَأْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِي الصمت كِلَاهُمَا من رِوَايَة عَلّي بن مسْعدَة الْبَاهِلِيّ عَن قَتَادَة عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور کا دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا' جب تک اس کی زبان درست نہ ہو اور ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کا پڑوسی اس کی زیادتی سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں نقل کی ہے ان دونوں اسے علی بن مسعدہ باہلی کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

4341 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كنت مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر فَاَصْبَحت يَوْمًا قَرِيبًا مِنهُ وَنَحْنُ نسير فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بِعَمَل يدخلنى الْجَنَّة وَيُبَاعِدنِيْ عَن النَّار قَالَ لقد

سَاَلت عَن عَظِيمٍ وَاِنَّهُ لَيسِير على من يسره الله عَلَيْهِ تعبد اللّٰهِ وَلَا تشرك بِهِ شَيْئا وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَيْت ثُمَّ قَالَ اَلا أدلك على اَبْوَاب الْخَيْر قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء المَاء النَّار وَصَلَاة الرجل فِيْ جَوف اللَّيْل شعار الصَّالِحين ثُمَّ تَلا قَوْلِهِ تَتَجَافٰى جنُوبهم عَن الْمضَاجِع حَتّٰى بلغ يعْملُوْنَ (السَّجدة) ثُمَّ قَالَ اَلا اخبرك بِرَاْس الْاَمر وعموده وذروة سنامه قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْس الْاَمر الْاِسْلَام وعموده الصَّلَاة وذروة سنامه الْجِهَاد ثُمَّ قَالَ اَلا اخبرك بملاك ذٰلِكَ كُله قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كف عَلَيْك هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانه قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لمؤاخذون بِمَا نتكلم بِهِ قَالَ ثكلتك امك وَهل يكب النَّاس فِي النَّار على وُجُوْهِهِمْ اَوْ قَالَ على مناخرهم اِلَّا حصائد السنتهم

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة كلهم من رِوَايَةِ اَبِيْ وَائِل عَن معَاذ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ وَائِل ادرك معَاذًا بِالسِّنِّ وَفِيْ سَمَاعه عِنْدِي نظر وَكَانَ اَبُوْ وَائِل بِالْكُوفَةِ ومعاذ بِالشَّام وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَالَ الدَّارَقُطْنِيّ هٰذَا الحَدِيْث مَعْرُوف من رِوَايَة شهر بن حَوْشَب عَن معَاذ وَهُوَ اشبه بِالصَّوَابِ على اخْتِلَاف عَلَيْهِ فِيْهِ كَذَا قَالَ وَشهر مَعَ مَا قِيلَ فِيهِ لم يسمع معَاذًا وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهٖ عَن مَيْمُوْن بن اَبِيْ شيبَة عَن معَاذ وَمَيْمُون هٰذَا كُوفِيّ ثِقَة مَا اَرَاهُ سمع من معَاذ بل وَلَا اَدْرَكَهُ فَاِنَّ اَبَا دَاوُد قَالَ لم يدْرك مَيْمُوْن بن اَبِيْ شيبَة عَائِشَة وَعَائِشَة تَاَخَّرت بعد معَاذ من نَحْو ثَلَاثِيْنَ سنة وَقَالَ عَمْرو بن عَلِيّ كَانَ يحدث عَن اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عندنَا فِيْ شَيْءٍ مِنْهُ يَقُوْلُ سَمِعت وَلَمْ اخبر اَن اَحَدًا يزْعم اَنه سمع من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سفر کے دوران میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' ایک دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھا ہم سفر کر رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے' جو مجھے جنت میں داخل کروادے اور مجھے جہنم سے دور کردے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ایک اہم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے' یہ اس شخص کے لئے آسان ہے' جس کے لیے اللہ تعالیٰ اسے آسان کردے' تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو' تم رمضان کے روزے رکھو' تم بیت اللہ کا حج کرو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں

4341- المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة السجدة - حديث: 3483 سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب كف اللسان في الفتنة - حديث: 3971 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' في كف اللسان - حديث: 25958 السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة السجدة - قوله تعالى: تتجافى جنوبهم عن المضاجع - حديث: 10952 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث معاذ بن جبل - حديث: 21474 مسند الطيالسي - أحاديث معاذ بن جبل رحمه الله' حديث: 555 مسند عبد بن حميد - مسند معاذ بن جبل رضي الله عنه' حديث: 113 المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه معاذ - شهر بن حوشب' حديث: 16945 شعب الإيمان للبيهقي - الحادي والعشرون من شعب الإيمان وهو باب في الصلاة' حديث: 2677

تمہاری رہنمائی بھلائی کے راستوں کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا نصف رات کے وقت نماز ادا کرنا نیک لوگوں کا معمول ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''ان لوگوں کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں'' یہ آیت یہاں تک تلاوت کی: ''یعملون''

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس تمام معاملے کے سرے اور اس کی کوہان کی چوٹی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: معاملے کا سرا اسلام ہے اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سب کے مجموعے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے روک کے رکھو نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا ہمارا اس چیز کے حوالے سے بھی مواخذہ ہوگا جو ہم کلام کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے لوگوں کو ان کی زبانوں کی کھیتی کی وجہ سے ان کے چہروں کے بل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان کے نتھنوں کے بل اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان سب نے اسے ابووائل کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابووائل نے عمر کے حساب سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے لیکن ان کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع کرنا میرے نزدیک محل نظر ہے کیونکہ ابووائل کوفہ میں رہتے تھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ شام میں رہتے تھے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث شہر بن حوشب کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر معروف ہے اور یہ درست ہونے کے زیادہ قریب محسوس ہوتی ہے اگرچہ اس بارے میں ان کے علم میں اختلاف پایا جاتا ہے باوجودیکہ شہر کے بارے میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے میمون بن شیبہ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے لیکن میمون نامی یہ راوی بھی کوفی ہیں اور ثقہ ہیں میرا نہیں خیال کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہوگا بلکہ انہوں نے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی نہیں پایا ہوگا کیونکہ امام ابوداؤد نے یہ بات بیان کی ہے: میمون بن ابوشیبہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے تقریباً تیس سال بعد ہوا تھا عمرو بن علی نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں لیکن ہمارے نزدیک ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے وہ یہ کہتے ہیں: کہ میں نے یہ روایت کی ہے لیکن میرے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے یہ بات بیان نہیں کی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے سماع کیا ہے۔

4342 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مُخْتَصرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أكل مَا نتكلم بِهٖ يكْتب علينا قَالَ ثكلتك أمك وَهل يكب النَّاس على مناخرهم فِي النَّار إِلَّا حصائد ألسنتهم إِنَّك لن تزَال سالما مَا سكت فَإِذَا تَكَلَّمت كتب لَكَ أَوْ عَلَيْكَ

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم جو کچھ بھی کلام کرتے ہیں وہ ہمارے بارے میں نوٹ کرلیا جاتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے لوگوں کو ان کی زبان کی کھیتیوں کی وجہ سے نتھنوں کے بل جہنم میں اوندھے منہ ڈالا جائے گا' تم اس وقت تک سلامت رہو گے جب تک تم خاموش رہو گے جب تم کلام کرو گے تو یا تمہارے حق میں نوٹ کیا جائے گا' یا تمہارے خلاف نوٹ کیا جائے گا۔

4343 - وَرَوَاهُ اَحْمد وَغَيره عَن عبد الحميد بن بهْرَام عَن شهر بن حَوْشَب عَن عبد الرَّحْمَن بن غنم اَن مَعَاذًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال افضل فَقَالَ الصَّلَاة بعد الصَّلَاة الْمَفْرُوضَة قَالَ لَا وَنعما هِيَ قَالَ الصَّوْم بعد صِيَام رَمَضَان قَالَ لَا وَنعما هِيَ قَالَ فالصدقة بعد الصَّدَقَة الْمَفْرُوضَة قَالَ لَا وَنعما هِيَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال افضل قَالَ فَاَخرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانه ثُمَّ وضع اِصبعه عَلَيْهِ فَاسْتَرْجع معَاذ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انؤاخذ بِمَا نقُوْل كُله وَيكْتب علينا قَالَ فَضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منْكب معَاذ مرَارًا فَقَالَ لَهُ ثكلتك اُمك يَا معَاذ بن جبل وَهل يكب النَّاس على مناخرهم فِيْ نَار جَهَنَّم اِلَّا حصائد السنتهم

❀❀ امام احمد اور دیگر حضرات نے یہ روایت عبدالحمید بن بہرام کے حوالے سے' شہر بن حوشب کے حوالے سے عبدالرحمن بن غنم سے نقل کی ہے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فرض نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا' انہوں نے عرض کی: یہ اچھا کام ہے' لیکن میری مراد اس کے بارے میں دریافت کرنا نہیں تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزوں کے بعد اور روزے رکھنا' انہوں نے عرض کی: یہ اچھا کام ہے' لیکن میری مراد یہ نہیں تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض صدقے (یعنی زکوۃ) کے بعد (مزید) صدقہ ادا کرنا' انہوں نے عرض کی: یہ بھی اچھا کام ہے' لیکن میری مراد یہ نہیں ہے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیدہ فضیلت رکھتا ہے؟ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان باہر نکالی' پھر اپنی انگلی اس پر رکھی' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور بولے: یارسول اللہ! کیا ہم جو کچھ بھی کہتے ہیں' اس کے حوالے سے ہمارا مواخذہ ہوگا اور ان سب چیزوں کو ہمارے بارے میں نوٹ کیا جاتا ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر کئی مرتبہ ہاتھ مارا اور ان سے فرمایا: اے معاذ بن جبل تمہاری ماں تمہیں روئے' لوگوں کو ان کی زبان کی کھیتیوں کی وجہ سے ہی جہنم کی آگ میں' ان کے نتھنوں کے بل' اوندھا ڈال دیا جائے گا۔

4344 - وَعَن اَسود بن اَصْرَم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصني فَقَالَ تملك يدك قلت فَمَاذَا املك اِذا لم املك يَدي قَالَ تملك لسَانك قلت فَمَاذَا املك اِذا لم املك لساني قَالَ لَا تبسط يدك اِلَّا اِلَى خير وَلَا تقل بلسانك اِلَّا مَعْرُوفا ـ رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت اسود بن اصرم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ہاتھ کے مالک رہو' میں نے عرض کی: اگر میں اپنے ہاتھ کا ہی مالک نہ رہوں' تو پھر میں کس

چیز کا مالک ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی زبان کے مالک رہو! میں نے عرض کی: اگر میں اپنی زبان کا ہی مالک نہ ہوا' تو پھر میں کس چیز کا مالک ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ' صرف بھلائی کے کام کی طرف بڑھاؤ' اور اپنی زبان سے صرف نیکی کی بات کرو۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4345 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الحَدِيْثِ بِطُوْلِه اِلٰی اَن قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصنی قَالَ اوصيك بتقوی اللّٰه فَاِنَّهَا زين لأمرك كُله قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِی قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآن وَذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهُ ذكر لَكَ فِی السَّمَاء وَنور لَكَ فِی الْاَرْض قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِی قَالَ عَلَيْكَ بطول الصمت فَاِنَّهُ مطردَة للشَّيْطَان وَعون لَكَ علی اَمر دينك قلت زِدْنِی قَالَ وَاِيَّاكَ وَكَثْرَة الضحك فَاِنَّهُ يُمِيت الْقلب وَيذْهب بِنور الْوَجْه قلت زِدْنِی قَالَ قل الْحق وَاِن كَانَ مرا قلت زِدْنِی قَالَ لَا تخف فِی اللّٰه لومة لائم قلت زِدْنِی قَالَ ليحجزك عَن النَّاس مَا تعلم من نَفسك

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِی صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَقد املينا قِطْعَة من هٰذَا الحَدِيْث اَطول مِنْ هٰذِه بِلَفْظ ابْن حبَان فِی التَّرْهِيب من الظُّلم وفِيهَا حِكَايَة عَن صحف اِبْرَاهِيْم عَلَيْهِ السَّلَام

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا...... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں' اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں' کیونکہ یہ تمہارے سارے معاملے کے لئے آراستگی کا باعث ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر قرآن کی تلاوت کرنا اور اللہ کا ذکر کرنا لازم ہے' کیونکہ وہ آسمان میں تمہارا ذکر کرے گا اور یہ چیز زمین میں تمہارے لئے نور ہوگی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر زیادہ تر خاموش رہنا لازم ہے' کیونکہ یہ چیز شیطان کو پرے کرتی ہے اور تمہارے دین کے معاملے میں تمہاری مددگار ہوگی' میں نے عرض کی: مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر کثرت ہنسنے سے بچنا لازم ہے' کیونکہ یہ دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرے کے نور کو رخصت کر دیتا ہے' میں نے عرض کی: مجھے مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حق بات کہنا' اگرچہ وہ کڑوی ہو' میں نے عرض کی' مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی' ملامت سے خوف زدہ نہ ہونا' میں نے عرض کی: مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی ذات کے بارے میں جو کچھ جانتے ہو' اس کے حوالے سے تم لوگوں سے دور رہنا۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' ہم نے اس روایت کا ایک ٹکڑا' جو اس روایت سے زیادہ طویل ہے' اور امام ابن حبان نے نقل کیا ہے' وہ ظلم کے بارے میں ترہیبی روایات سے متعلق باب میں نقل کیا ہے' جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کے بارے میں حکایت منقول ہے۔

4347 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصني قَالَ عَلَيْكَ بتقوى اللّٰه فَاِنَّهَا جماع كل خير وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه فَاِنَّهَا رَهْبَانِيَّة الْمُسْلِمِين وَعَلَيْكَ بِذكر اللّٰه وتلاوة كِتَابِهِ فَاِنَّهُ نور لَكَ فِي الْاَرْض وَذكر لَكَ فِي السَّمَاء واخزن لسَانك اِلَّا من خير فَاِنَّكَ بِذٰلِكَ تغلب الشَّيْطَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَاَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب كِلَاهُمَا من رِوَايَة لَيْث بن اَبِيْ سليم وَرَوَاهُ ابن اَبِيْ الدُّنْيَا وَاَبُو الشَّيْخ اَيْضًا مَرْفُوعا عَلَيْهِ مُخْتَصرا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تمام بھلائی کا مجموعہ ہے اور تم پر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ مسلمانوں کی رہبانیت ہے' اور تم پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور اس کی کتاب کی تلاوت کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین میں نور ہوگا اور آسمان میں تمہارے تذکرے کا باعث ہوگا' اور تم اپنی زبان کی حفاظت کرنا' صرف بھلائی کے بارے میں بات کرنا' کیونکہ اس کے ذریعے تم شیطان پر غالب آجاؤ گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں اور امام ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے لیث بن ابوسلیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یہ روایت ابن ابودنیا نے اور ابوشیخ نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' جو مختصر روایت ہے۔

4348 - وَعَنْ معاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصني قَالَ اعبد اللّٰه كَاَنَّكَ ترَاهُ واعدد نَفسك فِي الْمَوْتَى وَاِن شِئْت اَنْبَاْتك بِمَا هُوَ املك بك من هٰذَا كُله قَالَ هٰذَا وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلٰى لِسَانه

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا بِاِسْنَادٍ جَيِّد

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو' گویا تم اسے دیکھ رہے ہو' اور تم اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو' اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاتا ہوں' جس کے ذریعے تم ان سب چیزوں کو حاصل کرلو گے' وہ یہ ہے' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے' اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4349 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذر فَقَالَ يَا اَبَا ذَر اَلا ادلك على خصلتين هما خفيفتان على الظّهْر واثقل فِي الْمِيزَان من غَيرهمَا قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلَيْكَ بِحسن الْخلق وَطول الصمت فو الَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ مَا عمل الْخَلَائق بمثلهما

رَوَاهُ ابن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَاَبُو يعلى وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَيْهَقِيّ بِزِيَادَة وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان من حَدِيْث اَبِيْ الدَّرْدَاء قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الدَّرْدَاء اَلا أنبئك بِأَمْرَيْنِ خَفِيف مؤنتهما عَظِيم أجرهما لم تلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بمثلهما طول الصمت وَحسن الْخلق

رَوَاهُ ابْنُ اَبِىْ الدُّنْيَا اَيْضًا عَنْ صَفْوَانَ بن سليم مُرْسلا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اُخْبِرُكُمْ بايسر الْعِبَادَة واهونها على الْبدن الصمت وَحسن الْخلق

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی دو خصلتوں کی طرف نہ کروں' جو کرنے میں ہلکی ہیں اور میزان میں دیگر اعمال سے زیادہ وزنی ہوں گی؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ اچھے اخلاق اختیار کرو اور زیادہ خاموش رہو اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' مخلوق نے ان دونوں جیسا کوئی عمل نہیں کیا ہوگا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' امام بزار امام طبرانی اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام بیہقی نے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے' ابوشیخ بن حبان نے اسے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! کیا میں تمہیں دو ایسی چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جن میں مشقت کم ہے اور ان کا اجر زیادہ ہے؟ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' ان جیسی کسی اور چیز کے ساتھ حاضر نہیں ہوگے' زیادہ تر خاموش رہنا' اور اچھے اخلاق اختیار کرنا۔

یہ روایت بھی امام ابن ابودنیا نے صفوان بن سلیم کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو عبادت میں سب سے آسان ہے' جسم کے لئے سب سے ہلکی ہے؟ خاموش رہنا اور اچھے اخلاق اختیار کرنا۔

4350 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه قَالَ اِذا اصبح ابْن آدم فَإِن الْاَعْضَاء كلهَا تكفر اللِّسَان فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بك فَإِن اسْتَقَمْتَ استقمنا وَإِن اعوججت اعوججنا

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَابْنُ اَبِىْ الدُّنْيَا وَغَيْرِهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِىّ رَوَاهُ غير وَاحِد عَنْ حَمَّاد بن زيد وَلَمْ يرفعوه قَالَ وَهُوَ اصح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے تمام اعضاء' زبان کے حوالے سے فکرمند ہوتے ہیں' اور (زبان کو) یہ کہتے ہیں: تم ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہنا' کیونکہ ہم تمہارے آسرے پر ہیں' اگر تم ٹھیک رہیں' تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے اگر تم ٹیڑھی ہوگئی' تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ابودنیا اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں کئی راویوں نے اسے حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

4351 - وَعَنْ اَبِىْ وَائِل عَنْ عبد الله رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه ارتقى الصَّفَا فَاخذ بِلِسَانِهِ فَقَالَ يَا لِسَان قل خيرا تغنم واسكت عَنْ شَرّ تسلم من قبل اَن تندم ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اكثر خطإ ابْن آدم فِى لِسَانه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَاَبُو الشَّيْخ فِى الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِىّ بِإِسْنَادٍ حسن

ابووائل نے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ صفا پر چڑھے انہوں نے اپنی زبان کو پکڑا اور بولے: اے زبان تم بھلائی کی بات کرنا' تاکہ تمہیں غنیمت حاصل ہو اور تم برائی سے بچ کے رہنا' تاکہ تم سلامت رہو اس سے پہلے کہ تم ندامت کا شکار ہو' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''انسان کی زیادہ تر غلطیاں' اس کی زبان کے حوالے سے ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یہ ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4352 - وَعَنْ أسلم اَنَّ عمر دخل يَوْمًا على اَبِيْ بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يجبذ لِسَانه فَقَالَ عمر مَه غفر اللّٰه لَك فَقَالَ لَه اَبُوْ بَكْرٍ اِن هٰذَا اوردني شَرّ الْمَوَارِد . رَوَاهُ مَالك وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ

اسلم بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رک جائیں! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے مجھے بری صورت حال کا شکار کیا ہے۔

یہ روایت امام مالک' امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

4353 - وَفِيْ لفظ للبيهقي: قَالَ اِن هٰذَا اوردني شَرّ الْمَوَارِد اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٍ من الْجَسَد اِلَّا يشكو ذرب اللِّسَان على حِدته مَه اَي اكفف عَمَّا تفعله

وذرب اللِّسَان بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة وَالرَّاء جَمِيعًا هُوَ حِدته وشره وفحشه

امام بیہقی کی روایت کے الفاظ ہیں:

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس نے مجھے بری صورت حال کا شکار کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جسم کا ہر ایک عضو زبان کی تیزی کے حوالے سے اس کی زیادتی کی شکایت کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: رک جاؤ!''

(راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی تم جو کر رہی ہو اس سے باز آ جاؤ۔

لفظ ذرب اللسان سے مراد زبان کی تیزی' اس کا شر اور اس کی بدزبانی ہے۔

4354 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع لَا يصبن اِلَّا بعجب الصمت وَهُوَ اَوَّل الْعِبَادَة والتواضع وَذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَقلة الشَّيْء . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِيْ اِسْنَاده الْعَوام وَهُوَ ابْن جويرية قَالَ ابْن حبَان كَانَ يروي الموضوعات وَقد عد هٰذَا الحَدِيْث من مَنَاكِيره وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ اشبه اخرجه اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَغَيره

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار چیزیں' بھرپور خاموشی کے نتیجے میں ہی ملتی ہیں' عبادت کا آغاز' تواضع' اللہ تعالیٰ کا ذکر اور چیز کی قلت''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی عوام ہے' جو ابن جویریہ ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ موضوع روایات نقل کرتا ہے اور انہوں نے اس حدیث کا شمار بھی اس کی منکر روایات میں کیا ہے' یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے اور یہی زیادہ موزوں محسوس ہوتی ہے۔

ابوشیخ نے اسے کتاب الثواب میں نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4355 - وَرُوِيَ اَيْضًا عَن وهب قَالَ: قَالَ عِيسَى ابْن مَرْيَم صلوَات اللّٰه عَلَيْهِ اَربع لَا يجتمعن فِيْ اَحَد مِنَ النَّاس اِلَّا بعجب ...... الحَدِيْث

اخرجه ابن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَاَبُو الشَّيْخ وَغَيْرِهمَا

❀❀ وہب کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا:

''چار چیزیں کسی شخص میں صرف 'عجب' کے نتیجے میں ہی اکٹھی ہو سکتی ہیں'' .... (الحدیث)

یہ روایت امام ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں اور ابوشیخ نے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

4356 - وَرُوِيَ عَن مُجَاهِد عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ سمعته يَقُوْلُ خمس لَهُنَّ احسن من الدهم الموقفة لَا تكلم فِيْمَا لَا يَعْنِيك فَإِنَّهُ فضل وَلَا آمن عَلَيْكَ الْوزر وَلَا تكلم فِيْمَا يَعْنِيك حَتَّى تَجِد لَهُ موضعا فَإِنَّهُ رب مُتَكَلم فِيْ اَمر يعنيه قد وَضعه فِيْ غير مَوْضِعه فعيب وَلَا تمار حَلِيمًا وَلَا سَفِيهًا فَإِن الْحَلِيم يقليك وَإِن السَّفِيه يُؤْذِيك وَاذْكُر اَخَاك اِذا تغيب عَنْك بِمَا تحب اَن يذكرك بِهِ واعفه مِمَّا تحب اَن يعفيك مِنْهُ واعمل عمل رجل يرى اَنه مجازى بِالْاِحْسَانِ مَاْخُوذ بالاجرام . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ چیزیں ایسی ہیں' جو عمدہ گھوڑوں سے بہتر ہیں' تم اس چیز کے بارے میں کلام نہ کرو' جو لایعنی ہو' کیونکہ یہ فضول چیز ہوگی' اور اس صورت میں تمہارے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوگا' اور تم بامعنی گفتگو اس صورت میں کرو' جب تمہیں اس کا موقع مل رہا ہو' کیونکہ بعض اوقات کوئی کلام کرنے والا شخص کوئی بامعنی بات کرتا ہے' لیکن غیر مناسب جگہ پر کرتا ہے' تو یہ چیز عیب بن جاتی ہے اور تم کسی بردبار یا کسی بھی بےوقوف کے ساتھ بحث نہ کرنا' کیونکہ بردبار شخص تمہیں نظرانداز کرے گا' اور بےوقوف شخص تمہیں اذیت پہنچائے گا' اور جب تم اپنے کسی ایسے بھائی کا ذکر کرو' جو تمہارے پاس موجود نہ ہو' تو تم اس طرح سے اُس کا ذکر کرنا' کہ جس کے بارے میں تمہیں یہ بات پسند ہو کہ تمہارا ذکر بھی اسی طرح کیا جائے' اور تم اس چیز کے حوالے سے اس کا ذکر نہ کرنا' جس کے بارے میں تمہیں یہ ناپسند ہو کہ اس کے حوالے سے تمہارا ذکر کیا جائے' اور تم اس شخص کی طرح کا عمل کرو' جس کے بارے میں یہ محسوس ہو کہ وہ احسان کا بدلہ دے رہا ہے' اور جرم میں پکڑا جا رہا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4357 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صمت نجا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص خاموش رہے' وہ نجات حاصل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام طبرانی نے نقل کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4358 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن يسلم فليلزم الصمت . رَوَاهُ ابْنِ اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُو الشَّيْخ وَغَيْرِهمَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ سلامت رہے تو اسے خاموش رہنا چاہیے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا' ابوشیخ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4359 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن العَبْد ليتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ مَا يتَبَيَّن فِيهَا يزل بهَا فِي النَّار أبعد مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِيّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا: اِن الرجل ليَتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ لَا يرى بهَا بَأْسا يهوي بهَا سَبْعِيْنَ خَرِيفًا

قَوْله: مَا يتَبَيَّن فِيهَا اَي مَا يتفكر هَلْ هِيَ خير اَوْ شَرّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بعض اوقات بندہ کوئی ایسی بات کہتا ہے کہ اس کا نتیجہ اس کے سامنے واضح نہیں ہوتا' لیکن وہ اس (بات) کی وجہ سے جہنم میں اس سے زیادہ گہرائی تک چلا جاتا ہے' جتنا فاصلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اسے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بعض اوقات آدمی کوئی کلام کرتا ہے' جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا' لیکن اس کی وجہ سے وہ ستر برس کی مسافت جتنا (جہنم میں گر جاتا ہے)''

متن کے یہ الفاظ ''ماتبین فیہا'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس بات کے بارے میں غور و فکر نہیں کرتا کہ کیا یہ بھلائی کی بات ہے' یا برائی کی بات ہے؟

4361 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليتحدث بِالْحَدِيْثِ مَا يُرِيد بِه سوء اِلَّا ليضحك بِهِ الْقَوْم يهوي بِه أبعد من السَّمَاء

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ عَنْ اَبِي اِسْرَائِيل عَنْ عَطِيَّة وَهُوَ الْعَوْفِيّ عَنهُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص کوئی بات کہتا ہے' اس کا مقصد اس کے ذریعے صرف برائی ہوتی ہے' تاکہ اس کے ذریعے وہ لوگوں کو ہنسائے اور اس بات کی وجہ سے وہ (جہنم میں) اتنا گر جاتا ہے' جو آسمان سے بھی زیادہ فاصلہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوشیخ نے ابواسرائیل کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اس سے مراد عطیہ عوفی ہیں' ان کے

والے سے یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4362 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا هَلْ عَسى رَجُلٌ مِّنْكُمْ اَن يَتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ يضحك بهَا الْقَوْم فَيسْقط بهَا أبعد من السَّمَاء اَلا هَلْ عَسى رَجُلٌ مِّنْكُمْ يتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ يضْحك بهَا اَصْحَابه فيسخط اللّٰه بهَا عَلَيْهِ لَا يرضى عَنْهُ حَتّٰى يدْخلهُ النَّار

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ عَن عَلِيّ بن زيد عَن الْحسن مُرْسلا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''خبردار! تم میں سے کوئی شخص کوئی بات کہے گا' جس کے ذریعے وہ کچھ لوگوں کو ہنسائے گا اور پھر وہ اس کی وجہ سے اس سے زیادہ نیچے گر جائے گا' جتنا فاصلہ (زمین سے) آسمان (تک) کا ہے اور تم میں سے کوئی شخص کوئی بات کہے گا' جس کے ذریعے وہ اپنے ساتھیوں کو ہنسائے گا' تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا اور اس سے اس وقت تک راضی نہیں ہوگا' جب تک اسے جہنم میں داخل نہیں کر دے گا''۔

یہ روایت بھی ابوشیخ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے انہوں نے اسے علی بن زید کے حوالے سے حسن بصری سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4363 - وَعَن بِلَال بن الْحَارِث الْمُزنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لِيَتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ من رضْوَان اللّٰه مَا كَانَ يظنّ اَن تبلغ مَا بلغت يكْتب اللّٰه تَعَالٰى لَهُ بهَا رضوانه اِلٰى يَوْم يلقاه وَاِن الرجل لِيَتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ من سخط اللّٰه مَا كَانَ يظنّ اَن تبلغ مَا بلغت يكْتب اللّٰه لَهُ بهَا سخطه اِلٰى يَوْم يلقاه

رَوَاهُ مَالك وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے' اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟ لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس شخص کے لئے اپنی رضامندی اس دن تک کے لئے نوٹ کر لیتا ہے' جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' اور ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے' اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟

4363-موطأ مالك - كتاب الكلام' باب ما يؤمر به من التحفظ في الكلام - حديث:1795 صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' ذكر رجاء تمكن المرء من رضوان الله جل وعلا في القيامة - حديث:279 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث محمد بن بشر - حديث:128 المعجم الكبير للطبراني - باب الباء بلال بن الحارث المزني - حديث:1125 سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب كف اللسان في الفتنة - حديث:3967 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب قتال أهل البغي - باب ما على الرجل من حفظ اللسان عند السلطان وغيره' حديث:15504 مسند أحمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث بلال بن الحارث المزني - حديث:15572 مسند الحميدي - حديث بلال بن حارث المزني رضي الله عنه' حديث:880 مسند عبد بن حميد - حديث بلال بن الحارث المزني' حديث:359 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبدان - حديث:4654 المعجم الكبير للطبراني - باب الباء' بلال بن الحارث المزني - حديث:1119

لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس شخص کے لئے اس دن تک کے لئے ناراضگی نوٹ کر لیتا ہے جب وہ شخص اس کی بارگاہ میں حاضر ہوگا''۔

یہ روایت امام مالک اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اسے امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4364 - وَعَنْ امة بنت الحكم الغفارية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرجل ليدنو من الْجَنَّة حَتّٰى مَا يكون بَيْنه وَبَيْنهَا اِلَّا قيد رمح فيتكلم بِالْكَلِمَةِ فيتباعد مِنْهَا ابعد من صنعاء . رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا والاصبهانى كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق

❀❀ سیدہ امہ بنت حکم غفاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی شخص جنت کے قریب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک نیزے جتنا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر وہ کوئی ایسی بات کہتا ہے جس کی وجہ سے وہ جنت سے اس سے زیادہ دور ہو جاتا ہے جتنا یہاں سے صنعاء کا فاصلہ ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4365 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تكثروا الْكَلَام بِغَيْر ذكر الله فَاِن كَثْرَة الْكَلَام بِغَيْر ذكر الله قسوة للقلب وَاِن ابعد النَّاس من الله تَعَالٰى الْقلب القاسى رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ بکثرت کلام نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ بکثرت کلام کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور سخت دل اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4366 - وَعَنْ مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بلغه اَن عِيسَى ابْن مَرْيَم عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَقُوْلُ لَا تكثروا الْكَلَام بِغَيْر ذكر الله فتقسو قُلُوْبكُمْ فَاِن الْقلب القاسى بعيد من الله وَلٰكِن لَا تعلمُوْنَ وَلَا تنظروا فِىْ ذنُوب النَّاس كَاَنَّكُمْ اَرْبَاب وانظروا فِىْ ذنوبكم كانكم عبيد فَاِنَّمَا النَّاس مبتلى ومعافى فارحموا اَهْلِ الْبَلَاء واحمدوا الله على الْعَافِيَة . ذكره فِى الْمُوَطَّا

❀❀ امام مالک بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام یہ فرمایا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ کلام کثرت کے ساتھ نہ کیا کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے ویسے تمہیں اس کا علم بھی نہیں ہوگا اور تم لوگوں کے گناہوں کی طرف یوں دیکھو جیسے تم مالک ہو اور اپنے گناہوں کی طرف یوں دیکھو جیسے تم غلام ہو کیونکہ لوگ تو آزمائش کا شکار بھی ہوتے ہیں اور انہیں عافیت بھی مل جاتی ہے تو تم آزمائش کا شکار لوگوں

پر رحم کرو اور عافیت پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو"۔
یہ روایت امام مالک نے "موطا" میں نقل کی ہے۔

4367 - وَعَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل كَلَام ابْن آدم عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمر بِمَعْرُوف أَوْ نهي عَنْ مُنكر أَوْ ذكر الله
رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْثِ مُحَمَّد بن يزِيْد بن خُنَيْس
قَالَ الْحَافِظ رُوَاته ثِقَات وَفِي مُحَمَّد بن يزِيْد كَلَام قريب لَا يقْدَح وَهُوَ شيخ صَالح

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمِّ حبیبہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
"انسان کا ہر کلام اس کے خلاف ہوگا' اس کے حق میں نہیں ہوگا' البتہ نیکی کا حکم دینے یا برائی سے منع کرنے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا معاملہ مختلف ہے"۔
یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کو صرف محمد بن یزید بن خنیس سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔
حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں' محمد بن یزید کے بارے میں ایسا کلام کیا گیا ہے' جو اس کے قریب ہے کہ قدح نہ کی جائے' وہ ایک نیک بزرگ ہے۔

4368 - وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بن شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن الله كره لكم ثَلَاثًا قِيْلَ وَقَالَ وإضاعة المَال وَكَثْرَة السُّؤَال
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے' فضول بحث کرنا' مال ضائع کرنا اور بکثرت (غیر ضروری) سوال کرنا"۔
یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم' امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے امام ابویعلیٰ اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں' اسے حضرت ابوہریرہ ؓ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے۔

4369 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر النَّاس ذنوبا أَكْثَرهم كلَاما فِيمَا لَا يعنيه . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب

❀❀ حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"لوگوں میں سب سے زیادہ گناہگار وہ ہوں گے' جو سب سے زیادہ لایعنی کلام کرتے ہوں گے"۔
یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

4370 - وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حسن اِسْلَام الْمَرْءِ تركه مَا لَا يعنيه ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ رُوَاته ثِقَات اِلَّا قُرَّة بن حَيْوِيل فَفِيْهِ خلاف وَقَالَ ابْن عبد الْبر النمرى هُوَ مَحْفُوْظ عَن الزُّهْرِىّ بِهٰذَا الْاِسْنَاد من رِوَايَةِ الثِّقَات انْتهى فعلى هٰذَا يكون اِسْنَاده حسنا لٰكِن قَالَ جمَاعَة من الْاَئِمَّة الصَّوَاب انه عَن عَلىّ بن حُسَيْن عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسل كَذَا قَالَ اَحْمد وَابْن معِين وَالْبُخَارِىّ وَغَيْرهم وَهٰكَذَا رَوَاهُ مَالك عَن الزُّهْرِىّ عَن عَلىّ بن حُسَيْن وَرَوَاهُ التِّرْمِذِىّ اَيْضًا عَن قُتَيْبَة عَن مَالك بِهٖ وَقَالَ وَهٰذَا عندنَا أصح من حَدِيْث اَبِى سَلمَة عَن اَبِى هُرَيْرَة وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے اسلام کی خوبی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ لایعنی کو ترک کردے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف قرہ بن حیویل کا معاملہ مختلف ہے' اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ابن عبدالبر نمری فرماتے ہیں: یہ روایت زہری سے اس سند کے ساتھ محفوظ ہے' جو ثقہ راویوں نے نقل کی ہے۔ ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

(حافظ کہتے ہیں:) اس اعتبار سے اس کی سند حسن شمار ہوگی' لیکن ائمہ کی ایک جماعت نے یہ بات نقل کی ہے کہ درست یہ ہے کہ یہ روایت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے' امام احمد' یحییٰ بن معین' امام بخاری اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' اس روایت کو امام مالک نے اسی طرح زہری کے حوالے سے' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہ روایت امام ترمذی نے قتیبہ کے حوالے سے' امام مالک کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے' جو ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4371 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ توفى رجل فَقَالَ رجل آخر وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسمع ابشر بِالْجنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لَا تَدْرِى فَلَعَلَّهُ تكلم فِيْمَا لَا يعنيه اَوْ بخل بِمَا لَا ينقصهُ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہوگیا' تو ایک شخص نے (میت کو مخاطب کرتے ہوئے) یہ بات کہی' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن رہے تھے' کہ تمہیں جنت کی خوشخبری ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے لایعنی کلام کیا ہو' یا اس چیز کے حوالے سے بخل کا اظہار کیا ہو' جو کمی نہیں کرتی۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

4372 - وروى ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتشْهد رجل منا يَوْم اُحد

فوجد على بطنه صَخْرَة مربوطة من الْجُوْع فمسحت امه التُّرَاب عَن وَجهه وَقَالَت هَنِيْئًا لَك يَا بني الْجَنَّة فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يدريك لَعَلَّه كَانَ يتَكَلَّم فِيمَا لَا يعنيه وَيمْنَع مَا لَا يضرّهُ

ابن ابودنیا اورامام ابویعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''غزوۂ اُحد کے موقع پر ہم میں سے ایک شخص شہید ہوگیا' تو اس کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا پایا گیا' جو بھوک کی شدت کی وجہ سے تھا' اس کی ماں نے اس کے چہرے سے مٹی پونچھتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! تمہیں جنت مبارک ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا پتہ؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے لایعنی کلام کیا ہو' اور ایسی چیز روک دی ہو (یعنی نہ دی ہو) جس (کو دینے سے) اس کو نقصان نہ ہوتا''۔

4373 - وروى أَبُو يعلى أَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قتل رجل على عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِيدا فَبَكَتْ عَلَيْهِ باكية فَقَالَت واشهيداه قَالَ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يدريك انه شَهِيد لَعَلَّه كَانَ يتَكَلَّم فِيمَا لَا يعنيه أَو يبخل بِمَا لَا ينقصهُ

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص شہید ہوگیا' تو کسی رونے والی خاتون نے اس پر روتے ہوئے کہا: ہائے یہ شہید ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا پتہ کہ یہ شہید ہوا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے لایعنی کلام کیا ہو' یا ایسی چیز کے حوالے سے بخل کا مظاہرہ کیا ہو' جس نے اس کو کمی نہیں کرنی تھی (یعنی جس کو دے کر اس کے مال میں کمی نہیں ہونی تھی)۔

4374 - وَعَن أَبِي سَلمَة بن عبد الرَّحْمٰن أَن امْرَأَة كَانَت عِنْد عَائِشَة وَمَعَهَا نسْوَة فَقَالَت امْرَأَة مِنْهُنَّ وَاللّٰه لأدخلن الْجنَّة فقد أسلمت وَمَا سرقت وَمَا زَنَيْت فَأتيت فِي الْمَنَام فَقيل لَهَا أَنْت المتألية لتدخلن الْجنَّة كَيفَ وَأَنت تبخلين بِمَ لَا يُغْنِيك وتتكلمين فِيمَا لَا يَعْنِيك فَلَمَّا أَصبَحت الْمَرْأَة دخلت على عَائِشَة فَأَخْبَرتهَا بِمَا رَأَتْ وَقَالَت اجمعي النسْوَة اللَّاتِي كن عنْدك حِين قلت مَا قلت فَأرْسلت إلَيْهِنَّ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فجئن فحدثتهن الْمَرْأَة بِمَا رَأَتْ فِي الْمَنَام . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی' اس کے ہمراہ دیگر خواتین بھی تھیں' ان میں سے ایک خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور جنت میں داخل ہوؤں گی کیونکہ میں نے اسلام قبول کیا ہے میں نے چوری نہیں کی میں نے زنا نہیں کیا' تو اس کے خواب میں کوئی آیا اور اس سے کہا گیا: تم اس بات کی توقع رکھتی ہو کہ تم ضرور جنت میں داخل ہوگی؟ ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ تم اس چیز کے حوالے سے بھی بخل سے کام لیتی ہو' جس کی تمہیں ضرورت نہیں ہوتی' اور تم لایعنی کلام بھی کرتی ہو' اگلے دن وہ خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جو خواب اس نے دیکھا تھا' اس کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم نے یہ بات کہی تھی' اس وقت یہاں جتنی بھی خواتین تھیں' ان سب کو جمع کر کے لاؤ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان خواتین کو پیغام بھجوایا' وہ خواتین آئیں' اس عورت نے ان سب خواتین کو یہ بات بتائی' جو اس نے خواب میں دیکھا تھا۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

21 - التَّرْهِيب من الْحَسَد وَفضل سَلامَة الصَّدْر

باب: حسد کے بارے میں ترہیبی روایات اور سینے کو سلامت رکھنے (یعنی حسد سے پاک رکھنے) کی فضیلت

4375 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّن فَإِن الظَّن اَكْذب الْحَدِيْثِ وَلَا تحسسوا وَلَا تجسسوا وَلَا تنافسوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تباغضوا وَلَا تدابروا وَكُونُوا عباد اللّٰه اِخْوَانًا كَمَا امركم الْمُسلم اَخُو الْمُسلم لَا يَظْلمه وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يحقره التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا وَاَشَارَ اِلَى صَدره بِحَسب امرىء من الشَّرّ اَن يحقر اَخَاهُ الْمُسلم كل الْمُسلم على الْمُسلم حرَام دَمه وَعرضه وَمَاله . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اَهم الرِّوَايَات وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ گمان کرنے سے بچو' کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہوتی ہے' اور تم تفتیش اور جاسوسی نہ کرو' اور ایک دوسرے کے لیے بخل نہ کرو' ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو' اور ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو' اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کے رہو جیسا کہ اس نے تمہیں حکم دیا ہے' ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا' اسے رسوا نہیں کرتا' اسے حقیر نہیں سمجھتا' تقویٰ یہاں ہوتا ہے' تقویٰ یہاں ہوتا ہے' تقویٰ یہاں ہوتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی تھی (اور یہ فرمایا:) آدمی کے برے ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' ہر مسلمان کی جان' مال اور عزت' دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ اہم روایات میں سے ایک ہے' اسے امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

4376 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يجْتَمع فِيْ جَوف عبد مُؤمن غُبَار فِيْ سَبِيْل اللّٰه وفيح جَهَنَّم وَلَا يجْتَمع فِيْ جَوف عبد الْإِيمَان والحسد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَمن طَرِيْقه الْبَيْهَقِيّ

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کسی مومن بندے کے پیٹ میں' اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کی تپش اکٹھے نہیں ہوں گے' اور کسی بندے کے پیٹ (یعنی سینے' یعنی دل) میں' ایمان اور حسد اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور ان کے حوالے سے امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4377 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ والحسد فَإِن الْحَسَد يَاْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَاْكُل النَّار الْحَطب اَوْ قَالَ العشب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا وَغَيرهمَا من حَدِيْث اَنس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَد يَاْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَاْكُل النَّار الْحَطب وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء

الْمَاء النَّار وَالصَّلَاة نور الْمُؤْمِن وَالصِّيَام جنَّة مِنَ النَّار

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

''تم لوگ حسد سے بچو! کیونکہ حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے' جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے''۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے' جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے' اور صدقہ گناہوں کو یوں بجھا دیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے' نماز مومن کا نور ہے' اور روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے''۔

4378 - وَعَنْ ضَمْرَةَ بن ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يزَال النَّاس بِخَيْر مَا لم يتحاسدوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے' جب تک وہ ایک دوسرے سے حسد نہیں کریں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4379 - وَرُوِيَ عَنْ عبد اللّٰه بن بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منى ذُوْ حسد وَلَا نميمة وَلَا كهَانَة وَلَا اَنا مِنْهُ ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يُؤْذونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَات بِغَيْر مَا اكتسبوا فَقَدْ احتملوا بهتانا وإثما مُبينًا (الْاَحْزَاب)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَتقدم فِيْ بَاب أجلاء الْعلمَاء حَدِيْثه اَيْضًا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَخَاف على امتِي إِلَّا ثَلَاث خلال اَن يكثر لَهُمْ من الدُّنْيَا فيتحاسدون

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حسد کرنے والے' چغلی کرنے والے' کہانت کرنے والے کا مجھ کوئی واسطہ نہیں ہے' اور میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان کے (کسی جرم یا غلطی) کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں' تو وہ بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے علماء کی عزت افزائی کے بارے میں باب میں' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا اندیشہ ہے یہ کہ دنیا ان کے لئے زیادہ ہو جائے گی اور وہ ایک دوسرے سے حسد کریں گے .....''۔

4380 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْب عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا

ذئبان جائعان أرسلا فِيْ زريبة غنم بأفسد لَهَا من الْحِرْص على المَال والحسد فِيْ دين الْمُسلِم وَإِن الْحَسَد لِيَأْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَأْكُل النَّار الْحَطب

❀❀ عبداللہ بن کعب اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ پر چھوڑ دیے جائیں' تو وہ اتنی خرابی نہیں کرتے' جتنی مال کی حرص اور حسد' مسلمان کے دین کو خراب کرتے ہیں' حسد' نیکیوں کو کھا جاتا ہے' جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے''۔

4381 - وَفِيْ رِوَايَة إِيَّاكُم والحسد فَإِنَّهُ يَأْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَأْكُل النَّار العشب

ذكره رزين وَلم أره فِيْ شَيْء من أُصُوله بِهَذَا اللَّفْظ إِنَّمَا روى التِّرْمِذِيّ صَدره وَصَححهُ وَلم يذكر الْحَسَد بل قَالَ على المَال والشرف وَبَقِيَّة الحَدِيْث تقدّمت عِنْد أبي دَاوُد من حَدِيْث أبي هُرَيْرَة

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم لوگ حسد سے بچ کے رہو! کیونکہ یہ نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے' جس طرح آگ گھاس پھوس کو کھا جاتی ہے''۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے' لیکن ان کے ''اصول'' میں' میں نے یہ روایت ان الفاظ میں نہیں دیکھی ہے' امام ترمذی نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے' انہوں نے حسد کا ذکر نہیں کیا' بلکہ مال اور شرف (یعنی دنیوی مرتبہ ومقام) کا ذکر کیا ہے' بقیہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے' جو امام ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4382 - وَعَن الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دب إِلَيْكُم دَاء الْأُمَم قبلكُمْ الْحَسَد والبغضاء والبغضاء هِيَ الحالقة أما إِنِّي لَا أَقُول تحلق الشّعْر وَلَكِن تحلق الدّين

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَاد جيد وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے کی امتوں کی خرابیاں' حسد اور بغض' تمہاری طرف بھی آ جائیں گی' بغض مونڈ دینے والی چیز ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتی ہے' بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام بیہقی اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4383 - وَعَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بني إِن قدرت على أَن تصبح وتمسي لَيْسَ فِيْ قَلْبك غش لأحد فافعل... الحَدِيْث

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن غَرِيب

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے اگر تم اس بات کی قدرت رکھو کہ تم صبح اور شام ایسی حالت میں کرو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے بغض نہ ہو' تو تم ایسا کرنا'' الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4384 - وَعَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يطلع الْآن عَلَيْكُم رجل من أهل الْجنَّة فطلع رجل من الْأَنْصَار تنطف لحيته من وضوئِهِ قد علق نَعْلَيْه بيده

الشِّمَال فَلَمَّا كَانَ الْغَد قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل ذٰلِكَ فطلع ذٰلِكَ الرجل مثل الْمرة الْاُوْلٰى فَلَمَّا كَانَ الْيَوْم الثَّالِث قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل مقَالَته اَيْضًا فطلع ذٰلِكَ الرجل على مثل حَاله الْاَوَّل فَلَمَّا قَامَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تبعه عبد اللّٰه بن عَمْرو فَقَالَ اِنِّيْ لاحيت اَبِيْ فاقسمت اَنِّيْ لَا اَدخل عَلَيْهِ ثَلَاثًا فَاِن رَاَيْت اَن تؤويني اِلَيْك حَتّٰى تَمْضِي فعلت قَالَ نعم قَالَ انس فَكَانَ عبد اللّٰه يحدث اَنه بَات مَعَه تِلْكَ الثَّلَاث اللَّيَالِيْ فَلَمْ يره يَقُوْمُ من اللَّيْل شَيْئًا غير اَنه اِذا تعار تقلب على فرَاشه ذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَكبر حَتّٰى لصَلَاة الْفجْر قَالَ عبد اللّٰه غير اَنِّي لم اسمعهُ يَقُوْلُ اِلَّا خيرا فَلَمَّا مَضَت الثَّلَاث اللَّيَالِيْ و كدت اَن احتقر عمله قُلْتُ يَا عبد اللّٰه لم يكن بيني وَبَيْنَ اَبِيْ غضب وَلَا هجْرَة وَلٰكِن سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَك ثَلَاث مَرَّات يطلع عَلَيْكُمُ الْاٰن رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجنَّة فطلعت اَنْتَ الثَّلَاث المرات فَاَرَدْت اَن آوي اِلَيْك فَانْظر مَا عَمَلك فَاَقْتَدِي بك فَلَمْ ارك عملت كَبِير عمل فَمَا الَّذِيْ بلغ بك مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْت فَلَمَّا وليت دَعَانِي فَقَالَ مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْت غير اَنِّيْ لَا اجد فِيْ نَفسِي لاحد من الْمُسْلِمين غشا وَلَا احسد اَحَدًا على خير اعطَاهُ اللّٰه اِيَّاه فَقَالَ عبد اللّٰه هٰذِهِ الَّتِيْ بلغت بك

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَرُوَاته احتجا بهم اَيْضًا اِلَّا شَيْخه سُوَيْد بن نصر وَهُوَ ثِقَة وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ وسمي الرجل الْمُبْهم سَعْدا

وَقَالَ فِيْ آخِره: فَقَالَ سعد مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْت يَا ابْن اخي اِلَّا اَنِّيْ لم اَبت ضاغنا على مُسْلِم اَوْ كلمة نَحْوهَا

زَاد النَّسَائِيّ فِيْ رِوَايَة لَهٗ وَالْبَيْهَقِيّ و الأصبهاني فَقَالَ عبد اللّٰه هٰذِهِ الَّتِيْ بلغت بك وَهِي الَّتِيْ لَا نطيق

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا' تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص سامنے آیا' جس کی داڑھی سے وضو کے قطرے ٹپک رہے تھے' اس نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھے' اگلے دن پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مانند بات ارشاد فرمائی' تو وہی شخص اسی طرح کے حلیے میں پھر آ گیا' جب تیسرا دن ہوا' تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کی مانند بات ارشاد فرمائی' تو وہ شخص اسی حالت میں پھر سامنے آ گیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس شخص کے پیچھے گئے اور اس شخص سے یہ کہا: میری اپنے والد کے ساتھ لڑائی ہوگئی ہے' میں نے یہ قسم اٹھائی ہے کہ میں تین دن تک ان کے ہاں نہیں جاؤں گا' اگر آپ مناسب سمجھیں' تو مجھے اپنے ہاں رہنے کا موقع دیں' اس نے کہا: ٹھیک ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: وہ اس شخص کے ساتھ تین راتوں تک رہے' انہوں نے اسے رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' صرف یہ ہوتا تھا کہ جب وہ رات کو بیدار ہوتا تھا' او رکروٹ بدلنے لگتا تھا' تو اپنے بستر پر لیٹے ہوئے ہی' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا تھا اور تکبیر کہہ لیتا تھا' یہاں تک کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تاہم میں نے اس دوران اُسے صرف بھلائی کی بات کہتے ہوئے ہی سنا' جب تین راتیں

گزر گئیں اور یہ صورت حال ہوئی کہ مجھے اس کا عمل تھوڑا محسوس ہو رہا تھا تو میں نے اُس سے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی ناراضگی اور کوئی لاتعلقی نہیں ہے لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو تمہارے بارے میں تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ "اب تمہارے سامنے ایک شخص جنتی آئے گا" اور تینوں مرتبہ تم ہی سامنے آئے تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں تمہارے ساتھ آ کر رہوں گا' اور اس بات کا جائزہ لوں گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو؟ تو اس حوالے سے میں تمہاری پیروی کروں گا' لیکن میں نے تمہیں کوئی زیادہ عمل کرتے ہوئے تو نہیں دیکھا' تو تم اس مقام تک کیسے پہنچے ہو؟ جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے؟ اس نے کہا: میری تو وہی حالت ہے' جو آپ نے ملاحظہ کی ہے' (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) جب میں اس کے پاس سے اُٹھ کے آنے لگا' تو پھر اس نے مجھے بلایا اور بولا: میری وہی حالت ہے' جو آپ نے ملاحظہ کی ہے' البتہ میں اپنے من میں کسی مسلمان کے لیے اس بھلائی کے حوالے سے' جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہو' کوئی رنجش محسوس نہیں کرتا' اور میں کسی کے ساتھ حسد نہیں کرتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی وہ چیز ہے' جس کے ذریعے تم اس مقام پر پہنچے ہو۔

یہ روایت امام احمد نے' امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے اس کے راویوں سے' ان دونوں حضرات نے استدلال کیا گیا ہے' صرف ان کے استاد سوید بن نصر کا معاملہ مختلف ہے اور وہ راوی بھی ثقہ ہے' اسے امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے اس کی مانند نقل کیا ہے' انہوں نے اس مبہم شخص کا نام سعد بیان کیا ہے' اور روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

"سعد نے کہا: اے میرے بھتیجے! میری وہی صورت حال ہے' جو تم نے دیکھ لی ہے' البتہ میں نے کسی مسلمان کے ساتھ ناراض ہونے کے عالم میں رات بسر نہیں کی' یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ اس نے کہا۔

امام نسائی نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اور انہیں امام بیہقی اور اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے' کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"یہی وہ چیز ہے' جس نے تمہیں اس مقام تک پہنچایا ہے اور اس کی طاقت (ہر کسی میں) نہیں ہوتی ہے"۔

4385 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَنْ سَالم بن عبد الله عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَيطلعن عَلَيْكُمْ رجل من هٰذَا الْبَاب من اَهْلِ الْجنَّة فَجَاء سعد بن مَالك فَدخل مِنْهُ

قَالَ الْبَيْهَقِيّ: فَذكر الحَدِيْث قَالَ فَقَالَ عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا اَنا بِالَّذِيْ اَنْتَهِي حَتّٰى ابايت هٰذَا الرجل فَانْظر عمله قَالَ فَذكر الحَدِيْث فِيْ دُخُوله عَلَيْهِ قَالَ:

فناولني عباء ة فاضطجعت عَلَيْهَا قَرِيبًا مِنْهُ وَجعلت أرمقه بعيني لَيْلَة كلما تعار سبح وَكبر وَهَلله وَحمد اللّٰه حَتّٰى اِذا كَانَ فِيْ وَجه السحر قَامَ فَتَوَضَّأ ثُمَّ دخل الْمَسْجد فصلى ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة باثنتي عشرَة سُوْرَة من الْمفصل لَيْسَ من طواله وَلَا من قصاره يَدْعُو فِيْ كل رَكْعَتَيْنِ بعد التَّشَهُّد بِثَلَاث دعوات يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ آتنا فِي الدُّنْيَا حَسَنَة وَفِي الْاٰخِرَة حَسَنَة وقنا عَذَاب النَّار اللّٰهُمَّ اكْفِنَا مَا اهمنا من امر آخرتنا ودنيانا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلك من الْخَيْر كُله وَاَعوذ بك من الشَّرّ كُله حَتّٰى اِذا فرغ

قَالَ فَذكر الحَدِيْث فِيْ استقلاله عمله وَعوده اِلَيْهِ ثَلَاثًا اِلَى اَن قَالَ: فَقَالَ آخذ مضجعي وَلَيْسَ فِيْ

لملبي غمر على احد الغمر بِكَسْرِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَسُكُوْنِ الْمِيمِ هُوَ الحقد وَقَوله تنظف اَى تقطر لاحيت بِالْحَاء الْمُهْمَلَة بعدهَا يَاء مثناة تَحت اَى خاصمت تعار بِتَشْدِيد الرَّاء اَى استيقظ

❀❀ یہ روایت امام بیہقی نے' سالم بن عبداللہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دروازے سے ایک جنتی شخص تمہارے سامنے آئے گا' تو حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہاں سے اندر آگئے۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات سے باز نہیں آیا کہ میں اس شخص کے ساتھ رات بسر کروں اور اس کے عمل کے بارے میں جائزہ لوں' اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے: کہ میں اس کے گھر گیا اس نے مجھے ایک عباء پکڑائی' میں اس کی عباء پر اس کے قریب لیٹ گیا' اور میں رات بھر اس کا جائزہ لیتا رہا' جب کبھی بھی وہ بیدار ہوتا تھا' تو سبحان اللہ پڑھتا تھا' الحمد للہ پڑھتا تھا' اللہ اکبر پڑھتا تھا' لا الہ الا اللہ پڑھتا تھا' یہاں تک کہ جب صبح صادق کا وقت قریب آیا' تو وہ اٹھا اور اس نے وضو کیا' وہ جائے نماز پر گیا اور اس نے بارہ رکعت ادا کیں' جن میں اس نے مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی بارہ سورتیں تلاوت کیں' جو زیادہ لمبی بھی نہیں تھیں' اور زیادہ چھوٹی بھی نہیں تھیں' ہر دو رکعت کے بعد وہ تشہد میں دعا کرتا تھا' وہ تین دعائیں کرتا تھا' وہ یہ کہتا تھا:

''اے اللہ تو مجھے دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا''

''اے اللہ ہماری آخرت اور ہماری دنیا کے جو معاملات ہمارے لئے ضروری ہیں' ان کے حوالے سے ہماری کفایت کرلے''

''اے اللہ ہم تجھ سے ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور ہر قسم کی برائی سے تیری پناہ مانگتے ہیں''

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہوا...... اس کے بعد راوی نے تذکرہ کیا کہ وہ مستقل یہی عمل کرتا رہا اور وہ تین مرتبہ اس کے پاس آتے رہے' یہاں تک کہ آگے چل کے یہ الفاظ ہیں:

''اس نے بتایا: جب میں اپنے بستر پر آتا ہوں' تو میرے دل میں کسی کے لئے ناراضگی نہیں ہوتی''۔

لفظ الغمر سے مراد' ناراضگی ہے۔

لفظ تنظف کا مطلب' اس کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

لفظ لاحیت کا مطلب ہے' میرا جھگڑا ہوگیا۔

لفظ تعار کا مطلب ہے' وہ بیدار رہا۔

4386 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى النَّاس افضل قَالَ كل مخموم الْقلب صَدُوق اللِّسَان قَالُوْا صَدُوق اللِّسَان نعرفه فَمَا مخموم الْقلب قَالَ هُوَ التقى النقى لَا اِثْم فِيْهِ وَلَا بغى وَلَا غل وَلَا حسد

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِه اطول مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا دل ''مخموم'' ہو اور زبان سچی ہو' لوگوں نے عرض کی: زبان کے سچے ہونے کا' تو ہمیں پتہ ہے' دل

کے "مخموم" ہونے کا کیا مطلب ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پرہیزگار اور نیک شخص کہ جس کے دل میں کوئی گناہ نہ ہو کوئی سرکشی نہ ہو کوئی رنجش نہ ہو اور کوئی حسد نہ ہو"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اسے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4387 - وروی الحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن بدلاء امتی لم يدخلوا الْجَنَّة بِكَثْرَة صَلَاة وَلَا صَوْم وَلَا صَدَقَة وَلَكِن دخلوها برحمة الله وسخاوة الْاَنفس وسلامة الصُّدُور . رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الْاَوْلِيَاء مُرْسلا

حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس امت کے ابدال' بکثرت نماز روزے یا صدقے کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے' بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت' اور (اپنی) طبیعت کی سخاوت' اور دلوں کی سلامتی کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الاولیاء میں مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4388 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد أفلح من أخلص قلبه لِلْإِيمَان وَجعل قلبه سليما وَلسَانه صَادِقا وَنَفسه مطمئنة وخليقته مُسْتَقِيمَة الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الْإِخْلَاص

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"وہ شخص کامیاب ہو گیا' جس کا دل ایمان کے لئے خالص ہو گیا' اس نے اپنے دل کو سلامتی والا بنا لیا' اپنی زبان کو سچا بنایا اپنے نفس کو اطمینان رکھنے والا بنایا' اور اس کے اخلاق (یا اس کا ظاہری جسم) ٹھیک ہو" ...الحدیث۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے اخلاص سے متعلق باب میں یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

التَّرْغِيْب فِي التَّوَاضُع والترهيب من الْكبر وَالْعجب والافتخار

تواضع کے بارے میں ترغیبی روایات' اور تکبر' خود پسندی اور فخر کے اظہار کے بارے میں ترہیبی روایات

4389 - عَن عِيَاض بن حمَّاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله أوحى إِلَيّ أَن تواضعوا حَتَّى لَا يفخر اَحَد على اَحَد وَلَا يَبْغِي اَحَد على أحد

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

4389- صحیح مسلم - کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها' باب الصفات التی یعرف بها فی الدنیا أهل الجنة وأهل النار - حدیث: 5218 سنن أبی داود - کتاب الأدب' باب فی التواضع - حدیث: 4271 البحر الزخار مسند البزار - ما روی عیاض بن حمار عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث: 2949 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' من اسمه عیاض - حدیث: 14819 شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فیما ورد من الأخبار فی التشدید علی من اقترض من - حدیث: 6378 الأدب المفرد للبخاری - باب المستبان شیطانان یتهاتران ویتکاذبان' حدیث: 441

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو کوئی شخص کسی دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار نہ کرے کوئی شخص کسی دوسرے کے خلاف سرکشی نہ کرے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4390 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقصت صَدَقَةٌ من مَال وَمَا زَادَ الله عبدا بِعَفْو اِلَّا عزا وَمَا تواضع اَحَد لله اِلَّا رَفعه الله . رَوَاهُ مُسلِم وَالتِّرمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا' اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4391 - وَعَنْ نصيح الْعَنسِى عَن ركب الْمصْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لمن تواضع فِیْ غير منقصة وذل فِیْ نَفسه من غير مَسْاَلَة وَاَنْفق مَالا جمعه فِیْ غير مَعْصِيَة ورحم اَهْلِ الذل والمسكنة وخالط اَهْلِ الْفِقْه وَالْحكمَة طُوْبٰى لمن طَابَ كَسبه وصلحت سَرِيْرَته وكرمت عَلَانِيَته وعزل عَن النَّاس شَره طُوْبٰى لمن عمل بِعِلْمِهِ وَاَنْفق الْفضل من مَاله وَاَمْسك الْفضل من قَوْله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته اِلٰی نصيح ثِقَات وَقد حسن هٰذَا الحَدِيْث اَبُوْ عمر النمرى وَغَيْره

وَركب قَالَ الْبَغَوِیّ لَا اَدْرِی سمع من النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ام لَا وَقَالَ ابْن مَنْده لَا نَعْرِف لَهُ صُحْبَة وَذكر غَيرهمَا اَن لَهُ صُحْبَة وَلَا اعرف لَهُ غير هٰذَا الحَدِيْث

❀❀ نصیح عنسی نے حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جو کسی کمی کے بغیر تواضع اختیار کرتا ہے' اور مانگے بغیر' خود کو عاجز قرار دیتا ہے' اور وہ مال خرچ کرتا ہے' جو اس نے کسی گناہ کے نتیجے میں خرچ نہیں کیا ہوتا' وہ کمزور غریب لوگوں پر رحم کرتا ہے' اور سمجھ بوجھ رکھنے والوں اور حکمت والوں کے ساتھ گھل مل کے رہتا ہے' اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جس کی کمائی پاکیزہ ہو' اس کا باطن ٹھیک ہو' اس کا ظاہر عزت والا ہو' اور وہ لوگوں کے شر سے لاتعلق رہے' اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے' اپنے اضافی مال کو خرچ کرتا ہے' اور غیر ضروری بات سے بچ کے رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' نصیح تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اس حدیث کو امام ابوعمر نمری اور دیگر حضرات نے حسن قرار دیا ہے۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ کے بارے میں علامہ بغوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا ہے' یا نہیں کیا ہے' ابن مندہ کہتے ہیں: ہمیں ان کے صحابی ہونے کا پتہ نہیں ہے' دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' تاہم مجھے ان کے حوالے سے کسی اور حدیث کا علم نہیں ہے۔

4392 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ وَهُوَ بَرِیء من

الْكبر والغلول وَالدّين دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَقد ضَبطه بعض الْحفاظ

الْكَنز بالنُّون وَالزَّاي وَلَيْسَ بِمَشْهُور وَتقدم الْكَلَام عَلَيْهِ فِي الدّين

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ تکبر' خیانت اور قرض سے لاتعلق ہو' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

بعض حافظان حدیث نے اس میں لفظ ''کنز'' نقل کیا ہے' لیکن یہ لفظ مشہور نہیں ہے' قرض سے متعلق باب میں اس کے بارے میں کلام پہلے گزر چکا ہے۔

4383 - وَعَن طَارق قَالَ خرج عمر رَضِيَ اللهُ عَنهُ إِلَى الشَّام ومعنا أَبُو عُبَيْدَة فَأتوا على مخاضة وَعمر على نَاقَة لَهُ فَنزل وخلع خفيه فوضعهما على عَاتِقه وَأخذ بزمام نَاقَته فخاض فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَة يَا أَمِير الْمُؤمنِينَ أَنْت تفعل هَذَا مَا يسرني أَن أهل الْبَلَد استشرفوك فَقَالَ أوه وَلَو يقل ذَا غَيْرك أَبَا عُبَيْدَة جعلته نكالا لأمة مُحَمَّد إِنَّا كُنَّا أذلّ قوم فأعزنا الله بِالْإِسْلَامِ فمهما نطلب الْعِزّ بِغَيْر مَا أعزنا الله بِهِ أذلنا الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀ طارق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے' ہم لوگوں کے ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے وہ لوگ استقبال کے لیے آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے' وہ اس سے نیچے اترے' انہوں نے اپنے جوتے اتارے اور اپنے کندھے پر رکھ لئے اور اپنی اونٹنی کی لگام پکڑ لی اور چل پڑے' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ یہ کر رہے ہیں؟ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس شہر کے لوگ آپ کو اس حال میں دیکھیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس ہے' اے ابوعبیدہ! کاش یہ بات تمہارے علاوہ کسی اور نے کہی ہوتی' تو پھر میں اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سامنے عبرت کا نشان بنا دیتا' ہم لوگ کمتر لوگ تھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے ہمیں عزت عطا کی' تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس چیز کے ذریعے عزت عطا کی ہے' اگر ہم اس کی بجائے کسی اور حوالے سے عزت حاصل کرنا چاہیں گے' تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلت کا شکار کر دے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4384 - وَعَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تواضع لله دَرَجَة يرفعهُ الله دَرَجَة حَتَّى يَجعله الله فِي أَعلَى عليين وَمن تكبر على الله دَرَجَة يَضَعهُ الله دَرَجَة حَتَّى يَجعله فِي أَسْفَل سافلين وَلَو أَن أحدكُم يعْمل فِي صَخْرَة صماء لَيْسَ عَلَيْهَا بَاب وَلَا كوَّة لخرج مَا غيبه للنَّاس كَائِنا مَا كَانَ

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه كِلَاهُمَا من طَرِيق دراج عَنْ اَبِي الْهَيْثَم عَنْهُ وَلَيْسَ عِنْد ابْن مَاجه وَلَو اَن اَحَدكُم إِلَى آخِره

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اعلیٰ علیین میں شامل کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ایک درجے کا تکبر اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ کم کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اسے اسفل سافلین میں شامل کر دیتا ہے' اور اگر کوئی شخص کسی بند پتھر کے اندر عمل کرے' جس کا کوئی دروازہ یا کوئی کھڑکی نہ ہو' تو وہ اس چیز کو لوگوں سے چھپا بھی لے' تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے گا' خواہ وہ جو بھی ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''اگر تم میں سے کوئی ایک شخص''...... اس کے بعد سے لے کر آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

4395 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا اعلمهُ إِلَّا رَفعه قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى من تواضع لي هٰكَذَا وَجعل يزِيْد بَاطِن كَفه إِلَى الْاَرْض وَاَدْنَاهَا رفعته هٰكَذَا وَجعل بَاطِن كَفه إِلَى السَّمَاء ورفعها نَحْو السَّمَاء

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواتهما مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه قَالَ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ على الْمِنْبَر اَيهَا النَّاس تواضعوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تواضع لله رَفعه اللّٰه وَقَالَ انتعش نعشك اللّٰه فَهُوَ فِي اعين النَّاس عَظِيم وَفِي نَفسه صَغِير وَمَنْ تكبر قصمه اللّٰه وَقَالَ اخْسَأْ فَهُوَ فِي اعين النَّاس صَغِير وَفِي نَفسه كَبِير

❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص میرے لئے اس طرح تواضع اختیار کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی کا رخ زمین کی طرف کر کے اشارہ کیا' اور اسے زمین کے قریب کر دیا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) تو میں اُسے اِس طرح بلند کرتا ہوں' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی کا رُخ آسمان کی طرف کیا' اور اسے آسمان کی طرف بلند کیا۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' ان دونوں کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم تواضع اختیار کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے' وہ فرماتا ہے: تم سربلندی اختیار کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں سربلندی عطا کرے گا' تو وہ لوگوں کی نگاہوں میں بڑا ہو گا' اور اپنے من میں چھوٹا ہوتا ہے' اور جو شخص تکبر اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے کمتر کر دیتا ہے اور فرماتا ہے: تم رُسوا ہو جاؤ! ایسا شخص لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوتا ہے' اور اپنی نظروں میں بڑا ہوتا ہے''۔

4396 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من آدَمِيّ اِلَّا فِي رَاسه حِكْمَة بيد ملك فَاِذَا تواضع قِيْلَ للْملك ارْفَعْ حكمته وَاِذَا تكبر قِيْلَ للْملك ضع حكمته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة واسنادهما حسن

الْحِكْمَة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَالْكَاف هِيَ مَا تجْعَل فِيْ رَاس الدَّابَّة كاللجام وَنَحْوه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر آدمی کے سر میں حکمت (یعنی لگام) ہوتی ہے' جو کسی فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے' جب آدمی تواضع اختیار کرتا ہے' تو فرشتے سے کہا جاتا ہے' اس کی لگام کو اوپر کردو' اور جب آدمی تکبر اختیار کرتا ہے' تو فرشتے سے کہا جاتا ہے' اس کی لگام کو نیچے کردو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے اس کی مانند حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان دونوں کی سند حسن ہے۔

لفظ حکمۃ سے مراد وہ چیز ہے' جو جانور کے سر میں ڈالی جاتی ہے' جیسے لگام وغیرہ۔

4397 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تواضع لِاَخِيْهِ الْمُسْلِم رَفعه اللّٰه وَمَنْ ارْتَفع عَلَيْهِ وَضعه اللّٰه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا کرتا ہے اور جو شخص اس کے سامنے خود کو بلند ظاہر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4398 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من يرائي يرائي اللّٰه بِهٖ وَمَنْ يسمع يسمع اللّٰه بِهٖ وَمَنْ تطاول تَعْظِيْمًا يخفضه اللّٰه وَمَنْ تواضع خشيَة يرفعهُ اللّٰه الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة الْمَسْعُوْدِيّ وَلَيْسَ فِيْ اَصلِيْ رَفعه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص دکھاوا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے دکھاوے کو ظاہر کر دیتا ہے' جو شخص شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے شہرت کی حصول کی خواہش کو ظاہر کر دیتا ہے' جو شخص خود کو بڑا ظاہر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے' جو شخص خشیت کی وجہ سے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے''۔ الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے مسعودی کی روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور میری اصل کے مطابق یہ روایت مرفوع نہیں ہے۔

4399 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْكبر فَاِن الْكبر يكون فِي الرجل وَاِن عَلَيْهِ العباءة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ تکبر سے بچو! کیونکہ تکبر آدمی میں موجود ہوتا ہے' خواہ اس کے جسم پر عام سا لباس ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4400 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من احبكم اِلَيَّ واقربكم مني مَجْلِسا يَوْمَ الْقِيَامَة احاسنكم اَخلاقًا وَاِن ابغضكم اِلَيَّ وابعدكم مني مَجْلِسا يَوْمَ الْقِيَامَة الثرثارُوْنَ والمتشدقون والمتفيهقون قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد علمنَا الثرثارين والمتشدقين فَمَا المتفيهقون قَالَ المتكبرون

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه من حَدِيْث اَبِيْ ثَعْلَبَة وَتقدم

الثرثار بثاء ين مثلثتين مفتوحتين وتكرير الرَّاء هُوَ الْكثير الْكَلَام تكلفا والمتشدق هُوَ الْمُتَكَلّم بملء شدقيه تفاصحا وتعاظما واستعلاء على غَيره وَهُوَ معنى المتفيهق اَيْضا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو تکلف کے ساتھ کلام کرتے ہوں گے بناوٹی فصیح گفتگو کرتے ہوں گے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! لفظ ''ثرثارین'' اور لفظ ''متشدقین'' کا تو ہمیں پتہ ہے لفظ ''متفیہقون'' سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکبر کرنے والے لوگ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام احمد امام طبرانی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

لفظ ثرثار سے مراد تکلف کے ساتھ کثرت سے کلام کرنا ہے۔

لفظ متشدق سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنی باچھیں بھر کر کلام کرے جو فصاحت کے اظہار کے لئے یا اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے یا دوسرے کے سامنے اپنی حیثیت نمایاں کرنے کے لئے ہو۔

لفظ متفیہق کا بھی یہی مطلب ہے۔

4401 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ وَاَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

4401-صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب ما جاء فی الطاعات وثوابها - ذکر الإخبار بأن من تکبر بنی اللہ قدر شبر أو ذراع' حدیث: 329المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الإیمان' وأما حدیث سمرة بن جندب - حدیث:187سنن أبی داود - کتاب اللباس' باب ما جاء فی الکبر - حدیث:3585سنن ابن ماجه - کتاب الزهد' باب البراءة من الکبر والتواضع - حدیث: 4173مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الأدب' ما ذکر فی الکبر - حدیث:26039معرفة السنن والآثار للبیهقی - کتاب المکاتب' باب المکاتب - أحادیث للشافعی لم یذکرها فی الکتاب' حدیث: 6355مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی اللہ عنه - حدیث:7221مسند الطیالسی - أحادیث النساء' ما أسند أبو هریرة - والأغر أبو مسلم' حدیث:2498مسند الحمیدی - باب جامع عن أبی هریرة' حدیث:1096المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه : عبد الرحمن - حدیث: 4797المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه جعفر' حدیث:332مسند الشهاب القضاعی - الکبریاء ردائی والعظمة إزاری' حدیث:1337شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والخمسون من شعب الإیمان' فصل فی التواضع - حدیث:7912الأدب المفرد للبخاری - باب الکبر' حدیث:570

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْعِزّ اِزَاره والكبرياء رِدَاؤُهٗ فَمَنْ يُنَازِعنِيْ عَذبته

رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَاهُ البرقاني فِيْ مستخرجه من الطَّرِيْق الَّذِيْ اخرجه مُسْلِم وَلَفظه: يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْعِزّ اِزَارِيْ والكبرياء رِدَائِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ شَيْئًا مِنْهُمَا عذبته

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حبان فِيْ صَحِيْحِهٖ من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَحده: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تبَارَكَ وَتَعَالٰى الْكِبْرِيَاء رِدَائِيْ وَالْعَظَمَة اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفته فِيْ النَّار

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: عزت میرا تہبند ہے اور کبریائی میری چادر ہے' جو شخص (ان کے حوالے سے) میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' میں اسے عذاب دوں گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' برقانی نے اسے اپنی ''مستخرج'' میں اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جس کے ساتھ امام مسلم نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: غلبہ' میرا تہبند ہے' کبریائی' میری چادر ہے' جو شخص ان دونوں میں سے کسی کے حوالے سے' میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' میں اسے عذاب دوں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی' میری چادر ہے' عظمت' میرا تہبند ہے' جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا''۔

4402 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه جلّ وَعلا الْكِبْرِيَاء رِدَائِيْ وَالْعَظَمَة اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا القيته فِيْ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِهٖ كِلَاهُمَا من رِوَايَة عَطاء بن السَّائِب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی' میری چادر ہے' عظمت' میرا تہبند ہے' جو شخص ان دونوں میں سے' کسی ایک کے حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان دونوں نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

4403 - وَعَن فضَالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يسْاَل عَنْهُم رجل نَازع اللّٰه رِدَاءَهٗ فَاِنَّ رِدَاءَهُ الْكِبر وَاِزَاره الْعِزّ وَرجل فِيْ شكّ من اَمر اللّٰه والقنوط من رَحمته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ اطول مِنْهُ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تین لوگ ایسے ہیں' جن سے سوال نہیں کیا جائے گا (یعنی انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا) ایک وہ شخص' جو اللہ تعالیٰ کی چادر کے بارے میں مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' کیونکہ اس کی چادر' کبریائی ہے اور اس کا تہبند' عزت ہے اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں شک کرتا ہے اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو''۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4404 - وَعَنْ حَارِثَةَ بن وهب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا اخبركُمْ بِاَهْلِ النَّار كل عتل جواظ مستكبر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم
العتل بِضَم الْعين وَالتَّاء وَتَشْدِيد اللَّام هُوَ الغليظ الجافي
والجواظ بِفَتْح الْجِيم وَتَشْدِيد الْوَاو وبالظاء الْمُعْجَمَة هُوَ الجموع المنوع وَقِيلَ الضخم المختال فِيْ مشيه وَقِيلَ الْقصير البطين

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سخت مزاج' کنجوس اور متکبر شخص (جہنمی ہے)''۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔
لفظ العتل سے مراد سخت مزاج شخص ہے۔
لفظ الجواظ سے مراد جو شخص مال جمع کرتا ہو اور دوسروں کو نہ دیتا ہو' ایک قول کے مطابق وہ موٹا تازہ شخص ہے' جو چلنے میں تکبر کا اظہار کرتا ہے' اور ایک قول کے مطابق چھوٹے قد کا موٹا شخص مراد ہے۔

4405 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يدْخل الْجَنَّة الجواظ وَلَا الجعظري .
قَالَ والجواظ الغليظ الْفظ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''سخت مزاج شخص اور متکبر (لوگ) جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔
راوی بیان کرتے ہیں: لفظ ''جواظ'' سے مراد سخت مزاج شخص ہے۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4406 - وَعَن سراقَة بن مَالك بن جعشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا سراقَة اَلا اُخبرك بِاَهْلِ الْجنَّة وَاَهْلِ النَّارِ قلت بلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اما اَهْل النَّار فَكل جعظري جواظ مستكبر وَاَما اَهْلِ الْجنَّة فالضعفاء المغلوبون
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والاوسط بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تمہیں اہل جنت اور اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے تو (دنیا) ہر بدد ماغ، سخت مزاج، متکبر شخص (جہنمی ہے) اور جہاں تک اہل جنت کا تعلق ہے (تو دنیا میں) کمزور اور مغلوب لوگ (جنتی ہیں)۔

یہ روایت امام طبرانی نے کبیر اور معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے، یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4407 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ قَالَ اَلا اُخبِرُكُمْ بشر عباد الله الفظ المستكبر الا اخبركم بخير عباد الله الضعيف المستضعف ذو الطمرين لا يؤبه له لو اقسم على الله لابره . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح إِلَّا مُحَمَّد بن جَابر

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ کے برے بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (یہ وہ ہے) جو سخت مزاج اور متکبر ہو کیا میں تمہیں اللہ کے بہتر بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (یہ وہ ہے) جو کمزور اور منکسر المزاج ہو جس نے عام سے کپڑے پہنے ہوئے ہوں اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو (لیکن اس کی حالت یہ ہو) کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروا دے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے، اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں، صرف محمد بن جابر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

4408 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احتجت الْجنَّة وَالنَّار فَقَالَت النَّار فِي الجبارون والمتكبرون وَقَالَت الْجنَّة فِي ضعفاء الْمُسلمين ومساكينهم فَقضى الله بَيْنَهُمَا إِنَّك الْجنَّة رَحْمَتي أرْحم بك من اَشَاء وَإِنَّك النَّار عَذَابي أعذب بك من اَشَاء ولكليكما عَليّ ملؤُهَا رَوَاهُ مُسلم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہوگئی، جہنم نے کہا: میرے اندر زبردست اور متکبر لوگ آئیں گے جنت نے کہا: میرے اندر کمزور مسلمان اور مسکین لوگ آئیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ دیا کہ تم جنت ہو جو میری رحمت ہے اور تمہارے ذریعے میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور تم جہنم ہو جو میرا عذاب ہے، میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا، اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمہ ہے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4409 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث لَا يكلمهم الله يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يزكيهم وَلَا ينظر إِلَيْهِم وَلَهُم عَذَاب اَلِيم شيخ زَان وَملك كَذَّاب وعائل مستكبر رَوَاهُ مُسلم وَالنَّسَائِيّ العائل بِالْمدِّ هُوَ الْفَقِير

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین (قسم کے) لوگ ہیں' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کلام نہیں کرے گا' ان تزکیہ نہیں کرے گا' ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا' بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران اور غریب متکبر''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ العائل سے مراد غریب شخص ہے۔

4410 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة يبغضهم الله البياع الحلاف وَالْفَقِير المختال وَالشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْإِمَام الجائر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ اُن کے حوالے سے' یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''چار (قسم کے) لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' قسمیں اٹھا کر چیزیں فروخت کرنے والا' غریب متکبر' بوڑھا زانی اور ظالم حکمران''۔

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4411 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَليّ اَوَّل ثَلَاث يدْخلُوْنَ النَّار اَمِير مسلط وَذُوْ ثروة من مَال لَا يُؤَدِّي حق الله فِيْهِ وفقير فخور

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے وہ تین افراد پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے' (زبردستی) مسلط ہونے والا حکمران' ایسا مال دار شخص' جو اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا' اور متکبر غریب''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4412 - وَعَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُوْنَ الْجنَّة الشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْإِمَام الْكذَّاب والعائل المزهو ـ رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

المزهو هُوَ المعجب بِنَفسِهِ المتكبر

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین (قسم کے) لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے' بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران اور غریب متکبر''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ المزہو سے مراد خود پسندی کا شکار' تکبر کرنے والا شخص ہے۔

4413 - وَعَن نَافِع مولى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجنَّة مِسْكين مستكبر وَلَا شيخ زَان وَلَا منان على الله بِعَمَلِهٖ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة الصَّباح بن خَالِد بن اُمَيَّة عَن نَافِع وَرُوَاته اِلَى الصَّباح ثِقَات

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''غریب متکبر' بوڑھا زانی' اور اپنے عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ پر احسان جتانے والا شخص' جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے صباح بن خالد بن امیہ کے حوالے سے نافع سے نقل کی ہے اور صباح تک اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4414 - وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف قَالَ التقی عبد اللّٰه بن عمر وَعبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم علی الْمَرْوَۃ فتحدثا ثُمَّ مضی عبد اللّٰه بن عَمْرو وَبَقِی عبد اللّٰه بن عمر یبکی فَقَالَ لَهُ رجل مَا یبکیك یَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن قَالَ هٰذَا یَعْنِیْ عبد اللّٰه بن عَمْرو زعم اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من کَانَ فِیْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من کبر کَبه اللّٰه لوجهه فِی النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی ملاقات مروہ پہاڑی پر ہوئی' یہ دونوں حضرات بات چیت کرتے رہے' پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما تشریف لے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رونے لگے' تو ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: ان صاحب نے' یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4415 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهُ اَیْضًا رواتهما رُوَاة الصَّحِیْح سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یدْخل الْجَنَّةَ اِنْسَان فِیْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من کبر

❀❀ ایک اور روایت' جو ان سے منقول ہے' اس میں یہ بات مذکور ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر موجود ہوگا''۔

4416 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من رجل یَمُوْت حِیْن یَمُوْت وَفِیْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من کبر تحل لَهُ الْجَنَّة اَن یرِیْح رِیْحهَا وَلَا یَرَاهَا الحَدِیْث

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَة شهر بن حَوْشَب عَن رجل لم یسم عَنهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی شخص فوت ہو اور فوت ہونے کے وقت اس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا تکبر موجود ہو' تو ایسا نہیں ہوگا کہ اس کے لئے جنت حلال ہو جائے' یا وہ اس کی خوشبو محسوس کرے' اگرچہ وہ اسے دیکھے نہیں'' ۔ الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے شہر بن حوشب کے حوالے سے' ایک شخص سے نقل کی ہے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا۔

4417 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر فِی السُّوق وَعَلَیْهِ حزمة من حطب فَقیل لَهُ مَا یحملك علی هٰذَا وَقد اَغْنَاك اللّٰه عَن هٰذَا قَالَ اَردْت اَن اَدفع الْکبر سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يدخل الْجَنَّة من فِيْ قلبه خردلة من كبر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ والأصبهاني إِلَّا انه قَالَ مِثْقَال ذرة من كبر

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ان کا گزر بازار سے ہوا انہوں نے لکڑیوں کا گٹھا اٹھایا ہوا تھا' ان سے کہا گیا: آپ نے یہ کیوں کیا ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بے نیاز کیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں یہ چاہ رہا تھا کہ تکبر کو پرے کر دوں' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اسے امام اصبہانی نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ذرے کے وزن جتنا تکبر ہوگا''۔

4418 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ يحْشر المتكبرون يَوْم الْقِيَامَة أَمْثَال الذَّر فِيْ صور الرِّجَال يَغْشَاهُم الذل من كل مَكَان يساقون إِلَى سجن فِيْ جَهَنَّم يُقَال لَهُ بولس تعلوهم نَار الأنيار يسقون من عصارة أَهْلِ النَّارِ طِينَة الخبال

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

بولس بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة وَسُكُوْن الْوَاو وَفتح اللَّام بعدهَا سين مُهْملَة

والخبال بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چھوٹی چیونٹیوں کی طرح انسانی شکل میں اٹھایا جائے گا' ہر طرف سے ذلت انہیں اپنی لپیٹ میں لے گی' پھر انہیں جہنم میں موجود ایک قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا' جس کا نام ''بولس'' ہوگا' وہاں سب آگوں سے زیادہ آگ ہوگی' اور وہاں انہیں اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی خون پسینہ اور پیپ وغیرہ) یعنی ''طینہ خبال'' پلایا جائے گا۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ بولس میں ب پر پیش ہے و ساکن ہے ل پر زبر ہے' اس کے بعد س ہے۔

لفظ الخبال میں خ پر زبر ہے' اس کے بعد ب ہے۔

4419 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجَنَّة من

4419-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب تحريم الكبر وبيانه - حديث:156مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان المعاصي التي إذا قالها العبد أو عملها لم يدخل الجنة - حديث:68صحيح ابن حبان - كتاب الزينة والتطييب' ذكر ما يستحب للمرء تحسين ثيابه وعمله إذا قصد به غير - حديث:5544المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث معمر - حديث:68مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث:3678المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد الرحمن - حديث:4770المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند أبو أمامة - يحيى بن أيوب المصري' حديث:7686

كَانَ فِيْ قلبه مِثقَال ذرة من كبر فَقَالَ رجل إن الرجل يحب اَن يكون ثوبه حسنا وَنعله حَسَنَة قَالَ إن اللّٰه جميل يحب الْجمال الْكبر بطر الْحق وغمط النَّاس ۔ رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِيّ

بطر الْحق بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة والطاء الْمُهْملَة جَمِيعًا هُوَ دَفعه ورده

وغمط النَّاس بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُوْن الْمِيم وبالطاء الْمُهْملَة هُوَ احتقارهم وازدراؤهم وَكَذٰلِكَ غمصهم بالصَّاد الْمُهْملَة وَقد رَوَاهُ الْحَاكِم فَقَالَ وَلٰكِن الْكبر من بطر الْحق وازدرى النَّاس وَقَالَ احتجا برواته

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا تکبر ہوگا' ایک صاحب نے عرض کی: بعض اوقات کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس عمدہ ہو اور اس کا جوتا عمدہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال کو پسند کرتا ہے' تکبر یہ ہے کہ حق سے منہ موڑ لیا جائے' اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

لفظ بطر الحق سے مراد اسے پرے کرنا اور مسترد کر دینا ہے۔

لفظ غمط الناس اس سے مراد لوگوں کو حقیر سمجھنا اور انہیں پرے کرنا ہے۔

اسی طرح لفظ غمص کا بھی یہی مفہوم ہے' یہ لفظ امام حاکم نے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: لیکن تکبر یہ ہے کہ حق کو مسترد کر دیا جائے' لوگوں کو پرے کر دیا جائے' وہ فرماتے ہیں اس روایت کے راویوں سے دونوں حضرات نے استدلال کیا ہے۔

4420 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ يجر إزَاره من الْخُيَلَاء خسف بِهٖ فَهُوَ يتجلجل فِي الْاَرْض إِلَى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَغَيْرهمَا

الْخُيَلَاء بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وتكسر وبفتح الْيَاء ممدودا هُوَ الْكبر وَالْعجب

ويتجلجل بجيمين اَي يغوص وَينزل فِيهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے زمانے کا ایک شخص تکبر کی وجہ سے تہبند لٹکا کر چل رہا تھا' تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا' تو وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ الخیلاء سے مراد تکبر کرنا اور خود پسندی کا شکار ہونا ہے۔

لفظ لم تیجلجل سے مراد اس کا اندر دھنسنا اور نیچے کی طرف اترنا ہے۔

4421 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ خرج فِيْ بردين اَخضرين يختال فِيهِمَا اَمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْاَرْض فَاَخَذته فَهُوَ يتجلجل فِيهَا إِلَى يَوْم

الْقِيَامَة ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار باسانيد رُوَاة اَحدهَا مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص دو سبز چادریں اوڑھ کر جا رہا تھا' وہ ان دونوں کو پہن کر تکبر کر رہا تھا' اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا' تو زمین نے اسے پکڑ لیا' تو وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں سے ایک کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4422 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَحْسبهُ رَفعه اَن رجلا كَانَ فِي حلَّة حَمْرَاء فتبختر واختال فِيهَا فَخسفَ الله بِهِ الأَرْض فَهُوَ يتجلجل فِيهَا اِلَى يَوْم الْقِيَامَة ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: راوی کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''ایک شخص نے سرخ حلہ پہنا ہوا تھا' اور وہ اس میں تکبر کر رہا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' تو وہ قیامت تک اس میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

4423 - وَعَن اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل يمشي فِي حلَّة تعجبه نَفسه مرجل رَاسه يختال فِي مشيته اِذْ خسف الله بِهِ فَهُوَ يتجلجل فِي الأَرْض اِلَى يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم ۔ مرجل اَي ممشط

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص حلہ پہن کر چل رہا تھا' وہ خود پسندی کا شکار تھا' اس نے اپنے بالوں میں کنگھی بھی کی ہوئی تھی' اور اس کی چال میں تکبر پایا جاتا تھا' اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' اور وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''مرجل'' سے مراد یہ ہے کہ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی۔

4424 - وَرُوِيَ عَن كريب قَالَ كنت اَقُود ابْن عَبَّاس فِي زقاق اَبِي لَهب فَقَالَ يَا كريب بلغنَا مَكَان كَذَا وَكَذَا قلت اَنْت عِنْده الْآن فَقَالَ حَدثنِي الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَينا اَنا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْموضع اِذْ اَقبل رجل يتبختر بَيْن بردين وَينظر اِلَى عطفيه وَقد اَعْجَبته نَفسه اِذْ خسف الله بِهِ الأَرْض فِي هَذَا الْموضع فَهُوَ يتجلجل فِيهَا اِلَى يَوْم الْقِيَامَة ۔ رَوَاهُ اَبُو يعلى

❀❀ کریب بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر ابولہب کی گلی سے گزر رہا تھا' انہوں نے فرمایا: اے کریب! کیا ہم فلاں' فلاں جگہ پر پہنچ گئے ہیں' تو میں نے کہا: اب آپ اس جگہ پر پہنچ گئے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ سے

گزر رہا تھا' اسی دوران ایک شخص آیا' جس نے دو چادریں پہنی ہوئی تھیں' وہ اپنی چادروں پر خود پسندی کا شکار ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر' اسے اس زمین پر دھنسا دیا' تو وہ قیامت کے دن اس میں دھنستا رہے گا"۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔

4425 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جر ثَوْبه خُيَلَاء لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اِزَارِي يسترخي اِلَّا اَن أتعاهده فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك لست مِمَّن يَفْعَله خُيَلَاء . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اتم وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَتقدم فِي اللبَاس اَحَادِيْث من هٰذَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص تکبر کے طور پر' کپڑے کو لٹکائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا تہبند لٹک جاتا ہے' اس کے لئے مجھے اس کا خاص خیال رکھنا پڑے گا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان افراد میں سے نہیں ہو' جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں"۔

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے' اسے امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' اس بارے میں احادیث لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

4426 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تعظم فِيْ نَفسه اَوْ اختال فِيْ مشيته لَقِي اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَالْحَاكِم بِنَحْوِهِ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص خود کو عظیم سمجھتا ہے' اور چلنے میں تکبر کرتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' امام حاکم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4427 - وَعَن خَوْلَة بنت قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مشت اُمتي الْمُطَيْطَاء وخدمتهم فَارس وَالروم سلط بَعْضهم على بعض

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان اَيْضًا من حَدِيْث ابْن عمر

الْمُطَيْطَاء بِضَم الْمِيم وَفتح الطَّاء ين الْمُهْمَلَتَيْنِ بَيْنَهُمَا يَاء مثناة تَحت ممدودا وَيقصر هُوَ التَّبَخْتُر وَمد الْيَدَيْنِ فِي الْمَشْي

❀❀ سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب میری امت تکبر کا اظہار کرتے ہوئے چلے گی اور اہل فارس اور اہل روم ان کے خدمت گزار بن جائیں گے تو وہ ایک دوسرے پر مسلط ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اسے ترمذی اور امام ابن حبان نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

لفظ مطیطاء سے مراد تکبر کا اظہار کرنا ہے اور چلتے ہوئے دونوں ہاتھ لہرا کر چلنا ہے۔

4428 - وَرُوِيَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَى وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِالشَّهَوَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ من حَدِيْثِ نعيم بن همار الْغَطَفَانِيِّ اخصر مِنْهُ وَتقدم

❀❀ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ بندہ برا ہے' جو خیالوں میں رہتا ہے اور تکبر کا شکار ہوتا ہے اور بلند و برتر کبیر ذات کو بھول جاتا ہے' وہ بندہ برا ہے' جو زیادتی کرتا ہے اور سرکشی کرتا ہے اور بلند و برتر جبار کو بھول جاتا ہے' وہ بندہ برا ہے' جو بھول چوک کا شکار ہو جاتا ہے' اور لہو و لعب میں مبتلاء ہو جاتا ہے' اور قبرستان اور بوسیدہ ہونے کو بھول جاتا ہے' وہ بندہ برا ہے' جو سرکشی اور نافرمانی اختیار کرتا ہے' اور آغاز و انجام کو بھول جاتا ہے' وہ بندہ برا ہے' جو نفسانی خواہشات کی وجہ سے دنیا کو دین کے ساتھ ملا دیتا ہے' وہ بندہ برا ہے' جس کا لالچ اسے لے کر چلتا ہے' وہ بندہ برا ہے' جس کی نفسانی خواہشات اس کو گمراہ کر دیتی ہیں' وہ بندہ برا ہے' جس کو رغبت' ذلت کا شکار کرتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام طبرانی نے حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

4429 - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ هبهب حَقًّا على اللّٰه اَن يسكنهُ كل جَبَّار عنيد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ اَزْهَر بن سِنَان وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

هبهب بِفَتْح الهاءين وموحدتين

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں ایک وادی ہے' جس نام ''ہبہب'' ہے' اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ہر متکبر اور سرکش شخص کو اس میں ٹھہرائے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے ازہر بن سنان سے منقول روایت کے

طور پر نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ" ھبھب" میں دونوں 'ہ' پر زبر ہے۔

4430 - وَعَنْ سَلَمَةَ بن الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يزَال الرجل يذهب بِنَفسِهِ حَتَّى يكْتب فِي الجبارين فَيُصِيبهُ مَا اَصَابَهُم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن . قَوْله يذهب بِنَفسِهِ اَي يترفع ويتكبر

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"آدمی مسلسل خود پسندی کا شکار رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام تکبر کرنے والوں میں نوٹ کیا جاتا ہے اور پھر اسے بھی وہی چیز (یعنی عذاب) لاحق ہوتی ہے جو ان (تکبر کرنے والے) لوگوں کو لاحق ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

متن کے یہ الفاظ "وہ اپنی ذات کو لے جاتا ہے" اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خود کو بلند کرتا ہے اور تکبر کرتا ہے۔

4431 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو لم تذنبوا لَخَشِيت عَلَيْكُم مَا هُوَ اَكبر مِنْهُ الْعجب . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو مجھے تمہارے بارے میں اس چیز کا اندیشہ ہوگا جو اس سے بھی زیادہ بڑی ہے اور وہ خود پسندی ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4432 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام يفتخرُوْنَ بآبائهم الَّذِيْنَ مَاتُوا اِنَّمَا هم فَحم جَهَنَّم اَوْ لَيَكُونن اَهْون على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من الْجعل الَّذِي يدهده الخرء بِاَنْفِهِ اِن اللّٰه اَذهب عَنْكُمْ عبية الْجَاهِلِيَّة وَفخرهَا بِالْآبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤمن تَقِيّ وَفَاجِر شقي النَّاس بَنو آدم وآدم خلق من تُرَاب

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَسَتَاْتِي اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِي التَّرْهِيب من احتقار الْمُسلم اِنْ شَاءَ اللّٰه . الْجعل بِضَم الْجِيم وَفتح الْعين الْمُهْملَة هُوَ دويبة اَرضية يدهده اَي يدحرج وَزنه وَمَعْنَاهُ والعبية بِضَم الْعين الْمُهْملَة وَكسرهَا وَتَشْدِيد الْبَاء الْمُوَحدَة وَكسرهَا وَبعدهَا يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة اَيْضًا هِيَ الْكبر وَالْفَخْر والنخوة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"یا تو لوگ اپنے آباء و اجداد پر فخر کرنے سے باز آ جائیں گے وہ آباء و اجداد جو مر چکے ہیں اور جہنم کا ایندھن ہیں یا پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کیڑے سے زیادہ بے حیثیت ہوں گے جو اپنی ناک کے ذریعے اپنی بیٹ کو پرے کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی خود پسندی اور آباء و اجداد پر فخر کرنے کو ختم کر دیا ہے ہر مومن پرہیزگار ہے اور ہر گنہگار بدنصیب ہے سب لوگ

اولا دآدم ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اس نوعیت سے متعلق کچھ روایات آگے آئیں گی' جو مسلمان کو حقیر سمجھنے کے بارے میں ترہیبی روایات سے متعلق باب میں آئیں گی۔

لفظ الجعل اس میں ج پر پیش ہے اور ع پر زبر ہے' اس سے مراد ایک چھوٹا سا زمین کا کیڑا ہے۔

لفظ يدهده وزن اور معنی کے اعتبار سے یدحرج کے وزن پر ہے۔

لفظ العبيه اس سے مراد تکبر' فخر اور نخوت ہے۔

23 - التَّرْهِيب من قَوْلِهِ لفَاسِق اَوْ مُبْتَدع يَا سَيِّدى اَوْ نَحْوَهَا من الْكَلِمَات الدَّالَّة على التَّعْظِيم

باب: کسی فاسق یا بدعتی شخص کو "یا سیدی" یا اس جیسے ایسے کلمات کے ذریعے بلانے کے بارے میں ترہیبی روایات' جو کلمات تعظیم پر دلالت کرتے ہیں

4433 - عَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تقولُوا لِلْمُنَافِقِ سيد فَإِنَّهُ إِن يَك سيدا فَقَدْ اسخطتم ربكُمْ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَلَفظِهِ قَالَ:

"إِذا قَالَ الرجل لِلْمُنَافِقِ يَا سيد فَقَدْ اغضب ربه" - وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم کسی منافق کو "سید" نہ کہو' کیونکہ اگر وہ "سید" ہوگا' تو تم اپنے پروردگار کو ناراض کردو گے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"جب کوئی شخص کسی منافق کو "اے سید" کہتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار کو غضبناک کردیتا ہے"۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

24 - التَّرْغِيب فِي الصدْق والترهيب من الْكَذِب

باب: سچ بولنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور جھوٹ بولنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4434 - عَن عبد اللّٰه بن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعت كَعْب بن مَالك يحدث حَدِيثه حِين تخلف عَن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَة تَبُوك

قَالَ كَعْب بن مَالك لم اتخلف عَن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَة غَزَاهَا قطّ إِلَّا فِيْ غَزْوَة تَبُوك غير أَنِّيْ قد تخلفت فِيْ غَزْوَة بدر وَلَمْ يُعَاتب اَحَدًا تخلف عَنهُ إِنَّمَا خرج رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ والمسلمون يُرِيدُونَ عير قُرَيْش حَتّٰى جمع اللّٰه بَيْنَهُمْ وَبَيْن عدوهم على غير ميعاد وَلَقَد شهدت مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعقبة حِيْن تواثقنا على الْاِسْلَام وَمَا اَحَبَّ اَن لي بهَا مشهد بدر وَاِن كَانَت بدر اذكر فِي النَّاس مِنْهَا وَكَانَ من خبري حِيْن تخلفت عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَة تَبُوك اَنِّيْ لم اكن قطّ اقوى وَلَا ايسر مني حِيْن تخلفت عَنهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَة وَاللّٰه مَا جمعت قبلهَا راحلتين قطّ حَتّٰى جمعتهما فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَة وَلَمْ يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيد غَزْوَة اِلَّا ورى بغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَت تِلْكَ الْغَزْوَة فغزاهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حر شَدِيْد واستقبل سفرا بَعيدا ومفاوز واستقبل عدوا كثيرا فجلا لِلْمُسْلِمين اَمرهم لِيَتَاَهَّبُوا اهبة غزوهم وَاَخْبرهُمْ بوجههم الَّذِيْ يُرِيد الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكثير لَا يجمعهُمْ كتاب حَافظ يُرِيد بِذٰلِكَ الدِّيوَان

قَالَ كَعْب فَقل رجل يُرِيد اَن يتغيب اِلَّا ظن اَن ذٰلِكَ سيخفى مَا لم ينزل فِيْهِ وَحي من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وغزا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَة حِيْن طابت الثِّمَار والظلال فَاَنا اِلَيْهَا اصعر فتجهز رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والمسلمون مَعَه وطفقت اغدو لكي اتجهز مَعَهم فارجع وَلَمْ اقض شَيْئًا وَاَقُوْل فِيْ نَفسِي اَنا قَادر على ذٰلِكَ اِذا اردت وَلَمْ يزل ذٰلِكَ يتمادى بِي حَتّٰى اسْتمرّ بِالنَّاسِ الْجد فَاَصْبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غاديا والمسلمون مَعَه وَلَمْ اقض من جهازي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْت فَرَجَعت وَلَمْ اقض شَيْئًا فَلَمْ يزل ذٰلِكَ يتمادى بِي حَتّٰى اَسْرعُوْا وتفارط الْغَزْو فهممت اَن ارتحل فادركهم فيا لَيْتَني فعلت ثُمَّ لم يقدر لي ذٰلِكَ وطفقت اِذا خرجت فِي النَّاس بعد خُرُوْج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحزنني اَنِّيْ لَا ارى لي اُسْوَة اِلَّا رجلا مغموصا عَلَيْهِ فِي النِّفَاق اَوْ رجلا مِمَّن عذر اللّٰه من الضُّعَفَاء وَلَمْ يذكرنِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بلغ تَبُوك فَقَالَ وَهُوَ جَالس فِي الْقَوْم بتبوك مَا فعل كَعْب بن مَالك فَقَالَ رجل من بني سَلمَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبسه برْدَاهُ وَالنَّظَر فِيْ عطفيه فَقَالَ لَهُ معَاذ بن جبل بئْسَمَا قلت وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا علمنَا عَلَيْهِ اِلَّا خيرا فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ على ذٰلِكَ فَرَاَى رجلا مبيضا يَزُول بِهِ السراب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كن اَبَا خَيْثَمَة فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَة الْاَنْصَارِيّ وَهُوَ الَّذِيْ تصدق بِصَاع التَّمْر حِيْن لمزه الْمُنَافِقُوْنَ

قَالَ كَعْب فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد توجه قَافِلًا من تَبُوك حضرني بثي فطفقت اتذكر الْكَذِب وَاَقُوْل بِمَا اخرج من سخطه غَدا واستعين على ذٰلِكَ بِكُل ذِيْ رَاْي من اَهْلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد ظلّ قادما زَاح عني الْبَاطِل حَتّٰى عرفت اَنِّيْ لن انجو مِنْهُ بِشَيْءٍ اَبَدًا فاجمعت صدقه وَصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قادما وَكَانَ اِذا قدم من سفر بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جلس لِلنَّاسِ فَلَمَّا فعل ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فطفقوا يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ ويحلفون لَهُ وَكَانُوْا بضعَة وَثَمَانِيْنَ رجلا فَقبل مِنْهُم علانيتهم وبايعهم واستغفر لَهُمْ ووكل سرائرهم اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى جِئْت فَلَمَّا سلمت تَبَسم تَبَسم الْمُغْضب ثُمَّ قَالَ تعال فَجِئْت اَمْشِي حَتّٰى جَلَست بَيْن يَدَيْهِ فَقَالَ لي مَا

خلفك الم تكن قد ابتعت ظهرك قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰه لَو جَلَسۡت عِنۡد غَيۡرك من اَهۡلِ الدُّنۡيَا لرأيت اَنِّيۡ ساخرج من سخطه بِعُذۡر وَلَقَد اَعۡطَيۡت جدلا وَلٰكِنِّيۡ وَاللّٰه لقد علمت لَئِن حدثتك الۡيَوۡم حَدِيۡثٍ كذب ترضى بِه عنى ليوشكن اللّٰه اَن يسخطك عَلَيّ وَلَئِن حدثتك حَدِيۡثٍ صدق تجد عَلَيّ فِيۡهِ اِنِّيۡ لارجو فِيۡهِ عُقبى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

وَفِيۡ رِوَايَةٍ عَفو اللّٰه وَاللّٰه مَا كَانَ لِيۡ من عذر مَا كنت قطّ اقوى وَلَا ايسر منى حِيۡن تخلفت عَنۡك قَالَ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اما هٰذَا فَقَدۡ صدق فَقُمۡ حَتّٰى يقۡضِي اللّٰه فِيۡك فَقُمۡت وثار رجال من بني سَلِمَةَ فَاتبعُوۡنِي فَقَالُوۡا وَاللّٰه مَا علمناك اذنبت ذَنبا قبل هٰذَا لقد عجزت فِيۡ اَن لَا تكون اعتذرت اِلٰى رَسُوۡلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعتذر اِلَيۡهِ الۡمُخَلفُوۡنَ فَقَدۡ كَانَ كافيك ذَنۡبك اسۡتِغۡفَار رَسُوۡلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لَك قَالَ فوَاللّٰهِ مَا زَالُوۡا يؤنبونني حَتّٰى اردۡت اَن ارجع اِلٰى رَسُوۡلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فاكذب نَفۡسِي قَالَ ثُمَّ قلت لَهُمۡ هَلۡ لَقِي هٰذَا معي اَحد قَالُوۡا نَعَمۡ لَقِيَه مَعَك رجلَانِ قَالَا مثل مَا قلت وَقِيۡلَ لَهما مَا قِيۡلَ لَك قَالَ قُلۡتُ من هما قَالُوۡا مرَارَة بن ربيعَة العامرى وهلال بن اُمَيَّة الوَاقِفِي قَالَ فَذكرُوا لي رجلَيۡنِ صالحين قد شَهدا بَدۡرًا فِيۡهِمَا اُسۡوَة قَالَ فمضيت حَتّٰى ذكروهما لي قَالَ وَنهى رَسُوۡلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ الۡمُسۡلِمين عَن كلامنا اَيهَا الثَّلَاثَة من بَيۡن من تخلف عَنۡهُ

قَالَ فَاجۡتَنَبَنَا النَّاس اَوۡ قَالَ تغيرُوا لنا حَتّٰى تنكرت لي فِيۡ نَفۡسِي الۡاَرۡض فَمَا هِيَ بِالۡاَرۡضِ الَّتِيۡ اعرف فلبثنا على ذٰلِكَ خمسين لَيۡلَة فَاَمَّا صَاحِبَايَ فاستكانا وقعدا فِيۡ بيوتهما يَبۡكِيَانِ وَاَما اَنا فَكنت اشب الۡقَوۡم واجلدهم فَكنت اخرج فَاَشۡهد الصَّلَاة واطوف فِيۡ الۡاَسۡوَاق فَلَا يكلمني اَحد وَآتِيۡ رَسُوۡلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيۡ مَجۡلِسه بعد الصَّلَاة فَاسلم فَاَقُوۡل فِيۡ نَفۡسِي هَلۡ حرك شَفَتَيۡهِ برد السَّلَام ام لَا ثُمَّ اُصَلِّي قَرِيۡبًا مِنۡهُ واسارقه النّظر فَاِذَا اَقبلت على صَلَاتي نظر اِلَيَّ فَاِذَا الۡتفت نَحۡوه اعرض عني حَتّٰى اِذا طَال عَلَيّ ذٰلِكَ من جفوة الۡمُسۡلِمين مشيت حَتّٰى تسورت جِدَار حَائِط اَبِيۡ قَتَادَة وَهُوَ ابۡن عمي وَاَحَبُّ النَّاس اِلَيَّ فَسلمت عَلَيۡهِ فوَاللّٰهِ مَا رد عَلَيّ السَّلَام فَقُلۡتُ يَا اَبَا قَتَادَة اُنۡشُدك بِاللّٰهِ هَلۡ تعلمن اَنِّيۡ اُحِبُّ اللّٰه وَرَسُوۡله قَالَ فَسكت فعدت فناشدته فَسكت فعدت فناشدته فَقَالَ اللّٰه وَرَسُوۡله اَعۡلَمُ فَفَاضَتۡ عَيۡنَايَ وتوليت حَتّٰى تسورت الۡجِدَار فَبينا اَنا اَمۡشِي فِيۡ سوق الۡمَدِيۡنَة اِذا نبطي من اَنۡبَاط اَهۡلِ الشَّام مِمَّن قدم بِطَعَام يَبِيۡعهُ بِالۡمَدِيۡنَة يَقُوۡلُ من يدل على كَعۡب بن مَالك قَالَ فَطَفِقَ النَّاس يشيرُوۡنَ لَهٗ اِلَيَّ حَتّٰى جَاءَنِيۡ فَدفع اِلَيَّ كتابا من ملك غَسَّان وَكنت كَاتبا فَقَرَاۡته فَاِذَا فِيۡهِ اما بعد فَاِنَّهٗ قد بلغنَا اَن صَاحبك قد جفاك وَلَمۡ يجعلك اللّٰه بدار هوان وَلَا مضيعة فَالۡحق بِنَا نواسك قَالَ فَقُلۡتُ حِيۡن قراتها وَهٰذِهٖ اَيۡضًا من الۡبَلَاء فَتَيَمَّمت بهَا التَّنور فسجرتها حَتّٰى اِذا مَضَت اَرۡبَعُوۡنَ من الۡخمسين واستلبث الۡوَحۡي وَاِذَا رَسُوۡل رَسُوۡلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يأتيني فَقَالَ اِن رَسُوۡلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَاۡمُرك اَن تَعۡتَزِل امۡرَاَتك

قَالَ فَقُلۡتُ اطلقها اَم مَاذَا افعل قَالَ لَا بل اعتزلها فَلَا تقربهَا وَاَرۡسل اِلٰى صَاحِبِي بِمثل ذٰلِكَ قَالَ فَقُلۡتُ

لامراتي الحقي باهلك فكوني عِندهم حَتّٰى يقضِي اللّٰه فِيْ هٰذَا الْآمر قَالَ فَجَاءَتْ امْرَاَة هِلَال بن اُمَيَّة رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هِلَال بن اُمَيَّة شيخ ضائع لَيْسَ لَهُ خَادِم فَهَلْ تكره اَن اخدمه قَالَ لَا وَلٰكِن لَا يقربنك قَالَت اِنَّهُ وَاللّٰه مَا بِهِ حَرَكَة اِلٰى شَيْءٍ وَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يبكي مُنْذُ كَانَ من امره مَا كَانَ اِلٰى يَوْمه هٰذَا قَالَ فَقَالَ لي بعض اَهلِيْ لَو اسْتَاْذَنت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اذن لامْرَاَة هِلَال بن اُمَيَّة اَن تخدمه قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰه لَا اَسْتَاْذن فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يدريني مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا استاذنته فِيْهَا وَاَنا رجل شَاب قَالَ فَلَبِثت بِذٰلِكَ عشر لَيَال فكمل لنا خَمْسُوْنَ لَيْلَة من حِيْن نهى عَن كلامنا

قَالَ ثُمَّ صليت صَلَاة الصُّبْح صباح خمسين لَيْلَة على ظهر بَيت من بُيُوتنَا فَبينا اَنا جَالس على الْحَالة الَّتِيْ ذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ منا قد ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْض بِمَا رَحُبَتْ سَمِعت صَوْت صارخ اَوْفى على سلع يَقُوْلُ بِاَعْلٰى صَوته يَا كَعْب بن مَالك ابشر قَالَ فَخَرَرْت سَاجِدا وَعلمت اَن قد جَاءَ فرج قَالَ وَاذن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاس بتوبة اللّٰه علينا حِيْن صلى صَلَاة الْفجْر فَذهب النَّاس يبشروننا فَذهب قبل صَاحِبي مبشرُوْنَ وركض رجل اِلَيَّ فرسا وسعى سَاع من اسلم من قبلي وَاَوْفى على الْجَبَل فَكَانَ الصَّوْت اسْرع من الْفرس فَلَمَّا جَاءَنِيْ الَّذِيْ سَمِعت صَوْته يبشرني نزعت لَهُ ثوبي فكسوتهما اِيَّاه ببشارته وَاللّٰه مَا املك غَيرهمَا يَوْمَئِذٍ واستعرت ثَوْبَيْنِ فلبستهما وَانْطَلَقت ايمم رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتلقاني النَّاس فوجا فوجا يهنئوني بِالتَّوْبَة وَيَقُوْلُوْنَ وليهنك تَوْبَة اللّٰه عَلَيْك حَتّٰى دخلنَا الْمَسْجد فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حوله النَّاس فَقَامَ طَلْحَة بن عبيد اللّٰه يُهَرْوِل حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَّاَنِيْ وَاللّٰه مَا قَامَ اِلَيَّ رجل من الْمُهَاجِرين غَيره

قَالَ فَكَانَ كَعْب لَا ينساها لطَلْحَة

قَالَ كَعْب فَلَمَّا سلمت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَبرق وَجهه من السرُوْر قَالَ ابشر بِخَير يَوْم مر عَلَيْك مُنْذُ وَلدتك امك قَالَ فَقُلْتُ اَمن عنْدك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ام من عِنْد اللّٰه قَالَ بل من عِنْد اللّٰه وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سر استنار وَجهه حَتّٰى كَاَن وَجهه قِطْعَة قمر قَالَ وَكُنَّا نَعْرِف ذٰلِك قَالَ فَلَمَّا جَلَست بَيْن يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن من تَوْبَتِيْ اَن اَنْخَلِع من مَالِيْ صَدَقَة اِلَى اللّٰه وَاِلٰى رَسُوْله فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امسك عَلَيْك بعض مَالك فَهُوَ خير لَك قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ امسك سهمي الَّذِيْ بِخَيْبَر قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا انجاني اللّٰه بِالصّدقِ وَاِن من تَوْبَتِي اَن لَا احدث اِلَّا صدقا مَا بقيت قَالَ فواللّٰهِ مَا علمت اَحَدًا ابلاه اللّٰه فِيْ صدق الحَدِيْث مُنْذُ ذكرت ذٰلِكَ لرَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يومي هٰذَا وَاِنِّيْ لأرجو اَن يحفظني اللّٰه فِيْمَا بَقِي

قَالَ فَاَنْزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لقد تَابَ اللّٰه على النَّبِي والمهاجرين وَالْاَنْصَار الَّذِيْنَ اتَّبعُوْهُ فِيْ سَاعَة الْعسرَة حَتّٰى بلغ اِنَّهُ بهم رؤوف رَحِيْم

وَعَلَى الثَّلاثَةِ الَّذِيْنَ خلفوا حَتّٰى اِذا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْض بِمَا رَحُبَتْ- حَتّٰى بلغ --اتّقوا اللّٰه وَكُونُوْا مَعَ الصَّادِقِين (التَّوبَة)

قَالَ كَعْب وَاللّٰه مَا انعم اللّٰه عَلَيّ من نعْمَة قطّ بعد اِذْ هَدَانِيْ اللّٰه لِلْاِسْلَامِ أعظم فِيْ نَفسِي من صدقي لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن لَا اكون كذبته فَاهْلك كَمَا هلك الَّذِيْنَ كذبُوا اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِلَّذِيْنَ كذبُوا حِيْن نزل الْوَحْي شَرّ مَا قَالَ لاحَد فَقَالَ سيحلفون بِاللّٰهِ لكم اِذا انقلبتم اِلَيْهِمْ لتعرضوا عَنْهُم فاعرضوا عَنْهُم اِنَّهُم رِجْس وماواهم جَهَنَّم جَزَاء بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ يحلفُوْنَ لكم لترضوا عَنْهُم فَاِن ترضوا عَنْهُم فَاِن اللّٰه لَا يرضى عَن الْقَوْم الْفَاسِقين (التَّوبَة) قَالَ كَعْب كُنَّا خلفنا اَيهَا الثَّلاثَة عَن اَمر اُولَئِكَ الَّذِيْنَ قبل مِنْهُم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن حلفوا لَهُ فبايعهم واستغفر لَهُمْ وارجأ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امرنَا حَتّٰى قضى اللّٰه تَعَالٰى فِيْهِ بذلك

قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلاثَة الَّذِيْنَ خلفوا وَلَيْسَ الَّذِيْ ذكره مَا خلفنا تخلفنا عَن الْغَزْو وَاِنَّمَا هُوَ تخليفه اِيَّانَا وارجاؤه أمرنَا عَمَّن حلف لَهُ وَاعْتذر اِلَيْهِ فَقبل مِنْهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِهِ مفرقا مُخْتَصرًا وروى التِّرْمِذِيّ قِطْعَة من اَوله ثُمَّ قَالَ وَذكر الحَدِيْث

ورى عَن الشَّيْء اِذا ذكره بِلَفْظ يدل عَلَيْهِ اَوْ على بعضه دلَالَة خُفْيَة عِنْد السَّامع المفاز والمفازة هِيَ الفلاة لَا مَاء بهَا

يتمادى بِي اَي يتطاول ويتاخر وَقَوله تفارط الْغَزْو اَي فَاتَ وقته من اَرَادَهُ وَبعد عَلَيْهِ اِدْرَاكه المغموص بالغين وَالصَّاد المعجمتين هُوَ الْمَعِيب الْمشَار اِلَيْهِ بِالْعَيْبِ وَيَزُول بِهِ السراب اَي يظْهر شخصه خيالا فِيْهِ اَوْفى على سلع اَي طلع عَلَيْهِ وسلع جبل مَعْرُوف فِيْ اَرْض الْمَدِيْنَة ايمم اَي اقصد أرجأ امرنَا اَخره والارجاء التَّاخِير وَقَوله فَاَنا اِلَيْهَا اصعر بِفَتْح الْهمزَة وَالْعين الْمُهْملَة جَمِيْعًا وَسُكُوْن الصَّاد الْمُهْملَة اَي اميل اِلَى الْبَقَاء فِيْهَا وأشتهي ذٰلِكَ والصعر الْميل وَقَالَ الْجَوْهَرِي فِي الخد خَاصَّة

❀❀ عبداللہ بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا' جو اس بارے میں تھا کہ جب وہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی' میں کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا' صرف غزوہ تبوک میں ایسا ہوا تھا' اس کے علاوہ میں غزوہ بدر میں بھی شریک نہیں ہوا تھا' لیکن اس میں شریک نہ ہونے والے کسی شخص پر عتاب نہیں کیا گیا تھا' اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ مسلمان' قریش کے قافلے کی تلاش میں نکلے تھے' لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلے سے طے شدہ صورت حال کے بغیر انہیں اور ان کے ان دشمن کو اکٹھا کر دیا تھا (جس کی وجہ سے غزوہ بدر رونما ہوا تھا) میں شب عقبہ میں بھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' جب ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا' اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس کے بدلے میں' مجھے غزوہ بدر کی شرکت کا شرف حاصل ہوا ہوتا' اگرچہ لوگوں میں غزوہ بدر کا ذکر شب عقبہ سے زیادہ ہوتا ہے۔

میرا واقعہ یہ ہے: جب میں غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا' اس وقت میں جتنا قوی تھا' میں اس سے پہلے کبھی اتنا طاقتور نہیں تھا' اور اس سے پہلے کبھی اتنا خوشحال نہیں تھا' جب میں اس غزوہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا' اللہ کی قسم اس سے پہلے کبھی میرے پاس دو سواریاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں' لیکن اس غزوۂ تبوک کے موقع پر میرے پاس دو سواریاں بھی تھیں' نبی اکرم ﷺ جب بھی کسی غزوہ میں شرکت کے لئے تشریف لے جاتے تھے' تو پہلے اظہار نہیں کرتے تھے' لیکن اس غزوہ کے موقع پر' جب نبی اکرم ﷺ نے ارادہ کیا' تو وہ شدید گرمی اور طویل سفر والا غزوہ تھا' جس میں ویرانوں کو عبور کرنا تھا' اور اس میں بہت سے دشمن کا سامنا کرنا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے سامنے اصل صورت حال واضح کر دی' تا کہ وہ لوگ اپنی جنگ کے لئے اچھی طرح تیاری کر لیں' آپ ﷺ نے انہیں منزل مقصود کے بارے میں بھی بتا دیا' جہاں مسلمانوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانا تھا' اس وقت یہ نہیں ہوتا تھا کہ لوگوں کے نام سرکاری دیوانوں میں نوٹ کیے جاتے تھے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو بھی شخص اس جنگ میں حصہ نہیں لینا چاہتا تھا' وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اس کا معاملہ پوشیدہ رہے گا' جب تک اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وحی نازل نہیں ہوتی' جب نبی اکرم ﷺ اس غزوہ میں شرکت کے لئے روانہ ہونے لگے تو اس وقت پھل تیار ہو چکے تھے' سائے پھیل چکے تھے' میں ان کی دیکھ بھال کر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ سامان تیار کر رہے تھے مسلمان بھی سامان تیار کر رہے تھے' میں جاتا تھا' تا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ تیاری کروں' پھر میں واپس آ جاتا تھا' میں کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا' لیکن میں یہ سوچتا تھا کہ میں جب بھی ارادہ کروں گا' تو یہ کام کر لوں گا' میں مسلسل اسی گومگو کا شکار رہا' یہاں تک کہ لوگوں نے تیاری مکمل کر لی' اگلے دن صبح روانہ ہونا تھا' اور آپ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روانہ ہونا تھا' لیکن میری تیاری مکمل نہیں ہوئی تھی' میں صبح گیا اور میں پھر واپس آ گیا اور میں نے کوئی تیاری نہیں کی' میں اسی طرح کوتاہی کا شکار رہا' یہاں تک کہ وہ لوگ تیزی کے ساتھ روانہ ہو گئے اور دور چلے گئے' میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں سوار ہو کر ان تک پہنچ جاؤں گا۔

اے کاش! میں ایسا کر لیتا' لیکن میرے لئے ایسا کرنا ممکن نہیں تھا' نبی اکرم ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد میں آتا تھا لوگوں کے درمیان جاتا تھا' تو یہ چیز مجھے غمگین کرتی تھی کہ میری طرح پیچھے صرف وہ لوگ رہے تھے' جن کے بارے میں منافقت کا شبہ پایا جاتا تھا' یا وہ لوگ رہ گئے تھے' جنہیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا تھا' جو ضعیف تھے' تبوک پہنچنے تک نبی اکرم ﷺ کو میرا خیال نہیں آیا' وہاں پہنچ کر ایک دن آپ ﷺ لوگوں کے درمیان' تبوک میں تشریف فرما تھے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: کعب بن مالک کا کیا معاملہ ہے؟ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی دو چادروں نے اور اس کی خوشحالی نے اسے روکے رکھا' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم نے بری بات کہی ہے' اللہ کی قسم یا رسول اللہ! ہمیں اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے' نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے' آپ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے' اسی دوران آپ ﷺ نے دور سے کسی شخص کے ہیولی کو محسوس کیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہو! تو وہ حضرت ابوخیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ تھے' یہ وہی صاحب ہیں' جنہوں نے کھجوروں کا ایک صاع صدقہ کیا تھا' تو منافقین نے ان پر تنقید کی تھی۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ نبی اکرم ﷺ تبوک سے واپسی کے لئے روانہ ہو گئے ہیں' تو مجھے پریشانی نے گھیر لیا' میں یہ سوچتا تھا کہ میں کیا غلط بیانی کروں' جس کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی ناراضگی سے نکل آؤں؟ میں

نے اس بارے میں ہر سمجھ دار شخص سے مشورہ کیا' جب یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لانے والے ہیں' تو باطل مجھ سے دور ہو گیا اور مجھے یہ بات پتہ چل گئی کہ میں جھوٹ کے ذریعے کبھی نجات نہیں پا سکتا' تو میں نے سچ بولنے کا ارادہ کر لیا۔

اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے' آپ ﷺ جب بھی تشریف لاتے تھے' تو پہلے مسجد میں آتے تھے' وہاں دو رکعت ادا کرتے تھے' پھر لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہو جاتے تھے' جب آپ ﷺ نے ایسا کیا (یعنی جب آپ ﷺ لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوئے) تو پیچھے رہ جانے والے لوگ' آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور آپ ﷺ کے سامنے عذر پیش کرنے لگے' اور آپ ﷺ کے سامنے قسمیں اٹھانے لگے' ان لوگوں کی تعداد اسّی سے کچھ زیادہ تھی' نبی کریم ﷺ ان لوگوں کی ظاہری چیز کو ان سے قبول کرتے تھے' ان سے بیعت لیتے تھے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے تھے' آپ ﷺ ان کے پوشیدہ معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے تھے۔

یہاں تک کہ جب میں آیا اور میں نے سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ یوں مسکرائے' جیسے کوئی شخص ناراضگی کے عالم میں مسکراتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آگے آجاؤ! میں چلتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا' آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے؟ کیا تم نے سواری کا جانور خرید نہیں لیا تھا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر میں آپ کی بجائے' کسی اور دنیادار شخص کے پاس بیٹھا ہوا ہوتا' تو میرا یہ خیال ہے کہ میں نے کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے نکل جانا تھا' کیونکہ مجھے بات چیت کرنے کی صلاحیت عطا کی گئی ہے' لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ پتہ ہے کہ اگر میں آج آپ کے سامنے جھوٹ بولوں گا اور اس کے ذریعے آپ مجھ سے راضی ہو جائیں گے' تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا' اور اگر آج میں آپ کے ساتھ سچ بولوں گا' جس کے نتیجے میں آپ مجھ سے ناراض ہوں گے' تو مجھے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ انجام بہر حال اچھا ہوگا (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) مجھے اللہ تعالیٰ سے معافی کی امید ہے' اللہ کی قسم میرا کوئی عذر نہیں ہے' میں اس سے پہلے کبھی اتنا طاقتور نہیں تھا' اور اتنا زیادہ خوشحال نہیں تھا' (جتنا اس وقت تھا) جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا ہے' تم اٹھ جاؤ! جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ نہیں دیتا' میں وہاں سے اُٹھا تو بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے آئے اور ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں ہمیں نہیں علم کہ اس سے پہلے کبھی تم نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہو کیا تم اس بات سے عاجز آ گئے تھے کہ تم نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی معذرت پیش کر دیتے؟ جس طرح پیچھے رہنے والے دوسروں لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے معذرت کی تھی' تو تمہارے گناہ کے لئے نبی اکرم ﷺ کا تمہارے حق میں دعائے مغفرت کرنا تمہارے لئے کافی ہو جاتا' حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم وہ لوگ مسلسل مجھے تنبیہ کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس جا کر اپنی پہلی بات کو غلط قرار دیتا ہوں' پھر میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا: کیا اس طرح کی صورت حال کسی اور کے ساتھ بھی پیش آئی ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: جی ہاں! دو آدمیوں کے ساتھ اس طرح کی صورت حال پیش آئی ہے انہوں نے بھی وہی بات کہی ہے' جو تم نے کہی (یعنی کوئی عذر پیش نہیں کیا) اور ان دونوں کو بھی وہی ہدایت دی گئی ہے' جو تمہیں دی گئی ہے میں نے دریافت کیا: وہ دو حضرات کون ہیں؟ ان لوگوں نے بتایا: حضرت مرارہ بن ربیعہ عامری رضی اللہ عنہ اور حضرت ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہ۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے میرے سامنے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا تھا' جو غزوۂ بدر میں شرکت کر چکے تھے

تو ان کے طریقے کی پیروی ہی نمونہ تھی جب ان لوگوں نے میرے سامنے ان دونوں حضرات کا ذکر کر دیا' تو میں آ گیا' نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو ہم تین افراد کے ساتھ کلام کرنے سے منع کر دیا' جو نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے (اور انہوں نے کوئی عذر پیش نہیں کیا تھا) راوی کہتے ہیں: لوگوں نے ہم سے اجتناب کرنا شروع کر دیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لوگوں کی صورت حال ہمارے لئے تبدیل ہوگئی' یہاں تک کہ زمین بھی مجھے اپنے لئے مختلف محسوس ہوتی تھی' یہ وہ جگہ ہی نہیں تھی' جس کو میں جانتا تھا' اسی طرح پچاس دن گزر گئے۔

میرے باقی دونوں ساتھی' تو اپنے گھر میں ہی بیٹھے رہتے تھے اور روتے رہتے تھے' میں ان دونوں کے مقابلے میں نوجوان اور مضبوط جسم کا مالک تھا' میں باہر نکلتا تھا' نماز میں شریک ہوتا تھا' بازار میں گھومتا پھرتا تھا' لیکن کوئی میرے ساتھ بات چیت نہیں کرتا تھا' نبی اکرم ﷺ جب نماز کے بعد تشریف فرما ہوتے تھے' تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آتا تھا' جب میں سلام کرتا تھا' تو پھر میں دیکھتا تھا کہ کیا آپ نے سلام کا جواب دینے کے لئے ہونٹوں کو حرکت دی ہے یا نہیں؟ میں نبی اکرم ﷺ کے قریب ہی نماز ادا کرتا تھا' اور چوری چھپے آپ ﷺ کو دیکھا کرتا تھا' جب میں اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوتا تھا' تو آپ ﷺ بھی میری طرف دیکھ لیتے تھے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوتا تھا' تو آپ ﷺ رُخ دوسری طرف کر لیتے تھے' یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی لاتعلقی میرے لیے طویل ہوگئی' تو میں چلتا ہوا آیا اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اندر آ گیا' وہ میرے چچازاد تھے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ تھے' میں نے انہیں سلام کیا' اللہ کی قسم انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا' میں نے کہا: ابوقتادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہے میں نے اپنی بات دہرائی اور دوبارہ انہیں اللہ کا واسطہ دیا' وہ پھر خاموش رہے' میں نے اپنی دہرائی اور پھر انہیں اللہ کا واسطہ دیا' تو انہوں نے (صرف یہ) جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور میں وہاں سے دیوار پار کر کے واپس آ گیا' ابھی میں مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہا تھا' تو اسی دوران اہل شام کا ایک نبطی' جو مدینہ منورہ میں فروخت کرنے کے لئے اناج لے کے آیا ہوا تھا' وہ یہ کہہ رہا تھا کعب بن مالک کے بارے میں کون میری رہنمائی کرے گا؟ تو لوگوں نے اشارہ کر کے میری طرف متوجہ کیا' وہ میرے پاس آیا اور اس نے غسان کے بادشاہ کا خط میرے حوالے کیا' میں کیونکہ پڑھا لکھا تھا' تو میں نے اس خط کو پڑھا' تو اس میں یہ تحریر تھا:

''امابعد! ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ تمہارے آقا نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں رسوائی اور ضائع ہونے کی جگہ میں نہیں رہنے دے گا' تم ہم سے آملو ہم تمہارا بھرپور خیال رکھیں گے''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے وہ خط پڑھا' تو میں نے سوچا' یہ ایک اور مصیبت ہے' میں نے وہ خط لے جا کر تندور میں ڈال دیا' یہاں تک کہ جب پچاس دنوں میں سے چالیس دن گزر گئے' اور اس دوران وحی نازل نہیں ہوئی' تو اسی دوران نبی اکرم ﷺ کا قاصد میرے پاس آیا اور بولا: اللہ کے رسول نے تمہیں حکم دیا کہ تم اپنی بیوی سے لاتعلق رہو' میں نے دریافت کیا: کیا میں اسے طلاق دے دوں؟ یا پھر میں کیا کروں؟ اس نے کہا: جی نہیں! بس تم اس سے لاتعلق رہو اور اس کے قریب نہ جانا' نبی اکرم ﷺ نے میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی اس کی مانند پیغام بھیجا تھا' میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے میکے والوں کی طرف چلی جاؤ اور وہیں رہو! جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیتا' حضرت ہلال ابن

امیہ ﷺ کی اہلیہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضرت ہلال بن امیہ ﷺ ایک بوڑھے عمر رسیدہ آدمی ہیں ان کا کوئی خدمت گزار بھی نہیں ہے کیا آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ میں ان کی خدمت کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن وہ تمہارے قریب نہ آنے پائے اس خاتون نے عرض کی: اللہ کی قسم! انہوں نے (آپ کے منع کرنے کے بعد سے لے کر) اب تک ایسی کوئی حرکت نہیں کی اللہ کی قسم! وہ مسلسل روتے رہتے ہیں جب سے آپ نے انہیں حکم دیا ہے اور آج کا دن آ گیا ہے حضرت کعب ﷺ بیان کرتے ہیں: میرے گھر والوں میں سے کسی نے مجھ سے کہا اگر تم نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگ لیتے (تو مناسب تھا) نبی اکرم ﷺ نے ہلال بن امیہ کی بیوی کو بھی تو یہ اجازت دی ہے کہ وہ ان کی خدمت کرتی رہے میں نے کہا: اللہ کی قسم میں اس عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت نہیں لوں گا مجھے نہیں معلوم کہ جب میں اس عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت لوں گا تو نبی اکرم ﷺ مجھے کیا جواب دیں گے؟ میں ایک نوجوان شخص ہوں (سارے کام خود کر سکتا ہوں)۔

حضرت کعب ﷺ بیان کرتے ہیں: اسی طرح دس دن مزید گزر گئے اور ہمارے ساتھ بات چیت پر پابندی لگے ہوئے پچاس دن پورے ہو گئے اس کے بعد میں پچاسویں رات کی صبح فجر کی نماز ادا کر کے اپنے گھر کی چھت پر موجود تھا میں وہیں بیٹھا ہوا تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے کہ میری اپنی ذات میرے لئے تنگی کا باعث ہو گئی تھی اور زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود میرے لئے تنگ ہو گئی تھی اسی دوران میں نے ''سلع'' پہاڑ کے اوپر سے کسی شخص کو بھرپور بلند آواز میں یہ کہتے ہوئے سنا: اس نے اپنی بلند ترین آواز میں یہ کہا: ''اے کعب بن مالک! آپ کے لیے خوشخبری ہے'' تو میں سجدے میں گر گیا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ اب کشادگی آ گئی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے جب فجر کی نماز ادا کر لی تو آپ ﷺ نے لوگوں کو یہ بات بتائی کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے تو لوگ ہماری طرف ہمیں خوشخبری سنانے کے لئے چل پڑے میری طرف بھی دو آدمی خوشخبری سنانے کے لئے آئے تھے ان میں سے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر آ رہا تھا اور دوسرا اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جو دوڑتا ہوا آ رہا تھا وہ پہاڑ پر چڑھ گیا تو اس کی آواز گھوڑے سے پہلے (مجھ تک) پہنچ گئی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی جس نے مجھے خوشخبری دی تھی تو میں نے اپنا لباس اتار کر وہ اسے پہننے کے لئے دے دیا یہ اس کی سنائی ہوئی خوشخبری کی وجہ سے تھا اللہ کی قسم میرے پاس اس وقت اس لباس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا میں نے عاریت کے طور پر دو کپڑے لئے انہیں پہنا اور نکل کھڑا ہوا میرا ارادہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا تھا راستے میں مجھے لوگ گروہ در گروہ ملتے اور توبہ قبول ہونے کے حوالے سے مجھے مبارکباد دیتے کہ تمہیں مبارک ہو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے۔

یہاں تک کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے وہاں نبی اکرم ﷺ تھے اور آپ ﷺ کے اردگرد لوگ موجود تھے حضرت طلحہ بن عبیداللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تیزی سے چلتے ہوئے آئے انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے اُن کے علاوہ کوئی اور اُٹھ کر میری طرف نہیں آیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت کعب ﷺ حضرت طلحہ ﷺ کی اس بات کو کبھی نہیں بھولے۔

حضرت کعب ﷺ بیان کرتے ہیں: جب میں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک خوشی کی وجہ سے

جگمگا رہا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں اپنی پیدائش کے بعد سے لے کر اب تک کے سب سے بہترین دن کی مبارک ہو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ آپ کی طرف سے ہے؟ یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے (حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک یوں جگمگانے لگتا تھا' جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے' تو ہمیں اس بات سے پتہ چل جاتا تھا (کہ آپ ﷺ کا مزاج خوش گوار ہے)۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھا' تو میں نے عرض کی' یارسول اللہ! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ میں اپنے مال سے علیحدگی اختیار کر کے اسے صدقے کے طور پر' اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں پیش کردوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے مال کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے' میں نے عرض کی: پھر خیبر میں موجود اپنا حصہ' میں اپنے پاس رکھتا ہوں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچائی کی وجہ سے نجات عطا کی ہے اور میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اب میں جب تک زندہ رہوں گا' ہمیشہ سچ بولوں گا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے نہیں علم کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو سچ بولنے کے حوالے سے' اس طرح کی آزمائش کا شکار کیا ہو' جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی ہے' اس کے بعد سے لے کر آج تک' میں نے (کبھی غلط بیانی نہیں کی) اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ' باقی کی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اللہ تعالیٰ نے نبی کی' مہاجرین کی اور انصار کی توبہ قبول کی' اور ان لوگوں کی' جنہوں نے تنگی کی گھڑی میں ان لوگوں کی پیروی کی''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''بے شک وہ ان کے بارے میں مہربان اور رحم کرنے والا ہے' اور ان تین لوگوں کی' جن کے معاملے کو مؤخر کر دیا گیا تھا' یہاں تک کہ زمین' اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود' ان پر تنگ ہوگئی تھی''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ!''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی جو ہدایت نصیب کی تھی' اس کے بعد' اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کوئی ایسا انعام نہیں کیا' جو میرے نزدیک اس بات سے زیادہ عظیم ہو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سچ بیانی کی تھی' اگر میں آپ ﷺ کے ساتھ جھوٹ بولتا' تو میں ہلاکت کا شکار ہو جاتا' جس طرح وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے' جنہوں نے غلط بیانی کی تھی' جن لوگوں نے غلط بیانی کی تھی' جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی' تو ان کے بارے میں' وہ برے ترین الفاظ استعمال کیے' جو کسی کے بارے میں استعمال فرمائے ہوں گے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وہ تمہارے سامنے اللہ کے نام کی قسمیں اٹھائیں گے' جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے' تاکہ تم ان سے اعراض کرو' تو تم ان لوگوں سے اعراض کرو' کیونکہ وہ لوگ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے' جو اس چیز کا بدلہ ہے' جو وہ کماتے ہیں' وہ تمہارے سامنے حلف اٹھائیں گے' تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ' اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ' تو اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوگا''۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پیچھے رہنے والے ہم تین افراد تھے کہ جن سے نبی اکرم ﷺ نے اس چیز کو قبول کیا تھا جب ان لوگوں نے آپ ﷺ کے سامنے حلف اٹھایا اور آپ ﷺ کی بیعت کی اور آپ ﷺ نے لوگوں کے لئے دعائے مغفرت کی نبی اکرم ﷺ کو ہمارے بارے میں توقع تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فیصلہ نازل کردیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اوران تین لوگوں کی جن کا معاملہ موخر کردیا گیا تھا''۔

اللہ تعالیٰ نے جو بات ذکر کی ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ ہم لوگ جنگ سے پیچھے رہ گئے تھے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمارے معاملے کو موخر کردیا اور آپ ﷺ کو ہمارے معاملے کے بارے میں یہ توقع تھی جو ان لوگوں سے مختلف تھا جنہوں نے آپ ﷺ کے سامنے حلف اٹھایا تھا اور آپ ﷺ کے سامنے عذر پیش کیا تھا اور آپ ﷺ نے ان لوگوں کے عذر کو قبول کیا تھا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اس کی مانند متفرق مقامات پر مختصر روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے امام ترمذی نے اس روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

''وری عن الشئی'' کا مطلب یہ ہے جب آدمی ایسے الفاظ استعمال کرے جو اس پر یا اس کے کچھ حصے پر سامع کے نزدیک دلالت کرے۔

المفاذ اور المفازہ سے مراد وہ بے آب و گیاہ جگہ ہے جہاں پانی نہ ہو۔

لفظ یتمادی سے مراد یہ ہے کہ وہ لمبا ہو جاتا تھا اور موخر ہو جاتا تھا۔

لفظ تفارط الغزو اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اس کا ارادہ رکھتا تھا اس کا وقت فوت ہو جائے اور اس کے لئے وہاں تک پہنچنا دور ہو جائے۔

لفظ المغموض اس سے مراد وہ عیب والی چیز ہے جس کی طرف عیب کے ساتھ اشارہ کیا جائے۔

لفظ یزدل به السراب اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا شخص ظاہر ہوا جو محسوس ہو رہا تھا۔

لفظ اوفی علی سلع اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس پر چڑھ گیا۔

سلع مدینہ منورہ میں موجود معروف پہاڑ کا نام ہے۔

لفظ ایمم یعنی اقصد (یعنی میں قصد کرتا ہوں)۔

لفظ ارجاء امرنا اس سے مراد یہ ہے کہ اسے موخر کردیا کیونکہ ارجاء کا مطلب تاخیر کرنا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ انا الیها اصعر اس سے مراد یہ ہے کہ میں وہاں باقی رہنے کی طرف مائل ہوا اور میں نے اس بات کی خواہش کی لفظ صعر کا مطلب مائل ہوتا ہے

جوہری کہتے ہیں: یہ خاص طور پر گال (کے ایک طرف لٹک جانے) کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

4435 - وَعَنْ عبادة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لی سِتا من

اَنفسكُمْ اَضمن لكم الْجَنَّةَ اصدقوا اِذا حدثتم واوفوا اِذا وعدتم وادوا اِذا ائتمنتم واحفظوا فروجكم وغضوا ابصاركم وَكفوا اَيْدِيكُم

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنطب عَنهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد ـ قَالَ الْحَافِظ الْمطلب لم يسمع من عبَادَة

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے اپنی ذات کے حوالے سے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' جب تم بات چیت کرو تو سچ بولو جب وعدہ کرو تو پورا کرو' جب امین بنائے جاؤ تو ادائیگی کرو' اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو' اپنی نگاہیں جھکا کے رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روک کے رکھو۔

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن ابودنیا نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' امام حاکم نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: مطلب نامی راوی نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

4436 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تقبلُوا لي سِتا اتقبل لكم الْجَنَّة اِذا حدث اَحَدُكُمْ فَلَا يكذب وَاِذَا وعد فَلَا يخلف وَاِذَا ائْتمن فَلَا يخن غضوا أبصاركم وَكفوا اَيْدِيكُمْ واحفظوا فروجكم

رَوَاهُ اَبُو بَكْرِ بن اَبِي شيبَة وَاَبُو يعلى وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ ورواتهم ثِقَات اِلَّا سعد بن سِنَان

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' جب کوئی شخص بات کرے' تو غلط بیانی نہ کرے' جب وہ وعدہ کرے' تو خلاف ورزی نہ کرے' جب اسے امین بنایا جائے' تو خیانت نہ کرے' اپنی نگاہیں جھکا کے رکھو' اپنے ہاتھ روک کے رکھو اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو''۔

یہ روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ' امام ابویعلیٰ' امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور سعد بن سنان کے علاوہ اس کے تمام ثقہ ہیں۔

4437 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنا زعيم بِبَيْت فِي وسط الْجَنَّة لمن ترك الْكَذِب وَاِن كَانَ مازحا ـ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَاد حسن

وَرَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن مَاجَة فِي حَدِيث تقدم فِي حسن الْخلق

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4437-سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في حسن الخلق - حديث:4188المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد الرحمن - حديث:4795المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند أبو أمامة - سليمان بن حبيب المحاربي قاضي عمر بن عبد العزيز' حديث:7320السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : المزاح لا ترد به الشهادة ما لم يخرج في - حديث:19699المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث:806

''میں اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں' گھر کا ضامن ہوں' جو جھوٹ بولنا ترک کر دیتا ہے' خواہ وہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن ماجہ نے ایک حدیث کے ضمن میں اسے نقل کیا ہے' جو اچھے اخلاق سے متعلق باب میں پہلے گزر چکی ہے۔

4438 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن الْحَارِث بن اَبِي قراد السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِطهُور فَغمسَ يَده فَتَوَضَّأ فتتبعناه فحسوناه فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حملكم على مَا فَعلْتُمْ قُلْنَا حب الله وَرَسُوله قَالَ فَإِن اَحْبَبْتُمْ اَن يحبكم الله وَرَسُوله فأدوا اِذا ائتمنتم واصدقوا اِذا حدثتم وأحسنوا جوَار من جاوركم .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی منگوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں ڈبو کر وضو کیا' بعد میں ہم نے وہ پانی حاصل کیا اور اس کے گھونٹ بھر لیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے جو کچھ کیا ہے' ایسا کیوں کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی وجہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کریں' تو جب تمہیں امین بنایا جائے' تو امانت ادا کرو' جب تم بات چیت کرو تو سچ بولو' اور جو شخص تمہارے ساتھ ہو' (یا پڑوس میں آئے) اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4439 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع اِذا كن فِيك فَلَا عَلَيْك مَا فاتك من الدُّنْيَا حفظ اَمَانَة وَصدق حَدِيْث وَحسن خَلِيقَة وعفة فِي طعمة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ بأسانيد حَسَنَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار باتیں' جب تمہارے اندر ہوں گی' تو تمہیں دنیا کی جو بھی چیز نہ ملے' تو تم پر کوئی نقصان نہیں ہوگا' امانت کی حفاظت کرنا' سچ بولنا' اچھے اخلاق اور کھانے میں احتیاط (یعنی حرام و مشکوک سے پرہیز)''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ابودنیا' امام طبرانی اور امام بیہقی نے حسن اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

4440 - وَعَنِ الْحسن بن عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حفظت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دع مَا يريبك اِلَى مَا لَا يريبك فَإِن الصدْق طمأنينة وَالْكَذِب رِيبَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات یاد ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا تھا)۔

''جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اس چیز کو چھوڑ کر اس چیز کی طرف چلے جاؤ' جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی' کیونکہ سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4441 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ من خير النَّاس قَالَ ذُو الْقلب المخموم وَاللِّسَان الصَّادِق قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قد عرفنَا اللِّسَان الصَّادِق فَمَا الْقلب المخموم قَالَ التقى النقي الَّذِي لَا إِثْم فِيهِ وَلَا بغي وَلَا حسد قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ على أثره قَالَ الَّذِي يشنأ الدُّنْيَا وَيحب الْآخِرَة قُلْنَا مَا نَعْرِف هٰذَا فِينَا إِلَّا رَافع مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ على أثره قَالَ مُؤمن فِي خلق حسن قُلْنَا أما هٰذِه فَفِينَا .

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَتقدم لَفظه وَالْبَيْهَقِيّ وَهٰذَا لَفظه وَهُوَ أتم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مخموم دل والا اور سچی زبان والا اس شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی سچی زبان کا تو ہمیں پتہ ہے' مخموم دل سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پرہیزگار' پاک دصاف' جس میں کوئی گناہ نہ ہو' کوئی سرکشی نہ ہو اور کوئی حسد نہ ہو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے بعد کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو دنیا کو ناپسند کرتا ہو اور آخرت سے محبت کرتا ہو ہم نے عرض کی: اپنے درمیان یہ چیز ہمیں صرف رافع میں ملتی ہے' جو اللہ کے رسول کے غلام ہیں' اس کے بعد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اچھے اخلاق کا مالک ہو ہم نے عرض کی: یہ چیز ہمارے اندر پائی جاتی ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔ یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

4442 - وَعَنْ مَنْصُوْر بن الْمُعْتَمِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحروا الصدْق وَإِن رَأَيْتُم أَن الهلكة فِيهِ فَإِن فِيهِ النجَاة .

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الصمت هٰكَذَا معضلا وَرُوَاته ثِقَات

منصور بن معتمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ سچ بولنے کی کوشش کرو' خواہ تم یہ محسوس کرو کہ اس میں ہلاکت ہے' کیونکہ اس میں نجات ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں اسی طرح معضل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4443 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُم بِالصدْقِ فَإِن الصدْق يهدي إِلَى الْبر وَالْبر يهدي إِلَى الْجنَّة وَمَا يزَال الرجل يصدق ويتحرى الصدْق حَتَّى يكْتب عِنْد اللّٰه صديقا وَإِيَّاكُمْ وَالْكذب فَإِن الْكَذِب يهدي إِلَى الْفُجُور والفجور يهدي إِلَى النَّار وَمَا يزَال العَبْد يكذب ويتحرى الْكَذِب حَتَّى يكْتب عِنْد اللّٰه كذابا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر سچ بولنا لازم ہے' کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچا نوٹ کرلیا جاتا ہے اور تم لوگ جھوٹ سے بچنے کی کوشش کرو کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے کر جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھوٹا نوٹ ہوجاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

4444 - وَعَنْ أَبِي بكر الصّديق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصّدقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبر وهما فِي الْجنَّة وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِب فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُور وهما فِي النَّار

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر سچ بولنا لازم ہے' کیونکہ سچ نیکی کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے' کیونکہ یہ دونوں جہنم میں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4445 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن أبي سُفْيَان رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصّدقِ فَإِنَّهُ يهدي إِلَى الْبر وهما فِي الْجنَّة وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِب فَإِنَّهُ يهدي إِلَى الْفُجُور وهما فِي النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَاد حسن

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر سچ بولنا لازم ہے' کیونکہ یہ نیکی کی طرف لے جاتا ہے' اور وہ دونوں جنت میں ہوں گے' اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے'

4443-صحیح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله - حديث:4826صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' ذكر رجاء دخول الجنان للدوام على الصدق في الدنيا - حديث:272المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب العلم' فصل : في توقير العالم - حديث:400موطأ مالك - كتاب الكلام' باب ما جاء في الصدق والكذب - حديث:1804سنن الدارمي - ومن كتاب الرقاق' باب : في الكذب - حديث:2669سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في التشديد في الكذب - حديث:4358سنن ابن ماجه - المقدمة' باب اجتناب البدع والجدل - حديث:45جامع معمر بن راشد - باب الصدق' حديث: 681مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما جاء في الكذب - حديث:25073السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : من كان منكشف الكذب مظهره غير مستتر به , - حديث:19367مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3531مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث:5011المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب من اسمه محمود - حديث:8024المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلي - خطبة ابن مسعود' حديث:8397

کیونکہ یہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور وہ دونوں جہنم میں ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4446 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رجلا جَاءَ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عمل الْجَنَّة قَالَ الصدْق اِذا صدق العَبْد بر وَاِذَا بر آمن وَاِذَا آمن دخل الْجَنَّة قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا عمل النَّار قَالَ الْكَذِب اِذا كذب العَبْد فجر وَاِذَا فجر كفر وَاِذَا كفر يَعْنِيْ دخل النَّار

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جنت کا عمل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سچ بولنا جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے جب نیکی کرتا ہے تو ایمان لے آتا ہے اور جب ایمان لے آتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جہنم کا عمل کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جھوٹ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے جب وہ گناہ کرتا ہے تو کفر کرتا ہے اور جب کفر کرتا ہے (تو یعنی وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے)۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4447 - وَعَن مَالك اَنه بلغه اَن ابْن مَسْعُوْد قَالَ لَا يزَال العَبْد يكذب ويتحرى الْكَذِب فتنكت فِيْ قلبه نُكْتَة حَتّٰى يسود قلبه فَيكْتب عِنْد اللّٰه من الْكَاذِبين

ذكره مَالك فِي الْمُوَطَّا هٰكَذَا وَتقدم بِنَحْوِهٖ مُتَّصِلا مَرْفُوْعا

❀❀ امام مالک سے یہ روایت منقول ہے ان تک یہ روایت پہنچی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور اس کے دل میں نکتہ لگتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ جھوٹوں میں شمار ہونے لگتا ہے"۔

یہ روایت امام مالک نے "موطا" میں اسی طرح نقل کی ہے اس سے پہلے اس کی مانند روایت متصل سند کے ساتھ "مرفوع" حدیث کے طور پر گزر چکی ہے۔

4448 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت اللَّيْلَة رجلَيْنِ اَتَيَانِيْ قَالَا لي الَّذِي رَاَيْته يشق شدقه فكذاب يكذب الكذبة فتحمل عَنهُ حَتّٰى تبلغ الْاٰفَاق فيصنع بِهٖ هٰكَذَا اِلَى يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ البُخَارِيّ هٰكَذَا مُخْتَصرا فِي الْاَدَب من صَحِيحه وَتقدم بِطُوْلِهٖ فِيْ ترك الصَّلَاة

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے ان دونوں نے مجھے بتایا کہ آپ نے جس شخص کو دیکھا تھا کہ اس کی باچھیں چیری جا رہی تھیں تو وہ جھوٹا شخص تھا وہ جھوٹ بولتا تھا اس کی وہ بات ٹوٹ کی جاتی تھی یہاں تک کہ وہ دور دراز تک پھیل جاتی تھی قیامت تک اس شخص کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا"۔

یہ روایت امام بخاری نے اسی طرح مختصر روایت کے طور پر اپنی "صحیح" کے کتاب الادب میں نقل کی ہے اس سے پہلے یہ طویل

روایت کے طور پر نماز ترک کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4449 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حدث كذب وَاِذَا وعد أخلف وَاِذَا عَاهَدَ غدر . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

وَزَاد فِی مُسْلِم فِیْ رِوَایَةٍ لَهُ: وَاِن صلی وَصَامَ وَزعم انه مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''منافق کی نشانیاں تین ہیں جب بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے جب عہد کرتا ہے تو عہد شکنی کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں زائد ہیں:

''خواہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو اور یہ گمان کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے''۔

4450 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع من كن فِیْهِ كَانَ منافقا خَالِصا وَمَنْ كَانَ فِیْهِ خصْلَة مِنْهُنَّ كَانَت فِیْهِ خصْلَة النِّفَاق حَتّٰی يَدعهَا اِذا ائتمن خَان وَاِذَا حدث كذب وَاِذَا عَاهَدَ غدر وَاِذَا خَاصم فجر

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی خصلت پائی جاتی ہوگی جب تک وہ اسے ترک نہیں کر دیتا جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4451 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاث من كن فِیْهِ فَهُوَ مُنَافِق وَاِن صَامَ وَصلی وَحج وَاعْتَمر وَقَالَ اِنِّی مُسْلِم اِذا حدث كذب وَاِذَا وعد أخلف وَاِذَا ائتمن خَان . رَوَاهُ اَبُوْ يعلی من رِوَايَة الرقاشِی وَقد وثق وَلَا بَأْس بِه فِی المتابعات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ منافق ہوگا خواہ وہ روزہ رکھے' نماز پڑھے حج کرے اور عمرہ کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں جب وہ بولے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی جب اسے امین بنایا جائے' تو خیانت کرے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے رقاشی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اور متابعات میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4452 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤمن الْعَبْد الْاِيمَان كُله حَتّٰی يتْرك الْكَذِب فِی المزاحة والمراء وَاِن كَانَ صَادِقا . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا جب تک وہ مزاح اور سنجیدگی ہر حال میں جھوٹ کو ترک نہیں کر دیتا خواہ وہ سچا ہو''۔
یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4453 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يبلغ العَبْد صَرِيْح الْاِيْمَان حَتّٰى يدع المزاح وَالْكذب ويدع المراء وَاِن كَانَ محقا
وَفِيْ أسانيدهم من لَا يحضرني حَاله ولمتنه شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ امام ابو یعلیٰ نے یہ روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''بندہ ایمان کے صریح درجے تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ مذاق اور جھوٹ کو ترک نہیں کر دیتا اور جھگڑے کو ترک نہیں کر دیتا' خواہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو''۔
اس کی اسانید میں ایسا راوی ہے' جس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے تاہم اس کے متن کے شواہد بہت سے ہیں۔

4454 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يطبع الْمُؤمن على الْخلال كلهَا اِلَّا الْخِيَانَة وَالْكذب . رَوَاهُ اَحْمد قَالَ حَدثنَا وَكِيع سَمِعت الْاَعْمَش قَالَ حدثت عَنْ اَبِىْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''مومن کے دل پر تمام عادتوں کی مہر لگ جاتی ہے صرف خیانت اور جھوٹ کا معاملہ مختلف ہے''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: وکیع نے ہمیں یہ بات بتائی ہے میں نے اعمش کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے مجھے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔

4455 - وَعَن سعد بن اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطبع الْمُؤمن على كل خلة غير الْخِيَانَة وَالْكذب
رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَذكره الدَّارَقُطْنِيّ فِي الْعِلَل مَرْفُوْعا وموقوفا وَقَالَ الْمَوْقُوْف أشبه بِالصَّوَابِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ اَبِىْ عمر مَرْفُوْعا

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''مومن پر ہر عادت کی مہر لگا دی جاتی ہے' صرف امانت اور جھوٹ کی نہیں لگائی جاتی''۔
یہ روایت امام بزار اور امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام دار قطنی نے اسے ''العلل'' میں مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں موقوف ہونا درست ہونے کے زیادہ قریب ہے
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام بیہقی نے حضرت ابوعمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

4456 - وَعَنْ اَبِىْ بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَذِب مُجَانب الْاِيْمَان

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الصَّحِيْح انه مَوْقُوْف

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جھوٹ ایمان سے لاتعلق کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

4457 - وَعَنْ صَفْوَان بن سليم قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَكُوْن الْمُؤْمِن جَبَانًا قَالَ نعم قيل لَهُ اَيَكُوْن الْمُؤْمِن بَخِيلًا قَالَ نعم قيل لَهُ اَيَكُوْن الْمُؤْمِن كذابا قَالَ لَا . رَوَاهُ مَالك هٰكَذَا مُرْسلا

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا مومن کنجوس ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں!

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4458 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يجْتَمع الْكفْر وَالْإِيمَان فِيْ قلب امرىء وَلَا يجْتَمع الصدْق وَالْكذب جَمِيعًا وَلَا تجْتَمع الْخِيَانَة وَالْاَمَانَة جَمِيعًا

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کفر اور ایمان کسی بندے کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے اور سچ اور جھوٹ کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے اور خیانت اور امانت کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4459 - وَعَنِ النواس بن سمْعَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبرت خِيَانَة اَن تحدث اَخَاك حَدِيثا هُوَ لَك مُصدق وَاَنت لَهُ كَاذِب

رَوَاهُ اَحْمد عَنْ شَيْخه عمر بن هَارُوْن وَفِيْه خلاف وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کو کوئی بات بتاؤ' اور وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو اور تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے اپنے استاد عمر بن ہارون کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' اس روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

4460 - وَعَنْ سُفْيَان بن اَسيد الْحَضْرَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبرت خِيَانَة اَن تحدث اَخَاك حَدِيثا هُوَ لَك مُصدق وَاَنت لَهُ بِه كَاذِب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَةِ بَقِيَّة بن الْوَلِيد وَذكر اَبُو الْقَاسِم الْبَغَوِيّ فِيْ مُعْجَمه سُفْيَان هٰذَا وَقَالَ لَا اَعْلَمُ روى غير هٰذَا الحَدِيْث

حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ بات کرو وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو اور تم اس کے ساتھ جھوٹ بول رہے ہو''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے بقیہ بن ولید سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے ابوالقاسم بغوی نے اپنی معجم میں نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: سفیان نامی صحابی کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

4461 - وَعَنْ اَبِىْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا اِن الْكَذِب يسود الْوَجْه والنميمة عَذَاب الْقَبْر

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِىّ كلهم من رِوَايَةِ زِيَاد بن الْمُنْذر عَن نَافِع بن الْحَارِث وَتقدم الْكَلَام عَلَيْهَا فِى النميمة

حضرت ابوبریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''خبردار! جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے اور چغلی قبر کے عذاب کا باعث ہے''۔
یہ روایت امام ابویعلی امام طبرانی امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے زیاد بن منذر کے حوالے سے نافع بن حارث سے نقل کیا ہے ان دونوں کے بارے میں کلام چغلی سے متعلق باب میں گزر چکا ہے۔

4462 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بر الْوَالِدين يزِيد فِى الْعُمر وَالْكذب ينقص الرزق وَالدُّعَاء يرد الْقَضَاء . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِىّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا زندگی میں اضافے کا باعث ہے اور جھوٹ رزق میں کمی کر دیتا ہے اور دعا تقدیر کے فیصلے کو پلٹ دیتی ہے''۔
یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4463 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا كذب العَبْد تبَاعد الْملك عَنهُ ميلًا من نَتن مَا جَاءَ بِهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَابْن اَبِى الدُّنْيَا فِىْ كتاب الصمت وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حسن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس سے نکلنے والی بدبو کی وجہ سے اس بندے سے ایک میل دور چلا جاتا ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4464 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مَا كَانَ من خلق اَبْغض اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْكَذِب مَا اطلع على اَحَد من ذَاك بِشَىْءٍ فَيخرج من قلبه حَتّٰى يعلم اَنه قد أحدث تَوْبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَلَفظه قَالَت مَا كَانَ من خلق اَبْغض اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْكَذِب وَلَقَد كَانَ الرجل يكذب عِنْده الكذبة فَمَا يزَال فِىْ نَفسه حَتّٰى يعلم

انه قد احدث فيها توبة

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَاد وَلَفْظه قَالَت مَا كَانَ شَيْءٌ اَبْغض اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْكَذِب وَمَا جربه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَد وَاِن قل فَيخرج لَهُ من نَفسه حَتّٰى يجدد لَهُ تَوْبَة

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اخلاق میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی شخص کے جھوٹ پر مطلع ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس کے لئے ناگواری رہتی تھی جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واضح نہیں ہو جاتا تھا کہ اس نے توبہ کر لی ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اخلاق میں جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی بعض اوقات کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غلط بیانی کرتا تھا' تو اس کی ناپسندیدگی ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں رہتی تھی جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واضح نہیں ہو جاتا تھا کہ اس شخص نے توبہ کر لی ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی اور جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی طرف سے اس کا سامنا کرنا ہوتا تو خواہ وہ کتنا چھوٹا جھوٹ ہی کیوں نہ ہوتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ناپسند کرتے تھے جب تک وہ شخص توبہ نہیں کر لیتا تھا۔

4465 - وَعَن اَسمَاء بنت يزِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن قَالَت اِحدانا لشَيْءٍ تشتهيه لَا اشتهيه يعد ذٰلِكَ كذبا قَالَ اِن الْكَذِب يكْتب كذبا حَتّٰى تكْتب الكذيبة كذيبة

رَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْثٍ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي الصمت وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ يُونُس بن يزِيْد الْاَيلِي عَن اَبِيْ شَدَّاد عَن شهر بن حَوْشَب عَنهَا وَعَنْ اَبِيْ شَدَّاد اَيْضًا عَن مُجَاهد عَنهَا وَقد زعم بعض مَشَايِخنَا اَن اَبَا شَدَّاد مَجْهُوْل لم يرو عَنهُ غير ابْن جريج فقد روى عَنهُ يُونُس اَيْضًا كَمَا ذكرنَا وَغَيره وَلَيْسَ بِمَجْهُوْل وَاللّٰهُ اَعْلَم

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی عورت کسی چیز کے بارے میں یہ کہتی ہے کہ اسے اس چیز کی خواہش محسوس ہو رہی ہے حالانکہ اس کی خواہش محسوس نہ ہو رہی ہو' تو کیا یہ چیز بھی جھوٹ شمار ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ کو جھوٹ نوٹ کیا جائے گا یہاں تک کہ چھوٹے جھوٹ کو چھوٹا جھوٹ قرار دیا جائے گا

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے یونس بن یزید ایلی کے حوالے سے ابوشداد کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے اور ابوشداد کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے بھی سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے

ہمارے بعض مشائخ کا یہ کہنا ہے: ابوشداد نامی راوی مجہول ہے ابن جریج کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں حالانکہ یونس نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں جیسا کہ ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

اس کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں تو یہ راوی مجہول نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4466 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من قَالَ لصبي تعال هاك ثُمَّ لم يُعْطه فَهِيَ كذبة .

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا كِلَاهُمَا عَن الزُّهْرِيّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی بچے سے یہ کہے: تم آؤ! تاکہ میں تمہیں کچھ دوں اور پھر وہ اسے کچھ نہ دے تو یہ بھی جھوٹ شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے زہری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے حالانکہ زہری نے ان سے سماع نہیں کیا ہے۔

4467 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دعتني أُمِّي يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعد فِيْ بيتنا فَقَالَت هَا تعال أعطك فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أردْت اَن تعطيه قَالَت أردْت اَن أعْطِيه تَمرا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما إِنَّك لَو لم تعطه شَيْئًا كتبت عَلَيْك كذبة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ عَن مولى عبد اللّٰه بن عَامر وَلَمْ يُسَمِّيَاهُ عَنهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فَسَماهُ زيادا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں. ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے گھر میں تشریف فرماتے تھے اس خاتون نے کہا: تم آؤ تاکہ میں تمہیں کچھ دوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم کیا دینے کا ارادہ رکھتی ہو؟ اس خاتون نے بتایا: میں اسے کھجور دینے کا اردہ رکھتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے اسے کچھ نہ دینا ہوتا تو یہ چیز تمہارے خلاف جھوٹ کے طور پر نوٹ ہوتی۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے عبداللہ کے غلام کے حوالے سے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اس کا نام ذکر نہیں کیا اس غلام کے حوالے سے یہ روایت عبداللہ بن عامر سے منقول ہے یہی روایت ابن ابودنیا نے بھی نقل کی ہے اور انہوں نے اس غلام کا نام زیاد نقل کیا ہے۔

4468 - وَعَن بهز بن حَكِيم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ويل لِلَّذِي يحدث بِالْحَدِيْثِ ليضحك بِهِ الْقَوْم فيكذب ويل لَهُ ويل لَهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کے لئے بربادی ہے جو کوئی بات بیان کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو ہنسائے اور وہ غلط بیانی کرتا ہے تو ایسے شخص کے لئے بربادی ہے ایسے شخص کے لئے بربادی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ اسے امام نسائی اور بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

4469 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا یکلمهم الله یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یزکیهم وَلَا ینظر اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَاب اَلِیم شیخ زَانٍ وَملك كَذَّاب وعائل مستکبر

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِہٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین لوگ ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا ان کا تزکیہ نہیں کرے گا ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا بوڑھا زانی، جھوٹا حکمران اور غریب متکبر"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4470 - وَعَنْ سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا یدخلُوْنَ الْجَنَّةَ الشَّیْخ الزَّانِیْ وَالْاِمَام الْكَذَّاب والعائل المزهو

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ العائل هُوَ الْفَقِیر المزهو هُوَ المعجب بِنَفسِهِ المتكبر

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے' بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران اور غریب متکبر"۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ العائل کا مطلب غریب ہونا ہے۔

لفظ المزهو سے مراد خود پسندی کا شکار تکبر کرنے والا شخص ہے۔

25 - ترهیب ذِی الْوَجْهَیْنِ وَذی اللسانین

باب: دوغلے پن اور دوغلی زبان کے بارے میں ترہیبی روایات

4471 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تجدُوْنَ النَّاس معادن خیارهم فِی الْجَاهِلِیَّة خیارهم فِی الْاِسْلَام اِذا فقهوا وتجدون خِیَار النَّاس فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ اَشدهم لَهُ كَرَاهَةً وتجدون شَرَّ النَّاس ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْه وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْه

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

4471-صحیح البخاری - كتاب المناقب' باب قول الله تعالى : یا أیها الناس إنا خلقناكم من - حدیث 3325صحیح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالى عنهم' باب خیار الناس - حدیث:4693صحیح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة باب ذی الوجهین - ذكر الإخبار بأن ذا الوجهین من الناس یكون من شرار الناس' حدیث: 5836السنن المأثورة للشافعی - كتاب الزكاة' باب عمارة الأرضین - حدیث:412معرفة السنن والآثار للبیهقی - من شوقی روایه أهل العراق حدیث:38مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:10573مسند الشافعی - ومن كتاب الأشربة وفضائل قریش وغیره' حدیث:1249مسند الحمیدی - جامع أبی هریرة' حدیث:1006

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگوں کو معدنیات کی طرح پاؤ گے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر شمار ہوتے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ اسلام کی سمجھ بوجھ حاصل کرلیں اور تم اس معاملے میں لوگوں میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اس کو (یعنی حکومت کے معاملے کو) سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہوا اور تم لوگوں میں سب سے زیادہ برا اس شخص کو پاؤ گے جو دوغلا ہوگا' اس کے پاس ایک رخ لے کے آتا ہوگا اور دوسرے کے پاس دوسرا رخ لے کر جاتا ہوگا''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4472 - وَعَنْ مُحَمَّد بن زيد اَن نَاسا قَالُوْا لجده عبد الله بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اِنا ندخل على سلطاننا فَنَقُوْل بِخِلَاف مَا نتكلم اِذا خرجنَا من عِنْده فَقَالَ كُنَّا نعد هٰذَا نفَاقًا على عهد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

محمد بن زید بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم حاکم وقت کے پاس جاتے ہیں اور وہاں اس کے برخلاف باتیں کرتے ہیں جو ہم اس کے پاس سے اٹھنے کے بعد بات چیت کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ اس چیز کو منافقت شمار کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4473 - وَعَنْ سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذُو الْوَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا يَاْتِيْ يَوْم الْقِيَامَة وَله وَجْهَان من نَار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دنیا میں' دو رخ والا شخص قیامت کے دن جب آئے گا' تو اس کے آگ سے بنے ہوئے دو چہرے ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4474 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ لَهُ وَجْهَان فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْم الْقِيَامَة لسانان من نَار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے دنیا میں دو چہرے ہوں گے قیامت کے دن اس کی آگ سے بنی ہوئی دو زبانیں ہوں گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4475 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ ذَا لسانين جعل الله لَهُ يَوْم الْقِيَامَة لسانين من نَار

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَالطَّبَرَانِيّ والأصبهاني وَغَيرهم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص دو زبانوں والا ہوگا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی آگ سے بنی ہوئی دو زبانیں بنا دے گا''۔
یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں اور امام طبرانی اور امام اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِيب من الْحلف بِغَيْر الله سِيمَا بالأمانة وَمَنْ قَوْلِه انا بَرِيء من الْإِسْلَام اَوْ كَافِر وَنَحْو ذٰلِك

باب: غیر اللہ بطور خاص امانت کے نام پر حلف اٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات اور جو شخص یہ کہے: میں اسلام سے لاتعلق ہو جاؤں یا میں کافر ہو جاؤں یا اس کی مانند کوئی اور بات کہے

4476 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله تَعَالٰى يَنْهَاكُمْ اَن تحلفُوا بِآبَائِكُمْ من كَانَ حَالفا فليحلف بِاللّٰهِ اَوْ ليصمت

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کے نام کا حلف اٹھاؤ' جس شخص نے حلف اٹھانا ہو تو وہ اللہ کے نام کا حلف اٹھائے' یا پھر وہ خاموش رہے''۔
یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4477 - وَفِي رِوَايَة لِابْنِ مَاجَه من حَدِيث بُرَيْدَة قَالَ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا يحلف بِاَبِيهِ فَقَالَ لَا تحلفُوا بِآبَائِكُمْ من حلف بِاللّٰهِ فليصدق وَمَنْ حلف لَهُ بِاللّٰهِ فليرض وَمَنْ لم يرض بِاللّٰهِ فَلَيْسَ من اللّٰهِ

❀❀ امام ابن ماجہ کی ایک روایت' جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس میں یہ مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنے باپ کے نام پر حلف اٹھاتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے آباؤ اجداد کے نام کا حلف نہ اٹھاؤ' جو شخص اللہ کے نام کا حلف اٹھائے تو وہ سچ بولے اور جس شخص کے سامنے اللہ کے نام کا حلف اٹھالیا جائے' تو وہ اس سے راضی رہے' جو شخص اللہ کے نام پر راضی نہیں ہوگا تو اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ واسطہ نہیں ہوگا۔

4478 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رجلا يَقُوْلُ لَا وَالكعبة فَقَالَ ابْن عمر لَا يحلف بِغَيْر الله فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حلف بِغَيْر الله فَقَدْ كفر اَوْ اشرك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ ان کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: جی نہیں! خانہ کعبہ کی قسم! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: غیر اللہ کے نام پر حلف نہ اٹھایا جائے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص غیر اللہ کے نام پر حلف اٹھاتا ہے وہ کفر کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ شرک کرتا ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4479 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْحَاکِمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کل یمین یحلف بھا دون اللہ شرک

امام حاکم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''ہر وہ قسم جس میں اللہ کے نام کی بجائے کسی اور کے نام سے حلف اٹھایا گیا وہ شرک ہوگی''۔

4480 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَاَنْ اَحْلِفَ بِاللّٰہِ کَاذِبًا اَحَبُّ اِلَیَّ من اَنْ اَحْلِفَ بِغَیْرِہٖ وَاَنَا صَادِقٌ . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاتُہ رُوَاۃُ الصَّحِیْحِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کے نام پر جھوٹی قسم اٹھالوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں اس کے غیر کے نام پر سچی قسم اٹھاؤں۔
یہ روایت امام طبرانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4481 - وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف بالأمانۃ فَلَیْسَ منا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص امانت کے نام پر حلف اٹھاتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4482 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من حلف فَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ من الْاِسْلَامِ فَاِنْ کَانَ کَاذِبًا فَھُوَ کَمَا قَالَ وَاِنْ کَانَ صَادِقًا فَلَنْ یرجع اِلَی الْاِسْلَامِ سالما
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ علٰی شَرْطِھِمَا

انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص حلف اٹھاتے ہوئے یہ کہے: میں اسلام سے لاتعلق ہو جاؤں (اگر میں غلط بیانی کروں) تو اگر وہ شخص جھوٹا ہوا تو وہ ویسے ہی ہوگا جیسے اس نے کہا ہے اور اگر وہ سچا ہوا تو بھی وہ اسلام کی طرف سلامتی کے ساتھ نہیں لوٹے گا''۔
یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4483 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف علی یمین فَھُوَ کَمَا حلف اِنْ قَالَ ھُوَ یَھُوْدِیٌّ فَھُوَ یَھُوْدِیٌّ وَاِنْ قَالَ ھُوَ نَصْرَانِیٌّ فَھُوَ نَصْرَانِیٌّ وَاِنْ قَالَ ھُوَ بَرِیْءٌ من الْاِسْلَامِ فَھُوَ بَرِیْءٌ من الْاِسْلَامِ وَمَنْ ادعی دُعَاءَ الْجَاھِلِیَّۃِ فَاِنَّہٗ من جثاء جَھَنَّمَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنْ صَامَ وَصلی قَالَ

وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى . رَوَاهُ أَبُو يعلى وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی قسم کے نام پر حلف اٹھاتا ہے' تو وہ اپنے حلف کے مطابق ہو جاتا ہے' اگر وہ یہ کہتا ہے: وہ یہودی ہو جائے' تو وہ یہودی ہو جاتا ہے' اور اگر وہ یہ کہتا ہے: وہ عیسائی ہو جائے' تو وہ عیسائی ہو جاتا ہے' اگر وہ یہ کہے: وہ اسلام سے لاتعلق ہو' تو وہ اسلام سے لاتعلق ہو جاتا ہے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی طرح دعویٰ کرتا ہے' وہ جہنم میں جائے گا' لوگوں نے عرض کی. یارسول اللہ! خواہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواہ وہ روزہ رکھتا ہو' نماز پڑھتا ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

4484 - وروى ابْن مَاجه من حَدِيث أنس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سمع رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا يَقُولُ أَنا إِذا يَهُودِيّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبت

❀❀ امام ابن ماجہ نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: کہ میں پھر یہودی ہو جاؤں (اگر میں غلط بیانی کروں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی''۔

4485 - وَعَن ثَابت بن الضَّحَّاك رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف بِملَّة غير الْإِسْلَام كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم فِي حَدِيث وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام کی بجائے' کسی اور دین کے نام کا حلف اٹھائے' اور وہ جھوٹا ہو' تو وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے' جیسا اس نے کہا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

4485صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب ما جاء في قاتل النفس - حديث:1309صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه - حديث:186مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان التشديد في الذي يقتل نفسه وفي لعن المؤمن وأخذ ماله - حديث: 101صحيح ابن حبان - كتاب الأيمان' ذكر الزجر عن أن يحلف المرء بسائر الملل سوى الإسلام - حديث: 4430سنن أبي داود - كتاب الأيمان والنذور' باب ما جاء في الحلف بالبراءة وبملة غير الإسلام - حديث:2851سنن ابن ماجه - كتاب الكفارات' باب من حلف بملة غير الإسلام - حديث:2095السنن للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' الحلف بملة سوى الإسلام - حديث:3730السنن الكبرى للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' الحلف بملة سوى الإسلام - حديث:4576السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النفقات' جماع أبواب تحريم القتل ومن يجب عليه القصاص ومن لا قصاص - باب التغليظ على من قتل نفسه' حديث:14793مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث ثابت بن الضحاك الأنصاري - حديث: 16091مسند ابن الجعد - شعبة' حديث:997المعجم الكبير للطبراني - باب الثاء' من اسمه ثابت - ثابت بن الضحاك بن خليفة الأنصاري يكنى أبا زيد' حديث: 1313شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما ورد من الأخبار في التشديد على من اقترض من - حديث:6372

اَلتَّرْهِيب من احتقار الْمُسْلِمِ وَاَنه لَا فضل لاحَد على اَحَد اِلَّا بالتقوى

مسلمان کو حقیر سمجھنے کے بارے میں ترہیبی روایات' نیز اس بات کا بیان کہ کسی بھی شخص کو کسی دوسرے شخص پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' البتہ تقویٰ کا معاملہ مختلف ہے

4486 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا يَظْلِمه وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يحقره التَّقْوٰى هٰهُنَا التَّقْوٰى هٰهُنَا التَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِير اِلٰى صَدره بِحَسب امرىء من الشَّرّ اَن يحقر اَخَاهُ الْمُسْلِم كل الْمُسْلِم على الْمُسْلِم حرَام دَمه وَعرضه وَمَاله . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس پر ظلم نہیں کرتا' اسے رسوا نہیں کرتا' اسے حقیر نہیں سمجھتا' تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی (اور مزید فرمایا:) آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' ہر مسلمان کی جان' عزت اور مال' دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4487 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجنَّة من كَانَ فِيْ قلبه مِثْقَال ذرة من كبر فَقَالَ رجل اِن الرجل يحب اَن يكون ثَوْبه حسنا وَنَعله حسنا فَقَالَ اِن اللّٰه تَعَالٰى جميل يحب الْجمال الْكبر بطر الْحق وغمط النَّاس

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم اِلَّا اَنه قَالَ: وَلٰكِن الْكبر من بطر الْحق وازدرى النَّاس

وَقَالَ الْحَاكِم: احتجا بروَاته

بطر الْحق دَفعه ورده وغمط النَّاس بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُوْن الْمِيم وبالطاء الْمُهْملَة هُوَ احتقارهم وازدراؤهم كَمَا جَاءَ مُفَسّرًا عِنْد الْحَاكِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا تکبر ہوگا ایک صاحب نے عرض کی: ایک شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے عمدہ ہوں اور اس کا جوتا عمدہ ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے' اور جمال کو پسند کرتا ہے' تکبر یہ ہے کہ حق کو پرے کیا جائے' اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

''تاہم تکبر اس شخص کا ہوتا ہے' جو حق کو پرے کر دے اور لوگوں کو حقیر سمجھے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے اس کے راویوں سے استدلال کیا ہے۔

لفظ ''بطر الحق'' کا مطلب اسے پرے کرنا اور مسترد کرنا ہے۔

لفظ "غمط الناس" اس سے مراد لوگوں کو حقیر سمجھنا اور دھتکارنا ہے' جیسا کہ امام حاکم کی روایت میں' اس بات کی وضاحت منقول ہے۔

4488 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا سَمِعْتُمُ الرجل یَقُوْلُ هلك النَّاس فَهُوَ اَهْلكهم ـ رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

وَقَالَ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاق سمعته بِالنصب وَالرّفْع وَلَا اَدْرِی اَیهمَا قَالَ یَعْنِیْ بِنصب الْکَاف من اَهْلکهم اَوْ رَفعهَا وَفسره مَالك اِذا قَالَ ذٰلِكَ معجبا بِنَفسِهٖ مزدریا بِغَیْرِہٖ فَهُوَ اَشد هَلَاکًا مِنْهُم لِاَنَّهٗ لَا یدْرِی سرائر اللّٰه فِیْ خلقه انْتهی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے' تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہو گا"۔

یہ روایت' امام مالک' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ابواسحاق فرماتے ہیں: میں نے اس کو نصب اور رفع دونوں کے ساتھ سنا ہے' مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ ان کی مراد یہ تھی کہ لفظ اھلکھم میں 'ک' پر رفع ہو گا یا اس پر نصب ہو گا؟

امام مالک نے اس کی وضاحت یہ کی ہے: کہ جب وہ خود پسندی کا شکار ہو کر دوسرے کو برے کرنے کے لئے یہ کہے گا تو وہ سب سے زیادہ سخت ہلاکت کا شکار ہو گا' کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا 'سِر'' کیا ہے؟

......ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

4489 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رجل وَاللّٰه لَا یغْفر اللّٰه لفُلَان فَقَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من ذَا الَّذِیْ یتالی عَلَیَّ اَن لَا اَغفر لَهٗ اِنِّیْ قد غفرت لَهٗ واحبطت عَمَلك ـ رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک شخص نے یہ کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے؟ وہ جو میری طرف کوئی بات لازم کرتا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا' میں نے اس کی مغفرت کر دی اور تمہارے عمل کو ضائع کر دیا"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4490 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسْتَهْزِئِیْنَ بِالنَّاسِ یفتح لاحدهم فِی الْاٰخِرَةِ بَاب من الْجنَّة فَیُقَالُ لَهٗ هَلُمَّ فَیَجِیْءُ بکربه وغمه فَاِذَا جَاءَهٗ اُغلق دونه ثُمَّ یفتح لَهٗ بَاب آخر فَیُقَالُ لَهٗ هَلُمَّ هَلُمَّ فَیَجِیْءُ بکربه وغمه فَاِذَا جَاءَهٗ اُغلق دونه فَمَا یزَال کَذٰلِكَ حَتّٰی اِن اَحدهم لیفتح لَهُ الْبَاب من اَبْوَاب الْجنَّة فَیُقَالُ لَهٗ هَلُمَّ فَمَا یَاْتِیْهِ من الْاِیَاس ـ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مُرْسلا

❀❀ حضرت حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو لوگ' لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں' ان میں سے کسی ایک کے لئے آخرت میں جنت کا دروازہ کھولا جائے گا' اور اس سے

کہا جائے گا: آگے آؤ! تو وہ اپنی پریشانی اور غم کے ہمراہ آئے گا' جب وہ اس دروازے کے پاس آئے گا' تو وہ دروازہ اس کے لئے بند کر دیا جائے گا' پھر اس کے لئے دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور اسے کہا جائے گا: آجاؤ! آجاؤ! وہ اپنی پریشانی اور غم کے ہمراہ آئے گا' جب وہ اس کے پاس آئے گا' تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا' اس کے ساتھ مسلسل اسی طرح ہوتا رہے گا' (آخر کار یہ ہوگا) اُس کے لئے جنت کا کوئی دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: آگے آؤ! تو وہ مایوس ہو کر وہاں نہیں آئے گا۔

یہ روایت امام بیہقی نے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4491 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن انسابكم هٰذِهٖ لَيست بسباب على اَحَد وَاِنَّمَا اَنْتُمْ ولد آدم طف الصَّاع لم تملؤوه لَيْسَ لاَحَد فضل على اَحَد اِلَّا بِالدّين اَوْ عمل صَالح

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَلَفظ الْبَيْهَقِيّ قَالَ:لَيْسَ لاَحَد على اَحَد فضل اِلَّا بِالدّين اَوْ عمل صَالح حسب الرجل اَن يكون فَاحِشا بذيا بَخِيلًا

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارے یہ نسب' کسی شخص کے لئے گالی کا باعث نہیں ہیں' تم لوگ برابر کی سطح پر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو' کسی شخص کو کسی شخص پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' البتہ دین اور نیک عمل کے حوالے سے حاصل ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ امام بیہقی کے نقل کردہ ہیں' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کسی شخص کو کسی دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' البتہ دین اور نیک اعمال کا معاملہ مختلف ہے' اور آدمی کے لئے (برا ہونے کے لئے) اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بدزبان' بدتمیز اور کنجوس ہو''۔

4492 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: لَيْسَ لاَحَد على اَحَد فضل اِلَّا بدين اَوْ تقوى وَكفى بِالرجلِ اَن يكون بذيا فَاحِشا بَخِيلًا ـ قَوْله طف الصَّاع بِالْاِضَافَة اَي قريب بَعْضكُمْ من بعض

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کسی بھی شخص کو کسی بھی دوسرے شخص پر' کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' البتہ دین یا تقویٰ کا معاملہ مختلف ہے' اور آدمی کے لئے (برا ہونے کے لئے) اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بدزبان' فحش کلام اور کنجوس ہو''

متن کے الفاظ ''طف الصاع'' یہ اضافت کے ساتھ ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ ایک دوسرے کے قریب قریب ہو۔

4493 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ انْظُر فَاِنَّك لست بِخَير من اَحْمَر وَلَا اَسود اِلَّا اَن تفضله بتقوى

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ اِلَّا اَن بكر بن عبد الله الْمُزنِيّ لم يسمع من اَبِي ذَر

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو! تم کسی بھی سفید فام' یا سیاہ فام سے بہتر نہیں ہو' البتہ تقویٰ کے حوالے سے تمہیں اس پر فضیلت حاصل ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں صرف ابو عبداللہ نامی راوی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

4494 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خطبنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوسط اَيَّام التَّشْرِيْق خطْبَة الْوَدَاع فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِن ربكُم وَاحِد وَان اَباكُم وَاحِد اَلا لَا فضل لعربي على عجمي وَلَا لعجمي على عَرَبِيّ وَلَا لأحمر على اسود وَلَا لأسود على احْمَر اِلَّا بالتقوى ان اكرمكُم عِنْد اللّٰه اتقاكُم اَلا هَلْ بلغت قَالُوْا بلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فليبلغ الشَّاهِد الْغَائِب ثمَّ ذكر الحَدِيْث فِيْ تَحْرِيم الدِّمَاء وَالْاَمْوَال والأعراض . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ فِيْ اِسْنَاده بعض من يجهل

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایام تشریق کے درمیانے دن میں ہمیں خطبہ وداع دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے تمہارے جد امجد ایک ہیں خبردار! کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے البتہ تقویٰ کا معاملہ مختلف ہے اور تم میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو خبردار کیا میں نے تبلیغ کردی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر موجود شخص غیر موجود افراد تک تبلیغ کردے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو جان اموال اور عزتوں کے قابل احترام ہونے کے بارے میں ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کے بارے میں کہا ہے: اس کے بعض راوی مجہول ہیں۔

4495 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة اَمر اللّٰه مناديا يُنَادي اَلا اِنِّي جعلت نسبا وجعلتم نسبا فَجعلت اكرمكُم اَتْقَاكُم فابيتم اِلَّا اَن تَقولُوْا فلَان بن فلَان خير من فلَان بن فلَان فاليوم ارفع نسبي واضع نسبكم اَيْنَ المتقون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا وَقَالَ الْمَحْفُوْظ الْمَوْقُوْف وَتقدم فِيْ اَوَّل كتاب الْعلم حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْه من بطأ بِهِ عمله لم يسرع بِهِ نسبه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب قیامت کا دن ہوگا' تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دے گا اور وہ یہ اعلان کرے گا: خبردار میں نے ایک نسب بنایا تھا' تم نے بھی ایک نسب طے کیا تھا' میں نے تم میں سب سے زیادہ معزز اس شخص کو قرار دیا تھا' جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو' تم لوگوں نے یہ بات نہیں مانی' اور یہ کہا: کہ فلاں بن فلاں جو ہے' وہ فلاں بن فلاں سے بہتر ہے' آج میں اپنے نسب کو بلند کروں گا' اور تمہارے نسب کو کمتر کردوں گا' پرہیزگار لوگ کہاں ہیں؟"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے اسے مرفوع اور "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: محفوظ یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے' اس سے پہلے کتاب العلم کے آغاز میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''جس شخص کا عمل اُسے سست کر دے اُس کا نسب اُسے تیز نہیں کر سکتا''۔

4496 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اذهب عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ النَّاسُ بَنُو آدم و آدَمُ من تُرَاب مُؤْمِن تَقِيّ وَفَاجِر شقی لينتهين اقوام يفتخرُوْنَ بِرِجَالٍ اِنَّمَا هم فَحم من فَحم جَهَنَّم اَوْ لَيَكُونن اَهْون على الله من الْجعلان الَّتِیْ تدفع النتن بانفها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَتقدم وَتقدم لَفْظِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَيْضًا وَاللَّفْظ لَهٗ وَتقدم معنى غَرِيْبٌ فِی الْكبر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی نخوت (اور تکبر) اور زمانہ جاہلیت میں اپنے آباؤ اجداد پر فخر کو ختم کر دیا ہے سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا' مومن پرہیزگار ہوتا ہے اور کافر بدنصیب ہوتا ہے' لوگ لوگوں پر فخر کرنے سے باز آجائیں گے' ان لوگوں پر جو جہنم کا ایندھن ہیں' یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ''جعلان'' (نامی کیڑے) سے بھی زیادہ بے حیثیت ہوں گے' جو اپنی ناک کے ذریعے بدبودار چیز کو پرے کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' امام بیہقی نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس سے پہلے اس روایت کے نادر الفاظ کا معانی تکبر سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

28 - اَلتَّرْغِيْبُ فِیْ اِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يذكر

باب: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کے بارے میں ترغیبی روایات' اور اس کے علاوہ جو کچھ ذکر ہوا ہے

4497 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيْمَان بضع وَسِتُّوْنَ اَوْ سَبْعُوْنَ شُعْبَة اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وارفعها قَول لَا اِلٰهَ اِلَّا الله

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

اماط الشَّیْء عَنِ الطَّرِيْق نحاه وازاله وَالْمُرَاد بالاذى كل مَا يُؤْذِیْ الْمَار كالحجر والشوكة والعظم والنجاسة وَنَحْو ذٰلِكَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''ایمان کے ساٹھ سے کچھ زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں' جن میں سے سب سے کم (یا سب سے چھوٹا شعبہ) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے' اور سب سے بلند تر' لا الہ الا اللہ پڑھنا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا مطلب یہ ہے کہ اسے ایک طرف کر دیا جائے' یا اسے زائل کر دیا جائے' تکلیف دہ چیز سے مراد ہر وہ چیز ہے' جو گزرنے والے شخص کو اذیت دیتی ہے' جیسے پتھر یا کانٹا یا ہڈی یا نجاست یا اس طرح کی کوئی بھی اور چیز۔

4498 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرضت عَلَيّ اعمال امتي حسنها وسيئها فوجدت فِيْ محاسن اعمالها الْاَذَى يماط عَنِ الطَّرِيْقِ وَوجدت فِيْ مساوىء اعمالها النخامة تكون فِيْ الْمَسْجِد لا تدفن - رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے میری امت کے تمام اچھے برے اعمال پیش کیے گئے' تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں اس گندگی کو بھی پایا' جسے راستے سے ہٹا دیا جاتا ہے' اور میں نے ان کے برے اعمال میں بلغم کو پایا' جو مسجد میں موجود ہوتا ہے' اور اسے دفن نہیں کیا گیا ہوتا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4499 - وَعَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ نفسي تمضي اَوْ ابقى بعدك فزودني شَيْئًا يَنْفَعُنِيْ اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَل كَذَا وَامر الْاَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی مجھے نہیں معلوم' میری جان رخصت ہو جائے گی؟ یا میں آپ کے بعد زندہ رہوں گا؟ تو آپ مجھے کوئی ایسی چیز عطا کر دیجئے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ یہ کام کرتے رہنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا بھی حکم دیا۔

4500 - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا انتفع بِهٖ قَالَ اعزل الْاَذَى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِين - رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے' جس کے ذریعے میں نفع حاصل کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4501 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل سلامى مِنَ النَّاس عَلَيْهِ صَدَقَة كل يَوْم تطلع فِيْهِ الشَّمْس تعدل بَيْنَ الاثْنَيْنِ صَدَقَة ويعين الرجل فِيْ دَابَّته فيحمله عَلَيْهَا اَم يرفع لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعه صَدَقَة والكلمة الطّيبَة صَدَقَة وَبِكُل خطْوَة يمشيها اِلَى الصَّلَاة صَدَقَة ويميط الْاَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَة - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے' لوگوں کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے' تمہارا دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے' کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد دینا' یا اس کا وزن سواری پر لاد دینا صدقہ ہے' اچھی بات کہنا صدقہ ہے' ہر وہ قدم' جس کے ذریعے چل کر آدمی نماز کے لئے جاتا ہے وہ صدقہ ہے' اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4502 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على كل ميسم من الْإِنْسَان صَلَاة كل يَوْم فَقَالَ رجل من الْقَوْم هٰذَا من أشد مَا أتيتنا بِهِ قَالَ أمرك بِالْمَعْرُوفِ ونهيك عَن الْمُنكر صَلَاة وحملك على الضَّعِيف صَلَاة وانحاؤك القذر عَن الطَّرِيق صَلَاة وكل خطْوَة تخطوها إِلَى الصَّلَاة صَلَاة . رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے' حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: آپ نے ہمیں جو کچھ بھی بتایا ہے' یہ اس میں سب سے زیادہ سخت حکم ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا' نماز (یعنی صدقہ) ہے' تمہارا کمزور شخص کو سامان لاد دینا صدقہ ہے' تمہارا راستے سے گندگی کو ہٹا دینا صدقہ ہے' اور نماز کے لئے چل کر جانے والا ہر قدم صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4503 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من نفس ابْن آدم إِلَّا عَلَيْهَا صَدَقَة فِي كل يَوْم طلعت فِيهِ الشَّمْس قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أَيْنَ لنا صَدَقَة نتصدق بهَا فَقَالَ إِن أَبْوَاب الْخَيْر لكثيرة التَّسْبِيح والتحميد وَالتَّكْبِير والتهليل وَالْأَمر بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْي عَن الْمُنكر وتميط الْأَذَى عَن الطَّرِيق وَتسمع الْأَصَم وتهدي الْأَعْمَى وتدل الْمُسْتَدلّ على حَاجته وتسعى بشدة ساقيك مَعَ اللهفان المستغيث وَتحمل بشدة ذراعيك مَعَ الضَّعِيف فَهٰذَا كُله صَدَقَة مِنْك على نَفسك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ مُخْتَصرا وَزَاد فِي رِوَايَة وتبسمك فِي وَجه أَخِيك صَدَقَة وإماطتك الْحجر والشوكة والعظم عَن طَرِيق النَّاس صَدَقَة وهديك الرجل فِي أَرض الضَّالة صَدَقَة

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر انسان پر روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے' صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اتنی چیزیں ہمارے پاس کہاں سے آئیں گی' جنہیں ہم صدقہ کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نیکی کے دروازے بہت سے ہیں' سبحان اللہ پڑھنا' الحمدللہ پڑھنا' اللہ اکبر پڑھنا' لا الہ الا اللہ پڑھنا' نیکی کا حکم دینا' برائی سے منع کرنا' راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا' بہرے کو کوئی بات سنوا دینا' نابینا کی رہنمائی کر دینا' کسی شخص کے کام کے سلسلے میں رہنمائی کر دینا' کسی ضرورت مند کے ساتھ چل کر جانا' کمزور شخص کے لئے اپنی کلائیاں مدد کے لئے پیش کرنا' یہ ساری چیزیں' تمہاری طرف سے' تمہاری ذات کے لئے صدقہ ہوں گی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

''تمہارا اپنے بھائی کے ساتھ مسکرا کے ملنا صدقہ ہے' تمہارا لوگوں کے راستے سے پتھر' یا کانٹے' یا ہڈی کو ہٹا دینا صدقہ ہے' کسی

گمشدہ شخص کی راستے کے بارے میں رہنمائی کرنا صدقہ ہے''۔

4504 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْإِنْسَان سِتُّوْنَ وثلاثمائة مفصل فَعَلَيْهِ اَن يتَصَدَّق عَن كل مفصل مِنْهَا صَدَقَة قَالُوْا فَمَنْ يُطيق ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النخامة فِي الْمَسْجِد تدفنها وَالشَّيْء تنحيه عَن الطَّرِيْق فَإِن لم تقدر فركعتا الضُّحَى تجزى عَنْك

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں' اور اس پر یہ لازم ہے کہ وہ ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں بلغم جسے تم دفن کردو' یا راستے سے تم کسی چیز کو ہٹادو (تو یہ بھی صدقہ ہیں) اور اگر تم یہ بھی نہیں کرسکتے' تو چاشت کے وقت کی دو رکعتیں تمہارے لئے کفایت کرجائیں گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4505 - وَعَنِ المستنير بن اَخْضَر بن مُعَاوِيَة عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كنت مَعَ معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ بعض الطرقات فمررنا بأذى فأماطه اَوْ نحاه عَن الطَّرِيْق فَرَاَيْت مثله فَاَخَذته فنحيته فَاَخذ بيَدي وَقَالَ يَا ابْن اخي مَا حملك على مَا صنعت قُلْتُ يَا عَم رَاَيْتك صنعت شَيْئًا فصنعت مثله فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أماط اَذَى من طَرِيْق الْمُسلمين كتبت لَهُ حَسَنَة وَمَنْ تقبلت مِنْهُ حَسَنَة دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر هٰكَذَا وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِيْ كتاب الْاَدَب الْمُفْرد فَقَالَ عَن المستنير بن اَخْضَر بن مُعَاوِيَة بن قُرَّة عَن جده . قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ الصَّوَاب

❀❀ مستنیر بن اخضر بن معاویہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی راستے سے گزر رہا تھا' ہمارا گزر ایک تکلیف دہ چیز کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے اسے راستے سے ہٹادیا' پھر مجھے اس طرح کی ایک اور چیز نظر آئی' تو میں نے اس کو پکڑا اور اس کو ہٹادیا' تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: اے میرے بھتیجے! تم نے جو کیا ہے' وہ کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: اے میرے چچا! میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا' تو میں نے بھی ویسا ہی کردیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے' تو اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے' اور جس شخص کی نیکی نوٹ کی جائے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسی طرح نقل کی ہے' جبکہ یہی روایت امام بخاری نے کتاب ''الادب المفرد'' میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ مستنیر بن اخضر بن معاویہ بن قرہ کے حوالے سے ان کے دادا سے منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: درست بھی یہی ہے۔

4506 - وَعَنْ اَنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حدث نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ فَمَا فرحنا بِشَيْءٍ

مُنْذُ عرفنَا الْاِسْلَام اَشد من فرحنا بِهٖ قَالَ اِن الْمُؤمن ليؤجر فِيْ اِمَاطَة الْاَذَى عَن الطَّرِيْق وَفِيْ هِدَايَة السَّبِيل وَفِيْ تَعْبِيرِه عَن الْاَرثم وَفِيْ منحة اللَّبن حَتّٰى اِنَّهٗ ليؤجر فِي السّلْعَة تكون مصرورة فيلمسها فتخطؤها يَده

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَزَاد اِنَّهٗ ليؤجر فِيْ اِتْيَانه اَهله حَتّٰى اِنَّهٗ ليؤجر فِي السّلْعَة تكون فِيْ طرف ثَوْبه فيلمسها فيفقد مَكَانهَا اَوْ كلمة نَحْوهَا فيخفق بذٰلِكَ فُؤَاده فيردها الله عَلَيْهِ وَيكْتب لَهٗ اجرهَا

وَفِيْ اِسْنَاده الْمنْهَال بن خَليفَة وَقد وَثَّقَهٗ غير وَاحِد وَتقدم مَا يشْهد لهٰذَا الحَدِيْث

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک بات ارشاد فرمائی: جب سے ہم نے اسلام قبول کیا ہے اس کے بعد ہم کسی بات پر اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے اُس بات پر ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مومن کو اس کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے پر اجر دیا جائے گا' اور راستے کے بارے میں رہنمائی کرنے پر بھی' اور جو شخص اپنا مفہوم واضح نہ کر سکتا ہو اس کی ترجمانی کرنے پر بھی' اور دودھ عطیہ کرنے پر بھی اجر دیا جائے گا' یہاں تک کہ اسے اس سامان کے بارے میں بھی اجر دیا جائے گا' جو اس نے تھیلی میں رکھا ہوا ہو اور جب وہ اس کو تلاش کرے' تو وہ گم ہو چکا ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام بزار نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اسے اپنی بیوی کے قریب آنے پر بھی اجر دیا جائے گا' یہاں تک کہ اسے اس سامان کے بارے میں بھی اجر دیا جائے گا' جو اس کے کپڑے کے کونے میں موجود ہو اور جب وہ اسے لینا چاہے' تو اسے غیر موجود پائے (راوی کو شک ہے کہ یہاں ایک کلمہ مختلف ہے) اور اس وجہ سے اس کے دل میں جو پریشانی آتی ہے' تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے بعد وہ سامان اسے واپس کر دے' تو اس پریشانی کا اجر بھی اس کے لئے نوٹ کیا جائے گا''۔

اس کی سند میں منہال بن خلیفہ نامی راوی ہے' جسے کئی حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے' اس سے پہلے وہ روایات گزر چکی ہیں' جو اس حدیث کی تائید کرتی ہیں۔

4507 - وَعَنْ اَبِيْ شيبَة الْهَرَوِيّ قَالَ كَانَ معَاذ يمشي وَرجل مَعَه فَرفع حجرا من الطَّرِيْق فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رفع حجرا من الطَّرِيْق كتبت لَهٗ حَسَنَة وَمَنْ كَانَت لَهٗ حَسَنَة دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَط من حَدِيْث اَبِي الدَّرْدَاء اِلَّا انه قَالَ من اخرج من طَرِيْق الْمُسلمين شَيْئا يؤذيهم كتب الله لَهٗ بِهٖ حَسَنَة وَمَنْ كتب لَهٗ عِنْده حَسَنَة ادخلهُ بهَا الْجنَّة

❀❀ ابوشیبہ ہروی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے جا رہے تھے' ان کے ساتھ ایک شخص بھی تھا' انہوں نے راستے میں سے ایک پتھر اٹھایا' تو اس شخص نے دریافت کیا: یہ کیا معاملہ ہے؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص راستے سے پتھر اٹھائے گا' اس کے لئے نیکی نوٹ کی جائے گی اور جس شخص کی نیکی نوٹ ہوگی' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں انہوں نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''جو شخص مسلمانوں کے راستے سے ایسی چیز ہٹادے جو انہیں اذیت پہنچاتی ہو تو اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ایک نیکی نوٹ کرے گا اور جس شخص کے حق میں اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں نیکی نوٹ کرلے گا' اس نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا''۔

4508 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خلق كل اِنسان من بنى آدم على سِتِّينَ وثلاثمائة مفصل فَمَنْ كبر اللّٰه وَحمد اللّٰه وَهَلل اللّٰه وَسبح اللّٰه واستغفر اللّٰه وعزل حجرا عَن طَرِيْق الْمُسْلِمين اَوْ شَوْكَة اَوْ عظما عَن طَرِيْق الْمُسْلِمين وَامر بِمَعْرُوْف اَوْ نهى عَن مُنكر عدد تِلْكَ السِّتين والثلاثمائة فَاِنَّهُ يُمْسِى يَوْمَئِذٍ وَّقد زحزح نَفسه عَن النَّار
قَالَ اَبُوْ تَوْبَة وَرُبمَا قَالَ يمشي يَعْنِيْ بِالْمُعْجَمَةِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اولادِ آدم میں سے' ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ بنائے گئے ہیں' جو شخص اللہ تعالیٰ کبریائی بیان کرتا ہے اور اس کی حمد بیان کرتا ہے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے' سبحان اللہ پڑھتا ہے' استغفر اللہ پڑھتا ہے' مسلمانوں کے راستے سے کسی پتھر' یا کانٹے' یا ہڈی کو ہٹا دیتا ہے' نیکی کا حکم دیتا ہے' یا برائی سے منع کرتا ہے' تو یہ تین سو ساٹھ کی تعداد (ہو جاتی ہے) اور اس دن جب وہ شام کرتا ہے' تو اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچالیا ہوتا ہے''۔
ابوتوبہ نامی راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔
یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4509 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل يمشي بطرِيْق وجد غُصْن شوك فَاَخَّرَهُ فَشكر اللّٰه لَهُ فغفر اللّٰه لَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ایک مرتبہ ایک شخص راستے میں چلتا ہوا جا رہا تھا' اس نے کانٹوں والی ٹہنی پائی' تو اسے ہٹا دیا' اللہ تعالیٰ نے اُس کے اِس عمل کو قبول کیا اور اللہ تعالیٰ نے اُس کی مغفرت کردی''۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4510 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم قَالَ لقد رَاَيْت رجلا يتقلب فِي الْجَنَّة فِيْ شَجَرَة قطعهَا من ظهر الطَّرِيْق كَانَت تؤذى الْمُسْلِمين

4509-صحيح البخارى - كتاب الأذان' أبواب صلاة الجماعة والإمامة - باب فضل التهجير إلى الظهر' حديث:633صحيح مسلم - كتاب الإمارة' باب بيان الشهداء - حديث:3629صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' فصل من البر والإحسان - ذكر رجاء الغفران لمن نحى الأذى عن طريق المسلمين حديث:537موطأ مالك - كتاب صلاة الجماعة' باب ما جاء فى العتمة والصبح - حديث:294سنن أبى داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب فى إماطة الأذى عن الطريق' حديث:4586مسند أحمد بن حنبل' مسند أبى هريرة رضى الله عنه - حديث:10536'

❀❀ امام مسلم نے ایک روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں نے ایک شخص کو دیکھا' جو جنت میں آ جا رہا تھا' وہ ایک درخت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوا تھا' جسے اس نے راستے سے ہٹا دیا تھا' جو (درخت) مسلمانوں کو اذیت پہنچاتا تھا''۔

4511 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مر رجل بِغُصْن شَجَرَة على ظهر الطَّرِيْق فَقَالَ وَاللّٰه لانحين هٰذَا عَن الْمُسْلِمين لا يؤذيهم فَاُدخل الْجنَّة

وَرَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَلَفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نزع رجل لم يعْمل خيرا قطّ غُصْن شوك عَن الطَّرِيْق اِمَّا قَالَ كَانَ فِي شَجَرَة فَقَطعه وَاِمَّا كَانَ مَوْضُوعا فاماطه عَن الطَّرِيْق فَشكر اللّٰه ذٰلِك لَهٗ فَاَدْخلهُ الْجنَّة

❀❀ ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک شخص درخت کی ٹہنی کے پاس سے گزرا' جو راستے میں پڑی ہوئی تھی' تو اس نے سوچا کہ اللہ کی قسم میں اسے مسلمانوں کے (راستے) سے ہٹا دوں گا' تا کہ یہ انہیں اذیت نہ پہنچائے' تو اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا گیا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص' جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا' اس نے راستے سے کانٹے دار ٹہنی ہٹا دی (راوی کہتے ہیں:) شاید روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ درخت پر لگی ہوئی تھی' تو اس نے اسے کاٹ دیا' یا زمین پر پڑی ہوئی تھی' تو اس نے اسے راستے سے ہٹا دیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا''۔

4512 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت شَجَرَة تؤذي النَّاس فَاَتَاهَا رجل فعزلها عَن طَرِيْق النَّاس قَالَ قَالَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَد رَاَيْته يتقلب فِيْ ظلها فِي الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو يعلى وَلَا بَاس بِاِسْنَادِهٖ فِي المتابعات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک درخت لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا' ایک شخص اس درخت کے پاس آیا اور اس نے اس درخت کو لوگوں کے راستے سے ہٹا دیا' نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ جنت میں اس درخت کے سائے میں کروٹیں بدل رہا تھا (یا آ جا رہا تھا)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' متابعات کے بارے میں اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

29 - التَّرْغِيْب فِيْ قتل الوزغ وَمَا جَاءَ فِيْ قتل الْحَيَّات وَغَيْرِهَا مِمَّا يذكر

باب چھپکلی کو مارنے کے بارے میں ترغیبی روایات' سانپوں کو مارنے کے بارے میں اور دیگر چیزوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4513 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل وزغة فِيْ اَوَّل ضَرْبَة فَلهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَة وَمَنْ قَتلهَا فِي الضَّرْبَة الثَّانِيَة فَلهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَة دون الْحَسَنَة الْاُولٰى وَمَن

قَتَلهَا فِي الضَّرْبَة الثَّالِثَة فَلهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَة لدوْنَ الثَّانِيَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَابُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چھپکلی کو پہلی ہی ضرب میں مار دیتا ہے اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی' جو شخص دوسری ضرب میں اسے مرتا ہے اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی' جو پہلی والی سے کم ہوں گی اور جو شخص تیسری ضرب میں مارتا ہے' تو اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی' جو دوسری والی سے کم ہوں گی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4514 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم من قتل وزغا فِيْ اَوَّل ضَرْبَة كتبت لَهُ مائَة حَسَنَة وَفِي الثَّانِيَة دون ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَة دون ذٰلِك . وَفِيْ اُخْرى لمُسْلِم وَاَبِيْ دَاوُد انه قَالَ فِيْ اَوَّل ضَرْبَة سَبْعِيْنَ حَسَنَة

قَالَ الْحَافِظ وَاِسْنَاد هٰذِهِ الرِّوَايَة الْاَخِيرَة مُنْقَطع لَان سهيلا قَالَ حَدَّثتنِيْ اُخْتِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِي بعض نسخ مُسْلِم اخي

وَعند اَبِيْ دَاوُد اخي اَوْ اُخْتِيْ على الشَّك وَفِيْ بعض نسخ أخي وأختي بواو الْعَطف وَعلى كل تَقْدِير فاَوْلَاد اَبِيْ صَالح وهم سُهَيْل وَصَالح وَعباد وَسَوْدَة لَيْسَ مِنْهُم من سمع من اَبِيْ هُرَيْرَة وَقد وجد فِيْ بعض نسخ مُسْلِم فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَة قَالَ سُهَيْل حَدثنِيْ اَبِيْ كَمَا فِي الرِّوَايَتَيْنِ الْاَولين وَهُوَ غلط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الوزغ هُوَ الْكِبَار من سَام أبرص

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص پہلی ضرب میں چھپکلی کو مارتا ہے' اس کے لئے ایک سو نیکیاں نوٹ کی جائیں گی' اور دوسری مرتبہ میں اس سے کم ہوں گی' اور تیسری مرتبہ میں اس سے کم ہوں گی''۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''پہلی ضرب میں ستر نیکیاں ملیں گی''۔

حافظ کہتے ہیں: اس آخری والی روایت کی سند منقطع ہے' کیونکہ سہیل نامی راوی یہ کہتے ہیں: میری بہن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بیان کی ہے' صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں' میرے بھائی نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے' امام ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے بھائی نے' یا شاید میری بہن نے یہ روایت بیان کی ہے' یعنی یہ شک کے ساتھ ہے' بعض نسخوں میں بھائی ہے اور بہن ہے' یعنی عطف کے ساتھ ہے' بہرحال ہر صورت میں اصل بات یہ ہے کہ ابوصالح کی اولاد یہ تھی' سہیل، صالح، عباد اور سودہ ان میں سے کسی نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اس روایت میں' امام مسلم کے بعض نسخوں میں یہ بات بھی پائی گئی ہے' سہیل بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' جیسا کہ پہلی والی دو روایات میں یہ بات منقول ہے' اور یہ بھی غلطی ہے' باقی اللہ جانتا ہے۔

لفظ وزغ یہ چھپکلی سے کچھ بڑا ہوتا ہے۔

4515 - وَعَن سائبة مولاة الْفَاكِه بن الْمُغيرَة اَنَّهَا دخلت على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فرأت فِيْ بَيتهَا

رمحا مَوْضُوعا فَقَالَت يَا ام الْمُؤْمِنِينَ مَا تصنعين بِهٰذَا قَالَت اقتل بِهِ الْأَوْزَاغ فَإِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخبرنَا اَن اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام لما القِي فِي النَّار لم تكن دَابَّة فِي الْاَرْض إِلَّا اطفات النَّار عَنهُ غير الوزغ فَإِنَّهُ كَانَ ينفخ عَلَيْهِ فَامر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقتله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَالنَّسَائِيّ بِزِيَادَة

❀❀ فاکہ بن مغیرہ کی کنیز سائبہ بیان کرتی ہیں: وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر نیزہ رکھا ہوا پایا' تو دریافت کیا' اے اُمّ المومنین! آپ اس کے ذریعے کیا کرتی ہیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس کے ذریعے چھپکلیں مارتی ہوں کیونکہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا جا رہا تھا' تو روئے زمین کے ہر جانور نے آگ کو بجھانے کی کوشش کی تھی' صرف چھپکلی نے ایسا نہیں کیا تھا' یہ اس پر پھونکیں مار رہی تھی (تاکہ وہ اور بھڑک اٹھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مار دینے کا حکم دیا ہے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام نسائی نے اضافے کے ساتھ نقل کی ہے۔

4516 - وَعَن ام شريك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر بقتل الْأَوْزَاغ وَقَالَ كَانَ ينفخ على اِبْرَاهِيم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسلم وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار ذكر النفخ

❀❀ سیدہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلیوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پھونکیں مار رہی تھیں (تاکہ ان کی آگ اور بھڑک اٹھے)''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' جس میں پھونک مارنے کا ذکر ہے۔

4517 - وَعَن عَامر بن سعد عَن اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر بقتل الوزغ وَسَماهُ فويسقا . رَوَاهُ مُسلم وَاَبُو دَاوُد

❀❀ عامر بن سعد اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مار دینے کا حکم دیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام چھوٹا فاسق رکھا ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4518 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل حَيَّة فَلهُ سبع حَسَنَات وَمَنْ قتل وزغا فَلهُ حَسَنَة وَمَنْ ترك حَيَّة مَخَافَة عاقبتها فَلَيْسَ مَا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه دون قَوْله وَمَنْ ترك اِلَى آخِره

قَالَ الْحَافِظ روياه عَن الْمسيب بن رَافع عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سانپ کو مار دیتا ہے' اسے سات نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص چھپکلی کو مار دیتا ہے' اسے ایک نیکی ملتی ہے' جو شخص خوف زدہ ہو کر سانپ کو چھوڑ دیتا ہے' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:
"جو شخص چھوڑ دیتا ہے" ...اس کے بعد سے لے کے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔
حافظ بیان کرتے ہیں، اس روایت کو میتب بن رافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے تاہم انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

4519 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ الْجُشَمِی قَالَ بَیْنَمَا ابْن مَسْعُوْد یخطب ذَات یَوْم فَاِذَا هُوَ بحیة تمشین علی الْجِدَار فَقطع خطبته ثُمَّ ضربهَا بِقَضِیبِهٖ حَتّٰی قَتلهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قتل حَیَّة فَكَاَنَّمَا قتل مُشْرِكًا قد حل دَمه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ مَرْفُوْعا وموقوفا وَالْبَزَّار اِلَّا اَنه قَالَ من قتل حَیَّة اَوْ عقربا

❀❀ ابواحوص جشمی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے وہاں ایک سانپ دیوار پر چڑھتا ہوا نظر آیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنا خطبہ درمیان میں روکا اور اپنی چھڑی کے ذریعے اس سانپ کو مار دیا پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"جو شخص سانپ کو مارتا ہے وہ گویا کہ ایسے مشرک کو قتل کرتا ہے جس کا خون بہانا حلال ہو"۔
یہ روایت امام احمد امام ابو یعلی اور امام طبرانی نے مرفوع اور موقوف (دونوں طرح سے) نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
"جو شخص سانپ یا بچھو کو مار دیتا ہے"۔

4520 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَیَّات كُلهنَّ فَمَنْ خَافَ ثارهن فَلَیْسَ منی

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ باسانید رواتها ثِقَات اِلَّا اَن عبد الرَّحْمٰن بن مَسْعُوْد لم یسمع من اَبِیه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"ہر قسم کے سانپ مار دیا کرو جو شخص ان کی آگ سے خوف زدہ ہو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔
یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن کے راوی ثقہ ہیں صرف عبدالرحمن بن مسعود نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔

4521 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سالمناهن مُنْذُ حاربناهن یَعْنِی الْحَیَّات وَمَنْ ترك قتل شَیْءٍ مِنْهُنَّ خیفة فَلَیْسَ منا ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِی صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جب سے انہوں نے ہمارے ساتھ جنگ شروع کی ہے ہم نے بھی انہیں سلامت نہیں رہنے دیا" (راوی بیان کرتے ہیں،) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سانپ تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو شخص خوف کی وجہ ان میں سے کسی کو چھوڑ دے وہ ہم میں سے

نہیں ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

4522 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك الْحَيَّات مَخَافَة طلبهن فَلَيْسَ منا مَا سالمناهن مُنْذُ حاربناهن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ يجزم مُوسَى بن مُسْلِم رَاوِيه بِاَن عِكْرِمَة رَفعه اِلٰى ابْن عَبَّاس

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص سانپوں کا پیچھا کرنے کے ڈر سے سانپ کو چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے جب سے ہم نے ان کے ساتھ جنگ شروع کی ہے ہم نے ان کے ساتھ صلح نہیں کی"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے موسیٰ بن مسلم نے اس بارے میں جزم نہیں کیا کہ عکرمہ نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے یا نہیں؟

4523 - وَعَنِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ لرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا نُرِيد اَن نكنس زَمْزَم وَاِن فِيهَا مِنْ هٰذِهِ الْجنان يَعْنِيْ الْحَيَّات الصغار فَامر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقتلهن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاِسْنَاده صَحِيْح اِلَّا اَن عبد الرَّحْمٰن بن سابط مَا اَرَاهُ سمع من الْعَبَّاس الْجنان بِكَسْر الْجِيم وَتَشْدِيد النُّوْن جمع جَان وَهِي الْحَيَّة الصَّغِيرَة كَمَا فِي الحَدِيْث وَقِيْلَ الدقيقة الْخَفِيفَة وَقِيْلَ الدقيقة الْبَيْضَاء ويروى عَنِ ابْنِ عَبَّاس الْجنان مسخ الْجِنّ كَمَا مسخت القردة من بني اِسْرَائِيل

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم زم زم کے کنویں پر چھپر ڈال دیں لیکن اس میں یہ چھوٹے سانپ پائے جاتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں مار دینے کا حکم دیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اس کی سند صحیح ہے البتہ عبدالرحمٰن بن سابط نامی راوی کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

لفظ "الجنان" اس سے مراد چھوٹے سانپ ہیں جیسا کہ یہ بات حدیث میں مذکور ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد باریک کیڑا ہے اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد سفید کیڑا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی گئی ہے:

"یہ چھوٹے سانپ جنوں کی مسخ شدہ شکل ہے جس طرح بنی اسرائیل کو مسخ کر کے بندر بنا دیا گیا تھا"۔

4524 - وَعَنْ اَبِي ليلى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَن جنان الْبيُوت فَقَالَ اِذا رَاَيْتُم مِنْهُنَّ شَيْئًا فِيْ مَسَاكِنكُم فَقولُوْا اَنْشدكُمْ الْعَهْد الَّذِيْ اَخذ عَلَيْكُمْ نوح اَنْشدكُمْ الْعَهْد الَّذِيْ اَخذ عَلَيْكُمْ سُلَيْمَان اَن لَا تؤذونا فَاِن عدن فاقتلوهن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ كلهم من رِوَايَة ابْن اَبِيْ ليلى عَن ثَابت عَن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ

ليلى عَنْ اَبِيهِ وَقَالَ التِرْمِذِى حَدِيْتٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه وَابْنُ اَبِىْ ليلى هُوَ مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِىْ لَيلى يَأْتِى

❀❀ حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گھروں میں نکل آنے والے سانپوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ان میں سے کسی کو اپنے گھر میں دیکھو تو یہ کہو: کہ میں تمہیں اس عہد کا واسطہ دیتا ہوں جو حضرت نوح علیہ السلام نے تمہارے خلاف لیا تھا' اور میں تمہیں اس عہد کا واسطہ دیتا ہوں' جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تم سے لیا تھا کہ تم ہمیں اذیت نہ پہنچاؤ' اگر وہ دوبارہ نظر آئیں' تو تم انہیں مار دو۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے ثابت کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں' ابن ابولیلیٰ سے مراد محمد بن عبدالرحمٰن ابولیلیٰ ہیں' جن کا ذکر آگے آئے گا۔

4525 - وَعَنْ نَافِع قَالَ كَانَ ابْن عمر يقتل الْحَيَّات كُلهنَّ حَتّٰى حَدثنَا اَبُوْ لبَابَة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَنْ قتل جنان الْبُيُوت فَأمسك . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر قسم کے سانپ مار دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں نکل آنے والے چھوٹے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4526 - وَفِىْ رِوَايَة لَهُ لِاَبِىْ دَاوُد وَقَالَ اَبُوْ لبَابَة سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَنْ قتل الْجنان الَّتِى تكون فِى الْبيُوت اِلَّا الأبتر وَذَا الطفيتين فَاِنَّهُمَا اللَّذَان يخطفان الْبَصَر ويتبعان مَا فِىْ بطُوْن النِّسَاء

❀❀ ان سے منقول ایک روایت' جو امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا ہے کہ آپ ﷺ نے گھروں میں نکل آنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے' البتہ دم کٹے اور دو نقطوں والے سانپ کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ یہ دونوں بینائی کو ضائع کر دیتے ہیں اور عورتوں کے پیٹ میں موجود بچے کو ضائع کر دیتے ہیں۔

4527 - وَعَنْ اَبِى السَّائِب اَنه دخل على اَبِىْ سَعِيْد الْخُدرِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ بَيته قَالَ فَوَجَدته يُصَلِّى فَجَلَست انتظره حَتّٰى يقْضِى صَلَاته فَسمِعت تحريكا فِىْ عراجين فِىْ نَاحيَة الْبَيْت فَالْتَفت فَاِذَا حَيَّة فوثبت لأقتلها فَاَشَارَ اِلَىَّ اَن اجْلِسْ فَجَلَست فَلَمَّا انْصَرف اَشَارَ اِلٰى بَيت فِى الدَّار فَقَالَ اَترى هٰذَا الْبَيْت فَقُلْتُ نعم قَالَ كَانَ فِيْهِ فَتى منا حَدِيْث عهد بعرس قَالَ فخرجنا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَق فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتى يسْتَأْذن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بانصاف النَّهَار فَيرجع اِلٰى اَهله فاستاذنه يَوْمًا فَقَالَ خُذ عَلَيْكَ سِلَاحك فَاِنِّىْ اَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَة فَاَخذ الرجل سلاحه ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَته بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَة فاهوى اِلَيْهَا بِالرُّمْح ليطعنها بِهِ واصابته غيرَة فَقَالَت لَهُ اكفف عَلَيْكَ رمحك وادخل الْبَيْت حَتّٰى تنظر مَا الَّذِى

اخرجني فَدخل فَاِذَا بحية عَظِيْمَة منطوية على الْفراش فَاَهوى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فانتظمها بِهٖ ثُمَّ خرج فركزه فِي الدَّار فاضطربت عَلَيْهِ فَمَا يدْرِي اَيهمَا كَانَ اَسْرع موتا الْحَيَّة اَم الْفَتى قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذكرنَا ذٰلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللّٰه اَن يحييه لنا فَقَالَ اسْتَغْفرُوا لصاحبكم

ثُمَّ قَالَ اِن بِالْمَدِيْنَةِ جنا قد اَسْلمُوا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُم شَيْئًا فآذنوه ثَلَاثَة اَيَّام فَاِن بدا لكم بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَان

❀❀ ابوسائب بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کے ہاں داخل ہوئے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا' تو ان کے انتظار میں بیٹھ گیا' جب انہوں نے نماز مکمل کی' تو میں نے ان کے گھر کے کونے میں موجود لکڑیوں کے درمیان حرکت کی آواز سنی' تو وہاں ایک سانپ موجود تھا' میں اسے مارنے کے لئے اٹھا' تو انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ تم بیٹھ جاؤ! میں بیٹھ گیا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے محلے میں موجود ایک گھر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: کیا تمہیں وہ گھر نظر آرہا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے بتایا: اس گھر میں ہماری قوم کا ایک نوجوان رہا کرتا تھا' جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خندق کھودنے کے لئے گئے' وہ نوجوان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوپہر کے وقت اجازت لے کر اپنی بیوی کے پاس واپس چلا جاتا تھا' ایک دن اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا ہتھیار ساتھ رکھنا' کیونکہ مجھے تمہارے خلاف قریظہ کے حوالے سے اندیشہ ہے' اس شخص نے اپنا ہتھیار پکڑ لیا' وہ واپس گیا' تو اس کی بیوی دروازے پر کھڑی ہوئی تھی' اس نے نیزہ اس کو مارنے کے لئے اس کی طرف نیزہ بڑھایا' اسے بڑا غصہ آیا تھا (کہ میری بیوی دروازے پر کھڑی ہے) اس عورت نے کہا: اپنے نیزے کو روک لو اور گھر کے اندر جا کر دیکھو کہ کس چیز نے مجھے باہر آنے پر مجبور کیا ہے؟ وہ نوجوان گھر میں داخل ہوا' تو وہاں ایک بڑا سا سانپ موجود تھا' جو زمین پر لپٹا ہوا پڑا تھا' اس نوجوان نے وہ نیزہ اس سانپ کی طرف بڑھایا اور اس سانپ کو اس نیزے میں پرو دیا' پھر وہ باہر نکلا اور محلے میں اس نیزے کو گاڑ دیا' سانپ نے اس پر حملہ کیا اور پھر یہ پتہ نہیں چلا کہ کس کی موت جلدی واقع ہوئی؟ سانپ کی' یا نوجوان کی؟ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اس کو ہمارے لئے زندہ کر دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' مدینہ منورہ میں کچھ ایسے جنات ہیں' جو اسلام قبول کر چکے ہیں' جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو' تو تم تین دن تک انہیں وارننگ دو' اگر وہ اس کے بعد بھی تمہارے سامنے آئیں' تو تم انہیں مار دو! کیونکہ وہ شیطان ہوگا''۔

4528 - وَفِيْ رِوَايَةٍ نَحْوه وَقَالَ فِيْهِ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لهٰذِهِ الْبيُوت عوامر فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فحرجوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَاِن ذهب وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهُ كَافِر وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فادفنوا صَاحبكُم

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ اس کی سند ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان گھروں میں رہنے والے بھی کچھ (جنات وغیرہ) ہوتے ہیں' جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو' تو تین مرتبہ اسے جانے کے لئے کہو' اگر وہ چلا جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کر دو' کیونکہ وہ کافر ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور اپنے ساتھی کو (یعنی اس نوجوان کو) دفن کر دو!

یہ روایت امام مالک امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4529 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب على الْمِنبر يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّات واقتلوا ذَا الطفيتين والأبتر فَاِنَّهُمَا يطمسان الْبَصر ويسقطان الْحَبل قَالَ عبد الله فبينا انا اطارد حَيَّة اقتلها نادانى اَبُوْ لبَابَة لَا تقتلها قلت اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر بقتل الْحَيَّات قَالَ اِنَّهُ نهى بَعْدَ ذلِكَ عَن ذَوَات الْبُيُوت وَهن العوامر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ بِاَلْفَاظ مُتَقَارِبَة

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر خطبے کے دوران سنا' کہ سانپوں کو مارو! دو دھاری والے اور دم کٹے سانپوں کو مارو' کیونکہ وہ بینائی کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لئے اس کا پیچھا کر رہا تھا کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے پکار کر یہ کہا: تم اسے نہ مارو! میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے' تو انہوں نے بتایا' اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا تھا' کیونکہ وہ گھروں کو آباد کرنے والے ہیں۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے قریبی الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

4530 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامر بقتل الْكلاب يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّات وَالْكلاب واقتلوا ذَا الطفيتين والأبتر فَاِنَّهُمَا يلتمسان الْبَصَر ويستسقطان الحبالى

قَالَ الزُّهْرِي ونرى ذلِكَ من سميتهما وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَالَ سَالم قَالَ عبد الله بن عمر فَلَبِثت لَا أترك حَيَّة اَرَاهَا اِلَّا قتلتها فَبَيْنَمَا انا اطارد حَيَّة يَوْمًا من ذَوَات الْبُيُوت مر بِي زيد بن الْخطاب وَاَبُوْ لبَابَة وَانا اطاردها فَقَالَا مهلا يَا عبد الله فَقُلْتُ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر بقتلهن قَالَ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن ذَوَات الْبُيُوت

❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کتوں کو مار دینے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سانپوں اور کتوں کو مار دو' اور دو دھاری دار اور دم کٹے سانپوں کو بھی مار دو' کیونکہ وہ بینائی زائل کر دیتے ہیں اور حمل ضائع کر دیتے ہیں''۔

زہری بیان کرتے ہیں: ہماری یہ رائے ہے کہ یہ ان دونوں کی خصوصیت ہو گی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

سالم بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھے جو بھی سانپ نظر آتا تھا' میں اسے مار دیا کرتا تھا ایک مرتبہ میں گھر میں نکل آنے والے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا' حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا میرے پاس سے گزر ہوا جبکہ میں اس وقت سانپ کا پیچھا کر رہا تھا' تو ان دونوں نے کہا: اے عبداللہ! رک جاؤ' تو میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں مارنے کا حکم دیا ہے' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے گھر والوں کو (یعنی گھر میں نکل آنے والے سانپوں

کو) مارنے سے منع کیا ہے۔

4531 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗد قَالَ اِن ابن عمر وجد بعد مَا حَدثهُ اَبُوْ لبَابَة حَیَّة فِیْ دَاره فَامر بهَا فاخرجت اِلَی البقیع

قَالَ نَافِع ثُمَّ رَاَیْتهَا بعد فِیْ بَیته الطفیتان بِضَم الطَّاء الْمُهْملَة وَاِسْکَان الْفَاء هما الخطان الأسودان فِیْ ظهر الْحَیَّة وأصل الطفیة خوصَة الْمقل شبه الخطین علی ظهر الْحَیَّة بخوصتی الْمقل وَقَالَ اَبُوْ عمر النمری یُقَال اِن الطفیتین جنس یکون علی ظَهره خطان أبیضان

والأبتر هُوَ الأفعی وَقِیْلَ جنس اَبتر کَاَنَّهٗ مَقْطُوْع الذَّنب وَقِیْلَ هُوَ صنف من الْحَیَّات اَزْرَق مَقْطُوْع الذَّنب اِذا نظرت اِلَیْهِ الْحَامِل اَلْقَت قَالَه النَّضر بن شُمَیْل

وَقَوله یلتمسان الْبَصَر مَعْنَاهُ یطمسانه بِمُجَرَّد نظرهما اِلَیْهِ بخاصیة جعلهَا اللّٰه فِیْهِمَا

قَالَ الْحَافِظ قد ذهب طَائِفَة من اَهْلِ الْعلم اِلَی قتل الْحَیَّات أجمع فِیْ الصحاری والبیوت بِالْمَدِیْنَةِ وَغَیْر الْمَدِیْنَة وَلَمْ یستثنوا فِیْ ذٰلِکَ نوعا وَلَا جِنسا وَلَا موضعا وَاحْتَجُّوا فِیْ ذٰلِکَ بِاَحَادِیْث جَاءَ ت عَامَّة کَحَدِیْثِ ابْن مَسْعُوْد الْمُتَقَدّم وَاَبِیْ هُرَیْرَة وَابْن عَبَّاس وَقَالَت طَائِفَة تقتل الْحَیَّات اجمع اِلَّا سواکن الْبُیُوت بِالْمَدِیْنَةِ وَغَیْرِهَا فَاِنَّهُنَّ لَا یقتلن لما جَاءَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ لبَابَة وَزید بن الْخطاب من النَّهْی عَن قتلهن بعد الْاَمر بقتل جَمِیْع الْحَیَّات وَقَالَت طَائِفَة تنذر سواکن الْبُیُوت فِی الْمَدِیْنَة وَغَیْرِهَا فَاِن بدین بعد الْاِنْذَار قتلن وَمَا وجد مِنْهُنَّ فِیْ غیر الْبُیُوت یقتل من غیر اِنذار وَقَالَ مَالک یقتل مَا وجد مِنْهَا فِی الْمَسَاجِد وَاسْتدلَّ هٰؤُلَاءِ بقوله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن لهٰذِهِ الْبیُوت عوامر فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهَا شَیْئًا فحرجوا عَلَیْهَا ثَلَاثًا فَاِن ذهب وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ

وَاخْتَار بَعْضُهُمْ اَن یَقُوْلُ لَهَا مَا ورد فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ لیلی الْمُتَقَدّم وَقَالَ مَالک یَکْفِیْهِ اَن یَقُوْلُ أحرج عَلَیْک بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر اَن لَا تبدو لنا وَلَا تؤذینا وَقَالَ غَیْره یَقُوْلُ لَهَا اَنْت فِیْ حرج اِن عدت اِلَیْنَا فَلَا تلومینا اَن نضیق عَلَیْک بالطرد والتتبع وَقَالَت طَائِفَة لَا تنذر اِلَّا حیات الْمَدِیْنَة فَقَط لما جَاءَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ سعید الْمُتَقَدّم من اِسْلَام طَائِفَة من الْجِنّ بِالْمَدِیْنَةِ وَأما حیات غیر الْمَدِیْنَة فِیْ جَمِیْع الْاَرْض والبیوت فَتقتل من غیر اِنذار لِاَنا لَا نتحقق وجود مُسلمین من الْجِنّ ثُمَّ وَلقَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خمس من الفواسق تقتل فِی الْحل وَالْحرم وَذکر مِنْهُنَّ الْحَیَّة

وَقَالَت طَائِفَة یقتل الأبتر وَذُو الطفیتین من غیر اِنذار سَوَاء کن بِالْمَدِیْنَةِ وَغَیْرِهَا لحَدِیْثِ اَبِی لبَابَة سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهی عَن قتل الْجنان الَّتِیْ تکون فِی الْبُیُوت اِلَّا الأبتر وَذَا الطفیتین وَلِکُلٍ مِن هٰذِهِ الْاَقْوَال وَجه قوی وَدَلِیل ظَاهر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کردی' تو اس کے بعد ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے محلے میں ایک سانپ پایا' تو ان کے حکم کے تحت اس سانپ

کو بقیع کی طرف نکال دیا گیا' نافع بیان کرتے ہیں: اس کے بعد بھی میں نے ان کے گھر میں سانپ کو دیکھا تھا۔
لفظ 'طفیتان' اس سے مراد سانپ کی پشت پر موجود دو سیاہ لکیریں ہیں۔
لفظ طفیہ کا مطلب' گوگل کا پتہ ہے' جو سانپ کی پشت پر موجود دو لکیروں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔
ابو عمر نمری بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: دو دھاریاں ایک جنس ہے' جو اس کی پشت پر ہوتی ہے اور دو سفید لکیریں ہوتی ہیں۔

''ابتر' یہ' افعی' کو بھی کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ ایک قسم ہے' جس کی دم کٹی ہوئی ہوتی ہے' ایک قول کے مطابق یہ سانپوں کی ایک مخصوص قسم ہے' جو نیلے رنگ کا ہوتا ہے اور اس کی دم کٹی ہوئی ہوتی ہے' اگر حاملہ اسے دیکھ لے تو اس کا حمل ضائع ہو جاتا ہے۔
یہ بات نضر بن شمیل نے بیان کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ'' یہ دونوں نظر تلاش کرتے ہیں'' اس کا مطلب یہ ہے کہ محض ان کی طرف دیکھنے سے بینائی رخصت ہو جاتی ہے اور یہ ایک خصوصیت ہے' جو اللہ تعالیٰ نے ان میں رکھی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ تمام سانپوں کو مار دیا جائے گا' خواہ وہ صحرا میں ہوں یا گھروں میں ہوں' شہر میں ہوں یا شہر سے باہر ہوں' اس بارے میں کسی نوع یا جنس یا جگہ کا استثناء نہیں ہے' ان حضرات نے اس بارے میں ان احادیث سے استدلال کیا ہے' جو عمومی طور پر منقول ہوئی ہیں' جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے' جو پہلے گزر چکی ہے' اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول احادیث ہیں۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: تمام سانپوں کو مار دیا جائے گا' صرف گھروں میں رہنے والے سانپوں کو نہیں مارا جائے گا' خواہ وہ گھر شہر کے اندر ہو' یا شہر سے باہر ہو' انہیں اس لئے نہیں مارا جائے گا' کیونکہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ ان کو مارنے سے منع کیا گیا ہے' اگرچہ پہلے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: گھروں میں رہنے والے سانپوں کو ڈرایا جائے گا' خواہ وہ شہر کے اندر ہوں' یا شہر سے باہر ہوں اگر ڈرانے کے بعد بھی وہ ظاہر ہو جاتے ہیں' تو انہیں مار دیا جائے گا' اور گھروں سے باہر جو سانپ نظر آتے ہیں' انہیں ڈرائے بغیر مار دیا جائے گا۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: سانپوں میں سے' جو کوئی مسجد میں مل جائے' اسے مار دیا جائے گا' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے:

''یہ گھروں میں رہنے والے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین مرتبہ دھمکاؤ' اگر وہ چلا جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے مار دو''۔

بعض حضرات نے یہ بات اختیار کی ہے: سانپ سے وہ چیز کہی جائے گی' جو حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں مذکور ہے' جو حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: آدمی کے لئے یہ پڑھ لینا بھی کافی ہے:

''میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اور آخرت کے دن کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم ہمارے سامنے ظاہر نہ ہونا اور ہمیں اذیت

نہ پہنچاتا“۔

دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: آدمی سانپ سے یہ بھی کہے گا: ”اگر تم دوبارہ ہماری طرف آئے اور تمہیں نقصان ہوا تو پھر تم ہمیں ملامت نہ کرنا کہ ہم نے تمہیں پرے کر کے یا تمہارا پیچھا کر کے تمہیں تنگی کا شکار کیا ہے“۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: صرف مدینہ منورہ کے سانپوں کو ڈرایا جائے گا' کیونکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ مدینہ منورہ کے جنات کے ایک گروہ نے اسلام قبول کر لیا ہے' لیکن مدینہ منورہ کے علاوہ تمام روئے زمین' اور اس میں موجود گھروں میں رہنے والے سانپوں کو ڈرائے بغیر مار دیا جائے گا' کیونکہ اس کے علاوہ اور کسی جگہ پر ہمیں جنات میں سے مسلمانوں کے وجود کا پتہ نہیں چل سکتا' اس کی ایک دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے:

”پانچ قسم کے جانور فاسق ہیں' جنہیں حل اور حرم میں مار دیا جائے گا“ اور ان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ کا بھی ذکر کیا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: دم کٹے اور دو دھاری دار سانپ کو ڈرائے بغیر مار دیا جائے گا' خواہ وہ مدینہ منورہ میں ہو' یا اس کے علاوہ کہیں اور ہو' اس کی دلیل حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنان (یعنی چھوٹے سانپوں) کو مارنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' جو گھروں میں ہوتے ہیں' البتہ دم کٹے اور دو دھاری دھار کا معاملہ مختلف ہے۔

ان میں سے ہر ایک قول کی ایک مضبوط وجہ ہے' اور ظاہر دلیل ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4532 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نملة قرصت نَبيا من الْاَنْبِيَاء فَامر بقرية النَّمْل فأحرقت فَاَوحى اللّٰه اِلَيْهِ فِيْ اَن قرصتك نملة فاحرقت أمة من الْاُمَم تسبح

زَاد فِيْ رِوَايَة فَهَلا نملة وَاحِدَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ ایک چیونٹی نے ایک نبی کو کاٹ لیا' تو انہوں نے چیونٹیوں کی وادی کو جلا دینے کا حکم دیا' اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ ایک چیونٹی نے تمہیں کاٹا تھا' تم نے پوری امت کو جلا دیا ہے' جو تسبیح پڑھا کرتی تھی“۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ”تم نے صرف ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہیں مارا؟“۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4533 - وَفِيْ رِوَايَة لمُسلم وَاَبِيْ دَاوُد قَالَ نزل نَبِي من الْاَنْبِيَاء تَحت شَجَرَة فلدغته نملة فَامر بجهاره فَاُخْرِج من تحتهَا ثُمَّ اَمر فأحرقت فَاَوحى اللّٰه اِلَيْهِ هلا نملة وَاحِدَة

قَالَ الْحَافِظ قد جَاءَ من غير مَا وَجه اَن هٰذَا النَّبِي هُوَ عُزَيْر عَلَيْهِ السَّلَام وَفِيْ قَوْله فَهَلا نملة وَاحِدَة دَلِيل على اَن التحريق كَانَ جَائِزا فِيْ شريعتهم وَقد جَاءَ فِيْ خبر اَنه بقرية اَوْ بِمَدِيْنَة اَهْلكها اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَ يَا رب كَانَ فيهم صبيان ودواب وَمَنْ لم يقترف ذَنبا ثُمَّ اِنَّهٗ نزل تَحت شَجَرَة فجرت بِهٖ هٰذِهِ الْقِصَّة الَّتِيْ قدرهَا اللّٰه على يَدَيْهِ تَنْبِيها لَهٗ على اعتراضه على بديع قدرَة اللّٰه وقضائه فِيْ خلقه فَقَالَ اِنَّمَا قرصتك نملة

وَاحِدَةً فَهَلَّا قَتَلْتَ وَاحِدَةً وَفِي الْحَدِيثِ تَنْبِيهٌ عَلَى اَنَّ الْمُنْكَرَ اِذَا وَقَعَ فِي بَلَدٍ لَا يُؤْمَنُ الْعِقَابُ الْعَامُّ

امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں

"ایک نبی نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا تو وہاں ایک چیونٹی نے انہیں کاٹ لیا' تو انہوں نے اپنے سامان سفر کے بارے میں حکم دیا اسے ہٹایا گیا' تو نیچے چیونٹیوں کی بلیں موجود تھیں ان (نبی) کے حکم کے تحت انہیں جلا دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: "تم نے ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہیں مارا؟"۔

حافظ بیان کرتے ہیں' ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے: وہ نبی حضرت عزیر علیہ السلام تھے اور متن کے یہ الفاظ کہ "صرف ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہیں مارا" یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جلا دینا ان کی شریعت میں جائز تھا' اور ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے: کہ وہ ایک بستی یا ایک شہر میں تھے' جسے اللہ تعالیٰ نے ہلاکت کا شکار کر دیا تھا' تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس میں بچے اور جانور بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں' جنہوں نے کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کیا (تو اس پورے شہر کو کیوں ہلاکت کا شکار کیا گیا ہے؟)۔

اس کے بعد یہ اتفاق ہوا کہ وہ ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیے ہوئے تھے تو اس کے بعد یہ واقعہ پیش آ گیا' جو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں تقدیر میں طے کیا تھا' تاکہ انہیں اس چیز کے حوالے سے تنبیہ کی جائے' جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی تقدیر کے فیصلے پر اعتراض کیا تھا' جو اس کی مخلوق کے بارے میں تھا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں بھی تو ایک چیونٹی نے ہی کاٹا ہے' تم نے صرف ایک چیونٹی کو کیوں نہیں قتل کیا؟ اس حدیث میں اس بات کی تنبیہ پائی جاتی ہے کہ جب کسی شہر میں برائی پھیل جائے' تو ان سب پر عمومی عذاب نازل ہو سکتا ہے۔

4534 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النملة والنحلة والهدهد والصرد . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حبان فِي صَحِيحه

الصرد بِضَم الصَّاد الْمُهْملَة وَفتح الرَّاء طَائِر مَعْرُوف ضخم الرَّأْس والمنقار لَهُ ريش عَظِيم نصفه أَبيض وَنصفه أسود

قَالَ الْخطابِيّ أما نَهْيه عَن قتل النَّمْل فَإِنَّمَا اَرَادَ نوعا مِنْهُ خَاصًّا وَهُوَ الْكِبَار ذَوَات الأرجل الطوَال لِاَنَّهَا قَلِيلَةُ الْاَذٰى وَالضَّرَر وَأما النحلة فَلِمَا فِيهَا من الْمَنْفَعَة وَأما الهدهد والصرد فَإِنَّمَا نهى عَن قَتلهمَا لتَحْرِيم لحمهما وَذٰلِكَ اَن الْحَيَوَان اِذَا نهى عَن قَتله وَلَم يكن لحُرْمَة وَلَا لضَرَر فِيهِ كَانَ ذٰلِكَ لتَحْرِيم لَحْمه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار قسم کے جانوروں کو مارنے سے منع کیا ہے چیونٹی' شہد کی مکھی' ہدہد اور صرد۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

لفظ "صرد" ایک معروف پرندہ ہے' جس کا سر بڑا ہوتا ہے اور اس کی چونچ ہوتی ہے اور بڑے بڑے پر ہوتے ہیں' اس کا نصف حصہ سفید اور نصف حصہ سیاہ ہوتا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: جہاں تک چیونٹیوں کو مارنے کی ممانعت کا تعلق ہے تو اس کے ذریعے چیونٹیوں کی ایک خاص قسم مراد ہے اور اس سے مراد بڑی چیونٹی ہے جس کی بڑی ٹانگیں ہوتی ہیں کیونکہ یہ کم اذیت پہنچاتی ہیں اور کم نقصان پہنچاتی ہیں۔

جہاں تک شہد کی مکھی کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں فائدہ پایا جاتا ہے۔

جہاں تک ہدہد اور صرد کا تعلق ہے تو ان دونوں کو قتل کرنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان کا گوشت کھانا حرام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی جانور کو مارنے سے منع کیا گیا ہو اور وہ کسی حرمت کی وجہ سے نہ ہو اور نہ ہی اس میں کوئی ضرر ہو تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اس کا گوشت حرام قرار دیا گیا ہوگا۔

4535 - وَعَن عبد الرَّحْمَن بن عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن طَبِيبا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن ضفدع يَجْعَلهَا فِيْ دَوَاء فَنَهَاهُ عَن قَتلهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

قَالَ الْحَافِظ الضفدع بِكَسْر الضَّاد وَالدَّال وَفتح الدَّال لَيْسَ بجيد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک طبیب نے نبی اکرم ﷺ سے مینڈک کے بارے دریافت کیا: کیا اسے دوا میں ڈالا جا سکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مینڈک کو مارنے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: "ضفدع" میں 'ض' پر زیر ہے اور 'د' پر زبر ہے یہ عمدہ نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيب فِيْ اِنْجَازِ الْوَعْدِ وَالْاَمَانَةِ

وَالتَّرْهِيْبُ مِنْ اِخْلَافِه وَمِنَ الْخِيَانَةِ وَالْغَدْرِ وَقَتْلِ الْمُعَاهَدِ اَوْ ظُلْمِه

باب: وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

وعدے کی خلاف ورزی خیانت عہد شکنی ذمی کو قتل کرنے یا اس پر ظلم کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4536 - وَعَن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تقبلُوا لي بِستا أتقبل لكم بِالْجنَّةِ إِذا حدث اَحَدُكُم فَلَا يكذب وَإِذَا وعد فَلَا يخلف وَإِذَا ائْتمن فَلَا يخن الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم فِي الصدْق

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا جب کوئی شخص بات کرے تو جھوٹ نہ بولے جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے"۔ ...الحدیث

یہ روایت امام ابویعلیٰ امام حاکم اور بیہقی نے نقل کی ہے۔ یہ اس سے پہلے سچائی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4537 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لي سِتا أضمن لكم الْجَنَّة اصدقوا إِذا حدثتم وأوفوا إِذا وعدتم وأدوا إِذا ائتمنتم الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا تم لوگ جب بات کرو تو سچ بولو جب وعدہ کرو تو پورا کرو جب تمہیں امین بنایا جائے تو امانت واپس کرو''۔ ..الحدیث۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

4538 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لمن حوله من امته اكفلوا لي بست اكفل لكم بِالْجنَّةِ

قلت مَا هن يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالْاَمَانَة والفرج والبطن وَاللِّسَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے آس پاس موجود اپنی امت کے افراد سے فرمایا: تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو' میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''نماز، زکوٰۃ، امانت، شرمگاہ، پیٹ اور زبان''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4539 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن الْاَمَانَة نزلت فِي جذر قُلُوْب الرِّجَال ثُمَّ نزل الْقُرْآن فَعَلمُوا من الْقُرْآن وَعَلمُوا من السّنة ثُمَّ حَدثنَا عَن رفع الْاَمَانَة فَقَالَ ينَام الرجل النومة فتقبض الْاَمَانَة من قلبه فيظل اثرهَا مثل الوكت ثُمَّ ينَام الرجل فتقبض الْاَمَانَة من قلبه فيظل اثرهَا من اثر الْمجل كجمر دحرجته على رجلك فنفط فتراه منتبرا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٍ ثُمَّ اخذ حَصَاة فدحرجها على رجله فَيُصْبِح النَّاس يتبايعون لَا يكَاد اَحَد يُؤَدِّي الْاَمَانَة حَتَّى يُقَال اِن فِيْ بني فلَان رجلا اَمينا حَتَّى يُقَال للرجل مَا اظرفه مَا اعقله وَمَا فِيْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من اِيمَان

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه ـ الْجذر بِفَتْح الْجِيم وَاِسْكَان الذَّال الْمُعْجَمَة هُوَ اصل الشَّيْء والوكت بِفَتْح الْوَاو وَاِسْكَان الْكَاف بعدهَا تَاء مثناة هُوَ الْاَثر الْيَسِير

الْمجل بِفَتْح الْمِيم وَاِسْكَان الْجِيم هُوَ تنفط الْيَد من الْعَمَل وَغَيْره

وَقَوله منتبرا بالراء اَي مرتفعا

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ بات بتائی:

''امانت لوگوں کے دلوں کے اندر نازل ہوئی' پھر قرآن نازل ہوا' لوگوں نے قرآن کا علم حاصل کیا' انہوں نے سنت کا علم حاصل کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں امانت کے اٹھائے جانے کے بارے میں بتایا اور ارشاد فرمایا: ایک شخص سوئے گا تو اس کے

دل سے امانت کو قبض کرلیا جائے گا' یہاں تک کہ اس کا معمولی سانشان باقی رہ جائے گا' پھر اس کے دل سے امانت کو قبض کیا جائے گا' یہاں تک کہ اس کا نشان یوں رہ جائے گا جس طرح کسی چھالے کا نشان ہوتا ہے جیسے کسی انگارے کو تم اپنی ٹانگ پر رکھ دو' تو اس کے نتیجے میں ایک چھالہ نمودار ہوتا ہے' تمہیں وہ پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے' لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا' پھر نبی اکرم ﷺ نے کچھ کنکریاں لے کر وہ اپنے پاؤں پر رکھیں (اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) پھر لوگوں کا یہ عالم ہو جائے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ خرید وفروخت کریں گے' تو ان میں سے کوئی بھی امانت ادا نہیں کرے گا' یہاں تک کہ یہ بات کہی جائے گی بنو فلاں میں ایک امین شخص ہے' یہاں تک کہ کسی شخص کے بارے میں یہ کہا جائے گا: وہ کتنا تیز طرار اور کتنا عقل مند ہے؟ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا بھی ایمان نہیں ہوگا"۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ الجذر سے مراد کسی چیز کی بنیاد ہے۔

لفظ وقت سے مراد معمولی سا نشان ہے۔

لفظ مجل سے مراد کام کاج کرنے کی وجہ سے ہاتھ میں پیدا ہونے والا چھالہ

لفظ منتبر سے مراد اونچا ہونا ہے۔

4540 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْقَتْل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه يكفر الذُّنُوب كلهَا اِلَّا الْاَمَانَة قَالَ يُؤْتى الْعَبْد يَوْم الْقِيَامَة وَاِن قتل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه فَيُقَالُ أد أمانتك فَيَقُوْلُ اى رب كَيفَ وَقد ذهبت الدُّنْيَا فَيُقَالُ انْطَلقُوْا بِهِ اِلَى الهاوية فَينْطَلق بِهِ اِلَى الهاوية وتمثل لَهُ اَمَانَته كهيئتها يَوْم دفعت اِلَيْهِ فيراها فيعرفها فَيهْوِى فِيْ اَثَرهَا حَتّٰى يُدْرِكهَا فيحملها على مَنْكِبَيْه حَتّٰى اِذا ظن انه خَارج فلت عَن مَنْكِبَيْه فَهُوَ يهوى فِيْ اَثَرهَا اَبَد الْآبدين ثُمَّ قَالَ الصَّلَاة اَمَانَة وَالْوُضُوء اَمَانَة وَالْوَزْن اَمَانَة والكيل اَمَانَة وَاَشْيَاء عددهَا وَاَشد ذٰلِكَ الودائع

قَالَ يَعْنِيْ زَاذَان فَاَتَيت الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَقُلْتُ اَلا ترى اِلَى مَا قَالَ ابْن مَسْعُوْد قَالَ كَذَا قَالَ صدق أما سَمِعت اللّٰه يَقُوْلُ اِن اللّٰه يَاْمُرُكُمْ اَن تُؤَدُّوا الْاَمَانَات اِلَى اَهلهَا - (النساء)

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ مَوْقُوْفًا وَذكر عبد اللّٰه ابْن الْاِمَام اَحْمد فِيْ كتاب الزّهْد انه سَاَلَ اَبَاهُ عَنهُ فَقَالَ اِسْنَاده جيد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی راہ میں شہید ہو جانا تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' البتہ امانت کا معاملہ مختلف ہے' وہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن کسی بندے کو لایا جائے گا' خواہ اسے اللہ کی راہ میں شہید ہی کیوں نہ کیا گیا ہو اور اس سے کہا جائے گا: کہ تم اپنی امانت کو ادا کرو وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ دنیا تو ختم ہو چکی ہے' تو حکم ہوگا: اسے جہنم کی طرف لے جاؤ' اُسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا' تو اس کے سامنے اس کی امانت آئے گی' جو اس دن کی مانند ہوگی' جب وہ امانت اس کے سپرد کی گئی تھی' وہ اسے دیکھے گا اور اسے پہچان لے گا وہ اس کے پیچھے جائے گا' یہاں تک کہ اس تک پہنچ جائے گا' پھر وہ اسے کندھے پر اٹھا کر لے آئے گا' یہاں تک کہ جب وہ یہ گمان کرے گا کہ اب اس کی جان چھوٹنے والی ہے تو اس کے کندھے سے وہ امانت پھسل جائے گی اور پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ اس کے پیچھے بھاگتا رہے گا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: نماز' ایک امانت ہے اور وضو' ایک امانت ہے' وزن' ایک امانت ہے' ماپنا' ایک امانت ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) آپ ﷺ نے

کچھ اور چیزیں بھی شمار کرائیں (اور پھر فرمایا:) لیکن ان میں سب سے زیادہ سخت وہ چیز ہے جو کسی کے پاس رکھوائی گئی ہو۔

زاذان بیان کرتے ہیں: میں حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: کیا آپ نے وہ بات ملاحظہ فرمائی ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے؟ انہوں نے یہ کہا ہے تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مالکان کو ادا کردو''

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے اسے کتاب ''الزہد'' میں نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: انہوں نے اپنے والد سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اس کی سند عمدہ ہے۔

4541 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا طهُور لَهُ الحَدِيْث . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَتقدم فِي الصَّلَوَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کا ایمان نہیں ہے' جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہے' جس کا وضو نہ ہو (یا طہارت نہ ہو)'' الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے یہ اس سے پہلے نماز سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4542 - وَرُوِىَ عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فطلع علينا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعَالِيَة فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبرنِي باشد شَيْءٍ فِي هٰذَا الدّين والينه فَقَالَ الينه شَهَادَة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله واشده يَا اَخا الْعَالِيَة الْاَمَانَة اِنَّهُ لَا دين لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لَهُ وَلَا زَكَاة لَهُ الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران بالائی علاقے کا رہنے والا ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتایئے' جو اس دین میں سب سے زیادہ سخت شمار ہوتی ہے اور جو سب سے زیادہ نرم شمار ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ نرم اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اے بالائی علاقے کے رہنے والے شخص! اس دین میں سب سے زیادہ سخت چیز امانت ہے' اس شخص کا دین نہیں ہے' جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کی نماز بھی نہیں ہے اور اس شخص کی زکوۃ بھی نہیں ہے'' ... الحدیث۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

4543 - وَعَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا فعلت أمتِي خمس عشرَة خصْلَة فَقَد حل بهَا الْبَلَاء قيل وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذا كَانَ الْمغنم دولا وَاِذا كَانَت الْاَمَانَة مغنما وَالزَّكَاة مغرما واطاع الرجل زَوجته وعق أمه وبر صديقه وجفا اَبَاهُ وَارْتَفَعت الْاَصْوَات فِي الْمَسَاجِد وَكَانَ

زعيم الْقَوْم أرذلهم وَأكْرم الرجل مَخَافَة شَره وشربت الْخمر وَلبس الْحَرِير واتخذت الْقَيْنَات وَالْمَعَازِف وَلعن آخر هَذِهِ الْأمة أَولهَا فليرتقبوا عِنْد ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاء أَوْ خسفا أَوْ مسخا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ لَا نعلم أحدا روى هَذَا الحَدِيث عَن يحيى بن سعيد الْأنْصَارِيّ غير الْفرج بن فضَالة

حضرت علی بن ابی طالب نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے گی' تو آزمائش ان کے لئے حلال ہو جائے گی عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت سمجھا جائے' جب امانت کو غنیمت سمجھا جائے' زکوۃ کو جرمانہ سمجھ جائے' آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور ماں کی نافرمانی کرے' اپنے دوست کے ساتھ اچھائی کرے اور اپنے باپ کے ساتھ زیادتی کرے مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں' قوم کا سب سے کمینہ فرد ان کا سردار بن جائے' اور آدمی کے شر کے خوف کی وجہ سے اس کی عزت کی جائے' شراب پی جائے' ریشم پہنا جائے' گانے والی عورتیں رکھی جائیں' آلات موسیقی رکھے جائیں' اس امت کے آخری دور کے لوگ پہلے والوں پر لعنت کریں' تو ایسے وقت میں ان لوگوں کو سرخ آندھی' یا زمین میں دھنسائے جانے' یا مسخ کیے جانے کے کا انتظار کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں ایسے کسی راوی کا علم نہیں ہے' جس نے یہ روایت یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے نقل کی ہو' صرف فرج بن فضالہ نے اسے نقل کیا ہے۔

4544 - وَفِي رِوَايَة لِلتِّرْمِذِيّ من حَدِيث أبي هُرَيْرَة إِذا اتخذ الْفَيْء دولا وَالْأَمَانَة مغنما وَالزَّكَاة مغرما وتعلم لغير دين وأطاع الرجل امْرَأَته وعق أمه وَأدنى صديقه وأقصى أَبَاهُ وَظَهَرت الْأَصْوَات فِي الْمَسَاجِد وساد الْقَبِيلَة فاسقهم وَكَانَ زعيم الْقَوْم أرذلهم وَأكْرم الرجل مَخَافَة شَره وَظَهَرت الْقَيْنَات وَالْمَعَازِف وشربت الْخُمُور وَلعن آخر هَذِهِ الْأمة أَولهَا فليرتقبوا عِنْد ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاء وخسفا ومسخا وقذفا وآيات تتَابع كنظام بَال قطع سلكه فتتابع . قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيث غَرِيب

امام ترمذی کی ایک روایت میں' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''جب مال غنیمت کو دولت سمجھا جائے' امانت کو غنیمت سمجھا جائے' زکوۃ کو جرمانہ سمجھا جائے' دین کی بجائے کسی اور مقصد کے لئے علم حاصل کیا جائے' آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے' اور اپنے دوست سے قریب ہو اور اپنے باپ سے [illegible] مساجد میں آوازیں بلند ہوں' قبیلے کا سردار ان کا فاسق شخص بن جائے' سب سے کمینہ لوگوں کا لیڈر بن جائے' آدمی کی عزت [illegible] کے شر کے خوف کی وجہ سے کی جائے' گانے والی عورتیں اور آلات موسیقی غالب آ جائیں' شراب پی جانے لگے' اس امت کے [illegible] دور کے لوگ پہلے والوں پر لعنت کرنے لگیں' تو ایسے وقت میں ان لوگوں کو سرخ آندھی' یا زمین میں دھنسائے جانے' یا مسخ کیے جانے' یا پتھر مارے جانے کا انتظار کرنا چاہیے' یہ نشانیاں یکے بعد دیگرے رونما ہوں گی' جس طرح اگر کوئی ہار ٹوٹ جائے' تو اس کے موتی یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

4545 - وَرُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مُتعلقات بالعرش الرَّحِم تقول اللّٰهُمَّ اِنِّي بك فلا اقطع وَالْاَمَانَة تقول اللّٰهُمَّ اِنِّي بك فلا اخان وَالنعمَة تقول اللّٰهُمَّ اِنِّي بك فلا اكفر . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی ہیں' رحم (یعنی رشتے داری) وہ یہ کہتا ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں' تو مجھے نہ کاٹا جائے' امانت' جو یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں' تو میرے ساتھ خیانت نہ کی جائے' اور نعمت' جو یہ کہتی ہے اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں' تو میرا کفران نہ کیا جائے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

4546 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير كُم قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يكون بعدهمْ قوم يشْهدُوْنَ وَلَا يستشهدون ويخونون وَلَا يؤتمنون وينذرُوْنَ وَلَا يُوفونَ وَتظهر فيهم السّمن . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے' پھر ان کے بعد والوں کا ہے' پھر ان کے بعد والوں کا ہے' پھر ان کے بعد وہ لوگ آئیں گے' جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی' وہ خیانت کریں گے انہیں امین نہیں قرار نہیں دیا جائے گا' وہ نذر مانیں گے' لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان کے درمیان موٹاپا ظاہر ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4547 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ الحمساء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبيع قبل اَن يبْعَث فَبَقيت لَهُ بَقِيَّة ووعدته اَن آتيه بهَا فِيْ مَكَانَهُ فنسيت ثُمَّ ذكرت بعد ثَلَاث فَجئت فَإِذا هُوَ مَكَانَهُ فَقَالَ يَا فَتى لقد شققت عَلَيّ انا هَهُنَا مُنْذُ ثَلَاث أنتظرك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت كِلَاهُمَا عَنْ اِبْرَاهِيْم بن طهْمَان عَنْ بديل بن ميسرَة عَنْ عبد الْكَرِيم عَنْ عبد اللّٰه بن شَقِيق عَنْ اَبِيْهِ عَنْهُ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد قَالَ مُحَمَّد بن يحيى هٰذَا عندنَا عبد الْكَرِيم بن عبد اللّٰه بن شَقِيق .

وَقد ذكر عبد اللّٰه بن اَبِيْ الحمساء اَبُوْ عَلِيّ بن السكن فِيْ كتاب الصَّحَابَة فَقَالَ رُوِيَ حَدِيْث اِبْرَاهِيْم بن طهْمَان عَنْ بديل بن ميسرَة عَنِ ابْنِ شَقِيق عَنْ اَبِيْهِ وَيُقَال عَنْ بديل عَنْ عبد الْكَرِيم الْمعلم وَيُشبه اَن يكون مَا ذكره اَبُوْ عَلِيّ من اِسْقَاط عبد الْكَرِيم مِنْهُ هُوَ الصَّوَاب وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابوحمساء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سودا کیا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ادائیگی کرنی تھی' تو میں نے یہ وعدہ کیا کہ میں فلاں جگہ پر آپ کے پاس آتا ہوں' پھر میں بھول گیا' تین دن بعد مجھے یہ بات یاد آئی' جب میں وہاں آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نوجوان!

تم نے مجھے مشقت کا شکار کیا ہے میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے بدیل بن میسرہ کے حوالے سے عبدالکریم کے حوالے سے عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حمساء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: محمد بن یحییٰ فرماتے ہیں: یہ شخص ہمارے نزدیک عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق ہے' انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابوحمساء رضی اللہ عنہ کا تذکرہ علی بن سکن نے کتاب "الصحابہ" میں کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے شقیق کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد سے روایت منقول ہے' اور ایک قول کے مطابق بدیل کے حوالے سے' عبدالکریم معلم کے حوالے سے روایت منقول ہے' اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

ابوعلی نے یہ بات ذکر نہیں کی ہے کہ اس کی سند میں عبدالکریم نامی راوی ساقط ہوگا اور یہی درست ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4548 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حدث كذب وَاِذَا وعد أخلف وَاِذَا ائْتمن خَان . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَزَادَ مُسْلِم فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَاِن صلى وَصَامَ وَزعم اَنه مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"منافق کی نشانیاں تین ہیں' جب بولتا ہے' تو جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے' تو خلاف ورزی کرتا ہے' اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے' تو خیانت کرتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام مسلم نے اپنی ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں

"خواہ وہ نماز پڑھتا ہو' روزے رکھتا ہو' اور یہ سمجھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے"۔

4549 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ انس وَلَفظِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاث من كن فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِق وَاِن صَامَ وَصلى وَحج وَاعْتمر وَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِم . فَذكر الحَدِيْث

❀❀ یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی' وہ منافق ہوگا' خواہ وہ روزہ رکھے' نماز پڑھے' حج کرے اور عمرہ کرے' اور یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں" اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

4548 صحيح البخاري - كتاب الإيمان' باب علامة المنافق - حديث:33 صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان خصال المنافق - حديث:114 مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان المعاصي التي يخرج صاحبها من الإيمان عند فعله ومعاصي التي - حديث:31 السنن للنسائي - كتاب الإيمان وشرائعه' علامة المنافق - حديث 4959' سنن الكبرى للنسائي - سورة النساء' علامة المنافق - حديث:10686 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الإقرار' باب ما جاء في إقرار المريض لوارثه - حديث:10714 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث' 8503 مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث:6399

4550 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَع مَن كن فِيْهِ كَانَ منافقا خَالِصا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خصْلَة مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خصْلَة من النِّفَاق حَتّٰى يَدعهَا اِذا ائتمن خَان وَاِذا حدث كذب وَاِذَا عَاهَدَ غدر وَاِذَا خَاصم فجر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں جس شخص میں ہوں گی' وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی' تو اس میں نفاق کی خصلت پائی جاتی ہوگی جب تک وہ اسے ترک نہیں کر دیتا' جب اسے امین بنایا جائے' تو خیانت کرے' جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑا کرے' تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4551 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا جمع اللّٰهُ الْاَوَّلين وَالْآخرين يَوْمَ الْقِيَامَة يرفع لكل غادر لِوَاء فَقيل هٰذِهِ غدرة فلَان ابْن فلَان . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' جب اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو جمع کرے گا' تو ہر عہد شکن کے لئے مخصوص جھنڈا بلند کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی (کا علامتی نشان) ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4552 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم لكل غادر لِوَاء يَوْمَ الْقِيَامَة يعرف بِهِ يُقَال هٰذِهِ غدرة فلَان

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''قیامت کے دن' ہر عہد شکن کے لئے جھنڈا ہوگا' جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا' یہ کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی عہد شکنی ہے''۔

4553 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ أعوذ بك من الْجُوْع فَاِنَّهُ بئس الضجيع وَاَعُوْذ بك من الْخِيَانَة فَاِنَّهَا بئست البطانة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری شور مچانے والی ہے' اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری ساتھی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4554 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى ثَلَاثَة اَنا خصمهم يَوْمَ الْقِيَامَة رجل أعطى بِي ثُمَّ غدر وَرجل بَاعَ حرا فَاَكل ثمنه وَرجل اسْتَأْجر اَجِيرا فاستوفى مِنْهُ الْعَمَل وَلَمْ يوفه أجره—رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن میں اُن کا مقابل فریق ہوں گا' ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر پناہ دی ہو اور پھر اس کی خلاف ورزی کی ہو' ایک وہ شخص جس نے آزاد شخص کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی ہو اور ایک وہ شخص جس نے کسی کو مزدور رکھا ہو' اور اس سے کام پورا لے لیا ہو اور اسے معاوضہ پورا نہ دیا ہو''۔
یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4555 - وَعَنْ يَزِيْدَ بن شريك قَالَ رَاَيْت عليا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ على الْمِنْبَر يخْطب فَسَمعته يَقُوْلُ لَا وَاللّٰه مَا عندنَا من كتاب نقرؤه اِلَّا كتاب اللّٰه وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيفَة فنشرها فَاِذَا فِيْهَا اَسْنَان الْاِبِل وَاَشْيَاء من الْجِرَاحَات وفِيهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذمَّة الْمُسلِمين وَاحِدَة يسْعَى بهَا اَدْنَاهُم فَمَنْ اَخْفَر مُسْلِما فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ لَا يقبل اللّٰه مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة عدلا وَلَا صرفا الحَدِيْث
رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه . يُقَال اَخْفَر بِالرجلِ اِذا غدره وَنقض عَهده

❀❀ یزید بن شریک بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جی نہیں! اللہ کی قسم ہمارے پاس کوئی ایسی تحریر نہیں ہے' جسے ہم پڑھتے ہوں' صرف اللہ کی کتاب ہے' یا یہ صحیفہ ہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کھولا' تو اس میں اونٹوں کی عمروں اور زخموں کے بارے میں کچھ احکام تھے' اس میں یہ بھی ذکر تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے' ان کا عام فرد بھی اس کے بارے میں کوشش کرے گا' جو شخص کسی مسلمان کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا' اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہو گی' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا'' .....الحدیث۔
یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔
یہ بات کہی جاتی ہے: ''اخفر بالرجل'' یعنی جب اس نے عہد شکنی کی ہو اور عہد کو توڑ دیا ہو۔

4556 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهٗ وَلَا دين لمن لَا عهد لَهٗ
رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا اَنه قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْ خطبَته فَذكر الحَدِيْث وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير من حَدِيْثِ ابْن عمر وَتقدم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ہمیں خطبہ دیتے تھے' تو یہ ارشاد فرماتے تھے:
''اس شخص کا ایمان نہیں ہے' جس کی امانت نہ ہو' اور اس شخص کا دین نہیں ہے' جس کا عہد نہ ہو''۔
یہ روایت امام احمد' امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

''نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اپنے خطبے کے دوران یہ ارشاد فرمایا:'' .....اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم صغیر میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جو پہلے گزر چکی ہے۔

4557 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقض قوم الْعَهْد اِلَّا كَانَ الْقَتْل بَيْنَهُمْ وَلَا ظَهرت الْفَاحِشَة فِي قوم اِلَّا سلط عَلَيْهِمُ الْمَوْت وَلَا منع قوم الزَّكَاة اِلَّا حبس عَنْهُم الْقطر رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے' تو ان کے درمیان قتل و غارت گری پھیل جاتی ہے اور جب بھی کسی قوم کے درمیان فحاشی پھیل جائے' تو ان پر موت کو مسلط کر دیا جاتا ہے' اور جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ دینے سے انکار کر دے' تو ان سے بارش کو روک لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4558 - وَعَنْ صَفْوَان بن سليم عَن عدَّة من اَبنَاء اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آبَائِهِمْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ظلم معاهدا اَوْ انتقصه اَوْ كلفه فَوق طاقته اَوْ اَخذ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْر طيب نَفسه فَاَنا حجيجه يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالْاَبنَاء مَجْهُوْلُوْنَ

❀❀ صفوان بن سلیم نے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعدد صاحبزادوں کے حوالے سے' اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی ذمی پر ظلم کرے' یا اس کی تنقیص کرے' یا اسے اس کی طاقت سے زیادہ کام کا پابند کرے' یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز حاصل کر لے' تو قیامت کے دن میں اس کا مقابل فریق ہوں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صاحبزادے مجہول ہیں۔

4559 - وَعَنْ عَمْرو بن الْحمق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيمَا رجل اَمن رجلا على دَمه ثُمَّ قَتله فَاَنا من الْقَاتِل بَرِيء وَاِن كَانَ الْمَقْتُول كَافِرًا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ ابْن مَاجَه فَاِنَّهُ يحمل لِوَاء عذر يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے'

''جو شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جان کے حوالے سے امان دیدے اور پھر اسے قتل کر دے' تو میں اس قاتل سے لاتعلق ہوں گا' اگرچہ وہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ کہتے ہیں یہ وہ شخص ہے' جو قیامت کے دن اپنی عہد شکنی کا جھنڈا اٹھائے گا۔

4560 - وَعَنْ اَبِي بكرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قتل نفسا معاهدة بغير حقها لم يرح رَائحة الْجَنَّة وَإن ريح الْجَنَّة ليوجد من مسيرَة مائة عَام

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ذمی کو ناحق طور پر قتل کردے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اگرچہ اس کی خوشبو ایک سو سال کی مسافت سے محسوس ہوجاتی ہے''۔

4561 - وَفِي رِوَايَةٍ من قتل معاهدا فِي عَهده لم يرح رَائِحَة الْجنَّة وَإن رِيحهَا ليوجد من مسيرَة خَمْسمِائَة عَام . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَهُوَ عِنْد اَبِي دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِغَيْر هٰذَا اللَّفْظ وَتقدم

قَوْله لم يرح قَالَ الْكسَائي هُوَ بِضَم الْيَاء من قَوْله ارحت الشَّيْء فَانا اريحه إِذا وجدت رِيحه وَقَالَ اَبُوْ عَمْرو لم يرح بِكَسْر الرَّاء من رحت أريح إِذا وجدت الرّيح وَقَالَ غَيرهمَا بِفَتْح الْيَاء وَالرَّاء وَالْمعْنَى وَاحِد وَهُوَ شم الرَّائِحَة

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی ذمی کے ساتھ معاہدے کے دوران اسے قتل کردے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہوجاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے مختلف الفاظ میں نقل کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''لم یرہ'' امام کسائی بیان کرتے ہیں: اس میں 'ی' پر پیش پڑھی جائے گی۔

لفظ ''ارحت'' سے مراد یہ ہے کہ میں نے اس کی خوشبو پائی۔

ابوعمرو کہتے ہیں: لفظ ''لم یرح'' اس میں ر پر زیر ہے۔ یہ لفظ ''رحت اریح'' ہے کہ جب میں خوشبو کو پاؤں۔

دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں ی اور ر پر زبر پڑھی جائے گی اور اس کا معنی ایک ہی ہے اور وہ خوشبو سونگھنا ہے۔

4562 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الا من قتل نفسا معاهدة لَهُ ذمَّة الله وَذمَّة رَسُوله فقد اخفر بِذِمَّة الله فَلَا يرح رَائِحَة الْجنَّة وَإن رِيحهَا ليوجد من مسيرَة سبعين خَرِيفًا رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيث حسن صَحِيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خبردار! جو شخص کسی ذمی کو قتل کردے جس کے لئے اللہ کا ذمہ ہو اور اس کے رسول کا ذمہ ہو تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذمہ کی خلاف ورزی کرے گا اور وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا اگرچہ اس کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے محسوس ہوجاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

التَّرْغِيبُ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى

والترهيب من حب الأشرار وَاَهْلِ الْبِدعِ لِاَنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَن أحب

باب: اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی سے) محبت رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

برے لوگوں اور بدعتیوں سے محبت رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات' کیونکہ آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس سے وہ محبت رکھے گا

4563 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث من كن فِيهِ وجد بِهن حلاوة الْإِيمَان من كَانَ اللّٰهِ وَرَسُوله اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سواهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عبدا لَا يُحِبهُ اِلَّا لله وَمَنْ يكره اَن يعود فِي الْكفْر بعد اَن أنقذه اللّٰه مِنْهُ كَمَا يكره اَن يقذف فِي النَّار

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں' جس شخص کے اندر ہوں گی' وہ ان کے ذریعے ایمان کی حلاوت کو پالے گا' جس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول' ان کے علاوہ ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں' جو شخص کسی بندے سے محبت رکھتا ہو اور اس کے ساتھ صرف اللہ کے لئے محبت رکھتا ہو اور جو شخص کفر کی طرف دوبارہ جانے کو' اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے بچالیا ہو' اسی طرح ناپسند کرتا ہو' جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہو کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے''۔

4564 - وَفِي رِوَايَةٍ ثَلَاث من كن فِيهِ وجد حلاوة الْإِيمَان وطعمه اَن يكون اللّٰه وَرَسُوله اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سواهُمَا وَاَن يحب فِي اللّٰه وَيبغض فِي اللّٰه وَاَن توقد نَار عَظِيمَة فَيَقَع فِيهَا اَحَبَّ اِلَيْهِ من اَن يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تین باتیں' جس شخص میں ہوں گی' وہ ایمان کی حلاوت اور اس کے ذائقے کو پالے گا' یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک ان کے علاوہ ہر ایک چیز سے زیادہ محبوب ہوں' اور یہ کہ وہ اللہ کی خاطر کسی سے محبت رکھے اور اللہ کی خاطر کسی سے بغض رکھے' اور یہ کہ اگر بہت سی آگ جلائی جائے' تو اس آگ میں گر جانا' اُس کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4565 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه تَعَالَى يَقُولُ يَوْم الْقِيَامَة اَيْنَ المتحابون بجلالي الْيَوْم أظلهم فِي ظِلِّي يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظِلِّي . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ کہاں ہیں؟ آج میں' نہیں اپنا سایہ فراہم کروں گا' جب میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4566 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره اَن يجد حلاوة الْاِيمَان فليحب الْمَرْء لَا يُحِبهُ اِلَّا لله ـ رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيقين وَصحح اَحدهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایمان کی حلاوت کو پالے تو اسے کسی ایسے شخص کے ساتھ محبت رکھنی چاہیے' جس کے ساتھ اسے صرف اللہ کے لئے محبت ہو''۔

یہ روایت امام حاکم نے دو حوالوں سے نقل کی ہے اور انہوں نے ان دونوں میں سے ایک کو صحیح قرار دیا ہے۔

4567 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِیْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل وشاب نَشأ فِیْ عبَادَة اللّٰه وَرجل قلبه مُعَلّق فِی الْمَسَاجِد ورجلان تحابا فِی اللّٰه اجْتمعَا عَلَيْهِ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة فاخفاها حَتّٰى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ عطا کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' عادل حکمران وہ نوجوان' جس کی نشوونما' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو' وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو' دو ایسے افراد' جو اللہ تعالیٰ کے لئے' ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں' اسی حالت پر اکٹھے ہوتے ہوں اور اسی پر جدا ہوتے ہوں' اور وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت خوبصورت عورت (گناہ کی) دعوت دے تو وہ یہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں' ایک وہ شخص جو صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو بھی یہ پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4568 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من الْاِيمَان اَن يحب الرجل رجلا لَا يُحِبهُ اِلَّا لله من غير مَال اعطاهُ فَذٰلِكَ الْاِيمَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کسی شخص کے ساتھ محبت رکھے اور وہ اُس کے ساتھ صرف اللہ کے لئے محبت رکھے (وہ محبت) کسی مال کی وجہ سے نہ ہو' جو دوسرے شخص نے اسے دیا ہو' یہی چیز ایمان ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4569 - وَعَنْ اَنَس بِنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تحاب رجلَانِ

فِي اللهِ اِلَّا كَانَ اَحبهما اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اشدهما حبا لصَاحبه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا مبارك بن فضَالة وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم اِلَّا انَّهُمَا قَالَا كَانَ أفضلهما أشدهما حبا لصَاحبه . وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی دو افراد اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں' تو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے' جو دوسرے شخص کے ساتھ زیادہ محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' صرف مبارک بن فضالہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ان دونوں میں سے زیادہ فضیلت رکھنے والا وہ شخص ہوگا' جو دوسرے فرد کے ساتھ زیادہ محبت رکھتا ہو''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4570 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم خير الْاَصْحَاب عِنْد الله خَيرهمْ لصَاحبه وَخير الْجِيرَان عِنْد الله خَيرهمْ لجاره

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک' ساتھیوں میں سب سے بہتر وہ ہے' جو اپنے ساتھی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک' پڑوسیوں میں زیادہ بہتر وہ ہے' جو اپنے پڑوسی کے حق میں زیادہ بہتر ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4571 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ مَا من رجلَيْنِ تحابا فِي اللّٰه بِظَهْر الْغَيْب اِلَّا كَانَ أحبهما اِلَى اللّٰه أشدهما حبا لصَاحبه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوي

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر' یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے)

''جب بھی دو افراد اللہ تعالیٰ کے لئے' ایک دوسرے کے ساتھ (ایک دوسرے کی) غیر موجودگی میں محبت رکھتے ہیں' تو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ شخص ہوتا ہے' جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4572 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحبَّ

رجلا لله فَقَالَ اِنِّیْ احبك لله فدخلا جَمِيْعًا الْجَنَّة فَكَانَ الَّذِیْ اَحَبَّ ارفع منزلة من الآخر واحق بِالَّذِیْ اَحَبَّ لِلّٰهِ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت رکھتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کے لئے تم سے محبت رکھتا ہوں تو وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے اور (اُن دونوں میں سے) جو شخص زیادہ محبت رکھتا ہے وہ دوسرے کے مقابلے میں زیادہ بلند مرتبے پر ہوگا اور اس شخص سے زیادہ حق دار ہوگا' جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4573 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا زار اخا لَهُ فِیْ قَرْيَة اُخْرى فارصد الله على مدرجته ملكا فَلَمَّا اتى عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيد اخا لی فِیْ هٰذِهِ الْقَرْيَة قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ من نعْمَة تربها قَالَ لَا غير اَنِّیْ احبه فِی الله قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ اِن الله قد احبك كَمَا احببته فِيْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

المدرجة بِفَتْح الْمِيم وَالرَّاء هِیَ الطَّرِيْق قَوْله: تربها ای تقوم بهَا وتسعى فِیْ صَلَاحهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی میں گیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بھیجا' جب وہ شخص وہاں پہنچا' تو فرشتے نے دریافت کیا: تم کہاں جارہے ہو؟ اس نے بتایا: میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے جارہا ہوں' فرشتے نے دریافت کیا: کیا اس نے تم پر کوئی مہربانی کی تھی' جس کا تم بدلہ دینے جارہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! میں اس سے صرف اللہ کے لئے محبت رکھتا ہوں' تو فرشتے نے بتایا: میں اللہ کی طرف سے' تمہاری طرف قاصد کے طور پر آیا ہوں' اللہ تعالیٰ بھی تم سے اسی طرح محبت رکھتا ہے' جس طرح تم اس سے محبت رکھتے ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ المدرجہ سے مراد راستہ ہے

لفظ تربھا سے مراد اس کا خیال رکھنا اور اس کی بہتری کی کوشش کرنا ہے۔

4574 - وَعَنْ اَبِیْ اِدْرِيس الْخَوْلَانِیِّ قَالَ دخلت مَسْجِد دمشق فَاِذَا فَتى براق الثنايا وَاِذَا النَّاس مَعَه فَاِذَا اخْتلفُوا فِیْ شَیْءٍ اسندوه اِلَيْهِ وصدروا عَن رَايه فَسَاَلت عَنهُ فَقيل هٰذَا معَاذ بن جبل فَلَمَّا كَانَ من الْغَد هجرت فَوَجَدته قد سبقنی بالتهجير وَوَجَدته يُصَلِّی فانتظرته حَتّٰى قضى صَلَاته ثُمَّ جِئْته من قبل وَجهه فَسلمت عَلَيْهِ ثُمَّ قلت لَهُ وَاللّٰه اِنِّیْ لَاحبك لله فَقَالَ آللّٰهُ فَقُلْتُ آللّٰهُ فَقَالَ آللّٰهُ فَقُلْتُ الله فَاَخذ بحبوة رِدَائِی فجذبنی اِلَيْهِ فَقَالَ ابشر فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

'' قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَجَبت محبتی للمتحابين فِیَّ وللمتجالسين فِیَّ وللمتباذلين فِیَّ''

رَوَاهُ مَالك بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں ایک نوجوان موجود تھے' جن کے سامنے کے دانت چمک دار تھے' ان کے ساتھ کچھ دیگر لوگ بھی تھے' جب بھی ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوتا تھا' تو وہ لوگ ان صاحب کی طرف رخ کرتے تھے اور ان کی رائے کی طرف رجوع کرتے تھے۔ میں نے ان کے بارے میں دریافت کیا: تو بتایا گیا یہ (نبی اکرم ﷺ کے صحابی) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں' اگلے دن میں جلدی (مسجد میں) آ گیا' تو میں نے انہیں پایا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے چکے ہوئے تھے' میں نے انہیں نماز ادا کرتے ہوئے پایا' میں ان کا انتظار کرنے لگا' جب انہوں نے نماز مکمل کر لی' تو میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا پھر میں نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ کے لئے' آپ سے محبت رکھتا ہوں' انہوں نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا ایسا ہی ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے' انہوں نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے' تو انہوں نے میری چادر کا کونہ پکڑا' اور مجھے اپنی طرف کھینچا ور فرمایا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' اور میری ذات کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں' اور میری ذات کی خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں بھی نقل کیا ہے۔

4575 - وَعَنْ اَبِیْ مُسْلِم قَالَ قُلْتُ لِمعَاذ وَاللّٰه اِنِّیْ لَاحبك لغير دنيا اَرْجُو اَن اصيبها مِنْك وَلَا قرَابَة بيني وَبَيْنك قَالَ فَلَا شَيْءٍ قلت لله قَالَ فجذب حبوتي ثُمَّ قَالَ ابشر اِن كنت صَادِقا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ المتحابون فِي اللّٰه فِيْ ظلّ الْعَرْش يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله يَغْبِطهُمْ بمكانهم النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ قَالَ وَلَقِيت عبَادَة بن الصَّامِت فَحَدَّثته بِحَدِيْثِ معَاذ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَن ربه تبَارَك وَتَعَالٰى حقت محبتي على المتحابين فِيْ وحقت محبتي على المتناصحين فِيْ وحقت محبتي على المتباذلين فِيْ هم على مَنَابِر من نور يَغْبِطهُمْ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيقُوْنَ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

ابومسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور یہ کسی دنیاوی فائدے کی وجہ سے نہیں ہے کہ جس کے بارے میں مجھے یہ توقع ہو کہ مجھے آپ سے یہ فائدہ حاصل ہو جائے گا' اور نہ ہی (یہ محبت) میرے اور آپ کے درمیان' کسی رشتے داری کی وجہ سے ہے' انہوں نے فرمایا: جب ایسی کوئی چیز نہیں ہے (تو پھر کس وجہ سے ہے؟) میں نے کہا اللہ کی وجہ سے ہے' تو انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑا' اور پھر فرمایا: اگر تم سچے ہو' تو تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ اس دن عرش کے سائے میں ہوں گے' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہو گا' اور ان لوگوں کے مقام پر' انبیاء اور شہداء رشک کریں گے''۔

ابومسلم بیان کرتے ہیں' میری ملاقات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے انہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث سنائی' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے پروردگار کے حوالے سے' یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:)

''میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' جو میرے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' جو میری خاطر ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے ہیں' میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' جو میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں' یہ لوگ نور کے بنے ہوئے منبروں پر موجود ہوں گے انبیاء' شہداء اور صدیقین' اِن دونوں پر رشک کریں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4576 - وروى التِّرْمِذِيّ حَدِيْث مَعَاذ خَ فَقَط وَلَفظه سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ المتحابون فِيْ جلالي لَهُمْ مَنَابِر من نور يَغْبِطهُمْ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ امام ترمذی نے' صرف حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری ذات کی خاطر' ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگوں کو نور سے بنے ہوئے منبر میں گے اور انبیاء اور شہداء' اُن لوگوں پر رشک کریں گے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4577 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاثر عَن ربه تَبَارَك وَتَعَالَى يَقُوْلُ حقت محبتي للمتحابين فِيْ وحقت محبتي للمتواصلين فِيْ وحقت محبتي للمتزاورين فِيْ وحقت محبتي للمتباذلين فِي . رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: پروردگار فرماتا ہے۔ میری محبت' میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' میری محبت میری خاطر ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' میری محبت میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے جانے والوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' میری محبت میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4578 - وَعَن شُرَحْبِيْل بن السمط انه قَالَ لعَمْرو بن عبسة هَلْ اَنْتَ محدثي حَدِيْثا سَمعته من رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْهِ نِسْيَان وَلَا كذب قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتحابون من اَجلي وَقد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتزاورُوْنَ من اَجلي وَقد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتباذلون من اَجلي وَقد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتصادقون من اَجلي

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ شرحبیل بن سمط کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کریں گے؟ جو آپ نے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہو اور اس میں کوئی بھول چوک اور غلط بیانی نہ ہو تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4579 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لله جلساء يَوْم الْقِيَامَة عَن يَمِين الْعَرْش وكلتا يَدي الله يَمِين على مَنَابِر من نور وُجُوهِهِمْ من نور لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ وَلَا صديقين قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من هم قَالَ هم المتحابون بِجلَال الله تبَارَك وَتَعَالَى المتحابون بِجلَال الله تبَارَك وَتَعَالَى . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن عرش کے دائیں طرف اللہ تعالیٰ کے کچھ مہمان ہوں گے ویسے اللہ تعالیٰ کے دونوں طرف ہی دائیں ہیں وہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھیں گے ان کے چہرے نور سے بنے ہوئے ہوں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے اور نہ صدیقین ہوں گے عرض کی گئی۔ یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4580 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من عباد الله عبادا لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاء وَالشُّهَدَاءِ قِيلَ من هم لَعَلَّنَا نحبهم قَالَ هم قوم تحابوا بنور الله من غير اَرْحَام وَلَا اَنْسَاب وُجُوهِهِمْ نور على مَنَابِر من نور لَا يخَافُوْنَ اِذا خَافَ النَّاس وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذا حزن النَّاس ثُمَّ قَرَاَ اَلا اِن اَوْلِيَاء الله لَا خوف عَلَيْهِم وَلَا هم يَحْزَنُوْنَ (يُوْنُس)

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اَتم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو انبیاء نہیں ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے عرض کی گئی وہ کون لوگ ہوں گے؟ (آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں) تاکہ ہم بھی ان سے محبت رکھیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو کسی رشتے داری کے تعلق یا نسبی تعلق کے بغیر اللہ تعالیٰ کے نور (اور اس کی رضامندی) کی خاطر ایک دوسرے سے

محبت رکھتے ہوں گے' ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ نور سے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے' جب لوگ غمگین ہوں گے' یہ خوف زدہ نہیں ہوں گے' جب لوگ غمگین ہوں گے' تو یہ غمگین نہیں ہوں گے' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''خبردار! اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''۔

یہ روایت امام نسائی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

4581 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن للّٰه عبادا يجلسهم يَوْمَ الْقِيَامَةِ على مَنَابِر من نور يغشى وُجُوْهِهِمُ النُّور حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں' جنہیں قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ نور سے بنے ہوئے منبروں پر بٹھائے گا' ان کے چہروں کو نور ڈھانپ لے گا' اور ایسا اس وقت تک ہوگا' جب تک مخلوق کا حساب پورا نہیں ہوجاتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4582 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ المتحابون بجلالي فِیْ ظلّ عَرْشِی يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظِلِّی ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ' اس دن میرے عرش کے سائے میں ہوں گے' جس دن میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4583 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليبعثن اللّٰه اَقْوَامًا يَوْم الْقِيَامَة فِی وُجُوْهِهِمُ النُّور على مَنَابِر اللُّؤْلُؤ يَغْبِطهُم النَّاس لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ قَالَ فجثى اَعْرَابِی على رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جلهم لنا نعرفهم قَالَ هم المتحابون فِی اللّٰه من قبائل شَتّٰى وبلاد شَتّٰى يَجْتَمعُوْنَ على ذكر اللّٰه يذكرُوْنَهُ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا' جن کے چہرے نور کے ہوں گے' اور وہ موتیوں سے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے' لوگ ان پر رشک کریں گے' وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہدا ہوں گے' راوی بیان کرتے ہیں' تو ایک دیہاتی اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہوا اور بولا: یارسول اللہ! آپ ان کے بارے میں ہمیں بتائیں' تاکہ ہم ان کی شناخت حاصل کرلیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے' جو مختلف قبائل اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے' اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4584 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن من عباد الله لأناسا ما هم بأنبياء وَلَا شُهَدَاءِ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاء وَالشُّهَدَاءِ يَوْم الْقِيَامَة بمكانهم مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فخبرنا من هم قَالَ هم قوم تحابوا بروح الله على غير أَرْحَام بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَال يتعاطونها فوَاللّٰهِ إن وُجُوهِهِمْ لنُور وَإِنَّهُم لعلى نور وَلَا يخافون إِذا خَافَ النَّاس وَلَا يحزنون إِذا حزن النَّاس وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَة أَلا إِن أَوْلِيَاء الله لَا خوف عَلَيْهِم وَلَا هم يَحْزَنُونَ (يونس). رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں کچھ ایسے افراد بھی ہیں' جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مرتبہ ومقام پر قیامت کے دن انبیاء اور شہداء رشک کریں گے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بتایئے کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے' جن کے درمیان آپس میں کوئی رشتے داری نہیں ہوگی' کوئی مالی لین دین کا تعلق نہیں ہوگا' وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے' اللہ کی قسم ان کے چہرے نور کے ہوں گے وہ لوگ نور پر ہوں گے' اور جب لوگ خوف زدہ ہوں گے' تو انہیں خوف نہیں ہوگا' جب لوگ غمگین ہوں گے تو یہ غمگین نہیں ہوں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ''خبردار! اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4585 - وَعَنْ أَبِي مَالك الْأَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيهَا النَّاس اسمعوا واعقلوا وَاعْلَمُوا أَن لله عز وَجل عبادا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ يَغْبِطهُمْ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءِ على منازلهم وقربهم من الله فجثى رجل من الْأَعْرَاب من قاصية النَّاس والوى بِيَدِهِ إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَاس مِنَ النَّاس لَيْسُوا بِأَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ يَغْبِطهُمْ الْأَنْبِيَاء وَالشُّهَدَاءِ على مجالسهم وقربهم من الله انعتهم لنا جلهم لنا يَعْنِي صفهم لنا شكلهم لنا فسر وَجه النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بسؤال الْأَعْرَابِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هم نَاس من أفناء النَّاس ونوازع الْقَبَائِل لم تصل بَيْنَهُمْ أَرْحَام مُتَقَارِبَة تحابوا فِي الله وتصافوا يضع الله لَهُمْ يَوْم الْقِيَامَة مَنَابِر من نور فيجلسون عَلَيْهَا فَيجْعَل وُجُوهِهِمْ نورا وثيابهم نورا يفزع النَّاس يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يفزعون وهم أَوْلِيَاء الله لَا خوف عَلَيْهِم وَلَا هم يَحْزَنُونَ . رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو يعلى بِإِسْنَاد حسن وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! سن لو اور سمجھ لو اور جان لو! کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے' جو نہ انبیاء ہوں اور نہ شہداء ہوں گے' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی قدر ومنزلت اور قربت پر انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے' تو ایک دیہاتی شخص گھٹنوں کے بل جھک گیا' وہ پیچھے بیٹھا ہوا تھا' اس نے اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا' اور عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے' جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے' لیکن انبیاء اور شہداء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ان کے مرتبہ ومقام اور قربت پر رشک کریں گے

تو آپ اس کا حلیہ ہمارے سامنے بیان کریں اور ان کی صفات ہمارے سامنے بیان کریں تو نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک دیہاتی کے اس سوال پر مسرور ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے' مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے' ان کے درمیان کوئی رشتے داری کا تعلق نہیں ہوگا' یہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے اور ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہوں گے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نور سے بنے ہوئے منبر رکھوائے گا' تو یہ لوگ ان پر بیٹھیں گے اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نورانی بنا دے گا' ان کے کپڑوں کو نورانی بنا دے گا' (دوسرے) لوگ خوف زدہ ہوں گے لیکن یہ لوگ خوف زدہ نہیں ہوں گے' یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں' جنہیں کوئی خوف نہیں ہوگا' اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4586 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لعمدا من ياقوت عَلَيْهَا غرف من زبرجد لَهَا اَبْوَاب مفتحة تضيء كَمَا يضيء الْكَوْكَب الدُّرِّي قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من يسكنها قَالَ المتحابون فِي اللّٰه والمتباذلون فِي اللّٰه والمتلاقون فِي اللّٰه . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں یاقوت سے بنا ہوا ایک ستون ہے' جس کے اوپر زبرجد سے بنا ہوا بالا خانہ ہے' جس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ یوں جگمگاتا ہے' جس طرح چمکتا ہوا ستارہ جگمگاتا ہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں کون رہے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے لوگ ور اللہ تعالیٰ کے لئے' ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے لوگ (وہاں رہیں گے)''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

4587 - وَرُوِيَ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غرفا ترى ظواهرها من بواطنها وبواطنها من ظواهرها أعدهَا اللّٰه للمتحابين فِيْهِ والمتزاورين فِيْهِ والمتباذلين فِيْهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں' جن کا اندر کا حصہ باہر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والوں' اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے سے ملنے والوں' اور اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے تیار کیے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4588 - وَرُوِيَ عَنْ مُعَاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن أفضل الْاِيمَان قَالَ اَن تحب لله وَتبغض لله وتعمل لسَانك فِي ذكر اللّٰه قَالَ وماذا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَن تحب للنَّاس مَا تحب لنَفسك وَتكره لَهُم مَا تكره لنَفسك . رَوَاهُ اَحْمد

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھو' اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھو' تم اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رکھو' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم لوگوں کے لئے اُسی چیز کو پسند کرو' جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے اُسی چیز کو ناپسند کرو' جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

4589 - وَعَنْ عَمْرِو بنِ الجموح رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تجد العَبْد صَرِيْح الْإِيمَان حَتَّى يحب لله تَعَالَى وَيبغض لله فَإِذَا اَحَبَّ لله تَبَارَك وَتَعَالَى وَأبْغض لله فَقَدْ اسْتحق الْوَلَايَة لله تَعَالَى

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَفِيْهِ رشدين بن سعد

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بندہ صریح ایمان کو اس وقت تک نہیں پا سکتا' جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت نہیں رکھتا' اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض نہیں رکھتا' جب وہ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھے گا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کا مستحق ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس میں ایک راوی رشدین بن سعد ہے۔

4590 - وَعَن معَاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اعْطى لله وَمنع لله وَاَحَبَّ لله وأنكح لله فَقَدْ اسْتكْمل إيمَانه

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث مُنكر وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهم

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں دیتا' اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے لئے نکاح کرتا ہے' وہ اپنے ایمان کو مکمل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام بیہقی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

4591 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ لله وَأبْغض لله وَاَعْطى لله وَمنع لله فَقَدْ اسْتكْمل الْإِيمَان . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ کے لیے (کسی کو کچھ) دیتا ہے' اللہ تعالیٰ کے لیے (کسی کو کچھ) نہیں دیتا ہے' وہ ایمان کو مکمل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4592 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اى

عری الْاِسْلَامِ اوثق قَالُوا الصَّلَاۃ قَالَ حَسَنَۃ وَمَا ھِیَ بِھَا قَالُوا صِیَام رَمَضَان قَالَ حسن وَمَا ھُوَ بِہ قَالُوا الْجِھَاد قَالَ حسن وَمَا ھُوَ بِہ قَالَ اِن اوثق عری الْاِیمَان اَن تحب فِی اللّٰہ وَتبغض فِی اللّٰہ

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَیْھَقِیّ کِلَاھُمَا من رِوَایَۃِ لَیْث بن اَبِی سلیم وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْث ابْن مَسْعُوْد اخْتصر مِنْہُ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی کون سی رسی زیادہ مضبوط ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نماز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اچھی ہے لیکن میری مراد یہ نہیں ہے لوگوں نے عرض کی: رمضان کے روزے رکھنا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اچھا ہے لیکن میری مراد یہ نہیں ہے لوگوں نے عرض کی: جہاد کرنا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اچھا ہے لیکن یہ مراد نہیں ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک ایمان کی سب سے زیادہ مضبوط رسی یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت رکھو اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے بغض رکھو۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے لیث بن ابوسلیم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4593 - وَعَنْ اَبِی ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افضل الْاَعْمَال الْحبّ فِی اللّٰہ والبغض فِی اللّٰہ . رَوَاہُ اَبُو دَاوُد وَھُوَ عِنْد اَحْمد اطول مِنْہُ وَقَالَ فِیْہِ: اِن اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ الْحبّ فِی اللّٰہ والبغض فِی اللّٰہ . وَفِی اِسْنَادھمَا رَاوِ لم یسم

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل' اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھنا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام احمد نے اسے اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل' اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے بغض رکھنا ہے''۔

ان دونوں کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جن کا نام بیان نہیں ہوا ہے۔

4594 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتی السَّاعَۃ قَالَ وَمَا اَعددت لَھَا قَالَ لَا شَیْءٍ اِلَّا اَنِّی اُحِبُّ اللّٰہ وَرَسُولہ قَالَ اَنْت مَعَ من اَحْبَبْت قَالَ انس فَمَا فرحنا بِشَیْءٍ فرحنا بقول النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْت مَعَ من اَحْبَبْت

قَالَ انس فَاَنا اُحب النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بکر وَعمر وَاَرْجُو اَن اکون مَعَھم بحبی اِیَّاھُم

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسلم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: کوئی تیاری نہیں کی' البتہ یہ ہے کہ میں اللہ اور اس کے

رسول سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں کسی بھی بات کی اتنی خوشی نہیں ہوئی' جتنی نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے خوشی ہوئی کہ "تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہوں' اور مجھے یہ امید ہے کہ میری ان حضرات کے ساتھ محبت کی وجہ سے' میں ان حضرات کے ساتھ ہوں گا"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4595 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ اَن رجلا من اَهْلِ الْبَادِيَة اَتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتى السَّاعَة قَائِمَة قَالَ وَيلك وَمَا اَعددت لَهَا قَالَ مَا اَعددت لَهَا اِلَّا اَنِّي اَحبّ اللّٰه وَرَسُوله قَالَ اِنَّك مَعَ من اَحْبَبْت قَالَ وَنَحْنُ كَذَلِكَ قَالَ نعم ففرحنا يَوْمَئِذٍ فَرحا شَدِيدا

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"ایک دیہاتی شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کی' لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو' اس نے عرض کی: کیا ہم اسی طرح ہوں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!"

راوی کہتے ہیں' تو ہمیں اس دن انتہائی خوشی ہوئی۔

4596 - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَلَفظه قَالَ رَاَيْت اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرحوا بِشَيْءٍ لم ارهم فرحوا بِشَيْءٍ اَشد مِنْهُ

قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرجل يحب الرجل على الْعَمَل من الْخَيْر يعْمل بِهِ وَلَا يعْمل بِمِثْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْء مَعَ من أحب

❀❀ یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا' وہ کسی بات پر بھی اتنے خوش نہیں ہوئے' جتنے خوش وہ اس بات پر ہوئے تھے' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ محبت رکھتا ہے' کیونکہ دوسرا شخص بھلائی کا عمل کرتا ہے' اور وہ شخص اس طرح کا عمل نہیں کرتا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"آدمی اس کے ساتھ ہو گا' جس سے وہ محبت رکھتا ہے"۔

4597 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ ترى فِي رجل اَحبّ قوما وَلم يلْحق بهم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْء مَعَ من أحب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ مُخْتَصرا من حَدِيْث جَابر الْمَرْء مَعَ من أحب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' لیکن وہ ان کے ساتھ جا کے مل نہیں پایا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اسے امام احمد نے حسن سند کے ساتھ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے: (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے''۔

4598 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرجل یحب الْقَوْم وَلَا یَسْتَطِیْع اَن یعْمل بعملھم قَالَ اَنْت یَا اَبَا ذَر مَعَ من اَحْبَبْت قَالَ فَاِنِّی اُحِبُّ اللّٰہ وَرَسُوله قَالَ فَاِنَّك مَعَ من اَحْبَبْت قَالَ فَاَعَادَھَا اَبُوْ ذَر فَاَعَادَھَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایک شخص کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہے' لیکن وہ ان کی طرح کے عمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوذر! تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت رکھتے ہو' تو انہوں نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان کے ساتھ ہوگے' جس سے تم محبت رکھتے ہو' پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی بات دہرادی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4599 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تصاحب اِلَّا مُؤمنا وَلَا یَاْکُل طَعَامك اِلَّا تَقِی . رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''تم صرف کسی مومن کے ساتھ رہنا (یا کسی مومن کو اپنا دوست بنانا) اور تمہارا کھانا' صرف پرہیزگار لوگ کھائیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4600 - وَعَن عَلیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث ھن حق لَا یَجْعَل اللّٰہ من لَہٗ سھم فِی الْاِسْلَام کمن لَا سھم لَہٗ وَلَا یتَوَلَّی اللّٰہ عبدا فیولیه غَیرہ وَلَا یحب رجل قوما اِلَّا حشر مَعَھم

4600- المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث معمر - حديث:48جامع معمر بن راشد - باب' امرء مع من أحب' حديث:928مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الإيمان والرؤيا' باب - حديث:29756 سنن النسائي - كتاب المرائض' ذوو السهام - حديث:6164مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24591مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4447'معجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلي - باب' حديث:8669

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ فِي الْكَبِير من حَدِيث ابْن مَسْعُود

❀❀ حضرت علی ڈاٹنڈ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

''تین چیزیں حق ہیں' جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو اللہ تعالیٰ نے اسے اس شخص کی مانند نہیں کیا ہے' جس کا کوئی حصہ نہ ہو اور ایسا نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا دوست بنائے' اور پھر اسے کسی اور کا دوست بنا دے' اور جو شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' اس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود ڈاٹنڈ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

4601 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَن رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة أَحْلف عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَل الله من لَهُ سهم فِي الْإِسْلَام كمن لَا سهم لَهُ وأسهم الْإِسْلَام ثَلَاثَة الصَّلَاة وَالصَّوْم وَالزَّكَاة وَلَا يتَوَلَّى الله عبدا فِي الدُّنْيَا فيوليه غَيره يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يحب رجل قوما إِلَّا جعله الله مَعَهم الحَدِيث

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَاد جيد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ ڈاٹھا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین باتیں ہیں' جن پر میں حلف اٹھا سکتا ہوں کہ جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اس کی مانند نہیں کیا ہے' جس کا حصہ نہ ہو اور اسلام کے حصے تین ہیں' نماز' روزہ اور زکوۃ' اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنا دوست بنائے' اسے قیامت کے دن کسی اور کے سپرد نہیں کرے گا' اور جو شخص کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ان کے ساتھ کر دے گا''۔الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4602 - وَعنهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشّرك أخْفى من دَبِيب الذَّر على الصَّفَا فِي اللَّيْلَة الظلماء وَأَدْنَاهُ أَن تحب على شَيْء من الْجور وَتبْغض على شَيْء من الْعدْل وَهل الدّين إِلَّا الْحبّ والبغض قَالَ الله عز وَجل قل إِن كُنْتُم تحبون الله فَاتبعُونِي يحببكم الله (آل عمران)

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ ڈاٹھا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''شرک' تاریک رات میں پتھر پر چلنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے' اور اس کا سب سے ہلکا مرتبہ یہ ہے کہ تم کسی ظلم کو پسند کرو اور کسی انصاف کو ناپسند کرو' اور دین صرف محبت رکھنے اور بغض رکھنے کا نام ہے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

''تم فرما دو! کہ اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

اَلتَّرْهِيب من السحر واِتيان الْكُهَّان والعرافين والمنجمين بالرمل والحصى اَوْ نحو ذٰلِكَ وتصديقهم

باب: جادوگروں' کاہنوں' قیافہ شناسوں' ریت یا کنکریوں کے ذریعے حساب لگانے والوں' یا اس طرح کے لوگوں کے پاس جانے اور ان کی تصدیق کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4603 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشّرك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِىْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ وَاكل الرِّبَا وَاكل مَال الْيَتِيم والتولى يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والے سات کاموں سے اجتناب کرو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ وہ کون سے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کسی کو) اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' اس جان کو قتل کرنا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوا لبتہ حق کا معاملہ مختلف ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن غافل مومن خواتین پر زنا الزام لگانا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4604 - وَعنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عقد عقدَة ثُمَّ نفث فِيهَا فَقَدْ سحر وَمَنْ سحر فَقَدْ أشرك وَمَنْ تعلق بِشَيْءٍ وكل اِلَيْهِ

رَوَاهُ النَّسَائِىّ من رِوَايَةِ الْحسن عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ عِنْد الْجُمْهُور

وَقَوله تعلق اَى وعلق على نَفسه العوز والحروز

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص گرہ لگائے گا اور پھر اس میں پھونک مارے گا وہ جادو کرے گا اور جو شخص جادو کرے گا' وہ شرک کا مرتکب ہوگا اور جو شخص جس چیز کے ساتھ متعلق ہوگا' اُسے اسی کے حوالے کر دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے حسن بصری کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور جمہور کے نزدیک حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''جو متعلق ہوگا'' اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنے ساتھ کوئی تعویذ یا اس طرح کی کوئی چیز لٹکائے گا۔

4605 - وَعَنِ الْحسن عَنْ عُثْمَان بن اَبِى الْعَاصِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ لداؤد نَبِىَّ اللّٰهِ صلوَات اللّٰه وَسَلامه عَلَيْهِ سَاعَة يوقظ فِيهَا اَهله يَقُوْلُ يَا آل دَاؤد قُوْمُوْا فصلوا فَاِن هٰذِهِ السَّاعَة يستجيب اللّٰه فِيهَا الدُّعَاء اِلَّا لساحر اَوْ عَاشر

رَوَاهُ اَحْمد عَنْ عَلِىّ بن زيد عَنْهُ وَبَقِيَّة رُوَاته مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيح وَاخْتلف فِىْ سَمَاع الْحسن من

عُثْمَانَ

❀❀ حسن بصری نے' حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حضرت داؤد علیہ السلام' جو اللہ کے نبی تھے' ان کا ایک مخصوص وقت تھا' جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے تھے اور فرماتے تھے: اے داؤد کے اہل خانہ! تم لوگ اٹھو اور نماز ادا کرو' کیونکہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے' البتہ جادو کرنے والے یا بھتہ وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن زید کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے' اس کے بقیہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے حسن بصری کے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

4606 - وَعَنْ عِمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من تطير اَوْ تطير لَهُ اَوْ تكهن اَوْ تكهن لَهُ اَوْ سحر اَوْ سحر لَهُ وَمَنْ اَتَى كَاهِنًا فَصدقهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا انزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم. رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس دون قَوْلِهِ وَمَنْ اَتَى اِلٰى آخِرِهِ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو فال نکالتا ہے' یا جس کے لئے فال نکالی جاتی ہے' جو کہانت کرتا ہے' یا جس کے لئے کہانت کی جاتی ہے' جو جادو کرتا ہے' یا جس کے لئے جادو کیا جاتا ہے' جو شخص کاہن کے پاس آتا ہے' اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے' تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''جو شخص جاتا ہے'' اِس سے لے کر آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں' انہوں نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

4608 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر اللَّيْثِيّ عَنْ اَبِيْهِ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكم الْكَبَائِر قَالَ تسع اعظمهن الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل الْمُؤمن بِغَيْر حق والفرار من الزَّحْف وَقذف المحصنة وَالسحر وَاكل مَال الْيَتِيم وَاكل الرِّبَا الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ حَدِيْثِ تقدم فِي الْفِرَار من الزَّحْف

وروى ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه حَدِيْث اَبِيْ بكر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ فِيْ كتاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كتبه اِلٰى اَهْلِ الْيمن فِي الْفَرَائِض وَالسّنَن والديات وَالزَّكَاة فَذكر فِيْهِ وَان اكبر الْكَبَائِر عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس الْمُؤمنَة بِغَيْر حق والفرار فِيْ سَبِيْل اللّٰه يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمي الْمُحصنَة وَتعلم السحر وَاكل الرِّبَا وَاكل مَال الْيَتِيم

❀❀ عبید بن عمیر لیثی نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ

کتنے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نو ہیں جن میں سب سے بڑا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا ہے (اور باقی یہ ہیں.) کسی مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' جادو کرنا' یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا ہے۔...... الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے مکتوب کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جو آپ ﷺ نے اہل یمن کی طرف لکھا تھا' جو فرائض' سنتوں' دیتوں اور زکوٰۃ کے بارے میں تھا' اس میں یہ بات بھی ذکر تھی:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا گناہ' کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہوگا' (اور اس کے علاوہ دیگر کبیرہ گناہ یہ ہیں:) مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا' اللہ کی راہ میں میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' جادو سیکھنا' سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا''۔

4609 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اتی کَاهِنًا فَصدقهُ بِمَا قَالَ فَقَدْ كفر بِمَا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوي

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کاہن کے پاس جاتا ہے' اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے' تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4610 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اتی كَاهِنًا فَصدقهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ بَرِيء مِمَّا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ اَتَاهُ غير مُصدق لَهُ لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِينَ لَيْلَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة رشدين بن سعد . الكاهن هُوَ الَّذِي يخبر عَن بعض الْمُضْمَرَات فَيُصِيب بَعْضهَا ويخطىء اَكْثَرهَا وَيَزْعُم اَن الْجِنّ تخبره بذلك

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے' وہ اس چیز سے لاتعلق ہو جاتا ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی اور جو شخص کاہن کے پاس جاتا ہے اگرچہ اس کی بات کی تصدیق نہیں کرتا' تو اس کی بھی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے رشدین بن سعد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

''کاہن'' اس شخص کو کہتے ہیں' جو پوشیدہ چیزوں کے بارے میں اطلاع دیتا ہے اور اس میں سے کوئی بات صحیح ہو جاتی ہے

اور زیادہ تر غلط ثابت ہوتی ہیں اور اس کا یہ کہنا ہوتا ہے کہ جن نے اسے اس چیز کے بارے میں بتایا ہے۔

4611 - وَرُوِيَ عَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَتَى كَاهِنًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ حجبت عَنهُ التَّوْبَة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَإِن صدقه بِمَا قَالَ كفر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرتا ہے تو چالیس دن تک توبہ اس سے محجوب ہو جاتی ہے اور اگر وہ کاہن کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کر دے تو وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4612 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن يَنَال الدَّرَجَات العلى من تكهن اَوْ استقسم اَوْ رَجَعَ من سَفَره تطيرا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا ثِقَات

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص بلند درجات تک نہیں پہنچے گا' جو کہانت کرے' یا پانسہ کھیلے' یا فال نکال کر سفر سے واپس آئے''

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

4613 - وَعَنْ صَفِيَّة بنت اَبِي عبيد عَن بعض اَزْوَاج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتَى عرافا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَصدقهُ لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا . رَوَاهُ مُسلم

العراف بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الرَّاء كالكاهن وَقِيلَ هُوَ السَّاحر

وَقَالَ الْبَغَوِيّ العراف هُوَ الَّذِي يَدعِي معرفَة الْاُمُور بمقدمات وَاَسْبَاب يسْتَدلّ بهَا على موَاقعهَا كالمسروق من الَّذِي سَرقه وَمَعْرِفَة مَكَان الضَّالة وَنَحْو ذٰلِكَ وَمِنْهُم من يُسَمِّي المنجم كَاهِنًا انْتهى

❀❀ سیدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عراف کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرے' اور اس کی بات کی تصدیق کرے' تو اس شخص کی چالیس دن تک' نماز قبول نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ العراف یہ کاہن کی مانند ہوتا ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد جادو کرنے والا شخص ہے' علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: عراف اس شخص کو کہتے ہیں' جو مقدمات اور اسباب کی مدد سے امور کی معرفت کا دعویٰ کرتا ہو' جن کے ذریعے وہ ان کے وقوع پر استدلال کرے' جیسے چوری کے سامان کے ذریعے وہ یہ بتائے کہ کس نے اسے چوری کیا ہے؟ یا گمشدہ چیز کی جگہ کے بارے میں معرفت حاصل کر لے' یا اس کی طرح کی کوئی اور بات ہو' بعض حضرات نے نجومی کو بھی کاہن کا نام دیا ہے۔ ...ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4614 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اتی عرافا اَوْ كَاهِنًا فصدقهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا انزل علی مُحَمَّد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ اسانيدهم كَلَام ذكرته فِیْ مُخْتَصر السّنَن وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عراف یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان سب حضرات کی اسانید کے بارے میں کلام پایا جاتا ہے' جسے میں نے مختصر السنن میں نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4615 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من اتی عرافا اَوْ ساحرا اَوْ كَاهِنًا فَسَاَلَهٗ فصدقهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا انزل علی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلی بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی عراف یا جادوگر یا کاہن کے پاس جائے اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرے اور پھر اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی۔

یہ روایت امام بزار اور امام ابویعلی نے عمدہ سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4616 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من اتی عرافا اَوْ ساحرا اَوْ كَاهِنًا يُؤمن بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا انزل علی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص کسی عراف یا جادوگر یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی کہی ہوئی بات پر ایمان رکھے' تو وہ اس چیز کا کفر کرتا ہے' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4617 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجنَّة مدمن خمر وَلَا مُؤمن بِسحر وَلَا قَاطع رحم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مستقل شراب پینے والا' جادو پر ایمان رکھنے والا' اور قطع رحمی کرنے والا شخص' جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے

4618 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اقتبس علما من

النُّجُوْم اقتبس شُعْبَۃً من السحر زاد مَا زَاد . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَۃَ وَغَیْرھمَا

قَالَ الْحَافِظ والمنھی عَنہُ من علم النُّجُوْم ھُوَ مَا یدعیہ اَھلھَا من معرفَۃ الْحَوَادِث الْآتِیَۃ فِیْ مُسْتَقْبل الزَّمَان کمجیء الْمَطَر وَوُقُوْع الثَّلج وھبوب الرّیح وتغییر الأسعار وَنَحْو ذٰلِکَ ویزعمون اَنھم یدرکون ذٰلِکَ بسیر الْکَوَاکِب واقترانھا وافتراقھا وظھورھا فِیْ بعض الْاَزْمَان وَھٰذَا علم اسْتَاْثر اللّٰہ بِہٖ لَا یُعلمہُ اَحد غَیْرہ فَاَمَّا مَا یدْرک من طَرِیْق الْمُشَاھدَۃ من علم النُّجُوْم الَّذِیْ یعرف بِہٖ الزَّوَال وَجہ الْقبْلَۃ وَکم مضی من اللَّیْل وَالنَّھَار وَکم بَقِی فَاِنَّہٗ غیر دَاخل فِی النَّھْی وَاللّٰہُ اَعْلَم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تھوڑا سا علم نجوم سیکھتا ہے' تو وہ جادو کا ایک حصہ سیکھتا ہے' اب وہ جتنا چاہے زیادہ سیکھ لے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: علم نجوم میں سے اُس علم کی ممانعت ہے' جس کے حاصل کرنے والے اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مستقبل میں پیش آنے والے حادثات کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں' جیسے بارش کب ہوگی؟ برف باری کب ہوگی؟ ہوائیں کب چلیں گی؟ قیمتیں کب تبدیل ہوں گی؟ یا اس طرح کے دیگر امور' لیکن جو لوگ یہ کہتے ہیں: اس کے ذریعے ستاروں کی رفتار اور ان کے ملنے جلنے کے اوقات اور ان کی علیحدگی کے اوقات اور بعض زمانوں میں ان کے ظہور کے بارے میں ادراک حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو یہ وہ علم ہے' جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے' اس کے علاوہ یہ کوئی نہیں جان سکتا' اور مشاہدے کے طریق سے علم نجوم کے ذریعے جو چیزیں حاصل ہو سکتی ہیں' جیسے اس کے ذریعے زوال کا وقت' یا قبلہ کی سمت' یا رات اور دن کے اوقات کتنے گزر چکے ہیں' کتنے باقی ہیں؟ تو اس طرح کے امور اس ممانعت میں داخل نہیں ہوں گے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4619 - وَعَن قطن بن قبیصَۃ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ العیافۃ والطیرۃ والطرق من الجبت

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

قَالَ اَبُوْ دَاوُد الطّرق الزّجر والعیافۃ الْخط انْتھی

وَقَالَ ابْن فَارس الطّرق الضَّرْب بالعصی وَھُوَ جنس من التکھن

الطّرق بِفَتْح الطَّاء وَسُکُوْن الرَّاء

والجبت بِکَسْر الْجِیم کل مَا عبد من دون اللّٰہ تَعَالٰی

❀❀ قطن بن قبیصہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''لکیریں لگانا' فال نکالنا اور طرق' (یہ تینوں) ''جبت'' کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: طرق سے مراد زجر ہے اور عیافہ سے مراد لکیریں لگانا ہے۔ ...ان کی بات ختم ہوگئی۔

ابن فارس کہتے ہیں: طرق سے مراد لاٹھی کے ذریعے ضرب لگانا ہے اور یہ کہانت کی ایک قسم ہے طرق میں ط پر زبر ہے اور ر ساکن ہے۔

لفظ الجبت میں 'ج' پر زبر ہے اس سے مراد ہر وہ چیز ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس کی عبادت کی جائے۔

اَلتَّرْهِيبُ من تَصْوِيرِ الْحَيَوَانَات والطيور فِي الْبُيُوت وَغَيْرِهَا

گھروں میں یا ان کے علاوہ کسی اور جگہ میں جانوروں یا پرندوں کی تصویر لگانے کے بارے میں ترہیبی روایات

4620 - عَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الَّذِيْنَ يصنعون هٰذِهِ الصُّور يُعَذَّبُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة يُقَال لَهُمْ احيوا مَا خلقتم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں' قیامت کے دن انہیں عذاب دیا جائے گا' اور ان سے کہا جائے گا: جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4621 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قدم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سفر وَقد سترت سهوة لي بقرام فِيهِ تماثيل فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تلون وَجهه وَقَالَ يَا عَائِشَة اَشد النَّاس عذَابا عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الَّذِيْنَ يضاهون بِخلق اللّٰه . قَالَت فقطعناه فجعلنا مِنْهُ وسَادَة اَوْ وسادتين

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے تو میں نے ایک ایسے کپڑے کا پردہ لگایا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئیں تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا مقابلہ کرتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے اس کپڑے کو کاٹ کر اس کے ذریعے ایک یا شاید دو تکیے بنا دیے۔

4622 - وَفِي رِوَايَة قَالَت دخل عَلَيّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْت قرام فِيهِ صور فَتَلَوَّنَ وَجهه ثُمَّ تنَاول السّتْر فهتكه وَقَالَ اِن من اَشد النَّاس عذَابا يَوْم الْقِيَامَة الَّذِيْنَ يصورون هٰذِهِ الصُّور

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے

4620-صحيح البخاري - كتاب اللباس' باب عذاب المصورين يوم القيامة - حديث:5614صحيح مسلم - كتاب اللباس والزينة' باب لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة - حديث:4036السنن للنسائي - كتاب الزينة' ذكر ما يكلف أصحاب الصور يوم القيامة - حديث:5290جامع معمر بن راشد - باب التماثيل وما جاء فيه' حديث:78مصنف ابن أبي شيبة - كتاب اللباس والزينة' في المصورين وما جاء فيهم - حديث:24693السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزينة' التصاوير - حديث:9454مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4331المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:1215المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث:1037

تو گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ ﷺ اس پردے کی طرف بڑھے اور آپ ﷺ نے اسے اتار دیا' آپ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں''۔

4623 - وَفِیْ اُخْرٰی اَنَّھَا اشترت نمرقۃ فِیْھَا تصاویر فَلَمَّا رَآھَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ علی الْبَاب فَلَمْ یدْخل فعرفت فِیْ وَجهه الْکَرَاھِیَۃ قَالَت فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہ وَاِلٰی رَسُوله مَاذَا اذنبت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَال ھٰذِہِ النمرقۃ فَقُلْتُ اشْتَرَیْتُھَا لَك لتقعد عَلَیْھَا وتوسدھا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اَصْحَاب ھٰذِہِ الصُّور یُعَذبُوْنَ یَوْم الْقِیَامَۃ فَیُقَالُ لَھُمْ احیوا مَا خلقتُمْ وَقَالَ اِن الْبَیْت الَّذِیْ فِیْہِ الصُّور لَا تدخله الْمَلَائِکَۃ ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

السهوۃ بِفَتْح السِّین الْمُهْملَۃ ھِیَ الطاق فِی الْحَائِط یوضع فِیْہِ الشَّیْء وَقِیْلَ ھِیَ الصّفۃ وَقِیْلَ المخدع بَیْنَ الْبَیْتَیْنِ وَقِیْلَ بَیت صَغِیر کالخزانۃ الصَّغِیرَۃ والقرام بِکَسْر الْقَاف ھُوَ السّتْر والنمرقۃ بِضَم النُّوْن وَالرَّاء اَیْضًا وَقد تفتح الرَّاء وبکسرھما ھِیَ المخدۃ

❀❀ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک تکیہ خریدا' جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' جب نبی اکرم ﷺ نے اسے ملاحظہ فرمایا' تو باہر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مجھے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے اثرات محسوس ہو گئے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں' میں نے کیا جرم کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کپڑے کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اسے آپ کے لئے خریدا ہے' تاکہ آپ اس پر ٹیک لگائیں اور اس کا تکیہ بنائیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: تم لوگوں نے جو کچھ بنایا ہے' اسے زندہ کرو! آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جس گھر میں تصویر موجود ہوتی ہے' فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ سھوۃ اس سے وہ طاق ہے' جو دیوار میں موجود ہوتا ہے' جس میں کوئی چیز رکھی جاتی ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد چبوترا ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد دو گھروں کے درمیان موجود کھڑکی ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ چھوٹا کمرہ ہے' جس میں سامان وغیرہ رکھا جاتا ہے۔

لفظ قرام سے مراد پردہ ہے' لفظ نمرقۃ اس سے مراد تکیہ ہے۔

4624 - وَعَنْ سَعِیْد بن اَبِی الْحسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَی ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقَالَ لَہٗ اِنِّیْ رجل اصور ھٰذِہِ الصُّور فافتنی فِیْھَا فَقَالَ ادن منی فَدَنَا ثُمَّ قَالَ ادن منی فَدَنَا حَتّٰی وضع یَدہ علٰی رَاْسه وَقَالَ انبئك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کل مُصَور فِی النَّار یجْعَل لَہٗ بِکُل صُوْرَۃ صورھا نفسا فیعذبه فِیْ جَھَنَّم

قَالَ ابْن عَبَّاس فَاِن کنت لَا بُد فَاعِلا فَاصْنَعْ الشّجر وَمَا لَا نفس لَہٗ ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

سعید بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' اس نے ان سے کہا: میں ایک شخص ہوں' جو تصویریں بناتا ہے' تو آپ مجھے اس کے بارے میں فتویٰ دیجیے! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میرے قریب آجاؤ' وہ قریب ہوا' تو انہوں نے فرمایا: اور قریب ہو جاؤ' وہ اور قریب ہوا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ ان کے سر پر رکھا اور فرمایا: میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتانے لگا ہوں' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا' اس نے جتنی بھی تصویریں بنائی ہوں گی' ان میں سے ہر تصویر کو ایک وجود کی شکل دے دی جائے گی اور وہ تصویر اسے جہنم میں عذاب دے گی''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے کچھ بنانا ہی ہے' تو تم درخت کی تصویر بنالو' یا ایسی چیز کی بنالو' جس میں جان نہ ہو۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4625 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ کنت عِنْد ابْن عَبَّاس اِذْ جَاءَ ہُ رجل فَقَالَ یَا ابْن عَبَّاس اِنِّیْ رجل اِنَّمَا معیشتی من صَنْعَۃ یَدی وَاِنِّیْ أصنع ہٰذِہِ التصاویر فَقَالَ ابْن عَبَّاس لَا احدثك اِلَّا مَا سَمِعت من رَسُوْل اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سمعتہ یَقُوْلُ من صور صُوْرَۃ فَاِن اللہ معذبہ حَتّٰی ینفخ فِیْھَا الرّوح وَلَیْسَ بنافخ فِیْھَا اَبَدًا فربا الرجل ربوۃ شَدِیْدَۃ فَقَالَ وَیحك اِن اَبیت اِلَّا اَن تَصْنَع فَعَلَیْك بِہٰذَا الشّجر وکل شَیْءٍ لَیْسَ فِیْہِ روح رَبَا الْاِنْسَان اِذا انتفخ غیظا اَوْ کبرا

امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے حضرت ابن عباس! میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میرا روزگار میرے ہاتھ کے ذریعے بنائے گئے کام سے وابستہ ہے' میں یہ تصویریں بناتا ہوں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں؟ جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تصویر بنائے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے یہ عذاب دے گا کہ وہ اس تصویر میں روح پھونکے اور وہ اس میں کبھی بھی روح نہیں پھونک سکے گا''۔

تو وہ شخص شدید غصے میں آگیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم نہیں مانتے اور تم نے یہی کام کرنا ہے' تو تم درخت کی تصویر بنالو' یا کسی ایسی چیز کی تصویر بنالو' جس میں روح موجود نہ ہو۔

لفظ ربا الانسان سے مراد یہ ہے' جب انسان غصے سے پھول جائے اور بڑا ہو جائے۔

4626 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اَشد النَّاس عذَابا یَوْم الْقِیَامَۃ المصورون . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب' تصویر بنانے والوں کو ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4627 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰی وَمَنْ اظلم مِمَّنْ ذهب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرة ولیخلقوا حَبَّةً ولیخلقوا شعیرَة

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا؟ جو میری تخلیق کی مانند تخلیق کرنے چل پڑے گا' وہ ایک چیونٹی تو بنا کے دکھائیں' وہ ایک دانہ تو بنا کے دکھائیں' وہ ایک جَو کا دانہ تو بنا کے دکھائیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4628 - وَعَنْ حَیَّان بن حُصَیْن قَالَ قَالَ لی عَلیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلا اَبْعَثك علی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا تدع صُوْرَةً اِلَّا طمستها وَلَا قبرا مشرفا اِلَّا سویته

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ

حیان بن حصین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس پیغام کے ہمراہ نہ بھیجوں؟ جس کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا' (وہ پیغام یہ تھا) کہ جو بھی تصویر نظر آئے' تو اسے میں مٹادوں اور جو بھی بلند قبر نظر آئے' اسے میں برابر کردوں۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4629 - وروی اَحْمد عَن عَلیّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَة فَقَالَ اَیُّکُمْ ینْطَلق اِلَی الْمَدِیْنَة فَلَا یدع فِیهَا وثنا اِلَّا کَسره وَلَا قبرا اِلَّا سواهُ وَلَا صُوْرَة اِلَّا لطخها فَقَالَ رجل اَنا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فهاب اَهْل الْمَدِیْنَة قَالَ فَانْطَلق ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم اَدع بهَا وثنا اِلَّا کَسرته وَلَا قبرا اِلَّا سویته وَلَا صُوْرَة اِلَّا لطختها ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من عَاد اِلی صَنْعَة شَیْءٍ من هٰذَا فَقَدْ کفر بِمَا انزل علی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

وَاِسْنَاده جید اِنْ شَاءَ اللّٰه

امام احمد نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون شخص مدینہ کی طرف جائے گا اور وہاں موجود ہر بت کو توڑ دے گا؟ قبر کو برابر کردے گا اور تصویر کو خراب کردے گا؟ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسا کروں گا' اس پر اہل مدینہ پریشان ہوگئے' راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص گیا پھر وہ واپس آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے وہاں موجود ہر بت کو توڑ دیا ہے' ہر قبر کو برابر کردیا ہے اور ہر تصویر کو خراب کردیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب جو شخص دوبارہ اِن میں سے کوئی کام کرے گا تو وہ اُس چیز کا کفر کرے گا' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے۔

اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند عمدہ ہوگی۔

4630 - وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدخل الْمَلَائِکَة

بَيْتًا فِيْهِ كلب وَّلَا صُوْرَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔
یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4631 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتًا فِيْهِ كلب وَّلَا تماثيل

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔

4632 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَاعد رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْل صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يَّاتِيه فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتّٰى اشْتَدَّ على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخرج فَلَقِيَهُ جِبْرِيْل صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّا لَا ندخل بَيْتًا فِيْهِ كلب وَّلَا صُوْرَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

راث بالثاء الْمُثَلَّثَة غير مَهْمُوز اَی اَبْطَاَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات طے کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے' انہیں آنے میں تاخیر ہوگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بہت گراں گزری' آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شکایت کی' تو انہوں نے عرض کی: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔
یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے
لفظ راث اس سے مراد کسی کے آنے میں تاخیر ہونا ہے۔

4633 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَة وَّلَا جنب وَّلَا كلب . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه كلهم من رِوَايَة عبد اللّٰه بن يحيى قَالَ الْبُخَارِيّ فِيْهِ نظر

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویر' یا جنبی شخص' یا کتا موجود ہو''۔
یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے عبداللہ بن یحییٰ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

4634 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لی اَتَيْتُك البارحة فَلَمْ يَمْنَعنِيْ اَن اَكُون دخلت اِلَّا اَنه كَانَ على الْبَاب تماثيل وَكَانَ فِيْ الْبَيْت قرام ستر فِيْهِ تماثيل وَكَانَ فِيْ الْبَيْت كلب فَمر بِرَاْس التمثال الَّذِيْ فِيْ الْبَيْت يقطع فَيصير كَهَيْئَة الشَّجَرَة وَمر بالستر فَيقطع فَيجْعَل وسادتين منبوذتين توطآن وَمر بالكلب فَليخرج

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَتَاتِيْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِيْ اقتناء الْكَلْب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل میرے پاس آئے انہوں نے مجھ سے کہا میں گزشتہ رات آپ کی طرف آیا تھا لیکن میں اندر اس لئے داخل نہیں ہوسکا کہ دروازے پر تصویریں لگی ہوئی تھیں اس وقت گھر میں ایک پردہ لگا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' اور گھر میں ایک کتا بھی موجود تھا' تو آپ تصویروں کے سروں کے بارے میں حکم دیں کہ جو گھروں میں تصویریں لگی ہوئی ہیں ان کے سروں کو کاٹ دیا جائے اور وہ درخت کی مانند ہوجائیں اور پردے کے بارے میں آپ حکم دیں اسے کاٹ دیا جائے اور اس کے تکیے بنالیے جائیں یا اسے نیچے بچھالیا جائے جس کے اوپر پاؤں آئیں اور کتے بارے میں حکم دیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسی نوعیت سے متعلق احادیث آگے آئیں گی' جو کتا پالنے سے متعلق باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

4635 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج عنق مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَة لَهُ عينان يبصر بهما واذنان تسمعان ولسان ينطق يَقُوْلُ اِنِّيْ وكلت بِثَلَاثَة بِمن جعل مَعَ اللّٰه اِلٰهًا آخر وَبِكُل جَبَّار عنيد وبالمصورين . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

عنق بِضَم الْعين وَالنُّوْن اَي طَائِفَة وجانب مِنَ النَّار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' آگ (یعنی جہنم) سے ایک گردن نکلے گی' جس کے دو آنکھیں ہوں گی' جن کے ذریعے وہ دیکھتی ہوگی دو کان ہوں گے' جن کے ذریعے وہ سنتی ہوگی' ایک زبان ہوگی' جس کے ذریعے وہ کلام کرتی ہوگی' وہ گردن یہ کہے گی: مجھے تین آدمیوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کسی اور کو معبود قرار دیتا ہو' اور ہر سرکش متکبر شخص' اور جو تصویریں بنانے والے ہیں (ان کے لئے مجھے مقرر کیا گیا)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

لفظ عنق اس سے مراد گروہ ہے' یا جہنم کا ایک حصہ ہے۔

34 - التَّرْهِيب من اللّعب بالنرد

باب: ''نرد'' کھیلنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4636 - عَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لعب بالنردشير فَكَاَنَّمَا صبغ يَده فِيْ دم خِنْزِير

رَوَاهُ مُسْلِم وَله وَلِاَبِيْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة فَكَاَنَّمَا غمس يَده فِيْ لحم خِنْزِير وَدَمه

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص ''نردشیر'' کھیلتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون میں لت پت کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے ان کی ایک روایت میں امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''گویا وہ شخص اپنا ہاتھ خنزیر کے خون اور اس کے گوشت میں ڈبو لیتا ہے''۔

4637 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لعب بنرد اَوْ نردشير فَقَدْ عصى اللّٰه وَرَسُوله

رَوَاهُ مَالك وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَلَمْ يَقُوْلُوْا اَوْ نردشير وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْبَيْهَقِيّ وروينا من وَجه آخر عَنْ مُحَمَّد بن كَعْب عَنْ اَبِیْ مُوسٰی عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يقلب كعباتها اَحَد ينْتَظر مَا تَاتِي بِهٖ اِلَّا عصى اللّٰه وَرَسُوله

قَالَ الْحَافِظ قد ذهب جُمْهُور الْعلمَاء اِلَى اَن اللّعب بالنرد حرَام وَنقل بعض مَشَايِخنَا الْاِجْمَاع على تَحْرِيمه وَاخْتلفُوا فِي اللّعب بالشطرنج فَذهب بَعضهم اِلَى اِبَاحَته لِاَنَّهٗ يستعان بِهٖ فِي اُمُور الْحَرْب ومكائده لٰكِن بِشُرُوط ثَلَاثَة اَحدهَا اَن لَا يُؤخر بِسَبَبِهٖ صَلَاة عَن وَقتهَا

وَالثَّانِي اَن لَا يكون فِيهِ قمار

وَالثَّالِث اَن يحفظ لِسَانه حَال اللّعب عَن الْفُحْش والخنا ورديء الْكَلَام فَمَتٰى لعب بِهٖ اَوْ فعل شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمُور كَانَ سَاقِط الْمُرُوءَة مَرْدُوْد الشَّهَادَة وَمِمَّنْ ذهب اِلَى اِبَاحَته سعيد بن جُبَير وَالشَّعْبِيّ وَكَرِهَهُ الشَّافِعِي كَرَاهَة تَنْزِيه وَذهب جماعات من الْعلمَاء اِلَى تَحْرِيمه كالنرد وَقد ورد ذكر الشطرنج فِي اَحَادِيث لَا اَعْلَم لشَيْء مِنْهَا اِسْنَادًا صَحِيحا وَلَا حسنا وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نرد (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نردشیر کھیلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد امام ابن ماجہ امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے لفظ ''نردشیر'' نقل نہیں کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام بیہقی بیان کرتے ہیں: ہم نے اسے ایک اور حوالے سے محمد بن کعب کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس کے مہروں کو پلٹتا ہے تاکہ اس بات کا انتظار کرے کہ اس کا کیا نتیجہ آئے گا؟ تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے''۔

حافظ کہتے ہیں: جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں: نرد کھیلنا حرام ہے ہمارے بعض مشائخ نے اس کے حرام ہونے پر اجماع نقل کیا ہے تاہم شطرنج کھیلنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض حضرات نے اسے مباح قرار دیا ہے کیونکہ اس کے ذریعے جنگی امور اور اس کی چالوں میں مدد حاصل کی جاتی ہے لیکن اس کے لئے تین چیزیں شرط ہیں ایک یہ کہ اس کی وجہ سے نماز میں

تاخیر نہ ہو' دوسرا یہ کہ اس میں جوا نہ کھیلا جائے' اور تیسرا یہ کہ کھیلتے ہوئے زبان کی فحش کلامی' بدزبانی اور عامیانہ گفتگو سے اجتناب کیا جائے اور جو شخص اس کو کھیلتے ہوئے اُن میں سے کوئی کام کرے گا' تو ایسے شخص کی حیثیت مشکوک ہو جائے گی اور اس کی شہادت مسترد ہو گی۔

سعید بن جبیر اور امام شعبی اس کے مباح ہونے کے قائل ہیں' امام شافعی نے اسے مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے' علماء کی ایک جماعت نے اسے ''نرد'' کی طرح حرام قرار دیا ہے' بعض احادیث میں شطرنج کا ذکر بھی ہوا ہے' لیکن مجھے ان میں سے کسی ایک کی مستند سند کا' یا حسن سند کا علم نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الجلیس الصَّالح

والترھیب من الجلیس السیئ وَمَا جَاءَ فِیْمَن جلس وسط الْحلقۃ وادب الْمجْلس وَغَیْر ذٰلِك

باب: نیک ہم نشین کے بارے میں ترغیبی روایات

اور برے ہم نشین کے بارے ترہیبی روایات' جو شخص حلقے کے درمیان میں بیٹھ جاتا ہے' اس کے بارے میں کیا کچھ منقول ہے؟ مجلس کے آداب اور اس کے علاوہ دیگر امور کا تذکرہ

4638 - عَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مثل الجلیس الصَّالح والجلیس السوء کحامل الْمسك ونافخ الْکِیر فحامل الْمسك اِمَّا اَن یحذیك وَاِمَّا اَن تبْتَاع مِنْہُ وَاِمَّا اَن تجد مِنْہُ رِیحًا طیبَۃ ونافخ الْکِیر اِمَّا اَن یحرق ثِیَابك وَاِمَّا اَن تجد مِنْہُ رِیحًا خبیثۃ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم ۔ یحذیك ای یعطیك

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نیک ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال مشک والے شخص اور بھٹی جلانے والے شخص کی طرح ہے' مشک والا شخص یا تو وہ تمہیں دیدے گا' یا تم اس سے کچھ خرید لو گے' یا پھر تم اس کی پاکیزہ خوشبو ضرور پاؤ گے' اور بھٹی جلانے والا شخص یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا' یا تمہیں اس سے بری بو آئے گی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ یحذیك اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تمہیں دیدے گا۔

4639 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل الجلیس الصَّالح کَمثل صَاحب الْمسك اِن لم یصبك مِنْہُ شَیْءٌ اَصَابَك من رِیحہ وَمثل الجلیس السوء کَمثل صَاحب الْکِیر اِن لم یصبك من سَوَادہ اَصَابَك من دخانہ ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نیک ہم نشین کی مثال مشک والے شخص کی مانند ہے کہ اگر تمہیں اس سے مشک نہیں بھی ملتا' تو اس کی خوشبو تم تک آئے گی اور برے ہم نشین کی مثال بھٹی والے شخص کی طرح ہے کہ اگر اس کے سیاہی تم تک نہ بھی پہنچی تو اس کا دھواں تم تک پہنچ جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4640 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن من جلس وسط الْحلقَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو حلقے کے درمیان بیٹھتا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4641 - وَعَنْ اَبِيْ مجلز اَن رجلا قعد وسط حَلقَة قَالَ حُذَيْفَة مَلْعُوْن على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لعن اللّٰه على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جلس وسط الْحلقَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

ابومجلز بیان کرتے ہیں: ایک شخص حلقے کے درمیان میں بیٹھ گیا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ملعون قرار پایا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس شخص پر لعنت کی ہے' جو حلقے کے درمیان میں بیٹھتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام حاکم نے اس کی مانند نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4642 - وَعَنِ الشريد بن سُوَيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا جَالس وَقد وضعت يَدي الْيُسْرى خلف ظَهْرِي واتكات على الية يَدي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تقعد قعدة الْمَغْضُوب عَلَيْهِم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَزَاد: قَالَ ابْن جريج :وضع راحتيك على الْاَرْض

حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر میرے پاس سے ہوا' میں اس وقت بیٹھا ہوا تھا' میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے رکھا ہوا تھا' اور اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر ٹیک لگائی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح نہ بیٹھو! جس طرح وہ لوگ بیٹھتے ہیں' جن پر غضب کیا گیا ہو۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ابن جریج کہتے ہیں: یعنی تم اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو۔

4643 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ لَهُ رجل عَن مَجْلِسه فَذهب ليجلس فِيهِ فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو ایک اور شخص اس کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ گیا' وہ شخص وہاں آ کے بیٹھنے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4644 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَن سعد بن اَبِي الْحسن قَالَ جَاءَ اَبُوْ بكرَة فِي شَهَادَة فَقَامَ لَهُ رجل من مَجْلِسه

فَاَبیٰ اَن یجلس فِیۡہِ وَقَالَ اِن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نھی عَن ذَا

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سعد بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کسی گواہی کے سلسلے میں تشریف لائے' تو ایک شخص ان کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ گیا تو انہوں نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔

4645 - وَعَنِ ابۡنِ عُمَرَ اَیۡضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لَا یقیمن اَحَدُکُمۡ رجلا من مَجۡلِسه ثُمَّ یجلس فِیۡہِ وَلٰکِن توسعوا وتفسحوا یفسح اللہ لکم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص' کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے' بلکہ تم گنجائش اور کشادگی اختیار کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی نصیب کرے گا''۔

4646 - وَفِیۡ رِوَایَةٍ قَالَ وَکَانَ ابۡن عمر اِذا قَامَ لَهٗ رجل من مَجۡلِسه لم یجلس فِیۡہِ .

رَوَاهُ الۡبُخَارِیّ وَمُسۡلِم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو جاتا تھا' تو وہ اس جگہ پر بیٹھتے نہیں تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4647 - وَعَن جَابر بن سَمُرَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا قَالَ کُنَّا اِذا اَتَیۡنَا النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ جلس اَحَدنَا حَیۡثُ یَنۡتَھِی . رَوَاهُ اَبُوۡ دَاوُد وَالتِّرۡمِذِیّ وَحسنه وَابۡن حبَان فِیۡ صَحِیۡحه

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' تو ہم میں سے کوئی شخص وہیں بیٹھ جاتا تھا' جو محفل کا آخری حصہ ہوتا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4648 - وَعَن عَمۡرو بن شُعَیۡب عَنۡ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یحل لرجل اَن یفرق بَیۡن اثۡنَیۡنِ اِلَّا باذنهما . رَوَاهُ اَبُوۡ دَاوُد وَالتِّرۡمِذِیّ وَقَالَ حَدِیۡثٌ حسن

❀❀ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے

''کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ دو افراد کے درمیان جدائی ڈالے (یعنی ان کے درمیان میں آ کے بیٹھ جائے) البتہ ان کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کر سکتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4649 - وَفِیۡ رِوَایَةٍ لاَبِیۡ دَاوُد لَا یجلس بَیۡن رجلَیۡنِ اِلَّا باذنهما

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان اُن کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے''۔

4650 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِن مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کسی جگہ سے اٹھے اور پھر وہاں واپس آئے تو وہ اس جگہ کے بارے میں زیادہ حق رکھتا ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4651 - وَعَنْ وهب بن حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرجل اَحق بمجلسه فَاِذَا خرج لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَق بمجلسه ۔ رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اپنی جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے جب وہ کسی کام کے سلسلے میں جائے اور واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4652 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خیر الْمَجَالِس أوسعها ـ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''محافل میں سب زیادہ بہتر وہ ہیں' جن میں سب سے زیادہ گنجائش ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4653 - وَعَنْ اَبِیْ سعید اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاكُمْ وَالْجُلُوس بالطرقات قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لنا بُد من مجالسنا نتحدث فِیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اَبَیْتُم فأعطوا الطَّرِیْق حَقه قَالُوْا وَمَا حق الطَّرِیْق یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غض الْبَصَر وكف الْاَذَى ورد السَّلَام وَالامر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْی عَن الْمُنكر ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد

4650-صحیح مسلم - کتاب السلام' باب إذا قام من مجلسه - حدیث:4142سنن أبی داود - کتاب الأدب' باب إذا قام الرجل من مجلس ثم رجع - حدیث:4233صحیح ابن خزیمة - کتاب الجمعة المختصر من المختصر من المسند علی الشرط لذی ذکرنا' جماع أبواب الأذان والخطبة فی الجمعة - باب ذکر قیام الرجل من مجلسه یوم الجمعة ثم یرجع حدیث:1707صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب الصحبة والمجالسة - ذکر الإخبار بأن المرء أحق بموضعه إذ قام منه بعد رجوعه' حدیث:589سنن الدارمی - ومن کتاب الاستئذان' باب: إذا قام من مجلسه ثم رجع إلیه فهو أحق - حدیث:2609سنن ابن ماجه - کتاب الأدب' باب من قام عن مجلس فرجع فهو أحق به - حدیث:3715جامع معمر بن راشد - باب الرجل أحق بوجهه' حدیث:396السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الجمعة' 13 جماع أبواب السعی إلی الجمعة وغیر ذلك - باب الرجل یقوم من مجلس لحاجة عرضت له ثم عاد' حدیث:5510مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:7401مسند الشافعی - ومن کتاب إیجاب الجمعة' حدیث:274الأدب المفرد للبخاری - باب إذا قام ثم رجع إلی مجلسه' حدیث:1178

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''راستوں میں بیٹھنے سے بچو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لئے اس طرح بیٹھنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے' کیونکہ ہم اس طرح آپس میں بات چیت کر لیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ اصرار کرتے ہو' تو راستے کو اس کا حق دو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی نظروں کو جھکا کے رکھنا' تکلیف پہنچانے سے بچنا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب اَن ينَام الْمَرْء على سطح لَا تحجير لَهُ اَوْ يركب الْبَحْر عِنْد ارتجاجه

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی ایسی چھت پر سوئے' جس کے اطراف نہ بنے ہوئے ہوں یا وہ طغیانی کے وقت سمندری سفر پر جائے

4654 - عَن عبد الرَّحْمٰن بن عَلیّ يَعْنِیْ ابْن شَیبَان عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَات على ظهر بَيت لَيْسَ لَهُ حجار فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

قَالَ الْحَافِظِ هٰكَذَا وَقع فِیْ روايتنا حجار بالراء بعد الْاَلف وَفِیْ بعض النّسخ حجاب بِالْبَاء الْمُوَحدَة وَهُوَ بِمَعْنَاهُ

❀❀ عبدالرحمن بن علی بن شیبان' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص گھر کی چھت پر رات بسر کرے' جس کے کنارے نہ بنے ہوئے ہوں' تو اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے

حافظ کہتے ہیں: اسی طرح ہماری روایت میں یہ لفظ نقل ہوا ہے' جو لفظ ''حجار'' ہے' جبکہ بعض نسخوں میں لفظ ''حجاب'' ہے اور اس کا معنی بھی یہی ہے۔

4655 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن ينَام الرجل على سطح لَيْسَ بمحجور عَلَيْهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں. نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی چھت پر سوئے' جس کے کنارے (یعنی منڈیر نہ بنے ہوئے ہوں)۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

4656 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن جَعْفَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رمانا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ منا وَمَنْ رقد على سطح لَا جِدَار لَهُ فَمَاتَ فدمه هدر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت ہم پر تیر اندازی کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی ایسی چھت پر سوئے جس کی دیواریں

نہ بنی ہوئی ہوں اگر وہ نیچے گرے اور مر جائے تو اس کا خون رائیگاں جائے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4057 - وَعَنْ اَبِیْ عمرَان الْجونِیْ قَالَ کُنَّا بِفَارِس وعلینا اَمِیر یُقَال لَہٗ زُهَیْر بن عبد اللّٰہ فابصر اِنْسَانا فَوق بَیت اَوْ اِجار لَیْسَ حوله شَیْءٍ فَقَالَ لی سَمِعت فِیْ هٰذَا شَیْئًا قلت لَا قَالَ حَدثنِیْ رجل اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من بَات فَوق اِجار اَوْ فَوق بَیت لَیْسَ حوله شَیْءٍ یرد رجله فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَمَنْ رکب الْبَحْر بَعْدَمَا یرتج فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة

رَوَاهُ اَحْمد مَرْفُوْعا هٰکَذَا وموقوفا ورواتهما ثِقَات وَالْبَیْهَقِیّ مَرْفُوْعا

❀❀ ابوعمران جونی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ فارس میں تھے ہمارے ایک امیر تھے جن کا نام زہیر بن عبداللہ تھا انہوں نے ایک شخص کو گھر کی چھت پر دیکھا اس چھت کے اطراف نہیں بنے ہوئے تھے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے اس بارے میں کوئی روایت سنی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے بتایا: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی چھت پر سوئے یا گھر کے اوپر سوئے جبکہ اس کے اردگرد ایسی چیز نہ ہو جو رکاوٹ بن سکتی ہو تو اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے اور جو شخص طغیانی کے دوران سمندری سفر پر جائے تو اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے اسی طرح "مرفوع" روایت کے طور پر اور "موقوف" روایت کے طور پر (یعنی دونوں طرح سے) نقل کی ہے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں امام بیہقی نے اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4058 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبیهقی عَنْ اَبِیْ عمرَان اَیْضًا قَالَ کنت مَعَ زُهَیْر الشنوی فَاَتَیْنَا علی رجل نَائِم علی ظهر جِدَار وَلَیْسَ لَهٗ مَا یدْفع رجلَیْهِ فَضَربهٗ بِرجلِهٖ ثُمَّ قَالَ قُم ثُمَّ قَالَ زُهَیْر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من بَات علی ظهر جِدَار وَلَیْسَ لَهٗ مَا یدْفع رجلَیْهِ فَوَقع فَمَاتَ فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَمَنْ رکب الْبَحْر فِیْ ارتجاجه فغرق فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة

قَالَ الْبَیْهَقِیّ وَرَوَاهُ شُعْبَة عَنْ اَبِیْ عمرَان عَنْ مُحَمَّد بن اَبِیْ زُهَیْر وَقِیْلَ عَنْ مُحَمَّد بن زُهَیْر بن اَبِیْ عَلیّ وَقِیْلَ عَنْ زُهَیْر بن اَبِیْ جبل عَنْ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقِیْلَ غیر ذٰلِك

الاجار بِکَسْر الْهمزَة وَتَشْدِید الْجِیم هُوَ السَّطْح وارتجاج الْبَحْر هیجانه

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں زہیر شنوی کے ساتھ تھا ہم ایک شخص کے پاس آئے جو ایک دیوار پر سویا ہوا تھا اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں تھی جو اس کی ٹانگوں کو روک سکتی تو زہیر نے اپنا پاؤں اسے مارا اور بولے: اٹھو! پھر زہیر نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کسی دیوار پر سوئے اور وہاں پر کوئی رکاوٹ نہ ہو جو اس کی ٹانگوں کو پرے کر دے اور پھر وہ مر جائے تو اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے اور جو شخص طغیانی کے وقت میں سمندری پر سفر پر جائے اور مارا جائے تو اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے"۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: اسے شعبہ نے ابوعمران کے حوالے سے محمد بن ابوزہیر سے نقل کیا ہے اور ایک قول کے مطابق محمد بن زہیر بن ابوعلی سے اور ایک قول کے مطابق زہیر بن ابوجبل کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے ایک قول کے مطابق راوی کا نام مختلف ہے۔

لفظ اجار سے مراد سطح (یعنی چھت ہے) اور ارتجاج البحر کا مطلب سمندر کی طغیانی ہے۔

37 - التَّرْهِيب اَن ينَام الْاِنْسَان عَلٰى وَجهِهٖ من غير عذر

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی کسی عذر کے بغیر چہرے کے بل (اُلٹا ہو کر) سوئے

4659 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُل مُضْطَجع على بَطْنه فغمزه بِرجلِهٖ وَقَالَ اِن هٰذِهٖ ضجعة لَا يُحبهَا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقد تكلم الْبُخَارِیّ فِیْ هٰذَا الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو پیٹ کے بل (اُلٹا ہو کر لیٹا ہوا تھا) نبی اکرم ﷺ نے اسے پاؤں چھویا اور ارشاد فرمایا: یہ لیٹنے کا وہ طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بخاری نے اس حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے۔

4660 - وَعَن يعِيش بن طخفة بن قيس الْغِفَارِیّ قَالَ كَانَ اَبِیْ من اَصْحَاب الصّفة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلقُوْا بِنَا اِلٰى بَيت عَائِشَة فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ يَا عَائِشَة اطعمينا فَجَاءَ ت بجشيشة فاكلنا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَة اطعمينا فَجَاءَ ت بحيسة مثل القطاة فاكلنا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَة اسقينا فَجَاءَ ت بعس من لبن فشربنا فَجَاءَ ت بقدح صَغِير فشربنا ثُمَّ قَالَ اِن شِئْتُمْ بتم وَاِن شِئْتُمْ انطلقتم اِلَى الْمَسْجِد قَالَ فَبينا اَنا مُضْطَجع من السحر على بَطْنِی اِذْ جَاءَ رجل يحركنِی بِرجلِهٖ فَقَالَ اِن هٰذِهٖ ضجعة يبغضها اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فنظرت فَاِذا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ عَن قيس بن طغفة بالغين الْمُعْجَمَة قَالَ حَدثنِیْ اَبِیْ فَذكره وَابْنُ مَاجَةَ عَن قيس بن طهفة بِالْهَاءِ عَنْ اَبِيْهِ مُخْتَصرا وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ عَن قيس بن طغفة بالغين الْمُعْجَمَة عَنْ اَبِيْهِ كَالنَّسَائِیّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضًا عَنِ ابْنِ طهفة اَوْ طخفة على اخْتِلَاف النّسخ عَنْ اَبِیْ ذَر قَالَ مر بِی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا مُضْطَجع على بَطْنِی فركضنِی بِرجلِهٖ وَقَالَ يَا جنيدب اِنَّمَا هٰذِهٖ ضجعة اَهْلِ النَّار

قَالَ اَبُوْ عمر النمرى اخْتلف فِيْهِ اخْتِلَافا كثيرا واضطرب فِيْهِ اضطرابا شَدِيْدا فَقيل طهفة بن قيس بِالْهَاءِ وَقيل طخفة بِالْخَاءِ وَقيل طغفة بالغين وَقيل طقفة بِالْقَافِ وَالْفَاء وَقيل قيس بن طخفة وَقيل عبد اللّٰه بن طخفة عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقيل طهفة عَنْ اَبِیْ ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وحديثهم كلهم وَاحِد

قَالَ كنت نَائِما بِالصّفة فركضني رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرجلِهِ وَقَالَ هٰذِهٖ نومَة يبغضها الله وَكَانَ من اَهْلِ الصفة وَمَنْ اَهْلِ الْعلم من يَقُوْلُ اِن الصُّحْبَة لِاَبِيهِ عبد اللّٰه وَاِنَّهٗ صَاحب الْقِصَّة انْتهى وَذكر الْبُخَارِيّ اخْتِلَافا كثيرا وَقَالَ طغفة بالغين خطأ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الحيسة على معنى الْقطعَة من الحيس وَهُوَ الطَّعَام الْمُتَّخذ من التَّمْر والأقط وَالسمن وَقد يَجْعَل عوض الأقط دَقِيق

والعس الْقدح الْكَبِير الضخم حرز ثَمَانِيَة اَرْطَال اَوْ تِسْعَة

❀❀ حضرت یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد "اصحاب صفہ" میں سے تھے۔ انہوں نے یہ بات بتائی ہے: (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ہمارے ساتھ عائشہ کے گھر کی طرف چلو ہم روانہ ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانے کے لئے دو دو جشیشہ لے کے آئیں' ہم نے اسے کھایا' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانے کے لئے کچھ اور دو' تو وہ حیسہ لے کے آئیں' جو تھوڑا سا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں پینے کے لئے کچھ دو' تو وہ ایک پیالہ لے کر آئیں جو دودھ کا تھا' ہم نے اسے پی لیا پھر وہ ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں' ہم نے اسے بھی پی لیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہاں رات ٹھہر جاؤ اور اگر تم چاہو تو مسجد چلے جاؤ۔

راوی کہتے ہیں: سحری کے وقت میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا' اسی دوران کوئی شخص آیا اور اس نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دی' اس نے کہا: یہ لیٹنے کا وہ طریقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا' تو نبی اکرم ﷺ تھے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی نے قیس بن طغفہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے' امام ابن ماجہ نے اسے قیس بن طہفہ کے حوالے سے ان کے والد سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اسے قیس طغفہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے' جس طرح امام نسائی نے نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ نے اسے ابن طہفہ یا طخفہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے' کیونکہ اس کے نسخوں میں اختلاف پایا جاتا ہے' ان کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے' میں اس وقت پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا' تو آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے چھوا اور فرمایا: اے جندب! یہ اہل جہنم کے لیٹنے کا طریقہ ہے"۔

ابوعمر نمری بیان کرتے ہیں: اس کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے اور بہت زیادہ اضطراب پایا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق راوی کا نام طہفہ بن قیس ہے' ایک قول کے مطابق طخفہ ہے' ایک قول کے مطابق طغفہ ہے' ایک قول کے مطابق طقفہ ہے ایک قول کے مطابق قیس بن طخفہ ہے ایک قول کے مطابق عبداللہ بن طخفہ ہے' ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت منقول ہے' ایک قول کے مطابق یہ طہفہ نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے تاہم ان سب کے حوالے سے منقول روایت ایک ہی ہے' راوی بیان کرتے ہیں:

"میں صفہ کے چبوترے پر سویا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے پاؤں کے ذریعے مجھے ہلایا اور مجھ سے فرمایا یہ سونے کا وہ

طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے"۔

یہ راوی صحابی اہل صفہ میں سے ہیں' اہل علم میں سے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ ان کے والد "عبداللہ" کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' اور یہ واقعہ بھی اُن کے والد کا ہے..... علامہ ابن عبدالبر کی بات یہاں ختم ہوگئی

امام بخاری نے بھی اس بارے میں بہت سا اختلاف کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: لفظ طغفہ نقل کرنا غلطی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ الحیسہ سے مراد حیس کا کچھ حصہ ہے' یہ وہ کھانا ہے' جو کھجور' پنیر اور گھی کے ذریعے بنایا جاتا ہے' اور آٹے کی جگہ اس میں پنیر استعمال ہوتا ہے۔

لفظ العس سے مراد بڑا پیالہ ہے' جس میں آٹھ یا نو رطل چیز آجاتی ہے۔

التَّرْهِيب من الْجُلُوس بَيْنَ الظل وَالشَّمْس وَالتَّرْغِيب فِي الْجُلُوس مُسْتَقْبل الْقبْلَة

باب (ایک ہی وقت میں) سائے اور دھوپ میں بیٹھنے کے بارے میں ترہیبی روایات

نیز قبلہ کی طرف رُخ کرکے بیٹھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4661 - عَنْ اَبِیْ عِيَاض عَنْ رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى اَن يجلس الرجل بَيْنَ الضح والظل وَقَالَ مجْلِس الشَّيْطَان

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ من حَدِيْث جَابر وَابْنُ مَاجَةَ بِالنَّهْي وَحده من حَدِيْث بُرَيْدَة

الضح بِفَتْح الضَّاد الْمُعْجَمَة وَبِالْحَاءِ الْمُهْملَة هُوَ ضوء الشَّمْس اِذا استمكن من الْاَرْض وَقَالَ ابْن الْاَعرَابِي هُوَ لون الشَّمْس

❀❀ ابوعیاض نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی دھوپ اور سائے میں (ایک ساتھ) بیٹھے' آپ ﷺ فرماتے ہیں: یہ شیطان کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بزار نے اس کی مانند روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے صرف ممانعت کی روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ الضح سے مراد سورج کی روشنی ہے جب وہ زمین پر جم جائے ابن اعرابی کہتے ہیں: اس سے مراد سورج کی رنگت ہے۔

4662 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا كَانَ اَحَدُكُم فِي الْفَيْءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الشَّمْس فقلص عَنهُ الظل فَصَارَ بعضه فِي الشَّمْس وَبَعضه فِي الظل فَيقمْ

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وتابعيه مَجْهُوْل وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَلَفْظِهٖ نهى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يجلس الرجل بَيْنَ الظل وَالشَّمْس

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص سائے میں ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) جب وہ شخص دھوپ میں ہو اور سایہ اس سے ہٹ جائے

اور پھر اس کا کچھ حصہ دھوپ میں آجائے اور کچھ حصہ سائے آجائے تو اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے"۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کے تابعی مجہول ہیں امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی دھوپ اور سائے میں بیٹھے"۔

4663 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل شَيْءٍ سيدا وَاِن سيد الْمجَالِس قبالة الْقبْلَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"ہر چیز کا (کوئی) بہترین طریقہ ہوتا ہے اور بیٹھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے"
یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4664 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكرم الْمجَالِس مَا اسْتقْبل بِهِ الْقبْلَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"بیٹھنے کا سب سے معزز طریقہ یہ ہے جس میں قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے"۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4665 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل شَيْءٍ شرفا وَاِن اشرف الْمجَالِس مَا اسْتقْبل بِهِ الْقبْلَة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْهِ اَحَادِيْث غير هٰذِهٖ لَا تسلم من مقَال

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"ہر چیز کا ایک معزز طریقہ ہوتا ہے اور بیٹھنے کا معزز طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے"۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس بارے میں ایسی احادیث منقول ہیں جو ان کے علاوہ ہیں لیکن وہ کلام سے خالی نہیں ہیں (یعنی ان میں ضعف پایا جاتا ہے)۔

39 - التَّرْغِيْب فِيْ سُكْنى الشَّام وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا

باب: شام میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4666 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِيْ شامنا وَبَارك لنا فِيْ يمننا قَالُوْا وَفِيْ نجدنا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِيْ شامنا وَبَارك لنا فِيْ يمننا قَالُوْا وَفِيْ نجدنا قَالَ هُنَاكَ الزلازل والفتن وَبهَا اَوْ قَالَ مِنْهَا يخرج قرن الشَّيْطَان .

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لئے برکت رکھ دے ہمارے یمن میں ہمارے لئے برکت رکھ دے (کچھ) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے نجد کے لئے بھی (دعا کیجئے) نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو ہمارے شام میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اور ہمارے یمن میں ہمارے لئے برکت رکھ دے (کچھ) لوگوں نے عرض کی: اور ہمارے نجد کے لئے بھی (دعا فرمایئے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم یہی ہے) شیطان کا سینگ نکلے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4667 - وَعَنِ ابْنِ حِوَالَةَ وَهُوَ عبد اللّٰه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سيصير الْاَمر اَن تَكُونُوْا اجنادا مجندة جند بالشَّام وجند بِالْيمن وجند بالعراق قَالَ ابْن حِوَالَةَ خر لي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اَدْرَكْت ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّام فَاِنَّهَا خيرة اللّٰه من ارضه يجتبي اِلَيْهَا خيرته من عباده فَاَما اِن اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بيمنكم واسقوا من غدركم فَاِن اللّٰه توكل وَفِيْ رِوَايَة تكفل لي بِالشَّام وَاَهله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن حوالہ ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب یہ صورت حال ہو جائے گی کہ تم لوگ مختلف لشکروں میں تقسیم ہو جاؤ گے ایک لشکر شام میں ہوگا ایک لشکر یمن میں ہوگا ایک لشکر عراق میں ہوگا' حضرت ابن حوالہ ؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے کسی کو تجویز کر دیں' کہ اگر میں وہ صورت حال پاؤں' تو کہاں جاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ شام میں رہو! کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں منتخب شدہ حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے منتخب لوگوں کو ہی وہاں بھیجے گا' اگر تم نہیں مانتے' تو پھر تم پر لازم ہے کہ تم یمن میں رہو اور اس کے حوض سے پانی پی لو (شام کا ذکر میں نے اس لیے پہلے کیا ہے)' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کے بارے میں مجھے ضمانت دی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4668 - وَعَنْهُ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خر لي بَلَدا اكون فِيْهِ فَلَو اَعْلَمُ اَنَّك تبقى لم اَختر عَن قربك شَيْئًا فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّام فَلَمَّا راى كراهيتي للشام قَالَ اَتَدْرِي مَا يَقُوْلُ اللّٰه فِي الشَّام اِن اللّٰه جلّ وَعز يَقُوْلُ يَا شام اَنْت صفوتي من بلادي اَدخل فِيْك خيرتي من عبادي اِن اللّٰه تكفل لي بِالشَّام وَاَهله

4666-صحیح البخاری - کتاب الجمعة' أبواب الاستسقاء - باب ما قیل فی الزلازل والآیات' حدیث:1003صحیح البخاری - کتاب الفتن' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم : " الفتنة من - حدیث:6699صحیح ابن حبان - کتاب إخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة' ذکر دعاء المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بالبرکة للشام والیمن - حدیث:7409مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما - حدیث:5820

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ من طَرِيقَيْنِ اِحْدَاهُمَا جَيِّدَة

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ میرے لئے ایک شہر تجویز کر دیں' جس میں میں رہوں' اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ آپ زندہ رہیں گے' تو میں آپ کے قرب کے علاوہ کسی اور چیز کو اختیار نہیں کروں گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر لازم ہے کہ تم شام میں رہو' جب آپ ﷺ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی' کہ مجھے شام جانا پسند نہیں ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے شام کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ اے شام! تم شہروں میں میرے منتخب شدہ ہو' اور میں تمہارے اندر اپنے بندوں میں سے بہترین بندوں کو داخل کروں گا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کے بارے میں ضمانت دی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے۔

4669 - وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بن سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَامَ يَوْمًا فِي النَّاس فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاس توشكون اَن تَكُونُوا اجنادا مجندة جند بِالشَّام وجند بالعراق وجند بِالْيمن فَقَالَ ابْن حِوَالَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن ادركني ذٰلِكَ الزَّمَان فاختر لي قَالَ اِنِّي اَخْتَار لَك الشَّام فَاِنَّهُ خيرة الْمُسلمين وصفوة اللّٰه من بِلَاده يجتبي اِلَيْهَا صفوته من خلقه فَمَنْ اَبى فليلحق بيمنه وليسق من غدره فَاِن اللّٰه قد تكفل لي بِالشَّام وَاَهله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيُّ اَيْضًا من حَدِيْث اَبِيْ الدَّرْدَاءِ بِنَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک دن آپ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! عنقریب یہ صورت حال ہوگی کہ تم مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے' ایک گروہ شام میں ہوگا' ایک گروہ عراق میں ہوگا' ایک گروہ یمن میں ہوگا' تو حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر میں وہ زمانہ پاؤں' تو آپ میرے لیے (کوئی شہر) تجویز کر دیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے شام کو تجویز کرتا ہوں' کیونکہ وہ مسلمانوں کا بہترین حصہ ہے' اور اللہ تعالیٰ کے شہروں میں سے' اس کا منتخب شدہ حصہ ہے' اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے منتخب بندے ہی اس کی طرف جائیں گے' جو شخص نہیں مانتا' تو وہ یمن میں رہے اور وہاں کے حوض سے پانی پی لے' (شام کا ذکر میں نے اس لیے پہلے کیا ہے)' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کے بارے میں مجھے ضمانت دی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام بزار اور امام طبرانی نے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' جو حسن سند کے ساتھ منقول ہے۔

4670 - وَعَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجند النَّاس اجنادا جند بِالْيمن وجند بِالشَّام وجند بالمشرق وجند بالمغرب فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خر لي اِنِّي فَتى شَاب فلعلي ادرك ذٰلِكَ فَاَي ذٰلِكَ تَاْمُرنِي قَالَ عَلَيْكَ بِالشَّام - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ من طَرِيقَيْنِ اِحْدَاهُمَا حَسَنَة

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے' ایک گروہ یمن میں ہوگا' ایک گروہ شام میں ہوگا' ایک گروہ مشرق میں ہوگا' ایک

گروہ مغرب میں ہوگا' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے کوئی (شہر یا علاقہ) تجویز کردیں! میں نوجوان شخص ہوں' ہوسکتا ہے کہ میں آپ کے بعد بھی زندہ رہوں اور اس صورت حال کو پالوں' تو آپ مجھے اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر شام میں رہنا لازم ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے جن میں سے ایک حسن ہے۔

4671 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحُذَیْفَۃ بن الْیَمَان ومعاذ بن جبل وھما یستشیرانه فِی الْمنزل فَاَوْمَا اِلَی الشَّام ثُمَّ سَالاہ فَاَوْمَا اِلَی الشَّام قَالَ عَلَیْکُمْ بِالشَّام فَاِنَّھَا صفوة بِلَاد اللّٰہ یسکنھَا خیرته من خلقه فَمَنْ اَبی فلیلحق بیمنه ولیسق من غدره فَاِن اللّٰہ تکفل لی بِالشَّام وَاَھله

❀❀ ان سے ایک روایت میں یہ منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: ان دونوں نے رہائش گاہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے مشورہ لیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں شام کی طرف اشارہ کیا' انہوں نے پھر اس بارے دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے شام کی طرف اشارہ کیا' آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر شام میں رہنا لازم ہے' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے شہروں میں بہترین جگہ ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بہترین لوگ وہاں سکونت اختیار کریں گے' جو شخص نہیں مانتا تو وہ یمن چلا جائے اور وہاں کے حوض سے پانی پیے' (شام کا ذکر میں نے اس لیے پہلے کیا ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کے بارے میں ضمانت دی ہے۔

4672 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتَکُوْنُ ھِجْرَۃ بعد ھِجْرَۃ فخیار اَھْلِ الْاَرْض الزمھم مھَاجر اِبْرَاھِیْمَ وَیبقی فِی الْاَرْض شرار اَھلھَا تلفظھم اَرضوھم وتقذرھم نفس اللّٰہ وتحشرھم النَّار مَعَ القردۃ والخنازیر

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد عَن شھر عَنهُ وَالْحَاکِم عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ عَنهُ وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ کَذَا قَالَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"عنقریب ایک ہجرت کے بعد دوسری ہجرت ہوگی' اور اس وقت اہل زمین کے بہترین لوگ وہ ہوں گے' جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ جا کر رہیں گے اور باقی زمین میں برے لوگ رہ جائیں گے' ان کی زمین انہیں باہر پھینکے گی اور انہیں گندا کرے گی اور آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ ہانک کرلے جائے گی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے شہر کے حوالے سے' ان سے نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

4673 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّی رَاَیْت کَاَن عَمُود الْکتاب نزع من تَحت وِسَادَتِی فَاَتبَعته بَصرِی فَاِذَا ھُوَ نور سَاطِع عمد بِهِ اِلَی الشَّام اَلا وَاِن الْاِیْمَان اِذا وَقعت الْفِتَن بِالشَّام - رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالْاَوسط وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطھمَا

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ کتاب کا ستون میرے تکیے کے نیچے سے الگ کیا گیا' میں نے اپنی نگاہ (اس کے) پیچھے رکھی

"تو وہ ایک چمکتا ہوا نور تھا' جو شام کی طرف جارہا تھا' خبردار! جب فتنے واقع ہوں گے' تو ایمان' شام میں ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4674 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ للطبرانی اِذا وَقعت الْفِتَن فالأمن بِالشَّام ۔

وَرَوَاہُ اَحْمد من حَدِیْثِ عَمْرو بن الْعَاصِی

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جب فتنے واقع ہوں گے تو محفوظ رہنا شام میں ہوگا"۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4675 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا نَائِم رَاَیْت عَمُود الْکتاب احْتمل من تَحت رَاْسِی فَعمد بِہٖ اِلَی الشَّام اَلا وَاِن الْاِیْمَان حِیْن تقع الْفِتَن بِالشَّام

رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاتہ رُوَاۃ الصَّحِیْح

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ کتاب کا ستون میرے سر کے نیچے سے اٹھایا گیا اور وہ شام کی طرف گیا' خبردار! جب فتنے واقع ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4676 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حِوَالَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْت لَیْلَۃ اُسری بِی عمودا اَبیض کَاَنَّہٗ لؤلؤۃ تحملہ الْمَلَائِکَۃ قلت مَا تحملون فَقَالُوْا عَمُود الْکتاب اُمرنَا اَن نضعہ بِالشَّام وَبینا اَنا نَائِم رَاَیْت عَمُود الْکتاب اختلس من تَحت وِسَادَتِی فَظَنَنْت اَن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ تخلی من اَھل الْاَرْض فَاَتْبَعتہ بَصرِی فَاِذَا ھُوَ نور ساطع بَیْن یَدی حَتّٰی وضع بِالشَّام فَقَالَ ابْن حِوَالَۃ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خر لی قَالَ عَلَیْك بِالشَّام ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس رات مجھے معراج کروائی گئی' تو میں نے دیکھا کہ ایک سفید ستون ہے' جو موتی کی طرح ہے' اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے' میں نے دریافت کیا: تم لوگوں نے کیا اٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا: کتاب کا ستون ہے' ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اسے شام میں رکھ دیں' اسی طرح ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا کہ کتاب کا ستون میرے تکیے کے نیچے سے نکالا گیا' میں نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ سے اہل زمین سے الگ کردے گا' میں نے اپنی نگاہ اس کے پیچھے رکھی تو وہ ایک چمکتا ہوا نور تھا' جو میرے سامنے تھا' اور پھر اسے شام میں رکھ دیا گیا' حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے تجویز کردیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر شام میں رہنا لازم ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4677 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّام صفوۃ اللّٰہ من بِلَادہ

اِلَيْهَا يجتبى صفوته من عباده فَمَنْ خرج من الشَّام اِلٰى غَيْرِهَا فبسخطه وَمَنْ دَخلهَا من غَيْرِهَا فبرحمته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عفير بن معدان وَهُوَ واه عَن سليم بن عَامر عَنهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شام اللہ تعالیٰ کا اس کے شہروں میں سے منتخب شدہ حصہ ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے منتخب بندوں کو ہی وہاں لائے گا' جو شخص شام سے نکل کر کہیں اور جائے گا' وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہوگا اور جو شخص کہیں اور سے یہاں آجائے گا' وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عفیر بن معدان کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے سلیم بن عامر کے حوالے سے یہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

4678 - وَعَنْ خَالِدِ بْنِ معدان اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نزلت عَلَيَّ النُّبُوَّة من ثَلَاثَة اَمَاكِن مَكَّة وَالْمَدِيْنَة وَالشَّام فَاِن اخرجت من اِحْدَاهُنَّ لم ترجع اِلَيْهِنَّ اَبَدًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل من رِوَايَةِ بَقِيَّة

❀❀ حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نبوت' مجھ پر تین علاقوں سے نازل ہوئی' مکہ' مدینہ اور شام' اگر تمہیں ان میں سے کسی ایک سے نکال دیا گیا' تو تم دوبارہ کبھی ان کی طرف نہیں جاسکو گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے مراسیل میں بقیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4679 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلِ الشَّام وازواجهم وذراريهم وعبيدهم واماؤهم اِلٰى مُنْتَهى الجزيرة مرابطون فَمَنْ نزل مَدِيْنَة من الْمَدَائِن فَهُوَ فِي رِبَاط اَوْ ثغرا من الثغور فَهُوَ فِي جِهَاد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِه من مُعَاوِيَة بن يحيى اَبِي مُطِيع وَهُوَ حسن الحَدِيْث عَن اَرْطَاة بن الْمُنْذر عَمَّن حَدثهُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يسمه

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل شام' ان کی بیویاں' ان کے بچے' ان کے غلام' ان کی کنیزیں' جزیرے کی آخری حد تک پہرا دینے والے شمار ہوں گے جو شخص شہروں میں سے کسی شہر میں پڑاؤ کرے' وہ پہرا دینے والا ہوگا' جو کسی وادی (یا پہاڑ) پر پڑاؤ کرے' وہ جہاد میں شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے یحییٰ بن معاویہ ابومطیع کے حوالے سے نقل کی ہے' جو حسن الحدیث ہے' اس کے حوالے سے ارطاۃ بن منذر کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس شخص کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

4680 - وَعَنْ زيد بن ثابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ عِنده طُوْبٰى للشام اِن مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰن باسطة اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهِ

رَوَاهُ التِرْمِذِيّ وَصَحَّحَهُ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْده طُوْبٰى للشام قُلْنَا مَا لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن الرَّحْمٰن لباسط رحمته عَلَيْهِ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' ہم اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل شام کے لئے مبارکباد ہے' کیونکہ رحمٰن کے فرشتوں نے اپنے پَر اُس پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' ہم اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' شام کے لئے مبارک باد ہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کس بات کی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس بات کی کہ) رحمٰن نے اپنی رحمت اس پر پھیلائی ہوئی ہے''۔

4681 - وَعَنْ سَالم بن عبد اللّٰه عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سيخرج عَلَيْكُمْ فِيْ آخر الزَّمَان نَار من حضر موت تحشر النَّاس قَالَ قُلْنَا بِمَا تَامرنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّام . رَوَاهُ اَحْمد وَالتِرْمِذِيّ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِهِ وَقَالَ التِرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آخری زمانے میں' تم پر حضر موت سے ایک آگ نکل کر آئے گی' جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شام میں رہنا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4682 - وَعَنْ خريم بن فاتك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَهْلِ الشَّام سَوْط اللّٰه فِيْ اَرضه ينْتَقم بهم مِمَّن يَشَاء من عباده وَحرَام على منافقيهم اَن يظهروا على مؤمنيهم وَلَا يموتوا اِلَّا هما وغما .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَاحمد مَوْقُوْفًا وَلَعَلَّه الصَّوَاب ورواتهما ثِقَات وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اہل شام زمین میں' اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہیں' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس سے چاہے گا' انتقام لے گا' اور وہاں کے منافقین کے لئے یہ بات حرام ہے کہ وہاں کے مومنوں پر غالب آ جائیں اور وہ لوگ (یعنی منافقین) صرف پریشانی اور غم کے عالم میں ہی مریں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام احمد نے اسے موقوف حدیث کے

طور پر نقل کیا ہے اور شاید یہی درست ہے ویسے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4683 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الملحمة الْكُبْرٰى فسطاط الْمُسْلِمين بِاَرْض يُقَال لَهَا الغوطة فِيهَا مَدِينَة يُقَال لَهَا دمشق خير مَنَازِل الْمُسْلِمين يَوْمئِذٍ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد ـ قَوْله فسطاط الْمُسْلِمين بِضَم الْفَاء اَی مُجْتَمع الْمُسْلِمين

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی جنگ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمانوں کے خیمے ایسی سرزمین پر ہوں گے جن کا نام غوطہ ہوگا وہاں ایک شہر ہوگا جس کا نام دمشق ہوگا جو اس وقت مسلمانوں کے لئے پڑاؤ کے لئے سب سے بہتر جگہ ہوگی۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے
متن کے یہ الفاظ فسطاط المسلمین اس سے مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔

40 - التَّرْهِيب من الطِّيرَة

باب: فال لینے کے بارے میں ترہیبی روایات

4684 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيرَة شرك الطِّيرَة شرك الطِّيرَة شرك وَمَا منا اِلَّا وَلَكِن اللّٰه يذهبه بالتوكل

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ قَالَ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ وَغَيْرِه فِي الحَدِيْث اِضْمَار وَالتَّقْدِير وَمَا منا اِلَّا وَقد وَقع فِي قلبه شَيْء من ذٰلِكَ يَعْنِي قُلُوْب امته وَلَكِن اللّٰه يذهب ذٰلِكَ عَن قلب كل من يتوكل على اللّٰه وَلَا يثبت على ذٰلِكَ هٰذَا لفظ الْاَصْبَهَانِيّ وَالصَّوَاب مَا ذكره الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه اَن قَوْله وَمَا منا اِلٰى آخِره من كَلَام ابْن مَسْعُوْد مدرج غير مَرْفُوْع

قَالَ الْخطابِيّ وَقَالَ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل كَانَ سُلَيْمَان بن حَرْب يُنكر هٰذَا الْحَرْف وَيَقُوْلُ لَيْسَ من قَول رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّهُ قَول ابْن مَسْعُوْد وَحكى التِّرْمِذِيّ عَن الْبُخَارِيّ اَيْضًا عَن سُلَيْمَان بن حَرْب نَحْو هٰذَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"فال شرک ہے فال شرک ہے فال شرک ہے"

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اور ہم میں سے ہر ایک شخص (میں یہ پائی جاتی ہے) اللہ تعالیٰ توکل کے ذریعے (اس کو انسان سے) دور کرتا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابوالقاسم اصبہانی اور دیگر حضرات نے حدیث میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس میں پوشیدہ مفہوم پایا جاتا ہے اور اصل صورت یوں ہوگی کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کے دل میں اس کا کچھ نہ کچھ حصہ پایا جاتا ہے' اس سے مراد نبی اکرم ﷺ کی امت کے افراد کے دل ہیں اور اللہ تعالیٰ اس چیز کو ہر اس شخص کے دل سے رخصت کر دیتا ہے' جو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہو اور اس کے دل میں اس چیز کو ثابت نہیں رہنے دیتا' یہ الفاظ اصبہانی کے ہیں' تاہم درست بات یہ ہے' جسے امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے کہ متن کے یہ الفاظ ''ہم میں سے ہر ایک'' اس سے لے کر آخر تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام ہے' جو درمیان میں شامل ہو گیا ہے' یہ ''مرفوع'' حدیث نہیں ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: امام بخاری فرماتے ہیں: سلیمان بن حرب نے ان الفاظ کا انکار کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نہیں ہے' یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول محسوس ہوتا ہے' امام ترمذی نے امام بخاری کے حوالے سے سلیمان بن حرب کے حوالے سے اس کی مانند بات نقل کی ہے۔

4685 - وَعَنْ قطن بن قبيصة عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ العيافة والطيرة والطرق من الجبت

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد الطّرق الزّجر والعيافة الْخط

❀❀ قطن بن قبیصہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عیافہ (یعنی لکیریں لگا کر حساب لگانا) طیرہ (بدشگونی یا فال لینا) اور طرق' یہ جبت کی طرف سے ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابوداؤد کہتے ہیں: طرق سے مراد زجر ہے اور عیافہ سے مراد لکیریں لگانا ہے۔

4686 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن ينَال الدَّرَجَات العلى من تكهن اَوْ استقسم اَوْ رَجَعَ من سفر تطيرا .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَاَحَد اِسنادى الطَّبَرَانِيّ ثِقَات

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص بلند درجات تک نہیں پہنچے گا' جو کہانت کرے' یا پانسے کے ذریعے حساب لگائے' یا فال کی وجہ سے سفر سے واپس آ جائے''

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام طبرانی کی دو اسناد میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

41 - التَّرْهِيب من اقتناء الْكَلْب اِلَّا لصيد اَوْ مَاشِيَة

باب: کتا رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات

البتہ شکار کرنے کے لئے' یا جانوروں کی حفاظت کے لئے اسے رکھا جا سکتا ہے

4687 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اقتنى

كَلْبًا اِلَّا كلب صيد اَوْ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهُ ينقص من أجره كل يَوْم قيراطان
رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص کتا رکھتا ہے' جو کہ شکار کے لئے' یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو' تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4688 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اقتنى كَلْبا لَيْسَ بكلب مَاشِيَة اَوْ صيد نقص من عمله كل يَوْم قيراطان

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص ایسا کتا رکھتا ہے' جو جانوروں کی حفاظت کے لئے' یا شکار کے لئے نہ ہو' تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں''۔

4689 - وَلِمُسْلِم اَيّمَا اَهْل دَار اتَّخذُوا كَلْبًا اِلَّا كلب مَاشِيَة اَوْ كَلْبًا صائدا نقص من عَمَلهم كل يَوْم قيراطان

❀❀ امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''جس گھر کے افراد کتے رکھتے ہیں' جو جانوروں کے لئے یا شکار کے لئے نہ ہوں' تو ان کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں''۔

4690 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من امسك كَلْبا فَاِنَّهُ ينقص من عمله كل يَوْم قِيرَاط اِلَّا كلب حرث اَوْ مَاشِيَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کتا رکھتا ہے' اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے' البتہ کھیت یا جانوروں کی حفاظت والے کتے

4687-صحيح البخاری - كتاب الذبائح والصيد' باب من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد أو ماشية - حديث:5169صحيح مسلم - كتاب المساقاة' باب الأمر بقتل الكلاب - حديث:3025مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' باب إثبات تحريم ثمن الكلب - حديث:4306صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب قتل الحيوان - ذكر نقص الأجر عن مقتني الكلاب إلا أجناسا معلومة منها' حديث:5728موطأ مالك - كتاب الاستئذان' باب ما جاء في أمر الكلاب - حديث:1756سنن الدارمي - ومن كتاب الصيد' باب في اقتناء كلب الصيد - حديث:1983السنن للنسائي - كتاب الصيد والذبائح' الرخصة في إمساك الكلب للماشية - حديث:4233مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيد' في اتخاذ الكلب وما ينقص من أجره - حديث:19535السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيد' الرخصة في إمساك الكلب للصيد - حديث:4661السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب بيوع الكلاب وغيرها مما لا يحل - باب ما جاء فيما يحل اقتناؤه من الكلاب' حديث:10316مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4411مسند الشافعي - ومن كتاب البيوع' حديث:633مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:610

کا معاملہ مختلف ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4691 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ من اقتنی کَلْبًا لَیْسَ بکلب صید وَلَا مَاشِیَۃٍ وَلَا اَرْضٍ فَاِنَّہٗ ینقص من أجرہ قیراطان کل یَوْم

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جو شخص کتا رکھتا ہے جو شکار کے لئے نہ ہو یا کھیت کے لئے یا زمین کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو اس شخص کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں"۔

4692 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنِّیْ لممن یرفع اَغْصَان الشَّجَرَۃ عَن وَجہ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یخْطب فَقَالَ لَوْلَا اَن الْکلاب أمۃ من الْاُمَم لأمرت بقتلھا فَاقْتُلُوْا مِنْھَا کل اسود بھیم وَمَا من اَھْل بَیت یرتبطون کَلْبا اِلَّا نقص من عَمَلھم کل یَوْم قِیرَاط اِلَّا کلب صید اَوْ کلب حرث اَوْ کلب غنم

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا انہ قَالَ وَمَا من قوم اتَّخذُوا کَلْبا اِلَّا کلب مَاشِیَۃ اَوْ کلب صید اَوْ کلب حرث اِلَّا نقص من اُجُورھم کل یَوْم قیراطان

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان افراد میں سے ایک تھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے درخت کی شاخیں ہٹا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کتے مخلوق کی ایک باقاعدہ قسم نہ ہوتے' تو میں انہیں مار دینے کا حکم دیتا' البتہ تم کالے سیاہ کتے کو مار دو' جس بھی گھرانے کے لوگ کتا رکھتے ہیں' ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے' البتہ شکار والے کتے' یا کھیت کی حفاظت والے کتے' یا بکریوں کی حفاظت والے کتے کا معاملہ مختلف ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جو بھی لوگ کتا رکھتے ہیں جو کہ جانوروں کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لئے یا کھیت کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو ان لوگوں کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں"۔

4693 - وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ وَاعد رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْل فِیْ سَاعَۃ اَن یَاْتِیہِ فَجَاءَ تْ تِلْکَ السَّاعَۃ وَلَمْ یَاْتِہٖ قَالَتْ وَکَانَ بِیَدِہٖ عَصا فطرحھا من یَدہ وَھُوَ یَقُوْلُ مَا یخلف اللّٰہ وعدہ وَلَا رسلہ ثُمَّ الْتفت فَاِذَا جرو کلب تَحت سَرِیْرہ فَقَالَ مَتی دخل ھٰذَا الْکَلْب فَقُلْتُ وَاللّٰہِ مَا دَرَیْت فَامر بِہٖ فَاُخْرج فَجَاءَ ہٗ جِبْرِیْل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَدتنِیْ فَجَلَسْت لَکَ وَلَمْ تأتنی فَقَالَ مَنَعَنِیْ الْکَلْب الَّذِیْ کَانَ فِیْ بَیْتک اِنَّا لَا نَدخل بَیْتا فِیْہِ کلب وَلَا صُوْرَۃ ۔ رَوَاہُ مُسْلِم

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ کسی مخصوص وقت میں

ملاقات طے کی' کہ وہ اس وقت میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں گے' وہ مخصوص وقت آیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس نہیں آئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں عصا تھا' آپ ﷺ نے اسے ایک طرف رکھ دیا' آپ ﷺ نے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا' اور اس کے قاصد بھی ایسا نہیں کرتے' پھر آپ ﷺ نے توجہ کی' تو آپ ﷺ کے پلنگ کے نیچے کتے کا بچہ موجود تھا' آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کتا کب اندر آیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم مجھے پتہ نہیں چلا' نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا' تو اسے باہر نکال دیا گیا' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا' اور میں آپ کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا' لیکن آپ آئے ہی نہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: میں اس کتے کی وجہ سے نہیں آیا' جو آپ کے گھر میں موجود تھا' ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4694 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَبَسَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا حَبسك قَالَ اِنَّا لَا ندخل بَيْتا فِيْهِ كلب . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام کے آنے میں تاخیر ہوگئی (جب وہ آئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: آپ کو تاخیر کیوں ہوگئی؟ انہوں نے بتایا: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا موجود ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4695 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنِّيْ كنت اَتَيْتُك البارحة فَلَمْ يَمْنَعنِيْ اَن اكون دخلت عَلَيْكَ الْبَيْت الَّذِيْ كنت فِيْهِ اِلَّا انه كَانَ فِيْ بَاب الْبَيْت تِمْثَال الرِّجَال وَكَانَ فِي الْبَيْت قرام ستر فِيْهِ تماثيل وَكَانَ فِي الْبَيْت كلب فَمر بِرَاْس التمثال الَّذِيْ فِي الْبَاب فليقطع فَيصير كَهَيْئَةِ الشَّجَرَة وَمر بالستر فليقطع وَيجْعَل مِنْهُ وسادتين منتبذتين توطآن وَمر بالكلب فَيخرج فَفعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْب جروا للحسين اَوْ لِلْحسن تَحت نضد لَهُ فَامر بِهٖ فَاُخرج

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

النضد بِفَتْح النُّوْن وَالضَّاد الْمُعْجَمَة هُوَ السرير لِاَنَّهٗ ينضد عَلَيْهِ الْمَتَاع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے میں گزشتہ رات آپ کی طرف آنے لگا تھا لیکن آپ جس گھر میں موجود تھے۔ میں اس گھر کے اندر اس لئے نہیں آسکا کیونکہ گھر کے دروازے پر آدمیوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں (راوی کہتے ہیں.) گھر میں ایک پردہ لگا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' اور گھر میں ایک کتا بھی تھا' تو آپ تصویروں کے بارے میں حکم دیجئے' جو دروازے پر لگی ہوئی ہیں' انہیں کاٹ دیا جائے اور انہیں درختوں کی شکل بنادی جائے' اور پردے کے بارے میں حکم دیجئے کہ اسے کاٹ دیا جائے

اور اس کے ذریعے تکیے رکھ دیے جائیں' جنہیں نیچے رکھا جائے اور روندا جائے' اور کتے کے بارے میں آپ حکم دیں کہ اسے باہر نکالا جائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا' وہ ایک چھوٹا کتا تھا' جو امام حسین یا امام حسن کا تھا (یعنی جب وہ بچے تھے تو وہ اس کے ساتھ کھیلتے تھے) وہ نبی اکرم ﷺ کے پلنگ کے نیچے تھا' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے نکال دیا گیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ النضد سے مراد چارپائی ہے' کیونکہ اس پر سامان رکھا جاتا ہے۔

4696 - وَعَنْ أُسَامَةَ بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الكآبة فَسَأَلته مَا لَهُ فَقَالَ لم يأتني جِبْرِيْل مُنْذُ ثَلَاث فَإِذا جرو كلب بَيْن بيوته فَأمر بِهِ فَقتل فبدا لَهُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فهش إِلَيْهِ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَك لم تأتني فَقَالَ إِنَّا لَا ندخل بَيْتا فِيهِ كلب وَلَا تصاوير

رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِنَحْوِهِ وَقد روى هٰذِهِ الْقِصَّة غير وَاحِد من الصَّحَابَة بِأَلْفَاظ مُتَقَارِبَة وَفِيمَا ذكرنَاهُ كِفَايَة

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ پریشان نظر آئے' میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: پریشانی کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام تین دن سے میرے گھر نہیں آئے' وہاں گھر میں ایک چھوٹا کتا موجود تھا' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے مار دیا گیا' حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے سامنے آئے' نبی اکرم ﷺ خوشی کے عالم میں ان کی طرف گئے' اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم میرے پاس نہیں آئے؟ تو انہوں نے کہا: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس کی مانند نقل کیا ہے' یہ واقعہ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے ایک دوسرے کے قریب الفاظ سے منقول ہے' ہم جو کچھ ذکر کیا ہے' اس میں کفایت پائی جاتی ہے۔

التَّرْهِيب من سفر الرجل وَحده أَوْ مَعَ آخر فَقَط وَمَا جَاءَ فِيْ خبر الْأَصْحَاب عدَّة

اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی اکیلا سفر کرے یا صرف ایک شخص کے ساتھ سفر کرے اور متعدد افراد کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4697 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو أَن النَّاس يعلمُوْنَ من الْوحدَة مَا أَعْلَمُ مَا سَار رَاكب بلَيْل وَحده - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر لوگوں کو وہ پتہ چل جائے کہ اکیلے سفر کرنے میں (کتنا نقصان ہے؟) جو میں جانتا ہوں' تو کوئی بھی سوار رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4698 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مخنثی الرِّجَال الَّذِیْنَ یتشبهون بِالنسَاء والمترجلات من النِّسَاء المتشبهات بِالرِّجَالِ وراکب الفلاة وَحده

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَةِ الطّیب بن مُحَمَّد وَبَقِیَّة رُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں میں سے ہیجڑوں پر لعنت کی ہے' جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں' اور عورتوں میں سے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے' اور ویرانے میں اکیلے سفر کرنے والے پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے طیب بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کے بقیہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4699 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَیْب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَن رجلا قدم من سفر فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَحِبت قَالَ مَا صَحِبت اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّاکِب شَیْطَان والراکبان شیطانان وَالثَّلَاثَة رکب

رَوَاهُ الْحَاکِم وَصَححهُ وروی الْمَرْفُوْع مِنْهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَبَوَّبَ عَلَیْهِ بَاب النَّهْی عَن سیر الِاثْنَیْنِ وَالدَّلِیْل علی اَن مَا دون الثَّلَاثَة من الْمُسَافِرین عصاة اِذْ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قد اَعْلَمَ اَن الْوَاحِد شَیْطَان والاثنان شیطانان وَیُشبه اَن یکون معنی قَوْلِهٖ شَیْطَان اَی عَاص کَقَوْلِهٖ شیاطین الْاِنْس وَالْجِنّ مَعْنَاهُ عصاة الْاِنْس وَالْجِنّ انْتَهٰی

❀❀ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص سفر سے آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون تھا؟ اس نے عرض کی: میرے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اکیلا سوار' شیطان ہوتا ہے' اور دو سوار' دو شیطان ہوتے ہیں' اور تین آدمی سوار ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اس کا کچھ حصہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر' امام مالک' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام نسائی نے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے اور اس کا یہ باب قائم کیا ہے: ''دو آدمیوں کے سفر کرنے کی ممانعت''۔

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ تین مسافروں سے کم' سفر کرنے والے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان شمار ہوں گے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے: ''ایک مسافر شیطان ہوتا ہے' دو افراد دو شیطان ہوتے ہیں'' تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ یہاں شیطان سے مراد نافرمان شخص ہو جیسا کہ یہ الفاظ ہیں: ''انسان اور جنات کے شیاطین'' اس سے مراد یہ ہے کہ انسانوں اور جنات میں سے نافرمان لوگ۔ ......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4700 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِد شَیْطَان

والاثنان شیطانان وَالثَّلاثَۃ رکب . رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک (یعنی اکیلا سفر کرنے والا شخص) شیطان ہوتا ہے' دو افراد دو شیطان ہوتے ہیں اور تین لوگ' سوار ہوتے ہیں''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4701 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خیر الصَّحَابَۃ اَرْبَعَۃ وَخیر السَّرَایَا اَرْبَعمِائَۃ وَخیر الجیوش اَرْبَعَۃ آلاف وَلَنْ یغلب اثنا عشر الفا من قلَّۃ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلَا یُسْندہُ کَبِیر اَحَد وَذکر انہ رُوِیَ عَن الزُّھْرِیّ مُرْسلا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بہترین ساتھی چار ہوتے ہیں' بہترین چھوٹی مہم چار سو افراد کی ہوتی ہے' بہترین لشکر چار ہزار افراد کا ہوتا ہے' اور بارہ ہزار لوگ کمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' کسی نے اس کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا' انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ روایت زہری سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

43 - ترھیب الْمَرْاَۃ اَن تُسَافِر وَحدھَا بِغَیْر محرم

باب: عورت کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ محرم کے بغیر اکیلی سفر کرے

4702 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لا یحل لامْرَاَۃ تؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْآخر اَن تُسَافِر سفرا یکون ثَلَاثَۃ اَیَّام فَصَاعِدا اِلَّا وَمَعَھَا اَبوھَا اَوْ اَخُوھَا اَوْ زَوجھَا اَوْ ابنھَا اَوْ ذُوْ محرم مِنْھَا . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَہ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر اکیلی کرے' البتہ اگر اس کے ساتھ اس کا باپ' یا اس کا بھائی' یا اس شوہر' یا اس کا بیٹا یا کوئی اور محرم ہو' تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4700-المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الجہاد' وأما حدیث عبد اللہ بن یزید الأنصاری - حدیث:2431صحیح ابن خزیمۃ - کتاب المناسک' باب النہی عن سیر الاثنین - حدیث:2393موطأ مالک - کتاب الاستئذان' باب ما جاء فی الوحدۃ فی السفر للرجال والنساء - حدیث:1779سنن أبی داود - کتاب الجہاد' باب فی الرجل یسافر وحدہ - حدیث:2254السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب السیر' النہی عن سیر الراکب وحدہ - حدیث:8579السنن الکبریٰ للبیہقی - جماع أبواب وقت الحج والعمرۃ' جماع أبواب آداب السفر - باب کراہیۃ السفر وحدہ' حدیث:9719مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما - حدیث:6585

4703 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ من الدَّهْرِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ محرم مِنْهَا أَوْ زَوجهَا

امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کوئی بھی عورت دو دن کا سفر نہ کرے البتہ اگر اس کا کوئی محرم یا اس کا شوہر اس کے ساتھ ہو تو حکم مختلف ہے''۔

4704 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لامْرَأَة تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر أَن تُسَافِر ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ محرم مِنْهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَأَبُوْ دَاوُد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن کا سفر (اکیلی) کرے البتہ اگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4705 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل لامْرَأَة تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر تُسَافِر مسيرَة يَوْم وَلَيْلَة إِلَّا مَعَ ذِي محرم عَلَيْهَا -وَفِي رِوَايَة: مسيرَة يَوْم- وَفِي أُخْرَى: مسيرَة لَيْلَة إِلَّا وَمَعَهَا رجل ذُوْ حُرْمَة مِنْهَا

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

وَفِي رِوَايَة لأبي دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة :أَن تُسَافِر بريدا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر (اکیلی کرے) البتہ اگر کوئی محرم اس کے ساتھ ہو تو حکم مختلف ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ایک دن کی مسافت''

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ایک رات کی مسافت کا سفر' البتہ اگر اس کے ساتھ اگر کوئی ایسا مرد ہو' جو اس کا محرم ہو' تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے

امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ ایک برید کا سفر کرے''۔

44 - التَّرْغِيْب فِيْ ذكر اللّٰه لمن ركب دَابَّته

باب: جو شخص سواری پر سوار ہونے لگے' اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4706 - عَنْ أَبِيْ لاس الْخُزَاعِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حملنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على إبل من

اِبل الصَّدَقَة بلح فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نرى اَن تحملنا هٰذِهٖ فَقَالَ مَا من بعير اِلَّا فِيْ ذروله شَيْطَان فاذكروا اسْم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا ركبتموها كَمَا امركُمُ اللّٰهُ ثُمَّ امتهنوها لانفسكم فَاِنَّمَا يحمل اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

قَوْلُهٗ بلح هُوَ بِضَم الْمُوَحدَة وَتَشْدِيد اللَّام بعدهَا حاء مُهْملَة وَمَعْنَاهُ اَنَّهَا قد اعيت وعجزت عَن السّير يُقَال بلح الرجل بتخفيف اللَّام وتشديدها اِذا اعيا فَلَمْ يقدر اَن يَتَحَرَّك وَاسم اَبِيْ لاس بالسِّين الْمُهْملَة عبد اللّٰه بن غنمة وَقيل زِيَاد لَهٗ حديثان عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحدهمَا هٰذَا

❀❀ حضرت ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ سواری کے لئے دیا جو تھک چکا تھا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں یہ نہیں لگتا کہ ہم اس پر سواری کر پائیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے جب تم اس پر سواری کرنے لگو تو اللہ کا نام لے لو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے اور پھر تم اسے اپنے لئے آسان کرلو یہ اللہ تعالیٰ نے (تمہیں) سواری کے لئے دیے ہیں"۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ "بلح" اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تھک چکا تھا اور سفر کرنے سے عاجز آچکا تھا' یہ کہا جاتا ہے: بلح الرجل' جب آدمی تھک چکا ہو اور وہ حرکت کرنے کے لائق نہ ہو' حضرت ابولاس رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن غنمہ ہے' اور ایک قول کے مطابق زیاد ہے' ان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو احادیث منقول ہیں' جن میں سے ایک حدیث یہ ہے۔

4707 - وَعَن مُحَمَّد بن حَمْزَة عَن عَمْرو الْاَسْلَمِيّ اَنه سمع اَبَاهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ على كل بعير شَيْطَان فَاِذَا ركبتموها فسموا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تقصروا عَن حاجاتكم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ واسنادهما جيد

❀❀ محمد بن حمزہ نے حضرت عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ہر اونٹ پر شیطان ہوتا ہے' تو جب تم اس پر سوار ہونے لگو تو اللہ کا نام لے لو اور اپنی حاجت کے بارے میں کوتاہی نہ کرو"۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

4708 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اردفه على دَابَّته فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَيْهَا كبر رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَحمد اللّٰه ثَلَاثًا وَسبح اللّٰه ثَلَاثًا وَهَلل اللّٰه وَاحِدَة ثُمَّ اسْتلْقى عَلَيْهِ فَضَحِك ثُمَّ اَقبل عَلَيْهِ فَقَالَ مَا من امرىء يركب دَابَّته فَصنعَ مَا صنعت اِلَّا اَقبل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ فَضَحِك اِلَيْهِ - رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا' جب وہ اس پر بیٹھ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ تکبیر کہی' تین مرتبہ الحمدللہ کہا' تین مرتبہ سبحان اللہ کہا' ایک مرتبہ لاالہ الا اللہ

پڑھا' پھر آپ ﷺ سیدھے ہوئے اور ہنسنے لگے پھر آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:
''جو شخص جانور پر سوار ہو اور پھر وہ کام کرے' جو میں نے کیا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو کر ہنس پڑتا ہے''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

4709 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رَاكب يَخْلُو فِيْ مسيره بِاللّٰهِ وَذكره إِلَّا ردفه ملك وَلَا يَخْلُو بِشعر وَنَحْوه إِلَّا ردفه شَيْطَان
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص سفر کے دوران اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور اس کا ذکر کرتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے' اور جو شخص شعر وغیرہ سنتا سناتا رہتا ہے' اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

45 - التَّرْهِيب من اسْتِصْحَاب الْكَلْب والجرس فِيْ سفر وَغَيْرِه

باب: سفر کے دوران کتا' یا گھنٹی ساتھ رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4710 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا كلب اَوْ جرس . رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''فرشتے ایسے مسافروں کے ساتھ نہیں ہوتے' جن کے درمیان کتا' یا گھنٹی موجود ہو''۔
یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4711 - وَفِيْ رِوَايَة لِاَبِيْ دَاوُد: وَلَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا جلد نمر - ذكرهَا فِي اللبَاس

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں ہوتے' جن کے درمیان چیتے کی کھال موجود ہو''۔
امام ابوداؤد نے اسے لباس سے متعلق باب میں ذکر کیا ہے۔

4712 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الجرس مَزَامِير الشَّيْطَان
رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيحه

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''گھنٹی شیطان کا باجہ ہے''۔
یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4713 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيهِ جرس وَلَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا جرس
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی موجود ہو اور فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں ہوتے' جن کے درمیان گھنٹی موجود ہو''۔ یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4714 - وَعَنْ أم حَبِيبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا جرس . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَلَفظِهٖ قَالَ إِن العير الَّتِيْ فِيهَا الجرس لَا تصحبها الْمَلَائِكَة

❀❀ سیدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں رہتے' جن کے درمیان گھنٹی موجود ہو''۔
یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''وہ قافلہ جس میں گھنٹی موجود ہو' فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتے''۔

4715 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمر بالأجراس أَن تقطع من أَعْنَاق الْإِبِل يَوْم بدر . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھنٹیوں کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں اونٹوں کی گردن سے کاٹ لیا جائے' یہ غزوہ بدر کے موقع کی بات ہے۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4716 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمر بِقطع الْأَجْرَاس
رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ أَيْضا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھنٹیاں کاٹ دینے کا حکم دیا تھا۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4717 - وَعَنْ عَامر بن عبد اللّٰه بن الزبير اَن مولاة لَهُم ذهبت بابنة الزبير إِلَى عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِي رِجْلَيْهَا أَجْرَاس فقطعها عمر وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن مَعَ كل جرس شَيْطَانا .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد ومولاة لَهُم مَجْهُولَة وعامر لم يدْرك عمر بن الْخطاب

❀❀ عامر بن عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کی ایک کنیز حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کو لے

کرحضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اُس صاحبزادی (جو چھوٹی بچی تھی) کے پاؤں میں گھنٹیاں تھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں توڑ دیا اور فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے'ان حضرات کی کنیز ایک مجہول عورت ہے'اور عامر نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

4718 - وَعَنْ بنانة مولاة عبد الرَّحْمٰن بن حَيَّان الْاَنْصَارِيّ اَنَّهَا كَانَت عِنْد عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذْ دخل عَلَيْهَا جَارِيَة وَعَلَيْهَا جلاجل يصوتن فَقَالَت لَا تدخلنها اِلَّا اَن تقطعن جلاجلها وَقَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيْهِ جرس . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

بنانة بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة ونونين

❀❀ بنانہ جو عبدالرحمٰن بن حیان انصاری کی کنیز ہے'وہ بیان کرتی ہے: ایک مرتبہ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی اسی دوران ایک لڑکی ان کے ہاں آئی جس نے پازیبیں پہنی ہوئی تھیں جو آوازیں پیدا کرتی تھیں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کو اس وقت تک اندر نہ آنے دو جب تک اس کی پازیبیں اتار نہیں لی جاتیں'انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں گھنٹی موجود ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ بنانۃ میں'ب' پر پیش ہے اور دو'ن' ہیں۔

4719 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا جلجل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں رہتے' جن کے درمیان پازیب (یا گھنٹی) موجود ہو''۔

4720 - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ شيخ كنت جَالِسا مَعَ سَالم فَمر بِنَا ركب لأم الْبَنِينَ مَعَهم اَجْرَاس فَحدث سَالم عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة ركبا مَعَهم جلجل كم ترى مَعَ هٰؤُلَاءِ من جلجل . رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابوبکر بن ابوشیخ بیان کرتے ہیں: میں سالم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ہمارے پاس سے اُمِّ البنین کے کچھ سوار گزرے' جن کے ساتھ گھنٹیاں تھیں' تو سالم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں رہتے' جن کے ساتھ گھنٹیاں موجود ہوں''۔

اور ان لوگوں کے ساتھ کتنی ہی گھنٹیاں نظر آرہی ہیں۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِي الدلجة وَهُوَ السّفر بِاللَّيْلِ

والترهيب من السّفر اوله وَمن التَّعْرِيس فِي الطّرق والافتراق فِي الْمنزل وَالتَّرْغِيب فِي الصَّلَاة إِذا عرس النَّاس

باب: ''دلجہ'' یعنی رات کے وقت سفر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور رات کے ابتدائی حصے میں سفر کرنے اور راستوں میں رات کے وقت پڑاؤ کرنے یا مختلف جگہوں پر پڑاؤ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات اور جب لوگ رات کے وقت پڑاؤ کیے ہوں اس وقت (نفل) نماز ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4721 - عَنْ انس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بالدلجة فَإِن الأَرْض تطوى بِاللَّيْلِ - رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر رات کے وقت سفر کرنا لازم ہے' کیونکہ رات کے وقت زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4722 - وَعَن جَابر وَهُوَ ابْن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْسِلُوْا مواشيكم إِذا غَابَتْ الشَّمْس حَتّٰى تذْهب فَحْمَة الْعشَاء فَإِن الشَّيَاطِين تبْعَث إِذا غَابَتْ الشَّمْس حَتّٰى تذْهب فَحْمَة الْعشَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَلَفْظه: احْبِسُوا صِبْيَانكُمْ حَتّٰى تذْهب فوعة الْعشَاء فَإِنَّهَا سَاعَة تخترق فِيهَا الشَّيَاطِين . وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب سورج ڈوب جائے' تو تم اپنے جانوروں کو کھلا نہ چھوڑو جب تک رات کا ابتدائی حصہ گزر نہیں جاتا' کیونکہ جب سورج ڈوب جاتا ہے' تو شیاطین کو بھیجا جاتا ہے (اور وہ اس وقت تک رہتے ہیں) جب تک رات کا ابتدائی حصہ گزر نہیں جاتا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اپنے بچوں کو (گھروں میں) روک کے رکھو جب تک رات کا ابتدائی حصہ گزر نہیں جاتا' کیونکہ یہ وہ گھڑی ہوتی ہے جس میں شیاطین چیر پھاڑ کرتے ہیں''

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4723 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقلوا الْخُرُوج إِذا هدات الرجل إِن الله عَزَّ وَجَلَّ يبث فِيْ لَيله من خلقه مَا يَشَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب رات ہو جائے' تو باہر نکلنا کم کردو' کیونکہ اللہ تعالیٰ رات میں اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے' پھیلا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4724 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سافرتم فِی الخصب فأعطوا الْاِبِل حظها من الْاَرْض وَاِذا سافرتم فِی الجدب فَأَسْرعُوا عَلَيْهَا السّير وَبَادرُوا بهَا نقيها وَاِذا عرستم فَاجْتَنبُوا الطَّرِيْق فَاِنَّهَا طَرِيْق الدَّوَابّ ومأوى الْهَوَام بِاللَّيْلِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

نقيها بِكَسْر النُّوْن وَسُكُوْن الْقَاف بعدهَا يَاء مثناة تَحت اَی مخها وَمَعْنَاهُ اَسْرعُوا حَتّٰى تصلوا مقصدكم قبل اَن يذهب مخها من ضنك السّير والتعب

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم ہریالی میں سفر کر رہے ہو' تو اونٹوں کو زمین میں سے ان کا حصہ دو' اور جب تم خشکی میں سفر کرو' تو وہاں سے تیزی سے گزر جاؤ' اور اونٹوں کی تندرستی کے عالم میں جلدی کرو' جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو' تو راستے سے اجتناب کرو' کیونکہ وہاں سے جانور گزرتے ہیں اور کیڑے مکوڑے گزرتے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ نقیھا سے مراد اس کا گودا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ تم تیزی سے سفر کرتے ہوئے اپنی منزل تک پہنچ جاؤ' اس سے پہلے کہ تمہارے آہستہ چلنے کی وجہ سے اور تھکاوٹ کا شکار ہونے کی وجہ سے اس کا گودا ختم ہو جائے (یعنی وہ کمزور ہو جائے اور چلنے کے قابل نہ رہے)۔

4725 - وَعَنْ جَابِر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ والتعريس على جواد الطَّرِيْق وَالصَّلَاة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا مأوى الْحَيَّات وَالسِّبَاع وَقَضَاء الْحَاجة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا الْمَلَاعن . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات . التَّعْرِيس هُوَ نزُوْل الْمُسَافِر آخر اللَّيْل ليستريح

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''راستے کے درمیان میں رات کے وقت پڑاؤ کرنے سے اجتناب کرو' اور وہاں نماز پڑھنے سے اجتناب کرو' کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتے ہیں' اور وہاں قضائے حاجت کرنے سے بھی اجتناب کرو' کیونکہ یہ لعنت کا کام ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ تعریس کا مطلب رات کے آخری حصے میں مسافر کا پڑاؤ کرنا ہے' تاکہ وہ آرام کرلے۔

4726 - وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَة الْخُشَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاس اِذا نزلُوا تفرقوا فِی الشعاب والأودية

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تفرقكم فِي الشعاب والأودية اِنَّمَا ذٰلِكُمْ من الشَّيْطَان فَلَمْ ينزلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ منزلا اِلَّا انضمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بعض . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِي

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے جب لوگ پڑاؤ کرتے تھے تو مختلف وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جاتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا مختلف گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے اس کے بعد لوگ جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو ایک دوسرے کے قریب رہتے تھے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4727 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة يُحِبهُمْ اللّٰه وَثَلَاثَة يبغضهم الله اما الَّذِيْنَ يُحِبهُمَ اللّٰه فقوم سَارُوا ليلتهم حَتّٰى اِذا كَانَ النّوم اَحَبَّ اِلٰى احدهم مِمَّا يعدل بِهٖ نزلُوْا فوضعوا رؤوسهم فَقَامَ يتملقني وَيَتْلُو آياتي فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا-وَتقدم فِيْ صَدَقَة السِّرّ بِتَمَامِهٖ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے تو اس کی صورت یوں ہے کہ کچھ لوگ رات بھر سفر کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب نیند ان کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ پسندیدہ ہو جاتی ہے تو وہ لوگ پڑاؤ کرتے ہیں اپنے سر رکھ کر (سو جاتے ہیں) اور اس وقت ایک شخص کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں التجائیں کرتا ہے اور میری آیات کی تلاوت کرتا ہے"...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔ یہ اس سے پہلے پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق باب میں مکمل روایت گزر چکی ہے۔

47 - التَّرْغِيْب فِيْ ذكر اللّٰه لمن عثرت دَابَّته

باب: جب جانور کو ٹھوکر لگے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4728 - عَنْ اَبِيْ الْمليح عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت رَدِيف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فعثر بعيرنا فَقُلْتُ تعس الشَّيْطَان فَقَالَ لي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تقل تعس الشَّيْطَان فَاِنَّهٗ يعظم حَتّٰى يصير مثل الْبَيْت وَيَقُوْلُ بقوتي وَلٰكِن قل بِسم اللّٰه فَاِنَّهٗ يصغر حَتّٰى يصير مثل الذُّبَاب

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ ابوملیح نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا ہمارے اونٹ کو ٹھوکر لگی تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم یہ نہ کہو: کہ شیطان برباد ہو جائے کیونکہ وہ پھول کا گھر جتنا ہو جاتا

ہے اور یہ کہتا ہے: کہ یہ میری قوت کی وجہ سے ہوا ہے تم ایسی صورت میں بسم اللہ کہہ دیا کرو وہ چھوٹا ہو جائے گا' یہاں تک کہ مکھی جتنا ہو جائے گا۔

یہ روایت امام نسائی' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4729 - وَعَنْ اَبِىْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَمَّنْ كَانَ ردف النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كنت ردفه على حمَار فعثر الْحمار فَقُلْتُ تعس الشَّيْطَان فَقَالَ لِى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تقل تعس الشَّيْطَان فَاِنَّك اِذا قلت تعس الشَّيْطَان تعاظم فِى نَفسه وَقَالَ صرعته بقوتى وَاِذَا قلت بِسم اللّٰه تصاغرت اِلَيْهِ نَفسه حَتّٰى يكون اَصْغَر من ذُبَاب . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَيْهَقِىّ وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ وَاِذَا قِيلَ بِسم اللّٰه خنس حَتّٰى يصير مثل الذُّبَاب . وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

❀❀ ابوتمیمہ ہجیمی نے' ان صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک گدھے پر نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا اس کو ٹھوکر لگی تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ نہ کہو کہ شیطان برباد ہو جائے' کیونکہ جب تم یہ کہو گے کہ شیطان برباد ہو جائے' تو وہ خود کو بڑا محسوس کرے گا اور وہ یہ کہے گا کہ میں نے اپنی قوت کے ذریعے اسے پچھاڑ دیا ہے' اور جب تم بسم اللہ کہہ دو گے' تو وہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا کہ مکھی سے' ن زیادہ چھوٹا ہو جائے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسی امام بیہقی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کے ہیں: "جب بسم اللہ کہا جائے' تو وہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا کہ مکھی جتنا ہو جائے گا"۔

وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

48 - التَّرْغِيْب فِىْ كَلِمَات يَقُولهن من نزل منزلا

باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جو وہ شخص پڑھے گا' جو کسی جگہ پڑاؤ کرتا ہے

4730 - عَنْ خَوْلَة بنت حَكِيْمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من نزل منزلا ثُمَّ قَالَ اَعُوذ بِكَلِمَاتِ اللّٰه التامات من شَرّ مَا خلق لم تضرهُ شَيْءٌ حَتّٰى يرتحل من منزله ذٰلِك رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِىّ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه

❀❀ سیدہ خولہ بنت حکیم ﷞ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے'

"جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرتا ہے اور پھر یہ کلمات پڑھ لیتا ہے:

"میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' ہر اس چیز کے شر سے' جسے اس نے پیدا کیا ہے"۔

تو اس شخص کے اس پڑاؤ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی"۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم' امام ترمذی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

4731 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت من حمص فآوانى اللَّيْل اِلَى الْبيعَة فحضرنى

من اَهْلِ الْاَرْض فَقَرَات هٰذِهِ الْاٰيَة من سُوْرَة الْاَعْرَاف اِن ربكُمُ الله الَّذِىْ خلق السَّمَاوَات وَالْاَرْض (الْاَعْرَاف) -اِلٰى آخر الْاٰيَة ـ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض احرسوه الْاٰن حَتّٰى يصبح فَلَمَّا اَن اَصبحت ركبت دَابَّتِى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا الْمسيب بن وَاضح

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حمص سے نکلا رات کے وقت میں ایک گرجے میں ٹھہر گیا' تو میرے پاس زمین کے مختلف (درندے یا چوپائے) آ گئے' تو میں نے سورہ اعراف کی یہ آیت پڑھی:

''بے شک تمہارا پروردگار' وہ اللہ ہے' جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے''۔

اس آیت کو آخر تک پڑھا' تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم اب اس کی حفاظت کرو جب تک صبح نہیں ہو جاتی' راوی کہتے ہیں: جب صبح ہوئی' تو میں اپنی سواری پر سوار ہوا (اور وہاں سے روانہ ہو گیا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' صرف میتب بن واضح کا معاملہ مختلف ہے۔

49 - اَلتَّرْغِيْب فِىْ دُعَاء الْمَرْء لِاَخِيْهِ بِظَهْر الْغَيْب سِيمَا الْمُسَافِر

باب: آدمی کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعا کرے' بطور خاص مسافر (شخص کا دعا کرنا)

4732 - عَن اُم الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت حَدثنِىْ سَيِّدِىْ اَنه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا دَعَا الرجل لِاَخِيْهِ بِظهْر الْغَيْب قَالَت الْمَلَائِكَة وَلَك بِمثل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ

قَالَ الْحَافِظ ام الدَّرْدَاءِ هٰذِهِ هِىَ الصُّغْرٰى تابعية وَاسْمهَا هجيمة وَيُقَال جهيمة بِتَقْدِيم الْجِيم وَيُقَال جمانة لَيْسَ لَهَا صُحْبَة اِنَّمَا الصُّحْبَة لأم الدَّرْدَاءِ الْكُبْرٰى وَاسْمهَا خيرة وَلَيْسَ لَهَا فِى البُخَارِىّ وَلَا مُسْلِم حَدِيْث قَالَه غير وَاحِد من الْحفاظ

❀❀ سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے سردار (یعنی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے' تو فرشتے یہ کہتے ہیں: تمہیں بھی اس کی مانند نصیب ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا نامی یہ خاتون چھوٹی والی ہیں' جو تابعیہ ہیں' ان کا نام ہجیمہ ہے' اور ایک قول کے مطابق جہیمہ ہے' اور ایک قول کے مطابق جمانہ ہے' انہیں صحابیہ ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے صحابیہ' وہ والی سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا ہیں' جو بڑی ہیں ان کا نام خیرہ ہے' اس خاتون کے حوالے سے صحیح بخاری' یا صحیح مسلم میں کوئی حدیث منقول نہیں ہے' یہ بات کئی حافظان حدیث نے بیان کی ہے۔

4733 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دعوتان لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللّٰه حجاب دَعْوَةُ الْمَظْلُوم ودعوة الْمَرْءِ لأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''دودعائیں ایسی ہیں کہ ان دونوں کے اوراللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا مظلوم کی دعااورآدمی کی اس کے بھائی کے لئے اس کی غیرموجودگی میں کی جانے والی دعا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4734 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أَسْرع الدُّعَاء إِجَابَة دَعْوَة غَائِب لغَائِب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة عبد الرَّحْمَن بن زِيَاد بن انعم وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے زیادہ جلدی وہ دعا قبول ہوتی ہے جوکوئی شخص کسی کی غیر موجودگی میں (اس کے لئے) کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اورامام ترمذی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

4735 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث دعوات مستجابات لَا شكّ فِيهِنَّ دَعْوَة الْوَالِد ودعوة الْمَظْلُوم ودعوة الْمُسَافِر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ فِيْ موضِعين وَحسنه فِيْ اَحدهمَا وَالْبَزَّار وَلَفظه قَالَ ثَلَاث حق على اللّٰه اَن لَا يرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰى يفْطر والمظلوم حَتّٰى ينتصر وَالْمُسَافِر حَتّٰى يرجع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین دعائیں ہیں جن کے مستجاب ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے والد کی دعامظلوم کی دعااورمسافر کی دعا''

یہ روایت امام ابوداؤداورامام ترمذی نے دومختلف مقامات پر نقل کی ہے انہوں نے ان دونوں میں سے ایک مقام کوحسن قراردیا ہے اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تین دعائیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات ہے کہ وہ انہیں مسترد نہ کرے روزہ دار کی دعا جب تک وہ افطار نہیں کرلیتا مظلوم کی دعاجب تک اس کی مدد نہیں ہوجاتی اورمسافر کی دعاجب تک وہ واپس نہیں آجاتا''۔

4735-صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذكر البيان بأن دعوة المسافر لا ترد ما دام فی سفره' حديث:2744سنن أبی داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الوتر - باب الدعاء بظهر الغيب' حديث:1326سنن ابن ماجه - كتاب الدعاء' باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم - حديث:3860مصنف ابن أبی شيبة - كتاب الدعاء' ما قالوا فی الدعاء الذی يستجاب - حديث:29226مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هريرة رضی الله عنه - حديث:7341مسند عبد بن حميد - من مسند أبی هريرة رضی الله عنه' حديث:1424المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:23

4736 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث مستجاب دعوتهم الْوَالِد وَالْمُسَافِر والمظلوم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي حَدِيْثٍ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کی دعا مستجاب ہوتی ہے باپ، مسافر اور مظلوم''

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

50 - التَّرْغِيب فِي الْمَوْت فِي الغربة

باب: غریب الوطنی میں انتقال کر جانے کے بارے میں ترغیبی روایات

4737 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ رجل بِالْمَدِينَةِ مِمَّن ولد بهَا فصلى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا لَيْته مَاتَ بِغَيْر مولده

قَالُوْا وَلِمَ ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِن الرجل إِذا مَاتَ بِغَيْر مولده قيس بَين مولده إِلَى مُنْقَطع أَثَره فِي الْجنَّة . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک ایسے شخص کا انتقال ہوگیا' جس کی پیدائش بھی وہیں ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور پھر ارشاد فرمایا: کاش اس نے اپنی جائے پیدائش کی بجائے کہیں اور انتقال کیا ہوتا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جائے پیدائش کی بجائے کہیں اور انتقال کرتا ہے' تو اس کے انتقال کی جگہ سے لے کر اس کی جائے پیدائش تک کے درمیان کی زمین کو ماپا جاتا ہے' اور جنت میں (اتنی ہی جگہ اس کو دے دی جائے گی)''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4738 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ موت غربَة شَهَادَة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غریب الوطنی کی موت شہادت ہے''۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4739 - وروى الطَّبَرَانِيّ من طَرِيق عبد الْملك بن هَارُوْن بن عنترة وَهُوَ مَتْرُوك عَن اَبِيْهِ عَن جده قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم مَا تعدون الشَّهِيد فِيكُم قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من قتل فِي سَبِيل اللّٰه قَالَ إِن شُهَدَاء أمتِي إِذا لَقَلِيل من قتل فِي سَبِيل اللّٰه فَهُوَ شَهِيد والمتردي شَهِيد وَالنُّفَسَاء شَهِيد وَالْغَرق شَهِيد والسل شَهِيد والحريق شَهِيد والغريب شَهِيد

قَالَ الْحَافِظ وَقد جَاءَ فِي أَن موت الْغَرِيب شَهَادَة جملَة من الْاَحَادِيث لَا يبلغ شَيْء مِنْهَا دَرَجَة

الحسن فِيمَا اعلم

❀❀ امام طبرانی نے عبدالملک بن ہارون بن عنترہ جوایک متروک راوی ہے اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے اس کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے درمیان کسے شہید سمجھتے ہو؟ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسی صورت میں تو میری امت کے شہید لوگ کم ہوں گے جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے جو شخص گر کے مر جائے وہ شہید ہے جو عورت نفاس کے دوران مر جائے وہ شہید ہے ڈوب کر مرنے والا شہید ہے سل کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے جل کر مرنے والا شہید ہے اور غریب الوطنی میں مرنے والا شہید ہے"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: روایت میں اسی طرح منقول ہے کہ غریب الوطنی کی موت بھی شہادت ہوتی ہے لیکن اس بارے میں منقول تمام تر روایات میرے علم کے مطابق حسن کے درجہ تک بھی نہیں پہنچتی ہیں۔

كِتَابُ التَّوْبَة وَالزُّهْدِ

کتاب: توبہ اور زُہد کے بارے میں روایات

التَّرْغِيب فِي التَّوْبَة والمبادرة بهَا واتباع السَّيئَة الْحَسَنَة

باب: توبہ کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس بارے میں جلدی کرنا اور برائی کے بعد نیکی کر لینا

4740 - عَنْ أبي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أن رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الله عَزَّ وَجَلَّ يبسط يَده بِاللَّيْلِ ليتوب مسيء النَّهَار ويبسط يَده بِالنَّهَارِ ليتوب مسيء اللَّيْل حَتَّى تطلع الشَّمْس من مغْربهَا
رَوَاهُ مُسلم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا دست رحمت پھیلا دیتا ہے تاکہ دن کے وقت برائی کرنے والا توبہ کر لے اور دن کے وقت اپنا دست رحمت پھیلا دیتا ہے تاکہ رات کے وقت برائی کرنے والا توبہ کر لے ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک (قیامت سے پہلے) سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4741 - وَعَنْ أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَابَ قبل أن تطلع الشَّمْس من مغْربهَا تَابَ الله عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4742 - وَعَن صَفْوَان بن عَسَّال رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن من قبل الْمغرب لبابا مسيرَة عرضه أَرْبَعُونَ عَاما أَو سَبْعُونَ سنة فَتحه الله عَزَّ وَجَلَّ للتَّوْبَة يَوْم خلق السَّمَاوَات وَالْأَرْض فَلَا يغلقه حَتَّى تطلع الشَّمْس مِنْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي حَدِيث الْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيث حسن صَحِيح

❀❀ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مغرب کی سمت میں ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ستر برس کی مسافت

جتنی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس دن توبہ کے لئے کھولا تھا جس دن اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا' اور اسے اس وقت تک بند نہیں کرے گا جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' جو ایک حدیث کے ضمن میں ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4743 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُ وصححها اَيْضًا قَالَ زر يَعْنِىْ ابْن حُبَيْش فَمَا برح يَعْنِىْ صَفْوَان يحدثنى حَتّٰى حَدثنِىْ اَن اللّٰه جعل بالمغرب بَابا عرضه مسيرَة سبعين عَاما للتَّوْبَة لَا يغلق مَا لم تطلع الشَّمْس من قبله وَذٰلِكَ قَول اللّٰه يَوْم يَاْتِىْ بعض آيَات رَبك لَا ينفع نفسا اِيْمَانهَا (الْاَنْعَام) الْآيَة

وَلَيْسَ فِىْ هٰذِهِ الرِّوَايَة وَلَا الْاُوْلٰى تَصْرِيح بِرَفْعِهِ كَمَا صرح الْبَيْهَقِىّ وَاِسْنَاده صَحِيح اَيْضًا

❀❀ ان کی نقل کردہ ایک روایت' جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' اس میں یہ بات مذکور ہے: زر بن حبیش نے یہ بات بیان کی کہ اس کے بعد وہ یعنی حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ مجھے حدیث بیان کرتے رہے' یہاں تک کہ انہوں نے مجھے یہ بات بیان کی:

''اللہ تعالیٰ نے مغرب کی سمت میں ایک دروازہ بنایا ہے' جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے اور وہ توبہ کے لئے ہے اور وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہو جاتا''۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''جس دن تمہارے پروردگار کی نشانیوں میں سے ایک نشانی آ گئی' تو کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا''۔

اس روایت میں اور پہلے والی روایت میں' اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ یہ روایت مرفوع ہے' جیسا کہ امام بیہقی نے بھی اس بات کی صراحت کی ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے۔

4744 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للجنة ثَمَانِيَة اَبْوَاب سَبْعَة مغلقة وَبَاب مَفْتُوح للتَّوْبَة حَتّٰى تطلع الشَّمْس من نَحوه . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کے آٹھ دروازے ہیں' جن میں سے سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے اور اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہو جاتا''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4745 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اخطاتم حَتّٰى تبلغ السَّمَاء ثُمَّ تبتم لتاب اللّٰه عَلَيْكُم . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم توبہ کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4746 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سَعَادَة الْمَرْء أَن يطول عمره وَيَرْزقهُ اللّٰه الْإِنَابَة . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''آدمی کی سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اسے رجوع کرنے کی توفیق نصیب کر دے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4747 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره أَن يسْبق الدائب الْمُجْتَهد فليكف عَن الذُّنُوب . رَوَاهُ أَبُو يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح إِلَّا يُوسُف بن مَيْمُون

الدائب بِهَمْزَة بعد الْأَلف هُوَ المتعب نَفسه فِي الْعِبَادَة الْمُجْتَهد فِيهَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس کو پسند کرتا ہو کہ وہ اہتمام کے ساتھ بھرپور عبادت کرنے والے شخص سے سبقت لے جائے اسے گناہوں سے بچنا چاہیے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف یوسف بن میمون کا معاملہ مختلف ہے۔

لفظ ''الدائب'' سے مراد وہ شخص جو عبادت کر کے اپنے آپ کو تھکاوٹ کا شکار کر دے اور اس بارے میں بھرپور کوشش کرے۔

4748 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤمن واه راقع فسعيد من هلك على رقعه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَقَالَ معنى واه مذنب وراقع يَعْنِي تائب مُسْتَغْفِر

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن گناہ بھی کرتا ہے اور توبہ بھی کرتا ہے تو وہ شخص خوش نصیب ہے جو توبہ کر کے انتقال کرے''

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: لفظ واہ کا مطلب گناہ کرنے والا ہے اور راقع سے مراد توبہ کرنے والا اور مغفرت طلب کرنے والا ہے۔

4749 - وَعَنْ أَبِي سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْمُؤمن وَمثل الْإِيمَان كَمثل الْفرس فِي آخيته يجول ثُمَّ يرجع إِلَى آخيته وَإِن الْمُؤمن يسهو ثُمَّ يرجع فأطعموا طَعَامكُم الْأَتْقِيَاء وَأولُوا معروفكم الْمُؤمنِينَ . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه . الآخية بِمد الْهمزَة وَكسر الْخَاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة هِيَ حَبل يدْفن فِي الأَرْض مثنيا ويبرز مِنْهُ كالعروة تشد إِلَيْهَا الدَّابَّة وَقِيلَ هُوَ عود يعرض فِي الْحَائِط تشد إِلَيْهِ الدَّابَّة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن اور ایمان کی مثال گھوڑے کی طرح ہے جو اپنی کھونٹی کے گرد گھومتا رہتا ہے اور پھر اپنی کھونٹی کی طرف واپس آ جاتا ہے

مومن بھول جاتا ہے پھر رجوع کر لیتا ہے تو تم لوگ اپنا کھانا پرہیزگار لوگوں کو کھلاؤ اور اہل ایمان کے ساتھ بھلائی کرو"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

لفظ آخیہ سے مراد وہ رسی ہے جو زمین میں دفن کی جاتی ہے اور اس میں سے کچھ حصہ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ رسی کی طرح کی چیز ہوتی ہے جس کے ساتھ جانوروں کو باندھا جاتا ہے اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ لکڑی ہے جو دیوار میں لگائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ جانوروں کو باندھا جاتا ہے۔

4750 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ كل ابْن آدم خطاء وَخير الْخَطَّائِينَ التوابون

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ عَلِيّ بن مسْعدَة وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيثِ عَلِيّ بن مسْعدَة عَن قَتَادَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہر انسان خطا کار ہوتا ہے اور خطا کرنے والوں میں سب سے بہتر توبہ کرنے والے لوگ ہیں"

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان سب نے اسے علی بن مسعدہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت سے صرف علی بن مسعدہ کی قتادہ سے نقل کردہ روایت ہونے کے طور پر واقف ہیں۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4751 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن عبدا أصَاب ذَنبا فَقَالَ يَا رب إِنِّي أذنبت ذَنبا فاغفره فَقَالَ لَهُ ربه علم عَبدِي أَن لَهُ رَبًّا يغْفر الذَّنب وَيَأْخُذ بِهِ فغفر لَهُ ثُمَّ مكث مَا شَاءَ اللّٰه ثُمَّ أصَاب ذَنبا آخر وَرُبمَا قَالَ ثُمَّ أذْنب ذَنبا آخر فَقَالَ يَا رب إِنِّي أذنبت ذَنبا آخر فاغفره لي قَالَ ربه علم عَبدِي أَن لَهُ رَبًّا يغْفر الذَّنب وَيَأْخُذ بِهِ فغفر لَهُ ثُمَّ مكث مَا شَاءَ اللّٰه ثُمَّ أصَاب ذَنبا آخر وَرُبمَا قَالَ ثُمَّ أذْنب ذَنبا آخر فَقَالَ يَا رب إِنِّي أذنبت ذَنبا فاغفره لي فَقَالَ ربه علم عَبدِي أَن لَهُ رَبًّا يغْفر الذَّنب وَيَأْخُذ بِهِ فَقَالَ ربه غفرت لعبدي فليعمل مَا شَاءَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

قَوْله فليعمل مَا شَاءَ مَعْنَاهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنه مَا دَامَ كلما أذْنب ذَنبا اسْتغْفر وَتَابَ مِنْهُ وَلَمْ يعد إِلَيْهِ بِدَلِيل قَوْله ثُمَّ أصَاب ذَنبا آخر فَلْيَفْعَل إِذا كَانَ هٰذَا دأبه مَا شَاءَ لِأَنَّهُ كلما أذْنب كَانَت تَوْبَته واستغفاره كَفَّارَة لذنبه فَلَا يضرّهُ لَا أَنه يُذنب الذَّنب فيستغفر مِنْهُ بِلِسَانِهِ من غير إقلاع ثُمَّ يعاوده فَإِن هٰذِهِ تَوْبَة الْكَذَّابين

4740-صحيح مسلم - كتاب التوبة' باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة - حديث:5061مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث أبي موسى الأشعري - حديث:19119مسند الطيالسي - أبو عبيدة عن أبي موسى' حديث:486مسند عبد بن حميد - تتمة حديث أبي موسى' حديث:563البحر الزخار مسند البزار - أول حديث أبي موسى' حديث: 2599شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والأربعون من شعب الإيمان' وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة - حديث:6793السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' جماع أبواب الحكم في الساحر - باب قبول توبة الساحر ، وحقن دمه بتوبته' حديث:15354

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جب بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرلے اور یہ کہے: اے میرے پروردگار میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تُو اِس کی مغفرت کردے تواس کا پروردگار اس سے فرماتا ہے: میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار بھی ہے جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے پھر پروردگار اس کی مغفرت کردیتا ہے اس کے بعد کچھ عرصہ گزرتا ہے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے پھر وہ بندہ دوبارہ گناہ کرتا ہے (یہاں راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) پھر وہ بندہ ایک اور گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے: اے میرے پروردگار میں نے ایک اور گناہ کردیا ہے تواس کے حوالے سے میری مغفرت کردے تواس کا پروردگار فرماتا ہے: میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ میرا ایک پروردگار ہے جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے تو پروردگار اس گناہ کی مغفرت کردیتا ہے پھر جتنا عرصہ اللہ کو منظور ہوتا ہے اتنا عرصہ گزر جاتا ہے پھر وہ شخص ایک اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے (یہاں پر راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے) پھر بندہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار میں نے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے تواس کی مغفرت کردے تو پروردگار فرماتا ہے میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے اور اس کی گرفت بھی کرسکتا ہے پھر اس کا پروردگار فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی ہے اب وہ جو چاہے وہ عمل کرے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''وہ جو چاہے عمل کرے'' ویسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ بندہ اس حال میں رہے گا کہ جب بھی گناہ کرے تو مغفرت طلب کرے اور مجھ سے توبہ کرے اور دوبارہ وہ کام کرنے کوشش نہ کرے اس کی دلیل یہ الفاظ ہیں:

''پھر وہ ایک اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے''۔

تو اگر کسی شخص کا یہ معاملہ ہو تو جب وہ چاہے گا ایسا کرلے گا کیونکہ جب بھی وہ گناہ کرتا ہے وہ توبہ بھی کرلیتا ہے اور استغفار بھی کرلیتا ہے تو یہ چیز اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے تو یہ چیز اسے نقصان نہیں پہنچاتی ہے کیونکہ وہ گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد اپنی زبان کے ذریعے اس سے مغفرت طلب کرلیتا ہے لیکن جو شخص پختہ ارادے کے بغیر صرف زبانی طور پر مغفرت طلب کرتا ہے اور پھر گناہ کرلیتا ہے تو یہ جھوٹے لوگوں کی توبہ ہوگی۔

4752 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ ذَنبا كَانَت نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِیْ قلبه فَاِن تَابَ وَنزع واستغفر صقل مِنْهَا وَاِن زَاد زَادَت حَتّٰى يغلف بهَا قلبه فَذٰلِكَ الران الَّذِیْ ذكر اللّٰه فِیْ كِتَابِهٖ كلا بل ران على قُلُوْبهم (المطففين)

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ من طَرِیْقين قَالَ فِیْ اَحدهمَا صَحِیْح علٰى شَرط مُسْلِم

وَلَفظ ابْن حبَان وَغَيره اِن العَبْد اِذا اَخطَا خَطِیْئَة ينكت فِیْ قلبه نُكْتَة فَاِن هُوَ نزع واستغفر وَتَابَ صقلت فَاِن عَاد زيد فِيْهَا حَتّٰى تعلو قلبه الحَدِيْث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مومن گناہ کرتا ہے' تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے اگر وہ توبہ کر لے (اور اس گناہ سے) الگ ہو جائے اور مغفرت طلب کر لے' تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے' اور اگر وہ مزید گناہ کرے' تو اس نکتے میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے دل کو ڈھانپ لیتا ہے' یہ وہ زنگ ہے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں (ان الفاظ میں کیا ہے:)

''بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں انہوں نے اسے دو حوالوں سے نقل کیا ہے اور ان دونوں میں سے ایک کے بارے میں کہا ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن حبان اور دیگر حضرات کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''جب کوئی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے' تو اس کے دل میں ایک نکتہ لگ جاتا ہے' اگر وہ اس سے الگ ہو جائے اور اس سے مغفرت طلب کر لے اور توبہ کر لے تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے اگر وہ دوبارہ گناہ کرے تو اس نکتے میں اضافہ ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے''......الحدیث۔

4753 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَت قُرَيْش للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْع لنا رَبك يَجْعَل لنا الصَّفَا ذَهَبا فَإِن أصبح ذَهَبا اتَّبَعْنَاك فَدَعَا ربه فَأَتَاهُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ إِن رَبك يُقْرِئك السَّلَام وَيَقُوْلُ لَك إِن شِئْت أصبح لَهُمُ الصَّفَا ذَهَبا فَمَنْ كفر مِنْهُم عذبته عذَابا لَا اعذبه اَحَدًا من الْعَالمين وَإِن شِئْت فتحت لَهُمْ بَاب التَّوْبَة وَالرَّحْمَة قَالَ بل بَاب التَّوْبَة وَالرَّحْمَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ اپنے پروردگار سے ہمارے لئے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے صفا پہاڑ کو سونے کا بنا دے اگر وہ سونے کا بن گیا' تو ہم آپ کی پیروی کر لیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے دعا کی تو حضرت جبرائیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے آپ کے پروردگار نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ سے یہ کہا ہے کہ اگر آپ چاہیں' تو ان لوگوں کے لئے وہ پہاڑ سونے کا بن جائے گا لیکن پھر ان میں سے جو شخص کفر کرے گا تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا کہ جو تمام جہانوں میں اور کسی کو نہیں دوں گا اور اگر آپ چاہیں' تو میں ان کے لئے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ توبہ اور رحمت کا دروازہ (کھولے جانے کو میں اختیار کرتا ہوں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4754 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الله يقبل تَوْبَة العَبْد مَا لم يُغَرْغر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

يُغَرْغر بغينين معجمتين الْاُوْلٰى مَفْتُوحَة وَالثَّانِيَة مَكْسُوْرَة وبراء مكررة مَعْنَاهُ مَا لم تبلغ روحه حلقومه فَيكون بِمَنْزِلَة الشَّيْء الَّذِيْ يتغرغر بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے جب تک اس (بندے) پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا"۔
یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔
لفظ یغرغر سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی کی روح حلقوم تک نہیں پہنچتی تو یہ اس چیز کی مانند ہوگا کہ وہ جیسے اس کے ذریعے غرارہ کر رہا ہے۔

4755 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصنی قَالَ عَلَيْكَ بتقوى الله مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كل حجر وَشجر وَمَا عملت من سوء فاحدث لَهُ تَوْبَةَ السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلَّا أَنَّ عَطَاءٍ لم يدْرك معَاذًا وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فَأدْخل بَيْنَهُمَا رجلا لم يسم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم سے ہوسکے تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا لازم ہے اور تم ہر پتھر اور درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور جب بھی تم کوئی برائی کرو تو اس کے بعد توبہ کرو پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلے میں اعلانیہ"۔
یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے کیونکہ عطاء نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے یہی روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اور انہوں نے ان دونوں کے درمیان ایک صاحب کا تذکرہ کیا ہے لیکن ان کا نام بیان نہیں کیا۔

4756 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا تَابَ الْعَبْد من ذنُوبه أنسى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حفظته ذنُوبه وأنسى ذَلِك جوارحه ومعالمه من الْأَرْض حَتّٰى يلقى اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَاهد من اللّٰه بذنب . رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جب بندہ گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے اور اس کے اعضاء اور زمین کے نشانات کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے خلاف کوئی بھی گناہ کا گواہ نہیں ہوگا"۔
یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4757 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النادم ينْتَظر من اللّٰه الرَّحْمَة والمعجب ينْتَظر المقت وَاعْلَمُوا عباد اللّٰه أَن كل عَامل سيقدم على عمله وَلَا يخرج من الدُّنْيَا حَتّٰى يرى حسن عمله وَسوء عمله وَإِنَّمَا الْأَعْمَال بخواتيمها وَاللَّيْل وَالنَّهَار مطيتان فَأحْسنُوا السّير عَلَيْهِمَا إِلَى الْآخِرَة واحذروا التسويف فَإِن الْمَوْت يَأْتِي بَغْتَة وَلَا يغترن أحدكُم بحلم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَإِن الْجنَّة وَالنَّار أقرب إِلَى أحدكُم من شِرَاك نَعله ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يعْمل مِثْقَال ذرة خيرا يره وَمَنْ يعْمل مِثْقَال ذرة شرا يره (الزلزلة) . رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ من رِوَايَة ثَابت بن مُحَمَّد الْكُوفِي العابد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ندامت کا اظہار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور خود پسندی کا شکار ناراضگی کا منتظر ہوتا ہے' اے اللہ کے بندو! تم لوگ یہ بات جان لو! کہ ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کے پاس آ جائے گا اور وہ دنیا سے اس وقت تک نہیں نکلے گا' جب تک وہ اپنے اچھے یا برے عمل کو دیکھ نہیں لے گا' اعمال میں خاتمے کا اعتبار ہوتا ہے' رات اور دن کو لپیٹ دیا جاتا ہے' تو تم ان پر آخرت کی طرف اچھے طریقے سے جاؤ اور تسویف (یعنی یہ کہنا کہ میں عنقریب ایسا کراوں گا) سے اجتناب کرو' کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بُردباری کسی شخص کو غلط فہمی کا شکار نہ کرے کیونکہ جنت اور جہنم کسی بھی شخص کے جوتوں کے تسموں سے زیادہ اس کے قریب ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص ذرے کے وزن جتنی بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا جو شخص ذرے کے وزن جتنی برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے ثابت بن محمد کوفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4758 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التائب من الذَّنب كمن لَا ذَنْب لَهُ . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالطَّبَرَانِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة أبي عُبَيْدَة بن عبد الله بن مَسْعُوْد عَنْ أَبِيْهِ وَلَمْ يسمع مِنْهُ ورواة الطَّبَرَانِيّ رُوَاة الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا أَيْضا من حَدِيْث ابْن عَبَّاس وَزَاد والمستغفر من الذَّنب وَهُوَ مُقيم عَلَيْهِ كالمستهزىء بربه وَقد رُوِيَ بِهَذِهِ الزِّيَادَة مَوْقُوْفًا وَلَعَلَّه أشبه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گناہ سے توبہ کر لینے والا شخص اس کی مانند ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے حالانکہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے' امام طبرانی کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہی روایت امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''گناہ سے مغفرت طلب کرنے والا شخص' جبکہ وہ اس گناہ کو کیے جا رہا ہو' اپنے پروردگار کے ساتھ مذاق کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل ہوا ہے' اور شاید یہی زیادہ موزوں ہے۔

4759 - وَعَنْ حميد الطَّوِيل قَالَ قُلْتُ لأنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّدَم تَوْبَة قَالَ نعم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ ''ندامت توبہ ہوتی ہے'' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4760 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ معقل قَالَ دخلت أَنا وَأبي على ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ أبي

سَمِعتَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ النَّدَمِ تَوبَۃ قَالَ نعم ۔ رَوَاہُ الحَاکِم وَقَالَ صَحِیح الإسنَاد

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والد نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ ''ندامت' توبہ ہوتی ہے'' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4761 - وَعَن عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا عَن رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا علم اللہ من عبد ندامۃ علی ذَنب اِلَّا غفر لَہٗ قبل اَن یَستَغفِرہُ مِنہُ ۔

رَوَاہُ الحَاکِم من رِوَایَۃِ ہِشَام بن زِیَاد وَھُوَ سَاقِط وَقَالَ صَحِیح الإسنَاد

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ کو جب کسی بندے کی طرف سے کسی گناہ کے بارے میں ندامت کا علم ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے مغفرت طلب کرنے سے پہلے اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے ہشام بن زیاد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور وہ ساقط الاعتبار راوی ہے امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4762 - وَعَنِ ابنِ مَسعُود رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَیسَ اَحد اَحَبَّ اِلَیہِ المَدح من اللہ من أجل ذٰلِکَ مدح نَفسه وَلَیسَ اَحد اغیر من اللہ من اجل ذٰلِکَ حرم الفَوَاحِش وَلَیسَ اَحد اَحَبَّ اِلَیہِ العذر من اللہ من اجل ذٰلِکَ أنزل الکتاب وَاَرسل الرُّسل ۔ رَوَاہُ مُسلِم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی کے نزدیک اپنی تعریف اتنی زیادہ پسندیدہ نہیں ہے' جتنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنی تعریف پسندیدہ ہے' اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے' کسی بھی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ غصہ نہیں آتا' اور اسی وجہ سے اس نے فحش چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور کسی بھی شخص کے نزدیک' عذر اللہ تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے' اسی وجہ سے اس نے کتاب نازل کی ہے اور رسولوں کو مبعوث کیا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4763 - وَعَن اَبِی ھُرَیرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِی نَفسِی بِیَدِہٖ لَو لم تذنبوا لذھب اللہ بکم ولجاء بِقوم یذنبون فیستغفرُونَ اللہ فَیغفر لَھُم ۔ رَوَاہُ مُسلِم وَغَیرہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر تم لوگ گناہ نہ کرو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں رخصت کر دے گا اور اس قوم کو لے آئے گا' جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے' تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4764 - وَعَنْ عِمْرَانَ بن الْحصين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن امْرَاَة من جُهَيْنَة اَتَت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِي حُبْلَى من الزِّنَا فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اصبت حدا فاقمه عَليّ فَدَعَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيهَا فَقَالَ احسن اِلَيْهَا فَاِذَا وضعت فأتني بهَا فَفعل فَامر بهَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فشدت عَلَيْهَا ثِيَابهَا ثُمَّ اَمر بهَا فرجمت ثُمَّ صلى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عمر تصلي عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقد زنت قَالَ لقد تابت تَوْبَة لَو قسمت بَيْنَ سَبْعِيْنَ من اَهْلِ الْمَدِيْنَة لوسعتهم وَهل وجدت افضل من اَن جَادَتْ بِنَفسهَا لله عَزَّ وَجَلَّ
رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' وہ زنا کے نتیجے میں حاملہ ہو چکی تھی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے' وہ حد میرے اوپر جاری کر دیں' نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے ولی کو بلوایا اور فرمایا: اس کا اچھی طرح سے خیال رکھنا' جب یہ بچے کو جنم دیدے' تو اسے میرے پاس لے آنا' اس ولی نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا' اس کے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیے گئے' پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا' تو اس کو سنگسار کر دیا گیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ اس کی نماز جنازہ ادا کر رہے ہیں؟ جس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر افراد کے درمیان تقسیم کی جائے' تو ان سب کے لئے کافی ہو جائے' کیا تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص ملتا ہے؟ کہ جس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کر دی۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4765 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحدث حَدِيْثا لَو لم اسمعهُ اِلَّا مرّة اَوْ مرَّتَيْنِ حَتّٰى عد سبع مَرَّات وَلَكِن سمعته اكثر سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الْكفْل من بني اِسْرَائِيل لَا يتورع من ذَنْب عمله فَاَتَتْهُ امْرَاَة فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارا على اَن يَطَاهَا فَلَمَّا قعد مِنْهَا مقْعد الرجل من امْرَاَته ارعدت وبكت فَقَالَ مَا يبكيك اكرهتك قَالَت لَا وَلَكنه عمل مَا عملته قطّ وَمَا حَملَنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجة فَقَالَ تفعلين اَنْت هٰذَا وَمَا فعلته قطّ اذهبي فَهِيَ لَك وَقَالَ لَا وَاللّٰه لَا اعصي اللّٰه بعْدهَا اَبَدًا فَمَاتَ من لَيْلَته فَاَصْبح مَكْتُوْبًا على بَابه اِن اللّٰه قد غفر للكفل

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ اِلَّا اَنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر من عشْرِيْنَ مرّة يَقُوْل

فَذكر بِنَحْوِهِ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَغَيْرِهَا وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک حدیث ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اگر میں نے وہ ایک مرتبہ' یا دو مرتبہ' یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ گنوا کر یہ فرمایا' کہ میں نے اس سے بھی زیادہ مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بنی اسرائیل میں ''کفل'' نام کا ایک شخص تھا' جو کسی بھی گناہ کے ارتکاب سے اجتناب نہیں کرتا تھا ایک عورت اس کے پاس

آئی اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے اس شرط پر کہ وہ اس کے ساتھ زنا کرے گا' جب وہ اس عورت کے قریب ہونے لگا تو وہ عورت کپکپانے لگی اور رونے لگی' اس نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہے؟ کیا میں تمہارے ساتھ زبردستی کر رہا ہوں؟ اس عورت نے جواب دیا: جی نہیں میں نے یہ کام کبھی نہیں کیا اور انتہائی مجبوری کے عالم میں' میں ایسا کرنے پر مجبور ہوئی ہوں تو کفل نے کہا تم یہ کام کر رہی ہو اور تم نے یہ کام کبھی بھی نہیں کیا؟ تم جاؤ اور یہ مال تمہارا ہوا' پھر کفل نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں اس کے بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا' پھر اسی رات اس کا انتقال ہو گیا' تو اگلے دن صبح اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت کر دی ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو بیس سے زیادہ مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اس کے بعد حسب سابق الفاظ ہیں۔ امام حاکم اور امام بیہقی نے اسے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4766 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت قَرْيَتَانِ اِحْدَاهمَا صَالِحَة وَالْاُخْرٰى ظالمة فَخرج رجل من الْقَرْيَة الظالمة يُرِيد الْقَرْيَة الصَّالِحَة فَاَتَاهُ الْمَوْت حَيْثُ شَاءَ اللّٰه فاختصم فِيهِ الْملك والشيطان فَقَالَ الشَّيْطَان وَاللّٰه مَا عَصَانِي قطّ فَقَالَ الْملك اِنَّهُ قد خرج يُرِيد التَّوْبَة فقضى بَيْنَهُمَا اَن ينظر اِلٰى اَيهمَا اقرب فوجدوه اقرب اِلٰى الْقَرْيَة الصَّالِحَة بشبر فغفر لَهُ

قَالَ معمر وَسَمِعت من يَقُوْلُ قرب اللّٰه اِلَيْهِ الْقَرْيَة الصَّالِحَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيح وَهُوَ هٰكَذَا فِي نُسْخَتِي غير مَرْفُوْع

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو بستیاں تھیں' جن میں سے ایک نیک تھی اور دوسری ظالم تھی' تو ظالم لوگوں کی بستی میں سے ایک شخص نکلا وہ نیک لوگوں کی بستی میں جانا چاہ رہا تھا' جہاں اللہ کو منظور تھا' وہاں اسے موت آ گئی اس کے بارے میں فرشتے اور شیطان کے درمیان اختلاف ہو گیا' شیطان نے کہا: اللہ کی قسم اس شخص نے کبھی میری نافرمانی نہیں کی فرشتے نے کہا: یہ شخص توبہ کرنے کے لئے نکلا تھا' تو ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ دیا گیا کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ شخص دونوں میں سے کس بستی کے زیادہ قریب تھا؟ تو ان لوگوں نے اس شخص کو پایا کہ وہ نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک راوی کو یہ الفاظ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کی بستی کو اس شخص کے قریب کر دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اور میرے نسخے میں یہ اسی طرح "غیر مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہے۔

4767 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيمَن كَانَ قبلكُمْ رجل قتل تِسْعَة وَتِسْعين نفسا فَسَاَلَ عَن اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْض فَدلَّ على رَاهِب فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ قتل تِسْعَة

وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِن تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَه فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ مَن يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ

وَفِي رِوَايَةٍ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا

وَفِي رِوَايَةٍ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَقَالَ قِيسُوا بَيْنَهُمَا فَوَجَدُوهُ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَتَادَةُ قَالَ الْحَسَنُ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ نَأَى بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص نے ننانوے قتل کیے پھر اس نے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا' تو اس کی رہنمائی ایک راہب کے بارے میں کی گئی تو وہ اس کے پاس آیا اور اس نے بتایا: اس نے ننانوے قتل کیے ہیں' کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ اس راہب نے جواب دیا: جی نہیں' تو اس شخص نے اسے بھی قتل کر دیا یوں اس کے ایک سو مکمل ہو گئے' پھر اس نے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا: تو اس کی رہنمائی ایک بڑے عالم شخص کی طرف کی گئی' اس نے بتایا: اس نے ایک سو قتل کیے ہوئے ہیں' کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے' تو اس عالم نے جواب دیا. ہاں اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ ہو سکتی ہے؟ تم فلاں سرزمین کی طرف چلے جاؤ' وہاں کچھ لوگ موجود ہوں گے جو اللہ کی عبادت کر رہے ہوں گے' تم ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنا' اور اپنے علاقے کی طرف واپس نہ آنا کیونکہ وہ برائی کی جگہ ہے وہ شخص چلا گیا یہاں تک کہ جب وہ نصف راستہ طے کر چکا تھا' تو موت کا فرشتہ اس کے پاس آ گیا اس شخص کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اختلاف ہو گیا رحمت کے فرشتوں کا یہ کہنا تھا کہ یہ شخص توبہ کرتے ہوئے اور اپنے دل کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے آ رہا تھا عذاب کے فرشتوں کا یہ کہنا تھا کہ اس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا پھر ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان فرشتوں کے پاس آیا ان لوگوں نے اسے ثالث مقرر کیا تو اس فرشتے نے کہا: تم دونوں طرف کی زمین کی پیمائش کر لو یہ جس علاقے کے زیادہ قریب ہوگا ان میں سے شمار ہوگا جب انہوں نے پیمائش کی تو انہوں نے اس شخص کو اس سرزمین کے زیادہ قریب پایا جہاں جانے کا وہ ارادہ رکھتا تھا' تو رحمت کے فرشتوں نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب تھا' تو وہ وہاں کے لوگوں میں شمار ہوا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اس طرف کی بستی کی طرف وحی کی کہ تم دور ہو جاؤ اور اس طرف کی بستی کی

طرف وحی کی کہ تم قریب ہو جاؤ اور پھر فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان پیمائش کرلو تو فرشتوں نے اسے اس (نیک لوگوں کی) بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب پایا' تو اس کی مغفرت ہوگئی"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی: جب موت کا فرشتہ اس شخص کے پاس آیا' تو وہ اپنے سینے کے بل گھسٹ کر نیک لوگوں کی بستی کی طرف ہو گیا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

4768 - وَعَنْ اَبِیْ عبد ربه انه سمع مُعَاوِيَة بن اَبِیْ سُفْيَان على الْمِنْبَر يحدث انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن رجلا اسرف على نَفسه فلقي رجلا فَقَالَ اِن الْآخر قتل تِسْعَة وَتِسْعين نفسا كلهم ظلما فَهَلْ تجِد لى من تَوْبَة فَقَالَ اِن حدثتك اَن اللّٰه لَا يَتُوب على من تَابَ كذبتك هَهُنَا قوم يتعبدون فاتهم تعبد اللّٰه مَعَهم فَتوجه اِلَيْهِمْ فَمَاتَ على ذٰلِكَ فاجتمعت مَلَائِكَة الرَّحْمَة وملائكة الْعَذَاب فَبعث اللّٰه اِلَيْهِمْ ملكا فَقَالَ قيسوا مَا بَيْنَ المكانين فَاَيهمْ كَانَ اَقرب فَهُوَ مِنْهُم فوجدوه اَقرب اِلَى دير التوابين بأنملة فغفر لَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد

وَرَوَاهُ اَيْضًا بِنَحْوِهِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو فَذكر الحَدِيْث اِلَى اَن قَالَ ثُمَّ اَتَى رَاهِبًا آخر فَقَالَ اِنِّیْ قتلت مائَة نفس فَهَلْ تجِد لى من تَوْبَة فَقَالَ لقد اسرفت وَمَا اَدْرِى وَلٰكِن هَهُنَا قريتان قَرْيَة يُقَال لَهَا نصْرَة وَالْاُخْرَى يُقَال لَهَا كفرة فَاَما اَهْل نصْرَة فيعملون عمل اَهْلِ الْجنَّة لَا يثبت فِيهَا غَيرهم وَاَما اَهْل كفرة فيعملون عمل اَهْلِ النَّارِ لَا يثبت فِيهَا غَيرهم فَانْطَلق اِلَى اَهْل نصْرَة فَاِن ثَبت فِيهَا وعملت عمل اَهلهَا فَلَا شكّ فِیْ توبتك فَانْطَلق يؤمها حَتّٰى اِذا كَانَ بَيْنَ القريتين اَدْركهُ الْمَوْت فَسَاَلت الْمَلَائِكَة رَبهَا عَنهُ فَقَالَ انْظُرُوا اِلَى اَى القريتين كَانَ اَقرب فاكتبوه من اَهلهَا فوجدوه اَقرب اِلَى نصْرَة بِقيد اُنْمُلَة فَكتب من اَهلهَا

❀❀ ابوعبدربہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ایک شخص نے اپنے اوپر ظلم کیا' اس کی ملاقات ایک اور شخص سے ہوئی اور اس نے کہا: کہ ایک بیچارے نے ننانوے قتل کردیے ہیں اور سب ظلم کے طور پر کیے ہیں' تو کیا تم میرے لئے توبہ کی گنجائش پاتے ہو؟ تو اس نے کہا: اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والی کی توبہ قبول نہیں کرے گا' تو میں تمہارے ساتھ غلط بیانی کروں گا' فلاں جگہ پر کچھ لوگ عبادت کر رہے ہیں' تم ان کے پاس چلے جاؤ اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو وہ شخص ان لوگوں کی طرف روانہ ہوا اور راستے میں اس کا انتقال ہو گیا رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اکٹھے ہو گئے' اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک اور فرشتے کو بھیجا اور فرمایا: کہ دونوں جگہ کے درمیان پیمائش کرلو' یہ ان میں سے جس کے زیادہ قریب ہوگا' ان میں شمار ہوگا' تو ان فرشتوں نے اس شخص کو توبہ کرنے والے لوگوں کی عبادت گاہ کے زیادہ قریب پایا' جو چند پوروں کے حساب سے زیادہ قریب تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند عمدہ ہے' یہی روایت انہوں نے اس کی مانند نقل کی

ہے جوایسی سند کے ساتھ منقول ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''پھر وہ شخص ایک اور راہب کے پاس آیا اور اس نے بتایا: میں نے ایک سو لوگوں کو قتل کر دیا ہے کیا تم میرے لئے توبہ کی گنجائش پاتے ہو؟ تو اس نے کہا: تم نے ظلم کیا ہے مجھے نہیں سمجھ آ رہی (کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟) البتہ یہاں دو بستیاں ہیں ایک کو نصرہ کہا جاتا ہے اور دوسری کو کفرہ کہا جاتا ہے جہاں تک نصرہ والے لوگوں کا تعلق ہے تو وہ اہل جنت کے سے اعمال کرتے ہیں اور اس بستی میں ان کے علاوہ اور کوئی نہیں رہتا اور جہاں تک کفرہ نامی بستی کے لوگوں کا تعلق ہے تو وہ اہل جہنم کے سے اعمال کرتے ہیں اور اس بستی میں ان کے علاوہ اور کوئی نہیں رہتا تو تم نصرہ والوں کی طرف چلے جاؤ اگر تم وہاں رہ گئے اور وہاں کے رہنے والے لوگوں کی طرح تم نے عمل کیا تو پھر تمہاری توبہ کے بارے میں کوئی شک نہیں ہوگا تو وہ شخص اس بستی کا قصد کر کے روانہ ہو گیا جب وہ دونوں بستیوں کے درمیان میں پہنچا تو اسے موت نے آ لیا فرشتوں نے پروردگار سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو پروردگار نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو! کہ دونوں بستیوں میں سے کون سی زیادہ قریب ہے؟ تو اس کا شمار اس بستی والوں میں کر لو تو فرشتوں نے اسے نصرہ نامی بستی کے زیادہ قریب پایا جو چند پوروں کے حساب سے تھا تو اس کا شمار وہاں کے رہنے والے لوگوں میں ہوا''۔

4769 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظن عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهُ حَیْثُ یذکرنِیْ وَاللّٰهِ لله افرح بتوبة عَبده من اَحَدُکُمْ یجد ضالته بالفلاة وَمَنْ تقرب اِلَیَّ شبْرًا تقربت اِلَیْهِ ذِرَاعا وَمَنْ تقرب اِلَیَّ ذِرَاعا تقربت اِلَیْهِ باعا وَاِذَا اقبل اِلَیَّ یمشی اقبلت اِلَیْهِ اهرول . رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبُخَارِیّ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہو جاتا ہوں اور جب بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس طرح کوئی شخص بے آب و گیاہ جگہ پر اپنی گمشدہ سواری کو پا لے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جو شخص میرے ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک ذراع (کہنی سے لے بڑی انگلی کے کنارے تک کا حصہ) قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میرے ایک ذراع قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک باع (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنا) قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام بخاری نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4770 - وَعَنْ یزِیْد بن نعیم قَالَ سَمِعت اَبَا ذَر الْغِفَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ علی الْمِنْبَر بالفسطاط یَقُوْلُ سَمِعت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تقرب اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شبْرًا تقرب اِلَیْهِ ذِرَاعا وَمَنْ تقرب اِلَیْهِ ذِرَاعا تقرب اِلَیْهِ باعا وَمَنْ اقبل اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَاشِیا اقبل اِلَیْهِ مهرولا وَاللّٰهُ اَعلی وَاَجل وَاللّٰهُ اَعلی

وَاجل وَاللّٰه اَعلٰی وَاجل ۔ رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وإسنادھما حسن

❀❀ یزید بن نعیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو فسطاط میں منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ایک بالشت قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ایک ذراع قریب ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ایک ذراع قریب ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک باع قریب ہوتا ہے اور جو شخص چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ دوڑتے ہوئے اس کی طرف آتا ہے' اور اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے' اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے' اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اور ان دونوں کی سند حسن ہے۔

4771 - وَعَنْ شُرَيْحٍ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعت رجلا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْن آدم قُم إِلَيّ أمش إِلَيْك وامش إِلَيّ اهرول إِلَيْك

رَوَاہُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

❀❀ شریح بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صحابی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے انسان! تم میری طرف کھڑے ہو گئے' تو میں تمہاری طرف چل کے آؤں گا' اور اگر تم میری طرف چل کے آؤ گے تو میں تمہاری طرف دوڑ کر آؤں گا''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4772 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لله افرح بتوبة عَبده من اَحَدُكُمْ سقط على بعيره وَقد اضلّهُ بِاَرْض فلاة ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی شخص اپنے اس اونٹ کے ملنے پر خوش ہوتا ہے' جسے وہ کسی بے آب وگیاہ جگہ پر گم کر چکا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4773 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم لله اشد فرحا بتوبة عَبده حين يَتُوب إِلَيْهِ من اَحَدُكُمْ كَانَ على رَاحِلَته بِاَرْض فلاة فانفلتت عَنهُ وَعَلَيْهَا طَعَامه وَشَرَابه فأيس مِنْهَا فَأتى شَجَرَة فاضطجع فِي ظلها قد أيس من رَاحِلَته فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِك إِذا هُوَ بهَا قَائِمَة عِنْده فَأخذ بخطامها ثُمَّ قَالَ من شدَّة الْفَرح اللَّهُمَّ انت عَبدِي وَاَنا رَبك اخطأ من شدَّة الْفَرح

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جب کوئی بندہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے (تو وہ اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے) جتنا کوئی شخص کسی بے آب وگیاہ جگہ پر موجود سواری کے حوالے سے خوش ہوتا ہے' جو اس کو چھوڑ کر چلی گئی ہو اور اس

کے کھانے اور پینے کا سامان اس سواری پر ہی موجود ہو اور وہ اس سواری کے حوالے سے مایوس ہو جائے اور وہ ایک درخت کے پاس آئے اور اس کے سائے میں لیٹ جائے جبکہ وہ اپنی سواری سے مایوس ہو چکا ہو تو ابھی وہ اسی حالت میں ہو کہ وہ اس سواری کو اپنے پاس کھڑا ہوا پائے تو وہ اس کی لگام پکڑے اور خوشی کی زیادتی کی وجہ سے یہ کہے: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں یعنی وہ خوشی کی زیادتی کی وجہ سے غلط الفاظ بول جائے۔

4774 - وَعَنِ الْحَارِث بن سُوَيْد عَن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ لَلّٰه افرح بتوبة عَبده الْمُؤمن من رجل نزل فِيْ اَرْض دوية مهلكة مَعَه رَاحِلَته عَلَيْهَا طَعَامه وَشَرَابه فَوضع رَاسه فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقد ذهبت رَاحِلَته فطلبها حَتّٰى اِذا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحر والعطش اَوْ مَا شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى قَالَ ارجع اِلٰى مَكَانِي الَّذِيْ كنت فِيْهِ فانام حَتّٰى اَمُوْت فَوضع رَاسه على ساعده لِيَمُوْت فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَته عِنْده عَلَيْهَا زَاده وَشَرَابه فَالله اَشد فَرحا بتوبة الْعَبْد الْمُؤمن من هٰذَا براحلته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

الدوية بِفَتْح الدَّال الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْوَاو وَالْيَاء جَمِيْعًا هِيَ الفلاة القفر والمفازة

❀❀ حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص خوش ہوتا ہے جو کسی بے آب و گیاہ ہلاکت کا شکار کرنے والی جگہ پر پڑاؤ کرتا ہے اس کے ساتھ اس کی سواری ہوتی ہے جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان موجود ہوتا ہے وہ شخص سر رکھ کر سو جاتا ہے جب وہ بیدار ہوتا ہے تو یہ پاتا ہے کہ اس کے سواری جا چکی ہے وہ اس کی تلاش میں نکلتا ہے جب گرمی اور پیاس شدید ہو جاتی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو اللہ نے چاہا تو وہ شخص یہ سوچتا ہے کہ میں اپنی جگہ پر واپس جاتا ہوں جہاں میں موجود تھا وہاں سو جاتا ہوں یہاں تک کہ وہیں فوت ہو جاؤں گا پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر موت کا انتظار کرنے لگتا ہے (یعنی سو جاتا ہے) پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری اس کے پاس موجود ہوتی ہے اس کا زادِ سفر بھی ہوتا ہے اس کا پانی بھی ہوتا ہے تو وہ شخص اس سواری کے ملنے پر جتنا خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مومن بندے کی توبہ کرنے پر اس سے زیدہ خوش ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ دوية سے مراد بے آب و گیاہ جگہ اور ویرانہ ہے۔

4775 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من احسن فِيْمَا بَقِي غفر لَهٗ مَا مضى وَمَنْ اَسَاءَ فِيْمَا بَقِي اَخذ بِمَا مضى وَمَا بَقِي . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باقی رہنے والی زندگی میں اچھائی کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور جو شخص باقی رہ جانے والی زندگی میں برائی کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں اور بعد والی زندگی کے گناہوں (یعنی ان سب) کے حوالے سے اس کی

پکڑ ہوگی“۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4776 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن مثل الَّذِيْ يعْمل السَّيِّئَات ثُمَّ يعْمل الْحَسَنَات كَمثل رجل كَانَت عَلَيْهِ درع ضيقَة قد خنقته ثُمَّ عمل حَسَنَة فانفكت حَلقَة ثُمَّ عمل حَسَنَة أُخْرَى فانفكت أُخْرَى حَتّٰى تخرج إِلَى الْأَرْض

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا رُوَاة الصَّحِيْح

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اس شخص کی مثال جو گناہ کرتا ہے اور پھر نیکیاں کر لیتا ہے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس کے جسم پر تنگ زرہ موجود ہو جو اس کا گلا گھونٹ رہی ہو پھر وہ نیکی کا کام کرتا ہے تو اس کا حلقہ ڈھیلا ہو جاتا ہے پھر وہ ایک اور نیکی کرتا ہے تو ایک اور حلقہ ڈھیلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر گر جاتی ہے“۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4777 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن معَاذ بن جبل اَرَادَ سفرا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني قَالَ اعبد اللّٰه وَلَا تشرك بِهِ شَيْئًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ إِذا اَسَأْت فَأحْسن وليحسن خلقك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر پر جانے لگے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کوئی برائی کر لو تو اچھائی کر لینا اور اپنے اخلاق اچھے رکھنا“۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4778 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَاد وَرُوَاته ثِقَات عَنْ اَبِيْ سَلمَة عَنْ معَاذ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني قَالَ اعبد اللّٰه كَأَنَّك ترَاهُ واعدد نَفسك فِي الْمَوْتَى وَاذْكُر اللّٰه عِنْد كل حجر وَعند كل شجر وَإِذا عملت سَيِّئَة فاعمل بجنبها حَسَنَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية . وَاَبُوْ سَلمَة لم يدْرك معَاذًا

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد من رِوَايَة إِسْمَاعِيل بن رَافع الْمدنِيّ عَنْ ثَعْلَبَة بن صَالح عَنْ سُلَيْمَان بن مُوسَى عَنْ معَاذ قَالَ اَخذ بيَدي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمشى قَلِيلا ثُمَّ قَالَ يَا معَاذ أوصيك بتقوى اللّٰه وَصدق الحَدِيْث ووفاء الْعَهْد وَاَدَاءِ الْأَمَانَة وَترك الْخِيَانَة ورحم الْيَتِيم وَحفظ الْجوَار وكظم الغيظ ولين الْكَلَام وبذل السَّلَام وَلُزُوْم الإِمَام والتفقه فِي الْقُرْآن وَحب الْآخِرَة والجزع من الْحساب وَقصر الأمل وَحسن الْعَمَل وأنهاك اَن تَشْتُم مُسلما اَوْ تصدق كَاذِبًا اَوْ تكذب صَادِقًا اَوْ تَعْصِي إِمَامًا عادلا وَاَن تفْسد فِي الْأَرْض يَا معَاذ اذكر اللّٰه عِنْد كل شجر وَحجر وأحدث لكل ذَنْب تَوْبَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة

بالعلانیة

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے راوی ثقہ ہیں انہوں نے اسے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور تم اپنا شمار مرحومین میں کرو اور تم ہر پتھر اور ہر درخت کے پاس اللہ کا ذکر کرنا' اور جب تم کوئی برائی کر لو تو اس کے ساتھ ہی اچھائی بھی کر لینا' پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور علانیہ کی جگہ علانیہ۔

ابوسلمہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اسماعیل بن رافع مدنی کے حوالے سے ثعلبہ بن صالح سے نقل کی ہے انہوں نے اسے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا آپ کچھ دیر چلتے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے معاذ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی' سچ بولنے کی' عہد پورا کرنے کی' امانت ادا کرنے کی' خیانت ترک کرنے کی' یتیم پر رحم کرنے کی' پڑوسی کی حفاظت کرنے کی' غصے پر قابو رکھنے کی' نرم گفتگو کرنے کی' سلام پھیلانے کی' حاکم وقت کے ساتھ رہنے کی' قرآن کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی' آخرت سے محبت کرنے کی' حساب سے خوف زدہ رہنے کی' امید کم رکھنے کی' اچھا عمل کرنے کی تلقین کرتا ہوں' اور میں تمہیں اس بات سے منع کرتا ہوں کہ تم کسی مسلمان کو برا کہو' یا کسی جھوٹے کو سچا قرار دو' یا کسی سچے کو جھوٹا قرار دو' یا عادل حکمران کی نافرمانی کرو' یا تم زمین میں فساد کرو' اے معاذ! تم ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ کا ذکر کرنا' اور جب بھی کوئی گناہ کر لو تو اس کے بعد توبہ کر لینا' پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلے میں اعلانیہ''۔

4779 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ ومعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقِ اللّٰه حَیْثُمَا کنت واتبع السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تمحها وخالق النَّاس بِخلق حسن . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم جہاں کہیں بھی ہو' اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور برائی کے بعد اچھائی کر لینا' وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4780 - وروی اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ ومعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّةَ اَیَّام ثُمَّ اعقل یَا اَبَا ذَر مَا یُقَال لَك بعد فَلَمَّا کَانَ الْیَوْم السَّابِع قَالَ اوصیك بتقوی اللّٰه فِیْ سر اَمرك وعلانیته وَاِذَا اَسَأْت فَاَحْسن وَلَا تسألن اَحَدًا شَیْئًا . وَاِن سقط سَوْطك وَلَا تقبض اَمَانَة

❀❀ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چھ دن ہیں' اے ابوذر! تم یہ بات سمجھ لو کہ اس کے بعد تم سے کیا کہا جائے گا؟ جب ساتواں دن آیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہوں' جو تمہارے پوشیدہ معاملے کے بارے میں بھی ہو اور اعلانیہ کے بارے میں بھی ہو اور جب تم کوئی برائی کر لو تو اچھائی کر لینا' اور تم کبھی کسی نے کچھ نہ مانگنا' خواہ تمہارا کوڑا گر جائے' اور تم امانت قبضے میں نہ لینا''۔

4781 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصني قَالَ اِذا عملت سَيِّئَة فاتبعها حَسَنَة تمحها قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن الْحَسَنَات لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه قَالَ هِيَ افضل الْحَسَنَات

رَوَاهُ اَحْمد عَن شمر بن عَطِيَّة عَن بعض اشياخه عَنهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کوئی برائی کر لو' تو اس کے بعد اچھائی کر لینا وہ اسے مٹا دے گی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نیکیوں میں لا الہ الا اللہ پڑھنا شامل ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ سب سے زیادہ فضیلت والی نیکی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے شمر بن عطیہ کے حوالے سے ان کے بعض مشائخ کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4782 - وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن رجلا اَصَاب من امْرَاَة قبْلَة -وَفِي رِوَايَة: جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي عَالَجت امْرَاَة فِي اَقْصَى الْمَدِيْنَة وَاِنِّي اَصبت مِنْهَا مَا دون اَن اَمسهَا فَاَنا هٰذَا فَاقْض فِيَّ مَا شِئْت فَقَالَ لَهُ عمر لقد سترك اللّٰه لَو سترت نَفسك قَالَ وَلَمْ يرد عَلَيْهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَامَ الرجل فَانْطَلق فَاتبعهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا فَدَعَاهُ فَتلا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَة وَاَقم الصَّلَاة طرفِي النَّهَار وَزلفًا من اللَّيْل اِن الْحَسَنَات يذْهبن السَّيِّئَات ذٰلِك ذكرى لِلذَّاكِرِيْنَ -(هود)- فَقَالَ رجل من الْقَوْم يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّة قَالَ بل للنَّاس كَافَّة . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مدینہ منورہ کے آخری کنارے پر میں نے ایک عورت کے ساتھ زیادتی کی' میں نے اسے ساتھ لگالیا' البتہ میں نے اس کے ساتھ زنا نہیں کیا' اب میں حاضر ہوں' آپ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ دے دیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارا پردہ رکھا تھا' اگر تم بھی اپنی ذات پر پردہ رکھتے' تو یہ مناسب ہوتا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا گیا نبی اکرم ﷺ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھجوا کر اسے بلوایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''تم دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں اور یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے''۔

حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا یہ اس کے لئے مخصوص ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ سب کے لئے ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4783 - وَعَنْ اَبِیْ طَوِیلٍ شطب الْمَمْدُوْد انه اتی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْت من عمل الذُّنُوب كلهَا وَلَمْ یتْرك مِنْهَا شَیْئًا وَهُوَ فِیْ ذٰلِكَ لم یتْرك حَاجَة وَلَا دَاجَة اِلَّا اَتَاهَا فَهَلْ لذٰلِك من تَوْبَة قَالَ فَهَلْ اسلمت قَالَ اما انا فَاَشْهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُول اللّٰه قَالَ تفعل الْخیرَات وتترك السَّیِّئَات فيجعلهن اللّٰه لَك خیرات كُلهنَّ قَالَ وغدراتی وفجراتی قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰه اكبر فَمَا زَالَ یكبر حَتّٰی توارٰی

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاِسْنَاده جید قوی وشطب قد ذكره غیر وَاحِد فِی الصَّحَابَة اِلَّا اَن الْبَغَوِیّ ذكر فِیْ مُعْجَمه اَن الصَّوَاب عَن عبد الرَّحْمٰن بن جُبَیر بن نفیر مُرْسلا اَن رجلا اتی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَوِیل شطب ۔ والشطب فِی اللُّغَة الْمَمْدُوْد فصحفه بعض الرُّوَاة وظنه اسْم رجل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوطویل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جو شخص ہر قسم کے گناہ کر لیتا ہے اور کوئی بھی گناہ ترک نہیں کرتا اور وہ اسی حالت میں رہتا ہے وہ کوئی بھی گناہ ترک نہیں کرتا، اس کا ارتکاب کر لیتا ہے تو کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس نے اسلام قبول کر لیا ہے اس نے عرض کی: جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھائیاں کرو برائیاں ترک کرو تو اللہ تعالیٰ ان سب کو تمہارے لئے نیکیاں بنا دے گا، اس نے کہا: جو میں نے عہد شکنیاں کی ہیں اور بدزبانیاں کی ہیں ان کو بھی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: اللہ اکبر! اس کے بعد وہ مسلسل اللہ اکبر کہتا رہا، یہاں تک کہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں ان کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

لفظ شطب یہ ایک صحابی کا نام ہے کئی حضرات نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے البتہ امام بغوی میں اپنی معجم میں یہ بات نقل کی کہ درست یہ ہے کہ یہ روایت عبدالرحمٰن بن نفیر کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو لمبا تڑنگا تھا۔

لفظ شطب لغت میں لمبے شخص کو کہتے ہیں تو بعض راویوں سے اس میں غلطی ہوئی وہ یہ سمجھے کہ شاید اس کا نام یہ ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِیْب فِی الْفَرَاغ لِلْعِبَادَةِ والاقبال علی اللّٰه تَعَالٰی والترهیب من الاهتمام بالدنیا والانهماك عَلَیْهَا

باب: عبادت کے لئے یکسو ہونے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور دنیا میں مشغول رہنے اور دنیا میں انہماک اختیار کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4784 - عَن معقل بن یسَار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ربكُم یَا ابْن آدم تفرغ لعبادتی أملأ قَلْبك غنی وَاَمْلَاُ یدك رزقا یَا ابْن آدم لَا تبَاعد منی أملأ قَلْبك فقرا وَاَمْلَاُ یدك شغلا

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا پروردگار فرماتا ہے: اے انسان تم میری عبادت کے لئے یک سو ہو جاؤ' میں تمہارے دل کو خوش حالی سے بھر دوں گا تمہارے ہاتھ کو رزق سے بھر دوں گا اے انسان تم مجھ سے دور نہ ہونا' ورنہ میں تمہارے دل کو غربت سے بھر دوں گا' اور تمہارے ہاتھ کو مصروفیت سے بھر دوں گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4785 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُرِيد حرث الْأَخِرَة (الشورى) الْآيَة قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ ابْن آدم تفرغ لعبادتي أملأ صدرك غنى وَأسد فقرك وَإِلَّا تفعل مَلَأت صدرك شغلا وَلَمْ اَسُدَّ فقرك

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِی صَحِيْحِهٖ بِاخْتِصَار إِلَّا انه قَالَ مَلَأت يدك شغلا- وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِیّ فِیْ كتاب الزّهْد وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص آخرت کی پیداوار چاہتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میری عبادت کے لئے یکسو ہو جاؤ میں تمہارے سینے کو خوشحالی سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو بند کر دوں گا ورنہ میں تمہارے سینے کو مصروفیت سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو بند نہیں کروں گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں تمہارے ہاتھ کو مصروفیت سے بھر دوں گا''۔

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4786 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طلعت شمس قطّ إِلَّا بعث بجنبتيها ملكان إنَّهُمَا يسمعان اَهْلِ الْاَرْض إِلَّا الثقلَيْن يَا أَيهَا النَّاس هلموا إِلَى ربكُمْ فَإِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر وألهى وَلَا غربت شمس قطّ إِلَّا وَبعث بجنبتيها ملكان يناديان اَللّٰهُمَّ عجل لمنفق خلفا وَعجل لممسك تلفا . رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِی صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ من طَرِيْق الْحَاكِم وَلَفظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم طلعت شمسه إِلَّا وَكَانَ بجنبتيها ملكان يناديان نِدَاءٍ يسمعهُ مَا خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن يَاأَيهَا النَّاس هلموا إِلَى ربكُم إِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر وألهى وَلَا آبت الشَّمْس إِلَّا وَكَانَ بجنبتيها ملكان يناديان نِدَاءٍ يسمعهُ خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن اَللّٰهُمَّ اعْط منفقا خلفا وَاعْطِ ممسكا تلفا وَانزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِی ذٰلِكَ قُرْآنًا فِی قَول الْملكَيْنِ يَا أَيهَا النَّاس هلموا إِلَى ربكُم فِی سُوْرَة يُوْنُس وَاللّٰه يَدْعُو إِلَى دَار السَّلَام وَيهْدِى من يَشَاء

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (يُونُس) وَاَنزل اللّٰهُ فِيْ قَوْلِهِمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ منفقا خلفا وَاَعْطِ ممسكا تلفا وَاللَّيْلِ اِذَا يغشى وَالنَّهَارِ اِذا تجلى وَمَا خلق الذكر وَالْاُنْثٰى اِلٰى قَوْلِهٖ للعسرى (اللّيل)

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس کے پہلو میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جن کی آواز کو (تمام روئے زمین کی مخلوق) سنتی ہے' صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات نہیں سن پاتے ہیں) وہ یہ کہتے ہیں: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آ جاؤ' کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے' وہ اس سے زیادہ بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کر دے' جب بھی سورج غروب ہوتا ہے' تو اس کے پہلو میں دو فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے' جو یہ اعلان کرتے ہیں: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ جلدی عطا فرما' اور نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

یہی روایت امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بھی دن میں سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس سورج کے پہلو میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو پکار کر یہ اعلان کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سن پاتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: اے لوگو اپنے پروردگار کی طرف آ جاؤ کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے وہ اس سے زیادہ بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کر دے اور جب بھی سورج غروب ہوتا ہے' تو اس کے پہلو میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو یہ اعلان کرتے ہیں جو ایسا اعلان ہوتا ہے' جسے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے صرف دو گروہ (یعنی جنات اور انسان) اسے نہیں سنتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ مزید عطا فرما اور خرچ نہ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے۔

تو ان دونوں فرشتوں کی بات کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ آیت نازل کی:

''اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ''

یہ سورۂ یونس میں ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے''۔

اسی طرح ان فرشتوں کا یہ کہنا کہ'' اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ مزید عطا فرما اور نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے'' اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''رات کی قسم ہے! جب وہ چھا جائے' دن کی قسم ہے! جب وہ روشن ہو جائے اور جو اس نے مذکر اور مؤنث کو پیدا کیا ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''تنگی کے لئے''۔

4787 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تفرغوا من هموم الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّهٗ من كَانَت الدُّنْيَا اكبر همه افشى اللّٰه ضيعته وَجعل فقره بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَمَنْ كَانَت الْاٰخِرَة اكبر همه جمع اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ اُمُوره وَجعل غناهُ فِيْ قلبه وَمَا اقبل عبد بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا

جعل اللّٰه قُلُوب الْمُؤْمِنِينَ تفد إِلَيْهِ بالود وَالرَّحْمَة وَكَانَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ بِكُل خير أسرع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا کی پریشانیوں سے جہاں تک ہو سکے لاتعلق رہو' کیونکہ جس شخص کی توجہ کا مرکز دنیا ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو کو پھیلا دے گا اس کی غربت کو اس کے سامنے کر دے گا اور جس شخص کو سب سے زیادہ آخرت کی فکر ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو سمیٹ دے گا اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اور جو بھی بندہ اپنے دل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے دلوں کو محبت اور رحمت کے ہمراہ اس بندے کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بھلائی اس کی طرف تیزی سے بھیجتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے جبکہ امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4788 - وَعَن زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَت الدُّنْيَا همه فرق اللّٰه عَلَيْهِ امره وَجعل فقره بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْته من الدُّنْيَا إِلَّا مَا كتب لَهُ وَمَنْ كَانَت الْاٰخِرَة نِيَّته جمع اللّٰه لَهُ أمره وَجعل غناهُ فِيْ قلبه وأتته الدُّنْيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ من تكن الدُّنْيَا نِيَّته يَجْعَل اللّٰه فقره بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشتت عَلَيْهِ ضيعته وَلَا يُؤْتِيه مِنْهَا إِلَّا مَا كتب لَهُ وَمَنْ تكن الْاٰخِرَة نِيَّته يَجْعَل اللّٰه غناهُ فِيْ قلبه ويكفيه ضيعته وتأتيه الدُّنْيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ فِيْ حَدِيْثٍ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِهِ وَتقدم لَفظه فِي الْعلم

قَوْله شتت عَلَيْهِ ضيعته بِفَتْح الضَّاد الْمُعْجَمَة وَإِسْكَان الْمُثَنَّاة تَحت مَعْنَاهُ فرق عَلَيْهِ حَاله وصناعته ومعاشه وَمَا هُوَ مهتم بِهِ وشعبه عَلَيْهِ ليكثر كده ويعظم تَعبه

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کی پریشانی دنیا کے بارے میں ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو متفرق کر دے گا اس کی غربت کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا دنیا صرف اتنی ہی اس کے سامنے آئے گی جو اس کے نصیب میں ہوگی اور جس شخص کی نیت آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو سمیٹ دے گا اور اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کی طرف آئے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان کے راوی ثقہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کی نیت دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی غربت کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اور اس کے معاملات کو بکھیر دے گا اور دنیا اس کے پاس صرف اتنی ہی آئے گی جو اس کے نصیب میں لکھی ہوگی اور جس شخص کی نیت آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اس کے معاملات کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے سامنے آئے گی''۔

یہ روایت انہوں نے ایک حدیث میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ اس سے پہلے علم سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

متن کے یہ الفاظ ''شتت علیه الضیعته'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی حالت متفرق ہو جائے گی اور اس کے کام اور زندگی متفرق ہو جائیں گے اور جن چیزوں کے حوالے سے بھی اس نے کوشش کرنی ہوتی ہے وہ متفرق ہو جائیں گے تاکہ اس کی پریشانی اور بے قراری میں اضافہ ہو جائے۔

4789 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من کَانَت الْاٰخِرَةِ همه جعل اللّٰه غناهُ فِیْ قلبه وَجمع لَهٗ شَمله واتته الدُّنْیَا وَهِی راغمة وَمَنْ کَانَت الدُّنْیَا همه جعل اللّٰه فقره بَیْن عَیْنَیْهِ وَفرق عَلَیْهِ شَمله وَلَمْ یَاْته من الدُّنْیَا اِلَّا مَا قدر لَهٗ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَن یزِیْد الرقاشِی عَنهُ وَیزِیْد قد وثق وَلَا بَاْس بِه فِی المتابعات وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من کَانَت نِیَّته الْاٰخِرَةِ جعل اللّٰه تبَارَكَ وَتَعَالٰی الْغنی فِیْ قلبه وَجمع لَهٗ شَمله وَنزع الْفقر من بَیْن عَیْنَیْهِ واتته الدُّنْیَا وَهِی راغمة فَلَا یصبح اِلَّا غَنِیا وَلَا یُمْسِی اِلَّا غَنِیا وَمَنْ کَانَت نِیَّته الدُّنْیَا جعل اللّٰه الْفقر بَیْن عَیْنَیْهِ فَلَا یصبح اِلَّا فَقِیرا وَلَا یُمْسِی اِلَّا فَقِیرا

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِلَفْظ تقدم فِی الاقتصاد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی فکر آخرت کے بارے میں ہوگی اللہ تعالیٰ خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اس کے معاملات سمیٹ دے گا اور دنیا اس کی طرف سرنگوں ہو کر آئے گی اور جس شخص کی فکر دنیا کے بارے ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیگا اس کے معاملات متفرق کر دے گا اور دنیا صرف اتنی ہی اس کے پاس آئے گی جو اس کے نصیب میں ہوگی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے یزید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے یزید نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے متابعات کے بارے میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہی روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کی نیت آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اس کے معاملات سمیٹ دے گا اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے غربت کو الگ کر دے گا اور دنیا اس کی طرف سرنگوں ہو کر آئے گی اور ایسا شخص صبح کے وقت بھی خوشحال ہوگا اور شام کے وقت بھی خوشحال ہوگا اور جس شخص کی نیت دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اور وہ صبح کے وقت بھی غریب ہوگا اور شام کے وقت بھی غریب ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ان الفاظ میں نقل کی ہے جو اس سے پہلے میانہ روی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4790 - وَعَن عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ کَفاهُ اللّٰه کل مُؤنَة ورزقه من حَیْثُ لَا یحْتَسب وَمَنْ انْقَطع اِلَی الدُّنْیَا وَکله اللّٰه اِلَیْهَا

رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان وَالْبَیْهَقِیّ من رِوَایَة الْحسن عَن عمرَان وَاخْتلف فِیْ سَمَاعه مِنْهُ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے حوالے سے اس کی کفایت کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے حوالے کر دیتا ہے''
یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے اور امام بیہقی نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے حسن بصری کے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

4791 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جعل الْهم هما وَاحِدًا كَفَاهُ الله هم دُنْيَاهُ وَمَنْ تشعبته الهموم لم يبال الله فِيْ اَى اَودية الدُّنْيَا هلك
رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيقه وَغَيْرِهَا وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ ابْن مَاجه فِيْ حَدِيْث عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جس شخص کی پریشانی ایک ہو گی اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا اور جو شخص مختلف پریشانیوں کا شکار ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ دنیا کی کونسی ہلاکت کا شکار ہوتا ہے؟''۔
یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے اسی سند کے ساتھ اور دیگر اسناد کے ساتھ نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔
یہی روایت امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

4792 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد اَيْضًا قَالَ سَمِعت نَبِيكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جعل الهموم هما وَاحِدًا هم الْمعَاد كَفَاهُ الله هم دُنْيَاهُ وَمَنْ تشعبت بِهِ الهموم اَحْوَال الدُّنْيَا لم يبال الله عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَى اَوديته هلك

❀❀ ان کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے تمہارے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جس شخص کی پریشانی' صرف ایک (یعنی آخرت کے بارے میں) ہو گی' تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا' اور جس شخص کی دنیا کے مختلف معاملات کے بارے میں مختلف پریشانیاں ہوں گی' تو اللہ تعالیٰ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ کون سی وادی میں ہلاکت کا شکار ہوتا ہے؟''۔

4793 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اصبح وهمه الدُّنْيَا فَلَيْسَ من الله فِيْ شَيْءٍ . الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ اس کی پریشانی کا مرکز دنیا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بھی چیز میں نہیں

ہوگا (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے حیثیت ہوگا)''......الحدیث

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4794 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اصبح حزينا على الدُّنْيَا اصبح ساخطا على ربه-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

قَالَ الْحَافِظِ وَتقدم فِي الاقتصاد فِي طلب الرزق وَغَيْرِهِ غير مَا حَدِيثٍ يَلِيق بِهَذَا الْبَاب وَيَأْتِي فِي الزُّهْد إِنْ شَاءَ اللَّه تَعَالَى أَحَادِيث اخر

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص دنیا کے حوالے سے غمگین ہونے کے عالم میں صبح کرے گا' وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ وہ اپنے پروردگار سے ناراض ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے رزق حاصل کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرنے سے متعلق باب میں' اور احادیث گزر چکی ہیں' جو اس باب کے ساتھ مناسبت رکھتی ہیں اور کچھ روایات آگے چل کر زہد سے متعلق باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

3 - التَّرْغِيب فِي الْعَمَل الصَّالح عِنْد فَسَاد الزَّمَان

باب: زمانے کی خرابی کے وقت' نیک عمل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4795 - عَنْ أَبِي أُمَيَّة الشَّعْبَانِيْ قَالَ سَأَلت أَبَا ثَعْلَبَة الْخُشَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ثَعْلَبَة كَيفَ تَقول فِي هٰذِهِ الْآيَة عَلَيْكُمْ أَنفسكُمْ (المَائِدَة) قَالَ أما وَاللّٰه لقد سَأَلت عَنْهَا خَبِيرا سَأَلت عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائتمروا بِالْمَعْرُوفِ وانتهوا عَنِ الْمُنكر حَتّٰى إِذا رَأَيْت شحا مُطَاعًا وَهوى مُتبعا وَدُنْيا مُؤثرَة وَإِعْجَاب كل ذِيْ رَأْي بِرَأْيه فَعَلَيْك بِنَفسِك ودع عَنْك الْعَوام فَإِن من وَرَائِكُمْ أَيَّام الصَّبْر فِيهِنَّ مثل الْقَبْض على الْجَمْر لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مثل أجر خمسين رجلا يعْملُونَ مثل عمله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو دَاوُد وَزَاد قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أجر خمسين رجلا منا أَوْ مِنْهُم قَالَ بل أجر خمسين مِنكُم

❀❀ ابوامیہ شعبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' میں نے کہا اے حضرت ابوثعلبہ! آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ''تم پر صرف اپنا خیال رکھنا لازم ہے''۔

تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے اس آیت کے بارے میں' ایک باخبر شخص سے سوال کیا ہے' میں نے اس آیت کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کہ تم لوگ نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو' یہاں تک کہ جب تم یہ صورت حال دیکھو کہ کنجوسی کی پیروی کی جارہی ہے' خواہش نفس کے پیچھے چلا جارہا ہے' دنیا کو ترجیح دی جارہی ہے' ہر صاحب رائے' اپنی رائے کے بارے میں خود پسندی کا شکار ہے' تو اس وقت تم پر اپنی فکر کرنا لازم ہے' تم لوگوں کو ان

کے حال پر چھوڑ دو' کیونکہ اس کے بعد ایسے دن آئیں گے' جن میں صبر کرنا انگارہ مٹھی میں لینے کے مترادف ہوگا' اس وقت میں جو شخص عمل کرے گا' اُسے اس طرح کے پچاس عمل کرنے والے افراد جتنا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ پچاس (افراد) ہم میں سے ہوں گے؟ یا اُن میں سے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم میں سے پچاس افراد کے برابر اجر ملے گا''۔

4796 - وَعَنْ معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عبَادَة فِي الْهَرج كهجرة إِلَيّ . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

الْهَرج هُوَ الِاخْتِلَاف والفتن وَقد فسر فِي بعض الْاَحَادِيث بِالْقَتْلِ لِاَن الْفِتَن وَالِاخْتِلَاف من اَسبَابه فاقيم الْمُسَبّب مقَام السَّبَب

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قتل و غارت گری کے زمانے میں' عبادت کرنا' میری طرف ہجرت کر کے آنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''ہرج'' کا مطلب اختلاف کرنا اور فتنے کا شکار ہونا ہے' بعض احادیث میں اس کی وضاحت میں قتل کرنا مذکور ہے' کیونکہ فتنہ اور اختلاف' قتل کے اسباب میں سے ہیں' اس لئے مسبب کو سبب کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔

التَّرْغِيب فِي المداومة على الْعَمَل وَإِن قل

عمل پر باقاعدگی اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات' خواہ وہ تھوڑا ہو

4797 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِير وَكَانَ يحجزه بِاللَّيْلِ فَيصَلي عَلَيْهِ ويبسطه بِالنَّهَارِ فيجلس عَلَيْهِ فَجعل النَّاس يثوبون إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيصلون بِصَلَاتِهِ حَتّٰى كَثُرُوا فَاَقبل عَلَيْهِم فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس خُذُوا من الْاَعْمَال مَا تطيقون فَإِن اللّٰه لَا يمل حَتّٰى تملوا وَإِن اَحَبَّ الْاَعْمَال إِلَى اللّٰه مَا دَامَ وَإِن قل

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک چٹائی تھی' جسے آپ ﷺ رات کے وقت لٹکا لیا کرتے

4797- صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره - حديث:1342 صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' جماع أبواب قيام المأمومين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب الرخصة في الاقتداء بالمصلي الذي ينوي الصلاة منفردا' حديث:1528 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الصيام' باب بيان خروج النبي صلى الله عليه وسلم من بيته بالليل - حديث:2457 صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الإباحة للمرء أن يحتجر بالحصير' حديث:2613 السنن للنسائي - كتاب القبلة' المصلي يكون بينه وبين الإمام سترة - حديث:758 السنن الكبرى للنسائي - سترة المصلي' في المصلي تكون بينه وبين الإمام سترة - حديث:823 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب موقف الإمام والمأموم - باب صلاة المأموم في المسجد أو على ظهره أو في رحبته' حديث:4866

تھے اور اس کی اوٹ میں نماز ادا کیا کرتے تھے' اور دن کے وقت بچھالیتے تھے اور اس پر تشریف فرما ہوتے تھے' لوگ نبی اکرم ﷺ کی طرف آتے تھے اور آپ ﷺ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی' تو آپ ﷺ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اتنا ہی عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا' لیکن تم اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوجاتے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے' جو باقاعدگی سے کیا جائے' خواہ وہ تھوڑا ہو''۔

4798 - وَفِیْ رِوَایَةٍ: وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ اِذَا عَمِلُوْا عَمَلًا اَثْبَتُوهُ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''آل محمد جب کوئی عمل کیا کرتے تھے' تو وہ باقاعدگی کے ساتھ کیا کرتے تھے''۔

4799 - وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَدْوَمُهُ وَاِنْ قَلَّ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم ﷺ سے جب یہ سوال کیا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ یہ جواب دیتے تھے: جسے باقاعدگی سے کیا جائے' خواہ وہ تھوڑا ہو''۔

4800 - وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سددوا وقاربوا وَاعْلَمُوا انه لن يدخل اَحَدُكُمْ عمله الْجَنَّةَ وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ ادومها وَاِنْ قل . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِم

ولمالك وَالْبُخَارِیِّ اَيْضًا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِیْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبه

وَلِمُسْلِم كَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ ادومها وَاِنْ قل وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذَا عملت الْعَمَل لزمته

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكلفوا من الْعَمَل مَا تطيقون فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يمل حَتّٰى تملوا وَاِنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمه وَاِنْ قل وَكَانَ اِذَا عمل عملا اَثْبته

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ میانہ روی اختیار کرو! اور یہ بات جان لو! کہ کوئی بھی شخص اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوگا' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے' جو باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے' خواہ وہ تھوڑا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام مالک اور امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک' سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے' جسے کرنے والا اسے باقاعدگی سے سرانجام دے''

امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے' جسے باقاعدگی سے کیا جائے' خواہ وہ تھوڑا ہو''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی عمل کیا کرتی تھیں' تو اس کو باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خود کو اُتنے عمل کا پابند کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا تم لوگ اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو"

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ جب کوئی عمل کرتے تھے تو اسے باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔

4801 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ سَأَلت عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا كَيفَ كَانَ عمل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم هَلْ كَانَ يخص شَيْئًا من الْأَيَّام قَالَت لَا كَانَ عمله دِيمَة وَأَيكُمْ يَسْتَطِيع مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيع

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَلَفظه: كَانَ اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ديم عَلَيْهِ

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: نبی اکرم ﷺ کا عمل کیسا ہوتا تھا؟ کیا آپ ﷺ کچھ دنوں کو عمل کے لئے مخصوص کر لیتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کا عمل باقاعدگی والا ہوتا تھا' اور تم میں سے کون اُس چیز کی استطاعت رکھتا ہے' جس کی استطاعت نبی اکرم ﷺ رکھتے تھے"۔

یہی روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ تھا' جسے باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے"۔

4802 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُ سُئِلت عَائِشَة وَأم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَى الْعَمَل كَانَ اَحَبَّ اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا ديم عَلَيْهِ وَإِن قل ـ يحجره اَى يَتَّخِذهُ حجرَة وناحية ينفرد عَلَيْهِ فِيهَا

يثوبون بثاء مُثَلّثَة ثُمَّ وَاو ثُمَّ بَاء مُوَحدَة اَى يرجعُوْنَ اِلَيْهِ ويجتمعون عِنْده

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ تھا؟ ان دونوں نے یہ جواب دیا: جسے باقاعدگی سے کیا جائے' خواہ وہ تھوڑا ہو۔

لفظ یحجرہ سے مراد یہ ہے کہ آپ اس کا حجرہ بنا لیتے تھے اور کونے میں ہو کر اس میں انفرادی طور پر نماز ادا کرتے تھے۔

لفظ یثوبون کا مطلب یہ ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اکٹھے ہو جاتے تھے۔

4803 - وَعَن أم سَلمَة قَالَت مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكثر صلَاته وَهُوَ جَالس وَكَانَ اَحَبَّ الْعَمَل مَا داوم عَلَيْهِ العَبْد وَإِن كَانَ شَيْئًا يَسِيرا ـ رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيحه

❀❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا' جب تک آپ ﷺ کی زیادہ تر نماز بیٹھ کر ادا نہیں ہوتی تھی' آپ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا' جسے بندہ باقاعدگی کے ساتھ کرے' خواہ وہ تھوڑی سی چیز ہو"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

5 - التَّرْغِيب فِي الْفقر وَقلة ذَات الْيَد

وَمَا جَاءَ فِيْ فضل الْفُقَرَاء وَالْمَسَاكِين وَالْمُسْتَضْعَفِينَ وحبهم ومجالستهم

باب: غربت اور تھوڑی چیزیں رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

فقراء مساکین کمزوروں کی فضیلت اُن کے ساتھ محبت رکھنا اور ان کی ہم نشینی اختیار کرنا

4804 - عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن بَيْن اَيْدِيكُمْ عقبَة كؤودا لَا ينجو مِنْهَا اِلَّا كل مخف . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے آگے دشوار گزار گھاٹی ہے جس سے نجات صرف وہ شخص ہی پا سکے گا' جس کے پاس وزن کم ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4805 - وَعَنْ ام الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا لَكَ لَا تطلب مَا يطْلب فلَان وَفُلَان قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن وَرَاء كم عقبَة كؤودا لَا يجوزها المثقلون فَانا اُحِبُّ اَن اتخفف لتِلْكَ الْعقبَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

الكؤود بِفَتْح الْكَاف وَبعدهَا همزَة مَضْمُومَة هِيَ الْعقبَة الصعبة

❀❀ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: میں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ وہ کچھ طلب نہیں کرتے' جو فلاں اور فلاں طلب کرتے ہیں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارے آگے ایک گھاٹی ہے' جو دشوار گزار ہے' اسے وزن والے لوگ پار نہیں کر سکیں گے''

تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ اس گھاٹی کے لئے میرا بوجھ کم ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ کعؤود اس سے مراد مشکل گھاٹی ہے۔

4806 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ آخذ بيد اَبِي ذَر فَقَالَ يَا اَبَا ذَر اَعلمت اَن بَيْن اَيْدِينَا عقبَة كؤودا لَا يصعدها اِلَّا المخفون قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن المخفين اَنا اَم من المثقلين قَالَ عنْدك طَعَام يَوْم قَالَ نعم وَطَعَام غَد قَالَ وَطَعَام بعد غَد قَالَ لَا قَالَ لَو كَانَ عنْدك طَعَام ثَلَاث كنت من المثقلين- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو؟ ہمارے آگے ایک بہت دشوار گھاٹی ہے' جس پر صرف وہی لوگ چڑھ سکتے ہیں' جن کے پاس وزن کم ہو' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کم بوجھ والوں میں سے

ہوں یا زیادہ بوجھ والوں میں سے ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک دن کا کھانا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! اور اس کے بعد والے دن کا بھی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: اس کے بعد والے دن کا بھی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے پاس تین دن کا کھانا ہوتا' تو تم بوجھ والے افراد میں سے ہوتے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4807 - وَعَنْ اَبِىْ اَسماء انه دخل على اَبِىْ ذر وَهُوَ بالربذة وَعِنْده امْرَاَة سَوْدَاء مشنعة لَيْسَ عَلَيْهَا اثر المحاسن وَلَا الخلوق فَقَالَ اَلا تنظرُوْن اِلٰى مَا تَاْمُرنِىْ هٰذِهِ السويداء تَاْمُرنِىْ اَن آتِى الْعرَاق فَاِذا اتيت الْعرَاق مالوا عَلَىّ بدنياهم وَاِن خليلى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عهد اِلَىّ اَن دون جسر جَهَنَّم طَرِيْقا ذَا دحض ومزلة وَاِنَّا اِن ناتى عَلَيْهِ وَفِىْ احمالنا اقتدار واضطمار اَحْرٰى اَن ننجو من اَن ناتى عَلَيْهِ وَنَحْنُ مواقير

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

الدحض بِفَتْح الدَّال وَسُكُوْن الْحَاء الْمُهْمَلَتَيْنِ وبفتح الْحَاء اَيْضًا وَآخره ضاد مُعْجمَة هُوَ الزلق

ابو اسماء بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ربذہ میں حاضر ہوئے' ان کے ساتھ ایک سیاہ فام خاتون تھی جن کی شکل وصورت عام سی تھی وہ لباس بھی عمدہ نہیں پہنے ہوئے تھی اور اس نے خوشبو بھی نہیں لگائی ہوئی تھی' انہوں نے کہا: کیا تم لوگوں نے اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ یہ سیاہ فام عورت مجھے کیا کہتی ہے؟ یہ مجھے کہتی ہے کہ میں عراق چلا جاؤں' اگر میں عراق چلا جاؤں' تو لوگ اپنی دنیا سمیت میری طرف آجائیں گے' اور میرے خلیل ﷺ نے مجھ سے یہ عہد لیا ہے کہ جہنم کے پل سے پہلے ایک راستہ ہے' جو چکنا اور پھسلنے والا ہے' جب ہم اس پر آئیں اور ہماری گردنوں پر عام سی چادروں میں ہوں' یہ اس کے لیے زیادہ مناسب ہے کہ ہم نجات پا جائیں' بہ نسبت اس کے' کہ ہم جب وہاں آئیں' تو ہم بوجھل (یا وزن اٹھائے ہوئے) ہوں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

لفظ دحض کا مطلب 'پھسلن' ہے۔

4808 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْد الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليحمي عَبده الْمُؤمن الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبهُ كَمَا تحمون مريضكم الطَّعَام وَالشرَاب

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض اوقات' اللہ تعالیٰ کسی مومن بندے کو دنیا سے بچاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہوتا ہے (یا وہ مومن بندہ دنیا سے محبت کرتا ہوتا ہے) جس طرح تم لوگ اپنے بیمار کو کھانے اور پینے سے بچاتے ہو''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4809 - وَعَنْ رَافع بن خديج رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَحَبَّ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عبدا حماه الدُّنْيَا كَمَا يظل اَحَدكُم يحمي سقيمه المَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم بِلَفْظِهِ من حَدِيْث اَبِىْ قَتَادَة وَقَالَ

الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو اسے دنیا سے یوں بچاتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے یہی الفاظ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیے ہیں اور امام حاکم فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4810 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعت فِي الْجَنَّة فَرَاَيْت اَكثر اَهلهَا الْفُقَرَاء واطلعت فِي النَّار فَرَاَيْت اَكثر اَهلهَا النِّسَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّد من حَدِيْث عبد الله بن عَمْرو اِلَّا اَنه قَالَ فِيْهِ واطلعت فِي النَّار فَرَاَيْت اَكثر اَهلهَا الْاَغْنِيَاء وَالنِّسَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا' تو مجھے اس میں اکثریت غریبوں کی نظر آئی اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو مجھے وہاں کے رہنے والوں میں' اکثریت خواتین کی نظر آئی''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام احمد نے اسے عمدہ سند کے ساتھ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو مجھے اس کے رہنے والوں میں اکثریت' خوشحال لوگوں اور خواتین کی نظر آئی''۔

4811 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ اِن مُوسَى صلوَات الله وَسَلَامه عَلَيْهِ قَالَ اَی رب عَبدك الْمُؤمن تقتر عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيفتح لَهُ بَاب من الْجنَّة فَينْظر اِلَيْهَا قَالَ لَهُ يَا مُوسَى هٰذَا مَا اَعدَدْت لَهُ فَقَالَ مُوسَى اَی رب وَعزتك وجلالك لَو كَانَ اقطع الْيَدَيْنِ وَالرجلَيْنِ يسحب عَلَى وَجهه مُنْذُ يَوْم خلقته اِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَكَانَ هٰذَا مصيره لم ير بؤسا قطّ قَالَ ثُمَّ قَالَ مُوسَى اَی رب عَبدك الْكَافِر توسع عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيفتح لَهُ بَاب مِنَ النَّار فَيَقُولُ لَهُ يَا مُوسَى هٰذَا مَا اَعدَدْت لَهُ فَقَالَ مُوسَى اَی رب وَعزتك وجلالك لَو كَانَ لَهُ الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْم خلقته اِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَكَانَ هٰذَا مصيره كَانَ لم ير خيرا قطّ . رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَن دراج

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اپنے جس مومن بندے کے لئے تو دنیا کو تنگ کر دیتا ہے (تو اس کی وجہ کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو ان کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولا گیا' انہوں نے جنت کی طرف دیکھا' تو اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا: اے موسیٰ! یہ وہ چیز ہے' جو میں نے اس کے لئے تیار کی ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تیری عزت اور جلال کی قسم ہے! اگر کسی شخص کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹ دیے جائیں' اور جس دن تو نے اس بندے کو پیدا کیا ہو' اس دن سے لے

کر قیامت کے دن تک اسے چہرے کے بل گھسیٹا جائے اور اس کا آخری ٹھکانہ یہ ہو تو گویا اس نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی' نبی اکرم ﷺ نے فرماتے ہیں: پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو اپنے کافر بندے کو دنیا میں گنجائش عطا کر دیتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جہنم کا دروازہ کھلوایا اور ان سے کہا گیا: اے موسیٰ میں نے اس (کافر) کے لئے یہ تیاری کی ہے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! تیری عزت اور جلال کی قسم ہے' جس دن سے تو نے اس بندے کو پیدا کیا ہو' اس دن سے لے کر قیامت کے دن تک' اگر ساری دنیا بھی اُس بندے کو مل جائے اور اس کا آخری ٹھکانہ یہ ہو' تو گویا اس نے کبھی بھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی''۔

یہ روایت امام حاکم نے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج سے نقل کی ہے۔

4812 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ اَوَّل من يدْخل الْجَنَّة من خلق الله عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اَللّٰه وَرَسُوله اَعْلَمُ قَالَ الْفُقَرَاء الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ تسد بهم الثغور وتتقى بهم المكاره وَيَمُوْت احدهم وَحَاجته فِيْ صَدره لَا يَسْتَطِيْع لَهَا قَضَاء فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لمن يَشَاء من مَلَائكته ائتوهم فحيوهم فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة رَبنَا نَحْنُ سكان سمائك وخيرتك من خلقك أفتأمرنا اَن نأتي هٰؤُلَاءِ فنسلم عَلَيْهِم قَالَ اِنَّهُم كَانُوْا عبادا يعبدوني وَلَا يشركُوْنَ بِي شَيْئًا وتسد بهم الثغور وتتقى بهم المكاره وَيَمُوْت احدهم وَحَاجته فِيْ صَدره لَا يَسْتَطِيْع لَهَا قَضَاء قَالَ فتأتيهم الْمَلَائِكَة عِنْد ذٰلِكَ فَيَدْخلُوْنَ عَلَيْهِمْ من كل بَاب سَلام عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنعم عُقبى الدَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواتهما ثِقَات وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے' جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غریب مہاجرین' جن کے لئے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور مشکل صورت حال میں ان کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا ہے' ان میں سے کوئی ایک انتقال کرتا ہے' تو اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی ہے' وہ اسے پورا کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا' (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جنہیں چاہے گا' اُن سے یہ فرمائے گا: تم اُن کے پاس جاؤ اور انہیں خوش آمدید کہو! فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں اور تیری مخلوق میں بہترین ہیں' کیا تو ہمیں یہ حکم دے رہا ہے؟ کہ ہم ان لوگوں کے پاس جا کر انہیں سلام کریں؟ تو پروردگار فرمائے گا' یہ میرے وہ بندے ہیں' جو میری عبادت کرتے رہے انہوں نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا' ان کے ذریعے مشکلات سے بچاؤ ہوتا تھا' اور ناپسندیدہ صورت حال میں ان کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا تھا' اور ان میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا تھا' جبکہ اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی تھی' جس کو پورا کرنے کی وہ استطاعت نہیں رکھتا تھا' تو فرشتے اس وقت ان لوگوں کے پاس آئیں گے' وہ ہر دروازے سے ان کے پاس داخل ہوں گے اور یہ کہیں گے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے:)

''تم پر سلام ہو! اس چیز کی وجہ سے' جو تم نے صبر سے کام لیا اور یہ آخرت کا بہترین ٹھکانہ ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں اس کو امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل

کیا ہے۔

4813 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن حَوْضِي مَا بَيْنَ عدن إِلَى عمان اكوابه عدد النُّجُوْم مَاؤُهُ اَشد بَيَاضًا من الثَّلج وَأحلى من الْعَسَل وَأكْثر النَّاس ورودا عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجِرين قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صفهم لنا قَالَ شعث الرؤوس دنس الثِّيَاب الَّذِيْنَ لَا ينكحُونَ المتنعمات وَلَا تفتح لَهُمُ السدد الَّذِيْنَ يُعْطون مَا عَلَيْهِمْ وَلَا يُعْطون مَا لَهُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَهُوَ فِي التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهِ ۔ السدد هُنَا هِيَ الْاَبْوَاب

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرا حوض عدن سے لے کے عمان جتنا ہوگا' اوراس کے پیالے (یا گلاس) ستاروں کی تعداد میں ہوں گے' اس کا پانی برف سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اور وہاں سب سے زیادہ تعداد میں غریب مہاجرین آئیں گے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ان کی صفت ہمارے سامنے بیان کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے' کپڑے میلے ہوں گے وہ خوشحال عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کرسکتے ہوں گے' ان کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے ہوں گے' جو ادائیگی ان پر لازم ہوتی ہے' وہ ان سے لی جائے گی' اور جو ان کا حق بنتا ہے' وہ انہیں نہیں دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسی کی مانند روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

لفظ السدد سے یہاں مراد' دروازے ہیں۔

4814 - وَعَنْ اَبِي سَلام الْاَسود اَنه قَالَ لعمر بن عبد الْعَزِيز سَمِعت ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَا بَيْنَ عدن إِلَى عمان البلقاء مَاؤُهُ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل وَاَوَانِيهِ عدد النُّجُوْم من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا وَاَوَّل النَّاس ورودا عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجِرين الشعث رؤوسا الدنس ثيابًا الَّذِيْنَ لَا ينكحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ وَلَا تفتح لَهُمُ السدد قَالَ عمر لكني قد نكحت الْمُنَعَّمَاتِ فَاطِمَة بنت عبد الْملك وَفتحت لي السدد لَا جرم اَنِّي لَا اَغسل رَأْسِي حَتّٰى يشعث وَلَا ثوبي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتّٰى يتسخ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ ابوسلام اسود کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو بتایا: میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض عدن سے لے کر عمان بلقاء جتنا ہوگا' اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہوں گے' جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی اور اس حوض پر سب سے پہلے غریب مہاجرین آئیں گے جن کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں اور کپڑے میلے ہوتے ہیں وہ خوشحال عورتوں کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتے اور ان کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے۔

(یہ روایت سننے کے بعد) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: لیکن میں نے تو ایک خوشحال عورت فاطمہ بنت عبدالملک کے

ساتھ شادی کی ہوئی ہے اور میرے لئے تو بند دروازے کھولے جاتے ہیں اب یہ ضروری ہے کہ میں اپنا سر نہ دھوؤں جب تک وہ غبار آلود نہیں ہو جاتا اور میں نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں یہ نہ اتاروں جب تک یہ میلے کچیلے نہیں ہو جاتے۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4815 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يدْخل فُقَرَاء امتِي الْجنَّة قبل اغنيائهم بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا فَقيل صفهم لنا قَالَ الدنسة ثِيَابهمْ الشعثة رؤوسهم الَّذين لَا يُؤذن لَهُمْ على السدات وَلَا ينكحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ توكل بهم مَشَارِق الْأَرْض وَمَغَارِبهَا يُعْطون كل الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَلَا يُعْطون كل الَّذِيْ لَهُم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَرُوَاته ثِقَات

وَرَوَاهُ مُسْلِم مُخْتَصرًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن فُقَرَاء امتِي الْمُهَاجِرين يسبقون الْأَغْنِيَاء يَوْم الْقِيَامَة بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه مُخْتَصرًا أَيْضًا وَقَالَ بِأَرْبَعِيْنَ عَاما

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے غریب لوگ' خوشحال لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے' عرض کی گئی: آپ ان کی صفت ہمارے سامنے بیان کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے کپڑے میلے کچیلے ہوں گے ان کے بال غبار آلود ہوں گے انہیں دروازوں سے اندر آنے کی اجازت نہیں دی جائے گی وہ خوشحال عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کر سکیں گے زمین کے مشرق اور مغرب ان کے سپرد کیے جاتے ہیں ان کے ذمہ جو فرائض عائد ہوتے ہیں وہ ان سے پورے کروائے جائیں گے اور جو ان کے حق ہیں وہ ادا نہیں کیے جائیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں یہی روایت امام مسلم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے راوی بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قیامت کے دن میری امت کے غریب مہاجرین' خوشحال لوگوں سے زیادہ چالیس سال پہلے (جنت میں چلے جائیں گے)''

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے (لفظ ''خریف'' کی جگہ) لفظ ''عام'' نقل کیا ہے (دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے)۔

4816 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة فَيُقَالُ أَيْنَ فُقَرَاء هَذِهِ الْأمة قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا عملتم فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا ابتلينا فصبرنا وَوليت الْأَمْوَال وَالسُّلْطَان غَيرنَا فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ وَعلا صدقتم قَالَ فَيدْخلُوْنَ الْجنَّة قبل النَّاس وَيبقى شدَّة الْحساب على ذَوي الْأَمْوَال وَالسُّلْطَان قَالُوْا فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يوضع لَهُمْ كراسي من نور ويظلل عَلَيْهِمُ الْغَمَام يكون ذَلِكَ الْيَوْم أقصر على الْمُؤْمِنِيْنَ من سَاعَة من نَهَار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن لوگ اکٹھے ہوں گے' تو کہا جائے گا: اس امت کے غریب لوگ کہاں ہیں؟ پھر ان سے دریافت کیا جائے گا: تم لوگ کیا عمل کرتے تھے؟ تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! جب ہمیں آزمائش میں مبتلا کیا جاتا تھا' تو ہم صبر سے کام لیتے تھے اور تو نے اموال اور حکومت ہماری بجائے دوسروں کو عطا کردی تھی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو دوسرے لوگوں سے پہلے' وہ لوگ جنت میں داخل ہوجائیں گے' اور مالدار اور حکومت والے لوگوں کے ساتھ سختی سے حساب لیا جائے گا' لوگوں نے عرض کی: پھر اس دن اہل ایمان کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کے لئے بادل سایہ کیے ہوئے ہوگا اور وہ دن اہل ایمان کے لئے دن کی ایک گھڑی سے بھی زیادہ مختصر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4817 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن سابط قَالَ ارسل عمر بن الْخطاب اِلٰى سعيد بن عَامر اِنَّا مستعملوك على هٰؤُلَاءِ تسير بهم اِلٰى اَرْض الْعَدو فتجاهد بهم -قَالَ فَذكر حَدِيْثا طَوِيلا قَالَ فِيْهِ: قَالَ سعيد وَمَا اَنا بمتخلف عَن الْعُنُق الْاَوَّل بعد اِذْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فُقَرَاء الْمُسلمين يزفون كَمَا تزف الْحمام فَيُقَالُ لَهُمْ قفوا لِلْحساب فَيَقُوْلُوْنَ وَاللّٰهِ مَا تركنَا شَيْئًا نحاسب بِهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صدق عِبَادِيْ فَيدْخلُوْنَ الْجَنَّةَ قبل النَّاس بسبعين عَاما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب وَرُوَاتهمَا ثِقَات اِلَّا يزِيْد بن اَبِيْ زِيَاد

❀❀ عبدالرحمٰن سابط بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ ہم تمہیں ان لوگوں پر عامل مقرر کرنے لگے ہیں' تم انہیں لے کر دشمن کی سرزمین کی طرف جاؤ' اور ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرو...... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث بیان کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: سعید نے کہا: میں اس پہلی گردن سے پیچھے رہنے والا نہیں بنوں گا' جبکہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات سن لی ہے:

''غریب مسلمانوں کو یوں تیزی سے لے جایا جائے گا' جس طرح پرندہ تیزی سے جاتا ہے اور ان سے کہا جائے گا: تم لوگ حساب کے لئے ٹھہر جاؤ! تو وہ کہیں گے: اللہ کی قسم ہم نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے' جس کا ہمیں حساب دینا پڑے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا' میرے بندوں نے سچ کہا ہے' تو وہ لوگ دوسرے لوگوں سے ستر سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں' صرف یزید بن ابوزیاد کا معاملہ مختلف ہے۔

4818 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كنت عِنْد رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فطلعت الشَّمْس فَقَالَ يَاْتِيْ قوم يَوْم الْقِيَامَة نورهم كنور الشَّمْس قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَحْنُ هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلكم خير كثير وَلَكِنَّهُمْ الْفُقَرَاء الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ يحشرُوْنَ من اَقطار الْاَرْض -فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد: ثُمَّ قَالَ طُوْبٰى للغرباء قيل من الغرباء قَالَ اُنَاس صَالِحُوْنَ قَلِيل فِيْ نَاس

سوء كَثِيرٍ مَن يعصيهم اكثر مِمَّن يطيعهم ۔ وَاَحَدِ اِسنادى الطَّبَرَانِيِّ رُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا سورج طلوع ہوا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگ آئیں گے' جن کا نور سورج کے نور کی مانند ہوگا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ ہم لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں تم لوگوں کو بہت سی بھلائی ملے گی' لیکن وہ لوگ غریب مہاجرین ہوں گے' جنہیں زمین کے مختلف علاقوں سے اکٹھا کیا جائے گا''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غریبوں (یعنی غریب الوطن افراد) کے لئے مبارکباد ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! غریب الوطن لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نیک لوگ جو تھوڑے سے ہوں اور بہت سے برے لوگوں کے درمیان رہتے ہوں اور ان کی اطاعت کرنے والے لوگوں کے مقابلے میں ان کی نافرمانی کرنے والے لوگوں کی تعداد زیادہ ہو''۔

امام طبرانی کی دو اسناد میں سے' ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4819 - وَعَنْ اَبِيْ الصديق النَّاجِي عَن بعض اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ يدْخل فُقَرَاء الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَنَّة قبل الْاَغْنِيَاء باربعمائة عَام قَالَ فَقُلْتُ اِن الْحسن يذكر اَرْبَعِيْنَ عَاما فَقَالَ عَن اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعمِائَة عَام حَتّٰى يَقُوْلَ الْمُؤْمِن الْغَنِيّ يَا لَيْتَنِي كنت عيلا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سمهم لنا بِاَسْمَائِهِمْ قَالَ هم الَّذِيْنَ اِذا كَانَ مَكْرُوه بعثوا اِلَيْهِ وَاِذَا كَانَ نعيم بعث اِلَيْهِ سواهُم وهم الَّذِيْنَ يحجبون عَن الْاَبْوَاب ۔ رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة زيد بن الْحوَارِي عَنهُ

❀❀ ابوصدیق ناجی نے' نبی اکرم ﷺ ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غریب اہل ایمان' خوشحال لوگوں سے چار سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: حسن نے تو یہ روایت نقل کرتے ہوئے ''چالیس سال'' کا ذکر کیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے' تو یہی بات منقول ہے کہ ''چار سو سال پہلے داخل ہوں گے' یہاں تک کہ خوشحال مومن یہ سوچے گا کہ کاش میں (دنیا میں) تنگ دست ہوتا' راوی نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ان کے نام ہمارے سامنے بیان کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ناپسندیدہ صورت حال ہو' تو انہیں پیغام بھیج کر بلوالیا جائے گا' اور جب نعمتوں کا موقع ہو' تو ان کی بجائے دوسروں کو بلایا جائے گا' اور ان لوگوں کو دروازے پر روک دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے زید بن حواری کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو انہوں نے ابوصدیق ناجی سے نقل کی ہے۔

4820 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدْخل فُقَرَاء الْمُسْلِمين الْجَنَّة قبل الْاَغْنِيَاء بِنصْف يَوْم وَهُوَ خَمْسمِائَة عَام

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيح

قَالَ الْحَافِظ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِزِيَادَة من حَدِيْث مُوسَى بن عُبَيْدَة عَن

عبد اللّٰه بن دِيْنَارٍ عَن عبد اللّٰه بن عمر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غریب مسلمان خوشحال لوگوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے' جو نصف دن' پانچ سو سال کا ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' امام ابن ماجہ نے اسے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے' جو موسیٰ بن عبیدہ نے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

4821 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التقى مُؤْمِنَانِ على بَابِ الْجَنَّةِ مُؤْمِن غَنِيٌّ وَمُؤْمِن فَقير كَانَا فِي الدُّنْيَا فَادْخل الْفَقِير الْجَنَّة وَحبس الْغَنِيّ مَا شَاءَ اللّٰه اَن يحبس ثُمَّ ادخل الْجَنَّةَ فَلَقِيَهُ الْفَقِير فَقَالَ يَا اخى مَاذَا حَبسك وَاللّٰه لقد حبست حَتّٰى خفت عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ يَا اخى اِنِّيْ حبست بعدك محبسا فظيعا كريها مَا وصلت اِلَيْكَ حَتّٰى سَالَ منى من الْعرق مَا لَو وردهُ ألف بعير كلهَا اكلة حمض النَّبَات لصدرت عَنهُ رواء . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى . الحمض مَا ملح وَامر من النَّبَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو مومن جنت کے دروازے پر ایک دوسرے سے ملیں گے' ایک مومن خوشحال ہوگا اور ایک مومن غریب ہوگا' (یعنی) وہ دنیا میں ایسے تھے' تو غریب شخص کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا' اور خوشحال کو جب تک اللہ چاہے گا روک کے رکھا جائے گا' پھر اسے جنت میں داخل کیا جائے گا' پھر غریب شخص اس سے ملے گا اور کہے گا: تم کو کس وجہ سے روک لیا گیا تھا؟ اللہ کی قسم جب تمہیں روکا گیا' تو مجھے تو تمہارے حوالے سے اندیشہ ہونے لگا تھا (کہ کہیں تم جنت میں داخل ہو ہی نہ سکو) تو وہ کہے گا: اے میرے بھائی! تمہارے بعد مجھے روک لیا گیا' جو انتہائی ناپسندیدہ اور پریشان کن روکنا تھا' میں تمہارے پاس اس وقت پہنچا ہوں' جب میرا اتنا پسینہ بہہ چکا تھا کہ اگر ایک ہزار اونٹوں نے نمکین نباتات کھائے ہوئے ہوتے اور انہیں (شدید پیاس لگی ہوئی ہوتی) اور وہ اس پسینے کو پی لیتے تو وہ انہیں سیر کر دیتا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے

لفظ الحمض کا مطلب وہ نباتات ہیں' جو نمکین اور کڑوے ہوں۔

4822 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على اَصْحَابه اجمع مَا كَانُوْا فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْت اللَّيْلَة مَنَازِلكُمْ فِي الْجَنَّة وَقرب مَنَازِلكُمْ ثُمَّ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقبل على اَبِيْ بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بكر اِنِّيْ لأعرف رجلا أعرف اسْمه وَاسم اَبِيه وَامه لَا يَاْتِيْ بَابا من اَبْوَاب الْجَنَّة اِلَّا قَالُوْا مرْحَبًا مرْحَبًا فَقَالَ سلمَان اِن هٰذَا الْمُرْتَفع شَانه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهُوَ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ قُحَافَة ثُمَّ اقبل على عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عمر لقد رَاَيْت فِي الْجنَّة قصرا من درة بَيْضَاء لؤلؤه اَبيض مشيد بالياقوت فَقُلْتُ لمن هٰذَا فَقيل لفتى من قُرَيْش فَظَنَنْت انه لي فَذَهَبت لأدخله فَقَالَ يَا مُحَمَّد هٰذَا لعمر بن الْخطاب فَمَا مَنَعَنِيْ من دُخُوله اِلَّا غيرتك يَا اَبَا حَفْص فَبكى عمر وَقَالَ بِاَبِيْ وَامى

عَلَيْكَ اَغار يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اقبل على عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عُثْمَان اِن لكل نَبِي رَفِيقًا فِي الْجَنَّة وَاَنت رفيقى فِي الْجَنَّة ثُمَّ اَخذ بيد عَلى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَلي اَوْ مَا ترضى اَن يكون مَنْزِلك فِي الْجَنَّة مُقَابل منزلى ثُمَّ اقبل على طَلْحَة وَالزُّبَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا طَلْحَة وَيَا زبير اِن لكل نَبِي حوارِي وانتما حوارِي ثُمَّ اقبل على عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لقد بطا بك عَنَّا من بَيْن اَصْحَابِي حَتّٰى خشيت اَن تكون هَلَكت وعرقت عرقا شَدِيدًا فَقُلْتُ مَا بطا بك فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من كَثْرَة مَالِيَ مَا زلت مَوْقُوفًا محاسبا أسال عَن مَالِيَ من اَيْنَ اكتسبته وَفِيمَا انفقته فَبكى عبد الرَّحْمٰن وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِه مائَة رَاحِلَة جَاءَ تْنِيَ اللَّيْلَة من تِجَارَة مصر فَاِنِّي اشهدك اَنَّهَا على فُقَرَاء اَهْلِ الْمَدِيْنَة وأيتامهم لَعَلَّ اللّٰه يُخَفف عني ذٰلِكَ الْيَوْم . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عمار بن سيف وَقد وثق

قَالَ الْحَافِظ وَقد ورد من غير وَجه وَمن حَدِيث جمَاعَة من الصَّحَابَة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يدْخل الْجَنَّة حبوا لِكَثْرَة مَاله وَلَا يسلم اَجودهَا من مقَال وَلَا يبلغ مِنْهَا شَيْء بِانْفِرَادِهِ دَرَجَة الْحسن وَلَقَد كَانَ مَاله بِالصّفةِ الَّتِي ذكر رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم المَال الصَّالح للرجل الصَّالح فَاَنَّى تنقص درجاته فِي الْآخِرَة اَوْ يقصر بِهِ دون غَيره من اَغْنِيَاء هٰذِه الْاُمة فَاِنَّهُ لم يرد هٰذَا فِي حق غَيره اِنَّمَا صَحَّ سبق فُقَرَاء هٰذِه الْاُمة أغنياء هم على الْاِطْلَاق وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے جتنے بھی لوگ وہاں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات میں نے (خواب میں) تمہارے ٹھکانوں کو دیکھ لیا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! میں ایک شخص سے واقف ہوں میں اس کا نام بھی جانتا ہوں اس کے ماں باپ کا نام بھی جانتا ہوں وہ جنت کے جس بھی دروازے پر آئے گا وہاں پر موجود فرشتے اسے خوش آمدید کہیں گے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ اس کی شان تو بہت بلند ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ابوبکر بن ابوقحافہ ہوگا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عمر! میں نے جنت میں سفید موتی کا بنا ہوا ایک محل دیکھا جو یاقوت کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے' تو بتایا گیا کہ یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کا ہے' میں یہ سمجھا کہ شاید وہ میرا ہوگا' میں اس میں داخل ہونے لگا تو فرشتے نے کہا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ عمر بن خطاب کا ہے' اے ابوحفص! تو میں اُس میں اُس وجہ سے داخل نہیں ہوا کہ مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال آگیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عثمان! ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہوگا اور تم جنت میں میرے رفیق ہو گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے علی! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہاری رہائش' میری رہائش کے مدمقابل ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے طلحہ! اور اے زبیر! ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے' اور تم دونوں میرے حواری ہو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میرے دیگر اصحاب میں سے تمہیں (جنت میں) ہمارے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا

کہ کہیں تم ہلاکت کا شکار نہ ہو جاؤ' جب تم آئے تو تمہیں بہت زیادہ پسینہ آیا ہوا تھا' میں نے دریافت کیا: تمہیں تاخیر کیوں ہوئی؟ تو تم نے جواب دیا: یارسول اللہ! میرا مال زیادہ تھا اس وجہ سے تاخیر ہوگئی' مجھے ٹھہرا لیا گیا' اور حساب لیا جاتا رہا' مجھ سے میرے پورے مال کے بارے میں حساب لیا گیا' کہ میں نے اسے کہاں سے کمایا تھا' اور کہاں خرچ کیا (یعنی خواب میں ایسا ہوا) یہ سن کر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رونے لگے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مصر کی تجارت سے گزشتہ رات ایک سو اونٹنیاں آئی ہیں' میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ یہ اہل مدینہ کے غریبوں اور یتیموں کے لئے صدقہ ہیں' تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھے تخفیف عطا کرے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے اور ان کے راوی ثقہ ہیں صرف عمار بن سیف کا معاملہ مختلف ہے اور اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اور حوالوں سے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ حدیث منقول ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ گھسٹ کر جنت میں داخل ہوں گے کیونکہ ان کا مال بہت زیادہ تھا۔

اس بارے میں جو سب سے زیادہ عمدہ روایت منقول ہے وہ بھی کلام سے خالی نہیں ہے اور کوئی بھی روایت انفرادی طور پر حسن کے مرتبے تک بھی نہیں پہنچتی ہے اور ان کے مال کی یہ صفت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

''اچھا مال عمدہ ہے' جو کسی نیک آدمی کا ہو''

تو پھر آخرت میں ان کے درجات کیسے کم ہو سکتے ہیں؟ یا اس امت کے دیگر خوشحال لوگوں کے درجات کیسے کم ہو سکتے ہیں؟ یہ چیز ان کے علاوہ کے حق میں وارد نہیں ہوئی' صرف یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ اس امت کے غریب لوگ' خوشحال لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے' یہ بات مطلق طور پر منقول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4823 - وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ على بَابِ الْجَنَّة فَكَانَ عَامَّةَ من دَخلهَا الْمَسَاكِين وَاَصْحَاب الْجد محبوسون غير اَن اَصْحَاب النَّار قد اَمر بهم اِلَى النَّار وَقمت على بَاب النَّار فَإِذَا عَامَّة من دَخلهَا النِّسَاء . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم

الْجد بِفَتْح الْجِيم هُوَ الْحَظ والغنى

❀❀ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر غریب لوگ تھے' اور خوشحال لوگوں کو روک دیا گیا تھا' البتہ جب اہل جہنم کو جہنم کی طرف جانے کا حکم ہوا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا' تو اس میں داخل ہونے والوں میں زیادہ تر خواتین تھیں۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ الجد کا مطلب حصہ اور خوشحالی ہے۔

4824 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت اَنِّى دخلت الْجنَّة فَإِذَا اعالى اَهْلِ الْجنَّة فُقَرَاء الْمُهَاجِرين وذرارى الْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا لَيْسَ فِيهَا اَحد اقل من الْاَغْنِيَاء وَالنِّسَاء فَقيل لى اما الْاَغْنِيَاء فَإِنَّهُم على الْبَاب يحاسبون ويمحصون وَاما النِّسَاء فالهاهن الأحمران الذَّهَب

وَالْحَرِيْرِ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخِ ابْنِ حِبَّانَ وَغَيْرِهٖ من طَرِيْقِ عبد الله بن زحر عَنْ عَلِيّ بن يَزِيْد عَنْ الْقَاسِمِ عَنْهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا' تو جنت کے بالائی حصے' غریب مہاجرین کے لئے اوراہل ایمان کے بچوں کے لئے تھے اور وہاں خوشحال لوگوں اور خواتین کی تعداد بہت کم تھی' مجھے بتایا گیا: جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے' تو انہیں روک دیا گیا اور ان سے تفتیش کی جارہی ہے' اور جہاں تک خواتین کا تعلق ہے' تو دو سرخ چیزوں یعنی سونے اور ریشم نے انہیں غافل کردیا تھا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حیان اور دیگر حضرات نے عبداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4825 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ احينى مِسْكِينا وامتنى مِسْكِينا واحشرنى فِىْ زمرة الْمَسَاكِين يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَت عَائِشَة لم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُم يدْخلُوْنَ الْجنَّة قبل اغنيائهم بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَة لَا تردى مِسْكينا وَلَوْ بشق تَمْرَة يَا عَائِشَة حبى الْمَسَاكِين وقربيهم فَاِن الله يقربك يَوْم الْقِيَامَة ـ رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَتقدم فِىْ صَلَاة الْجَمَاعَة حَدِيْث ابْن عَبَّاس عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِىْ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّى وَفِىْ رِوَايَة رَبِّى فِىْ احسن صُوْرَة—فَذكر الحَدِيْث اِلَى اَن قَالَ: قَالَ يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْك فَقَالَ اِذا صليت قل اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلك فعل الْخيرَات وَترك الْمُنْكَرَات وَحب الْمَسَاكِين وَاِذَا اردْت بعبادك فتْنَة فاقبضنى اِلَيْك غير مفتون...... الحَدِيْث -رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَحسنه

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کے عالم میں زندہ رکھنا اور غریب ہونے کے عالم میں موت دینا' اور قیامت کے دن مجھے غریب لوگوں کے ہمراہ اٹھانا''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ (غریب) لوگ' خوشحال لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوجائیں گے' اے عائشہ! تم کسی غریب کو (کچھ دیئے بغیر) واپس نہ کرنا' خواہ وہ نصف کھجور ہی کیوں نہ ہو' اے عائشہ! تم غریبوں سے محبت رکھنا اور انہیں قریب رکھنا' تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی قیامت کے دن قریب کرے گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

اس سے پہلے باجماعت نماز سے متعلق باب میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا ..''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میرا پروردگار بہترین صورت میں' میرے پاس آیا... ...''

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہیں:

''اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے کہا: میں حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے' اس نے فرمایا: جب تم نماز پڑھ لو تو یہ پڑھو (یعنی یہ دعا مانگو):

''اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کرنے اور منکرات ترک کرنے اور غریبوں سے محبت رکھنے کا سوال کرتا ہوں' اور جب تو اپنے بندوں کے بارے میں آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے کسی آزمائش میں مبتلاء کیے بغیر' اپنی طرف بلالینا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

4826 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ احينى مِسْكينا وتوفنى مِسْكينا واحشرنى فِىْ زمرة الْمَسَاكِين وَاِن اَشْقَى الأشقياء من اجْتمع عَلَيْهِ فقر الدُّنْيَا وَعَذَاب الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه اِلٰى قَوْلِهِ الْمَسَاكِين وَالْحَاكِم بِتَمَامِهِ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ وَالْبَيْهَقِىّ عَن عَطَاءِ بن اَبِىْ رَبَاح سمع اَبَا سعيد يَقُوْلُ: يَا اَيهَا النَّاس لَا تحملنكم الْعسرَة على طلب الرزق من غير حلّه فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

اَللّٰهُمَّ توفنى فَقِيرا وَلَا توفنى غَنِيا واحشرنى فِىْ زمرة الْمَسَاكِين فَاِن اَشْقَى الأشقياء من اجْتمع عَلَيْهِ فقر الدُّنْيَا وَعَذَاب الْاٰخِرَة

قَالَ اَبُو الشَّيْخ زَاد فِيْهِ غير اَبِىْ زرْعَة عَن سُلَيْمَان بن عبد الرَّحْمٰن وَلَا تحشرنى فِىْ زمرة الْاَغْنِيَاء

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کے عالم میں زندہ رکھنا اور غریب ہونے کے عالم میں موت دینا اور مجھے غریبوں میں اٹھانا' سب سے زیادہ بدنصیب وہ شخص ہوگا' جس پر دنیا کی غربت اور آخرت کا عذاب اکٹھے ہو جائیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ان الفاظ تک نقل کی ہے: ''مساکین'' امام حاکم نے اس مکمل روایت کو نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یہ روایت ابوشیخ اور امام بیہقی نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اے لوگو! غربت تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم رزق کو ناجائز طور پر حاصل کرنے کی کوشش کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کے عالم میں موت دینا' تو مجھے خوشحال ہونے کے عالم میں موت نہ دینا' اور میرا حشر' غریب لوگوں میں کرنا' اور سب سے زیادہ بدبخت وہ شخص ہوگا' جس پر دنیا کی غربت اور آخرت کا عذاب اکٹھے ہو جائیں''

ابوشیخ بیان کرتے ہیں: ابوزرعہ کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس روایت میں سلیمان بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''تو خوشحال لوگوں میں میرا حشر نہ کرنا''۔

4827 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا اَحِبُّوا الْفُقَرَاء وجالسوهم وَاَحِبَّ الْعَرَب من قلبك وليردك عَن النَّاس مَا تعلم من نفسك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

"غریبوں سے محبت رکھو اور اُن کے ساتھ اُٹھو بیٹھو! اور عربوں کے ساتھ دلی محبت رکھو اور تم لوگوں کے پاس سے اس چیز کے ہمراہ واپس جاؤ، جو تم اپنے بارے میں جانتے ہو"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4828 - وَعَنْ عَائِذ بن عَمْرو اَن اَبَا سُفْيَان اَتَى على سلمَان وصهيب وبلال فِيْ نفر فَقَالُوْا مَا اخذت سيوف الله من عنق عَدو الله مأخذها فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اتقولون هٰذَا لشيخ قُرَيْش وسيدهم فَاَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبرهُ فَقَالَ يَا اَبَا بكر لَعَلَّك اغضبتهم لَئِن كنت اغضبتهم لقد اغضبت رَبك فَاَتَاهُم اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ يَا اخوتاه اغضبتكم قَالُوْا لَا يغْفر الله لَك يَا اخي . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

عائذ بن عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ (جب غیر مسلم تھے تو ایک مرتبہ وہ) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ان حضرات نے کہا: اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن پر اپنے مقام تک نہیں پہنچی ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم لوگ قریش کے ایک بزرگ اور سردار کے بارے میں یہ بات کہہ رہے ہو؟ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتا دی اور پھر فرمایا: اے ابوبکر! شاید تم ان لوگوں پر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہو اگر تم ان پر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہو تو تم اپنے پروردگار کو غضبناک کر رہے ہو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن حضرات (یعنی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور بولے: اے میرے بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا: جی نہیں! اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4829 - وَعَنْ اُمَيَّة بن عبد الله بن خَالِد بْن اسيد قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستفتح بصعاليك الْمُسْلِمين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَهُوَ مُرْسل وَفِيْ رِوَايَة: يستنصر بصعاليك الْمُسْلِمين

امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غریب مسلمانوں کے وسیلے سے فتح کے حصول کی دعا کیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہ روایت مرسل ہے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"آپ غریب مسلمانوں کے وسیلے سے مدد (اللہ تعالیٰ سے) مدد مانگا کرتے تھے"۔

4830 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ليعقوب اَخ مؤاخ فِي اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَ ذَات يَوْم يَا يَعْقُوب مَا الَّذِيْ اذهب بصرك قَالَ الْبكاء على يُوسُف قَالَ مَا الَّذِيْ

قوس ظهرك قَالَ الحزن على بنيامين فَأَتَاهُ جِبْرِيْل فَقَالَ يَا يَعْقُوب إِن اللّٰه يُقْرِئك السَّلام وَيَقُولُ أما تستحي أَن تشكوني إِلَى غَيْرِي قَالَ إِنَّمَا أَشكو بثي وحزني إِلَى اللّٰه فَقَالَ جِبْرِيْل اللّٰه أَعْلَمُ بِمَا تَشْكُو يَا يَعْقُوب ثُمَّ قَالَ يَعْقُوب اى رب أما ترحم الشَّيْخ الْكَبِير اذهبت بَصرِي وقوست ظَهرِي فاردد عَلَيّ ريحانتي أشمه شمة قبل الْمَوْت ثُمَّ اصْنَع بِي مَا أردْت قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيْل فَقَالَ إِن اللّٰه يُقْرِئك السَّلام وَيَقُولُ لَك أبشر وليفرح قَلْبك فوعزتي لَو كَانَا ميتين لنشرتهما فَاصْنَعْ طَعَاما لِلْمَسَاكِين فَإِن أحب عِبَادِي إِلَيّ الْأَنْبِيَاء وَالْمَسَاكِين وَتَدْرِي لم أذهبت بَصرك وقوست ظهرك وصنع إخْوَة يُوسُف بِيُوسُف مَا صَنَعُوا إِنَّكُم ذبحتم شَاة فأتاكم مِسْكين يَتِيم وَهُوَ صَائِم فَلَمْ تطعموه مِنْهُ شَيْئا

قَالَ فَكَانَ يَعْقُوب عَلَيْهِ السَّلام بَعْدَ ذٰلِكَ إِذا أَرَادَ الْغَدَاءِ أَمر مناديا فَنَادَى أَلا من أَرَادَ الْغَدَاءِ من الْمَسَاكِين فليتغد مَعَ يَعْقُوب وَإِن كَانَ صَائِما أَمر مناديا فَنَادَى أَلا من كَانَ صَائِما من الْمَسَاكِين فليفطر مَعَ يَعْقُوب عَلَيْهِ السَّلام

رَوَاهُ الْحَاكِم وَمِنْ طَرِيقه الْبَيْهَقِيّ عَن حَفْص بن عمر بن الزبير عَنْ أَنَس قَالَ الْحَاكِم كَذَا فِي سَمَاعِي عَن حَفْص بن عمر بن الزبير وَأَظن الزبير وهم وَأَنه حَفْص بن عمر بن عبد اللّٰه بن أَبِي طَلْحَة فَإِن كَانَ كَذٰلِكَ فَالْحَدِيث صَحِيح وَقد أخرجه إِسْحَاق بن رَاهَوَيْه فِي تَفْسِيره قَالَ أَنبأنَا عَمْرو بن مُحَمَّد حَدثنَا زَافِر بن سُلَيْمَان عَن يحيى بن عبد الْملك عَنْ أَنَس عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت یعقوب علیہ السلام کا ایک بھائی تھا جو اللہ کی راہ میں ان کا بھائی بنا ہوا تھا' ایک دن اس نے کہا: اے یعقوب! تمہاری بینائی کیوں رخصت ہوئی؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب دیا: یوسف پر رونے کی وجہ سے' اس نے دریافت کیا: تمہاری کمر کیوں خمیدہ ہوگئی؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب دیا: بنیامین کی وجہ سے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت یعقوب! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے: آپ کو اس بات سے حیا محسوس نہیں ہوئی؟ کہ آپ میرے غیر کے سامنے میرا شکوہ کریں؟ تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: میں تو اپنے غم اور پریشانی کی شکایت' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کرتا ہوں' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے یعقوب! آپ جس چیز کی شکایت کر رہے ہیں' اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! کیا تجھے ایک بوڑھے شخص پر رحم نہیں آتا؟ تو نے میری بینائی رخصت کر دی اور میری پشت خمیدہ کر دی' اب تو میرے پھول مجھے واپس کر دے' تاکہ میں مرنے سے پہلے انہیں سونگھ لوں' پھر تو میرے ساتھ جو چاہے گا وہ کر لینا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ سے یہ فرمایا ہے: تم یہ خوشخبری حاصل کرو اور تمہارا دل اس بات پر خوش ہو جائے' مجھے میری عزت کی قسم ہے! اگر وہ دونوں مر بھی گئے ہوتے' تو میں اُن دونوں کو دوبارہ زندہ کر دیتا' اب تم غریبوں کے لئے کھانا تیار کرو' کیونکہ میرے بندوں میں' میرے سب سے زیادہ نزدیک انبیاء ہیں اور غریب لوگ ہیں۔

کیا تم جانتے ہو؟ کہ تمہاری بینائی کیوں رخصت ہوئی' اور تمہاری پشت کیوں خمیدہ ہوگئی؟ اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف

کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ جو کچھ انہوں نے کیا' (اس سب کی وجہ یہ ہے:) ایک مرتبہ تم نے ایک بکری ذبح کروائی' تو ایک غریب یتیم آیا تھا' اس نے روزہ رکھا ہوا تھا' تو تم لوگوں نے اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں' اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کا یہ معمول ہو گیا' جب وہ صبح کا کھانا کھانے لگتے تھے' تو ایک منادی کے ذریعے یہ اعلان کرتے تھے کہ جس بھی غریب نے ناشتہ کرنا ہے وہ آ کر یعقوب کے ساتھ ناشتہ کر لے اور جب انہوں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا' تو پھر وہ منادی کو یہ کہتے تھے کہ وہ یہ اعلان کرے کہ جس غریب نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ یعقوب کے ساتھ افطاری کر لے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' ان کے حوالے سے امام بیہقی نے' اسے حفص بن عمر بن زبیر کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: میرے سماع (کے ریکارڈ) میں اسی طرح تحریر ہے کہ یہ حفص بن عمر بن زبیر سے منقول ہے اور میرا خیال ہے' اس میں لفظ زبیر وہم ہے' کیونکہ یہ حفص بن عمر بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے منقول ہے' اگر ایسا ہی ہو' تو پھر یہ حدیث صحیح ہے' اسے اسحاق بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: عمرو بن محمد نے' زافر بن سلیمان کے حوالے سے یحییٰ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4831 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِىْ خليلى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخصال من الْخَيْر اَوْصَانِىْ اَن لَا انظر اِلَى من هُوَ فَوقِى وَاَنْظر اِلَى من هُوَ دونى واوصانى بحب الْمَسَاكِين والدنو مِنْهُم واوصانى اَن اصل رحمى وَاِن اَدْبَرت

الحَدِيْثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ چیزوں کی تلقین کی تھی' جن کا تعلق بھلائی سے ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ میں اپنے اوپر والے کی طرف نہ دیکھوں میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی تھی کہ میں غریبوں کے ساتھ محبت رکھوں' ان کے قریب رہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں صلہ رحمی کروں' خواہ میری طرف پیٹھ کی جا رہی ہو" ..... الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

4832 - وَعَنْ حَارِثَة بن وهب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا خبركُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّة كل ضَعِيْفٍ مستضعف لَو يقسم على الله لَاَبره اَلا اُخبركُمْ بِاَهْلِ النَّار كل عتل جواظ مستكبر . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجه

العتل بِضَم الْعين وَالتَّاء وَتَشْديد اللَّام هُوَ الجافى الغليظ

والجواظ بِفَتْح الْجِيم وَتَشْديد الْوَاو وَآخره ظاء مُعْجمَة هُوَ الضخم المختال فِىْ مشيته وَقِيْلَ الْقصير البطين وَقِيْلَ الجموع المنوع

❀❀ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کیا میں اہل جنت کے بارے میں تمہیں نہ بتاؤں؟ ہر کمزور اور ضعیف شخص جنتی ہے کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے' کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سرکش' بددماغ اور متکبر شخص جہنمی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ عتل کا مطلب سخت مزاج اور الگ تھلگ رہنے والا شخص ہے۔

لفظ جواظ کا مطلب وہ موٹا تازہ شخص ہے' جس کی چال میں تکبر پایا جاتا ہو ایک قول کے مطابق اس سے مراد چھوٹے قد کا بڑے پیٹ والا شخص مراد ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ شخص ہے' جو مال جمع کرتا ہو اور کسی کو دیتا نہ ہو۔

4833 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَهْلِ النَّارِ كل جعظری جواظ مستكبر جماع مناع وَاَهْلِ الْجنَّة الضُّعَفَاء المغلوبون

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم . الجعظری بِفَتْح الْجِيم وَاِسْكَان الْعين الْمُهْملَة وَفتح الظَّاء الْمُعْجَمَة قَالَ ابْن فَارس هُوَ المنتفخ بِمَا لَيْسَ عِنْده

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اہل جہنم میں' ہر بدمزاج' متکبر شخص' جو مال جمع کرتا ہو اور دیتا بالکل نہ ہو وہ شامل ہیں' (جبکہ) اہل جنت میں کمزور اور مغلوب لوگ ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ جعظری اس کے بارے میں ابن فارس یہ کہتے ہیں' یہ وہ شخص ہے کہ جو اس چیز کے حوالے سے پھولا ہوا ہو جو اس کے پاس نہ ہو۔

4834 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَة فَقَالَ اَلا اُخبركُم بشر عباد اللّٰه الْفظ الْمُسْتَكْبر اَلا اُخبركُم بِخَير عباد اللّٰه الضَّعِيف المستضعف ذُو الطمرين لَا يؤبه لَهُ لَو اقسم على اللّٰه لَاَبَره . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا مُحَمَّد بن جَابر

الطمر بِكَسْر الطَّاء هُوَ الثَّوْب الْخلق

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے سب سے زیادہ برے بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (یہ وہ ہے) جو سخت مزاج اور متکبر ہو اور کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بہتر بندوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو کمزور ہو' جس نے عام سی چادریں پہنی ہوئی ہوں' اور اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو' لیکن اگر وہ اللہ کے نام پر کوئی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' صرف محمد بن جابر کا معاملہ مختلف ہے۔

لفظ الطمر اس سے مراد پرانا کپڑا ہے۔

4835 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اُخبركُم عَن مُلُوك الْجنَّة قلت بلٰى قَالَ رجل ضَعِيف مستضعف ذُو طمرين لَا يؤبه لَهُ لَو اقسم على اللّٰه لَاَبَره

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاة إِسْنَاده مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح إِلَّا سُوَيْد بن عبد الْعَزِيز

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کمزور اور ضعیف شخص جس نے پرانی چادریں پہنی ہوئی ہوں اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو لیکن اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کی سند کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے صرف سوید بن عبدالعزیز کا معاملہ مختلف ہے۔

4836 - وَعَن سراقَة بن مَالك بن جعشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا سراقَة أَلا أخْبرك بِأَهْل الْجنَّة وَأهل النَّار قلت بلَى يَا رَسُول الله قَالَ أما أهل النَّار فَكل جعظري جواظ مستكبر وَأما أهل الْجنَّة فالضعفاء المغلوبون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلم

❀❀ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تمہیں اہل جنت اور جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے تو ہر بدمزاج بددماغ متکبر شخص جہنمی ہے اور جہاں تک اہل جنت کا تعلق ہے تو ہر کمزور اور مغلوب شخص جنتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4837 - وَعَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احتجت الْجنَّة وَالنَّار فَقَالَت النَّار فِي الجبارون والمتكبرون وَقَالَت الْجنَّة فِي ضعفاء الْمُسلمين ومساكينهم فَقضى الله بَينهمَا إِنَّك الْجنَّة رَحْمَتي أرْحم بك من أَشَاء وَإنَّك النَّار عَذَابي أعذب بك من أَشَاء ولكليكما عَليّ ملؤها - رَوَاهُ مُسلم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہوگئی تو جہنم نے کہا: میرے اندر جبار اور متکبر لوگ آئیں گے جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور غریب مسلمان آئیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ دیا کہ تم جنت ہو جو میری رحمت ہے میں تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا اور تم جہنم ہو جو میرا عذاب ہے اور میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمہ ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4838 - وَعَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّه ليَأْتِي الرجل الْعَظِيم السمين يَوْم الْقِيَامَة لَا يزن عِنْد الله جنَاح بعوضة - رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن ایک موٹا تازہ بڑا آدمی آئے گا' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا وزن مچھر کے پر جتنا بھی نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4839 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رجل علي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لرجل عِنْده جَالس مَا رَأْيك فِيْ هٰذَا قَالَ رجل من اَشْرَاف النَّاس هٰذَا وَاللّٰه حرى إِن خطب اَن ينْكح وَإِن شفع اَن يشفع فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مر رجل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيك فِيْ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رجل من فُقَرَاء الْمُسلمين

هٰذَا اَحْرى إِن خطب اَن لَا ينْكح وَإِن شفع اَن لَا يشفع وَإِن قَالَ اَن لَا يسمع لقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خير من ملْء الْاَرْض مثل هٰذَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجه

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے دریافت کیا: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس شخص نے کہا: یہ لوگوں کے معززین میں سے ایک ہے' اللہ کی قسم یہ اس بات کے لائق ہے کہ اگر یہ شادی کا پیغام بھیجے' تو اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر یہ سفارش کرے' تو اس کی سفارش قبول کی جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر ایک اور شخص گزرا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ غریب مسلمان ہے' یہ اس بات کے لائق ہے کہ اگر یہ شادی کا پیغام بھیجے' تو اس کی شادی نہ کروائی جائے اور اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ ہو' اور اگر یہ کوئی بات کہے' تو اس کی بات کو سنا نہ جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (غریب) اُس (امیر) کے جیسے اُتنے افراد سے زیادہ بہتر ہے' جو پوری دنیا کو بھر دیں۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4840 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَر اَتَرى كَثْرَة الْمَال هُوَ الْغنى قلت نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فترى قلَّة المَال هُوَ الْفقر قلت نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّمَا الْغنى غنى الْقلب والفقر فقر الْقلب ثُمَّ سَاَلَنِي عَن رجل من قُرَيْش قَالَ هَلْ تعرف فلَانا قلت نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَكيف ترَاهُ اَوْ ترَاهُ قلت إِذا سَاَلَ أعطى وَإِذَا حضر اَدخل قَالَ ثُمَّ سَاَلَنِي عَن رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الصّفة فَقَالَ هَلْ تعرف فلَانا قلت لَا وَاللّٰه مَا أعرفهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يحليه وَيَنْعتهُ حَتّٰى عرفته فَقُلْتُ قد عرفته يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَكيف ترَاهُ اَوْ ترَاهُ قلت هُوَ رجل مِسْكين من اَهْلِ الصّفة فَقَالَ هُوَ خير من طلاع الْاَرْض من الْاخر قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفلا يُعْطى من بعض مَا يُعْطى الْاخر فَقَالَ إِذا أعطى خيرا فَهُوَ اَهله وَإِذَا صرف عَنهُ فَقَدْ أعطى حَسَنَة . رَوَاهُ النَّسَائِيّ مُخْتَصرًا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهٗ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کا زیادہ ہونا خوشحالی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کی کمی غربت ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشحالی' دل کی خوشحالی ہوتی

ہےاور غربت' دل کی غربت ہوتی ہے' پھر آپ ﷺ نے مجھ سے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی: وہ ایک ایسا شخص ہے کہ اگر وہ کچھ مانگے تو اسے دیا جائے' جب وہ آجائے' تو اسے محفل میں شامل کیا جائے' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے اہل صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں دریافت کیا. اور فرمایا: کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ! اللہ کی قسم میں اسے نہیں پہچانتا ہوں' پھر نبی اکرم ﷺ مسلسل اس کی شناخت بتاتے رہے' یہاں تک کہ مجھے اس کی پہچان ہوگئی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسے پہچان لیا (کہ آپ کس کی بات کر رہے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: وہ ایک غریب آدمی ہے' جس کا تعلق اصحاب صفہ سے ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ (غریب) اتنا زیادہ بہتر ہے کہ دوسرے (امیر) جیسے لوگوں سے اگر پوری زمین بھر جائے (تو وہ ان سب سے بہتر ہے) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! دوسرے والے (خوشحال شخص) کو جو کچھ دیا گیا ہے' اس میں سے کچھ اس (غریب) کو کیوں نہیں دے دیا جاتا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اسے کوئی بھلائی دی جاتی ہے' تو وہ اس کا اہل ہوتا ہے اور جب اسے کوئی بھلائی نہیں دی جاتی' تو اسے نیکی عطا کر دی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

4841 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انظر ارفع رجل فِي الْمَسْجِد قَالَ فنظرت فَإِذَا رجل عَلَيْهِ حلَّة قلت هٰذَا قَالَ قَالَ لى انظر اوضع رجل فِي الْمَسْجِد قَالَ فنظرت فَإِذَا رجل عَلَيْهِ أخلاق قَالَ قُلْتُ هٰذَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لهٰذَا عِنْد اللّٰه خير يَوْم الْقِيَامَة من ملء الْأَرْض مثل هٰذَا . رَوَاهُ أَحْمد بأسانيد رواتها مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مسجد میں موجود بلند حیثیت کے شخص کا جائزہ لو! میں نے دیکھا' تو وہاں ایک شخص موجود تھا' جس نے حلہ پہنا ہوا تھا میں نے عرض کی: یہ والا شخص ہے' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ مسجد میں سب سے کم حیثیت کا مالک کون ہے؟ میں نے وہاں دیکھ کہ وہاں ایک شخص تھا' جس نے پرانا لباس پہن ہوا تھا' میں نے عرض کی: یہ والا شخص ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (غریب) شخص قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' اُس (خوشحال شخص) جیسے اتنے افراد سے زیادہ بہتر ہوگا' جو پوری زمین کو بھر دیں۔

یہ روایت امام احمد نے مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں بھی اسے نقل کیا ہے۔

4842 - وَعَن مُصعب بن سعد قَالَ رأى سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَن لَهُ فضلا على من دونه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تنصرُوْنَ وترزقون إِلَّا بضعفائكم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَعِنْده فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تنصر هٰذِهِ الْأمة بضعيفها بدعوتهم وصلاتهم وإخلاصهم

مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ خیال ہوا کہ انہیں اپنے سے نیچے والے افراد پر فضیلت حاصل ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس امت کے کمزور افراد کی وجہ سے ان کی دعاؤں ان کی نماز اور ان کے اخلاق کی وجہ سے اس امت کی مدد کی جاتی ہے''۔

4843 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ابغوني فِيْ ضعفائكم فَاِنَّمَا ترزقون وتنصرُوْنَ بضعفائكم . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجھے اپنے کمزور لوگوں میں شمار کرو کیونکہ تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4844 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَع رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت فِيْ اَصْحَاب الصّفة فَلَقَد رَاَيْتنَا وَمَا منا اِنْسَان عَلَيْهِ ثوب تَامّ وَاَخذ الْعرق فِيْ جلودنا طرقا من الْغُبَار والوسخ اِذْ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ليبشر فُقَرَاء الْمُهَاجِرين اِذْ اقبل رجل عَلَيْهِ شارة حَسَنَة فَجعل النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يتَكَلَّم بِكَلَام اِلَّا كلفته نَفسه اَن يَاْتِىْ بِكَلَام يَعْلُو كَلَام النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرف قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَا يحب هٰذَا وضربه يلوون السنتهم للنَّاس لى الْبَقر بلسانها المرعى كَذٰلِكَ يلوى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ السنتهم ووجوههم فِى النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ باسانيد اَحدهَا صَحِيْح

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اصحاب صفہ میں شامل تھا' مجھے اپنے بارے میں یاد ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا' جس کے جسم پر مکمل لباس ہو' اور ہمارے جسم پر آنے والے پسینے کے اندر غبار اور میل کچیل مل گیا ہوتا تھا' (ایک مرتبہ) اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غریب مہاجرین خوشخبری حاصل کرلیں' اسی دوران ایک شخص آیا' جس نے عمدہ لباس پہنا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی کلام کرتے تھے وہ شخص یہ کوشش کرتا تھا کہ اس کا کلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے زیادہ اونچا ہو' جب وہ چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اپنی زبان یوں موڑتے ہیں' جس طرح گائے اپنی زبان چارہ کھاتے ہوئے موڑتی ہے' اور اللہ تعالیٰ' جہنم میں ان کی زبانوں اور ان کے چہروں کو اسی طرح موڑ دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک صحیح ہے۔

4845 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج اِلَيْنَا فِى

الصمة وعلينا الحوتكية فقال لو تعلمون ما ادخر لكم ما حزنتم على ما زوى عنكم ولتفتحن عليكم فارس والروم . رَوَاهُ أحمد بإسناد لا بأس به الحوتكية بحاء مهملة مفتوحة ثم واو ساكنة ثم تاء مثناة فوق قيل هي عمة يتعممها الأعراب يسمونها بهذا الاسم وقيل هو مضاف إلى رجل يسمى حوتكا كان يتعممها والحوتك القصير وقيل هي خميصة منسوبة إليه وإلى القصر وهذا أظهر والله أعلم

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس صفہ کے چبوترے پر تشریف لائے ہم
نے چھوٹے سے کپڑے کا عمامہ باندھا ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں یہ بات پتہ چل جائے کہ تمہارے لئے
کیا چیز تیار کر کے رکھی گئی ہے؟ تو تم اس حوالے سے غمگین نہ ہو کہ جو چیزیں تمہیں ابھی حاصل نہیں ہو رہی ہیں' اور عنقریب تمہارے
لئے فارس اور روم کو فتح کر دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لفظ ''حوتکیہ'' اس سے مراد وہ عمامہ ہے' جسے دیہاتی لوگ باندھا کرتے تھے اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے ایک قول کے مطابق
اس کی نسبت ایک شخص کی طرف ہے' جس کا نام حوتکا تھا' وہ یہ عمامہ باندھا کرتا تھا' حوتک کا مطلب چھوٹا ہونا ہے' ایک قول کے مطابق
اس سے مراد وہ چادر ہے' جو اس شخص کی طرف منسوب تھی' یا چھوٹے ہونے کی طرف منسوب ہوتی ہے' یہی زیادہ بہتر لگتا ہے' باقی اللہ
بہتر جانتا ہے۔

4846 - وعن فضالة بن عبيد رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم من آمن بك وشهد أني رسولك فحبب إليه لقاءك وسهل عليه قضاءك وأقلل له من الدنيا ومن لم يؤمن بك ويشهد أني رسولك فلا تحبب إليه لقاءك ولا تسهل عليه قضاءك وكثر عليه من الدنيا رواه ابن أبي الدنيا والطبراني وابن حبان في صحيحه وأبو الشيخ ابن حبان في الثواب ورواه ابن ماجه من حديث عمرو بن غيلان الثقفي وهو مختلف في صحبته قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم من آمن بي وصدقني وعلم أن ما جئت به الحق من عندك فأقلل ماله وولده وحبب إليه لقاءك وعجل له القضاء ومن لم يؤمن بي ولم يصدقني ولم يعلم أن ما جئت به الحق من عندك فأكثر ماله وولده وأطل عمره

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لائے اور اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے
نزدیک محبوب کر دینا' اور اپنے فیصلے کو اس کے لئے آسان کر دینا' اسے دنیا تھوڑی عطا کرنا' اور جو شخص تجھ پر ایمان نہ لائے اور یہ
گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے نزدیک محبوب نہ کرنا' اور اپنے فیصلے کو اس کے لیے آسان نہ
کرنا اور اسے دنیا بکثرت دے دینا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ابوشیخ بن حبان نے اسے کتاب
الثواب میں نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے عمرو بن غیلان ثقفی سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جن کے صحابی ہونے

کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لے آئے اور میری تصدیق کرے اور وہ یہ بات جان لے کہ میں جو کچھ لے کر آیا ہوں' وہ حق ہے اور تیری طرف سے آیا ہے' تو تُو اس کا مال واولاد تھوڑے کر دینا' اور اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے نزدیک محبوب کر دینا' اور اس کے بارے میں قضا کے فیصلے کو جلدی کر دینا' اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور وہ یہ نہ جانتا کہ میں جو کچھ لے کر آیا ہوں' وہ تیری طرف سے آنے والا حق ہے' تو تُو اس کا مال اور اولاد زیادہ کر دینا اور اس کی عمر لمبی کر دینا''۔

4847 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ يكرههما ابْن آدم الْمَوْت وَالْمَوْت خير مِّنَ الْفِتْنَة وَيكرهُ قلَّة المَال وَقلة المَال اقل لِلْحساب

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح ومحمود لَهُ رُؤْيَة وَلَمْ يَصح لَهُ سَمَاع فِيمَا ارى وَتقدم الْخلاف فِي صحبته فِي بَاب الرِّيَاء وَغَيره وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو چیزیں ہیں جنہیں انسان ناپسند کرتا ہے' موت' حالانکہ موت فتنے سے زیادہ بہتر ہے' اور وہ مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ مال کی کمی کے نتیجے میں حساب بھی کم دینا پڑے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک کے راوی سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہوئی ہے' تاہم ان کا نبی اکرم ﷺ سے سماع درست نہیں ہے' ان کے صحابی ہونے کا ذکر پہلے ہو چکا ہے' جو ریاکاری سے متعلق باب میں اور دیگر مقام پر ہوا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4848 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قل مَاله وَكثرت عِيَاله وَحسنت صَلَاته وَلَمْ يغتب الْمُسلمين جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَة وَهُوَ معي كهاتين

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى والأصبهاني

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کا مال کم ہو اور اس کے عیال زیادہ ہوں' اس کی نماز عمدہ ہو اور وہ مسلمانوں کی غیبت نہ کرتا ہو' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ اور میں' ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4849 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب اَشْعَث اغبر مَدْفُوْع بالأبواب لَو أقسم على اللّٰه لَابره–رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کئی ایسے بندے ہیں' جو بکھرے ہوئے بالوں کے مالک اور غبار آلود ہوتے ہیں' جنہیں دروازوں سے دھتکار دیا جاتا ہے (لیکن ان کا عالم یہ ہوتا ہے) کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالیں' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروا دے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4850 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رب اَشْعَثَ اغبر ذِیْ طمرین مصفح عَنْ اَبْوَابِ النَّاس لَوْ اقسم علی اللّٰہ لَاَبَرہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاتہ رُوَاۃُ الصَّحِیْحِ اِلَّا عبد اللّٰہ بن مُوسَی التَّیمِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کئی بکھرے ہوئے بالوں والے غبار آلود لوگ جنہوں نے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں لوگوں کے دروازوں سے پرے کر دیا جاتا ہے (ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ) اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف عبداللہ بن موسیٰ تیمی کا معاملہ مختلف ہے۔

4851 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن من اُمتِیْ من لَوْ جَاءَ اَحَدُکُمْ یسْاَلہ دِیْنَارًا لم یُعْطہ وَلَوْ سَاَلَہٗ درھما لم یُعْطہ وَلَوْ سَاَلَہٗ فلسًا لم یُعْطہ فَلَو سَاَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ اَعْطَاھَا اِیَّاہ ذِیْ طمرین لَا یؤبہ لَہٗ لَوْ اقسم علی اللّٰہ لَاَبَرہ . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ مُحْتَجٌ بھم فِی الصَّحِیْحِ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت میں ایسا فرد بھی ہوگا کہ اگر تم میں سے کسی ایک کے پاس آ کر وہ ایک دینار مانگے تو اسے نہ ملے اور اگر وہ ایک درہم مانگے تو وہ اسے نہ دیا جائے اگر وہ ایک سکہ مانگے تو وہ اسے نہ دیا جائے لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کردے گا وہ پرانے کپڑوں والا فرد ہوگا جس کی پرواہ نہیں کی جاتی ہوگی لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4852 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَغبط اَوْلیائی عِنْدِی لَمُؤْمِن خَفِیف الحاذ ذُوْ حَظٍّ من صَلَاۃ احسن عبَادَۃ ربہ واطاعہ فِی السِّرّ وَکَانَ غامضا فِی النَّاس لَا یشار اِلَیْہِ بالاصابع وَکَانَ رزقہ کفافا فَصبر علی ذٰلِکَ ثُمَّ نقر بِیَدِہٖ فَقَالَ عجلت منیتہ قلت بواکیہ قل تراثہ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ مِن طَرِیْق عبید اللّٰہ بن زحر عَنْ عَلِیّ بن یزِیْد عَنِ الْقَاسِم عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ ثُمَّ قَالَ وَھٰذَا الْاِسْنَاد عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عرض عَلَیَّ رَبِّی لیجعل لی بطحاء مَکَّۃَ ذَھَبًا قلت لَا یَا رب وَلٰکِن اشبع یَوْمًا واجوع یَوْمًا اَوْ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْو ھٰذَا فَاِذَا جعت تضرعت اِلَیْکَ وذکرتک وَاِذَا شبعت شکرتک وحمدتک . ثُمَّ قَالَ التِّرْمِذِیّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے ساتھیوں میں سے سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جس کے پاس چیزیں کم ہوں اور نماز میں اس کا حصہ زیادہ ہو وہ اپنے پروردگار کی اچھے طریقے عبادت گزار ہو اور پوشیدہ طور پر بھی اس کا فرمانبردار ہو اور لوگوں کے درمیان چھپ رہتا ہو

انگلیوں کے ذریعے اُس کی طرف اشارہ نہ کیا جاتا ہوا سے بنیادی ضرورت کا رزق مل جاتا ہواور وہ اس پر صبر سے کام لیتا ہو پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کسی چیز کو کریدا اور فرمایا: اسے موت جلدی آ جائے اور اس پر رونے والے کم ہوں اور اس کی وراثت بھی تھوڑی ہو"۔

یہ روایت امام ترمذی نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور پھر یہ بات نقل کی ہے' اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے یہ بات منقول ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میرے پروردگار نے میرے سامنے یہ پیشکش کی' کہ وہ میری خاطر مکہ کے پورے میدان کو سونے کا کر دے' تو میں نے عرض کی: جی نہیں! اے میرے پروردگار! میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ایک دن سیر ہو کر رہوں اور ایک دن بھوکا رہوں"

(راوی کو شک ہے شاید) ایک دن کی جگہ تین دن کا تذکرہ ہے' یا اس کی مانند کچھ اور الفاظ ہیں:

"جب میں بھوکا ہوؤں' تو میں تیری بارگاہ میں گریہ وزاری کروں اور تیرا ذکر کروں اور جب میں سیر ہوؤں' تو تیرا شکر ادا کروں اور تیری حمد بیان کروں"۔

پھر امام ترمذی نے یہ بات بیان کی: یہ حدیث حسن ہے۔

4853 - وروى ابن مَاجه وَالْحَاكِم الحَدِيث الأول إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا أغبط النَّاس عِنْدِي وَالْبَاقِي بِنَحْوِهِ -قَالَ الْحَاكِم صَحِيح الإِسْنَاد كَذَا قَالَ

قَوْله خَفِيف الحاذ بحاء مُهْملَة وذال مُعْجمَة مُخَفّفَة خَفِيف الْحَال قَلِيل المَال

❀❀ امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے پہلے والی حدیث نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک وہ شخص ہے"۔ باقی کا حصہ حسب سابق ہے۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

متن کے الفاظ "خفیف الحاذ" سے مراد وہ شخص ہے' جس کی حالت ہلکی پھلکی ہو اور (اس کے پاس) مال کم ہو۔

4854 - وَعَن زيد بن أسلم عَنْ أَبِيهِ أَن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خرج إِلَى الْمَسْجِد فَوجدَ معَاذًا عِنْد قبر رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبكي فَقَالَ مَا يبكيك قَالَ حَدِيث سمعته من رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَسِير من الرِّيَاء شرك وَمَنْ عادى أَوْلِيَاء اللّٰه فقد بارز اللّٰه بالمحاربة إِن اللّٰه يحب الأبْرَار الأتقياء الأخفياء الَّذين إِن غَابُوا لم يفتقدوا وَإِن حَضَرُوا لم يعرفوا قُلُوبهم مصابيح الدجى يخرجُون من كل غبراء مظْلمَة رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيح وَلَا عِلّة لَهُ

قَالَ الْحَافِظ وَيَأْتِي بَقِيَّة أَحَادِيث هَذَا الْبَاب فِي الْبَاب بعده إِن شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ زید بن اسلم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے قریب' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو روتے ہوئے پایا' تو دریافت کیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا: ایک حدیث کی وجہ سے' جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"معمولی سی ریاکاری بھی شرک ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دشمنی رکھتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کو جنگ کی دعوت

دیتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ نیک' پرہیزگار' اور پوشیدہ رہنے والے لوگوں کو پسند کرتا ہے' جب وہ غیر موجود ہوں' تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہ ہو اور اگر وہ موجود ہوں' تو ان کی شناخت نہ ہو' اُن کے دل تاریکیوں میں چراغوں کی طرح ہوتے ہیں' اور وہ ہر غبار آلود تاریکی سے نکل جاتے ہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ صحیح ہے' اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس باب سے تعلق رکھنے والی باقی احادیث' بعد والے باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْغِيْبُ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا والاكتفاء مِنْهَا بِالْقَلِيْلِ

والترهيب من حبها وَالتَّكَاثُر فِيهَا والتنافس وَبَعض مَا جَاءَ فِيْ عَيْش النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المآكل والملبس وَالْمشرَب وَنَحْو ذٰلِك

دنیا میں زہد اختیار کرنے اور دنیا میں سے تھوڑی سی چیز پر اکتفاء کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور دنیا سے محبت رکھنے اور دنیا میں بکثرت مال حاصل کرنے' اور دنیا میں مشغول ہو جانے کے بارے میں ترہیبی روایات

نیز نبی اکرم ﷺ کے کھانے پینے اور اس طرح کے دیگر امور کے بارے میں طرزِ زندگی کے بارے میں کیا کچھ منقول ہے؟

4855 - عَن سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلّنِيْ على عمل إِذا عملته أحبّنِيَ اللّٰه وأحبني النَّاس فَقَالَ ازهد فِي الدُّنْيَا يحبك اللّٰه وازهد فِيمَا فِيْ أَيدي النَّاس يحبك النَّاس

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَقد حسن بعض مَشَايخنَا إِسْنَاده وَفِيه بعد لِأَنَّهُ من رِوَايَة خَالِد بْن عَمْرو الْقرشِي الْأمَوِي السعيدي عَن سُفْيَان الثَّوْرِيّ عَنْ أَبِيْ حَازِم عَن سهل وخَالِد هٰذَا قد ترك واتهم وَلَم ار من وَثَّقَهُ لٰكِن على هٰذَا الحَدِيْث لامعة من أنوار النُّبُوَّة وَلَا يمْنَع كَون رَاوِيه ضَعِيفا أَن يكون النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَه وَقد تَابعه عَلَيْهِ مُحَمَّد بن كثير الصَّنْعَانِيّ عَن سُفْيَان وَمُحَمّد هٰذَا قد وثق على ضعفه وَهُوَ اصلح حَالا من خَالِد وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری رہنمائی کسی ایسے عمل کی طرف کیجئے' کہ جب میں وہ عمل کرلوں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت رکھے اور لوگ بھی مجھ سے محبت رکھیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو' اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے' اس سے بے رغبتی اختیار کرو' تو لوگ بھی تم سے محبت رکھیں گے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ہمارے بعض مشائخ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے' لیکن یہ بات بعید از امکان ہے' کیونکہ یہ روایت خالد بن عمرو قرشی اموی سعیدی نے سفیان ثوری کے حوالے سے' ابو حازم کے حوالے سے' حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل

کی ہے اور خالد نامی اس راوی کو متروک قرار دیا گیا ہے اور اس پر تہمت عائد کی گئی ہے میں نے کسی کو اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے نہیں دیکھا' تاہم اس حدیث سے "نبوت" کے انوار پھوٹتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اور یہ چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی' کہ اس کا راوی ایک ضعیف شخص ہے' تو یہ بات نبی اکرم ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی ہوگی' اس بارے میں محمد بن کثیر صنعانی نے اس کی متابعت کی ہے' انہوں نے اسے سفیان ثوری سے نقل کیا ہے' محمد نامی اس راوی کو ضعیف ہونے کے باوجود ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے' اور یہ خالد کے مقابلے میں زیادہ بہتر حالت کا مالک ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4856 - وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بن ادهم قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلّنِيْ على عمل يحبني اللّٰه عَلَيْهِ ويحبني النَّاس عَلَيْهِ فَقَالَ اما الْعَمَل الَّذِيْ يحبك اللّٰه عَلَيْهِ فالزهد فِي الدُّنْيَا وَاما الْعَمَل الَّذِيْ يحبك النَّاس عَلَيْهِ فانبذ اِلَيْهِمْ مَا فِيْ يَدَيك من الحطام

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا هٰكَذَا معضلا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنهُ عَن مَنْصُوْر عَن ربعي بن حِرَاش قَالَ جَاءَ رجل فَذكره مُرْسلا

❀❀ ابراہیم بن ادہم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ میری رہنمائی کسی ایسے عمل کی طرف کیجئے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت رکھے اور لوگ بھی اس کی وجہ سے مجھ سے محبت رکھیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اس عمل کا تعلق ہے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا' تو وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا ہے' اور جہاں تک اس عمل کا تعلق ہے کہ جس کی وجہ سے لوگ تم سے محبت رکھیں گے' تو لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے' تم ان کے پاس ہی رہنے دو"

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اسی طرح "معضل" روایت کے طور پر نقل کی ہے' بعض حضرات نے اسے ان کے حوالے سے منصور کے حوالے سے ربعی بن حراش سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: "ایک شخص آیا" اس کے بعد راوی نے مرسل روایت ذکر کی ہے۔

4857 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزّهْد فِي الدُّنْيَا يُرِيْح الْقلب والجسد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده مقارب

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے'

"دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا' دل اور جسم کو راحت پہنچاتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند مقارب ہے۔

4858 - وَعَنِ الضَّحَّاك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أزهد النَّاس قَالَ من لم ينس الْقَبْر والبلى وَترك فضل زِينَة الدُّنْيَا و آثر مَا يبْقى على مَا يفنى وَلم يعد غدا فِيْ اَيَّامه وعد نَفسه من الْمَوْتَى . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مُرْسلا وَسَتَأْتِيْ لَهُ نَظَائِر فِيْ ذكر الْمَوْت اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو قبر اور بوسیدہ ہونے کو بھولے نہیں' دنیا کی زینت میں سے اضافی

چیز کو ترک کر دے اور جو باقی رہ جائے گا' وہ اس کو اس چیز پر ترجیح دے جو فنا ہو جائے گی اور وہ آنے والے کل کی توقع نہ رکھے' اور وہ خود کو مرحومین میں شمار کرے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے' موت سے متعلق باب میں اس سے متعلق احادیث آگے آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

4859 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ نَاجى مُوْسَى بِمِائَةِ اَلف وَاَرْبَعِين اَلف كلمة فِيْ ثَلَاثَةِ اَيَّام فَلَمَّا سمع مُوْسَى كَلَام الْآدَمِيين مقتهم لما وَقع فِيْ مسامعه من كَلَام الرب عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ فِيْمَا ناجاه ربه اَن قَالَ يَا مُوْسَى اِنَّهُ لم يَتَصَنَّع لي المتصنعون بِمثل الزّهْد فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يتقرب اِلَيَّ المتقربون بِمثل الْوَرع عَمَّا حرمت عَلَيْهِمْ وَلَمْ يتعبد اِلَيَّ المتعبدون بِمثل الْبكاء من خَشْيَتِيْ قَالَ مُوْسَى يَا رب الْبَرِيَّة كلهَا وَيَا مَالك يَوْم الدّين وَيَا ذَا الْجلَال وَالْاِكْرَام مَاذَا اَعدَدْت لَهُمْ وماذا جزيتهم قَالَ اَما الزهاد فِي الدُّنْيَا فَاِنِّي ابيحهم جنتي يتبوؤن مِنْهَا حَيْثُ شاؤوا وَاَما الورعون عَمَّا حرمت عَلَيْهِم فَاِنَّهُ اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة لم يبْق عبد اِلَّا ناقشته وفتشته اِلَّا الورعون فَاِنِّي استحييهم واجلهم وَاكْرمهمْ فادخلهم الْجنَّة بِغَيْر حِسَاب وَاَما البكاؤن من خَشْيَتِيْ فَاُولَئِك لَهُمُ الرفيق الْاَعْلَى لَا يشاركون فِيهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والاصبهاني

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تین دن میں' ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کے ذریعے کلام کیا' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کا کلام سنا' تو انہیں وہ اچھا نہیں لگا' کیونکہ ان کی ساعتوں میں پروردگار کا کلام آچکا تھا' پروردگار نے ان کے ساتھ جو کلام کیا تھا' اس میں یہ بات بھی شامل تھی: اس نے فرمایا:

"اے موسیٰ! لوگ میری خاطر جو کچھ بھی کرتے ہیں' (اس سب میں) وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے جیسا کوئی عمل نہیں کریں گے' اور قرب حاصل کرنے والے لوگ' جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتے ہیں' وہ پرہیزگاری جیسی کسی چیز پر عمل نہیں کریں گے' جو اس چیز سے بچنا ہو' جو میں نے ان پر حرام قرار دی ہے' اور عبادت کرنے والے لوگ میری عبادت اس طرح نہیں کریں گے کہ جو میری خشیت کی وجہ سے رونے جیسی کوئی چیز ہو"

حضرت موسیٰ نے عرض کی: اے ساری مخلوق کے پروردگار! اے قیامت کے دن کے مالک! اے جلال اور اکرام والے! تو نے ان لوگوں کے لئے کیا تیار کیا ہے؟ تو انہیں کیا جزا دے گا؟ تو پروردگار نے فرمایا:

جہاں تک دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والوں کا تعلق ہے' تو میں انہیں اپنی جنت میں داخل کروں گا' وہ اس میں جہاں چاہیں گے وہاں رہیں گے' جہاں تک پرہیزگاری اختیار کرنے والے لوگوں کا تعلق ہے' جو اس چیز سے بچے رہیں' جو میں نے ان پر حرام قرار دی ہے' تو جب قیامت کا دن ہوگا' تو ہر بندے سے میں حساب لوں گا اور تفتیش کروں گا لیکن پرہیزگاری اختیار کرنے والے لوگوں سے میں ایسا نہیں کروں گا' کیونکہ مجھے ان سے حیاء آئے گی' میں ان کی عزت افزائی کروں گا' اور انہیں کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دوں گا' جہاں تک میری خشیت کی وجہ سے

رونے والے لوگوں کا تعلق ہے تو یہ لوگ رفیق اعلیٰ میں رہیں گے جہاں ان کے ساتھ کوئی اور نہیں ہوگا"۔
یہ روایت امام طبرانی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4860 - وَرُوِيَ عَن عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا تزين الْأَبْرَار فِي الدُّنْيَا بِمثل الزّهْد فِي الدُّنْيَا-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"نیک لوگ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے جیسی کسی اور چیز سے آراستہ نہیں ہوئے ہوں گے"۔
یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

4861 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن جَعْفَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا رَأَيْتُمْ من يزهد فِي الدُّنْيَا فادنوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يلقى الْحِكْمَة-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ دنیا سے بے رغبت ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ اسے حکمت القاء کی گئی ہوگی"۔
یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

4862 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا أعلمهُ إِلَّا رَفعه قَالَ صَلَاح أوّل هٰذِهِ الْأمة بالزهادة وَالْيَقِين وهلاك آخرهَا بالبخل والأمل . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَإِسْنَاده مُحْتَمل للتحسين وَمَتنه غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شاید "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:) "اس امت کے ابتدائی حصے کی بہتری دنیا سے بے رغبتی اور یقین کی وجہ سے ہوگی اور اس کے آخری حصے کی ہلاکت کنجوسی اور لمبی زندگی کی توقع کی وجہ سے ہوگی"۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اسے حسن قرار دیا جائے لیکن اس کا متن غریب ہے۔

4863 - وَرُوِيَ عَنْ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ يُنَادي مُنَاد دعوا الدُّنْيَا لأَهْلهَا دعوا الدُّنْيَا لأَهْلهَا دعوا الدُّنْيَا لأَهْلهَا من أَخذ من الدُّنْيَا أَكثر مِمَّا يَكْفِيهِ أَخذ حتفه وَهُوَ لَا يشْعر رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ لَا يرْوى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔)
"ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: دنیا کو اہل دنیا کے کے لئے ترک کردو دنیا کو اہل دنیا اہل دنیا کے لئے ترک کردو دنیا کو اہل دنیا کے لئے ترک کردو جو شخص دنیا میں سے اپنی بنیادی ضرورت سے زیادہ حاصل کرے گا وہ اپنی خرابی حاصل کرے گا اور اسے اس کا پتہ بھی نہیں چلے گا"۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

4864 - وَعَن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
خير الذكر الخفي وخير الرزق اَوْ الْعَيْش مَا يَكْفِي الشَّك من ابن وهب
رَوَاهُ اَبُوْ عوانة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''ذکر میں سب سے بہتر پوشیدہ ذکر ہے اور رزق میں (راوی کہتے ہیں: یا شاید یہ الفاظ ہیں) زندگی میں سب سے بہتر وہ چیز ہے جو کفایت کر جائے (یعنی بنیادی ضروریات پوری کر دے)'' ..... یہ شک ابن وہب نامی راوی کو ہے۔
یہ روایت امام ابوعوانہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4865 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الدُّنْيَا حلوة خضرَة وَإِن اللّٰه تَعَالَى مستخلفكم فِيهَا فَينْظر كَيفَ تَعْمَلُوْنَ اتَّقوا الدُّنْيَا وَاتَّقوا النِّسَاء
رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَزَاد: فَمَا تركت بعدِي فتْنَة أضرّ على الرِّجَال من النِّسَاء

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ مقرر کرے گا' تاکہ اس بات کو واضح کرے کہ تم کیا عمل کرتے ہو؟ تو تم لوگ دنیا سے بچ کے رہنا اور تم عورتوں سے بچ کے رہنا''۔
یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''میں نے اپنے بعد کوئی ایسی آزمائش نہیں چھوڑی' جو مردوں کے لئے' خواتین سے زیادہ نقصان دہ ہو''۔

4866 - وَعَن عمْرَة بنت الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا حلوة خضرَة فَمَنْ اَخذهَا بِحَقِّهَا بَارك اللّٰه لَهُ فِيهَا وَرب متخوض فِيْ مَال اللّٰه وَرَسُوله لَهُ النَّار يَوْم الْقِيَامَة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

عمرہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''دنیا میٹھی اور سرسبز ہے' جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت رکھ دے گا' اور کئی لوگ ہیں' جو (دنیا میں) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کو حاصل کرنا چاہتے ہیں' اور قیامت کے دن انہیں جہنم میں نصیب ہوگی''۔
یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4867 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الدُّنْيَا حلوة خضرَة فَمَنْ اَخذهَا بِحَقِّهَا بَارك اللّٰه لَهُ فِيهَا وَرب متخوض فِيمَا اشتهت نَفسه لَيْسَ لَهُ يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''دنیا میٹھی اور سرسبز ہے' جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت رکھ دے گا

اور اس میں دلچسپی رکھنے والے کئی لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو اس کے خواہش مند ہوں گے اور انہیں قیامت کے دن صرف جہنم نصیب ہوگی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4868 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قصى بهمته فِي الدُّنْيَا حيل بَيْنه وَبَيْن شَهْوَته فِي الْآخِرَة وَمَنْ مد عَيْنَيْهِ إِلَى زِينَة المترفين كَانَ مهينا فِيْ ملكوت السَّمٰوَات وَمَنْ صَبر على القُوْت الشَّدِيد صبرا جميلا أسكنهُ الله من الفردوس حَيْثُ شَاءَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِير من رِوَايَة إِسْمَاعِيل بن عَمْرو البَجلِيّ وَبَقِيَّة رُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَرَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ إِلَّا أَنه قَالَ: كَانَ ممقوتا فِيْ ملكوت السَّمٰوَات وَالْبَاقِي مثله

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص دنیا میں اپنی خواہش پوری کرلے گا تو آخرت میں اس شخص کے اور اس کی خواہش کے درمیان رکاوٹ پیدا ہوجائے گی اور جو شخص اپنی نگاہیں خوشحال لوگوں کی زیب و زینت کی طرف پھیلائے گا وہ آسمانوں کی بادشاہی میں بے حیثیت شمار ہوگا اور جو شخص بنیادی ضرورت پر صبر کرے گا جو عمدہ صبر ہو تو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جہاں وہ (شخص) چاہے گا اُسے رہائش عطا کرے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں اسماعیل بن عمرو بجلی سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اس کے باقی تمام راوی صحیح کے راوی ہیں یہی روایت اصبہانی نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"وہ (شخص) آسمانوں کی بادشاہی میں ناپسندیدہ ہوگا"۔ باقی کی روایت اس کی مانند ہے۔

4869 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يُصِيب عبد من الدُّنْيَا شَيْئًا إِلَّا نقص من دَرَجَاته عِنْد اللّٰه وَإِن كَانَ عَلَيْهِ كَرِيمًا

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا وَإِسْنَاده جيد وَرُوِيَ عَن عَائِشَة مَرْفُوْعا وَالْمَوْقُوْف أصح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بندہ دنیا میں سے جو چیز حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے درجات میں اتنی ہی کمی ہوجاتی ہے اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز ہی کیوں نہ ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے اس کی سند عمدہ ہے۔ یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے "مرفوع" روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے تاہم اس کا موقوف ہونا زیادہ مستند ہے۔

4870 - وَرُوِيَ عَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَكْفِينِي من الدُّنْيَا قَالَ مَا سد جوعتك ووارى عورتك وَإِن كَانَ لَكَ بَيت يظلك فَذَاك وَإِن كَانَت لَكَ دَابَّة فبخ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! دنیا میں سے کتنی چیز میرے لئے حلال ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تمہارے بھوک کو ختم کردے تمہارے شرم گاہ کو چھپادے اور اگر تمہیں گھر مل جائے جو تم پر سایہ کرے تو یہ بھی

کافی ہے اور اگر تمہیں جانور بھی مل جائے تو کیا کہنے۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4871 - وَعَنْ عسيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمر بِي فدعاني فَخرجت اِلَيْهِ ثُمَّ مر بِاَبِيْ بكر رَحِمَهُ اللّٰهُ فَدَعَاهُ فَخرج اِلَيْهِ ثُمَّ مر بعمر رَحِمَهُ اللّٰهُ فَدَعَاهُ فَخرج اِلَيْهِ فَانْطَلق حَتّٰى دخل حَائِطا لبَعض الْاَنْصَار فَقَالَ لصَاحب الْحَائِط اطعمنَا فجَاء بعذق فَوَضعه فَاكل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه ثُمَّ دَعَا بِمَاء بَارِد فَشرب فَقَالَ لتسئلن عَن هٰذَا يَوْم الْقِيَامَة قَالَ فَاخذ عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ العذق فَضرب بِهِ الْاَرْض حَتّٰى تناثر الْبُسْر قبل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لمسؤولون عَن هٰذَا يَوْم الْقِيَامَة قَالَ نَعَمْ اِلَّا من ثَلَاث خرقَة كف بهَا عَوْرَته اَوْ كسرة سد بهَا جوعته اَوْ جُحر يدْخل فِيْهِ من الْحر والقر . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت تشریف لائے، آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے، آپ ﷺ نے مجھے بلایا میں نکل کر آپ ﷺ کے پاس آیا، پھر آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے انہیں بلالیا، وہ نکل کر باہر آ گئے، پھر آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں بلالیا، وہ نکل کر آپ ﷺ کے پاس آ گئے، نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ نے باغ کے مالک سے کہا: تم ہمیں کھانے کے لئے کچھ دو! وہ انگوروں کا گچھا لے آیا اور آپ ﷺ کے سامنے رکھا، تو نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے انہیں کھانا شروع کیا، پھر اس نے ٹھنڈا پانی منگوایا، تو نبی اکرم ﷺ نے وہ پانی پیا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم لوگوں سے اس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا، راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ گچھا پکڑا اور اسے زمین پر پھینک دیا، یہاں تک کہ اس کی خشک کھجوریں پھیل گئیں، پھر انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم سے ان کے بارے میں حساب لیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! صرف تین چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جائے گا، کپڑے کا وہ ٹکڑا جس کے ذریعے آدمی شرم گاہ ڈھانپ لے، روٹی کا وہ ٹکڑا جس کے ذریعے آدمی اپنی بھوک مٹالے، یا وہ گھر جس میں آدمی گرمی وسردی میں اندر داخل ہو جائے“۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4872 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدم حق فِي سوى هٰذِهِ الْخِصَال بَيت يكنه وثوب يواري عَوْرَته وجلف الْخبز وَالْمَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وصححاه وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل شَيْءٍ فضل عَن ظلّ بَيت وَكسر خبز وثوب يواري عَوْرَة ابْن آدم فَلَيْسَ لِابْنِ آدم فِيْهِ حق

قَالَ الْحسن فَقُلْتُ لحمران مَا يمنعك اَن تَاخُذ وَكَانَ يُعجبهُ الْجمال فَقَالَ يَا اَبَا سعيد اِن الدُّنْيَا تقاعدت بِي . الجلف بِكَسْر الْجِيم وَسُكُوْن اللَّام بعدهمَا فَاء هُوَ غليظ الْخبز وخشنه وَقَالَ النَّضر بن شُمَيْل هُوَ الْخبز لَيْسَ مَعَه اِدام

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی حق نہیں ہے وہ گھر ہو جواسے چھپالے وہ لباس ہو جواس کی شرم گاہ ڈھانپ لے یا موٹی روٹی اور پانی''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر وہ چیز جو گھر کے سائے روٹی کے ٹکڑے اور انسان کی شرمگاہ کو ڈھانپنے والے کپڑے کے علاوہ ہو تو انسان کا اس میں کوئی حق نہیں ہے''۔

حسن بیان کرتے ہیں: میں نے حمران سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ تو یہ چیزیں حاصل کر لیتے ہیں؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ ایک ایسے صاحب تھے جنہیں اچھی چیزیں پسند آتی ہیں تو انہوں نے کہا: اے ابوسعید! دنیا میرے اندر بسی ہوئی ہے۔

لفظ ''جلف'' کا مطلب موٹی اور سخت روٹی ہے

نضر بن شمیل کہتے ہیں: اس سے مراد وہ روٹی ہے جس کے ساتھ سالن موجود نہ ہو۔

4873 - وَعَنْ اَبِىْ عبد الرَّحْمٰن الْحُبلِىّ قَالَ سَمِعت عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِي وَسَاَلَهُ رجل فَقَالَ اَلَسْت من فُقَرَاء الْمُهَاجِرين فَقَالَ لَهُ عبد الله اَلَك امْرَاَة تاوى اِلَيْهَا قَالَ نعم قَالَ اَلَك مسكن تسكنه قَالَ نعم قَالَ فَاَنت من الْاَغْنِيَاء قَالَ فَاِنِّي لي خَادِمًا قَالَ فَاَنت من الْمُلُوك . رَوَاهُ مُسلِم مَوْقُوفًا

❀❀ ابوعبدالرحمٰن حبلی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو سنا: اُن سے ایک شخص نے سوال کیا: کیا میں غریب مہاجرین میں سے ایک نہیں ہوں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارا گھر ہے جہاں تم رہائش اختیار کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پھر تم خوشحال لوگوں میں سے ہو اس شخص نے کہا: میرے پاس تو ایک خادم بھی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو تم بادشاہوں میں سے ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4874 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَوق الْاِزَار وظل الْحَائِط وحر المَاء فضل يُحَاسب بِهِ الْعَبْد يَوْم الْقِيَامَة اَوْ يسْاَل عَنهُ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا لَيْث بن اَبِىْ سليم وَحَدِيْثه جيد فِي المتابعات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تہبند دیوار کے سائے اور پانی کے علاوہ جو کوئی چیز اضافی ہو قیامت کے دن بندے کو اس کے بارے میں حساب دینا پڑے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف لیث بن ابوسلیم کا معاملہ مختلف ہے متابعات میں اس کی روایت عمدہ شمار ہوتی ہے۔

4875 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَنْ یُّقَالَ لَهُ اَلَمْ اُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَاُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے یہ حساب لیا جائے گا اس سے یہ کہا جائے گا: کیا میں نے تمہیں جسمانی صحت عطا نہیں کی تھی؟ اور میں نے تمہیں ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے، یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4876 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْیَكْفِكِ مِنَ الدُّنْیَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِیَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِیَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیْهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَیْهَقِیُّ مِنْ طَرِیْقِهِمَا وَغَیْرُهَا كُلُّهُمْ مِنْ رِوَایَةِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِیْثِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْهَا وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَذَكَرَهُ رَزِیْنٌ فَزَادَ فِیْهِ: قَالَ عُرْوَةُ فَمَا كَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَجِدُّ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعَ ثَوْبَهَا وَتُنَكِّسَهُ وَلَقَدْ جَاءَهَا یَوْمًا مِنْ عِنْدِ مُعَاوِیَةَ ثَمَانُوْنَ اَلْفًا فَمَا اَمْسٰی عِنْدَهَا دِرْهَمٌ قَالَتْ لَهَا جَارِیَتُهَا فَهَلَّا اشْتَرَیْتِ لَنَا مِنْهُ لَحْمًا بِدِرْهَمٍ قَالَتْ لَوْ ذَكَّرْتِنِیْ لَفَعَلْتُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر تم میرے ساتھ ملنا چاہتی ہو تو دنیا میں سے تمہارے لئے اتنی چیز کفایت کر جائے جتنا کسی سوار کا زادِ سفر ہوتا ہے اور تم خوشحال لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے بچنا اور کسی بھی کپڑے کو پرانا قرار دے کر (ترک نہ کرنا) جب تک تم اس میں پیوند نہ لگاؤ۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے امام بیہقی نے ان کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے ان سب نے اسے صالح بن حسان سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور وہ شخص منکر الحدیث ہے یہ اس کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے رزین نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک نیا کپڑا نہیں پہنتی تھیں جب تک وہ اس میں پیوند نہیں لگا لیتی تھیں ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اسی ہزار (درہم یا دینار) آئے تو شام ہونے تک ان کے پاس ایک درہم بھی نہیں بچا تھا ان کی کنیز نے ان سے کہا: آپ نے ایک درہم کے عوض میں ہمارے لئے گوشت ہی خرید لینا تھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم مجھے یاد دلا دیتی تو میں ایسا کر لیتی"۔

4877 - وَعَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اَشْیَاخِهٖ قَالَ قَدِمَ سَعْدٌ عَلٰی سَلْمَانَ یَعُوْدُهٗ قَالَ فَبَكٰی فَقَالَ سَعْدٌ مَا یُبْكِیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَتَرِدُ عَلَیْهِ الْحَوْضَ وَتَلْقٰی اَصْحَابَكَ فَقَالَ مَا اَبْكِیْ جَزَعًا مِنَ الْمَوْتِ وَلَا حِرْصًا عَلَی الدُّنْیَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیْنَا

عهدا قَالَ لتكن بلغة اَحَدُكُمْ من الدُّنْيَا كزاد الرَّاكِب وحولي هٰذِهِ الأساود قَالَ وَاِنَّمَا حوله إجانة وجفنة ومطهرة فَقَالَ يَا سعد اذكر اللّٰه عِنْد همك إِذا هَمَمْت وَعند يَديك إِذا قسمت وَعند حكمك إِذا حكمت

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ قَوْله وَهٰذِهِ الأساود حَولي قَالَ اَبُوْ عبيد اَرَادَ الشخوص من الْمَتَاع وكل شخص سَواد من اِنْسَان اَوْ مَتَاع اَوْ غَيره

❀❀ ابوسفیان نامی راوی نے اپنے مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے تو وہ رونے لگے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کس بات پر رو رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے راضی تھے اور آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جائیں گے' اور اپنے ساتھیوں سے ملیں گے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں موت کے خوف کی وجہ سے نہیں رو رہا' اور نہ ہی دنیا کے لالچ کی وجہ سے رو رہا ہوں' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا' اور فرمایا تھا: دنیا میں سے تم میں سے کسی ایک کا حصہ صرف اتنا ہے' جتنا کسی سوار کا زادِ سفر ہوتا ہے اور میرے اردگرد تو تکیے رکھے ہوئے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: ان کے اردگرد کپڑے دھونے کا ٹب تھا' ایک پیالہ تھا' اور وضو کا برتن تھا پھر انہوں نے فرمایا: اے سعد! جب بھی تم کوئی خواہش کرو' تو اللہ کو یاد رکھنا اور جب بھی تم کوئی تقسیم کرو اور جب بھی تم کسی چیز کے بارے میں فیصلہ دو (تو ان سب مواقع پر اللہ کو یاد رکھنا)۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' ویسے روایت کے یہ الفاظ: ''میرے اردگرد یہ ''اساود'' ابوعبید کہتے ہیں: اس سے مراد مختلف قسم کا ساز و سامان ہے ہر چیز ''سواد'' شمار ہوتی ہے' خواہ اس کا تعلق انسان سے ہو' یا سامان سے ہو' یا کسی اور چیز سے ہو۔

4878 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكَى سلمَان فعاده سعد فَرَآهُ يبكي فَقَالَ لَهُ سعد مَا يبكيك يَا اخي اَلَيْسَ قد صَحِبت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اَلَيْسَ قَالَ سلمَان مَا اَبْكِي وَاحِدَة من اثْنَتَيْنِ مَا اَبْكِي ضنا على الدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَة الْآخِرَة وَلٰكِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عهد اِلَيْنَا عهدا مَا اَرَانِي إِلَّا قد تعديت قَالَ وَمَا عهد اِلَيْك قَالَ عهد اِلَيْنَا انه يَكْفِي اَحَدُكُمْ مثل زَاد الرَّاكِب وَلَا اَرَانِي إِلَّا قد تعديت وَاما اَنْت يَا سعد فَاتق اللّٰه عِنْد حكمك إِذا حكمت وَعند قسمك إِذا قسمت وَعند همك إِذا هَمَمْت

قَالَ ثَابت فبلغني اَنه مَا ترك إِلَّا بضعَة وَعشْرين درهما مَعَ نفيقة كَانَت عِنْده

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات احْتج بهم الشَّيْخَانِ إِلَّا جَعْفَر بن سُلَيْمَان فاحتج بِهِ مُسلم وَحده

قَالَ الْحَافِظ وَقد جَاءَ فِي صَحِيح ابْن حبَان اَن مَال سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ جمع فَبلغ خَمْسَة عشر درهما وَفِي الطَّبَرَانِيّ اَن مَتَاع سلمَان بيع فَبلغ اَرْبَعَة عشر درهما وَسَيَاتِي إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے' تو انہیں روتا ہوا پایا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے میرے بھائی! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں رہے ہیں؟ کیا ایسا نہیں ہے کیا ویسا نہیں ہے؟ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دو چیزوں میں سے کسی

ایک چیز کی وجہ سے نہیں رو رہا' نہ تو میں دنیا کے لالچ کی وجہ سے رو رہا ہوں اور نہ ہی آخرت کو ناپسند کرنے کی وجہ سے رو رہا ہوں لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا' اپنے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ میں اسے پورا نہیں کر سکا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے آپ سے کیا عہد لیا تھا؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ "تم میں سے کسی شخص کے لئے اتنی ہی چیز کفایت کر جائے گی' جتنا کسی سوار کا زاد سفر ہوتا ہے' اور اپنے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ میں نے اس سے تجاوز کیا ہے' تو اے سعد! اب تم فیصلہ دیتے ہوئے' جب فیصلہ دو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور جب تقسیم کرتے ہوئے تقسیم کرو اور جب بھی تم کسی کام کا ارادہ کرو (تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا)"۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے ترکے میں بیس سے کچھ زیادہ درہم چھوڑے تھے اور تھوڑا سا وہ خرچ تھا' جو ان کے پاس تھا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' شیخین نے ان سے استدلال کیا ہے' صرف جعفر بن سلیمان کا معاملہ مختلف ہے' صرف امام مسلم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: صحیح ابن حبان نے میں یہ بات مذکور ہے:

"حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا جب تمام مال جمع کیا گیا' تو وہ پندرہ درہم تک پہنچتا تھا"۔

طبرانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سامان فروخت کیا گیا' تو وہ چودہ درہم کا تھا - اس کا ذکر آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

4879 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طلعت شمس قط اِلَّا بعث بجنبتيها ملكان يناديان يسمعان اَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا الثقلين يَا ايها النّاس هلموا اِلٰى ربكم فَاِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر والهى .

رَوَاهُ اَحْمد فِی حَدِيْثٍ تقدم وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِی صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب بھی سورج نکلتا ہے' تو اس کے پہلو میں' دو فرشتے نکلتے ہیں' جو یہ اعلان کرتے ہیں' وہ اعلان زمین پر موجود ہر چیز سنتی ہے' صرف دو قسم کے گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں' وہ فرشتے کہتے ہیں: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آجاؤ' کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے' وہ اُس سے بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کر دے"۔

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' اور اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4880 - وروى الطَّبَرَانِیّ من حَدِيْثٍ فضَالة عَنْ اَبِی اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلٰى ربكُم فَاِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر والهى يَا اَيهَا النَّاس اِنَّمَا هما نجدان نجد خير ونجد شَرّ فَمَا جعل نجد الشَّرّ اَحَبَّ اِلَيْكُم من نجد الْخَيْر

النجد هُنَا الطَّرِيْق وَمِنْهُ قَوْلُه تَعَالٰى وهديناه النجدين (البلد) اَى الطَّرِيْقَيْنِ طَرِيْقِ الْخَيْرِ وَطَرِيْقِ الشَّرِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْحَاكِمِ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

امام طبرانی نے فضالہ کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آجاؤ' کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے' یہ اس سے بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کردے اے لوگو! دو قسم کے راستے ہوتے ہیں' نیکی کا راستہ ہے اور برائی کا راستہ ہے' تو برائی کے راستے کو تمہارے لئے' بھلائی کے راستے سے زیادہ پسندیدہ قرار نہیں دیا گیا ہے''۔

لفظ نجد کا مطلب' یہاں راستہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے اس کی دو راستوں کی رہنمائی کی''

اس سے مراد دو طریقے ہیں' بھلائی کا طریقہ اور برائی کا طریقہ۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4881 - وَعَنْ فَضَالَة بن عبيد اَنَّه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لمن هدى لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عيشه كفافا وقنع

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جسے اسلام کی ہدایت نصیب ہو جائے' اس کی زندگی کی بنیادی ضروریات پوری ہوں' اور وہ قناعت اختیار کرے''۔

4883 - وروى اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب عَنْ سَعِيْدِ بن عبد الْعَزِيز اَنه سُئِلَ مَا الكفاف من الرزق قَالَ شبع يَوْم وجوع يَوْم

ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: ان سے سوال کیا گیا بنیادی ضرورت کے رزق سے مراد کیا ہے' انہوں نے جواب دیا: ایک دن سیر ہو کر کھانا اور ایک دن بھوکے رہنا۔

4884 - وَعَن نقادة الْاَسدي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رجل يستمنحه نَاقَة فرده ثُمَّ بَعَثَنِيْ اِلٰى رجل آخر يستمنحه فَاَرسل اِلَيْهِ بِنَاقَة فَلَمَّا ابصرها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك فِيهَا وفيمن بعث بهَا

قَالَ نقادة فَقُلْتُ لرَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وفيمن جَاءَ بهَا قَالَ وفيمن جَاءَ بهَا ثُمَّ اَمر بهَا فحلبت فدرت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم اللّٰهُمَّ اكثر مَال فلَان للمانع الْاَوَّل وَاجْعَل رزق فلَان يَوْمًا بِيَوْم للَّذِي بعث بالناقة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت نقادہ اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک شخص کی طرف بھیجا آپ ﷺ نے اس سے اونٹنی طلب کی وہ اس نے نہیں دی' پھر آپ ﷺ نے مجھے ایک اور شخص کی طرف بھیجا' آپ ﷺ نے اس سے بھی اونٹنی طلب کی'

تو اس شخص نے اونٹنی بھجوا دی' جب نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹنی کو دیکھا' تو دعا کی: اے اللہ! اس اونٹنی اور جس شخص نے اسے بھیجا ہے' اس میں برکت ڈال دے' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (اپنی دعا میں) اس کو بھی شامل کریں' جو اس کو لے کے آیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: جو اس کو لے کر آیا ہے' اس میں بھی برکت ڈال دے' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس اونٹنی کا دودھ دوہ لیا گیا' تو وہ کافی زیادہ تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! فلاں شخص کے مال کو زیادہ کر دے' یہ دعا آپ ﷺ نے اُس شخص کے لئے کی' جس نے اونٹنی نہیں دی تھی (جبکہ دوسرے شخص کے لیے آپ ﷺ نے یہ دعا کی:) اور فلاں شخص کو ایک دن رزق عطا فرما اور ایک دن عطا نہ فرما' یہ دعا اُس کے لئے تھی' جس نے اونٹنی بھیجی تھی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4885 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا - وَفِیْ رِوَایَةٍ كَفَافًا . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! محمد کے گھر والوں کا رزق' بنیادی ضرورت جتنا کر دے'' ایک روایت میں لفظ ''کفاف'' نقل ہوا ہے (جس کا مفہوم یہی ہے)۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4886 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَنِیٍّ وَلَا فَقِیرٍ اِلَّا وَدَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَنَّهُ اُوْتِیَ مِنَ الدُّنْیَا قُوتًا - رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر خوشحال اور غریب شخص' قیامت کے دن یہ آرزو کرے گا کہ اسے دنیا میں سے بنیادی ضرورت کے مطابق عطا کیا گیا ہوتا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4887 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلَاثٌ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقَی وَاحِدٌ یَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَیَبْقَی عَمَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں' اس کے اہل خانہ' اس کا مال اور اس کا عمل' دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں اور ایک باقی رہ

4885-کل ضعیف مستخصصحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب فی الکفاف والقناعۃ - حدیث: 1811صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر سؤال المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ جل وعلا أن - حدیث:6434سنن ابن ماجہ - کتاب الزھد' باب القناعۃ - حدیث:4137مصنف ابن أبی شیبۃ - کتاب الزھد' ما ذکر فی زھد الأنبیاء وکلامھم علیھم السلام - ما ذکر عن نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی الزھد' حدیث:33710السنن الکبرٰی للنسائی - سورۃ الرعد' سورۃ الإخلاص حدیث:11383السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الصلاۃ' جماع أبواب صفۃ الصلاۃ - باب الدلیل علی أن آلہ صلی اللہ علیہ وسلم من آلہ' حدیث:2668مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 9563مسند أبی یعلی الموصلی - مسند أبی ہریرۃ' حدیث:5967شعب الإیمان للبیہقی - فصل فی زھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصبرہ علی شدائدہ' حدیث:1432

جاتی ہے اس کے اہل خانہ اور اس کا مال لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4888 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد وَلَا امة إِلَّا وَله ثَلَاث اخلاء فخليل يَقُولُ انا مَعَك فَخذ مَا شِئْت ودع مَا شِئْت فَذٰلِكَ مَاله وخليل يَقُولُ انا مَعَك فَإِذَا اتيت بَاب الْملك تركتك فَذٰلِكَ خدمه وَاَهله وخليل يَقُولُ انا مَعَكَ حَيْثُ دخلت وَحَيْثُ خرجت فَذٰلِكَ عمله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بأسانيد أَحدهَا صَحِيح وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مثل الرجل وَمثل الْمَوْت كَمثل رجل لَهُ ثَلَاثَة أخلاء فَقَالَ احدهم هٰذَا مَالِي فَخذ مِنْهُ مَا شِئْت وَاَعْطِ مَا شِئْت ودع مَا شِئْت وَقَالَ الْآخر أَنا مَعَكَ أخدمك فَإِذَا مت تركتك وَقَالَ الْآخر انا مَعَك اَدخل مَعَك وَاخرج مَعَك إِن مت وَإِن حييت فَأَما الَّذِي قَالَ هٰذَا مَالِي فَخذ مِنْهُ مَا شِئْت ودع مَا شِئْت فَهُوَ مَاله وَالْآخر عشيرته وَالْآخر عمله يدْخل مَعَه وَيخرج مَعَه حَيْثُ كَانَ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر بندے اور ہر کنیز کے تین ساتھی ہوتے ہیں ایک ساتھی یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا تمہاری مرضی ہے جو تم حاصل کرو تمہاری مرضی ہے جو تم چھوڑ دو! یہ اس کا مال ہے ایک ساتھی یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا جب تم بادشاہ کے دروازے پر آؤ گے (یعنی مرجاؤ گے) تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا یہ اس کے خدمت گزار اور اہل خانہ ہیں اور ایک ساتھی یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا جہاں بھی تم داخل ہو گے اور جہاں سے بھی تم نکلو گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مختلف سندوں کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک صحیح ہے انہوں نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اور موت کی مثال یوں ہے جیسے کسی شخص کے تین دوست ہوں ان میں سے ایک یہ کہے: یہ میرا مال ہے تم اس میں سے جو چاہو حاصل کرلو جو چاہو عطا کردو جو چاہو ترک کردو دوسرا یہ کہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا میں تمہاری خدمت کروں گا جب تم مرجاؤ گے تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا اور تیسرا یہ کہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا تمہارے ساتھ داخل ہوؤں گا تمہارے ساتھ نکلوں گا خواہ تم مرجاؤ خواہ تم زندہ رہو تو جس شخص نے یہ کہا تھا: یہ میرا مال ہے تم اس میں سے جو چاہو حاصل کرلو اور جو چاہو چھوڑ دو تو اس سے مراد آدمی کا مال ہے اور دوسری چیز سے مراد آدمی کے رشتے دار ہیں اور تیسری چیز سے مراد آدمی کا عمل ہے کہ جو آدمی کے ساتھ داخل ہوگا اور اس کے ساتھ ہی نکلے گا خواہ آدمی جہاں کہیں بھی ہو"۔

4889 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل ابْن آدم وَمَاله وَاَهله وَعَمله كَرجل لَهُ ثَلَاثَة إخْوَة اَوْ ثَلَاثَة اَصْحَاب فَقَالَ احدهم انا مَعَك حياتك فَإِذَا مت فلست مِنْك وَلست مني وَقَالَ الْآخر اَنا مَعَك فَإِذَا بلغت تِلْكَ الشَّجَرَة فلست مِنْك وَلست مني وَقَالَ الْآخر انا مَعَك حَيا وَمَيتًا. رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان اُس کے مال اُس کے اہل خانہ اور اس کے عمل کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جس کے تین بھائی ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تین ساتھی ہوں اُن میں سے ایک یہ کہے: میں تمہاری زندگی میں تمہارے ساتھ رہوں گا جب تم مر گئے تو میرا تمہارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا اور تمہارا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں رہے گا دوسرا یہ کہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا لیکن جب تم اس درخت تک پہنچ جاؤ گے تو میرا تمہارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا اور تمہارا میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا اور تیسرا یہ کہے: میں زندگی اور موت ہر حال میں تمہارے ساتھ رہوں گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4890 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْد مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّمَا لَهٗ من مَاله ثَلَاث مَا اكل فافنى اَوْ لبس فابلى اَوْ اَعْطى فاقتنى مَا سوى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِب وتاركه للنَّاس -رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ کہتا ہے: میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال میں تین چیزیں ہیں جسے وہ کھا کر فنا کر دے یا پہن کر بوسیدہ کر دے یا دے کر محفوظ کر لے اس کے علاوہ جو بھی ہے وہ رخصت ہونے والا ہے جسے وہ لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4891 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشخير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتيت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يقْرَأ اَلْهَاكُمُ التكاثر قَالَ يَقُوْلُ ابْن آدم مَالِیْ مَالِیْ وَهل لَك يَا ابْن آدم من مَالك اِلَّا مَا اكلت فافنيت اَوْ لبست فابليت اَوْ تَصَدَّقت فامضيت

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَتقدّمت اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِی الصَّدَقَة وَفِی الْاِنْفَاق

❀❀ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت سورۂ تکاثر کی تلاوت کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: انسان کہتا ہے: میرا مال میرا مال اے انسان! تمہارے مال میں سے تمہارا حصہ صرف وہ چیز ہے جسے تم کھا کے فنا کر دو یا پہن کر بوسیدہ کر دو یا صدقہ کر کے آگے بھیج دو''۔

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے اس نوعیت سے متعلق دیگر احادیث پہلے گزر چکی ہیں جو صدقہ کرنے اور خرچ کرنے سے متعلق باب میں گزری ہیں۔

4892 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِالسوقِ وَالنَّاس كنفتيه فَمر بجدى أسك ميت فتناوله بأذنه ثُمَّ قَالَ اَيكُم يحب اَن هٰذَا بدرهم فَقَالُوْا مَا نحب انه لنا بِشَیْءٍ وَّمَا نصْنَع بِهٖ قَالَ أتحبون انه لكم قَالُوْا وَاللّٰه لَو كَانَ حَيا لَكَانَ عَيبا فِيْهِ لِاَنَّهٗ أسك فَكيف وَهُوَ ميت فَقَالَ وَاللّٰه للدنيا اَهْون على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من هٰذَا عَلَيْكُم -رَوَاهُ مُسْلِم

قَوْلِهٖ كنفتيه اَی عَن جانبيه والأسك بِفَتْح الْهمزَة وَالسِّين الْمُهْملَة اَيْضًا وَتَشْديد الْكَاف هُوَ الصَّغِير

الأذن

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر بازار سے ہوا' آپ ﷺ کے دونوں طرف لوگ موجود تھے' آپ ﷺ کا گزر بکری کے بچے کے پاس سے ہوا' جس کے کان چھوٹے تھے' وہ مردہ پڑا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس کے کان پکڑے اور دریافت کیا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرے گا؟ کہ ایک درہم کے عوض میں اسے حاصل کر لے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم یہ بات پسند نہیں کریں گے کہ ہمیں یہ کسی بھی چیز کے عوض میں ملے' ہم نے اس کا کیا کرنا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات پسند کرو گے کہ تمہیں یہ مل جائے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم اگر یہ زندہ ہوتا' تو بھی اس میں عیب موجود ہوتا تھا' کیونکہ اس کے کان چھوٹے ہیں' جبکہ اب تو یہ مردہ ہے' تو اب اس کا کیا ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے نزدیک' دنیا اس سے بھی زیادہ بے حیثیت ہے' جتنا تمہارے نزدیک یہ (بکری کا مردہ بچہ) بے حیثیت ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ کنفتیہ سے مراد اس' کے دونوں اطراف' لفظ اسك سے مراد چھوٹے کان ہیں۔

4893 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاة ميتَة قد أَلْقَاهَا أَهلهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ للدنيا أَهْون على اللّٰه مِنْ هٰذِهِ على أَهلهَا رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک مردار بکری کے پاس سے ہوا' جسے اس کے مالکان نے کہیں ڈال دیا تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' دنیا اس سے بھی زیادہ بے حیثیت ہے' جتنی یہ (بکری) اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4894 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بدمنة قوم فِيهَا سخلة ميتَة فَقَالَ مَا لأَهْلِهَا فِيهَا حَاجَة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو كَانَ لأَهْلِهَا فِيهَا حَاجَة مَا نبذوها فَقَالَ وَاللّٰه للدنيا أَهْون على اللّٰه مِنْ هٰذِهِ السخلة على أَهلهَا فَلَا أَلفينها أَهلكت أحدًا مِنْكُم

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِير من حَدِيْثِ ابْن عمر بِنَحْوِهِ ورواتهما ثِقَات وَرَوَاهُ أَحْمد من حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَفظه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بسخلة جرباء قد أخرجهَا أَهلهَا فَقَالَ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ هينة على أَهلهَا قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدُّنْيَا أَهْون على اللّٰه مِنْ هٰذِهِ على أَهلهَا

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر' ایک قوم کے کچرے کے پاس سے ہوا' تو وہاں ایک مردہ جانور پڑا ہوا تھا' آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے مالکان کو اس کی ضرورت نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر اس کے مالکان کو اس کی ضرورت ہوتی' تو وہ اسے یوں نہ پھینکتے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے' جتنی یہ اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے' تو میں اس دنیا کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ تم میں سے کسی ایک کو ہلاکت کا شکار کر دے''۔

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی

ہے' ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک خارش زدہ بکری کے پاس سے ہوا' جسے اس کے مالکان نے باہر نکال دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو؟ کہ یہ اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اس سے زیادہ بے حیثیت ہے' جتنی یہ (بکری) اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے''۔

4895 - وَفِي رِوَايَةٍ للطبراني من حَدِيْثِ ابْن عمر اَيْضًا نَحْوِهٖ وزاد فِيْهِ وَلَوْ كَانَت تعدل عِنْد الله مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل لم يُعْطهَا إِلَّا لأوليائه واحبابه من خلقه

الدمنة بِكَسْر الدَّال هِيَ مُجْتَمع الدمن وَهُوَ السرجين الملبد بعضه على بعض والسخلة الْأُنْثَى من ولد الضَّأْن وَقَوله: فَلَا الفينها بِالْفَاءِ وَتَشْديد النُّوْن اَي فَلَا اجدنها

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' اس میں بھی اس کی مانند مذکور ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک' رائی کے دانے کے وزن جتنی ہوتی' تو اللہ تعالیٰ دنیا' اپنی مخلوق میں سے اپنے اولیاء اور اپنے محبوب بندوں کو ہی دیتا''

لفظ دمنہ سے مراد وہ گندگی ہے' جو ایک دوسرے کے اوپر پڑی ہوئی ہو' لفظ سخلہ سے مراد بھیڑ ہے' متن کے یہ الفاظ فلا الفینها یعنی میں اس کو ہرگز نہ پاؤں۔

4896 - وَعَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَت الدُّنْيَا تعدل عِنْد الله جنَاح بعوضة مَا سقى كَافِرًا مِنْهَا شربة مَاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر دنیا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' مچھر کے پر کے برابر حیثیت رکھتی ہوتی' تو وہ دنیا میں سے' کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4897 - وَعَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ قوم إِلَى رَسُوْل الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ الكم طَعَام قَالُوْا نعم قَالَ فلكم شراب قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وتبردونه قَالُوْا نعم قَالَ فَإِن معادهما كمعاد الدُّنْيَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ إِلَى خلف بَيته فَيمسك اَنفه من نتنه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس پینے

کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اسے ٹھنڈا کر سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کا انجام وہی ہے جو دنیا کا انجام ہوگا تم میں سے کوئی ایک شخص اٹھ کر اپنے گھر کے پیچھے جاتا ہے اور اس کی بو کی وجہ سے اپنے ناک کو پکڑ لیتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4898 - وَعَنِ الضَّحَّاك بن سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ضحاك مَا طَعَامك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اللَّحم وَاللَّبن قَالَ ثُمَّ يصير اِلٰى مَاذَا قَالَ اِلٰى مَا قد علمت قَالَ فَإِن اللّٰه تَعَالٰى ضرب مَا يخرج من ابْن آدم مثلا للدنيا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا عَلِيّ بن زيد بن جدعَان

❀❀ حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ضحاک! تمہاری خوراک کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گوشت اور دودھ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کیا بن جاتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: وہی جو آپ جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان میں سے جو کچھ نکلتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی مثال کے طور پر بنایا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف علی بن زید بن جدعان کا معاملہ مختلف ہے۔

4899 - وَعَنْ اُبَيّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن مطعم ابْن آدم جعل مثلا للدنيا وَاِن قزحه وملحه فَانْظُر اِلٰى مَا يصير رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

قَوْله قزحه بتَشْدِيد الزَّاي هُوَ من القزح وَهُوَ التابل يُقَال قزحت الْقدر اِذا طرحت فِيْهَا الأبزار وملحه بتَخْفِيف اللَّام مَعْرُوف

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انسان کے کھانے کو دنیا کے لئے مثال بنایا گیا ہے کہ وہ کتنا خوش ذائقہ اور نمکین ہوتا ہے اور پھر دیکھو کہ وہ کیا بن جاتا ہے؟"۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ قزحہ اس میں 'ز' پر شد ہے اور لفظ قزح سے ماخوذ ہے اس سے مراد مصالحہ ڈالنا ہے کہا جاتا ہے قزحت القدر جب آپ اس میں مرچ مصالحہ وغیرہ ڈال دیں لفظ ملحہ سے مراد (اس کا نمکین ہونا ہے)۔

4900 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الدُّنْيَا ملعونة مَلْعُوْن مَا فِيْهَا اِلَّا ذكر اللّٰه وَمَا وَالاهُ وعالم اَوْ متعلم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

4900- سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب مثل الدنيا - حديث:4110' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في فضل العلم وشرف مقداره' حديث:1665

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا ملعونہ ہے اور اس میں جو کچھ بھی موجود ہے وہ ملعون ہے البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس ذکر کو کرنے والا عالم اور علم (یعنی ان چار افراد) کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ امام بیہقی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4901 - وَعَن المستورد اخى بنى فهر رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اُصْبعه هٰذِهٖ فِى اليم وَاَشَارَ يحيى بن يحيى بالسبابة فَلْيَنْظُر بِمَ يرجع رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنو فہر سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت وہ ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں داخل کرے۔ یہاں پر یحییٰ بن یحییٰ نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا۔ اور پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کہ وہ کیا چیز لے کر واپس آتی ہے (یعنی اس انگلی پر کتنا پانی لگا ہے؟)''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4902 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعس عبد الدِّينَار وَعبد الدِّرْهَم وَعبد الخميصة اِن اعطى رَضِى وَاِن لم يُعط سخط تعس وانتكس وَاِذا شيك فَلَا انتقش طُوبى لعبد آخذ بعنان فرسه فِى سَبِيْلِ اللّٰه اَشْعَث رَاسه مغبرة قدماه وَاِن كَانَ فِى الحراسة كَانَ فِى الحراسة وَاِن كَانَ فِى السَّاقَة كَانَ فِى السَّاقَة وَاِن اسْتَاْذن لم يُؤذن لَهُ وَاِن شفع لم يشفع

رَوَاهُ البُخَارِىّ وَتقدم مَعَ شرح غَرِيْبه فِى الرِّبَاط

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دینار کا بندہ' درہم کا بندہ' کپڑے کا بندہ برباد ہو جائے' کہ اگر اسے کچھ دیدیا جائے' تو وہ راضی ہو جاتا ہے' اور اگر نہ دیا جائے' تو ناراض ہو جاتا ہے' وہ برباد ہو جائے اور رسوا ہو جائے' اگر اسے کانٹا لگے تو وہ نہ نکلے' اور اس بندے کے لئے مبارک باد ہے' جو اللہ کی راہ میں جانے کے لئے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ لیتا ہے' اس کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' اس کے پاؤں غبار آلود ہوتے ہیں' اگر وہ پہریداری کر رہا ہو تو وہ پہریداری کرتا ہے' اور اگر وہ ہراول دستے میں ہو تو ہراول دستے میں رہتا ہے اور اگر وہ اندر آنے کی اجازت مانگے' تو اسے اجازت نہیں ملتی اور اگر وہ سفارش کرے' تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' پہریداری سے متعلق باب میں' اس کے غریب الفاظ کی شرح گزر چکی ہے۔

4903 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى الْاَشْعَرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ اَن رَسُول للّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضرَّ بآخرته وَمَنْ اَحَبَّ آخرته اَضرَّ بدنياه فآثروا مَا يبقى على مَا يفنى

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِى صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ فِى الزّهْد وَغَيره كلهم من رِوَايَة الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنطب عَنْ اَبِىْ مُوسَى وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْحَافِظ الْمطلب لم يسمع من اَبِىْ مُوسَى وَاللّٰهُ اَعْلَم

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا کو پسند کرتا ہے' وہ اپنی آخرت کا نقصان کرتا ہے' اور جو شخص آخرت کو پسند کرتا ہے' وہ دنیا کا نقصان کرتا ہے' تو جو چیز باقی رہ جائے گی' تم اُسے اس چیز پر ترجیح دو' جو فنا ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام بزار نے' امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں' امام حاکم نے' امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے' ان سب نے اسے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: مطلب نامی راوی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4904 - وَعَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه لما حَضرته الْوَفَاة قَالَ يَا معشر الْاَشْعَرِيين ليبلغ الشَّاهد الْغَائِب اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حلوة الدُّنْيَا مرّة الْاٰخِرَة وَمرَّة الدُّنْيَا حلوة الْاٰخِرَة-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا' تو انہوں نے فرمایا: اے اشعر قبیلے کے گروہ! موجود فرد' غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچا دے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''دنیا کی مٹھاس' آخرت کی کڑواہٹ ہے' اور دنیا کی کڑواہٹ' آخرت کی مٹھاس ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4905 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اشْرب حب الدُّنْيَا التاط مِنْهَا بِثَلَاث شقاء لَا ينفد عناه وحرص لَا يبلغ غناهُ وأمل لَا يبلغ منتهاه فالدنيا طالبة ومطلوبة فَمَنْ طلب الدُّنْيَا طلبته الْاٰخِرَة حَتّٰى يُدْرِكهُ الْمَوْت فَيَأْخُذهُ وَمَنْ طلب الْاٰخِرَة طلبته الدُّنْيَا حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ مِنْهَا رزقه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو دنیا کی محبت دے دی جائے' تو اس کے ساتھ اسے تین بدنصیبیاں دے دی جاتی ہیں' اس کی پریشانی اور حرص ختم نہیں ہوتی' اسے خوشحالی نصیب نہیں ہوتی اور اس کی توقع پوری نہیں ہوتی' اور وہ اپنی منزل تک نہیں پہنچ پاتا' کیونکہ دنیا طلب کرنے والی بھی ہے اور مطلوب بھی ہے' جو شخص دنیا طلب کرتا ہے' اسے آخرت طلب کرتی ہے' یہاں تک کہ موت اس شخص تک آتی ہے اور اسے پکڑ لیتی ہے' اور جو شخص آخرت طلب کرتا ہے' اسے دنیا طلب کرتی ہے' یہاں تک کہ وہ شخص دنیا میں سے پنا رزق پورا وصول کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4906 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قضى الْاَمر وهم فِيْ غَفلَة وهم لَا يُؤمنُوْنَ (مریم)-قَالَ فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَهُوَ فِيْ مُسلم بِمَعْنَاهُ فِيْ آخر حَدِيْث يَاْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)
''جب معاملے کا فیصلہ ہوگا اور وہ لوگ غفلت میں ہوں گے اور وہ ایمان نہیں لائیں گے''۔
آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا کے بارے میں ہے۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسی مفہوم کی حدیث صحیح مسلم میں منقول ہے جو آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

4907 - وَعَنْ كَعْبِ بنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان جائعان ارسلا فِيْ غنم بأفسد لَهَا من حرص الْمَرْء على المَال والشرف لدِينِه
رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''دو بھوکے بھیڑیوں کو اگر بکریوں پر چھوڑ دیا جائے' تو وہ اتنا نقصان نہیں کریں گے' جتنا مال اور شرف کی خواہش آدمی کے دین کو خراب کرتی ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' یہ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4908 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان ضاريان جائعان باتا فِيْ زريبة غنم أغفلها أَهلهَا يفترسان وَيَأْكُلان بأسرع فِيهَا فَسَادًا من حب المَال والشرف فِيْ دين الْمَرْء الْمُسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ يعلى بِنَحْوِهِ وإسنادهما جيد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''دو بھوکے بھیڑیے' اگر بکریوں کے ریوڑ کے درمیان رات بسر کریں' اور ان (بکریوں) کے مالکان ان سے غافل ہوں' تو وہ جتنی چیر پھاڑ کریں گے' اور جتنی تیزی سے ان بکریوں کو کھائیں گے' اس سے زیادہ خرابی' مال اور شرف کی محبت' مسلمان شخص کے دین میں پیدا کرتی ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابویعلی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

4909 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان ضاريان فِيْ حَظِيرَة يأكلان ويفسدان بأضر فِيهَا من حب الشّرف وَحب المَال فِيْ دين الْمَرْء الْمُسلم
رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''دو بھوکے بھیڑیے' کسی ریوڑ میں گھس کر کھاتے ہیں اور جو خرابی پیدا کرتے ہیں' وہ اتنی نقصان دہ نہیں ہوتی' جتنی مال کی محبت' مسلمان شخص کے دین کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4910 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ یرفعهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ من اَحَد یمشی علی المَاء اِلَّا ابتلت قدماه قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحب الدُّنْيَا لَا یسلم من الذُّنُوب

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "مرفوع" حدیث منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر کوئی شخص پانی میں چلتا ہوا جائے' تو کیا اس کے پاؤں گیلے ہوں گے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جی نہیں (یعنی گیلے ہوں گے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا والے شخص کا معاملہ بھی اسی طرح ہے کہ وہ گناہوں سے سلامت نہیں رہتا"۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4911 - وَعَن كَعْب بن عِيَاض رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن لكل امة فتْنَة وفتنة امتي المَال

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ہر امت کی ایک مخصوص آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4912 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَار من لَا دَار لَهُ وَلها یجمع من لَا عقل لَهُ . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَزَاد وَمَال من لَا مَال لَهُ وإسنادهما جید

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دنیا اس شخص کا گھر ہوگی' جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس کو وہ شخص جمع کرے گا' جس میں عقل نہ ہو"۔

یہ روایت امام احمد' امام بیہقی نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "یہ اس کا مال ہے' جس کا کوئی مال نہ ہو"۔

ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

4913 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع إِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كَفاهُ اللّٰه كل مُؤنَة ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ انْقَطع إِلَى الدُّنْيَا وكله اللّٰه إِلَيْهَا

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب من رِوَايَة الْحسن عَن عمرَان وَفِيْ إِسْنَاده إِبْرَاهِيْم بن الْاَشْعَث ثِقَة وَفِيْهِ كَلَام قريب

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مکمل طور پر' اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے حوالے سے اس کی کفایت کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے' جس کا اُسے گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص مکمل طور پر دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے

دنیا کے سپرد کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب الثواب میں حسن بصری کی حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن اشعث ہے جو ثقہ ہے تاہم اس کے بارے میں کچھ کلام بھی کیا گیا ہے۔

4914 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اصبح وهمه الدُّنْيَا فَلَيْسَ من الله فِيْ شَيْءٍ وَمن اعطى الذلة من نفسه طائعا غير مكره فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وتقدم فِي الْعدْل حَدِيْثِ اَبِیْ الدحداح عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْه: وَمَنْ كَانَت همته الدُّنْيَا حرم الله عَلَيْهِ جواری فَإِنِّي بعثت بخراب الدُّنْيَا وَلَمْ أبْعث بعمارتها- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے' کہ اس کی توجہ کا تمام تر مرکز دنیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی حیثیت کا مالک نہیں ہوتا' اور جو شخص اپنی مرضی سے کسی زبردستی کے بغیر اپنے آپ کو ذلت پہنچاتا ہے' اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے عدل سے متعلق باب میں' حضرت ابودحداح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے:

"جس کی توجہ کا مرکز دنیا ہو گی' اللہ تعالیٰ اس پر میرا پڑوس حرام قرار دیدے گا' کیونکہ مجھے دنیا کی خرابی کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے' مجھے اس کی آبادکاری کے ہمراہ مبعوث نہیں کیا گیا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4915 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اصبح حَزِيْنًا عَلَى الدُّنْيَا أصبح ساخطا على ربه تَعَالٰى وَمَنْ اصبح يشكو مُصِيبَة نزلت بِهٖ فَإِنَّمَا يشكو الله عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ تضعضع لِغَنِيّ لينال مِمَّا فِيْ يَدَيْهِ اسخط الله عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اعطى الْقُرْآن فَدخل النَّار فَابعده الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب من حَدِيْثِ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ إِلَّا انه قَالَ فِيْ آخِره وَمن قعد اَوْ جلس إِلَى غَنِيّ فتضعضع لَهُ لدُنْيَا تصيبه ذهب ثلثا دينه وَدخل النَّار

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ دنیا کے حوالے سے غمگین ہو تو وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے ناراض ہوتا ہے' اور جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ سامنے آنے والی کسی مصیبت کا شکوہ کر رہا ہو' تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ سے شکایت کر رہا ہوتا ہے' اور جو شخص کسی خوشحال شخص کے سامنے چاپلوسی کرتا ہے' تاکہ اس سے کوئی چیز حاصل کر لے' وہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے' جس شخص کو قرآن کا علم دیا جائے اور وہ پھر بھی جہنم میں چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کو مزید دور کر دے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' اسے ابوشیخ نے کتاب الثواب میں' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جو شخص کسی خوشحال شخص کے پاس بیٹھے اور اس کے سامنے اس سے کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے چاپلوسی

کرے تو اس کا مخص دو تہائی دین رخصت ہو جاتا ہے اور وہ مخص جہنم میں داخل ہوگا"۔

4916 - وَعَن زيد بن ثابت رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رحم الله من سمع مَقَالَتِى حَتّٰى يبلغهَا غَيره ثَلَاث لَا يغل عَلَيْهِنَّ قلب امرىء مُسلم إخلاص الْعَمَل لله والنصح لأئمة الْمُسلمين واللزوم لجماعتهم فَإِن دعاءهم يُحِيط من ورائهم إِنَّه من تكن الدُّنْيَا نِيَّته يَجْعَل الله فقره بَين عَيْنَيْهِ ويشتت عَلَيْهِ ضيعته وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كتب لَهُ وَمَنْ تكن الْآخِرَة نِيَّته يَجْعَل الله غناهُ فِي قلبه ويكفيه ضيعته وتأتيه الدُّنْيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَتقدم لَفظِهِ وَشرح غَرِيْبه فِي الْفَرَاغ لِلْعِبَادَةِ وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ وَتقدم لَفظِهِ فِي سَمَاع الحَدِيْث

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو میری بات سنتا ہے اور اس کی دوسرے تک تبلیغ کر دیتا ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں کسی مسلمان کا دل کھوٹ کا شکار نہیں ہوتا' عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کی خیرخواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا' کیونکہ ان کی دعا غیر موجود افراد تک محیط ہوتی ہے' جس شخص کی نیت دنیا ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کی غربت' اس شخص کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اس کے معاملات بکھیر دے گا اور دنیا میں سے' اس کے پاس صرف اتنی ہی دنیا آئے گی' جو اس کے نصیب میں لکھی گئی ہوگی' اور جس شخص کی نیت آخرت ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا' اس کے معاملات کے حوالے سے' اس کی کفایت کرے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کی طرف آئے گی"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے الفاظ اور اس کے غریب الفاظ کی شرح' عبادت کے لئے فارغ ہونے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' اس حدیث کے الفاظ سماع کرنے سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

4917 - وَعَن عَمْرو بن عَوْف الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث أَبَا عُبَيْدَة بن الْجراح رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرين يَأْتِي بجزيتها فَقدم بِمَال من الْبَحْرين فَسمِعت الْأَنْصَار بقدوم أبي عُبَيْدَة فوافوا صَلَاة الْفجْر مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صلى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرف فتعرضوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِين رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أظنكم سَمِعْتُمْ أَن أَبَا عُبَيْدَة قدم بِشَيْءٍ من الْبَحْرين قَالُوْا أجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَبْشِرُوا وأملوا مَا يسركم فوَاللّٰهِ مَا الْفقر أخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِن أخْشَى أَن تبسط الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بسطت على من كَانَ قبلكُمْ فتنافسوها كَمَا تنافسوها فتهلككم كَمَا أهلكتهم-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم

❀❀ حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا تاکہ وہ وہاں سے جزیہ وصول کر کے لائیں' تو وہ بحرین سے مال لے کر آئے' جب انصار نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کے بارے میں سنا تو نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز میں زیادہ تعداد میں شریک ہوئے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی تو وہ

نبی اکرم ﷺ کے سامنے آئے' نبی اکرم ﷺ نے جب انہیں ملاحظہ کیا' تو آپ ﷺ مسکرا دیئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ تم نے یہ بات سن لی ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آیا ہے' ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم خوشخبری حاصل کرو اور اس چیز کی توقع رکھو جو تمہیں خوش کرے گی' اللہ کی قسم تم لوگوں کے بارے میں مجھے غربت کا اندیشہ نہیں ہے' مجھے اندیشہ یہ ہے کہ دنیا تم پر پھیلا دی جائے گی' جس طرح وہ تم سے پہلے والے لوگوں پر پھیلا دی گئی تھی اور تم لوگ اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے جس طرح وہ لوگ اس کی طرف راغب ہو گئے تھے اور پھر وہ تمہیں ہلاکت کا شکار کر دے گی' جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4918 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَخْشَى عَلَيْكُمُ الْفقر وَلٰكِن اَخْشَى عَلَيْكُمُ التكاثر وَمَا اَخْشَى عَلَيْكُمُ الْخطا وَلٰكِن اَخْشَى عَلَيْكُمُ التعمد . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے تم لوگوں کے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے میں کثرت کا اندیشہ ہے مجھے تمہارے بارے میں غلطی (سے کیے جانے والے گناہوں) کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ تمہارے بارے میں جان بوجھ کر کیے جانے والے کاموں کا اندیشہ ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4919 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يجاء بِابْن آدم كَاَنَّهُ بذج فَيُوْقف بَيْن يَدى الله فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ اَعطيتك وخولتك وأنعمت عَلَيْك فَمَاذَا صنعت فَيَقُوْلُ لَهٗ يَا رب جمعته وثمرته فتركته اَكثر مَا كَانَ فارجعني آتِك بِهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَيْنَ مَا قدمت فَيَقُوْلُ يَا رب جمعته وثمرته فتركته اَكثر مَا كَانَ فارجعني آتِك بِهٖ فَإِذَا عبد لم يقدم خيرا فيمضى بِهٖ اِلَى النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن اِسْمَاعِيل بن مُسْلِم وَهُوَ الْمَكِّيّ رَوَاهُ عَن الْحسن وَقَتَادَة وَقَالَ رَوَاهُ غير وَاحِد عَن الْحسن وَلَمْ يُسْنِدُوْهُ

قَوْلِهِ البذج بِبَاء مُوَحدَة مَفْتُوحَة ثُمَّ ذال مُعْجمَة سَاكِنة وجيم هُوَ ولد الضَّأْن وَشبه بِهٖ من كَانَ هٰذَا عمله لما يكون فِيْهِ من الصغار والذل والحقارة والضعف يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان کو لایا جائے گا' وہ بھیڑ کے بچے کی طرح ہو گا' اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: میں نے تمہیں عطا کیا' بہت کچھ دیا' تم پر نعمتیں کی تھیں' تو تم نے کیا کیا؟ وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے جمع کیا اور اس کا پھل کھایا اور پھر جتنا تھا اس سے زیادہ کر کے اسے چھوڑ آیا' تو مجھے واپس بھیج دے' میں اسے تیرے پاس لے

آتا ہوں' تو پروردگار اس سے فرمائے گا: وہ کہاں ہے؟ جو تم نے آگے بھیجا تھا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے جمع کیا اس کا پھل کھایا اور پھر اسے پہلے سے زیادہ کر کے چھوڑ آیا تو مجھے واپس کر دے' میں اسے تیرے پاس لے آتا ہوں' جب وہ بندہ کوئی بھلائی پیش نہیں کر سکے گا' تو اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا"۔

یہ روایت امام ترمذی نے اسماعیل بن مسلم کے حوالے سے نقل کی ہے' جو کمی ہے انہوں نے اس کے حوالے سے حسن بصری اور قتادہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: کئی حضرات نے اسے حسن بصری سے نقل کیا ہے' لیکن انہوں نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

لفظ بذج کا مطلب' بھیڑ کا بچہ ہے آدمی کو اس کے ساتھ تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ جس شخص کا عمل یہ ہوگا قیامت کے دن وہ ذلیل' حقیر اور کمزور ہوگا۔

4920 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابه فَقَالَ الْفقر تخافون اَوْ العوز أم تهمكم الدُّنْيَا فَإِن اللّٰه فاتح عَلَيْكُمْ فَارس وَالروم وتصب عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صبا حَتّٰى لَا يزيغكم بعد اَن زغتم اِلَّا هِيَ-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَاده بَقِيَّة . العوز بِفَتْح الْعين وَالْوَاو هُوَ الْحَاجة

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں غربت اور حاجت مندی کا اندیشہ ہے؟ یا تمہاری توجہ کا مرکز دنیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فارس اور روم کو تمہارے لئے فتح کر دے گا' اور دنیا تمہارے اوپر انڈیل دی جائے گی' یہاں تک کہ بعد میں تم لوگوں کو بھٹکانے والی چیز صرف یہی (دنیا) ہوگی"۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ ہے۔

لفظ "عوز" کا مطلب' حاجت ہے۔

4921 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَدوك الَّذِيْ إِن قتلته كَانَ لَكَ نورا وَإِن قتلك دخلت الْجَنَّة وَلَكِن اعدى عَدو لَك ولدك الَّذِيْ خرج من صلبك ثُمَّ أعدى عَدو لَك مَالك الَّذِيْ ملكت يَمِينك-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تمہارا (اصل) دشمن وہ نہیں ہے کہ جسے تم قتل کر دو تو یہ چیز تمہارے لئے نور کا باعث ہو' اور اگر وہ تمہیں قتل کر دے' تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ' بلکہ تمہارا سب سے بڑا دشمن' تمہاری اولاد ہے' جو تمہاری پشت سے نکلی ہے اور پھر تمہارا سب سے بڑا دشمن' تمہارا مال ہے' جس کے تمہارے ہاتھ مالک ہوتے ہیں"۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4922 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّيْطَان لَعنه اللّٰه لن يسلم مني صَاحب المَال من اِحْدَى ثَلَاث أغدو عَلَيْهِ بهن وأروح اَخذه من غير حلّه وانفاقه فِيْ غير حَقه وأحببه اِلَيْهِ فيمنعه من حَقه-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"شیطان' اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے' وہ یہ کہتا ہے: مالدار شخص مجھ سے نہیں بچ سکے گا' تین میں سے کوئی ایک صورت

ضرور ہوگی' میں صبح وشام اس کے پاس مال لے کے آؤں گا' اور وہ ناجائز طریقے سے اس مال کو حاصل کرے گا' یا پھر وہ اسے ناجائز طور پر خرچ کرے گا' یا پھر میں اس مال کو اس کے نزدیک محبوب کردوں گا اور وہ اس کا حق ادا نہیں کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4923 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ يُعْطِي النَّاس عطاء هم فَجَاءَهُ رجل فَاَعْطَاهُ الف دِرْهَم ثُمَّ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَهْلك من كَانَ قبلكُمُ الدِّيْنَار وَالدِّرْهَم وهما مهلكاكم - رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان کی تنخواہیں دے رہے تھے' ایک شخص ان کے پاس آیا' انہوں نے اسے ایک ہزار درہم دیئے' پھر یہ بات بتائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم سے پہلے لوگوں کو درہم و دینار نے ہلاکت کا شکار کردیا تھا' تو یہ دونوں تم لوگوں کو بھی ہلاکت کا شکار کرسکتے ہیں''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4924 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعت فِي الْجَنَّة فَرَاَيْت اكثر اَهلهَا الْفُقَرَاء واطلعت فِي النَّار فَرَاَيْت اكثر اَهلهَا الْاَغْنِيَاء وَالنِّسَاء .

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا' تو میں نے اہل جنت کی اکثریت' غریب لوگوں کی پائی اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو اہل جہنم کی اکثریت' خوشحال لوگوں اور خواتین کی پائی''۔ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4925 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جلس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْمِنْبَر وَجَلَسْنَا حوله فَقَالَ إِن مِمَّا اَخَاف عَلَيْكُمْ مَا يفتح اللّٰه عَلَيْكُمْ من زهرَة الدُّنْيَا وَزِينَتهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم فِيْ حَدِيْث

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد ہم بھی بیٹھ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی زیب وزینت کو تمہارے لئے کھول دے گا''۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

4926 - وَعَنْ اَبِيْ سِنَان الدُّؤَلِيّ اَنه دخل على عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِنْده نفر من الْمُهَاجرين الْاَوَّلين فَاَرسل عمر اِلَى سفط اُتِيَ بِه من قلعة الْعرَاق فَكَانَ فِيْهِ خَاتم فَاَخذه بعض بنيه فَاَدْخلهُ فِيْ فِيْهِ فانتزعه عمر مِنْهُ ثُمَّ بَكَى عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ من عِنْده لم تبْكي وَقد فتح اللّٰه عَلَيْك وَاَظهرَك على عَدوك وَاَقر عَيْنك فَقَالَ عمر سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تفتح الدُّنْيَا على اَحَد اِلَّا اَلْقى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَة والبغضاء اِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَاَنا اُشْفق من ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى

السفط بسين مُهْمَلَة وَفَاء مفتوحتين هُوَ شَيْء كالقفة اَوْ كالجوالق

❀❀ ابوسنان دؤلی بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت ان کے پاس مہاجرین اولین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صندوق منگوایا جسے عراق کے قلعے سے لایا گیا تھا' تو اس میں ایک انگوٹھی موجود تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے نے اسے پکڑ لیا اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے وہ چھڑائی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے' جو لوگ ان کے پاس موجود تھے انہوں نے دریافت کیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح نصیب کر دی ہے اور آپ کو آپ کے دشمن پر غلبہ عطا کر دیا ہے اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دی ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا:

''دنیا' جب بھی کسی شخص کے لئے کشادہ کی جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے' ان لوگوں کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دیتا ہے''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اور مجھے ان کے بارے میں' اس حوالے سے اندیشہ ہے۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بزار اور امام ابو یعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے۔

لفظ سفط' یہ ایک چیز ہوتی ہے' جو صندوق کی مانند ہوتی ہے۔

4927 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس اِذْ قَامَ اَعْرَابِی فِيْهِ جفَاء فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكلتنا الضبع فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غير ذٰلِكَ أخوف عَلَيْكُمْ حِيْن تصب عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا فيا لَيْت امتِیْ لَا تلبس الذَّهَب

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواة اَحْمد رُوَاة الصَّحِيْح

الضبع بضاد مُعْجمَة مَفْتُوحَة وباء مُوَحدَة مَضْمُومَة هِیَ السّنة المجدبة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' اسی دوران ایک دیہاتی وہاں آ کر کھڑا ہوا' جس کے مزاج میں سختی پائی جاتی تھی' اس نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ ہمیں قحط سالی کے موقعہ پر کھانا کھلائیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کے علاوہ چیز کے بارے میں' تمہارے بارے میں زیادہ اندیشہ ہے کہ تم پر دنیا کو انڈیل دیا جائے گا' اے کاش! میری امت سونا نہ پہنے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے امام احمد کے راوی صحیح کے راوی ہیں

لفظ ضبع کا مطلب قحط سالی والا سال ہے۔

4928 - وَعَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاص رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانَا لفتنة السَّرَّاء أخوف عَلَيْكُمْ من فتْنَة الضراء اِنَّكُمْ ابتليتم بفتنة الضراء فصبرتم وَاِن الدُّنْيَا حلوة خضرَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَفِيْه راو لم يسم وَبَقِيَّة رُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے تمہارے بارے میں تنگی کے فتنے کی بہ نسبت' خوشحالی کے فتنے کے حوالے سے زیادہ اندیشہ ہے' اگر تم لوگ تنگی کے فتنے

کی آزمائش میں مبتلا ہوئے تو تم صبر سے کام لے لو گے دنیا میٹھی اور سرسبز ہے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے اس میں ایک راوی ایسا ہے جس نام بیان نہیں ہوا اس کے باقی راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4929 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِي مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حرَّة بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَقْبلنَا اَحد فَقَالَ يَا اَبَا ذَر قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا يسرني اَن عِنْدِی مثل اَحد هٰذَا ذَهبا تمْضِي عَلَيْهِ ثَالِثَة وَعِنْدِی مِنْهُ دِيْنَار اِلَّا شَيْءٍ أرصده لدين اِلَّا اَن اَقُوْل فِیْ عباد اللّٰه هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَن يَمِينه وَعَن شِمَاله وَعَن خَلفه ثُمَّ سَار فَقَالَ اِن الْاَكْثَرين هم الأقلون يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَن يَمِينه وَعَن شِمَاله وَمَنْ خَلفه وَقَلِيل مَا هم ثُمَّ قَالَ لی مَكَانك لَا تَبْرَح حَتّٰى آتِيك..... الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم وَفِیْ لفظ لمُسْلِم قَالَ انْتَهَيْت اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالس فِیْ ظلّ الْكَعْبَة فَلَمَّا رَآنِیْ قَالَ هم الأخسرُوْنَ وَرب الْكَعْبَة قَالَ فَجِئْت حَتّٰى جَلَست فَلم اتقار اَن قُمْت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فدَاك اَبِیْ وَامی من هم قَالَ هم الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا من بَيْن يَدَيْهِ وَمَنْ خَلفه وَعَن يَمِينه وَعَن شِمَاله وَقَلِيل مَا هم ...الحَدِيْث

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مُخْتَصرًا: الْاَكْثَرُوْنَ هم الأسفلون يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَكَسبه من طيب

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا' اُحد پہاڑ ہمارے سامنے آیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر اس پر تین دن گزر جائیں' اور پھر ان میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچ جائے' البتہ اس چیز کا معاملہ مختلف ہے' جسے میں نے کسی قرض کی ادائیگی کے لئے رکھا ہو' میں یہ کروں گا کہ اللہ کے بندوں میں (اس سارے سونے کو) اس طرح اور اس طرح اور اس طرح (تقسیم کردوں گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف اور بائیں طرف' پیچھے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے (کثرت رکھنے والے) لوگ آخرت میں (اجر و ثواب کے حوالے سے) قلت والے ہوں گے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح کرتا ہے' یعنی اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف اور پیچھے (خرچ کرتا ہے) اور ایسے لوگ کم ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: تم اپنی جگہ پر رہنا' ہلنا نہیں' جب تک میں تمہارے پاس نہیں آتا"......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے' امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے کا شکار ہونے والے ہیں' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں آیا اور آ کے بیٹھ گیا' اُٹھنے سے پہلے میں نے عرض کی: یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان

ہوں' وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جن کے پاس (دنیا میں) مال زیادہ ہوتا ہے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح کرتا ہے' یعنی اپنے آگے پیچھے' دائیں بائیں (خرچ کرتا ہے) اور ایسے لوگ کم ہیں" الحدیث۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

"(دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت والے لوگ' قیامت کے دن نچلے طبقے کے ہوں گے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح اور اس طرح (اللہ کی راہ میں خرچ کرے) اور اس کی کمائی پاکیزہ (یعنی حلال) ہو"۔

4930 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِی مَعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نخل لبَعض اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَة هلك المكثرُوْنَ اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاث مَرَّات حثا بكفيه عَن يَمِينه وَعَن يسَاره وَمَنْ بَيْن يَدَيْهِ وَقَلِيل مَا هم ... الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ایک باغ میں چلتا ہوا جا رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اے ابو ہریرہ! کثرت والے لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح' اس طرح اور اس طرح کرے' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' یعنی کہ وہ دونوں ہاتھ بھر کر دائیں طرف بائیں طرف' آگے خرچ کرے' اور ایسے لوگ کم ہیں"......الحدیث

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور ان کے راوی ثقہ ہیں' امام ابن ماجہ نے بھی اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4931 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَولُونَ يَوْمَ الْقِيَامَة وَاِن الْاَكْثَرين هم الأسفلون اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَن يَمِينه وَعَن يسَاره وَمَنْ خَلفه وَبَيْن يَدَيْهِ ويحثي بثوبهٖ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاخْتِصَار :وَقَالَ فِیْ اَوله ويل لِلْمُشْرِكين

قَالَ الْحَافِظ وَفِیْ هٰذَا الْمَعْنى اَحَادِيْث كَثِيْرَة تَدور على هٰذَا الْمَعْنى اختصرناها

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہم (دنیا میں) بعد والے ہیں اور قیامت کے دن پہلے ہوں گے اور (قیامت کے دن) کثرت والے لوگ نیچے والے طبقے میں ہوں گے البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح اور اس طرح کرے' یعنی اپنے دائیں طرف بائیں طرف پیچھے اور آگے خرچ کرے وہ اپنے کپڑے میں بھر کر (چیزیں خرچ کرے)"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "مشرکین کے لئے بربادی ہے"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس مفہوم کی احادیث بہت زیادہ ہیں' جن سب کا مرکزی مضمون یہی ہے' تو ہم نے انہیں اختصار کے

ساتھ نقل کردیا ہے۔

4932 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ عني او سره اَن ينظر اِلَيّ فَلْيَنْظر اِلَى اَشْعَث شاحب مشمر لم يضع لبنة على لبنة وَلَا قَصَبَة على قَصَبَة رفع لَهُ علم فشمر اِلَيْهِ الْيَوْم الْمِضْمَار وَغدا السباق والغاية الْجنَّة اَو النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے بارے میں دریافت کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ وہ مجھے دیکھے تو اسے بکھرے ہوئے بالوں والے اس شخص کو دیکھ لینا چاہیے' جس کی رنگت تبدیل ہو چکی ہو اور وہ کمر ہمت باندھے ہوئے ہو اس نے کسی اینٹ پر اینٹ نہ رکھی ہو' کانے پر کانا نہ رکھا ہو' (یعنی گھر تعمیر نہ کیا ہو) جب اس کے لئے علم بلند کیا جائے' تو وہ پائینچے اوپر کر کے اس کی طرف دوڑ پڑے' آج کا دن تیاری کا دن ہے' اور کل کا دن آخری حد تک پہنچنے کا ہے' تو (آدمی کا انجام) یا جنت ہوگی' یا جہنم ہوگی''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4933 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشخير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقلوا الدُّخُول على الْاَغْنِيَاء فَاِنَّهُ اَحْرى اَن لَا تزدروا نعم اللّٰه عز وَجل -رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خوشحال لوگوں کے پاس کم جایا کرو کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہوگا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کمتر نہیں سمجھو گے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

فصل:

4934 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شبع آل مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَعَام ثَلَاثَة اَيَّام تباعا حَتّٰى قبض

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے' کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

4935 - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اَبُو حَازِم رَاَيْت اَبَا هُرَيْرَة يُشِير بِاُصْبُعِهِ مرَارًا يَقُوْلُ وَالَّذِي نفس اَبِي هُرَيْرَة بِيَدِهِ مَا شبع نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة اَيَّام تباعا من خبز حِنْطَة حَتّٰى فَارق الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے کئی مرتبہ اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رخصت ہو جانے تک' کبھی بھی مسلسل تین دن تک گندم کی روٹی نہیں کھائی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4936 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبيت اللَّيَالِي المتتابعة وَأَهله طاويا لَا يجدونَ عشَاء وَإِنَّمَا كَانَ أَكثر خبزهم الشّعير

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ مسلسل چند راتیں ایسی حالت میں بھی گزار دیتے تھے کہ انہیں رات کا کھانا نہیں ملتا تھا' اوران کی روٹی زیادہ تر' جو کی بنی ہوئی ہوتی تھی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4937 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت مَا شبع آل مُحَمَّد من خبز الشّعير يَوْمَيْنِ مُتَتَابعين حَتّٰى قبض رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم---رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک کبھی بھی جو کی روٹی مسلسل سیر ہو کر نہیں کھائی۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4938 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم قَالَت لقد مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شبع من خبز وزيت فِي يَوْم وَاحِد مرَّتَيْنِ

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک ہی دن میں' دو مرتبہ سیر ہو کر روٹی اور زیتون کا تیل نہیں کھایا۔

4939 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيّ قَالَ مَسْرُوق دخلت على عَائِشَة فدعت لي بِطَعَام فَقَالَت مَا أشبع فَأَشَاء أَن أبْكِي إِلَّا بَكَيْت قلت لم قَالَت أذكر الْحَال الَّتِي فَارق عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰه مَا شبع من خبز وَلحم مرَّتَيْنِ فِي يَوْم

❀❀ امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مسروق بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا اور فرمایا' کتنی سیر کرنے والی صورت حال ہے؟ اگر میں رونا چاہوں تو رو بھی سکتی ہوں' میں نے دریافت کیا وہ کیوں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے وہ حالت یاد آ گئی' جس حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے تھے' اللہ کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت' سیر ہو کر نہیں کھایا''۔

4940 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيّ قَالَت مَا شبع رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة مُتَوَالِيَة وَلَوْ شِئْنَا لشبعنا وَلكنه كَانَ يُؤثر على نَفسه

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا' اگر ہم چاہتے تو سیر ہو سکتے تھے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایثار سے کام لیتے تھے''۔

4941 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ناولت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كسرة من خبز شعير فَقَالَ لَهَا هٰذَا اَوّل طَعَام اكله ابوك مُنْذُ ثَلَاثَة اَيَّام

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد: فَقَالَ مَا هٰذِهِ فَقَالَت قرص خبزته فَلَمْ تطب نَفسِي حَتّٰى اَتَيْتُك بِهٰذِهِ الكسرة- فَقَالَ فَذكرهُ-رواتهما ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو کی روٹی کا ٹکڑا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ وہ پہلا کھانا ہے' جو تمہارے باپ نے تین دن میں کھایا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: روٹی کا ٹکڑا ہے' مجھے اس وقت تک تسلی نہیں ہوئی' جب تک میں یہ ٹکڑا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہیں آ گئی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے یہی حدیث ذکر کی ہے' ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

4942 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَام سخن فَاكل فَلَمَّا فرغ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا دخل بَطْنِي طَعَام سخن مُنْذُ كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سخن (نامی کھانا) لایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمالیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے میرے پیٹ میں اتنے' اتنے عرصے کے بعد سخن (نامی یہ مخصوص قسم کا کھانا) داخل کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4943 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دخل بعض حيطان الْاَنْصَار فَجعل يلتقط من التَّمْر وَيَاْكُل فَقَالَ لي يَا ابْن عمر مَا لَك لَا تَاْكُل قلت لَا اشتهيه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلٰكِنِّيْ اشتهيه وَهٰذِهِ صبح رَابِعَة مُنْذُ لم اذق طَعَاما وَلَوْ شِئْت لَدَعَوْت رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَاَعْطَانِيْ مثل ملك كسْرٰى وَقَيْصَر فَكيف بك يَا ابْن عمر اِذا بقيت فِيْ قوم يخبئون رزق سنتهمْ ويضعف الْيَقِين فَوَاللّٰهِ مَا برحنا حَتّٰى نزلت وكاين من دَابَّة لَا تحمل رزقها اللّٰه يرزقها وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْع الْعَلِيم (العنكبوت)- فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه لم يَاْمُرنِيْ بكنز الدُّنْيَا وَلَا بِاتِّبَاع الشَّهَوَات فَمن كنز دنيا يُرِيد بهَا حَيَاة بَاقِيَة فَاِن الْحَيَاة بيد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَلا وَاِنِّيْ لَا اكنز دِيْنَارا وَلَا درهما وَلَا اخبا رزقا لغد- رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ ہم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجوریں چن چن کر کھانے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عمر! کیا بات ہے تم کیوں نہیں کھاتے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اس کی خواہش نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن مجھے اس کی خواہش

محسوس ہو رہی ہے' کیونکہ یہ چوتھا دن ہے' میں نے کچھ نہیں کھایا' اگر میں چاہوں' تو میں اپنے پروردگار سے دعا کروں اور وہ مجھے کسریٰ اور قیصر' کی سی بادشاہی عطا کر دے' اے ابن عمر! اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تم ایسے لوگوں کے درمیان باقی رہ جاؤ گے' جو اپنا سال بھر کا رزق سنبھال کر رکھیں گے اور ان کا یقین کمزور ہوگا' راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! کچھ ہی دیر بعد یہ آیت نازل ہوگئی:

''کتنے ہی جانور ایسے ہیں؟ جو اپنا رزق نہیں اٹھاتے ہیں' اللہ تعالیٰ (انہیں) رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں بھی رزق عطا کرتا ہے اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کے خزانے' یا نفسانی خواہشات کی پیروی کا حکم نہیں دیا ہے' جو شخص دنیا میں خزانہ بنائے گا' اور وہ اس کے ذریعے باقی رہ جانے والی زندگی کا ارادہ رکھے گا' تو زندگی تو اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے خبردار! میں دینار یا درہم کا خزانہ نہیں بناؤں گا' اور نہ ہی کل کے لئے سنبھال کے رکھوں گا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

4944 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرض عَلَیَّ رَبِّی لیجعل لی بطحاء مَكَّةَ ذَهَبا قلت لَا يَا رب وَلَكِن اشبع يَوْمًا واجوع يَوْمًا وَقَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْو هٰذَا فَاِذَا جعت تضرعت اِلَيْكَ وذكرتك وَاِذَا شبعت شكرتك وحمدتك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من طَرِيْق عبيد الله بن زحر عَن عَلیّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنْهُ وَقَالَ حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے پروردگار نے مجھے یہ پیشکش کی کہ وہ میرے لئے مکہ کی پوری وادی کو سونے کا بنا دے' تو میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! بلکہ میں ایک دن سیر ہو کے رہوں گا' اور ایک دن بھوکا رہوں گا' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ' یا اس کے آس پاس ارشاد فرمائی اور یہ فرمایا:

''جب میں بھوکا ہوؤں گا' تو میں تیری بارگاہ میں گریہ وزاری کروں گا اور تجھے یاد کروں گا' اور جب میں سیر ہوؤں گا' تو تیرا شکر ادا کروں گا' اور تیری حمد بیان کروں گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے' علی بن یزید کے حوالے سے' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4945 - وَعَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الدُّنْيَا وَلَمْ يشْبع هُوَ وَلَا اَهله من خبز الشّعير . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے' حالانکہ آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے اہل خانہ نے' جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4946 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر بِقوم بَيْنَ اَيْدِيهِم شَاة مصلية فَدعوهُ فَاَبِیْ اَن يَاْكُل وَقَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الدُّنْيَا وَلَمْ يشْبع من خبز الشّعير-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ

مصلية اى مشوية

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری موجود تھی' اُن لوگوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی دعوت دی' تو انہوں نے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ دنیا سے یوں تشریف لے گئے کہ آپ ﷺ نے جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

لفظ مصلية سے مراد بھنی ہوئی ہے۔

4947 - وَرُوِيَ عَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شبع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْم شبعتين حَتّٰى فَارق الدُّنْيَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دنیا سے تشریف لے جانے تک' کبھی بھی ایک دن میں' دو مرتبہ سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4948 - وَرُوِيَ اَيْضًا عَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰه مَا شبع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غداء وعشاء حَتّٰى لَقِي اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک' کبھی بھی (ایک ہی دن میں) صبح و شام کا کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا"۔

4949 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مَا كَانَ يبْقى على مائدة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خبز الشّعير قَلِيل وَلَا كثير . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے دسترخوان پر جو کی روٹی بھی باقی نہیں رہی' تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4950 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ مَا رفعت مائدة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَيْن يَدي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا فضلَة من طَعَام قطّ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا اِلَّا انه قَالَ وَمَا رفع بَيْن يَدَيْهِ كسرة فضلا حَتّٰى قبض

اُن کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے' جب بھی دسترخوان اٹھایا گیا' تو ایسا کبھی نہیں ہوا' کہ اس پر کچھ کھانا بچ گیا ہو (یعنی اس پر اتنا کھانا ہوتا ہی نہیں تھا کہ وہ بچ جائے)۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''آپ ﷺ کے وصال فرمانے تک' کبھی بھی آپ ﷺ کے سامنے سے روٹی کا اضافی ٹکڑا نہیں اٹھایا گیا"۔

4951 - وللترمذى وَحسنه من حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ مَا كَانَ يفضل عَنْ اَهْل بَيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خبز الشعير

امام ترمذی نے یہ روایت نقل کی ہے جسے انہوں نے حسن قرار دیا ہے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس جو کی روٹی بھی اضافی نہیں بچتی تھی۔

4952 - وَعَن كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرايته متغيرا فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْت مَا لي أَرَاك متغيرا قَالَ مَا دخل جوفي مَا يدْخل جَوف ذَات كبد مُنْذُ ثَلَاث قَالَ فَذَهَبت فَإِذا يَهُودِيّ يسْقِي إبلا لَهُ فسقيت لَهُ على كل دلو بتمرة فَجمعت تَمرا فَأتيت بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من أَيْن لَك يَا كَعْب فَأَخْبَرته فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتحبني يَا كَعْب قلت بِأبي أَنْت نعم قَالَ إِن الْفقر أسْرع إِلَى من يحبني من السَّيْل إِلَى معادنه وَإنَّهُ سيصيبك بلَاء فَأعد لَهُ تجفافا قَالَ فَفَقدهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل كَعْب قَالُوْا مَرِيض فَخرج يمشي حَتَّى دخل عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أبشر يَا كَعْب فَقَالَت أمه هَنِيئًا لَك الْجنَّة يَا كَعْب فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من هَذِه المتألية على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قلت هِيَ أُمِّي يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ مَا يدْريك يَا أم كَعْب لَعَلَّ كَعْبًا قَالَ مَا لَا يَنْفَعهُ وَمنع مَا لَا يُغْنِيه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَا يحضرني الْآن إِسْنَاده إِلَّا أَن شَيخنَا الْحَافِظ أَبَا الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يَقُوْلُ إِسْنَاده جيد

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی کیفیت تبدیل دیکھی' تو عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں' کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو پریشان دیکھ رہا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دن سے میرے پیٹ میں کوئی ایسی چیز داخل نہیں ہوئی' جو کسی جاندار کے پیٹ میں داخل ہوتی ہے' راوی کہتے ہیں: میں گیا' میں نے ایک یہودی کو دیکھا' جو اپنے اونٹ کو پانی پلا رہا تھا' میں نے اس کے لئے پانی نکالنا شروع کیا' ہر ایک ڈول کا معاوضہ ایک کھجور طے پایا' میں نے وہ کھجوریں جمع کرنا شروع کیں اور پھر وہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے کعب! یہ تم نے کہاں سے حاصل کی ہیں؟ میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے کعب! کیا تم مجھ سے محبت رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں' جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے' اُس کی طرف غربت اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ آتی ہے' جتنی تیزی سے سیلابی پانی نشیبی علاقے کی طرف جاتا ہے' عنقریب تمہیں آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا' تو تم اس کے لئے تیاری کر کے رکھنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غیر موجود پایا' تو دریافت کیا: کعب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ بیمار ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود چل کر تشریف لے گئے اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے کعب! تم خوشخبری حاصل کرو! تو ان کی والدہ نے کہا: اے کعب! تمہیں جنت کی مبارک ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنے والی یہ خاتون کون ہے؟ (حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ میری والدہ ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب کی والدہ! تمہیں کیا معلوم؟ ہوسکتا ہے کہ کعب نے کوئی ایسی بات کہی ہو' جو اسے نفع نہ دیتی ہو' اور ایسی چیز روک لی ہو' جو اس کے پاس اضافی ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے البتہ ہمارے شیخ ابوالحسن فرماتے ہیں اس کی سند عمدہ ہے۔

4953 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لم يَأْكُل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على خوان حَتّٰى مَاتَ وَلَمْ يَأْكُل خبزًا مرققا حَتّٰى مَاتَ-وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَلَا راى شَاة سميطا بِعَيْنِه قطّ-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال تک کبھی بھی چوکی پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھایا اور آپ ﷺ نے اپنے وصال تک کبھی بھی پتلی روٹی نہیں کھائی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے اپنی آنکھوں کے ذریعے کبھی بھی بکری کا بھنا ہوا بچہ (یعنی اس کا گوشت) نہیں دیکھا۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4954 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يواسي النَّاس بِنَفسِهِ حَتّٰى جعل يرقع إِزَاره بِالْأدمِ وَمَا جمع بَيْن غداء وعشاء ثَلَاثَة أَيَّام وَلَاء حَتّٰى لحق بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الْجُوع مُرْسلا

حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی ذات کے حوالے سے لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے تھے آپ ﷺ اپنے لباس پر چمڑے کا پیوند لگالیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک کبھی بھی مسلسل تین دن تک آپ ﷺ کے ہاں صبح اور شام کا کھانا اکٹھا نہیں ہوا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الجوع میں مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4955 - وَعَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا راى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النقي من حِيْن ابتعثه اللّٰه تَعَالٰى حَتّٰى قَبضه اللّٰه فَقيل هَلْ كَانَ لكم فِيْ عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منخل قَالَ مَا راى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منخلا من حِيْن ابتعثه اللّٰه حَتّٰى قَبضه اللّٰه فَقيل فَكيف كُنْتُمْ تَأْكُلُوْنَ الشّعير غير منخول قَالَ كُنَّا نطحنه وننفخه فيطير مَا طَار وَمَا بَقِي ثريناه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ النقي هُوَ الْخبز الْاَبْيَض الْحوَارِي

ثريناه بثاء مُثَلّثَة مَفْتُوحَة وَرَاء مُشَدّدَة بعدهَا مثناة ثُمَّ نون اَي بللناه وعجناه

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو مبعوث کیا اس وقت سے لے کر آپ ﷺ کے وصال تک آپ ﷺ نے کبھی بھی چھنا ہوا آٹا نہیں دیکھا حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کیا آپ لوگوں کے پاس نبی کرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چھاننیاں نہیں ہوتی تھیں؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی بعثت سے لے کر اپنے وصال تک کبھی بھی چھانی نہیں دیکھی حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: پھر آپ لوگ چھانے بغیر جو کیسے کھاتے تھے؟ انہوں نے بتایا: ہم انہیں پیس لیتے تھے اور پھر ہم اس پر پھونک مارتے تھے جس نے اڑنا ہوتا تھا وہ اڑ جاتا تھا جو باقی بچ جاتا تھا ہم اسے گوندھ لیتے تھے۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ نقی کا مطلب وہ روٹی ہے جو سفید ہو اور پتلی ہو۔ لفظ ثرینہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم اسے گیلا کر کے گوندھ لیتے تھے۔

4956 - وَرُوِیَ عَنْ اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّهَا غربلت دَقِیقًا فصنعته للنبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رغیفا فَقَالَ مَا هذَا قَالَت طَعَام نصنعه بأرضنا فَاَحْبَبْت اَن اصنع لَكَ مِنْهُ رغيفا فَقَالَ ردیه فِیْهِ ثُمَّ اعجنیه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِی الدُّنْیَا فِی كتاب الْجُوْع وَغَیْرهمَا

سیدہ اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ ہم نے آٹا گوندا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے روٹی تیار کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ وہ کھانا ہے جو ہم اپنے علاقے میں بنایا کرتے ہیں تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں آپ کے لئے اس کی روٹی بناؤں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے واپس لے جاؤ! اور پھر اس کا آٹا گوندھ لو۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور ابن ابودنیا نے کتاب "الجوع" میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4957 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ لم يكن ينخل لرَسُوْلِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّقِيق وَلَمْ يكن لَهُ اِلَّا قَمِيص وَاحِد - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِيرِ وَالأوسط

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آٹا چھنوایا نہیں کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف ایک ہی قمیص ہوا کرتی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4958 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ الستم فِی طَعَام وشراب مَا شِئْتُمْ لقد رَاَيْت نَبِيكُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يجد من الدقل مَا يمْلَأ بَطْنه - رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ اب اس حالت میں نہیں ہو کہ تم لوگ جو چاہو کھا پی لیتے ہو؟ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ ان کے پاس عام قسم کی کھجوریں بھی اتنی نہیں ہوتی تھیں کہ ان کا پیٹ بھر دیں۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4959 - وَفِی رِوَايَةٍ لمُسْلِم عَنِ النُّعْمَان قَالَ ذكر عمر مَا اَصَاب النَّاس من الدُّنْيَا فَقَالَ لقد رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يظل الْيَوْم يلتوی مَا يجد من الدقل مَا يمْلَأ بَطْنه

الدقل بدال مُهْملَة وقاف مفتوحتين هُوَ رَدِیء التَّمْر

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ لوگوں کو کتنی دنیا نصیب ہو چکی ہے اور پھر یہ بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارا دن بھوکے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عام قسم کی کھجوریں بھی اتنی نہیں ملیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ بھر جاتا۔

لفظ دقل کا مطلب عام قسم کی کھجوریں ہیں۔

4960 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ اِن كَانَ ليمر بآل رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَهِلّة مَا يسرج فِی بَيت اَحَد مِنْهُم سراج وَلَا يُوْقد فِيْهِ نَار اِن وجدوا زيتا ادهنوا بِهِ وَاِن وجدوا ودكا اكلوه

رَوَاهُ اَبُو يعلی وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عُثْمَان بن عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیّ وَقد وثق

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے گھروالوں پر تین چاند گزر جاتے تھے اور اس دوران آپ ﷺ کے گھر میں نہ تو کبھی چراغ روشن ہوا ہوتا تھا اور نہ ہی کبھی آگ روشن ہوئی ہوتی تھی اگر انہیں زیتون کا تیل مل جاتا تھا تو وہ اسے لگا لیتے تھے اور اگر چربی مل جاتی تھی تو اسے کھا لیتے تھے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف عثمان بن عطاء خراسانی کا معاملہ مختلف ہے اسے بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

4961 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ارسل اِلَيْنَا آل اَبِيْ بكر بقائمة شَاة لَيْلًا فَاَمْسكت وَقطع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ فَاَمْسك رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقطعت قَالَ فَتَقُوْلُ لِلَّذِي تحدثه هٰذَا على غير مِصْبَاح . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد: فَقُلْتُ يَا اُم الْمُؤْمِنِيْنَ على مِصْبَاح قَالَتْ لَو كَانَ عندنَا دهن غير مِصْبَاح لأكلناه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے رات کے وقت ہماری طرف پایہ بھیجا تو میں نے اسے پکڑا اور نبی اکرم ﷺ نے اس کو کاٹا (راوی کہتے ہیں: شاید یہ الفاظ ہیں) کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے پکڑا اور میں نے اسے کاٹا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سامع کو یہ بات بتائی کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت گھر میں چراغ نہیں ہوتا تھا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"میں نے عرض کی: اے اُمّ المومنین! کیا چراغ نہیں تھا؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر ہمارے پاس چراغ کے علاوہ تیل ہوتا تو ہم اسے کھا ہی لیتے"۔

4962 - وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَقول وَاللهِ يَا ابْن اُخْتِيْ اِن كُنَّا لننظر اِلَى الْهِلَال ثُمَّ الْهِلَال ثُمَّ الْهِلَال ثَلَاثَة اَهلة فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا اوقد فِيْ اَبْيَات رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَار قُلْتُ يَا خَالَة فَمَا كَانَ يعيشكم قَالَتْ الأسودان التَّمر وَالْمَاء اِلَّا انه قد كَانَ لرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جيران من الْاَنْصَار وَكَانَت لَهُمْ منايح فَكَانُوْا يرسلون اِلَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَلْبَانهَا فيسقيناه - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ کی قسم اے میرے بھانجے! بعض اوقات ہم ایک پہلی کا چاند دیکھتے تھے پھر اگلا دیکھ لیتے تھے پھر اس سے اگلا دیکھ لیتے تھے یعنی دو ماہ میں تین چاند دیکھ لیتے تھے اور اس دوران نبی اکرم ﷺ کے گھروں میں (کھانے پکانے کے لئے) آگ نہیں جلی ہوتی تھی میں نے دریافت کیا: خالہ جان پھر آپ لوگوں کا گزارہ کیسے ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزوں کے ذریعے کھجور اور پانی البتہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے ان

4962- صحیح مسلم - کتاب الزهد والرقائق' حدیث: 5394' صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر ما کان فیه آل المصطفی صلی الله علیه وسلم من - حدیث: 6439' سنن ابن ماجه - کتاب الزهد' باب معیشة آل محمد صلی الله علیه وسلم - حدیث: 4143' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الهبات' باب التحریض علی الهبة والهدیة صلة بین الناس - حدیث: 11160

کے پاس جانور ہوتے تھے وہ ان کا دودھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیتے تھے تو نبی اکرم ﷺ وہ ہمیں پینے کے لئے دے دیتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4963 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ من حَدثكُمْ انا كُنَّا نشبع من التَّمْر فَقَدْ كذبكم فَلَمَّا افْتتح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَة اصبنَا شَيْئاً من التَّمْر والودك-رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷝ بیان کرتی ہیں: جو شخص تمہیں یہ بات بیان کرے کہ ہم لوگ سیر ہو کر کھجوریں کھا لیا کرتے تھے تو وہ شخص تمہارے ساتھ غلط بیانی کرے گا' جب نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کو فتح کیا' تو ہمیں کچھ کھجوریں اور چربی ملی تھی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4964 - وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْع ورفعنا ثيابنا عَن حجر حجر على بطوننا فَرفع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن حجرين-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوطلحہ ﷜ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی' ہم نے اپنے کپڑے ہٹائے اور دکھایا کہ ہمارے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے کپڑا اٹھایا' تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4965 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جِئْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدته جَالِسا وَقد عصب بَطْنه بعصابة فَقُلْتُ لبَعض اَصْحَابه لم عصب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنه فَقَالُوْا من الْجُوْع فَذَهَبت اِلٰى اَبِيْ طَلْحَة وَهُوَ زوج أم سليم فَقُلْتُ يَا أبتاه قد رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عصب بَطْنه بعصابة فَسَاَلت بعض اَصْحَابه فَقَالُوْا من الْجُوْع فَدخل اَبُوْ طَلْحَة على اُمِّي فَقَالَ هَلْ من شَيْءٍ فَقَالَت نَعَمْ عِنْدِي كسر من خبز وتمرات فَاِن جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحده أشبعناه وَاِن جَاءَ آخر مَعَه قل عَنْهُم. فَذكر الحَدِيْث- رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس ﷜ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ ﷺ کو تشریف فرما پایا' آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا تھا' میں نے آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے پیٹ پر کپڑا کیوں باندھا ہوا ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: بھوک کی وجہ سے' میں حضرت ابوطلحہ ﷜ کے پاس گیا' جو سیدہ اُمّ سلیم ﷝ کے شوہر تھے (یعنی حضرت انس ﷜ کے سوتیلے والد تھے)۔ میں نے کہا: اے ابا جان! میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا ہے' میں نے آپ ﷺ کے بعض اصحاب سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: ایسا بھوک کی وجہ سے ہے' تو حضرت ابوطلحہ ﷜ میری والدہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: کوئی چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میرے پاس روٹی کے ٹکڑے ہیں اور کھجوریں ہیں' اگر نبی اکرم ﷺ اکیلے ہمارے پاس تشریف لے آئیں' تو ہم آپ ﷺ کو سیر ہو کر کھانا کھلا دیں گے اور اگر آپ ﷺ کے ساتھ کوئی شخص آ گیا' تو کھانا تھوڑا ہو جائے گا''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4966 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم وَجِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام على الصَّفَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جِبْرِيْل وَالَّذِي بَعثك بِالْحَقِ مَا أَمْسَى لآل مُحَمَّد سفة من دَقِيق وَلَا كف من سويق فَلَمْ يكن كَلَامه بِأَسْرع من أَن سمع هدة من السَّمَاء أفزعته فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمر اللّٰه الْقِيَامَة أَن تقوم قَالَ لَا وَلَكِن أَمر إِسْرَافِيل فَنزل إِلَيْك حِين سمع كلامك فَأَتَاهُ إِسْرَافِيل فَقَالَ إِن اللّٰه سمع مَا ذكرت فبعثني إِلَيْك بمفاتيح خَزَائِن الأَرْض وَأَمرنِي أَن أعرض عَلَيْك أَن أسير مَعَك جبال تهَامَة زمردا وياقوتا وذهبا وَفِضة فعلت فَإِن شِئْت نَبيا ملكا وَإِن شِئْت نَبيا عبدا فَأَوْمأ إِلَيْهِ جِبْرِيْل أَن تواضع فَقَالَ بل نَبيا عبدا ثَلَاثًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزُّهْد وَغَيْره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام صفا پہاڑ پر موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! اس ذات کی قسم جس نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا ہے' محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس شام کے وقت تھوڑا سا آٹا' یا مٹھی بھر جو بھی نہیں تھے' ابھی آپ ﷺ کی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ اسی دوران آپ ﷺ نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی جو پریشان کن تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے قیامت کو قائم ہونے کا حکم دے دیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جی نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیا ہے انہوں نے جب آپ ﷺ کا کلام سنا' تو وہ اتر کر آپ کی طرف آ رہے ہیں' حضرت اسرافیل علیہ السلام آپ ﷺ پاس آئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو سن لیا ہے' جو آپ نے ذکر کی ہے' تو اس نے مجھے زمین کے خزانوں کی چابیوں کے ہمراہ' آپ کی طرف بھیجا ہے اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں آپ کے سامنے یہ پیشکش رکھوں کہ میں آپ کے ہمراہ' تہامہ کے پہاڑ زمرد' یاقوت' سونے اور چاندی کے بنا کر چلا دوں گا' تو میں ایسا بھی کر لیتا ہوں' اور اگر آپ چاہیں' تو ''بادشاہ'' نبی بن جائیں اور اگر آپ چاہیں' تو ''عبد'' نبی بنیں' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں' تو نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا: ''میں ''عبد'' نبی بنوں گا'' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

4967 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه مُخْتَصرًا من حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَة وَلَفظه قَالَ جلس جِبْرِيْل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنظر إِلَى السَّمَاء فَإِذا ملك ينزل فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْل هَذَا الْملك مَا نزل مُنْذُ خلق قبل السَّاعَة فَلَمَّا نزل قَالَ يَا مُحَمَّد أَرسلنِي إِلَيْك رَبك أملكا أجعلك أم عبدا رَسُولا قَالَ لَهُ جِبْرِيْل تواضع لِرَبِّك يَا مُحَمَّد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بل عبدا رَسُولا

❀❀ امام ابن حبان نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں' مختصر روایت کے طور پر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا' تو ایک فرشتہ نیچے اتر رہا تھا' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: جب سے یہ فرشتہ پیدا ہوا ہے' اس وقت سے لے کر اب تک یہ کبھی بھی

نازل نہیں ہوا' جب وہ فرشتہ اُتر آیا' تو اس نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ! آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ آپ دوصورتوں میں سے ایک کو اختیار کرلیں' (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) یا تو میں آپ کو بندہ رسول بنادیتا ہوں' یا آپ بادشاہ بن جائیں؟

تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ سے کہا: آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں تواضع اختیار کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ میں "عبد" رسول بنتا ہوں۔

4968 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتيت بمقاليد الدُّنْيَا على فرس أبلق على قطيفة من سندس -رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک ابلق گھوڑے پر سندس کے کپڑے میں دُنیا کی چابیاں میرے پاس لائی گئیں"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

4969 - وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقدح فِيْهِ لبن وَعسل فَقَالَ شربتين فِيْ شربة وادمين فِيْ قدح لَا حَاجَة لي بِهِ اما إِنِّيْ لَا أَزعم أَنه حرَام وَلَكِن اكره أَن يسألني اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَن فضول الدُّنْيَا يَوْم الْقِيَامَة أتواضع لله فَمَنْ تواضع لله رَفعه اللّٰه وَمَنْ تكبر وَضعه اللّٰه وَمَنْ اقتصد اغناه اللّٰه وَمَنْ اكثر ذكر الْمَوْت احبه اللّٰه -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا' جس میں دودھ اور شہد موجود تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: دوقسم کے مشروب' ایک ہی جگہ اکٹھے ہوگئے ہیں' دوقسم کی چیزیں ایک ہی پیالے میں ہیں' مجھے اس کی حاجت نہیں ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ یہ حرام ہے' لیکن میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ مجھ سے دنیا میں ہونے والی فضول خرچی کے بارے میں حساب نہ لے' میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تواضع اختیار کرتا ہوں' جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے' اور جو شخص بڑائی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے پست کردیتا ہے' جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے' اللہ اُسے خوشحال کردیتا ہے اور جو شخص موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4970 - وَعَنْ سلمى امْرَاَة اَبِيْ رَافع قَالَت دخل عَلَيَّ الْحسن بن عَلِيّ وَعبد اللّٰه بن جَعْفَر وَعبد اللّٰه بن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم فَقَالُوْا اصنعي لنا طَعَاما مِمَّا كَانَ يعجب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أكله فَقَالَت يَا بني لَا تشتهونه الْيَوْم فَقُمْت فَاَخَذت شَعِيرًا فطحنته ونسفته وَجعلت مِنْهُ خبزة وَكَانَ أدمه الزَّيْت وَنثرت عَلَيْهِ الفلفل فقربته إِلَيْهِم وَقلت كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحب هٰذَا -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میرے ہاں تشریف لائے اور انہوں نے یہ فرمائش کی: کیا آپ ہمارے لئے وہ کھانا تیار کریں گی؟ جو نبی اکرم ﷺ کھانا پسند کرتے تھے' تو اس خاتون نے کہا: اے میرے بیٹو! تم آج اس کی خواہش نہ کرو' پھر میں اُٹھی' جو لے کر انہیں پیسا' انہیں صاف کیا اور ان کی روٹی بنائی اور اس کے ساتھ زیتون کے تیل کا سالن رکھا' اور اس

پر مرچیں چھڑک دیں وہ میں نے ان لوگوں کے سامنے رکھا اور میں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ اسے پسند کرتے تھے۔
یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4971 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد اخفت فِي اللّٰه وَمَا يخاف اَحد وَلَقد اوذيت فِي اللّٰه وَمَا يُؤْذى اَحد وَلَقد اَتَت عَلَيّ ثَلَاثُوْنَ من بَيْن يَوْم وَلَيْلَة وَمَا لي ولبلال طَعَام يَأْكُلهُ ذُوْ كبد اِلَّا شَيْءٌ يواريه اِبط بِلَال

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَمعنى هٰذَا الحَدِيْث حِيْن خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبا من مَكَّة وَمَعَهُ بِلَال اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَال من الطَّعَام مَا يحمل تَحت اِبطه..... انْتهى

❀❀ حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے جتنا خوف زیادہ کیا گیا ہے' اتنا کسی اور کو خوف زدہ نہیں کیا جائے گا' مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے جتنی اذیت پہنچائی گئی ہے' اتنی اذیت کسی اور کو نہیں پہنچائی جائے گی' مجھ پر تیس دن ایسے بھی گزرے ہیں کہ میرے اور بلال کے لئے' کھانے کے لئے کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی تھی' جسے کوئی جاندار کھا سکے' صرف وہ چیز ہوتی ہے' جو بلال کی بغل میں آسکتی تھی۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال ؓ بھی تھے' تو حضرت بلال ؓ کے پاس کھانے کے لیے اتنی سی چیز تھی' جو ان کی بغل کے نیچے رکھی جاسکتی تھی..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4972 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَام رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على حَصِير فَقَامَ وَقد اثر فِيْ جنبه قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو اتخذنا لَك وطاء فَقَالَ مَا لي وللدنيا مَا اَنا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كراكب اسْتَظل تَحت شَجَرَة ثُمَّ رَاح وَتركهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه: قَالَ دخلت على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ غرفَة كَاَنَّهَا بَيت حمام وَهُوَ نَائِم على حَصِير قد اثر بجنبه فَبَكَيْت فَقَالَ مَا يبكيك يَا عبد اللّٰه قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كسْرى وَقَيْصَر يطؤون على الْخَزّ والديباج وَالْحَرِيْر وَاَنْت نَائِم على هٰذَا الْحَصِير قد اثر بجنبك قَالَ فَلَا تبك يَا عبد اللّٰه فَاِن لَهُمُ الدُّنْيَا وَلنَا الْاٰخِرَة وَمَا اَنا وَالدُّنْيَا وَمَا مثلي وَمثل الدُّنْيَا اِلَّا كَمثل رَاكب نزل تَحت شَجَرَة ثُمَّ سَار وَتركهَا

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب بِنَحْوِ الطَّبَرَانِيّ

قَوْله كَاَنَّهَا بَيت حمام هُوَ بتَشْدِيد الْمِيم وَمَعْنَاهُ اَن فِيهَا من الْحر وَالْكرب كَمَا فِيْ بَيت الْحمام

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ چٹائی پر سو گئے جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کے پہلو پر اس کا نشان موجود تھا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اپنے لئے بچھونا استعمال کریں تو مناسب ہوگا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میں تو دنیا میں ایک سوار کی طرح ہوں جو کسی درخت کے سائے میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرتا ہے اور پھر اُسے وہیں چھوڑ جاتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت بالا خانے میں موجود تھے جو کسی حمام کی طرح کا تھا آپ ﷺ چٹائی پر سوئے ہوئے تھے جس کا نشان آپ ﷺ پر لگ گیا تھا میں رونے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کسریٰ اور قیصر تو ریشم دیباج اور حریر پر رہتے ہیں اور آپ اس چٹائی پر سوئے ہوئے تھے جس کا نشان آپ ﷺ کے پہلو پر لگ گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم نہ رو! کیونکہ اُن (کافر) لوگوں کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہوگی میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی مثال اُس سوار کی طرح ہے جو کسی درخت کے نیچے پڑاؤ کرتا ہے اور پھر اُسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہو جاتا ہے"۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں امام طبرانی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ کہ "جو کسی حمام کی طرح تھا" اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں گرمی اور پریشانی پائی جاتی تھی جس طرح حمام میں پائی جاتی ہے۔

4973 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهِ عمر وَهُوَ على حَصِير قد أثر فِي جنبه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو اتَّخذت فراشا أوثر من هٰذَا فَقَالَ مَا لي وللدنيا مَا مثلي وَمثل الدُّنْيَا إِلَّا كراكب سَار فِي يَوْم صَائِف فاستظل تَحت شَجَرَة سَاعَة ثُمَّ رَاح وَتركهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ اس وقت چٹائی پر آرام فرما تھے جس کا نشان آپ ﷺ کے پہلو پر لگ چکا تھا انہوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! اگر آپ کوئی بچھونا استعمال کریں تو یہ نشان نہیں لگے گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی مثال اُس سوار کی طرح ہے جو ایک گرم دن میں سفر کر رہا ہوتا ہے اور پھر گھڑی بھر کے لئے کسی درخت کے سائے میں رک جاتا ہے اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہو جاتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

4974 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ حَدثنِي عمر بن الْخطاب قَالَ دخلت على رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ على حَصِير قَالَ فَجَلَست فَإِذا عَلَيْهِ إِزَاره وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيره وَإِذا الْحَصِير قد أثر فِي جنبه وَإِذا أَنا بقبضة من شعير نَحْو الصَّاع وقرظ فِي نَاحيَة فِي الغرفة وَإِذا إهاب مُعَلّق فابتدرت عَيْنَايَ فَقَالَ مَا يبكيك يَا

ابن الخطاب فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا لِي لَا ابكي وَهٰذَا الحصير قد اثر فِي جنبك وَهٰذِهٖ خزائنك لا ارى فِيهَا إِلَّا مَا ارى وَذَاكَ كسرى وَقَيْصَر فِي الثِّمَار والانهار وَانت نَبِيَّ اللّٰهِ وصفوته وَهٰذِهٖ خزائنك فَقَالَ يَا ابن الخطاب اما ترضى اَن تكون لنا الآخِرَة وَلَهُمُ الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفظه: قَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنت على رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدخلت عَلَيْهِ فِي مشربة وَانه لمضطجع على خصفة اِن بعضه لعلى التُّرَاب وَتَحت رَاسه وسَادَة محشوة ليفا وَاِن فَوق رَاسه لإهابا عطنا وَفِي نَاحيَة الْمشربَة قرظ فَسلمت عَلَيْهِ فَجَلَست فَقلتُ انت نَبِيَّ اللّٰهِ وصفوته وكسرى وَقَيْصَر على سرر الذَّهَب وفرش الديباج وَالْحَرِير فَقَالَ أُولَئِكَ عجلت لَهُمْ طَيِّبَاتهمْ وَهِي وشيكة الِانْقِطَاع وَاِنَّا قوم اخرت لنا طيباتنا فِي آخرتنا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه عَنْ انس اَن عمر دخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر نَحوه

الْمشربَة بِفَتْح الْمِيم وَالرَّاء وبضم الرَّاء اَيْضًا هِيَ الغرفة وشيكة الِانْقِطَاع اَي سريعة الِانْقِطَاع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی:

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چٹائی پر آرام فرما تھے' میں بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت صرف تہبند باندھا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر اور کوئی لباس نہیں تھا' اور چٹائی کا نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر لگ چکا تھا' اور وہاں کچھ جو پڑے ہوئے تھے' جو ایک صاع کے قریب تھے' اور کمرے کے ایک کونے ایک کھال پڑی ہوئی تھی اور کچھ کھالیں لٹکی ہوئی بھی تھیں' میری آنکھوں میں آنسو آگئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے خطاب کے صاحبزادے! تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں؟ جبکہ اس چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیا ہے' اور یہ ساری چیزیں ہیں' جو مجھے نظر آرہی ہیں (اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے) جبکہ کسریٰ اور قیصر' پھلوں میں اور شہروں میں موجود ہیں' اور آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں' اور آپ کا ساز و سامان صرف یہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے خطاب کے صاحبزادے! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ ہمیں آخرت نصیب ہو اور انہیں دنیا مل جائے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالا خانے میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کا کچھ حصہ مٹی پر بھی تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے نیچے جو تکیہ تھا' اس میں پتے بھرے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کچھ کھالیں لٹکی ہوئی تھیں' بالا خانے کے ایک کونے میں کچھ پتے پڑے ہوئے تھے' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور بیٹھ گیا' میں نے عرض کی: آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں' جبکہ کسریٰ اور قیصر' تو سونے کے پلنگوں' دیباج اور ریشم کے بچھونوں پر رہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں ان کی نعمتیں جلدی مل گئی ہیں' اور یہ عنقریب منقطع ہو جائیں گی' اور ہم وہ لوگ ہیں کہ ہماری نعمتیں ہمارے لئے آخرت میں تیار رکھی گئی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

لفظ مشربہ کا مطلب بالا خانہ ہے لفظ شیکہ الانقطاع کا مطلب جلدی سے منقطع ہونے والی چیز ہے۔

4975 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيْرٌ مزمل بالبردى عَلَيْهِ كساء أسود قد حشوناه بالبردى فدخل اَبُوْ بَكْرٍ وَّعمر عَلَيْهِ فَإِذَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِم عَلَيْهِ فَلَمَّا رآهما استوى جَالِسا فَنظر فَإِذَا اثر السرير فِيْ جنب رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعمر رضوَان اللّٰه عَلَيْهِمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُؤْذِيك خشونة مَا نرى من فراشك وسريرك وَهٰذَا كسْرى وَقَيْصَر على فرَاش الْحَرِيْر والديباج فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تقولا هٰذَا فَإِن فرَاش كسْرى وَقَيْصَر فِي النَّار وَان فِرَاشِي وسريري هٰذَا عاقبته إِلَى الْجنَّة . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من رِوَايَة الْمَاضِي بن مُحَمَّد

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پلنگ تھا' جس پر چادر ڈالی جاتی تھی' جس پر ایک سیاہ چادر ہوتی تھی' ہم نے اسے بردی سے بھرا ہوا تھا' ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سو رہے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کو ملاحظہ فرمایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر تشریف فرما ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر پلنگ کا نشان بن گیا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس کی سختی آپ کو تکلیف نہیں پہنچاتی؟ یہ جو آپ کا بچھونا ہے اور جو آپ کا پلنگ ہے' یہ ہمیں نظر آ رہا ہے' جبکہ قیصر اور کسریٰ دیباج پر رہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم دونوں یہ بات نہ کہو' کسریٰ اور قیصر کے بچھونے جہنم میں جائیں گے اور میرے اس بچھونے اور پلنگ کا انجام جنت ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ماضی بن محمد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4976 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فرَاش رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ينَام عَلَيْهِ أدما حشوه لِيف

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر پر سوتے تھے' وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا' جس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

4977 - وَفِيْ رِوَايَة: كَانَ وساد رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يتكيء عَلَيْهِ من ادم حشوه لِيف رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس تکیے پر ٹیک لگاتے تھے' وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا' جس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4978 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دخلت عَلَيّ امْرَأَة من الْاَنْصَار فرات فرَاش رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطيفة مثنية فَبعثت اِلَيّ بفراش حشوه الصُّوف فَدخل عَلىّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَة قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانَة الْاَنْصَارِيَّة دخلت فرات فراشك فَذَهَبت فَبعثت اِلَيّ بِهٰذَا فَقَالَ رديه يَا عَائِشَة فَوَاللّٰهِ لَو شِئْت لأجرى اللّٰه معي جبال الذَّهَب وَالْفِضَّة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من رِوَايَة عباد بن عباد المهلبي عَن مجالد بن سعيد

❀❀ سیّدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک عورت میرے ہاں آئی' اس نے نبی اکرم ﷺ کے بستر کو دیکھا کہ وہ دہری چادر کا بنا ہوا تھا' تو اس نے میری طرف ایک بچھونا بھجوائی' جس کے اندر روئی بھری ہوئی تھی' نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے عائشہ! یہ کہاں سے آئی ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت میرے ہاں آئی تھی' اس نے آپ کا بستر دیکھا' تو وہ گئی' اور اس نے یہ بستر مجھے بھجوا دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اے عائشہ! یہ اسے واپس کر دو! اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں' تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑوں کو چلانا شروع کر دے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے' عباد بن عباد مہلبی کی' مجالد بن سعید سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4979 - وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب عَن ابْنِ فُضَيْل عَن مجالد عَن يحيى بن عباد عَن امْرَاَة من قَومهم لم يسمها قَالَت دخلت على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فمسست فرَاش رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ خشن وَاِذَا دَاخله بردى اَو ليف فَقُلْتُ يَا أم الْمُؤْمِنِيْنَ اِن عِنْدِي فراشا أحسن من هٰذَا وألين فَذكره أطول مِنْهُ

❀❀ یہ روایت ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں ابن فضیل کے حوالے سے' مجالد کے حوالے سے' یحییٰ بن عباد کے حوالے سے' اُن کی قوم کی ایک خاتون کے حوالے سے نقل کی ہے' جس خاتون کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں سیّدہ عائشہ ﷞ کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے نبی اکرم ﷺ کے بچھونے کو چھوا' تو وہ کھردرا تھا' اور اس کے اندر پتے بھرے ہوئے تھے' میں نے کہا: اے اُمّ المؤمنین! ہمارے پاس ایک بچھونا ہے' جو اس سے زیادہ عمدہ اور زیادہ نرم ہے''۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذرا طوالت کے ساتھ نقل کی ہے۔

4980 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لبس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّوف واحتذى الْمَخْصُوف وَقَالَ اكل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشعا وَلبس خشنا

قيل لِلْحسنِ مَا البشع قَالَ غليظ الشّعير مَا كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسيغه اِلَّا بجرعة من مَاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَة يُوسُف بن اَبِي كثير وَهُوَ مَجْهُوْل عَن نوح بن ذكْوَان وَهُوَ واه وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَعِنْده خشنا مَوضِع بشعا

❀❀ حضرت انس ﷛ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُونی لباس پہن لیتے تھے' جوتا خود گانٹھ لیتے تھے اور نبی اکرم ﷺ موٹے جو کھا لیا کرتے تھے اور کھردرا لباس پہن لیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے دریافت کیا گیا: لفظ بشع کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: موٹے جو' یہ وہ تھے

جنہیں نبی اکرم ﷺ پانی کے گھونٹ کے بغیر نگل نہیں سکتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے یوسف بن کثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ایک مجہول راوی ہے' اس کے حوالے سے یہ نوح بن ذکوان سے منقول ہے وہ بھی ایک واہی راوی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور انہوں نے لفظ "بشعا" کی جگہ "خشنا" نقل کیا ہے۔

4981 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات غَدَاة وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَلَمْ يقل مرحل

.المرط بِكَسْر الْمِيم وَاسْكَان الرَّاء هُوَ كسَاء من صوف اَوْ خَز يؤتزر بِهِ والمرحل بتَشْديد الْحَاء الْمُهْملَة مَفْتُوحَة هُوَ الَّذِيْ فِيهِ صور الرّحال

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے سیاہ رنگ کی نقش و نگار والی اونی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے لفظ "مرحل" نقل نہیں کیا۔

لفظ "مرط" اون سے بنی ہوئی چادر کو کہتے ہیں' یا خز سے بنی ہوئی چادر کو کہتے ہیں' جسے تہبند کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے' لفظ "مرحل" سے مراد وہ چادر ہے' جس میں کشیدہ کاری کی گئی ہو۔

4982 - وَعَنْ اَبِيْ بردة بن اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اخرجت لنا عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كسَاء ملبدا وازارا غليظا قَالَت قبض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهم

قَوْلِه ملبدا اَي مرقعا وَقد لبدت الثَّوْب بِالتَّخْفِيفِ ولبدته بِالتَّشْدِيْدِ يُقَال للرقعة الَّتِيْ يرقع بهَا صدر الْقَمِيص اللبدة والرقعة الَّتِيْ يرقع بهَا قب الْقَمِيص الْقَبِيلَة

❀❀ حضرت ابو بردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکال کے دکھائی' اور ایک موٹا تہبند نکال کے دکھایا' اور یہ بات بتائی: نبی اکرم ﷺ کا وصال ان دونوں کپڑوں میں ہوا تھا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

لفظ ملبد کا مطلب یہ ہے کہ اس میں پیوند لگے ہوئے تھے

لفظ لبدت الثوب کا مطلب یہ ہے کہ جب اس میں کوئی پیوند لگایا گیا ہو جس کے ذریعے قمیص کے سینے کو سی لیا گیا ہو۔

لفظ لبدہ اور رقعہ کا مطلب یہ ہے کہ جس کے ذریعے قمیص کے آگے والے حصے کو سیا گیا ہو۔

4983 - وَعَنْ اَسْمَاء بنت اَبِيْ بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت صنعت سفرة لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيت اَبِيْ بكر حِيْن اَرَادَ اَن يُهَاجر اِلَى الْمَدِيْنَة فَلَمْ يجد لسفرته وَلَا لسقائه مَا يربطهما بِهِ فَقُلْتُ لاَبِيْ بكر وَاللّٰه مَا اجد شَيْئا اربط بِهِ اِلَّا نطاقي قَالَ فشقيه بِاثْنَيْنِ واربطي بِوَاحِد السقاء وبواحد السفرة فَفعلت فَلذٰلِكَ سميت ذَات النطاقين۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

النطاق بِكَسْر النُّوْن شَيْء تشد بِهِ الْمَرْاَة وَسطهَا لترفع بِهِ ثوبها عَن الْاَرْض عِنْد قَضَاء الْأَشْغَال

❀❀ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفر کا سامان تیار کیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تھا' تو اس تھیلے کے لئے اور اس مشکیزے کو باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں مل رہی تھی' میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم مجھے اس کو باندھنے کے لئے صرف اپنا کمربند مل رہا ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے دو حصوں میں تقسیم کرو' ایک حصے کے ذریعے مشکیزے کو باندھ دو' اور ایک حصے کے ذریعے تھیلے کو باندھ دو' میں نے ایسا ہی کیا' اسی وجہ سے میرا نام "ذات النطاقین" رکھا گیا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ نطاق کا مطلب وہ چیز ہے' جس کے ذریعے عورت اپنے پیٹ پر باندھتی ہے' تاکہ اس کا کپڑا کام کاج کے وقت زمین سے اوپر رہے۔

4984 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن رجلا دخل عَلَيْهَا وَعِنْدهَا جَارِيَة لَهَا عَلَيْهَا درع ثمنه خَمْسَة دَرَاهِم فَقَالَت ارْفَعْ بَصرك اِلَى جاريتي انْظُر اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تزهو على اَن تلبسه فِي الْبَيْت وَقد كَانَ لي مِنْهُنَّ درع على عهد رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَت امْرَاَة تقين بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسلت اِلَيّ تستعيره

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص ان کے ہاں آیا' اس وقت ان کے ہاں ایک لڑکی موجود تھی' جس نے جو چادر لی ہوئی تھی' اس کی قیمت چار درہم تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نگاہ اٹھا کر میری اس کنیز کی طرف دیکھو' تم اس کا جائزہ لو! اس نے گھر میں اتنا عمدہ لباس پہنا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' اس طرح کی ایک چادر میرے پاس بھی ہوتی تھی' مدینہ منورہ میں جب بھی کسی لڑکی کی شادی ہوتی تھی' تو میری طرف پیغام بھیج کر وہ عاریت کے طور پر منگوالی جاتی تھی۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4985 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت توفّي رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدِي شَيْء يَاْكُلهُ ذُو كبد اِلَّا شطر شعير فِي رف لي فَاَكَلت مِنْهُ حَتّٰى طَال عَلَيّ فكلته فني

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا' تو اس وقت میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی' جسے کوئی جاندار کھا سکتا' صرف کچھ جو تھے' جو میں نے رکھے ہوئے تھے' میں ان میں سے نکال کر کھا لیتی تھی' یہاں تک کہ کافی عرصہ ہو گیا (اور وہ ختم نہیں ہوئے) تو ایک دن میں نے انہیں ماپ لیا' تو وہ ختم ہو گئے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4986 - وَعَن عَمْرو بن الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا ترك رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد مَوته درهما وَلَا دِينَارا وَلَا عبدا وَلَا اَمة وَلَا شَيْئا اِلَّا بغلته الْبَيْضَاء الَّتِي كَانَ يركبهَا وسلاحه وأرضا جعلهَا لِابْنِ

السَّبِيْلِ صَدَقَةً-

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت کوئی درہم کوئی دینار یا کوئی غلام یا کوئی کنیز یا کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید خچر تھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہتھیار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین تھی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافروں کے لئے صدقہ قرار دیا تھا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4987 - وَعَنْ عَلِيّ بن رَبَاح قَالَ سَمِعت عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لقد اَصْبَحْتُمْ وامسيتم ترغبون فِيْمَا كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يزهد فِيْهِ اَصْبَحْتُمْ ترغبون فِي الدُّنْيَا وَكَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يزهد فِيْهَا وَاللّٰه مَا اَتَت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَة من دهره اِلَّا كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ اكثر من الَّذِيْ لَهُ قَالَ فَقَالَ بعض اَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد رَاَيْنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستسلف

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ مَا مر بِهِ ثَلَاث من دهره اِلَّا وَالَّذِيْ عَلَيْهِ اكثر من الَّذِيْ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه مُخْتَصرًا كَانَ نَبِيكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازهد النَّاس فِي الدُّنْيَا واصبحتم ارغب النَّاس فِيْهَا

❀❀ علی بن رباح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اب تم لوگ ایسی حالت میں صبح و شام کرتے ہو کہ تم جو چاہتے ہو وہ حاصل کر لیتے ہو حالانکہ تم لوگ جس دنیا میں رغبت رکھتے ہوئے صبح کرتے ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے لاتعلقی اختیار کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کی اللہ کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر رات ایسی آتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت زیادہ ہوتی تھی اور چیز کم ہوتی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے یہ بات بتائی ہے: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادھار لیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تین دن ایسے نہیں گزرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت کے مطابق چیز پوری ہوتی''۔

وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام ابن حبان نے یہی روایت اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت تھے اور تم لوگ دنیا میں سب سے زیادہ رغبت رکھتے ہو''۔

4988 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت توفّي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعه مَرْهُوْنَة عِنْد

يَهُودِيّ فِي ثَلَاثِينَ صَاعًا من شعير .

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی وہ جو کے تیس صاع کے عوض میں رہن رکھی گئی تھی۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4989 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم اَوْ لَيْلَة فَإِذَا هُوَ بِاَبِيْ بكر وَعمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اخرجكما من بيوتكما هٰذِهِ السَّاعَة قَالَا الْجُوْع يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ اخرجني الَّذِيْ اخرجكما قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَه فَاتَوا رجلا من الْاَنْصَار فَإِذا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيته فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَة قَالَت مرْحَبًا وَاهلا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ فلَان قَالَت ذهب يستعذب لنا المَاء إِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيّ فَنظر إِلَى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وصاحبيه ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَد الْيَوْم اَكرم اضيافا مني فَانْطَلق فَجَاءَهُمْ بعذق فِيْهِ بسر وتمر وَرطب وَقَالَ كلوا وَاخذ المدية فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاك والحلوب فذبح لَهُمْ فَاَكَلُوْا من الشَّاة وَمن ذٰلِكَ العذق وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَن شَبِعُوْا وَرووا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بكر وَعمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ لتسالن عَن هٰذَا النَّعِيْم يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ مَالك بلاغا بِاخْتِصَار وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ بِزِيَادَة والانصاري الْمُبْهم هُوَ اَبُو الْهَيْثَم بن التيهاني بِفَتْح الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْمُثَنَّاة تَحت وتشديدها كَذَا جَاءَ مُصَرحًا بِهِ فِي الْمُوَطَّا وَالتِّرْمِذِيّ وَفِي مُسْند اَبِيْ يعلى ومعجم الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْث ابْن عَبَّاس اَنه اَبُو الْهَيْثَم وَكَذَا فِي الْمُعْجم اَيْضًا من حَدِيْث ابْن عمر وَقد رويت هٰذِهِ الْقِصَّة من حَدِيْث جمَاعَة من الصَّحَابَة مُصَرح فِيْ اَكْثَرهَا بِاَنَّهُ اَبُو الْهَيْثَم

وَجَاء فِيْ مُعْجم الطَّبَرَانِيّ الصَّغِيْر والاوسط وصحيح ابْن حبَان من حَدِيْث ابْن عَبَّاس وَغَيره انه اَبُو اَيُّوْب الْاَنْصَارِيّ وَالظَّاهِر اَن هٰذِهِ الْقِصَّة اتّفقت مرّة مَعَ اَبِي الْهَيْثَم وَمرَّة مَعَ اَبِيْ اَيُّوْب

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَتقدم حَدِيْث ابْن عَبَّاس فِي الْحَمد بعد الْاَكل العذق هُنَا بِكَسْر الْعين وَهُوَ الكباسة والقنو وَاَما بِفَتْح الْعين فَهُوَ النَّخْلَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت یا شاید رات کے وقت گھر سے نکلے

4988-صحيح البخاري - كتاب الجهاد والسير' باب ما قيل في درع النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:2780 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' باب الإباحة لبائع الشيء بالنسيئة أن يسترهن من المشتري رهنا - حديث:4464 صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الرهن - ذكر خبر قد تشنع به بعض المعطلة على أهل الحديث حيث حديث:6021 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الرهن' باب جواز الرهن - حديث:10471 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:25459 مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث:2632

تو آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نظر آئے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم اس وقت میں کیوں اپنے گھر سے نکلے ہو؟ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بھوک کی وجہ سے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' مجھے بھی اس چیز نے باہر نکالا ہے' جس نے تمہیں نکالا ہے' تم لوگ اٹھو! تو یہ صاحبان اٹھے' یہ حضرات' انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے ہاں آئے' وہ صاحب اپنے گھر پر نہیں تھے' جب ان کی اہلیہ نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' تو انہوں نے عرض کی: خوش آمدید! نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا: وہ کہاں ہے؟ تو اس خاتون نے کہا: وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں' اسی دوران وہ انصاری آ گیا' تو اس نے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو دیکھا' تو کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' آج کسی کا بھی مہمان میرے مہمانوں سے زیادہ معزز نہیں ہوگا' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک خوشہ لے کے آیا' جس میں خشک اور تر کھجوریں تھیں' اس نے عرض کی: آپ یہ کھائیے! پھر اس نے چھری پکڑی (تاکہ وہ جانور ذبح کرے) نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا' اس نے ان حضرات کے لئے جانور ذبح کیا' ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا' اس خوشے میں سے کھجوریں کھائیں' پانی پیا' جب یہ حضرات سیر اور سیراب ہو گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن' تم سے ان نعمتوں کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔

یہ روایت امام مالک نے ''بلاغ'' کے طور پر اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے اسے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے' جس انصاری کا مبہم تذکرہ ہوا ہے' وہ حضرت ابوالہیثم بن تیہانی رضی اللہ عنہ ہیں' جیسا کہ ''موطا'' میں ان کا نام صراحت کے ساتھ موجود ہے' ترمذی' مسند ابویعلی اور معجم طبرانی میں' یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر منقول ہے' کہ وہ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ تھے' ''معجم'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث میں بھی اسی طرح مذکور ہے' یہ واقعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے' جن میں سے زیادہ تر کی روایت میں اس بات کی صراحت ہے کہ وہ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ تھے۔

معجم طبرانی صغیر' معجم اوسط' اور صحیح ابن حبان کی ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے' اس میں یہ بات مذکور ہے کہ وہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ واقعہ ایک مرتبہ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا تھا' اور ایک مرتبہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا تھا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ کھانا کھانے کے بعد آپ ﷺ نے حمد بیان کی۔

لفظ العزق سے مراد گچھہ ہے اگر ع پر زیر پڑھی جائے اور اگر اس پر زبر پڑھی جائے' تو اس سے مراد کھجور کا درخت ہوتا ہے۔

4990 - وَعَنْ زيد بن اَرْقَم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ اَبِي بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَسْقَى فَاُتِيَ بِمَاء وَعسل فَلَمَّا وَضعه على يَده بَكَى وانتحب حَتّٰى ظننا اَن بِه شَيْئًا وَلَا نسْاَلهُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمَّا فرغ قُلْنَا يَا خَلِيفَة رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا حملك على هٰذَا الْبكاء قَالَ بَيْنَمَا اَنا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رَاَيْته يدْفع عَن نَفسه شَيْئًا وَلَا اَرى شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الَّذِي اَرَاك تدفع عَن نَفسك وَلَا اَرى شَيْئًا قَالَ الدُّنْيَا تطولت

لی فقلت اِلَيكَ عني فقالت اما اِنَّك لست بمدرکی قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فشق ذٰلِكَ عَلَيَّ وَخفت اَن اكون قد خالفت امر رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ولحقتني الدُّنيَا

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنيَا وَالْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عبد الْوَاحِد بن زيد وَقد قَالَ ابْن حبَان يعْتَبر حَدِيثه اِذا كَانَ فَوْقه ثِقَة ودونه ثِقَة وَهُوَ هُنَا كَذٰلِك

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے پینے کے لئے کچھ مانگا' تو ان کے لیے پانی اور شہد لایا گیا' جب انہوں نے اس کو اپنے ہاتھ میں پکڑا' تو وہ رونے لگے اور ہچکیاں لینے لگے' ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید انہیں کوئی تکلیف ہے' لیکن ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا' جب ان کا رونا رک گیا' تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ اس طرح کیوں روئے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: اسی طرح ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے آپ سے کوئی چیز دور کر رہے تھے' لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے' جسے آپ اپنے آپ سے دور کر رہے تھے؟ مجھے تو کوئی چیز نظر نہیں آئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میری طرف آرہی تھی تو میں نے کہا: مجھ سے دور ہو جاؤ' تو اس نے کہا: آپ مجھ تک نہیں پہنچ پائیں گے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو مجھے یہ بات بہت گراں گزری اور مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف نہ کردیا ہو' اور دنیا مجھ تک پہنچ نہ گئی ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف عبدالواحد بن زید کا معاملہ مختلف ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس کی حدیث معتبر ہے' بشرطیکہ اس کے اوپر والا راوی اور نیچے والا راوی' ثقہ ہوں' اور یہاں ایسا ہی ہے۔

4991 - وَعَنْ زيد بن اسلم قَالَ استسقى عمر فجيء بِمَاء قد شيب بِعَسَل فَقَالَ اِنَّهُ لطيب لكني اسمع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ نعى على قوم شهواتهم فَقَالَ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بهَا (الاحقاف) فَاَخَاف اَن تكون حَسَنَاتنَا عجلت لنا فَلَمْ يشربه-ذكره رزين وَلَمْ اره

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پینے کے لئے کچھ مانگا' تو ان کے لئے پانی لایا گیا' جس میں شہد ملایا گیا تھا' تو انہوں نے فرمایا: یہ پاکیزہ ہے' لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے' جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں' اور یہ فرمایا ہے:

''تم نے اپنی نعمتیں' دنیاوی زندگی میں حاصل کرلی تھیں' اور ان کے ذریعے نفع حاصل کرلیا تھا''۔

تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ہماری اچھائیاں ہمیں جلدی تو نہیں مل گئیں ہیں' (راوی بیان کرتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب نہیں پیا۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے' لیکن میں نے یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

4992 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن عمر راى فِيْ يَد جَابر بن عبد اللّٰه درهما فَقَالَ مَا هٰذَا الدِّرْهَم قَالَ اُرِيد اَن اَشْتَرِي بِهِ لأهلي لَحْمًا قرموا اِلَيْهِ فَقَالَ اَكل مَا اشتهيتم اشتريتم مَا يُرِيد اَحَدكُمْ اَن يطوي بَطْنه لِابْنِ عَمه وجاره اَيْنَ تذْهب عَنْكُمْ هٰذِهِ الْاٰيَة اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بهَا

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ الْقَاسِم بن عبد الله بن عمر وَهُوَ واه وَأرَاهُ صححهُ مَعَ هَذَا وَرَوَاهُ مَالك عَن يحيى بن سعيد أَن عمر بن الْخطاب أدْرك جَابر بن عبد الله فَذكره وَتقدم حَدِيث جَابر فِي التَّرْهِيب من الشِّبَع

قَوْله قرموا إِلَيْهِ أَي اشتدت شهواتهم لَهُ وَالقرم شدَّة الشَّهْوَة للحم حَتَّى لَا يصبر عَنهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر ﷺ نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک درہم دیکھا' تو فرمایا: یہ درہم کس لئے ہے؟ انہوں نے بتایا: میں اس کے ذریعے اپنے گھر والوں کے لئے گوشت خریدنا چاہتا ہوں' انہوں نے گوشت کی خواہش کی ہے' تو حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: تو کیا تم لوگوں کو جس چیز کی خواہش ہوگی' وہ تم خرید لو گے؟ تم میں سے کوئی ایک شخص یہ ارادہ نہیں کرتا کہ وہ اپنے چچازاد یا اپنے پڑوسی کے لئے اپنے پیٹ کو لپیٹ لے؟ تم لوگ اس آیت سے کہاں غافل رہ گئے ہو؟

''تم لوگوں نے اپنی نعمتیں' دنیاوی زندگی میں حاصل کر لی تھیں''۔

یہ روایت امام حاکم نے قاسم بن عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نقل کی ہے' جو ایک واہی راوی ہے' میرا خیال ہے امام حاکم نے اس کے باوجود اسے صحیح قرار دیا ہے' یہ روایت امام مالک نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ کے پاس آئے...... اس بعد راوی نے یہ حدیث ذکر کی ہے' اس سے پہلے حضرت جابر ﷺ سے منقول حدیث' سیر ہو کر کھانے سے متعلق ترہیبی روایات کے باب میں گزر چکی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''قرم الیہ'' سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے ان کی خواہش شدید ہوگئی' قرم کا مطلب' گوشت کے لئے ان کی خواہش کا شدید ہونا ہے کہ اس کے بغیر صبر نہ آئے۔

4993 - وَعَنْ أنسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت عمر وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِير الْمُؤمنِينَ وَقد رقع بَيْن كَتفيهِ برقاع ثَلَاث لبد بَعْضهَا على بعض -رَوَاهُ مَالك

❀❀ حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر ﷺ کو دیکھا' وہ ان دنوں امیر المومنین تھے' اور انہوں نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان تین پیوند لگائے ہوئے تھے' جو ایک دوسرے کے اوپر لگے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

4994 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّاد بن الْهَاد قَالَ رَأَيْت عُثْمَان بن عَفَّان يَوْم الْجُمُعَة على الْمِنْبَر عَلَيْهِ إِزَار عدني غليظ ثمنه أَرْبَعَة دَرَاهِم أَو خَمْسَة وريطة كوفية ممشقة ضرب اللَّحْم طَوِيل اللِّحْيَة حسن الْوَجْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَاد حسن وَتقدم فِي اللبَاس مَعَ شرح غَرِيبه

❀❀ عبداللہ بن شداد بن الہاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی ﷺ کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا' انہوں نے ایک موٹا عدنی تہبند باندھا ہوا تھا' جس کی قیمت چار درہم' یا شاید پانچ درہم تھی' اور ایک کوفی چادر اوڑھی ہوئی تھی' وہ بھرے ہوئے جسم کے مالک' لمبی داڑھی والے' خوبصورت چہرے کے مالک شخص تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' جہاں اس کے غریب الفاظ کی شرح ہو چکی ہے۔

4995 - وَعَنْ مُحَمَّد بن كَعْب الْقرظِيّ قَالَ حَدثنِي من سمع عَليّ بن اَبِي طَالب يَقُولُ اِنَّا لجُلُوس مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجد اِذْ طلع علينا مُصعب بن عُمَيْر مَا عَلَيْهِ اِلَّا بردة لَهُ مَرْقُوْعَة بفروة فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ من النَّعِيم وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيفَ بكم اِذا غَدا اَحَدُكُمْ فِي حلَّة وَرَاح فِي حلَّة وَوضعت بَين يَدَيْهِ صَحْفَة وَرفعت اُخْرَى وسترتم بُيُوتكُمْ كَمَا تستر الْكَعْبَة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير منا الْيَوْم نتفرغ لِلْعِبَادَةِ ونكفى الْمؤونة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْتُمْ الْيَوْم خير مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من طَرِيقين تقدم لفظ اَحدهمَا مُخْتَصرًا وَلَمْ يسم فِيهِمَا الرَّاوِي عَن عَليّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَلَمْ يسمه اَيْضًا وَلَفْظه:

عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت فِي غَدَاة شاتية وَقد اوبقني الْبرد فَاَخذت ثوبا من صوف كَانَ عندنَا ثُمَّ اَدخلته فِي عنقِي وحزمته على صَدْرِي استدفىء بِهِ وَاللّٰه مَا فِي بَيْتِي شَيْءٌ آكل مِنْهُ وَلَوْ كَانَ فِي بَيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ لبلغني فَخرجت فِي بعض نواحي الْمَدِيْنَة فَانْطَلَقت اِلَى يَهُودِيّ فِي حَائِط فاطلعت عَلَيْهِ من ثغرة فِي جِدَاره فَقَالَ مَا لَك يَا اَعْرَابِي هَلْ لَك فِي دلو بتمرة قلت نَعَمْ افْتَحْ لي الْحَائِط فَفتح لي فَدخلت فَجعلت انزع الدَّلْو ويعطيني تَمْرَة حَتَّى مَلَاَت كفي قلت حسبي مِنْك الْآن فاكلتهن ثُمَّ جرعت من المَاء ثُمَّ جِئْت اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَست اِلَيْهِ فِي الْمَسْجد وَهُوَ مَعَ عِصَابَة من اَصْحَابه فطلع علينا مُصعب بن عُمَيْر فِي بردة لَهُ مَرْقُوْعَة بفروة وَكَانَ انعم غُلَام بِمَكَّة وارهفه عَيْشًا فَلَمَّا رَآهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر مَا كَانَ فِيهِ من النَّعِيم وَرَاَى حَاله الَّتِي هُوَ عَلَيْهَا فذرفت عَيناهُ فَبكى ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ الْيَوْم خير اَم اِذا غدى على اَحَدُكُمْ بجفنة من خبز وَلحم وريح عَلَيْهِ بِاُخْرَى وَغدا فِي حلَّة وَرَاح فِي اُخْرَى وسترتم بُيُوتكُمْ كَمَا تستر الْكَعْبَة قُلْنَا بل نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير نتفرغ لِلْعِبَادَةِ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ

❀❀ محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران مصعب بن عمیر ہمارے سامنے آئے ان کے جسم پر صرف ایک چادر تھی جس میں پیوند لگا ہوا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ پہلے اتنی نعمتوں میں رہے تھے اور اب ان کی یہ حالت تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے اصحاب سے) ارشاد فرمایا: اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ کہ جب آدمی صبح کے وقت ایک حلہ پہنے گا اور شام کے وقت ایک حلہ پہنے گا اس کے سامنے ایک پیالہ رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھا لیا جائے گا اور تمہارے گھروں پر یوں پردہ لٹکایا جائے گا جس طرح خانہ کعبہ پر غلاف ڈالا جاتا ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آج کے مقابلے میں اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے کیونکہ اس وقت میں ہم عبادت کے لئے فارغ ہوں گے اور ہمیں کام کاج کی ضرورت نہیں ہوگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ آج اُس وقت کے مقابلے میں زیادہ اچھی حالت میں ہو"۔

یہ روایت امام ترمذی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے ان میں سے ایک کے الفاظ پہلے مختصر طور پر گزر چکے ہیں انہوں نے اس میں اس راوی کا نام ذکر نہیں کیا، جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے یہی روایت امام ابو یعلی نے نقل کی ہے انہوں نے بھی راوی کا نام ذکر نہیں کیا تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"ایک دن میں صبح کے وقت گھر سے نکلا مجھے سردی محسوس ہو رہی تھی میں نے اپنے پاس موجود ایک اونی کپڑا لیا اور اسے اچھی طرح اوڑھ لیا تاکہ اس کے ذریعے گرمائش حاصل کروں اللہ کی قسم! میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی، جس کو میں کھا سکتا اگر نبی اکرم ﷺ کے گھر میں کوئی چیز ہوتی تو وہ مجھ تک پہنچ جاتی میں مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں کہیں جانے کے لئے نکلا میں ایک یہودی کے پاس آیا جو ایک باغ میں موجود تھا میں نے دیوار کے سوراخ میں سے اس کی طرف جھانک کر دیکھا تو اس نے کہا: اے دیہاتی! کیا کام ہے؟ کیا تم ایک کھجور کے عوض میں ایک ڈول نکال دو گے؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے تم میرے لئے دروازہ کھولو! اس نے میرے لئے دروازہ کھولا میں اندر آیا پھر میں ڈول نکالتا اور وہ مجھے ایک کھجور دے دیتا یہاں تک کہ میری ہتھیلی بھر گئی تو میں نے کہا: میرے لئے اتنا کافی ہے میں نے ان کھجوروں کو کھایا پانی کا گھونٹ بھرا پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسجد میں آ کر بیٹھ گیا نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب بھی آپ ﷺ کے ساتھ موجود تھے اسی دوران مصعب بن عمیر ہمارے سامنے آئے جن کے جسم پر ایک چادر تھی جس میں پیوند لگے ہوئے تھے حالانکہ مکہ مکرمہ میں وہ سب سے زیادہ نعمتوں میں رہنے والے نوجوان تھے اور ان کی زندگی سب سے زیادہ خوشحال تھی جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں ملاحظہ فرمایا اور آپ ﷺ کو ان کی نعمتیں یاد آئیں اور پھر آپ ﷺ نے ان کی موجودہ حالت ملاحظہ فرمائی جس میں وہ تھے تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ ﷺ رونے لگے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ آج زیادہ بہتر حالت میں ہو؟ یا کل اس وقت ہو گے؟ جب صبح کے وقت تمہارے سامنے روٹی اور گوشت کا ایک پیالہ رکھا جائے گا اور شام کے وقت دوسرا رکھا جائے گا صبح کے وقت ایک حلہ ہوگا اور شام کے وقت دوسرا ہوگا اور تم اپنے گھروں پر یوں پردے لٹکاؤ گے جس طرح خانہ کعبہ پر غلاف لٹکایا جاتا ہے تو ہم نے عرض کی: ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے کیونکہ ہم عبادت کے لئے یکسو ہوں گے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم لوگ آج زیادہ بہتر حالت میں ہو۔

4996 - وَعَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهَا يَوْمًا فَقَالَ اَيْنَ ابناى يَعْنِيْ حسنا وَحسَيْنا قَالَتْ اَصْبَحْنَا وَلَيْسَ فِيْ بيتنا شَيْءٌ يذوقه ذائق فَقَالَ عَلِيٌّ اذهب بهما فَاِنِّيْ اَتَخَوَّفُ اَن يبكيا عَلَيْك وَلَيْسَ عندك شَيْءٌ فَذهب اِلٰى فلَان الْيَهُوْدِيّ فتوجه اِلَيْهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوجدهما يلعبان فِيْ شربة بَيْنَ اَيْدِيهِمَا فضل من تمر فَقَالَ يَا عَلِيُّ اَلا تقلب ابنى قبل اَن يشْتَد الْحر قَالَ اَصْبَحْنَا وَلَيْسَ فِيْ بيتنا شَيْءٌ فَلَو جَلَست يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى اجمع لفاطمة فضل تمرات فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اجْتمع لفاطمة فضل من تمر فَجعله فِيْ خرقَة ثُمَّ اقبل فَحمل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدهمَا وَعلى الْاٰخر حَتّٰى اقلبهما - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ سیدہ فاطمہ ﷺ بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے دونوں بچے یعنی حسن اور حسین کہاں ہیں؟ سیدہ فاطمہ ﷺ بیان کرتی ہیں: اس وقت ہماری یہ حالت تھی کہ ہمارے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ جسے کوئی چکھنے والا چکھ سکے حضرت علی ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں کو لے جاؤ! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں یہ رونے نہ لگ پڑیں اور تمہارے پاس کوئی چیز نہیں ہے پھر حضرت علی ﷺ فلاں یہودی کے پاس گئے تو ان کی ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی حضرت علی ﷺ نے ان دونوں بچوں کو پایا کہ وہ کھیل رہے تھے اور ان کے پاس کچھ اضافی کھجوریں پڑی ہوئی تھیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تم میرے بچوں کو گرمی شدید ہونے سے پہلے واپس نہیں لے جاؤ گے؟ حضرت علی ﷺ نے عرض کی: ہماری یہ حالت ہے کہ ہمارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے یا رسول اللہ! اگر آپ تشریف فرما ہیں (یعنی یہ بچے آپ کے پاس رہیں) تاکہ میں فاطمہ کے لئے بھی کچھ حاصل کرلوں (تو مناسب ہوگا) پھر نبی اکرم ﷺ بیٹھے رہے یہاں تک کہ میں نے فاطمہ کے لئے بھی کچھ کھجوریں حاصل کرلیں انہیں کپڑے میں ڈالا پھر میں آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے ایک (بچے) کو مجھے پکڑایا پھر دوسرے کو پکڑایا یہاں تک کہ میں ان دونوں کو لے کے واپس آ گیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4997 - وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرنَا عرس عَلِيّ وَفَاطِمَة فَمَا رَأَينَا عرسا كَانَ احسن مِنْهُ حشونا الْفراش يَعْنِي من الليف واوتينا بِتَمْر وزيت فاكلنا وَكَانَ فراشها لَيْلَة عرسها إهَاب كَبْش

رَوَاهُ الْبَزَّار - الإهاب الْجلد وَقِيلَ غير الْمَدْبُوغ

❀❀ حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی ﷺ اور سیدہ فاطمہ ﷺ کی شادی میں شریک ہوئے تھے ہم نے ان سے زیادہ اچھی شادی اور کسی کی نہیں دیکھی ہم نے ان کے بچھونے میں پتے بھرے تھے کھجوریں اور زیتون کا تیل لایا گیا تھا ہم نے اسے کھایا تھا اور شادی کی رات ان کا جو بچھونا تھا وہ دنبے کی کھال کا تھا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

لفظ اہاب سے مراد کھال ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ کھال ہے جو دباغت شدہ نہ ہو۔

4998 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما جهز رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَة إِلَى عَلِيّ بعث مَعهَا بخميل قَالَ عَطاء مَا الخَمِيل قَالَ قطيفة ووسادة من ادم حشوها لِيف واذخر وقربة كَانَا يفترشان الخميل ويلتحفان بنصفه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة عَطاء بن السَّائِب وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه عَن عَطاء بن السَّائِب أَيْضًا عَن أَبِيه عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :قَالَ جهز رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَة فِي خَمِيلَة ووسادة ادم حشوها لِيف

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ ﷺ کی حضرت علی ﷺ کے ساتھ رخصتی کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ ﷺ کے ہاں ایک چادر بھی بھیجی۔

عطاء نے دریافت کیا: خمیل کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: چادر کو اس کے علاوہ چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں پتے

بھرے ہوئے تھے' اور اذخر بھری ہوئی تھی اور ایک مشکیزہ تھا' وہ دونوں (نصف چادر) نیچے چادر بچھا لیتے تھے اور اس کا نصف حصہ اوپر اوڑھ لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں عطاء بن سائب کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں ایک چادر اور چمڑے کا بنا ہوا ایک تکیہ دیا تھا' جس کے اندر چھال بھری ہوئی تھی۔

4999 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت منا امْرَأَة تجْعَل فِي مزرعة لَهَا سلقا فَكَانَت إِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة تنْزع اصُوْل السلق فتجعله فِي قدر ثُمَّ تجْعَل قَبْضَة من شعير تطحنه فَتكون اصُوْل السلق عرقه قَالَ سهل كُنَّا ننصرف اِلَيْهَا من صَلَاة الْجُمُعَة فنسلم عَلَيْهَا فتقرب ذٰلِكَ الطَّعَام اِلَيْنَا فَكُنَّا نتمنى يَوْم الْجُمُعَة لطعامها ذٰلِك

وَفِي رِوَايَة: لَيْسَ فِيهَا شحم وَلَا ودك وَكُنَّا نفرح بِيَوْم الْجُمُعَة-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے یہاں کی ایک عورت اپنے کھیت میں چقندر لگایا کرتی تھی' جب جمعہ کا دن ہوتا تھا' تو وہ چقندر کی جڑیں اتار لیتی تھی' انہیں ہنڈیا میں ڈالتی تھی' پھر مٹھی بھر جو لے کر انہیں گوندھتی تھی' تو چقندر کی جڑیں اس کا سالن ہوتا تھا' حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد اس خاتون کے پاس جاتے تھے' تو اسے سلام کرتے تھے' وہ کھانا ہمارے سامنے رکھتی تھی' تو ہم جمعہ کے دن اس کے کھانے کے خواہش مند ہوا کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس میں نہ چربی ہوتی تھی' نہ ہی تری ہوتی تھی' ہم جمعہ کے دن بڑے خوش ہوا کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5000 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِي لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ اِن كنت لأعتمد بكبدي على الْأَرْض من الْجُوْع وَإِن كنت لأشد الْحجر على بَطْنِي من الْجُوْع وَلَقَد قعدت يَوْمًا على طريقهم الَّذِي يخرجُون مِنْهُ فَمر بِي اَبُوْ بَكْرٍ فَسَاَلته عَن آيَة فِي كتاب اللّٰه مَا سَاَلته اِلَّا ليستتبعني فَمر فَلَمْ يفعل ثُمَّ مر عمر فَسَاَلته عَن آيَة من كتاب اللّٰه مَا سَاَلته اِلَّا ليستتبعني ثُمَّ مر اَبُو الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْن رَآنِي وَعرف مَا فِي وَجْهي وَمَا فِي نَفسِي ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَة قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحق وَمضى فَاتَّبَعته فَاسْتَاْذن فَاَذن لَهُ فَدخل فَوجدَ لَبَنًا فِي قدح فَقَالَ من اَيْنَ هٰذَا اللَّبن قَالُوْا اهداه لَك فلَان اَوْ فُلَانَة قَالَ يَا اَبَا هر قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحق اِلٰى اَهْل الصّفة فادعهم لي قَالَ وَاَهْل الصّفة اضياف الْإِسْلَام لَا ياوون على اَهْل وَلَا

5000صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب: كيف كان عيش النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه - حديث: 6097صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر بركة الله جل وعلا في اللبن اليسير للمصطفى صلى الله - حديث: 6629المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الهجرة' حديث: 4233السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة الإخلاص - حديث: 11382السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره - باب المسلم يبيت في المسجد' حديث: 4033مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 10462الشريعة للآجري - كتاب الإيمان والتصديق بأن الجنة والنار مخلوقتان' باب ذكر دلائل النبوة - حديث: 1047

مَال وَلَا علی اَحَد اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بعث بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يتَنَاوَل مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ ارسل اِلَيْهِمْ وَاَصَاب مِنْهَا واشركهم فِيْهَا فساء نی ذٰلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبن فِیْ اَهْلِ الصُّفة كنت اَحَق اَن اُصِيب من هٰذَا اللَّبن شربة اتقوی بِهَا فَاِذَا جاؤوا اَمرنِیْ فكنت اَنَا اعطيهم وَمَا عَسى اَن يبلغنِیْ من هٰذَا اللَّبن وَلَمْ يكن من طَاعَة اللّٰه وَطَاعَة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُد فاتيتهم فدعوتهم فَاَقْبَلُوْا وَاسْتَاذَنُوْا فَاذن لَهُمْ وَاخذُوا مجَالِسهمْ من الْبَيْت قَالَ يَا اَبَا هر قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ خُذ فاعطهم فَاَخذت الْقدح فَجعلت اعطيه الرجل فيشرب حَتّٰى يروی ثُمَّ يرد عَلَىَّ الْقدح حَتّٰى انْتَهَيْت اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد رُوِیَ الْقَوْم كلهم فَاَخذ الْقدح فَوَضعه على يَده فَتَبَسَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَة فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بقيت اَنا وَاَنْت قلت صدقت يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ اقعد فَاشْرَبْ فَشَرِبت فَقَالَ اشرب فَشَرِبت فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اشرب حَتّٰى قلت لَا وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا اجد مسلكا قَالَ فارنی فاعطيته الْقدح فَحَمدَ اللّٰه تَعَالٰى وسمی وَشرب الفضلة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَغَيْرِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین کے ساتھ ملا دیتا تھا اور میں بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا' ایک دن میں لوگوں کے راستے پر بیٹھا ہوا تھا' جہاں سے لوگ گزرتے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے' میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا' میں نے ان سے صرف اس مقصد کے لئے دریافت کیا تھا' تاکہ وہ مجھے ساتھ لے کر جائیں گے (اور کچھ کھلائیں گے) لیکن وہ گزر گئے' اور انہوں نے ایسا نہیں کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے' میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا' میں نے ان سے صرف اس لئے سوال کیا تھا' تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں گے (لیکن انہوں نے بھی ایسا نہیں کیا) پھر حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' اور میرے چہرے پر اور میرے من میں جو کچھ تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اندازہ ہوگیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے ساتھ آؤ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے' میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل پڑا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دے دی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پیالہ ملا جس میں دودھ موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا: فلاں شخص نے' یا فلاں عورت نے آپ تحفے کے طور پر بھیجا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا کے لاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے' ان کا کوئی گھربار اور مال و متاع نہیں تھا' جب بھی صدقے کی کوئی چیز آتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف بھجوا دیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس میں سے کچھ بھی استعمال نہیں کرتے تھے' اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی تحفہ آتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیغام بھیج کر اس میں سے کچھ انہیں دیتے تھے' اس تحفے میں انہیں شریک کر لیتے تھے' مجھے یہ بات بہت بری لگی' میں نے سوچا کہ اتنا سا دودھ' اہل صفہ کے کیا کام آئے گا؟ میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ میں یہ دودھ پیوں اور اس کے ذریعے قوت حاصل کروں' اگر وہ لوگ آگئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم دے دیں گے کہ یہ

میں اُن کو دوں' اور پھر اس دودھ میں سے مجھ تک کچھ نہیں پہنچے گا' لیکن بہر حال اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں تھا' میں ان لوگوں کے پاس آیا اور انہیں بلا کے لایا' وہ لوگ آئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت عطا کی' وہ لوگ گھر میں اپنی جگہ پر بیٹھ گئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ لو اور انہیں دو! میں نے پیالہ پکڑا اور ان میں سے ایک شخص کو دیا' اس نے پی لیا' یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو گیا' تو اس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا (یہاں تک کہ سب لوگوں کو پلانے کے بعد) میرے اور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ سب لوگ سیر ہو چکے تھے' نبی اکرم ﷺ نے پیالہ پکڑ کر اپنے دست مبارک میں رکھا اور مسکرائے' آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ٹھیک فرمایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ اور پی لو! میں نے پی لیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور پیو! میں نے اور پیا آپ ﷺ مسلسل یہی کہتے رہے' اور پیو! یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اب مجھے اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں ملتی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے دو! میں نے وہ پیالہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی' بسم اللہ پڑھی اور باقی بچا ہوا دودھ پی لیا۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5001 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن النَّاس كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اكثر اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاِنِّیْ كنت الزم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لشبع بَطْنى حِيْنَ لَا آكل الخمير وَلَا البس الْحَرِيْر وَلَا يخدمنى فلَان وفلَانة وَكنت الصق بَطْنى بالحصباء من الْجُوْع وَاِن كنت لأستقرىء الرجل الْآيَة هِيَ معى لكى يَنْقَلِب بِى فيطعمنى وَكَانَ خير النَّاس للْمَسَاكِين جَعْفَر بن اَبِیْ طَالب كَانَ يَنْقَلِب بِنَا فيطعمنا مَا كَانَ فِیْ بَيته حَتّٰى اِن كَانَ ليخرج اِلَيْنَا العكة الَّتِیْ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ فنشقها فنلعق مَا فِيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفظه قَالَ اِن كنت لأسأل الرجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْآيَات من الْقُرْآن اَنا اَعْلَمُ بهَا مِنْهُ مَا اساله اِلَّا ليطعمنى شَيْئًا وَكنت اِذا سَاَلت جَعْفَر بن اَبِیْ طَالب لم يجبنى حَتّٰى يذهب بِى اِلَى منزله فَيَقُوْلُ لامْرَاَته اَسمَاء اطعمينا فَاِذَا اطعمتنا اَجابنى وَكَانَ جَعْفَر يحب الْمَسَاكِين وَيجْلس اِلَيْهِمْ ويحدثونه وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكنيه بِاَبِیْ الْمَسَاكِين

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: ابو ہریرہ بکثرت روایات نقل کرتا ہے' حالانکہ میں پیٹ کی بھوک ختم کر کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا' میں نہ تو عمدہ کھانا کھاتا تھا اور نہ ریشمی لباس پہنتا تھا اور نہ ہی فلاں مرد یا فلاں عورت میری خدمت کیا کرتے تھے' بعض اوقات بھوک کی شدت کی وجہ سے میں اپنا پیٹ کنکریوں کے ساتھ لگا دیتا تھا اور میں کسی شخص سے کسی آیت کے بارے میں دریافت کرتا تھا' تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور مجھے کچھ کھلا دے' غریبوں کے حق میں لوگوں میں' سب سے بہتر حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ تھے' وہ ہمیں ساتھ لے جایا کرتے تھے' اور ان کے گھر میں جو بھی موجود ہوتا' وہ ہمیں کھانے کے لئے دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ بعض اوقات وہ ہمارے سامنے کوئی کپی لے آتے تھے' جس میں کوئی چیز نہیں ہوتی

تھی' تو ہم اسے چیر کر اس میں جو لگا ہوا ہوتا تھا' اس کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی صاحب سے کسی آیت کے بارے میں دریافت کرتا' جس کے بارے میں' میں ان سے زیادہ جانتا تھا' میں نے ان سے صرف اس لئے دریافت کیا ہوتا تھا' تاکہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں' میں جب بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کچھ دریافت کرتا تھا' تو وہ مجھے کوئی جواب نہیں دیتے تھے' پہلے وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاتے تھے' اور اپنی اہلیہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے تھے: تم ہمیں کچھ کھانے کے لئے دو! جب وہ ہمیں کچھ کھلا دیتی تھیں' تو پھر وہ مجھے سوال کا جواب دیتے تھے' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ غریبوں سے محبت رکھتے تھے' ان کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے' اور ان کے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ''ابوالمساکین'' رکھی ہوئی تھی۔

5002 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سِيرِين قَالَ كُنَّا عِنْد اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَان ممشقان من كتَّان فمخط فِيْ اَحدهمَا ثُمَّ قَالَ بخ بخ يمتخط اَبُوْ هُرَيْرَة فِي الْكتَّان لقد رَاَيْتنِيْ وَاِنِّيْ لأخر فِيْمَا بَيْن مِنْبَر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وحجرة عَائِشَة من الْجُوْع مغشيا عَلَيّ فَيَجِيْء الجائي فَيَضَع رجله على عنقِي يرى اَن بِي الْجُنُون وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْع -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ

الْمشق بِكَسْر الْمِيم الْمغرَة وثوب ممشق مصبوغ بهَا

❀❀ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ان کے جسم پر کتان کے بنے ہوئے دو کپڑے تھے' انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے کے ذریعے ناک صاف کی' پھر فرمایا: بہت اچھے ابوہریرہ' بہت اچھے ابوہریرہ! تم کتان کے ساتھ ناک صاف کر رہے ہو؟ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان بھوک کی شدت کی وجہ سے' زمین پر پڑا ہوا ہوتا تھا' مجھ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی' کوئی شخص آتا تھا' تو آ کے اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیتا تھا' اسے یہ محسوس ہوتا تھا کہ مجھے جنون کا دورہ پڑا ہے' حالانکہ یہ حالت صرف بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لفظ مشق کا مطلب وہ کپڑا ہے جسے رنگ کیا گیا ہو۔

5003 - وَعَنْ فضَالَة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذا صلى بِالنَّاسِ يخر رجال من قامتهم فِي الصَّلَاة من الْخَصَاصَة وهم اَصْحَاب الصّفة حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَاب هٰؤُلَاءِ مجانين اَوْ مجانون فَاِذا صلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرف اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَو تعلمُونَ مَا لكم عِنْد اللّٰه لأحببتم اَن تزدادوا فاقة وحاجة ـ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

الْخَصَاصَة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وصادين مهملتين هِيَ الْفَاقَة والجوع

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے' تو نماز کے دوران کچھ لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے گر جایا کرتے تھے' یہ اصحاب صفہ ہوتے تھے' یہاں تک کہ دیہاتی لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ

پاگل ہیں' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی اور آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' تمہارے لئے کیا اجر وثواب ہے' تو تم لوگ اس بات کے خواہش مند ہو گے' کہ تمہارے فاقہ اور حاجت میں اضافہ ہو جائے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ ''خصاصہ'' سے مراد فاقہ اور بھوک ہے۔

5004 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَت عَلَیّ ثَلَاثَةَ اَيَّام لم اُطعم فَجِئْت اُرِيد الصّفة فَجعلت اسقط فَجعل الصّبيان يَقُوْلُوْنَ جن اَبُوْ هُرَيْرَة قَالَ فَجعلت اناديهم وَاَقُوْل بل اَنْتُمُ المجانين حَتّٰی انتهينا اِلَی الصّفة فَوَافَقت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بقصعتين من ثريد فَدَعَا عَلَيْهَا اَهْلِ الصّفة وهم يَاْكُلُوْنَ مِنْهَا فَجعلت اتطاول كي يدعوني حَتّٰی قَامَ الْقَوْم وَلَيْسَ فِی الْقَصعَة اِلَّا شَیْءٌ فِیْ نواحي الْقَصعَة فَجَمعه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَت لقْمَة فَوَضعه على اَصَابِعه فَقَالَ لی کل باسم اللّٰه فو الَّذِي نَفسِي بِيَدِهٖ مَا زلت آكل مِنْهَا حَتّٰی شبعت -رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ پر تین دن ایسے بھی آئے کہ میں نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا' میں صفہ کے چبوترے پر آنے لگا تو گر پڑا' تو بچوں نے یہ کہنا شروع کیا: ابو ہریرہ کو جنون ہو گیا ہے' میں نے انہیں بلند آواز میں پکار کر کہا: جی نہیں بلکہ تم پاگل ہو' یہاں تک کہ ہم لوگ اسی طرح صفہ کے چبوترے کے پاس آ گئے پھر میری ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی آپ ﷺ کے پاس ثرید کے دو پیالے لائے گئے تھے آپ ﷺ نے اہل صفہ کو کھانے کے لئے بلوایا وہ لوگ ان میں سے کھانے لگے میں خود کو نمایاں کر رہا تھا تاکہ آپ ﷺ مجھے بھی بلائیں' یہاں تک کہ سب لوگ کھانا کھا کر اٹھ گئے اور پیالے میں' اس کے اطراف میں صرف تھوڑی سی چیز موجود تھی' نبی اکرم ﷺ نے اسے جمع کیا' تو وہ ایک لقمہ بنا' وہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیوں پر رکھا اور پھر مجھ سے فرمایا: اللہ کا نام لے کر تم کھا لو! (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اس ایک لقمے کو کھاتا رہا' یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5005 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيق قَالَ اَقمت مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لی ذَات يَوْم وَنَحْنُ عِنْد حجرَة عَائِشَة لقد رَاَيْتنَا وَمَا لنا ثِيَاب اِلَّا الأبراد الخشنة وَاِنَّهٗ لَيَاْتِیْ على اَحَدنَا الْاَيَّام مَا يجد طَعَاما يُقيم بِهٖ صلبه حَتّٰی اِن كَانَ اَحَدنَا لَيَاْخُذ الْحجر فيشد بِهٖ على اَخْمص بَطْنه ثُمَّ يشده بِثَوْبِهٖ ليقيم صلبه رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ٹھہرا ہوا تھا' ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا: ہم اس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس موجود تھے' انہوں نے بتایا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ اس وقت ہمارے پاس صرف موٹے اور کھردرے کپڑے ہوتے تھے' اور ہم پر ایسے دن بھی آتے تھے کہ ہمیں کھانے کے لئے

اتنا بھی نہیں ملتا تھا کہ جس کے ذریعے پشت سیدھی ہو سکے' یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص پتھر لے کر اسے اپنے پیٹ پر باندھ لیتا تھا' وہ اسے کپڑے کے ذریعے باندھ لیتا تھا' تاکہ اس کی پشت سیدھی رہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5006 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نظر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْجُوْعِ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابه فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَإِنَّهُ سَيَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَان يغدى على اَحَدُكُمْ بالقصعة من الثَّرِيد وَيرَاح عَلَيْهِ بِمِثْلِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير قَالَ بل اَنْتُمُ الْيَوْم خير مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ-رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے چہرے پر بھوک محسوس کی تو ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ خوشخبری حاصل کرو کہ تم پر عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ جب تم میں سے کسی ایک کے پاس صبح کے وقت ثرید کا پیالہ لایا جائے گا' اور شام کے وقت اس جیسا ایک اور (پیالہ) لایا جائے گا' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اُس وقت کے مقابلے میں' آج زیادہ بہتر حالت میں ہو۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5007 - وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ غزَاة لنا فلقينا اُنَاسًا من الْمُشْركين فاجهضناهم عَن مِلَّة لَهُمْ فوقعنا فِيْهَا فَجعلنَا نَأْكُل مِنْهَا وَكُنَّا نسمع فِي الْجَاهِلِيَّة اَنه من اكل الْخبز سمن فَلَمَّا اكلنَا ذٰلِكَ الْخبز جعل اَحدنَا ينظر فِيْ عطفيه هَلْ سمن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اجهضناهم اَي ازلناهم عَنْهَا واعجلناهم

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک جنگ میں شریک ہوئے' ہمارا مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد سے سامنا ہوا' ہم نے انہیں جلدی بھاگنے پر مجبور کر دیا' اور ان کا ساز و سامان حاصل کرنا شروع کیا' ہم وہ ساز و سامان کھاتے تھے' ہم نے زمانہ جاہلیت میں یہ بات سن رکھی تھی کہ جو شخص روٹی کھاتا ہے' وہ موٹا ہو جاتا ہے' جب ہم روٹی کھاتے تھے' تو ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنے پہلو کی طرف دیکھتا تھا کہ کیا وہ موٹا ہوا ہے؟

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

لفظ ''اجہضنہم'' کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے انہیں بھگا دیا اور جلدی کا شکار کیا۔

5008 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعثنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامر علينا اَبَا عُبَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَلْتَقِي عير قُرَيْش وزودنا جرابا من تمر لم نجد لنا غَيره فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَة يُعْطِينَا تَمْرَة تَمْرَة فَقيل كَيفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بهَا قَالُوْا نمصها كَمَا يمص الصَّبِي ثُمَّ نشرب عَلَيْهَا من المَاء فتكفينا يَوْمنَا إِلَى اللَّيْل وَكُنَّا نضرب بعصينا الْخبط ثُمَّ نبله فناكله...... فَذكر الحَدِيْث-رَوَاهُ مُسلم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بھیجا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا' ہم قریش کے لشکر کی تلاش میں تھے' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں کھجوروں کا ایک توڑا زادِ راہ کے طور پر دیا تھا' ہمیں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ملا' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں (روزانہ) ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: آپ

لوگ اس کا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم اسے چوس لیتے تھے' جس طرح کوئی بچہ چوستا ہے' پھر ہم اس کے بعد پانی پی لیتے تھے' پھر وہ ہمارے لئے پورے دن' یعنی رات تک کے لئے کافی ہوجاتی تھی اور پھر ہم اپنے عصا کے ذریعے پتے جھاڑ لیتے تھے' اور تر کر لیتے تھے' اور کھا لیتے تھے اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5009 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه اَصَابَهُم جوع وهم سَبْعَة قَالَ فَاَعْطَانِىْ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع تمرات لكل اِنْسَان تَمْرَة-رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کو بھوک لاحق ہوئی وہ سات افراد تھے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات کھجوریں دیں' ہم میں سے ہر ایک شخص کے لئے ایک کھجور تھی۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5010 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سِيرِين رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن كَانَ الرجل من اَصْحَاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِىْ عَلَيْهِ ثَلَاثَة اَيَّام لَا يجد شَيْئًا يَاْكُلهُ فَيَاْخُذ الْجلدَة فيشويها فيأكلها فَاِذا لم يجد شَيْئًا اَخذ حجرا فشد صلبه-رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا فِىْ كتاب الْجُوع بِاِسْنَادٍ جيد

❀❀ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب پر تین دن ایسے بھی آئے کہ جب انہیں کھانے کے لئے کچھ نہیں ملا' تو انہوں نے چمڑا لے کر اسے بھونا اور اسے کھالیا' پھر جب انہیں کچھ نہیں ملا' تو انہوں نے پتھر لے کر اسے اپنی پشت پر باندھ لیا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الجوع میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5011 - وَعَنْ سعد بن اَبِىْ وَقَّاص رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّىْ لأول الْعَرَب رمى بِسَهْم فِىْ سَبِيل اللّٰه وَلَقَد كُنَّا نغزو مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لنا طَعَام اِلَّا ورق الحبلة وَهٰذَا السمر حَتّٰى اِن كَانَ اَحَدنَا ليضع كَمَا تضع الشَّاة مَا لَهُ خلط-رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

الْحبل بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَاِسْكَان الْبَاء الْمُوَحدَة والسمر بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَضم الْمِيم كِلَاهُمَا من شجر الْبَادِيَة

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عربوں میں وہ پہلا شخص ہوں' جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا تھا' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتے تھے' ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا' صرف درختوں کے پتے ہوتے تھے' یا اس ''سمر'' (نامی جنگلی) درخت کے پتے ہوتے تھے' یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی شخص یوں پاخانہ کرتا تھا' جس طرح بکری مینگنیاں کرتی ہے کہ اس میں کچھ ملا ہوا نہیں ہوتا تھا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ حبل پر 'ح' پر پیش ہے 'ب' ساکن ہے' لفظ ''سمر'' سے مراد جنگل کا ایک درخت ہے۔

5012 - وَعَنْ خَالِد بن عُمَيْر الْعَدوى قَالَ خَطَبنَا عتبَة بن غَزْوَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ اَمِيرا بِالْبَصْرَةِ

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اما بعد فَاِنَّ الدُّنْيَا قد آذنت بِصرم وَوَلَّتْ حذاء وَلَمْ يبق مِنْهَا اِلَّا صبابة كَصُبَابَةِ الْاِنَاء يتصابها صَاحِبهَا وَاَنَّكُمْ منتقلون مِنْهَا اِلٰی دَار لَا زَوَال لَهَا فانتقلوا بِخَير مَا بحضرتكم فَاِنَّهٗ قد ذكر لنا اَن الْحجر يلقى من شَفير جَهَنَّم فَيهْوِی فِيهَا سَبْعِيْنَ عَاما لَا يدْرك لَهَا قعرا وَاللّٰه لتملأن المجتم وَلَقَد ذكر لنا اَن مَا بَيْنَ مصراعين من مصاريع الْجَنَّة مسيرَة اَرْبَعِيْنَ عَاما وليأتين عَلَيْهِ يَوْم وَهُوَ كظيظ من الزحام وَلَقَد رَاَيْتنِی سَابِع سَبْعَة مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لنا طَعَام اِلَّا ورق الشّجر حَتّٰی قرحت أشداقنا فالتقطت بردة فشققتها بيني وَبَيْن سعد بن مَالك فاتزرت بِنِصْفِهَا واتزر سعد بِنِصْفِهَا فَمَا اصبح الْيَوْم منا اَحَد اِلَّا اصبح اَمِيرا على مصر من الْاَمْصَار وَاِنِّیْ اعوذ بِاللّٰهِ اَن اكون فِی نَفسِی عَظِيْما وَعند اللّٰه صَغِيرا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

آذنت بِمد الْاَلف اَی أعلمت بِصرم هُوَ بِضَم الصَّاد وَاِسْكَان الرَّاء بِالْقِطَاعِ وفناء حذاء هُوَ بحاء مُهْملَة مَفْتُوحَة ثُمَّ ذال مُعْجمَة مُشَدّدَة ممدودا يَعْنِی سريعة والصبابة بِضَم الصَّاد هِیَ الْبَقِيَّة الْيَسِيرَة من الشَّیْء يتصابها بتَشْدِيد الْمُوَحدَة قبل الْهَاء اَی يجمعها والكظيظ بِفَتْح الْكَاف وظاءين معجمتين هُوَ الْكثير الممتلیء

❀❀ خالد بن عمیر عدوی بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے بتایا: وہ بصرہ کے امیر تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: امابعد! کیونکہ دنیا کے بارے میں یہ بات طے ہے کہ اس نے فنا ہو جانا ہے اور جلدی سے رخصت ہو جانا ہے اس میں سے صرف اتنی ہی چیز باقی رہ گئی ہے جو کسی برتن کے نیچے رہ گئی ہوتی ہے جسے آدمی جمع کرتا ہے اور تم لوگوں کو یہاں سے ایک ایسے جہاں کی طرف منتقل کر دیا جائے گا جو زائل نہیں ہوگا تو تم سے جو کچھ بھی ہو سکے تم اس بھلائی کے ہمراہ منتقل ہونا کیونکہ ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اگر کسی پتھر کو جہنم کے گڑھے میں ڈالا جائے تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا پھر بھی اس گڑھے کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا اور اللہ کی قسم! وہ بھر دی جائے گی کیا تم لوگ اس بات پر حیران ہوتے ہو؟ ہمارے سامنے یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور اس پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ ہجوم کی کثرت کی وجہ سے وہ جگہ تنگ پڑ جائے گی مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سات افراد میں سے ایک تھا ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف درخت کے پتے ہوتے تھے یہاں تک کہ ہماری باچھیں چر گئی تھیں میں نے ایک چادر لی اسے دو حصوں میں تقسیم کیا نصف حصہ میں نے تہبند کے طور پر باندھ لیا اور نصف حصہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے تہبند کے طور پر باندھ لیا اور آج ہم میں سے ہر ایک فرد کسی نہ کسی شہر کا امیر ہے میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے گمان کے مطابق بڑا ہوؤں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چھوٹا ہوؤں''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ آذنت کا مطلب اس نے یہ بات بتادی ہے لفظ بصرم سے مراد انقطاع اور فنا ہونا ہے لفظ حذاء کا مطلب جلدی سے ہونا ہے لفظ صبابہ کا مطلب تھوڑی سی بچی ہوئی چیز ہے لفظ یتصابہا کا مطلب وہ اسے جمع کرتا ہے لفظ کظیظ کا مطلب بہت زیادہ اور بھرا ہوا ہونا ہے۔

5013 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَوْ رَاَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لحسبت انما ريحنا الضَّأن اِنَّمَا لباسنا الصُّوف وطعامنا الأسودان التَّمر وَالْمَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَهُوَ فِی التِّرْمِذِیّ وَغَيْرِه دون قَوْلِه اِنَّمَا لباسنا اِلٰى آخِره --وَتقدم فِی اللبَاس

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو ہم میں سے بھیڑوں کی بو آیا کرتی تھی کیونکہ ہمارا لباس اونی ہوتا تھا اور ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی ہوتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہ روایت امام ترمذی اور دیگر کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہے ''ہمارا لباس'' اس سے لے کے آخر تک کے کلمات نہیں ہیں' یہ روایت اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5014 - وَعَنْ خباب بن الْاَرَت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هاجرنا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نلتمس وَجه اللّٰه فَوَقع أجرنا على اللّٰه فمنا من مَاتَ لم يَأْكُل من اجره شَيْئًا مِنْهُم مُصعب بن عُمَيْر قتل يَوْم اُحُد فَلَمْ نجد مَا نكفنه بِه اِلَّا بردة اِذا غطينا بهَا رَاسه خرجت رِجْلَاهُ وَاِذَا غطينا رجلَيْهِ خرج رَاسه فَامرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نغطي رَاسه وَاَن نجْعَل على رجلَيْهِ من الْإِذْخر وَمنا من أينعت لَهُ ثَمَرَته فَهُوَ يهدبها

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ دَاوُد بِاخْتِصَار

الْبردَة كسَاء مخطط من صوف وَهِي النمرة أينعت بياء مثناة تحت بعد الْهمزَة اَی اَدْركْت ونضجت يهدبها بِضَم الدَّال الْمُهْملَة وَكسرهَا بعدهَا بَاء مُوَحدَة اَی يقطعهَا ويجنيها

❀❀ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول چاہتے تھے' تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گیا' ہم میں سے کچھ لوگ انتقال کر گئے۔انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا' ان میں سے ایک مصعب بن عمیر تھے' جو غزوہ احد کے موقع پر شہید ہوئے تھے' ہمیں انہیں کفن دینے کے لئے صرف ایک چادر ملی تھی جس کے ذریعے اگر ہم ان کا سر ڈھانپتے تھے' تو ان کے پاؤں نکل آتے تھے' اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے' تو سر نکل آتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم چادر کے ذریعے ان کا سر ڈھانپ دیں اور پاؤں پر گھاس رکھ دیں اور ہم میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے پھل کو حاصل کیا ہے' اور وہ اس میں سے چن کے کھا رہے ہیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

''البردۃ'' سے مراد کڑھائی والی اونی چادر ہے' ''اینعت'' سے مراد تیار ہو گیا ہے اور پک گیا ہے' ''یھد بھا'' یعنی وہ اس کو کاٹتا ہے اور اس کو چنتا ہے۔

5015 - وَعَن اِبْرَاهِيْم يَعْنِي ابْن الأشتر اَن اَبَا ذَر حَضَره الْمَوْت وَهُوَ بالربذة فَبَكَتْ امْرَاته فَقَالَ مَا يبكيك فَقَالَت اَبْكِي فَاِنَّهُ لَا يَد لي بنفسك وَلَيْسَ عِنْدِي ثوب يسع لَك كفنا قَالَ لَا تبكي فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ليموتن رَجُلٌ مِّنْكُمْ بفلاة من الْأَرْض يشهده عِصَابَة من الْمُؤمِنِيْنَ قَالَ فَكل من كَانَ معي فِيْ ذٰلِكَ الْمجْلس مَاتَ فِيْ جمَاعَة وقرية فَلَمْ يبْق مِنْهُم غَيْرِي وَقد أَصبَحت بالفلاة أَمُوْت فراقبي الطَّرِيْق فَإِنَّكَ سَوف تَرين مَا أَقُوْل فَإِنِّيْ وَاللّٰه مَا كذبت وَلَا كذبت

قَالَت وأنى ذٰلِكَ وَقد انْقَطع الْحَاج قَالَ راقبي الطَّرِيْق

قَالَ فَبينا هِيَ كَذٰلِكَ إِذا هِيَ بالقوم تخب بهم رواحلهم كَأَنَّهُمْ الرخم فَأقبل الْقَوْم حَتّٰى وقفُوا عَلَيْهَا فَقَالُوْا مَا لَكِ فَقَالَت امْرُؤٌ من الْمُسلمين تكفنوه وتؤجروا فِيْهِ قَالُوْا وَمَنْ هُوَ قَالَت أَبُوْ ذَر ففدوه بآبائهم وأمهاتهم وَوَضَعُوْا سياطهم فِيْ نحورها يبتدرونه فَقَالَ أَبْشِرُوْا فَإِنَّكُمْ النَّفر الَّذِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ مَا قَالَ ثُمَّ أَصبَحت الْيَوْم حَيْثُ تَرَوْنَ وَلَوْ أَن لي ثوبا من ثِيَابِي يسع كفني لم أكفن إِلَّا فِيْهِ فأنشدكم بِاللّٰهِ لَا يكفنني رَجُلٌ مِّنْكُمْ كَانَ عريفا أَوْ أَمِيرا أَوْ بريدا فَكل الْقَوْم قد نَالَ من ذٰلِكَ شَيْئًا إِلَّا فَتى من الْأَنْصَار وَكَانَ مَعَ الْقَوْم قَالَ أَنا صَاحبك ثَوْبَان فِيْ عيبتي من غزل أُمِّي وَأحد ثوبي هٰذَيْن اللَّذين عَليّ قَالَ أَنْت صَاحِبِي

رَوَاهُ أَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح وَالْبَزَّار بِنَحْوِهِ بِاخْتِصَار

العيبة بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَإِسْكَان الْمُثَنَّاة تَحت بعدهَا مُوَحدَة هِيَ مَا يَجْعَل الْمُسَافِر فِيْهَا ثِيَابه

ابراہیم بن اشتر بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو وہ اس وقت ربذہ میں موجود تھے ان کی اہلیہ رونے لگیں تو انہوں نے فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس خاتون نے کہا: میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ میں آپ کے لئے کچھ بھی نہیں کرسکتی' میرے پاس ایسا کپڑا بھی نہیں ہے' جو آپ کے کفن کے لئے کافی ہو تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نہ رؤو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ایک شخص کسی ویرانے میں انتقال کرے گا' لیکن اس کے جنازے میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہوگا''۔

اس وقت اس محفل میں' میرے ساتھ جتنے بھی لوگ موجود تھے' ان سب کا انتقال بستیوں میں اور لوگوں کے درمیان ہوا' ان میں سے میرے علاوہ کوئی باقی نہیں بچا' اور میں اب ویرانے میں مرنے لگا ہوں' تو تم راستے کا دھیان رکھنا' عنقریب تم ایسی چیز کو دیکھ لوگی' جو میں نے بیان کی ہے' کیونکہ نہ تو اللہ کی قسم میں نے غلط بیانی کی ہے' اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی تھی' اس خاتون نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ اب تو حاجیوں کی آمد کا بھی کوئی امکان نہیں رہا' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا تم راستے کا دھیان رکھنا' وہ خاتون راستے کا دھیان رکھے ہوئی تھی' اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ سواریوں کو لے کر آ رہے تھے' اور وہ کئی افراد تھے وہ لوگ آئے اور اس خاتون کے پاس آ کر ٹھہر گئے' انہوں نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس خاتون نے کہا: ایک مسلمان کے کفن دفن کا انتظام کرنا ہے' تم لوگ ایسا کردو' تاکہ تمہیں اس کا اجر ملے' ان لوگوں نے دریافت کیا' وہ شخص کون ہے؟ اس خاتون نے بتایا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تو وہ لوگ یہ کہنے لگے: ہمارے ماں باپ ان پر فدا ہوں' پھر وہ لوگ اپنے جانوروں سے اترے اور تیزی سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی طرف گئے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ خوشخبری حاصل کرو کہ تم وہ لوگ ہو کہ جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا' جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا' اور آج وہ بات پوری ہوگئی' تم لوگ دیکھ رہے

ہوا گر میرے پاس کوئی ایسا کپڑا ہوتا جس میں مجھے کفن دیا جاسکتا ہوتا تو مجھے اس میں ہی کفن دیا جاتا' لیکن اب میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص مجھے کفن نہ دے' جو عریف یا امیر یا برید (یعنی سرکاری عہدے پر رہا ہو) تو سب لوگوں میں سے ہر ایک شخص کسی نہ کسی عہدے پر رہا تھا' صرف انصار سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان تھا' جو کبھی کسی عہدے پر نہیں رہا تھا' وہ ان لوگوں کے ساتھ تھا اس نے کہا: میں ایسا کروں گا میرے پاس دو کپڑے ہیں' جو میری ماں نے تیار کیے تھے' اور ایک کپڑا ایں ان میں سے دوں گا' جو میرے جسم پر ہے' تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا کر لینا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' اسے امام بزار نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ ''العیبۃ'' کا مطلب وہ چیز ہے' جس میں مسافر اپنے کپڑے رکھتا ہے۔

5016 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقد رَاَیْت سبْعین من اَهْلِ الصّفة مَا مِنْهُم رجل عَلَیْهِ رِدَاء اِمَّا اِزَار وَاِمَّا کسَاء قد ربطوا فِیْ اَعْنَاقهم مِنْهَا مَا یبلغ نصف السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یبلغ الْکَعْبَیْنِ فَیجمعه بِیَدِهٖ کَرَاهِیَة اَن ترى عَوْرَته

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالْحَاکِم مُخْتَصرا وَقَالَ صَحِیح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اہل صفہ میں سے ستر افراد کو دیکھا ہے کہ ان میں سے ہر شخص کے جسم پر یا چادر ہوتی تھی' یا تہبند ہوتا تھا' یا لپیٹنے والی چادر ہوتی تھی' جسے وہ اپنی گردن میں لپیٹ لیتا تھا' وہ اس کی نصف پنڈلیوں تک آتی تھی اور کچھ کی ٹخنوں تک بھی آتی تھی' تو وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے سمیٹ کے رکھتا تھا' اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ کہیں اس کی شرمگاہ ظاہر نہ ہو جائے۔

یہ روایت امام بخاری نے اور امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5017 - وَعَن عتبَة بن عبد السّلمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ استکسیت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فکسانی خیشتین فَلَقَد رَاَیْتنِیْ وَاَنا اکسی اَصْحَابِی

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَایَة اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش الخیشة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَاِسْکَان الْمُثَنَّاة تَحت بعدهَا شین مُعْجمَة هُوَ ثوب یتَّخذ من مشاقة الْکَتَّان یغزل غلیظا وینسج رَقِیقا

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہننے کے لئے لباس مانگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو خیشہ کپڑے پہننے کے لئے دیئے' تو اپنے بارے میں میرا یہ خیال تھا کہ میرے ساتھیوں میں سب سے عمدہ لباس میرا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اسماعیل بن عیاش کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''خیشہ'' سے مراد وہ کپڑا ہے' جس کا تانا کتان سے بنا ہوا ہوتا ہے' اسے موٹا بنا جاتا ہے' اور باناچد بنا جاتا ہے۔

5018 - وَعَن یحیى بن جعدة قَالَ عَاد خبابا نَاس من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَبشر یَا اَبَا عبد اللّٰه ترد على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَوْض فَقَالَ کَیفَ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلَى اَعلَى الْبَیْت

واسفله وَقد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدُكُمْ كزاد الرَّاكِب

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں: کچھ صحابہ کرام حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے آئے اور بولے اے ابوعبداللہ! آپ کو مبارک ہو آپ حضرت محمد ﷺ کے حوض پر آئیں گے' تو انہوں نے فرمایا: اس کی موجودگی میں کیسا ہو سکتا ہے؟ انہوں نے گھر کے اوپر والے حصے اور نیچے والے حصے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے تو یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(دنیا میں سے) تم میں سے کسی ایک کے لئے صرف اتنی چیز کافی ہے' جتنا کسی سوار کا زاد سفر ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5019 - وَعَنْ اَبِيْ وَائِل قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَة اِلَى اَبِيْ هَاشم بن عتبَة وَهُوَ مَرِيض يعودهُ فَوَجَدَهُ يبكي فَقَالَ يَا خَال مَا يبكيك أوجع يشئزك ام حرص على الدُّنْيَا قَالَ كلا وَلَكِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عهد اِلَيْنَا عهدا لم نَأْخُذ بِهِ قَالَ وَمَا ذَاك قَالَ سمعته يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْ من جمع المَال خَادِم ومركب فِيْ سَبِيْل اللّٰه وأجدني الْيَوْم قد جمعت

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه عَنْ اَبِيْ وَائِل عَن سَمُرَة بن سهم عَن رجل من قومه لم يسمه قَالَ نزلت على اَبِيْ هَاشم بن عتبَة فَجَاءَهُ مُعَاوِيَة فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهِ

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه عَن سَمُرَة بن سهم قَالَ نزلت على اَبِيْ هَاشم بن عتبَة وَهُوَ مطعون فَاَتَاهُ مُعَاوِيَة فَذكر الحَدِيْث

وَذكره رزين فَزَاد فِيْهِ فَلَمَّا مَاتَ حصر مَا خلف فَبلغ ثَلَاثِيْنَ درهما وحسبت فِيْهِ القصعَة الَّتِيْ كَانَ يعجن فِيْهَا وفيهَا يَأْكُل

يشئزك بشين مُعْجمَة ثمَّ همزَة مَكْسُوْرَة وزاي اَي يقلقك وَزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے آئے جو بیمار تھے' وہ ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے تھے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روتے ہوئے پایا' تو بولے: اے ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو تکلیف تنگ کر رہی ہے؟ یا دنیا کی محبت کی وجہ سے ایسا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اس میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہم سے ایک عہد لیا تھا ہم اس پر کاربند نہیں رہ سکے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' وہ کیا تھا؟ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سارے مال میں سے ایک خادم اللہ کی راہ میں جانے کے لئے ایک سواری کفایت کر جاتی ہے''

اور آج میں خود کو پاتا ہوں کہ میں نے کافی کچھ جمع کیا ہوا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اسے ابووائل کے حوالے سے سمرہ بن سہم کے حوالے سے ان کی قوم کے ایک فرد کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہاشم بن

عتبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آ کے ٹھہرا ہوا تھا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے ..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذکر کی ہے۔

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں سمرہ بن سہم کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' میں' حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آ کر ٹھہرا' انہیں زخمی کیا گیا تھا (یا وہ طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے ..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت رزین نے بھی نقل کی ہے' انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"جب ان کا انتقال ہوا' تو انہوں نے جو ترکہ چھوڑا تھا' اُسے شمار کیا گیا' تو وہ تیس درہم کا بنتا تھا' اور اس میں ایک پیالہ بھی تھا' جس میں وہ آٹا گوندھا کرتے تھے' اور اسی میں کھا بھی لیا کرتے تھے"۔

لفظ "یشئزک" اس سے مراد یہ ہے کہ کیا یہ چیز آپ کو قلق کا شکار کر رہی ہے یہ وزن اور اعتبار کے ساتھ اسی مفہوم کا ہے۔

5020 - وَعَنْ عَامر بن عبد الله اَن سلمَان الْخَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْن حَضَره الْمَوْت عرفُوا مِنْهُ بعض الْجزع فَقَالُوْا مَا يجزعك يَا اَبَا عبد الله وَقد كَانَت لَك سَابِقَة فِي الْخَيْر شهِدت مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مغازى حَسَنَة وفتوحا عظاما قَالَ يجزعني اَن حبيبنا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن فارقنا عهد اِلَيْنَا قَالَ ليكف الْمَرْء مِنْكُمْ كزاد الرَّاكِب فَهٰذَا الَّذِيْ اجزعني فَجمع مَال سلمَان فَكَانَ قِيمَته خَمْسَة عشر درهما- رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ عامر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا' تو لوگوں کو ان کی طرف سے پریشانی محسوس ہوئی' لوگوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کس وجہ سے پریشان ہیں؟ جبکہ آپ کو بھلائی میں سبقت کا شرف حاصل ہے' آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں حصہ لیا ہے' اور بہت سی فتوحات میں بھی شرکت کی ہے' انہوں نے فرمایا: مجھے یہ چیز پریشان کر رہی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہوئے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تاکید کی تھی اور فرمایا تھا:

"تم میں سے کوئی ایک شخص صرف وہ چیز حاصل کرے' جتنا کسی سوار کا زادِ راہ ہوتا ہے"

اور مجھے یہ چیز پریشان کر رہی ہے' (راوی بیان کرتے ہیں:) جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا تمام مال جمع کیا گیا' تو اس کی قیمت پندرہ درہم تھی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

5021 - وَعَنْ عَليّ بن بذيمة قَالَ بيع مَتَاع سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبلغ اَرْبَعَة عشر درهما رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده جيد اِلَّا اَن عليا لم يدْرك سلمَان

قَالَ الْحَافِظ وَلَوْ بسطنا الْكَلَام على سيرة السّلف وزهدهم لَكَانَ من ذٰلِكَ مجلدات لكنه لَيْسَ من شَرط كتَابنَا وَاِنَّمَا أملينا هٰذِهِ النبذة اسْتِطْرَادًا تبركا بذكرهم ونموذجا لما تركنَا من سيرهم وَالله الْموفق، من اَرَادَ لَا رب غَيره

❀❀ علی بن بذیمہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سامان فروخت کیا گیا' تو وہ چودہ درہم کا بنتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند عمدہ ہے' البتہ علی بن بذیمہ نامی راوی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں: اگر ہم اسلاف کی سیرت اور اُن کی دنیا سے بے رغبتی کے بارے میں تفصیل سے بیان کریں' تو یہ مواد کئی جلدوں میں چلا جائے گا' لیکن یہ چیز ہماری اس کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہے' ہم نے ان حضرات کے تذکرے سے برکت حاصل کرنے کے لئے اور نمونہ پیش کرنے کے لئے یہ چند چیزیں املاء کروادی ہیں' باقی اللہ تعالیٰ ہی اس چیز کی توفیق عطا کرنے والا ہے' جو وہ ارادہ کرتا ہے' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

7 - اَلتَّرْغِيْب فِي الْبكاء من خشيَة اللّٰه تَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے رونے کے بارے میں ترغیبی روایات

5022 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِي ظله يَوْم لَا ظل اِلَّا ظله الإِمَام الْعَادِل وشاب نَشا فِي عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِي اللّٰه اجتمعَا على ذٰلِكَ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سات لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ' اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' عادل حکمران' وہ نوجوان جس کی نشوونما' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو' وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو' وہ دو افراد' جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں' اسی پر اکٹھے ہوتے ہیں اور اسی پر جدا ہوتے ہوں' ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت خوبصورت عورت (گناہ کی) دعوت دے اور وہ یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے' تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5023 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذكر اللّٰه فَفَاضَتْ عَيناهُ من خشيَة اللّٰه حَتّٰى يُصِيب الْاَرْض من دُمُوعه لم يعذب يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ کا ذکر کرے اور اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے' اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں' یہاں تک کہ اس کے

5022-صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب فضل إخفاء الصدقة - حدیث:1774صحیح ابن خزیمة - کتاب الصلاۃ' باب فضل انتظار الصلاۃ والجلوس فی المسجد وذکر دعاء الملائکة لمنتظر - حدیث:356مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الأمراء بیان ثواب الإمام العادل المقسط - حدیث:5649صحیح ابن حبان - کتاب السیر' باب فی الخلافة والإمارة - ذکر إظلال اللہ جل وعلا الإمام العادل فی ظله یوم لا' حدیث:4550السنن للنسائی - کتاب آداب القضاۃ' الإمام العادل - حدیث:5309

آنسوز مین تک پہنچ جائیں تو قیامت کے دن اس شخص کو عذاب نہیں ہوگا''۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5024 - وَعَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حرمت النَّار علی عین دَمَعَتْ اَوْ بَكت من خشیَة اللّٰه وَحرمت النَّار علی عین سهرت فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَذكر عینا ثَالِثَة
رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''آگ ایسی آنکھ پر حرام کردی گئی ہے جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑتی ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور آگ اس آنکھ پر بھی حرام قرار دے دی گئی ہے جو اللہ کی راہ میں جاگتی رہتی ہے''۔
راوی نے ایک تیسری آنکھ کا بھی ذکر کیا تھا' یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5025 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عینان لَا تمسهما النَّار عین بَكت من خشیَة اللّٰه وَعین باتت تحرس فِیْ سَبِیْل اللّٰه
رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے''
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسن غریب ہے۔

5026 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حرم علی عینین اَن تنالهما النَّار عین بَكت من خشیَة اللّٰه وَعین باتت تحرس الْاِسْلَام وَاَهله من الْكفْر
رَوَاهُ الْحَاكِم وَفِیْ مُسْنده انْقِطَاع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''دو آنکھوں کے لئے یہ بات حرام قرار دی گئی ہے کہ آگ ان تک پہنچے' وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اسلام کے لئے اور اہل اسلام کے لئے' کفر کے مقابلے میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے''
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' لیکن اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

5027 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یلج النَّار رجل بَكَی من خشیَة اللّٰه حَتّٰی یعود اللَّبن فِی الضَّرع وَلَا یجْتَمع غُبَار فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَدخان جَهَنَّم
رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد
لَا یلج اَی لَا یدْخل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے (وہ اس وقت تک جہنم میں داخل نہیں ہوگا) جب تک دودھ تھن میں واپس نہیں چلا جاتا اور اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ لا یلج کا مطلب ہے وہ داخل نہیں ہوگا۔

5028 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ (النجم) بَكَى أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى جرت دموعهم على خدودهم فَلَمَّا سمع رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حسهم بَكَى مَعَهم فبكينا ببكائه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يلج النَّار من بَكَى من خشيَة اللّٰه وَلَا يدْخل الْجنَّة مصر على مَعْصِيَة وَلَوْ لم تذنبوا لجاء اللّٰه بِقوم يذنبون فَيغْفر لَهُم-رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا تم اس بات پر حیران ہوتے ہو اور تم ہنستے ہو اور تم روتے نہیں ہو''

تو اصحاب صفہ رونے لگے' یہاں تک کہ ان کے آنسوان کے رخساروں پر آگئے جب نبی اکرم ﷺ نے اس چیز کو ملاحظہ کیا تو آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ رونے لگے' نبی اکرم ﷺ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رویا ہو اور ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جو کسی گناہ پر اصرار کرتا ہو' اگر تم لوگ گناہ نہ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لے آئے گا' جو گناہ کریں گے' پھر وہ ان کی مغفرت کردے گا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5029 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عينان لَا تمسهما النَّار عين باتت تكلأ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين بَكت من خشيَة اللّٰه رَوَاهُ أَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ إِلَّا أَنه قَالَ عينان لَا تريان النَّار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی' ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے' ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو قسم کی آنکھیں آگ نہیں دیکھیں گی''

5030 - وَرُوِيَ عَنْ زيد بن أَرقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَ أَتَّقِي النَّار قَالَ بدموع عَيْنَيْك فَإِن عينا بَكت من خشيَة اللّٰه لَا تمسها النَّار أبدا-رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا والأصبهاني

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کس چیز کے ذریعے آگ سے بچ سکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کی وجہ سے کیونکہ جو آنکھ اللہ کے خوف کی وجہ سے روتی ہے اسے آگ کبھی نہیں چھوئے گی۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

5031 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن حيدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا ترى اَعينهم النَّار عين حرست فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه وَعين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين كفت عَن محارم اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا أَن أَبَا حبيب العنقري لَا يحضرني الْآن حَاله

❀❀ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کو نہیں دیکھیں گی وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتی رہی وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچ کے رہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ ابوحبیب عنقری نامی راوی کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5032 - وَعَنِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عينان لَا تمسهما النَّار عين بَكت فِيْ جَوف اللَّيْل من خشيَة اللّٰه وَعين باتت تحرس فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ عُثْمَان عَن عَطاءِ الْخُرَاسَانِيّ وَقد وثق

❀❀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"دو قسم کی آنکھیں ہیں جنہیں آگ نہیں چھوئے گی وہ آنکھ جو نصف رات کے وقت اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزار دے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے عثمان کی عطاء خراسانی کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

5033 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل عين باكية يَوْم الْقِيَامَة إِلَّا عين غضت عَن محارم اللّٰه وَعين سهرت فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه وَعين خرج مِنْهَا مثل رَأس الذُّبَاب من خشيَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ -رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی البتہ اس آنکھ کا معاملہ مختلف ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کے حوالے سے جھکی رہے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں رات بھر جاگتی رہے اور وہ آنکھ جس سے مکھی کے سر جتنا آنسو اللہ کے خوف کی وجہ سے نکلا ہو"۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

5034 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُؤمن يخرج

من عَيْنَيْهِ دموع وَإِن كَانَ مثل رَأس الذُّبَاب من خشيَة الله ثُمَّ تصيب شَيْئا من حر وَجهه إِلَّا حرمه الله على النَّار- رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ والأصبهاني وَإِسْنَاد ابْن مَاجَه مقارب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی مومن شخص کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکلتے ہیں' خواہ مکھی کے سر جتنے ہوں' اور پھر وہ آنسو اس کے چہرے تک آجاتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو آگ پر حرام کردے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام بیہقی اور امام اصبہانی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ کی سند مقارب ہے۔

5035 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى الله من قطرتين وأثرين قَطْرَة دموع من خشيَة الله وقطرة دم تهراق فِي سَبِيل الله وَأما الأثران فأثر فِي سَبِيل الله وَأثر فِي فَرِيضَة من فَرَائض الله عز وَجل- رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک' دو قسم کے قطروں اور دو قسم کے نشانات سے زیادہ پسندیدہ چیز اور کوئی نہیں ہے' ایک اس آنسو کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے نکلا ہو' اور ایک اس خون کا قطرہ' جسے اللہ کی راہ میں بہایا گیا ہو' جہاں تک دو نشانات کا تعلق ہے' تو ایک وہ نشان' جو اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران زخم کی شکل میں) لگتا ہے' اور ایک وہ نشان' جو اللہ تعالیٰ کا فرض ادا کرتے ہوئے (پیشانی پر سجدے کے نشان کے طور پر) لگتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5036 - وَعَنْ مُسْلِم بن يسَار قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغرورقت عين بِمَائِهَا إِلَّا حرم الله سَائِر ذَلِكَ الْجَسَد على النَّار وَلَا سَالَتْ قَطْرَة على خدها فيرهق ذَلِكَ الْوَجْه قتر وَلَا ذلة وَلَوْ أَن باكيا بَكَى فِي أمة من الْأُمَم رحموا وَمَا من شَيْء إِلَّا لَهُ مِقْدَار وميزان إِلَّا الدمعة فَإِنَّهُ تطفأ بهَا بحار من نَار رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ هَكَذَا مُرْسلا وَفِيه راو لم يسم وَرُوِيَ عَن الْحسن الْبَصْرِيّ وَأبي عمرَان الْجونِي وخَالِد بن معدان غير مَرْفُوع وَهُوَ أشبه

مسلم بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس بھی آنکھ سے پانی نکل آتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے پورے جسم کو آگ پر حرام قرار دے دے گا' اور اگر اس کا قطرہ اس کے رخسار پر بہہ جاتا ہے' جس کے نتیجے میں اس کے چہرے پر وہ آنسو آجاتا ہے (تو اس کے چہرے تک) ذلت اور رسوائی نہیں پہنچے گی' اور اگر کوئی شخص کچھ لوگوں کے درمیان روتا ہے' جن پر رحم کیا گیا ہو' تو ہر چیز کی کوئی مقدار اور کوئی وزن ہوتا ہے' لیکن اس آنسو کا کوئی وزن نہیں ہوگا' اس آنسو کے ذریعے اس آگ کی تپش کو بجھا دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' یہی روایت حسن بصری اور عمران جونی اور خالد بن معدان کے حوالے سے غیر ''مرفوع'' روایت کے پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

5037 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ ملیکۃ قَالَ جلسنا اِلٰی عبد اللّٰہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا فِی الحجر فَقَالَ ابکوا فَاِن لم تجدوا بکاء فتباکوا لَو تعلمُوا الْعلم لصلی اَحَدُکُمْ حَتّٰی ینکسر ظھرہ ولبکی حَتّٰی یَنْقَطِع صَوْته

رَوَاهُ الْحَاكِم مَرْفُوْعا وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس حطیم میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا: تم لوگ روؤ! اگر تمہیں رونا نہیں آتا' تو رونے جیسی شکل بنالو! اگر تمہیں واقعی علم ہو تو تم میں سے کوئی ایک شخص اتنی دیر نماز ادا کرتا رہے کہ اس کی کمر ٹوٹ جائے' اور اتنی دیر روتا رہے کہ اس کی آواز بند ہو جائے۔

یہ روایت امام حاکم نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5038 - وَعَن مطرف عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی ولصدرہ ازیز کازیز الرحا من الْبکاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ ولجوفه ازیز کازیز الْمرجل

قَوْله ازیز کازیز الرحا اَی صَوْت کصوت الرحا وَیُقَال أزت الرحا اِذا صوتت والمرجل الْقدر وَمَعْنَاهُ اَن لجوفه حنینا کصوت غلیان الْقدر اِذا اشْتَدَّ

❀❀ مطرف نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آرہی تھی' جس طرح چکی چلنے کی آواز ہوتی ہے' ایسا رونے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' بعض حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''آپ کے پیٹ (یعنی سینے) میں سے یوں آواز آرہی تھی' جس طرح ہنڈیا کے اُبلنے کی آواز ہوتی ہے''۔

متن کے یہ الفاظ'' ازیز کازیز الرحا'' سے مراد یہ ہے کہ جس طرح چکی کی آواز ہوتی ہے' یہ بات کہی جاتی ہے: ازت الرحا- اس سے مراد یہ ہے کہ جب اس کی آواز آرہی ہو۔

لفظ ''مرجل'' کا مطلب ہنڈیا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ رونے کی وجہ سے آپ کے پیٹ (یعنی سینے) سے یوں آواز آتی تھی' جس طرح ہنڈیا اُبلنے کے دوران' اُس میں سے آواز آتی ہے۔

5039 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ مَا کَانَ فِینَا فَارس یَوْم بدر غیر الْمِقْدَاد وَلَقَد رَاَیْتنَا وَمَا فِینَا اِلَّا نَائِم اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحت شَجَرَة یُصَلِّی ویبکی حَتّٰی اَصبح

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے دن' حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہمارے درمیان کوئی اور گھڑ سوار نہیں تھا' اور مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص سو گیا تھا' صرف نبی اکرم ﷺ نہیں سوئے تھے' آپ ﷺ

ایک درخت کے نیچے مسلسل نمازادا کرتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5040 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ناجي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام بِمِائَة الف وَاَرْبَعين الف كلمة فِي ثَلَاثَة اَيَّام وَكَانَ فِيمَا ناجاه بِه اَن قَالَ يَا مُوسَى اِنَّهُ لم يتصنع اِلَيّ المتصنعون بِمثل الزّهْد فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يتقرب اِلَيّ المتقربون بِمثل الْوَرع عَمَّا حرمت عَلَيْهِم وَلَمْ يتعبد اِلَيّ المتعبدون بِمثل الْبكاء من خشيتي فَذكر الحَدِيْث اِلَى اَن قَالَ وَاما البكاؤون من خشيتي فَاُولَئِكَ لَهُمُ الرفيق الْاَعْلَى لَا يشاركون فِيهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والأصبهاني وَتقدم بِتَمَامِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کی شکل میں کلام کیا' جو تین دن میں ہوا' اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو ارشاد فرمایا تھا' اس میں یہ بات بھی تھی: اُس نے فرمایا:

''اے موسیٰ! میری بارگاہ کے لیے' کوئی بھی عمل اختیار کرنے والے' اس جیسا عمل نہیں کریں گے' جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کی مانند ہو اور میری بارگاہ میں قرب حاصل کرنے والے لوگ کوئی بھی ایسا عمل نہیں کریں گے' جو پرہیزگاری کی مانند ہو' جو پرہیزگاری ان چیزوں کے حوالے سے ہوتی ہے' جو میں نے ان پر حرام قرار دی ہیں' اور میری عبادت کرنے والے لوگ کسی بھی طرح سے میری عبادت نہیں کریں گے' جو (عبادت) میرے خوف کی وجہ سے رونے کی مانند ہو''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

''جہاں تک میرے خوف کی وجہ سے رونے والے لوگوں کا تعلق ہے' تو وہ لوگ رفیق اعلیٰ میں رہیں گے' جہاں ان کے ساتھ کوئی اور حصہ دار نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور اصبہانی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

5041 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النجَاة قَالَ امسك عَلَيْكَ لسَانك وليسعك بَيْتك وابك على خطيئتك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَن عَليّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نجات کا طریقہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی زبان کو روک کے رکھو! تمہارا گھر تمہارے لئے گنجائش والا ہو (یعنی اپنے گھر میں رہو) اور اپنے گناہوں پر روؤ''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے عبداللہ بن زحر' علی بن یزید' قاسم کے حوالے سے' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5042 - وَعَن ثَوبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ طُوبٰى لمن ملك نفسه ووسعه بيته وبكى على خطيئته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوسَطِ وَالصَّغِير وَحسن اِسْنَاده

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جو اپنی ذات کا مالک ہو (یعنی خود پر قابو رکھے) اس کا گھر اس کے لئے گنجائش والا ہو اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

5043 - وَعَنِ الْهَيثَم بن مَالك اَنه قَالَ خطب رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَبكى رجل بَين يَدَيهِ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَو شهدكم الْيَوْم كل مُؤمن عَلَيهِ من الذُّنُوب كامثال الْجبَال الرواسِي لغفر لَهُم ببكاء هٰذَا الرجل وَذٰلِكَ اَن الْمَلَائِكَة تبْكي وَتَدْعُو لَهُ وَتقول اللّٰهُمَّ شفع البكائين فِيمَن لم يبك

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰكَذَا جَاءَ هٰذَا الحَدِيث مُرْسلا

❀❀ حضرت ہیثم بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود ایک شخص رونے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر آج تمہارے سامنے اس طرح کی صورت حال ہو کہ ہر مومن کے گناہ اتنے زیادہ ہوں کہ جتنے مضبوط پہاڑ ہوتے ہیں' تو اس ایک شخص کے رونے کی وجہ سے ان سب کی مغفرت ہو جاتی تھی' اس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے بھی رونے لگے تھے' اور اس کے لئے دعا کرنے لگے تھے' اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! تو رونے والوں کی سفارش اُن لوگوں کے حق میں قبول فرمالے' جو نہیں روتے ہیں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اسی طرح مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

5044 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ لما انزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ على نبيه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَة يَا اَيهَا الَّذِينَ آمنُوا قوا اَنفسكُم واهليكم نَارا وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (التَّحْرِيم) تَلَاهَا رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم على اَصْحَابه فخر فَتى مغشيا عَلَيهِ فَوضع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَده على فُؤَاده فَاِذا هُوَ يَتَحَرَّك فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَا فَتى قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فَقَالَهَا فبشره بِالْجنَّة فَقَالَ اَصْحَابه يَا رَسُولَ اللّٰهِ امن بَيْننَا فَقَالَ اوما سَمِعْتُمْ قَوْله تَعَالٰى ذٰلِكَ لمن خَافَ مقَامي وَخَافَ وَعِيد (اِبْرَاهِيم) - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ' جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں''۔

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے سامنے یہ آیت تلاوت کی: تو ایک نوجوان گر گیا اور اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا' تو وہ حرکت کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوان! تم لا الہ الا اللہ پڑھو اس نے یہ کلمہ پڑھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جنت کی خوشخبری دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: یا رسول اللہ!

کیا ہمارے درمیان میں سے (یہ خوشخبری اس نوجوان کے لئے خاص ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے:

''یہ چیز اس شخص کے لئے ہے جو میری ذات سے ڈر جائے اور وعید سے خوف زدہ ہو جائے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

5045 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة فَقَالَ اوقد عَلَيْهَا الف عَام حَتّٰى احْمَرَّتْ وَالف عَام حَتّٰى ابْيَضَّتْ وَالف عَام حَتّٰى اسودت فَهِیَ سَوْدَاءٍ مظْلمَة لا يطفا لهيبها قَالَ وَبَيْنَ يَدى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل اسود فهتف بالبكاء فَنزل عَلَيْهِ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ من هٰذَا الباكی بَيْنَ يَدَيك قَالَ رجل من الْحَبَشَة وَاثنى عَلَيْهِ مَعْرُوفا قَالَ فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وارتفاعی فَوق عَرْشِی لَا تبْكِی عين عبد فِی الدُّنْيَا من مخافتی اِلَّا اكثرت ضحكها فِی الْجنَّة رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ والأصبهانی

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی' اب وہ تاریک سیاہ ہے' اور اس کے انگارے نہیں بجھیں گے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک سیاہ فام شخص موجود تھا' وہ اونچی آواز میں رونے لگا' حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئے اور انہوں نے دریافت کیا: آپ کے سامنے رونے والا یہ شخص کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے بتایا: یہ حبشہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس کی تعریف کی' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' اور عرش پر اپنے بلند ہونے کی قسم ہے' کہ دنیا میں جو بھی بندہ میرے خوف کی وجہ سے روئے گا' تو میں اسے جنت میں زیادہ ہنساؤں گا''۔

یہ روایت امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

5046 - وَرُوِیَ عَنِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اقشعر جلد الْعَبْد من خشيَة اللّٰه تحاتت عَنهُ ذنُوبه كَمَا يتحات عَن الشَّجَرَة الْيَابِسَة وَرقهَا رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِی الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے' کسی انسان کی جلد کپکپانے لگے تو اس کے گناہ یوں جھڑتے ہیں' جس طرح خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حیان نے کتاب الثواب میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

5047 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحت شَجَرَة فهاجت الرّيح فَوَقع مَا كَانَ فِيهَا من ورق نخر وَبَقِي مَا كَانَ من ورق أخضر فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مثل هٰذِهِ الشَّجَرَة فَقَالَ الْقَوْم اللهُ وَرَسُوله أَعْلَمُ فَقَالَ مثل الْمُؤمن إِذا اقشعر من خشيَة الله عَزَّ وَجَلَّ وَقعت عَنهُ ذُنُوبه وَبقيت لَهُ حَسَنَاته

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ہوا چلی اور خشک پتے نیچے گر گئے اور سبز پتے درخت پر رہ گئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس درخت کی مثال کیا ہے؟ حاضرین نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب مومن شخص پر اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کپکپی طاری ہوتی ہے تو اس کے گناہ یوں گر جاتے ہیں اور اس کی نیکیاں اسی طرح باقی رہ جاتی ہیں''۔

8 - التَّرْغِيب فِي ذكر الْمَوْت وَقصر الأمل والمبادرة بِالْعَمَلِ وَفضل طول الْعُمر لمن حسن عمله وَالنَّهْي عَن تمني الْمَوْت

باب: موت کا یاد کرنے کم زندگی کی امید رکھنے عمل کرنے میں جلدی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز اس شخص کے لئے طویل عمر ہونے کی فضیلت جس کا عمل اچھا ہو اور موت کی آرزو کرنے کی ممانعت

5048 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثرُوا ذكر هاذم اللَّذَّات يَعْنِي الْمَوْت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَزَاد فَإِنَّهُ مَا ذكره أحد فِي ضيق إِلَّا وَسعه وَلَا ذكره فِي سَعَة إِلَّا ضيقها عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لذتوں کو ختم کردینے والی چیز کو بکثرت یاد کرو'' نبی اکرم ﷺ کی مراد موت تھی۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص بھی اسے یاد کرے گا' تو اگر وہ تنگی میں ہوگا' تو اسے وہ گنجائش والی محسوس ہوگی اور اگر وہ شخص گنجائش میں ہوگا اور اسے یاد کرے گا' تو وہ چیز اسے تنگ محسوس ہوگی''۔

5049 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثرُوا ذكر هاذم اللَّذَّات يَعْنِي الْمَوْت فَإِنَّهُ مَا كَانَ فِي كثير إِلَّا قلله وَلَا قَلِيل إِلَّا جزاه-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لذتوں کو ختم کردینے والی چیز کو بکثرت یاد کرو''۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد موت تھی (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) ''اگر وہ شخص

کثرت میں ہوگا' تو اسے تھوڑا سمجھے گا' اور اگر قلت میں ہوگا' تو اسے حصوں میں کردے گا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5050 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِمَجْلِس وهم يَضْحَكُوْنَ فَقَالَ اَكْثِرُوْا من ذكر هاذم اللَّذَّات اَحْسبهُ قَالَ فَاِنَّهُ مَا ذكره اَحَد فِيْ ضيق من الْعَيْش اِلَّا وسعه وَلَا فِيْ سَعَة اِلَّا ضيقه عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ بِاخْتِصَار وَتقدم فِيْ بَاب التَّرْهِيب من الظُّلم حَدِيْث اَبِىْ ذَر وَفِيْهِ:
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا كَانَت صحف مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كَانَت عبرا كلهَا عجبت لمن اَيقن بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يفرح عجبت لمن اَيقن بالنَّار ثُمَّ هُوَ يضْحك عجبت لمن اَيقن بِالْقدرِ ثُمَّ هُوَ ينصب عجبت لمن راى الدُّنْيَا وتقلبهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَاَنَ اِلَيْهَا وَعجبت لمن اَيقن بِالْحِسَابِ غَدا ثُمَّ لَا يعْمل
رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَغَيره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک محفل کے پاس سے ہوا' وہ لوگ ہنس رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو ختم کردینے والی چیز کو کثرت کے ساتھ یاد کرو! راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: جو شخص بھی زندگی کی تنگی کے دوران اسے یاد کرے گا' تو وہ اسے گنجائش والی محسوس ہوگی' اور جو شخص گنجائش کے عالم میں اسے یاد کرے گا' تو وہ اس کے لئے تنگ ہوجائے گی۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' اس سے پہلے ظلم کے بارے میں ترہیبی روایات سے متعلق باب میں' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:
''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سارے عبرت آمیز باتوں پر مشتمل تھے' جس میں یہ بات بھی تھی:

''مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو موت پر یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی وہ خوش ہوتا ہے' مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو جہنم کا یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی وہ ہنستا ہے' مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی وہ تنگی کا شکار ہوتا ہے' مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو دنیا کو اور اہل دنیا کے تبدیل ہونے کو دیکھتا ہے' اور پھر بھی دنیا سے اطمینان حاصل کرتا ہے' مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو حساب کا یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی عمل نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

5051 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَاَى نَاسا كَاَنَّهُمْ يكتشرون فَقَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَو اَكْثَرْتُمْ ذكر هاذم اللَّذَّات اشغلكم عَمَّا ارى الْمَوْت فَاَكْثرُوا ذكر هاذم اللَّذَّات الْمَوْت فَاِنَّهُ لم يَاتِ على الْقَبْر يَوْم اِلَّا تكلم فِيْهِ فَيَقُوْلُ اَنا بَيت الغربة وَاَنا بَيت الْوحدَة وَاَنا بَيت التُّرَاب وَاَنا بَيت الدُّود فَاِذَا دفن الْعَبْد الْمُؤمن قَالَ لَهُ الْقَبْر مرْحَبًا وَاَهلا اَمَا اِن كنت اَحَبَّ من يمشي على ظَهْرِى اِلَىَّ فَاِذْ وليتك الْيَوْم فسترى صنيعي بك قَالَ فيتسع لَهُ مد بَصَره وَيفتح لَهُ بَاب اِلَى

الْجَنَّةِ وَإِذَا دفن العَبْدُ الْفَاجِرِ أَوْ الْكَافِرِ فَقَالَ لَهُ الْقَبْرِ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهلا اما إن كنت لأبغض من يمشي على ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذَا وليتك الْيَوْم وصرت إِلَيَّ فسترى صنيعي بك قَالَ فيلتئم عَلَيْهِ حَتَّى يلتقي عَلَيْهِ وتختلف أضلاعه قَالَ فَأَخذ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بأصابعه فَأدْخل بَعْضهَا فِي جَوف بعض قَالَ ويقيض لَهُ سَبْعُوْنَ تنينا لَو اَن وَاحِدًا مِنْهَا نفخ فِي الْأَرْض مَا أنبتت شَيْئًا مَا بقيت الدُّنْيَا فتنهشه وتخدشه حَتَّى يفضي بِهِ إِلَى الْحساب قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرِ رَوْضَة من رياض الْجَنَّة أَوْ حُفْرَة من حفر النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من طَرِيق عبيد الله بن الْوَلِيد الْوَصَّافِيّ وَهُوَ واه عَن عَطِيَّة وَهُوَ الْعَوفِيّ عَنْ أَبِيْ سعيد وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نماز کی جگہ پر تشریف لائے' آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہنسی مذاق کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ لذتوں کو ختم کرنے والی چیز (یعنی موت) کو بکثرت یاد کرو' تو یہ تمہیں اس چیز سے مشغول کر دے گی' جو میں دیکھ رہا ہوں اور وہ چیز موت ہے' تم لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز موت کو بکثرت یاد کرو' کیونکہ قبر پر جو بھی دن آتا ہے' تو ہر دن میں وہ یہ کلام کرتی ہے' اور کہتی ہے: میں تنہائی کا گھر ہوں اور میں اکیلے ہونے کا گھر ہوں' میں مٹی کا گھر ہوں' میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں' جب مومن بندے کو دفن کیا جاتا ہے' تو قبر کہتی ہے: تمہیں خوش آمدید ہے! میری پشت پر جو کوئی بھی چلتا ہے' تم میرے نزدیک ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ تھے' اب میں تمہاری نگران بن گئی ہوں' تو تم مجھے دیکھو گے کہ میرا تمہارے ساتھ طرز عمل کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو حد نگاہ تک' قبر اس کے لئے کشادہ ہو جاتی ہے' اور مومن کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے' اور جب کسی کافر شخص کو دفن کر دیا جاتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو قبر اس سے کہتی ہے: تمہیں کوئی خوش آمدید نہیں ہے' میری پشت پر چلنے والے لوگوں میں تم میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو' اب جب میں تمہاری نگران بن گئی ہوں' اور تم میری طرف آ گئے ہو' تو پھر تم دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ پھر وہ اس پر تنگ ہوتی ہے' اور جڑ جاتی ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر پیوست ہو جاتی ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور پھر فرمایا: اس شخص پر ستر اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں' اگر ان میں سے کوئی ایک روئے زمین پر پھونک مار دے' تو جب تک دنیا باقی رہے گی' تو وہاں پر کوئی چیز پیدا نہ ہو' وہ اژدھے اسے نوچتے ہیں' اسے کاٹتے ہیں' یہاں تک کہ اس وقت تک ایسا ہوتا رہے گا' جب تک اس بندے کو حساب کے لئے نہیں لے جایا جاتا"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قبر یا تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہوتی ہے' یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' ان دونوں نے اسے عبیداللہ بن ولید وصافی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے یہ عطیہ سے منقول ہے' جو عوفی ہے' اس کے حوالے سے یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

5052 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَةٍ فَجَلَسَ اِلٰی قبر مِنْهَا فَقَالَ مَا یَاْتِیْ علی هٰذَا الْقَبْر یَوْم اِلَّا وَهُوَ یُنَادی بِصَوْت ذلق طلق یَا ابْن آدم نسیتنی الم تعلم اَنِّیْ بَیت الْوحدَة وَبَیت الغربة وَبَیت الوحشة وَبَیت الدُّود وَبَیت الضّیق اِلَّا من وسعنی اللّٰه عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقَبْر اِمَّا رَوْضَة من ریاض الْجنَّة اَوْ حُفْرَة من حفر النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر روزانہ بلند آواز میں پکار کر یہ کہتی ہے: اے ابن آدم! تم مجھے بھول گئے؟ کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میں تنہائی کا گھر ہوں؟ میں غربت کا گھر ہوں' وحشت کا گھر ہوں' کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں' تنگی کا گھر ہوں' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس کے لئے اللہ تعالیٰ مجھے کشادہ کر دے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قبر یا تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہوتی ہے' یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5053 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتیت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَاشر عشرَة فَقَامَ رجل من الْاَنْصَار فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ من اکیس النَّاس واحزم النَّاس قَالَ اَکْثَرهم ذکرا لِلْمَوْت وَاَکْثَرهم اسْتِعْدَادًا لِلْمَوْت اُولٰئِكَ الْاَکْیَاس ذَهَبُوا بشرف الدُّنْیَا وکرامة الْآخِرَة

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب الْمَوْت وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مُخْتَصرًا بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهْد وَلَفظه اَن رجلا قَالَ للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَی الْمُؤْمِنِیْنَ افضل قَالَ اَحْسنهم خلقا قَالَ فَاَی الْمُؤْمِنِیْنَ اکیس قَالَ اَکْثَرهم لِلْمَوْت ذکرا وَاَحْسنهمْ لما بعده اسْتِعْدَادًا اُولٰئِكَ الْاَکْیَاس

وَذکره رزین فِیْ کِتَابه بِلَفْظ الْبَیْهَقِیّ من حَدِیْث انس وَلَمْ اره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں دس افراد میں سے' ایک کے طور پر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! سب سے زیادہ عقلمند کون ہے' اور سب سے زیادہ محتاط کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص' جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہو' اور موت کے لئے جس نے سب سے زیادہ تیاری کی ہو' یہی لوگ سب سے زیادہ سمجھدار ہیں' یہ لوگ دنیا کا شرف اور آخرت کی عزت لے جائیں گے۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب الموت میں نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام بیہقی نے اسے کتاب الزہد میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اہل ایمان میں زیادہ فضیلت کسے حاصل ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں' اس نے عرض کی: اہل ایمان میں سب سے زیادہ عقلمند کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کے بعد آنے والی صورت حال کے لئے' جس نے سب سے زیادہ تیاری کی ہو یہی لوگ سب سے زیادہ عقلمند ہیں''۔

رزین نے اپنی کتاب میں یہ روایت امام بیہقی کے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔ جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم میں نے یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

5054 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَ رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجعل اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يثنون عَلَيْهِ ويذكرُوْنَ من عِبَادَته وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِت فَلَمَّا سكتوا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يكثر ذكر الْمَوْت قَالُوْا لَاقَالَ فَهَلْ كَانَ يدع كثيرا مِمَّا يَشْتَهِي قَالُوْا لَاقَالَ مَا بلغ صَاحبكُمْ كثيرا مِمَّا تذهبون اِلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثٍ انس قَالَ ذكر عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل بعبَادَة واجتهاد فَقَالَ كَيفَ ذكر صَاحبكُمْ للْمَوْت قَالُوْا مَا نَسْمَعهُ يذكرهُ قَالَ لَيْسَ صَاحبكُمْ هُنَاكَ

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اس کی تعریف کرنا شروع کی' اور اس کی عبادت کا تذکرہ کرنا شروع کیا' نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ موت کا ذکر کثرت سے کرتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو جس چیز کی خواہش ہوتی تھی' کیا وہ اکثر اسے چھوڑ دیتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ساتھی بہت سی ایسی چیزوں تک نہیں پہنچا' جو تمہیں حاصل ہو جائیں گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بزار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کی عبادت اور ریاضت کا تذکرہ کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ ساتھی موت کو کیسے یاد کرتا تھا؟ لوگوں نے کہا ہم نے اسے کبھی موت کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر تمہارا ساتھی اس پائے کا نہیں ہے۔

5055 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْمِنْبَر وَالنَّاس حوله اَيهَا النَّاس اسْتَحْيوا من اللّٰه حق الْحيَاء فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لنستحيي من اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَ من كَانَ مِنْكُمْ مستحييا فَلَا يبيتن لَيْلَة اِلَّا واجله بَيْن عَيْنَيْهِ وليحفظ الْبَطن وَمَا وعى وَالرَّاْس وَمَا حوى وليذكر الْمَوْت والبلى وليترك زِينَة الدُّنْيَا--رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا' اس وقت لوگ آپ ﷺ کے اردگرد موجود تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرو' جو حیا کرنے کا حق ہے' ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص حیا کرنے والا ہوگا' وہ ایسی حالت

میں رات بسر کرے گا کہ اس کی موت اس کی آنکھوں کے سامنے ہوگی وہ اپنے پیٹ کی حفاظت کرے گا' اور جو کچھ پیٹ میں جاتا ہے' اس کی بھی اور اپنے سر کی بھی اور جو کچھ اس میں سماتا ہے' اس کی بھی اور وہ موت کو اور بوسیدہ ہونے کو یاد کرے گا' اور دنیا کی زینت کو ترک کردے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5056 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوا من اللّٰه حق الْحَيَاء قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَ اللّٰهِ إِنَّا لنستحيي وَالْحَمْد لله قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِن الاستحياء من اللّٰه حق الْحَيَاء أَن تحفظ الرَّأْس وَمَا وعى وَتحفظ الْبَطن وَمَا حوى ولتذكر الْمَوْت والبلى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَة ترك زِينَة الدُّنْيَا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ استحيا من اللّٰه حق الْحَيَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ أبان بن إِسْحَاق عَن الصَّباح بن مُحَمَّد

قَالَ الْحَافِظ أبان والصباح مُخْتَلف فِيهِمَا وَقد قِيلَ إِن الصَّباح إِنَّمَا رفع هٰذَا الحَدِيْث وهما مِنْهُ وَضعف بِرَفْعِهِ وَصَوَابه مَوْقُوْف وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرو جیسے حیا کرنے کا حق ہے' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم حیا کرتے ہیں الحمد للہ' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے یہ مراد نہیں ہے' بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرنا کہ جو حیا کرنے کا حق ہو' اس سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے سر کی اور جو سر میں سماتا ہے اس کی' اور پیٹ کی اور جو پیٹ میں جاتا ہے' اس کی حفاظت کرو' اور تم موت کو اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھو' جو شخص آخرت کا ارادہ کرے گا' وہ دنیا کی زینت ترک کردے گا' اور جو شخص ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرے گا' جو حیا کرنے کا حق ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے' ہم اس روایت سے ابان بن اسحاق کی صباح بن محمد کی روایت کے طور پر واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابان اور صباح کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' ایک قول کے مطابق صباح نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ اس کا وہم ہے' اس روایت کے مرفوع ہونے کو ضعیف قرار دیا گیا ہے' درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5057 - وَعَنِ الضَّحَّاك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أزهد النَّاس فَقَالَ من لم ينس الْقَبْر والبلى وَترك فضل زِينَة الدُّنْيَا وآثر مَا يبْقى على مَا يفنى وَلَمْ يعد غَدا من أَيَّامه وعد نَفسه من الْمَوْتَى -رَوَاهُ ابْن أَبِيْ الدُّنْيَا وَهُوَ مُرْسل

❀❀ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ زاہد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو قبر اور بوسیدہ ہونے کو نہ بھولے اور دنیا کی زینت میں سے اضافی چیز کو ترک کردے اور جو چیز فنا ہو جاتی ہے' اس پر اس چیز کو ترجیح دے' جو باقی رہے گی اور وہ کل کو اپنی زندگی میں شمار ہی نہ

کرے اور خود کو مرحومین میں شمار کرے۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' یہ روایت مرسل ہے۔

5058 - وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كفى بِالْمَوْتِ واعظا وَكفى بِالْيَقِينِ غنى - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نصیحت کرنے والے کے طور پر' موت کافی ہے' اور یقین کے حوالے سے' خوشحالی کافی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5059 - وَعَنِ الْبَراء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَة فَجَلَسَ على شَفير الْقَبْر فَبكى حَتّٰى بل الثرى ثُمَّ قَالَ يَا اِخْوَانِيْ لمثل هٰذَا فاعدوا - رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے کنارے تشریف فرما ہوئے' اور رونے لگے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی شریف تر ہوگئی' یا زمین تر ہوگئی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بھائیو! اس طرح کی صورت حال کے لئے تیاری کرلو۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5060 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة من الشَّقَاء جمود الْعين وقسوة الْقلب وَطول الأمل والحرص على الدُّنْيَا - رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں بدنصیبی کا حصہ ہیں' آنکھ کا جامد ہونا' دل کا سخت ہونا' لمبی زندگی کی امید اور دنیا کا لالچ''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5061 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا اعلمهُ اِلَّا رَفعه قَالَ صَلَاح اَوَّل هٰذِهِ الْاُمة بالزهادة وَالْيَقِين وهلاك آخرهَا بالبخل والأمل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَاده احْتِمَال للتحسين وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا والأصبهاني كِلَاهُمَا من طَرِيق ابْن لَهِيعَة عَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نَجا اَوَّلُ هٰذِهِ الْاُمة بِالْيَقِينِ والزهد وَيهْلك آخر هٰذِهِ الْاُمة بالبخل والأمل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''اس امت کے ابتدائی حصے کی بہتری دنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے ہوگی' اور اس امت کے آخری حصے کی ہلاکت کنجوسی اور لمبی زندگی کی امید کی وجہ سے ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اسے حسن قرار دیا جائے۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے' عمرو بن شعیب کے حوالے سے

ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس امت کا ابتدائی حصہ یقین اور زہد کی وجہ سے نجات حاصل کرلے گا اور اس امت کا آخری حصہ بخل اور لمبی زندگی کی توقع کا شکار ہو جائے گا''۔

5062 - وَرُوِیَ عَنْ ام الْوَلِید بنت عمر قَالَتْ اطلع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات عَشِيَّة فَقَالَ يَـا اَيُّهَـا الـنَّـاس اَلا تستحيـون قَـالُوْا مِم ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تجمعون مَا لَا تَاكُلُوْنَ وتبنون مَا لَا تعمرُوْنَ وتاملون مَا لَا تدركون اَلا تستحيون من ذٰلِكَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ سیدہ ام ولید بنت عمر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن شام کے وقت نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تم لوگ حیا نہیں کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کس چیز سے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس چیز کو جمع کرتے ہو جو تم کھاتے نہیں ہو اور اس چیز کو تعمیر کرتے ہو جسے تم آباد نہیں کرتے اور اس چیز کی توقع رکھتے ہو جس تک تم پہنچو گے نہیں' کیا تمہیں اس بات سے حیا محسوس نہیں ہوتی؟

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5063 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْترى اُسَامَة بن زيد وليدة بِمِائَة دِيْنَار اِلٰى شهر فَسَمِعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا تعجبُوْنَ من اُسَامَة الْمُشْتَرِیْ اِلٰى شهر اِن اُسَامَة لطويل الأمل وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ مَا طرفت عَيْنَایَ اِلَّا ظَنَنْت اَن شفرى لَا يَلْتَقِيَان حَتّٰى يقبض اللّٰه روحی وَلَا رفعت قدحا اِلٰى فِیْ فَظَنَنْت اَنِّیْ وَاضعه حَتّٰى اَقبض وَلَا لقمت لقْمَة اِلَّا ظَنَنْت اَنِّیْ لَا اسيغها حَتّٰى اغص بهَا من الْمَوْت وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ اِنَّمَا توعدون لآت وَمَا اَنْتُم بمعجزين

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب قصر الأمل وَاَبُوْ نُعَيْم فِی الْحِلْيَة وَالْبَيْهَقِیّ والأصبهانی

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز خریدی' جو ایک سو دینار کے عوض میں تھی' جن کی ایک مہینے بعد ادائیگی کرنی تھی' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا تم لوگوں کو اسامہ پر حیرانگی نہیں ہورہی؟ کہ اس نے ایک چیز خریدی ہے' جس کی ادائیگی ایک مہینے بعد کرنی ہے' اسامہ تو بڑی لمبی توقع رکھے ہوئے ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ میری دونوں آنکھوں کے کنارے (یعنی پلکیں) دوبارہ ملنے سے پہلے اللہ تعالیٰ میری روح قبض کرلے گا' جب بھی میں پیالہ اپنے منہ کی طرف بلند کرتا ہوں' تو میں یہ گمان کرتا ہوں کہ اسے رکھنے سے پہلے میرا انتقال ہو جائے گا' جب بھی میں کوئی لقمہ منہ میں ڈالتا ہوں' تو یہ گمان کرتا ہوں کہ میں اسے نگلنے سے پہلے انتقال کر جاؤں گا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جس چیز کی تمہیں وعید سنائی گئی ہے' وہ آنے والی ہے' اور تم لوگ عاجز کرنے والے نہیں ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''قصر العمل'' میں نقل کی ہے' ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اور امام بیہقی اور اصبہانی نے بھی نقل کی ہے۔

5064 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخذ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمنكبی

فَقَالَ كن فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرِ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابن عمر يَقُوْلُ إِذَا أَمسيت فَلَا تنتظر الصَّباح وَإِذَا أَصبحت فَلَا تنتظر الْمسَاء وَخذ من صحتك لمرضك وَمَنْ حياتك لموتك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ قَالَ أَخذ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْض جَسَدِي فَقَالَ كن فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرِ سَبِيْلٍ وعد نفسك فِيْ أَصْحَابِ الْقُبُوْرِ وَقَالَ لي يَا ابْن عمر إِذا أَصبحت فَلَا تحدث نَفسك بالمساء وَإِذَا أمسيت فَلَا تحدث نَفسك بالصباح وَخذ من صحتك قبل سقمك وَمن حياتك قبل موتك فَإِنَّك لَا تَدْرِي يَا عبد اللّٰه مَا اسْمك غَدا

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهِ نَحْو التِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے میرے کندھے پکڑے اور ارشاد فرمایا: تم دنیا میں یوں رہو جیسے تم غریب الوطن ہو یا راستہ عبور کر رہے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم شام کرو تو صبح ہونے کا انتظار نہ کرو اور جب تم صبح کرو تو شام ہونے کا انتظار نہ کرو اپنی صحت کے دوران بیماری کے لئے اور زندگی کے دوران موت کے لئے تیاری کرلو۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے میرے جسم کا کوئی حصہ پکڑا اور فرمایا: دنیا میں یوں رہو جیسے تم غریب الوطن ہو یا راستہ عبور کر رہے ہو (یعنی مسافر ہو) اور خود کو مرحومین میں شمار کرو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عمر! جب تم صبح کرو تو شام کے بارے میں کوئی خیال نہ کرو اور جب تم شام کرو تو صبح کے بارے میں کوئی خیال نہ کرو بیمار ہونے سے پہلے اپنی تندرستی سے اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی سے غنیمت حاصل کرلو کیونکہ اے عبداللہ! تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا کیا نام ہوگا؟ (یعنی تم زندوں میں شمار ہوگے؟ یا مرحوم قرار دیے جاؤ گے)۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

5065 - وَعَنْ مُعَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني قَالَ اعبد اللّٰه كَأَنَّك ترَاهُ واعدد نَفسك فِي الْمَوْتَى وَاذْكُر اللّٰه عِنْد كل حجر وَعند كل شجر وَإِذَا عملت سَيِّئَة فاعمل بجنبها حَسَنَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَنَّ فِيْهِ انْقِطَاعًا بَيْنَ أَبِيْ سَلمَة ومعاذ

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو؟ جیسے تم اس کو دیکھ رہے ہو اور خود کو مرحومین میں شمار کرو تم ہر پتھر اور درخت کے قریب اللہ کا ذکر کرو اور جب تم کوئی برا کام کرلو تو اس کے فوراً بعد نیکی کرلو پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلے میں اعلانیہ''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے تاہم اس میں انقطاع پایا جاتا ہے جو ابوسلمہ نامی راوی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہے۔

5066 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر بِي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أطين

حَائِطًا لِي أَنَا وَأُمِّي فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عبد الله فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وهي فَنَحْن نصلحه فَقَالَ الْأَمر أسرع من ذٰلِك

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر میرے پاس سے ہوا میں اس وقت دیوار پر مٹی لگا رہا تھا' میں تھا اور میری والدہ تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عبداللہ! یہ کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاملہ اس سے بھی زیادہ جلدی آ جائے گا۔

5067 - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مر علينا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نعالج خصا لنا وهي فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا خص لنا وهي فَنَحْن نصلحه فَقَالَ مَا أرى الْأَمر إِلَّا أعجل من ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہمارے پاس سے ہوا' ہم اپنا چھپر درست کر رہے تھے جو خراب ہو چکا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: یہ ہمارا چھپر ہے' جو خراب ہو گیا تھا' ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ معاملہ اس سے بھی زیادہ جلدی آ جائے گا۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام ماجہ نے اور امام ابن حبان نے' اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5068 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطّ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطا مربعًا وَخط خطا فِي الْوسط خَارِجا مِنْهُ وَخط خُطُوطًا صغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِي فِي الْوسط من جَانِبه الَّذِي فِي الْوسط فَقَالَ هٰذَا الْإِنْسَان وَهٰذَا أَجله مُحِيط بِهِ أَوْ قد أحَاط بِهِ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارج أمله وَهٰذِهِ الخطط الصغار الْأَعْرَاض فَإِن أخطأه هٰذَا نهشه هٰذَا وَإِن أخطأه هٰذَا نهشه هٰذَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مربعہ کی شکل میں لکیریں لگائیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان میں لکیریں لگائیں' جو اس سے نکل رہی تھیں' اور پھر کچھ اور چھوٹی لکیریں لگائیں' جو اس درمیان والی لکیر کے اطراف میں تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ انسان ہے' اور یہ اس کی موت ہے' جو اسے گھیرے ہوئے ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے اسے گھیر لیا ہوا ہے' اور چیز جو نکلنے والی ہے' یہ اس کی توقع ہے' اور یہ چھوٹی لکیریں ہیں' جو اس کو پیش آنے والے حادثات ہیں' اگر یہ اُس تک نہیں پہنچے گا' تو یہ اُسے نوچ لے گا' اور اگر یہ اس تک نہیں پہنچے گا' تو دوسرا اسے نوچ لے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5069 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطا وَقَالَ هٰذَا الْإِنْسَان وَخط إِلَى جنبه خطا وَقَالَ هٰذَا أَجله وَخط آخر بَعِيدا مِنْهُ فَقَالَ هٰذَا الأمل فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْأَقْرَب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ بنحوه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکیر لگائی اور فرمایا: یہ انسان ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

پہلو میں ایک اور لکیر لگائی اور فرمایا: یہ اس کی موت ہے پھر آپ ﷺ نے اس سے کچھ فاصلے پر ایک اور لکیر لگائی پھر فرمایا: یہ اس کی امید ہے آدمی اسی حالت میں رہتا ہے یہاں تک کہ سب سے زیادہ قریب والی چیز اس تک پہنچ جاتی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام نسائی نے بھی اس کی مانند نقل کیا ہے۔

5070 - وَعَنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْن آدم وَهٰذَا أَجله وَوضع يَده عِند قَفاهُ ثُمَّ بسطها وَقَالَ وَثمّ أمله وَثمّ أمله

رَوَاهُ التِّرمِذِىّ وَابْن حبَان فِى صَحِيحِهٖ وَرَوَاهُ النَّسَائِىّ اَيضًا وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ انسان ہے یہ اس کی موت ہے آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنی گدی پر رکھا اور پھر اسے پھیلایا اور فرمایا: وہ اس کی امید ہے اور وہ اس کی امید ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام نسائی نے بھی اسے نقل کی ہے اور امام ابن ماجہ نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

5071 - وَعَن بُرَيدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ هَل تَدرُونَ مَا مثل هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَرمى بحصاتين قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أَعلَمُ قَالَ هٰذَا الأمل وَذَاكَ الأجل

رَوَاهُ التِّرمِذِىّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تم لوگ جانتے ہو؟ اس کی اور اس کی مثال کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دو کنکریاں ایک طرف رکھ کے ارشاد فرمایا لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ امید ہے اور یہ موت ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5072 - وَعَنِ ابْنِ مَسعُود رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اقْتَربت السَّاعَة وَلَا نزداد مِنهُم إِلَّا بعدا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَلَفظِهٖ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اقْتَربت السَّاعَة وَلَا يزْدَاد النَّاس على الدُّنيَا إِلَّا حرصا وَلَا تزدادون من اللّٰه إِلَّا بعدا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت قریب آگئی ہے اور ہم اُسے دور ہی سمجھ رہے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ

5070-صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل في الأمل - ذكر الإخبار عما يجب على المرء من تقريب أجله على نفسه' حديث:3050سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب الأمل والأجل - حديث:4230السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة الإخلاص - حديث:11345مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:12022الزهد والرقائق لابن المبارك - باب النهي عن طول الأمل' حديث:253

بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت قریب آرہی ہے' اور لوگوں کے' دنیا کے بارے میں لالچ میں اضافہ میں ہورہا ہے' اور لوگ اللہ تعالیٰ سے اور زیادہ دور ہوتے جارہے ہیں''۔

5073 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّة اقرب اِلٰى اَحَدُكُمْ من شِرَاك نَعله وَالنَّار مثل ذٰلِكَ-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ ﷜ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت تم میں سے کسی ایک کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے' اور جہنم بھی اس کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5074 - وَعَنْ سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصني قَالَ عَلَيْكَ بالاياس مِمَّا فِيْ اَيدى النَّاس وَاِيَّاك والطمع فَاِنَّهُ الْفقر الْحَاضِر وصل صَلَاتك وَاَنْت مُودع وَاِيَّاكَ وَمَا يعْتَذر مِنْهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَقَالَ الْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص ﷜ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے پاس جو کچھ ہے' اس سے مایوس ہونا تم پر لازم ہے' اور تم لالچ سے بچ کے رہنا' کیونکہ وہ ایسی غربت ہے' جو موجود رہتی ہے' اور تم نماز یوں ادا کرنا' جیسے تم دنیا سے رخصت ہونے لگے ہو' اور تم ہر اس چیز سے بچ کے رہنا' جس کی وجہ سے معذرت پیش کرنی پڑے۔

یہ روایت امام حاکم نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

5075 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن عمر قَالَ اَتٰى رجل اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنِيْ بِحَدِيْثٍ واجعله موجزا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صل صَلَاة مُودع فَاِنَّك اِن كنت لَا تَرَاهُ فَاِنَّهُ يراك واياس مِمَّا فِيْ اَيدى النَّاس تكن غَنِيا وَاِيَّاكَ وَمَا يعْتَذر مِنْهُ

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی بات بیان کیجئے اور مختصر ارشاد فرمائیے گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوں نماز ادا کرو' جیسے دنیا سے رخصت ہونے لگے ہو' اگر تم اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتے ہو' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے' اس کے حوالے سے تم مایوس ہوجاؤ' تم خوشحال ہوجاؤ گے' اور تم اس چیز سے بچ کے رہنا جس کی وجہ سے تمہیں معذرت پیش کرنی پڑے۔

5076 - وروى الطَّبَرَانِيّ عَن رجل من بني النخع قَالَ سَمِعت اَبَا الدَّرْدَاءِ حِيْن حَضرته الْوَفَاة قَالَ أحدثكُمْ حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ اعبد اللّٰه كَاَنَّك تَرَاهُ فَاِن لم تكن

تراہُ فَإِنَّهُ يراك واعدد نفسك فِى الْمَوْتَى وَإِيَّاكَ ودعوة الْمَظْلُوم فَإِنَّهَا تستجاب الحَدِيْث

امام طبرانی نے یہ روایت 'بنونخع' سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو سنا' جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے بتایا میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم اللہ کی عبادت یوں کرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' تم خود کو مرحومین میں شمار کرنا' اور تم مظلوم کی بددعا سے بچنا' کیونکہ وہ قبول ہوتی ہے''......الحدیث۔

5077 - وَعَنْ عبد الرَّحْمَٰن السّلمِيّ قَالَ نزلنَا من الْمَدَائِن على فَرسَخ فَلَمَّا جَاءَت الْجُمُعَة حضرنَا فَخَطَبنَا حُذَيْفَة فَقَالَ إِن الله عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اقْتَرَبت السَّاعَة وَانْشَقَّ الْقَمَر (القمر) أَلا وَإِن السَّاعَة قد اقْتَربت أَلا وَإِن الْقَمَر قد انْشَقَّ أَلا وَإِن الدُّنْيَا قد آذنت بِفِرَاق أَلا وَإِن الْيَوْم الْمِضْمَار وَغدا السباق فَقلتُ لأبي أيستبق النَّاس غَدا قَالَ يَا بني إِنَّك لجاهل إِنَّمَا يَعْنِي الْعَمَل الْيَوْم وَالْجَزَاء غَدا فَلَمَّا جَاءَت الْجُمُعَة الْأُخْرَى حضرنَا فَخَطَبنَا حُذَيْفَة فَقَالَ إِن الله يَقُول اقْتَرَبت السَّاعَة وَانْشَقَّ الْقَمَر أَلا وَإِن الدُّنْيَا قد آذنت بِفِرَاق أَلا وَإِن الْيَوْم الْمِضْمَار وَغدا السباق أَلا وَإِن الْغَايَة النَّار وَالسَّابِق من سبق إِلَى الْجنَّة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے مدائن سے چند فرسخ کے فاصلے پر پڑاؤ کیا' جب جمعہ کا دن آیا' تو ہم اکٹھے ہوئے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت قریب آ گئی ہے' اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا''

خبردار! قیامت قریب آ چکی ہے' اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے' خبردار! دنیا نے جدائی کے بارے میں بتا دیا ہے' آج کا دن تیاری کا ہے' اور کل کا دن نتیجے کا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: کیا کل لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم ناواقف ہو' ان کی مراد یہ ہے کہ آج کا دن عمل کا ہے' اور کل کا دن جزا کا ہے' پھر جب اگلا جمعہ آیا اور ہم اس میں شریک ہوئے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''قیامت قریب آ چکی ہے' اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے''۔

''دنیا نے اپنی جدائی کے بارے میں بتا دیا ہے' آج کا دن عمل کا ہے' اور کل کا جزا کا ہے' خبردار! آخری حد جہنم ہے' اور وہ شخص (حقیقی طور) سبقت لے جائے گا' جو جنت کی طرف سبقت لے جائے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5078 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادرُوا بِالْأَعْمَالِ فتنا كقطع اللَّيْل المظلم يصبح الرجل مُؤمنا ويمسي كَافِرًا ويمسي مُؤمنا وَيُصْبِح كَافِرًا يَبِيع دينه بِعرض من الدُّنْيَا - رَوَاهُ مُسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان فتنوں کے آنے سے پہلے اعمال میں جلدی کرو' جو فتنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' جن میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا' تو شام کو کافر ہو جائے گا' اور اگر شام کے وقت مومن ہوگا' تو صبح کے وقت کافر ہو جائے گا' وہ اپنے دین کو دنیاوی فائدے کے عوض میں فروخت کردے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5079 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بالاعمال سِتا طُلُوْع الشَّمْس من مغْرِبهَا اَوْ الدُّخان اَوْ الدَّجَّال اَوْ الدَّابَّة اَوْ خَاصَّة اَحَدُكُمْ اَوْ امر الْعَامَّة-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چھ چیزوں کے آنے سے پہلے' اعمال میں جلدی کرلو! سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا' دھوئیں کا ظاہر ہونا' دجال کا نکلنا' دابۃ الارض کا آنا' یا خاص طور پر تمہارا (موت کا شکار ہو جانا) یا عمومی طور پر (لوگوں پر قیامت قائم ہو جانا)''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5080 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بالْاَعْمَالِ سبعا هَلْ تنْظرُوْن اِلَّا فقرا منسيا اَوْ غنى مطغيا اَوْ مَرضا مُفْسِدا اَوْ هرما مفندا اَوْ موتا مجهزا اَوْ الدَّجَّال فشر غَائِب ينْتَظر اَوْ السَّاعَة فالساعة أدهى وَأمر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَة مُحَرر وَيُقَال مُحرز بالزاي وَهُوَ واه عَن الْاَعْرَج عَنهُ وَقَالَ حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''سات چیزوں سے پہلے اعمال میں جلدی کرلو! کیا تم منتظر ہو اس کے کہ وہ غربت جو بھلا دیتی ہے' یا وہ خوشحالی جو سرکش کر دیتی ہے' یا وہ بیماری جو خراب کر دیتی ہے' یا وہ بڑھاپا جو سٹھیا دیتا ہے' یا وہ موت جو رخصت کروا دیتی ہے' یا وہ دجال' جو غیر موجود میں سب سے بری چیز ہے' جس کا انتظار کیا جا رہا ہے' یا پھر قیامت اور قیامت' بہت ہی سخت اور تلخ ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے محرر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام ''محرز'' ہے' یہ ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے یہ روایت اعرج کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5081 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لرجل وَهُوَ يعظه اغتنم خمْسا قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك قبل فقرك وفراغك قبل شغلك وحياتك قبل موتك رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

5080-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الرقاق' حديث: 7978مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6408المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه على - حديث: 4039شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - الحادي والسبعون من شعب الإيمان وهو باب في الزهد وقصر الأمل' حديث:10146

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا
''پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھو بڑھاپے سے پہلے جوانی کو بیماری سے پہلے تندرستی کو غربت سے پہلے خوشحالی کو مصروفیت سے پہلے فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5082 - وَرُوِىَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوا اِلَى اللّٰهِ قبل اَنْ تَمُوْتُوا وَبَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة قبل اَنْ تشغلوا وصلوا الَّذِىْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ ربكُمْ بِكَثْرَةِ ذكركُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِى السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوْا وتنصروا وتجبروا - رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو! اس سے پہلے کہ تم مر جاؤ اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرلو! اس سے پہلے کہ تم مشغول ہو جاؤ' اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان اُس (یعنی پروردگار) کا بکثرت ذکر کر کے تعلق قائم کرو' اور پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر بکثرت صدقہ کرو' تمہیں رزق دیا جائے گا' تمہاری مدد کی جائے گی' تمہیں مضبوط کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5083 - وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكيس من دَان نَفسه وَعمل لما بعد الْمَوْت وَالْعَاجِز من أتبع نَفسه هَوَاهَا وَتمنى على الله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''عقل مند وہ ہوتا ہے' جو اپنے نفس کو اپنا پیروکار بنائے' اور اس مرنے کے بعد والی صورت حال کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ شخص ہوتا ہے' جو اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرے' اور اللہ تعالیٰ سے توقع رکھے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5084 - وَعَنْ مُصعب بن سعد عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْاَعْمَش وَلَا اعلمهُ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التؤدة فِىْ كل شَىْءٍ خير اِلَّا فِىْ عمل الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْحَافِظ لم يذكر الْاَعْمَش فِيْهِ من حَدثهُ وَلَمْ يجْزم بِرَفْعِهِ التؤدة بِفَتْح الْمُثَنَّاة فَوق وَبعدهَا همزَة مَضْمُومَة ثُمَّ دَال مُهْملَة مَفْتُوحَة وتاء تَأْنِيث هِىَ التأني والتثبت وَعدم العجلة

❀❀ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''ہر کام کے بارے میں آرام سے کرنا بہتر ہے' البتہ آخرت سے متعلق عمل کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے

مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اعمش نے اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ کس نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ اور انہوں نے اس کے مرفوع ہونے کے بارے میں یقین کا اظہار نہیں کیا۔

لفظ ''التوءدہ'' کا مطلب جلد بازی نہ کرنا ہے۔

5085 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من احد يَمُوْتُ اِلَّا ندم قَالُوْا وَمَا ندامته يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن كَانَ محسنا ندم اَن لَا يكون ازْدَادَ وَاِن كَانَ مسيئا ندم اَن لَا يكون نزع - رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَالْبَيْهَقِىّ فِى الزّهْد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص فوت ہوگا' وہ ندامت کا شکار ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اسے ندامت کس بات پر ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا' تو اسے اس بات پر ندامت ہوگی کہ اس نے اچھائی زیادہ کیوں نہیں کی؟ اور اگر وہ برائی کرنے والا ہوگا' تو اسے اس بات پر ندامت ہوگی کہ اس نے برائی کو چھوڑ کیوں نہیں دیا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

5086 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْد خيرا اسْتَعْملهُ قيل كَيفَ يَسْتَعْمِلهُ قَالَ يوفقه لعمل صَالح قبل الْمَوْت

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو اس سے کام لیتا ہے' عرض کی: گئی وہ اُس سے کیسے کام لیتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اسے مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5087 - وَعَنْ عَمْرو بن الْحمق رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَحَبَّ اللّٰه عبدا عسله قَالُوْا مَا عسله يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يوفق لَهُ عملا صَالحا بَيْن يَدى رحلته حَتّٰى يرضى عَنهُ جِيرَانه اَوْ قَالَ من حوله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ من طَرِيْقه وَغَيرهمَا

عسله بِفَتْح الْعين وَالسِّين الْمُهْمَلَتَيْنِ من الْعَسَل وَهُوَ طيب الثَّنَاء وَقَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا مثل اَى وَفقه اللّٰه لعمل صَالح يتحفه بِهِ كَمَا يتحف الرجل اَخَاهُ اِذا اَطْعمهُ الْعَسَل

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو اس کی تعریف کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ اس کی تعریف کیسے کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اسے (دنیا سے) رخصتی سے پہلے نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے' یہاں تک کہ وہ اس کے

پڑوسیوں کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے آس پاس کے افراد کو اس سے راضی کر دیتا ہے"۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے ان دونوں کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

لفظ "عسلہ" کا مطلب کسی اچھی تعریف کرنا ہے بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک عمل کی توفیق اسے تحفے کے طور پر دیتا ہے جس طرح کوئی شخص کسی کو تحفہ دیتے ہوئے اسے شہد کھانے کے لئے دیتا ہے۔

5088 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعذر الله اِلٰى امرىء اخر اَجله حَتّٰى بلغ سِتِّيْنَ سنة - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"اللہ تعالیٰ اس شخص کو معذور قرار دے دیتا ہے جس کی موت کو وہ اتنا مؤخر کر دے کہ وہ شخص ساٹھ سال تک پہنچ جائے"۔
یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5089 - وَعَنْ سهل مَرْفُوْعا من عمر من اُمتِیْ سَبْعِيْنَ سنة فَقَدْ اعذر اللّٰه اِلَيْهِ فِی الْعُمر رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "مرفوع" حدیث منقول ہے:
"میری امت کے جس فرد کو ستر سال کی زندگی دی جائے گی تو عمر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ اسے معذور قرار دیدے گا"۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5090 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا انبئكم بِخَيْرِكُمْ قَالُوْا نعم قَالَ خياركم اطولكم اعمارا وَاَحْسَنُكُمْ اعمالا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِیّ وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْث جَابر وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں طویل ہوں اور اعمال اچھے ہوں"۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5091 - وَعَنْ اَبِیْ بكرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی النَّاس خير قَالَ من طَال عمره وَحسن عمله قَالَ فَاَی النَّاس شَرّ قَالَ من طَال عمره وساء عمله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ صَحِيْح وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِیّ فِی الزّهْد

وَعَمِرہ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا شخص بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر طویل ہو اور جس کا عمل اچھا ہو انہوں نے عرض کی: کون سا شخص برا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل برا ہو"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اسے امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام حاکم نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اسے نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5092 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير النَّاس من طَال عمره وَحسن عمله-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی عمر طویل ہو اور اس کا عمل اچھا ہو"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5093 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا أنبئكم بخياركم قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خياركم أطولكم أعمارا إِذا سددوا-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ حسن

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں بہتر وہ ہیں جن کی عمریں طویل ہوں اور وہ نیک رہیں"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5094 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن لله عبادا يضن بهم عَن الْقَتْل ويطيل أعمارهم فِيْ حسن الْعَمَل وَيحسن أرزاقهم ويحييهم فِيْ عَافِيَة وَيقبض أَرْوَاحهم فِيْ عَافِيَة على الْفرش ويعطيهم مَنَازِل الشُّهَدَاءِ -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَا يحضرني الْآن إِسْنَاده

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے،

"بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قتل ہونے سے بچا کے رکھتا ہے ان کے نیک عمل کی وجہ سے انہیں طویل عمر دیتا ہے انہیں اچھا رزق دیتا ہے اور انہیں عافیت کے ساتھ زندگی دیتا ہے اور عافیت کے ساتھ بستر پر ان کی روح کو قبض کر لیتا ہے لیکن انہیں شہداء کے مرتبے پر فائز کرے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5095 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلَانِ من بلي حَيّ من قضاعة أسلما مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاستشهد أَحدهمَا وَأخر الآخر سنة قَالَ طَلْحَة بن عبد اللّٰه فَرَأَيْت الْمُؤخر مِنْهُمَا أَدخل الْجنَّة قبل الشَّهِيد فتعجبت لذٰلِكَ فَأَصْبَحت فَذَكرت ذٰلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ قد صَامَ بعده رَمَضَان وَصلى سِتَّة آلَاف رَكْعَة وَكَذَا وَكَذَا رَكْعَة صَلَاة سنة

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم عَن طَلْحَة بِنَحْوِهِ اطول مِنْهُ وَزَاد ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ آخِره فَلَمَّا بَيْنَهُمَا أبعد مِمَّا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قضاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے دوافراد نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا' ان میں سے ایک نے جام شہادت نوش کرلیا اور دوسرا اس کے بعد دو سال تک زندہ رہا (اور پھر اس کا بھی انتقال ہوگیا) تو جس کا انتقال بعد میں ہوا تھا' اسے میں نے خواب میں دیکھا کہ اُسے شہید ہونے والے سے پہلے جنت میں داخل کردیا گیا' میں اس بات پر حیران ہوا' اگلے دن میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے (جس کا انتقال بعد میں ہوا) اس (پہلے شہید ہونے والے) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اور چھ ہزار رکعات اور اتنی' اتنی رکعات سال بھر میں نماز ادا نہیں کی۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' ان سب حضرات نے اسے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت کے طور پر تاہم اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تو ان دونوں کے درمیان اس سے زیادہ فرق ہے' جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے''۔

5096 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّاد اَن نَفرا من بني عذرة ثَلَاثَة اَتَوا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاسلموا قَالَ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يكفيهم قَالَ طَلْحَة انا قَالَ فَكَانُوْا عِنْد طَلْحَة فَبعث النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثا فَخرج فِيْهِ أحدهم فاستشهد ثُمَّ بعث بعثا فَخرج فِيْهِ آخر فاستشهد ثُمَّ مَاتَ الثَّالِث على فرَاشه قَالَ طَلْحَة فَرَاَيْت هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَة الَّذِيْنَ كَانُوْا عِنْدِي فِي الْجَنَّة فَرَاَيْت الْمَيِّت على فرَاشه أمامهم وَرَاَيْت الَّذِيْ اسْتشْهد أخيرا يَلِيهِ وَرَاَيْت اَوَّلهمْ آخرهم قَالَ فدخلني من ذٰلِكَ فَاَتَيْت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكرت ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ وَمَا أنكرت من ذٰلِكَ لَيْسَ اَحَد أفضل عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من مُؤمن يعمر فِي الْإِسْلَام لتسبيحه وتكبيره وتهليله

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاتهمَا رُوَاة الصَّحِيْح وَفِيْ اَوله عِنْد اَحْمد اِرْسَال كَمَا مر وَوَصله اَبُوْ يعلى بِذكر طَلْحَة فِيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو عذرہ سے تعلق رکھنے والے تین افراد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اسلام قبول کرلیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون ان کی دیکھ بھال کرے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں' وہ لوگ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں رہے' نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی' تو ان تین افراد میں سے ایک شخص اس مہم میں چلا گیا' اور اس نے جام شہادت نوش کرلیا' پھر ایک اور مہم روانہ ہوئی' تو ان میں سے ایک اور شخص اس میں چلا گیا' اس نے بھی جام شہادت نوش کرلیا' پھر تیسرے فرد کا انتقال اپنے بستر پر ہوا' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان تینوں حضرات کو خواب میں

دیکھا کہ وہ جنت میں میرے پاس موجود ہیں اور میں نے یہ دیکھا کہ جس شخص کا انتقال اپنے بستر پر ہوا تھا' وہ ان سب سے آگے ہے' اور جس نے بعد میں جام شہادت نوش کیا تھا' وہ اُس کے بعد ہے' اور جس نے سب سے پہلے جام شہادت نوش کیا تھا' وہ ان سب سے آخر میں ہے' میں اس بات پر بڑا حیران ہوا' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس میں حیرانگی کی کون سی بات ہے؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مومن سے زیادہ فضیلت اور کوئی شخص نہیں رکھتا' جو اسلام کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح' تکبیر اور تہلیل بیان کرتے ہوئے زندگی بسر کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اس کے آغاز میں امام احمد کے نزدیک ''ارسال'' پایا جاتا ہے' جیسا کہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے' اور امام ابویعلیٰ نے اسے ''موصول'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اس میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

5097 - وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل على الْعَبَّاس وَهُوَ يشتكي فتمنى الْمَوْت فَقَالَ يَا عَبَّاس عَم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تتمن الْمَوْت إِن كنت محسنا تزداد إحسانا إِلَى إحسانك خير لَك وَإِن كنت مسيئا فَإِن تُؤَخر تستعتب من إساءة لَك خير لَك لَا تتمن الْمَوْت

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اتم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' جو بیمار تھے' وہ موت کی آرزو کرنے لگے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! آپ موت کی آرزو ہرگز نہ کریں' اگر آپ اچھائی کرنے والے ہوئے' تو آپ کی اچھائی میں اضافہ ہوگا اور یہ آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہوگا' اور اگر آپ برائی کرنے والے ہوئے اور آپ کی موت میں تاخیر ہوئی' تو ہوسکتا ہے کہ آپ برائی سے رجوع کرلیں' تو یہ آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہوگا' تو آپ موت کی آرزو نہ کریں۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5098 - وَعَنْ جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَمَنَّوْا الْمَوْت فَإِن هول المطلع شَدِيْد وَإِنَّ من السَّعَادَة اَن يطول عمر العَبْد وَيَرْزقهُ اللّٰهُ الْإِنَابَة

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ موت کی آرزو نہ کرو! کیونکہ وہ بڑی ہولناک چیز ہے' سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کی عمر طویل ہو' اور اللہ تعالیٰ اسے (اپنی طرف) رجوع کی توفیق عطا کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

5099 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمْ

الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ- رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی بھی شخص موت کی آرزو نہ کرے (کیونکہ) اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا' تو ہوسکتا ہے' اس کی اچھائی میں اضافہ ہو جائے' اور اگر وہ برائی کرنے والا ہوگا' تو ہوسکتا ہے' وہ رجوع کر لے"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

5100 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُو بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ وَإِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ إِلَّا خَيْرًا

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اور نہ ہی اس کے آنے سے پہلے' اس کے بارے میں دعا کرے' کیونکہ جب وہ مر جائے گا' تو اس کا عمل منقطع ہو جائے گا' اور زندگی' مومن کی بھلائی میں اضافہ ہی کرتی ہے"۔

5101 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي- رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی بھی شخص کسی نازل ہونے والی مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے' اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہے' تو وہ یہ کہے:

"اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا' جب تک زندگی میرے حق میں زیادہ بہتر ہو' اور اس وقت مجھے موت دے دینا' جب موت میرے حق میں زیادہ بہتر ہو"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

9 - التَّرْغِيبُ فِي الْخَوْفِ وَفَضْلِهِ

باب: خوف کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کا تذکرہ

5102 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ فَذَكَرَهُمْ إِلَى أَنْ قَالَ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ- رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"سات لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ عطا کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

(اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) اور وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت خوبصورت عورت (گناہ کی) دعوت دے اور وہ یہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے یہ روایت اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

5103 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الكفل من بني اِسْرَائِيل لَا يتورع من ذَنْب عمله فَأَتَتْهُ امْرَأَة فَأَعْطَاهَا سِتِّينَ دِينَارا على أَن يطأها فَلَمَّا ارادها على نَفسهَا ارتعدت وبكت فَقَالَ مَا يبكيك قَالَت لِأَن هٰذَا عمل مَا عملته وَمَا حَملَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجة فَقَالَ تفعلين أَنْت هٰذَا من مَخَافَة الله فَأَنا أَحْرَى اذهبي فلك مَا أَعطيتك وَوَاللّٰهِ مَا أعصيه بعْدهَا أبدًا فَمَاتَ من ليلته فَأصْبح مَكْتُوب على بَابه إِن الله قد غفر للكفل فَعجب النَّاس من ذٰلِك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کفل کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا' وہ کسی بھی گناہ کے ارتکاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا' ایک مرتبہ ایک عورت اس کے پاس آئی اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے' اس شرط پر کہ وہ اس عورت کے ساتھ زنا کرے گا' جب اس نے اس عورت کے قریب جانے کا ارادہ کیا' تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونے لگی' کفل نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس عورت نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے کبھی یہ کام نہیں کیا' انتہائی مجبوری نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے' کفل نے دریافت کیا: اگر تم اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ایسا کر رہی ہو (یعنی رو رہی ہو) تو میں اس بات کے زیادہ لائق ہوں' (کہ میں بھی اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤں' کیونکہ میں تو گناہگار ہوں) تم چلی جاؤ! میں نے جو تمہیں دیا' وہ تمہارا ہے' اللہ کی قسم! اب میں کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا' پھر اسی رات کفل کا انتقال ہو گیا' تو اگلے دن اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت کر دی' تو لوگ اس بات پر حیران ہوئے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5104 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج ثَلَاثَة فِيمَن كَانَ قبلكُمْ يرتادون لأهلهم فَأَصَابَتْهُمْ السَّمَاء فلجؤوا إِلَى جبل فَوَقَعت عَلَيْهِم صَخْرَة فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض عَفا الْأَثر وَوَقع الْحجر وَلَا يعلم بمكانكم إِلَّا الله فَادعوا الله بأوثق أَعمالكُم فَقَالَ أحدهم اللّٰهُمَّ إِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنه كَانَت لي امْرَأَة تعجبني فطلبتها فَأَبت عَلَيَّ فَجعلت لَهَا جعلا فَلَمَّا قربت نَفسهَا تركتهَا فَإِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي إِنَّمَا فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابك فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الآخر اللّٰهُمَّ إِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنه كَانَ لِي وَالِدَانِ فَكنت أحلب لَهما فِي إنائهما فَإِذا أتيتهما وهما نائمان قُمْت حَتَّى يستيقظا

5103-صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر الخبر الدال على أن ترك المرء بعض المحظورات لله جل' حديث: 388 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التوبة والإنابة' حديث: 7718 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب ذكر رحمة الله' ما ذكر في سعة رحمة الله تعالى - حديث: 33544 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4608 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث: 5593 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة - حديث: 6827

فَإذا استيقظا شربا فَإنْ كُنتَ تَعلَمُ انّى فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنّا فَزَالَ ثلث الحجر وَقَالَ الثَّالِث اللّٰهُمَّ إنْ كُنتَ تَعلَمُ انّى اسْتَاجَرت اَجِيرا يَوْمًا فعمل لى نصف النَّهَار فاعطيته اجرا فسخطه وَلَمْ يَاخُذهُ فوفرتها عَلَيهِ حَتّٰى صَار من ذٰلِكَ المَال ثمَّ جَاءَ يطْلب اجره فَقُلتُ خُذ هٰذا كُله وَلَوْ شِئتُ لم اعْطِيه إلّا اجره الاَوّل فَإنْ كُنتَ تَعلَمُ انّى فَعَلتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحمَتِكَ وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنّا فَزَالَ الحجر وَخرجُوْا يتماشون

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلِم وَغَيرهمَا من حَدِيث عمر بِنَحْوِه وَتقدم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں تین افراد سفر پر روانہ ہوئے' راستے میں انہیں بارش نے آلیا' تو وہ ایک پہاڑ کی آڑ میں چلے گئے ایک پتھر اُن پر گر گیا (اور اس نے غار کا منہ بند کر دیا) ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا. قدموں کا نشان مٹ جائے گا پتھر آ کر واقع ہو گیا ہے اب تمہاری جگہ کے بارے میں صرف اللہ کو علم ہے' تو تم سب سے زیادہ قابل وثوق عمل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' تو ان میں سے ایک شخص نے یہ کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ ایک عورت مجھے اچھی لگتی تھی' میں نے اس کی قربت کا مطالبہ کیا' تو اس نے انکار کر دیا' پھر میں نے اس سے مخصوص ادائیگی طے کی' جب میں اس کے قریب ہونے لگا' تو میں نے اسے چھوڑ دیا' اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید کرتے ہوئے' اور تیرے خوف سے ڈرتے ہوئے ایسا کیا تھا' تو تو ہمیں کشادگی نصیب کر دے' تو ایک تہائی پتھر ہٹ گیا' دوسرے نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میرے ماں باپ ہیں' جن کے لئے میں برتن میں دودھ دوہ لیتا تھا' ایک مرتبہ میں ان کے پاس آیا' تو وہ سوئے ہوئے تھے' تو میں وہاں ٹھہرا رہا' یہاں تک کہ جب وہ بیدار ہوئے' تو بیدار ہونے کے بعد انہوں نے وہ دودھ پیا' اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے' اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے' ایسا کیا تھا' تو تو ہمیں نجات عطا فرما دے' تو پتھر ایک تہائی ہٹ گیا' تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ایک شخص کو مزدور رکھا' اس نے دوپہر تک میرے لئے کام کیا' میں نے اسے معاوضہ دیا' تو وہ اس پر ناراض ہو گیا' اس نے اسے وصول نہیں کیا' میں نے اس معاوضے کو کام میں استعمال کیا یہاں تک کہ وہ بہت سے مال مویشیوں میں تبدیل ہو گیا' پھر وہ مزدور اپنی مزدوری کا مطالبہ کرنے کے لئے آیا' تو میں نے کہا: یہ سب چیزیں تم حاصل کر لو' اگر میں چاہتا تو میں اسے صرف اُس کا پہلے والا معاوضہ بھی دے سکتا تھا' اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ کام کیا تھا' تو تو ہمیں کشادگی نصیب کر دے' تو پتھر ہٹ گیا اور وہ لوگ چلتے ہوئے باہر نکل آئے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' اور وہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

5105 - وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رجل يسرف على نَفسه لما حَضَره الْمَوْت قَالَ لِبَنِيهِ إذا أنَا مت فأحرقوني ثُمَّ اطحنوني ثُمَّ ذروني فِي الرّيح فوَاللّٰهِ لَئِن قدر اللّٰه عَلَيّ ليعذبني عذَابا مَا عذبه اَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فعل بِهِ ذٰلِكَ فَامر اللّٰه الاَرْض فَقَالَ اجمعي مَا فِيك فَفعلت فَإذا

ھُوَ قَائِم فَقَالَ مَا حملك علی مَا صنعت قَالَ خشیتك یَا رب اَوْ قَالَ مخافتك فغفر لَهٗ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص تھا' جو اپنے اوپر ظلم کرتا تھا' جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے بیٹوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا دینا اور پھر مجھے پیس کر ہوا میں اُڑا دینا' اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے تنگی کا شکار کیا' تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا' جو اس نے کسی کو بھی نہیں دیا ہوگا' جب وہ شخص مر گیا اور اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ تمہارے اندر (اس کے جتنے بھی اجزاء ہیں) تم انہیں جمع کرو' تو زمین نے ایسا ہی کیا' تو وہ شخص کھڑا ہو گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے جو کچھ کیا' وہ کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تیرے خوف کی وجہ سے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی''۔

5106 - وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لم یعمل حَسَنَة قطّ لاَھله اِذا مت فحرقوه ثُمَّ ذَروا نصفه فِی الْبر وَنصفه فِی الْبَحْر فَوَاللّٰہِ لَئِن قدر اللّٰہ عَلَیْهِ لیعذبه عذَابا لَا یعذبه اَحَدًا من الْعَالمین فَلَمَّا مَاتَ الرجل فعلوا بِهٖ مَا اَمرھم فَامر اللّٰہ الْبر فَجمع مَا فِیْهِ وَاَمر الْبَحْر اَن یجمع مَا فِیْهِ ثُمَّ قَالَ لم فعلت ھٰذَا قَالَ من خشیتك یَا رب وَاَنْت اَعْلَمُ فغفر اللّٰہ تَعَالٰی لَهٗ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ مَالك وَالنَّسَائِیّ وَنَحْوَهٗ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی' اس نے اپنے اہل خانہ سے کہا: جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا دینا اور میرا نصف حصہ خشکی میں اور نصف حصہ سمندر میں بہا دینا' اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر سختی کی تو اسے ایسا عذاب دے گا' جو وہ تمام جہانوں میں کسی کو بھی نہیں دے گا' جب اس شخص کا انتقال ہو گیا' تو اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ وہی کیا' جو اس نے انہیں ہدایت کی تھی' اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا' تو اس نے اپنے اندر موجود اس کے اجزاء کو اکٹھا کر دیا اور سمندر کو حکم دیا' تو اس نے اپنے اندر موجود اجزاء کو اکٹھا کر دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار تیرے خوف کی وجہ سے اور تو اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مغفرت کر دی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت امام مالک اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

5107 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن رجلا کَانَ قبلکُمْ رغسه اللّٰہ مَالا فَقَالَ لِبَنِیْهِ لما حضر اَی اَب کنت لکم قَالُوْا خیر اَب قَالَ فَاِنِّیْ لم اعمل خیرا قطّ فَاِذَا مت فاحرقونی ثُمَّ اسحقونی ثُمَّ ذرونی فِیْ ریح عاصف فَفَعَلُوْا فَجمعه اللّٰہ فَقَالَ مَا حملك فَقَالَ مخافتك فَتَلَقَّاهُ برحمته — رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

رغسه بِفَتْح الرَّاء والغین الْمُعْجَمَة بعدھما سین مُھْملَة قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَة مَعْنَاهُ اکثر لَهٗ مِنْهُ وَبَارك لَهٗ فِیْهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے ایک شخص تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے بکثرت مال عطا کیا تھا' جب اس کی موت کا وقت قریب آیا' تو اس نے اپنے

بیٹوں سے کہا: میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا: بہترین باپ ہیں اس نے کہا: میں نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا' جب میں مرجاؤں' تو مجھے جلا دینا' پھر مجھے پیس دینا اور مجھے تیز ہوا والے دن میں اُڑا دینا انہوں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جمع کیا' اور فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: تیرے خوف کی وجہ سے' تو پروردگار نے رحمت کے ہمراہ اس سے ملاقات کی''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''رغسہ'' کا مطلب ابوعبیدہ نے یہ بیان کیا ہے کہ اسے مال کی کثرت عطا کی اور اس مال میں اس کے لئے برکت رکھی۔

5108 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اخرجُوْا مِنَ النَّار من ذَكرنِيْ يَوْمًا اَوْ خافني فِيْ مقَام-رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

''جہنم میں سے ہر اس شخص کو نکال دو! جس نے کسی دن بھی مجھے یاد کیا ہو' یا کسی موقع پر بھی میری ذات سے ڈر گیا ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5109 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ عَبدِي اَن يعمل سَيِّئَة فَلَا تكتبوها عَلَيْهِ حَتّٰى يعملها فَإِن عملها فاكتبوها بِمِثْلِهَا وَإِن تَركهَا من اَجلي فاكتبوها لَهُ حَسَنَة ......الحَدِيْثُ

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الْإِخْلَاص وَفِيْ لفظ لمُسْلِم اِن تَركهَا فاكتبوها لَهُ حَسَنَة اِنَّمَا تَركهَا من جراى اَى من اَجلي

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ کسی برے عمل کا ارادہ کرتا ہے' تو تم اس کو نوٹ نہ کرو جب تک وہ اس پر عمل نہیں کر لیتا' اگر وہ اس پر عمل کر لے گا' تو تم اسے ایک گناہ کے طور پر نوٹ کرنا' اور اگر وہ میری ذات کی وجہ سے اسے ترک کر دے گا' تو اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لینا'' ......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت اس سے پہلے' اخلاص سے متعلق باب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے

مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اگر وہ اسے ترک کر دے' تو تم اس کو اس بندے کے لئے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرنا' اگر وہ اس کو میری ذات کی وجہ سے ترک کرتا ہے''۔

5110 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يروى عَن ربه جلّ وَعلا انه قَالَ وَعِزَّتِي لَا اجمع على عَبدِي خوفين وأمنين اِذا خافني فِي الدُّنْيَا أمنته يَوْم الْقِيَامَة وَإِذا أمنني فِي الدُّنْيَا أخفته فِي الْآخِرَة-رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ پروردگار فرماتا ہے:

''مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! میں اپنے بندے پر دو طرح کے خوف اور دو طرح کے امن جمع نہیں کروں گا' اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرے گا' تو میں اسے قیامت کے دن امن نصیب کروں گا' اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے مامون رہے گا' تو میں اسے قیامت کے دن خوف کا شکار کروں گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5111 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خَافَ ادلج وَمَنْ ادلج بلغ المنزل الا إن سلعة الله غالية الا إن سلعة الله الجنة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

ادلج بِسُكُوْنِ الدَّال إِذا سَار من أول اللَّيْل وَمعنى الحَدِيْث أن من خَافَ الزمهُ الْخَوْف إِلَى السلوك إِلَى الْآخِرَة والمبادرة بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَة خوفًا من القواطع والعوائق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اندیشے کا شکار ہوتا ہے وہ رات کے وقت بھی سفر کرتا رہتا ہے' اور جو رات کے وقت بھی سفر کرتا رہتا ہے وہ منزل تک پہنچ جاتا ہے' خبردار! اللہ تعالیٰ کا سامان مہنگا ہے' خبردار! اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ ''ادلج'' کا مطلب رات کے ابتدائی حصے میں سفر کرنا ہے' اور حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص خوف زدہ ہوتا ہے' وہ خوف اسے اس چیز پر مجبور کرتا ہے کہ وہ آخرت کی طرف جانے کی اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرنے کی کوشش کرے' کیونکہ اسے یہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں راستے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو جائے۔

5112 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ دَخَلَتْهُ خَشْيَةُ اللّٰهِ فَكَانَ يَبْكِيْ عِنْدَ ذِكْرِ النَّارِ حَتّٰى حَبَسَهُ ذٰلِكَ فِي الْبَيْتِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ فِي الْبَيْتِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اِعْتَنَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَّ مَيِّتًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهِّزُوْا صَاحِبَكُمْ فَاِنَّ الْفرق فَلَذَ كَبِدَهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيقه وَغَيره وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الْخَائِفِينَ والأصبهاني من حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ وَتقدم حَدِيْثُ ابْن عَبَّاس فِي الْبكاء قَرِيبًا من مَعْنَاهُ وَحَدِيْثِ النَّبِي أَيْضا

الْفرق بِفَتْح الْفَاء وَالرَّاء هُوَ الْخَوْف وفلذ كبده بِفَتْح الْفَاء وَاللَّام وبالذال الْمُعْجَمَة اى قطع كبده

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کے اندر اللہ تعالیٰ کا اتنا خوف پیدا ہو گیا کہ وہ جہنم کو یاد کر کے روتا رہتا تھا' یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر تشریف لے گئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گلے لگا لیا' وہ اسی وقت ہی گر کر مر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی تیاری کرو! کیونکہ خوف نے اس کے جگر کو کاٹ دیا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور ایک صاحب کے حوالے سے نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے ابن ابودنیا نے کتاب ''الخائفین'' میں اور اصبہانی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے رونے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے جو اسی مفہوم کی ہے۔

لفظ فرق کا مطلب خوف ہے لفظ فلذ کبدہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کے جگر کو چیر دیا ہے۔

5113 - وَعَنْ بهز بن حَكِيم قَالَ أمنا زُرَارَة بن اَوْفى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي مَسْجِد بني قُشَيْر فَقَرَأَ المدثر فَلَمَّا بلغ فَإِذا نقر فِي الناقور (المدثر) خر مَيتا - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ بہز بن حکیم بیان کرتے ہیں: مسجد بنو قشیر میں حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے ہماری امامت کی انہوں نے سورۂ مدثر کی تلاوت کی جب انہوں نے یہ آیت پڑھی:

''جب ناقور (یعنی صور) میں پھونک ماری جائے گی''۔

تو وہ گر کر مر گئے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5114 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو يعلم الْمُؤمن مَا عِنْد اللّٰه من الْعُقُوبَة مَا طمع بجنته اَحَد وَلَوْ يعلم الْكَافِر مَا عِنْد اللّٰه من الرَّحْمَة مَا قنط من رَحمته - رَوَاهُ مُسلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مومن کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کیسی سزا ہے؟ تو اُس (پروردگار) کی جنت کی توقع کوئی نہ رکھے اور کافر کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کیسی ہے تو وہ اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5115 - وَعَنْ اَبِي كَاهِل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا كَاهِل اَلا أخْبرك بِقَضَاء قَضَاهُ اللّٰه على نَفسه قلت بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَحْيَا اللّٰه قَلْبك وَلَا يمته يَوْم يَمُوت بدنك اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل اَنه لم يغْضب رب الْعِزَّة على من كَانَ فِي قلبه مَخَافَة وَلَا تَأْكُل النَّار مِنْهُ هدبة اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من ستر عَوْرَته حَيَاء من اللّٰه سرا وَعَلَانِيَة كَانَ حَقًا على اللّٰه اَن يستر عَوْرَته يَوْم الْقِيَامَة اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من دخل حلاوة الصَّلَاة قلبه حَتَّى يتم رُكُوعهَا وسجودها كَانَ حَقًا على اللّٰه اَن يرضيه يَوْم الْقِيَامَة اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من صلى اَرْبَعِينَ يَوْمًا وَاَرْبَعين لَيْلَة فِي جمَاعَة يدْرك التَّكْبِيرَة الْاُوْلَى كَانَ حَقًا على اللّٰه اَن يكْتب لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار اعلم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من صَامَ من كل شهر ثَلَاثَة اَيَّام مَعَ شهر رَمَضَان كَانَ حَقًا على اللّٰه اَن يرويه يَوْم الْعَطش اعلم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من كف اَذَاهُ عَن النَّاس كَانَ حَقًا على اللّٰه اَن يكف عَنهُ عَذَاب الْقَبْر اعلم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من بر وَالِدَيْهِ حَيا وَمَيتًا كَانَ حَقًا على اللّٰه اَن يرضيه يَوْم الْقِيَامَة قلت كَيفَ يبر وَالِدَيْهِ إِذا كَانَا ميتين قَالَ برهما اَن يسْتَغْفر لوالديه وَلَا يسبهما وَلَا يسب وَالِدي اَحَد فيسب وَالِدَيْهِ

اعلم يَا ابَا كَاهِل انه من اَدّى زَكَاة مَاله عِنْد حلولها كَانَ حَقًا على الله اَن يَجعله من رُفَقَاء الْاَنْبِيَاء اعلم يَا ابَا كَاهِل انه من قلت عِنْده حَسَنَاته وعظمت عِنْده سيئاته كَانَ حَقًا على الله اَن يثقل مِيزَانه يَوْم الْقِيَامَة اعلم يَا ابَا كَاهِل انه من يسْعَى على امْرَأَته وَولده وَمَا ملكت يَمِينه يُقيم فيهم امر الله يُطعمهُم من حَلَال كَانَ حَقًا على الله اَن يَجعله مَعَ الشُّهَدَاء فِي درجاتهم اعلم يَا ابَا كَاهِل انه من صلى عَليّ كل يَوْم ثَلَاث مَرَّات حبا لي وشوقا اِلَيّ كَانَ حَقًا على الله اَن يغْفر لَهُ بِكُل مرّة ذنُوب حول

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ بجملته مُنكر وَتقدم فِي مَوَاضِع من هَذَا الْكتاب مَا يشْهد لبعضه وَاللهُ اَعْلَمُ بِحَالِهِ

❀❀ حضرت ابوکاہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوکاہل! کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے حوالے سے طے کیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل کو (یعنی روح کو) زندگی دی ہے اور وہ اس دن اس کو موت نہیں دے گا جس دن تمہارا جسم مرجائے گا' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو! کہ رب العزت اس شخص پر غضب کا اظہار نہیں کرے گا' جس کے دل میں (اللہ تعالیٰ کا) خوف ہو' اور نہ ہی اسے آگ کھائے گی' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر' اللہ تعالیٰ سے شرم کی وجہ سے اپنی شرم گاہ کو ڈھانپ کے رکھے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو! جس شخص کے دل میں نماز کی حلاوت داخل ہو جائے' یہاں تک کہ وہ اس کے رکوع و سجود مکمل ادا کرے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص چالیس دن تک باجماعت نمازیں ادا کرے' کہ تکبیر تحریمہ میں بھی شریک ہو' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ اس کے لئے جہنم سے آزادی نوٹ کر لے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص رمضان کے مہینے کے علاوہ' ہر مہینے میں تین دن روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ پیاس والے دن' اسے سیراب کرے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص لوگوں کو اذیت پہنچانے سے بچتا ہے' اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قبر کے عذاب سے اسے محفوظ رکھے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص اپنے والدین کے ساتھ' ان کی زندگی اور موت' دونوں صورتوں میں اچھا سلوک کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے' میں نے عرض کی: اگر والدین فوت ہو جائیں' تو (کوئی شخص) ان کے ساتھ اچھا سلوک کیسے کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی والدین کے لئے دعائے مغفرت کرے' اور انہیں برا نہ کہے' وہ کسی دوسرے کے ماں باپ کو برا نہ کہے' کہ جواب میں وہ (دوسرا شخص) اس کے ماں باپ کو برا کہے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص زکوٰۃ کی فرضیت کے وقت' اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس شخص کو انبیاء کے رفقاء میں شامل کردے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص اپنی نیکیوں کو کم سمجھے' اور اپنی برائیوں کو زیادہ سمجھے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قیامت کے دن اس کے (نیکیوں کے) پلڑے کو وزنی کردے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص اپنی بیوی بچوں اور زیر ملکیت لوگوں کے لئے محنت کرتا ہے' اور وہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو قائم رکھتا ہے' اور انہیں حلال رزق کھلاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس شخص کو شہداء کے ہمراہ ان کے درجات میں رکھے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص روزانہ تین مرتبہ میری محبت اور میرے شوق کی وجہ سے' مجھ

پر درود بھیجے! تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ ہر ایک مرتبہ کے عوض میں اس شخص کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت کردے''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور یہ عمومی طور پر منکر ہے' اس کتاب کے مختلف مقامات پر ایسی روایات گزر چکی ہیں جو اس روایت کے بعض حصوں کی تائید کرتی ہیں' لیکن اس کی حالت کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔

5116 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لبكيتم كثيرا ولضحكتم قَلِيلا ولخرجتم اِلَى الصعدات تجاْرُوْنَ اِلَى اللّٰه لَا تَدْرُوْنَ تنجون اَوْ لَا تنجون

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

تجاْرُوْنَ بِفَتْح الْمُثَنَّاة فَوق وَاسْكَان الْجِيم بعدهمَا همزَة مَفْتُوحَة اَیْ تضجون وتستغيثون

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم لوگ وہ بات جان لو! جو میں جانتا ہوں' تو تم زیادہ روؤ اور تھوڑا ہنسو اور تم ویرانوں کی طرف نکل جاؤ' تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرو' کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ تم نجات پا جاؤ گے یا نجات نہیں پاؤ گے؟''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ''تجاْرون'' کا مطلب یہ ہے کہ تم گریہ وزاری کرو اور مدد طلب کرو۔

5117 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَتٰى على الْاِنْسَان حِيْن من الدَّهْر (الْاِنسَان) حَتّٰى ختمهَا ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ أرى مَا لَا ترَوْنَ وأسمع مَا لَا تَسْمَعُوْنَ أطت السَّمَاء وَحق لَهَا اَن تئط مَا فِيْهَا مَوْضِع قدم اِلَّا ملك وَاضع جَبهته سَاجِدا لله وَالله لَو تعلمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا وَمَا تلذذتم بِالنسَاء على الْفرش ولخرجتم اِلَى الصعدات تجاْرُوْنَ اِلَى اللّٰه وَاللّٰه لَوَدِدْت اَنِّیْ شَجَرَة تعضد رَوَاهُ الْبُخَارِیّ بِاخْتِصَار وَالتِّرْمِذِیّ اِلَّا انه قَالَ مَا فِيْهَا مَوْضِع اَربع اَصَابِع وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

أطت بِفَتْح الْهمزَة وَتَشْديد الطَّاء الْمُهْملَة من الأطيط وَهُوَ صَوْت القتب بِالرحل وَنَحْوهمَا اِذا كَانَ فَوْقه مَا يثقله وَمَعْنَاهُ اَن السَّمَاء من كَثْرَة مَا فِيْهَا من الْمَلَائِكَة العابدين اثقلها حَتّٰى أطت والصعدات بِضَم الصَّاد وَالْعين الْمُهْملَتَيْنِ هِیَ الطرقات

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت تلاوت کی:

''کیا انسان پر ایسا زمانہ نہیں آیا''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پورا تلاوت کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ چیز دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے ہو اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے ہو آسمان چرچراتا ہے' اور اسے اس بات کا حق ہے کہ وہ چرچرائے کیونکہ آسمان میں ایک قدم جتنی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں کسی فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدے کی حالت میں اپنی پیشانی نہ رکھی ہوئی ہو اللہ کی قسم اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ اور تم بستر پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرو اور تم ویرانوں کی طرف نکل

جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہو اللہ کی قسم میری یہ خواہش ہے کہ میں کوئی درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا''

یہ روایت امام بخاری نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: '' آسمان میں چار انگلیوں جتنی جگہ بھی ایسی نہیں ہے''۔

یہی روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ اطت یہ لفظ اطیط سے ماخوذ ہے جس کا مطلب پالان کی آواز ہے' جو اس وقت پیدا ہوتی ہے' جب اس پر کوئی وزن رکھا جائے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آسمان میں اتنی کثرت کے ساتھ عبادت کرنے والے فرشتے موجود ہیں کہ ان کے وزن کی وجہ سے اس میں سے آواز آتی ہے۔ لفظ صعدات کا مطلب مختلف راستے ہیں۔

5118 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطْبَة مَا سَمِعت مثلهَا قطّ فَقَالَ لَو تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا فغطى اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهِهِمْ لَهُمْ خنين - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا: میں نے اس جیسا خطبہ کبھی نہیں سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میں جانتا ہوں اگر تم لوگ جان لو تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ رؤو تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اپنے چہروں کو ڈھانپ دیا اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5119 - وَفِيْ رِوَايَةٍ بلغ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن اَصْحَابه شَيْءٍ فَخَطب فَقَالَ عرضت عَليّ الْجنَّة وَالنَّار فَلَمْ ار كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْر وَالشَّر وَلَوْ تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا فَمَا اتى على اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم اَشد مِنْهُ غطوا رؤوسهم وَلَهُمْ خنين الخنين بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا نون هُوَ الْبكاء مَعَ غنة بانتشار الصَّوْت من الْأنف

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اپنے اصحاب کے بارے میں کوئی اطلاع ملی آپ ﷺ نے خطبہ دیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا میں نے آج کے دن کی طرح بھلائی اور برائی ایک ساتھ کبھی نہیں دیکھی اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ رؤو راوی کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب پر اس سے زیادہ شدید دن اور کوئی نہیں آیا انہوں نے اپنے سر ڈھانپ لئے اور ان کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔

لفظ الخنین اس سے مراد وہ رونا ہے جس میں ناک سے آواز آرہی ہوتی ہے' جو ناک سے نکلنے والی آواز میں انتشار ہوتا ہے۔

5120 - وَرُوِيَ عَن الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اقشعر جلد الْعَبْد من خشيَة اللّٰه تحاتت عَنهُ ذنُوبه كَمَا يتحات عَن الشَّجَرَة الْيَابِسَة وَرقهَا

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے انسان کی جلد کپکپاتی ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جیسے خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5121 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلبيهقی قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحت الشَّجَرَة فهاجت الرِّيح فَوَقع مَا كَانَ فِيهَا من ورق نخر وَبَقِي مَا كَانَ من ورق اَخضر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مثل هٰذِهِ الشَّجَرَة فَقَالَ الْقَوْم اللّٰه وَرَسُوله أعْلَم فَقَالَ مثل الْمُؤمن إِذا اقشعر من خشيَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَقعت عَنهُ ذنُوبه وَبقيت لَهُ حَسَنَاته

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے ہوا چلی تو اس میں سے خشک پتے گر گئے اور سبز پتے باقی رہ گئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس درخت کی مثال کیا ہے؟ حاضرین نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی مومن پر اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کپکپی طاری ہوتی ہے تو اس کے گناہ گر جاتے ہیں اور اس کی نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں۔

5122 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ لما أنزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ على نبيه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَة يَا أَيهَا الَّذِينَ آمنُوا قوا أَنفسكُم وأهليكم نَارا وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (التحريم) تلاهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم على أَصْحَابه فَخر فَتى مغشيا عَلَيْهِ فَوضع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَده على فُؤَاده فَإِذا هُوَ يَتَحَرَّك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَتى قل لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه فَقَالَهَا فبشره بِالْجنَّةِ فَقَالَ أَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمن بَيْننَا قَالَ أَوَ مَا سَمِعْتُمْ قَوْله تَعَالٰى ذٰلِك لمن خَافَ مقَامي وَخَافَ وَعِيد (ابراهيم) -رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک دن یہ آیت اپنے اصحاب کے سامنے تلاوت کی تو ایک نوجوان گرا اور اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ حرکت کر رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نوجوان تم لا الہ الا اللہ پڑھ لو اس نے یہ کلمہ پڑھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے جنت کی خوشخبری دی آپ ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یا رسول اللہ! (کیا ہمارے درمیان میں سے یہ خوشخبری صرف اس کے لئے مخصوص ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے۔

''یہ اس کے لئے ہے جو میری ذات سے ڈر جائے اور جو وعید سے ڈر جائے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

5123 - وَرُوِیَ عَن وَاثِلَة بن الْأَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خَافَ للّٰه عَزَّ وَجَلَّ خوف اللّٰه مِنهُ كل شَيْءٍ وَمن لم يخف اللّٰه خوفه اللّٰه من كل شَيْءٍ

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب وَرَفعه مُنكر

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرجائے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس کے خوف میں مبتلاء کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز کے خوف میں مبتلا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔اس کا مرفوع ہونا منکر ہے۔

10 - التَّرْغِيب فِي الرَّجَاء وَحسن الظَّن بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سِيمَا عِنْد الْمَوْت

باب: (اللہ تعالیٰ کے فضل کی) امید اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن

خاص طور پر مرتے وقت ایسا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5124 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى يَا ابْن آدم إِنَّكَ مَا دعوتني ورجوتني غفرت لَكَ على مَا كَانَ مِنْك وَلَا أُبَالِيْ يَا ابْن آدم لَو بلغت ذنوبك عنان السَّمَاء ثُمَّ استغفرتني غفرت لَكَ يَا ابْن آدم لَو أتيتني بقراب الْاَرْض خَطَايَا ثُمَّ لقيتني لَا تشرك بِي شَيْئًا لأتيتك بقرابها مغْفرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن قُرَاب الْاَرْض بِكَسْر الْقَاف وَضمّهَا اشهر هُوَ مَا يُقَارب ملأها

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان جب تک تم مجھ سے دعا کرتے رہو گے اور مجھ سے امید رکھو گے میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا خواہ تمہاری طرف سے جو بھی چیز سامنے آئے اے انسان میں اس بات کی پروانہیں کروں گا خواہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر اگر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو گے تو میں تمہاری مغفرت کردوں گا اے انسان اگر تم پوری روئے زمین جتنے گناہ لے کر میرے پاس آؤ اور پھر تم ایسی حالت میں میری بارگاہ میں آؤ کہ تم کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتے ہو تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ تم سے ملوں گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ قراب الارض اس میں ق پر زیر بھی پڑھی گئی ہے تاہم پیش پڑھنا زیادہ مشہور ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جو اسے بھر دے۔

5125 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل على شَاب وَهُوَ فِي الْمَوْت فَقَالَ كَيفَ تجدك قَالَ اَرْجُو اللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَاف ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَان فِيْ قلب عبد فِيْ مثل هٰذَا الموطن اِلَّا اعطاهُ اللّٰه مَا يَرْجُو وامنه مِمَّا يخَاف

5125- سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ذكر الموت والاستعداد له - حديث:4259 السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول المريض إذا قيل له : كيف تجدك ؟ - حديث:10468 شعب الإيمان للبيهقي - الثاني عشر من شعب الإيمان باب في الرجاء من الله تعالى' حديث:1009 مسند أبي يعلى الموصلي - ثابت البناني عن أنس' حديث: 3321 مسند عبد بن حميد - مسند أنس بن مالك' حديث:1372

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا كلهم من رِوَايَةِ جَعْفَر بن سُلَيْمَان الضبعِي عَن ثَابت عَن انس

قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده حسن فَإِن جعفرا صَدُوق صَالح احْتج بِهِ مُسلم وَوَثَّقَهُ النَّسَائِيّ وَتكلم فِيهِ الدَّارَقُطْنِيّ وَغَيره

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لائے جو موت کے قریب تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا صورت حال محسوس کرر ہے ہو؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ (کے فضل سے) امید بھی ہے اور مجھے اپنے گناہوں کا خوف بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت حال میں یہ دونوں چیزیں جس بھی بندے کے دل میں اکٹھی ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو وہ چیز عطا کرے گا جس کی اسے امید ہو اور اسے اس چیز سے محفوظ رکھے گا جس کا اسے خوف ہو"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے جعفر بن سلیمان ضبعی کے حوالے سے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند حسن ہے کیونکہ جعفر نامی راوی صدوق اور صالح ہے امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام دار قطنی اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

5126 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن شِئْتُم انبأتكم مَا اَوَّل مَا يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنين يَوْم الْقِيَامَة وَمَا اَوَّل مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ قُلْنَا نعم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنين هَلْ اَحْبَبْتُمْ لقائي فَيَقُوْلُوْنَ نعم يَا رَبنَا فَيَقُوْلُ لم فَيَقُوْلُوْنَ رجونا عفوك ومغفرتك فَيَقُوْلُ قد وَجَبت لكم مغفرتي - رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ عبيد اللّٰه بن زحر

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيْثِ الْغَار وَغَيره وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث كَثِيْرَة جدا تقدمت فِيْ هٰذَا الْكتاب لَيْسَ فِيْهَا تَصْرِيح بِفضل الْخَوْف والرجاء وَاِنَّمَا هِيَ ترغيب اَوْ ترهيب فِيْ لوازمهما ونتائجهما لم نعد ذٰلِكَ فليطلبه من شَاءَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر تم لوگ چاہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا' اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پہلے کیا عرض کریں گے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرمائے گا کیا تم لوگ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں اے ہمارے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا: اس کی وجہ کیا ہے؟ وہ عرض کریں گے: ہمیں تیری رحمت اور مغفرت کی امید تھی تو پروردگار فرمائے گا: میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہو گئی۔

یہ روایت امام احمد نے عبید اللہ بن زحر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے والے باب میں غاروالی حدیث گزری ہے اور دیگر احادیث گزری ہیں اور اس باب میں بھی بہت سی احادیث ہیں جو اس سے پہلے اس کتاب میں گزر چکی ہیں لیکن ان میں خوف یا امید کی فضیلت کی صراحت موجود نہیں ہے ان روایات میں ان دونوں چیزوں کے لوازمات اور ان دونوں کے نتائج کے ترغیبی یا ترہیبی روایات ذکر ہوئی ہیں ہم نے ان کو دہرایا نہیں ہے جو شخص چاہے وہ وہاں رجوع کر سکتا ہے۔

5127 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَه حَيْثُ يذكرنِیْ ...... الحَدِيْثُ-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں'' - الحدیث

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5128 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الظَّن من حسن الْعِبَادَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهما وَالتِّرْمِذِیّ وَالْحَاكِم وَلَفْظهمَا قَالَ اِنَّ حسن الظَّن من حسن عبَادَة اللّٰهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اچھا گمان اچھی عبادت کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں۔
اسے امام ترمذی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''اچھا گمان رکھنا' اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرنے کا حصہ ہے''۔

5129 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبل مَوته بِثَلَاثَة اَيَّام يَقُوْلُ لَا يموتن اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يحسن الظَّن بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ-رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو آپ ﷺ کے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے جو بھی شخص مرنے لگے تو وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5130 - وَعَنْ حَيَّان اَبِی النَّضر قَالَ خرجت عَائِدًا ليزِيْد بن الْاَسود فَلَقِيت وَاثِلَة بن الْاَسْقَع وَهُوَ يُرِيد عيادته فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا رای وَاثِلَة بسط يَده وَجعل يُشِير اِلَيْهِ فَاَقبل وَاثِلَة حَتّٰى جلس فَاَخذ يزِيْد بكفی وَاثِلَة فجعلهما عَلٰى وَجهه فَقَالَ لَهُ وَاثِلَة كَيفَ ظَنك بِاللّٰهِ قَالَ ظَنِّیْ بِاللّٰهِ وَاللّٰهِ حسن قَالَ فَاَبْشِر فَاِنِّیْ سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہ جلّ وَعلا انا عِنْد ظن عَبدِی بِی اِن ظن خیرا فَلَہٗ وَاِن ظن شرا فَلَہٗ-رَوَاہُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ وَالْبَیْھَقِیّ

❀❀ حیان ابونضر بیان کرتے ہیں: میں یزید بن اسود کی عیادت کرنے کے لئے نکلا' میری ملاقات حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ہوئی' وہ بھی ان کی عیادت کرنے کے لئے جارہے تھے' ہم ان کے پاس پہنچے' جب انہوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنا ہاتھ پھیلا کران کی طرف اشارہ کیا' حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور تشریف فرما ہوئے' یزید نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور انہیں اپنے چہرے پر رکھ لیا' حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا گمان ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے بارے میں میرا گمان اچھا ہے' حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں' اگر وہ بھلائی کا گمان رکھے گا' تو وہ اسے مل جائے گی' اور اگر وہ برائی کا گمان رکھے گا' تو وہ اسے ملے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5131 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وَالَّذِیْ لَا اِلٰہ غَیْرہ لَا یحسن عبد بِاللّٰہِ الظَّن اِلَّا اعطَاہُ ظَنّہ ذٰلِکَ بِاَن الْخَیْر فِیْ یَدہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاتہ رُوَاۃ الصَّحِیْح اِلَّا اَن الْاَعْمَش لم یدْرک ابْن مَسْعُوْد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے گمان کے مطابق اسے عطا کرتا ہے' کیونکہ بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں البتہ اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

5132 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امر اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْد اِلَی النَّار فَلَمَّا وقف علی شفتھا الْتفت فَقَالَ اما وَاللّٰہ یَا رب اِن کَانَ ظَنِّیْ بک لحسن فَقَالَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ رُدُّوْہُ اَنا عِنْد حسن ظن عَبدِی بِیْ

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ عَن رجل من ولد عبَادَۃ بن الصَّامِت لم یسمہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کے بارے میں یہ حکم دے کہ اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے' جب وہ بندہ جہنم کے کنارے پر پہنچے گا' تو وہ مڑکر کہے گا: اے میرے پروردگار! اللہ کی قسم! تیری ذات کے بارے میں میرا گمان تو اچھا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے واپس لے آؤ! میں اپنی ذات کے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک صاحب کے حوالے سے نقل کی ہے۔ جس کا انہوں نے نام بیان نہیں کیا' اس کے حوالے سے یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ وَمَا يَتَقَدَّمُهَا

کتاب: جنائز کے بارے میں روایات اور جو چیزیں اس سے پہلے ہوتی ہیں

1 - التَّرْغِيْبُ فِيْ سُؤَالِ الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

باب: معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کی دعا مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5133 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رجلا جَاءَ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اى الدُّعَاء افضل قَالَ سل رَبك الْعَافِيَة والمعافاة فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْم الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اى الدُّعَاء افضل فَقَالَ لَهُ مثل ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْم الثَّالِث فَقَالَ لَهُ مثل ذٰلِكَ قَالَ فَإِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَة فِي الدُّنْيَا واعطيتها فِي الْاٰخِرَة فَقَدْ افلحت

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا كِلَاهُمَا من حَدِيْثِ سَلَمَة بن وردان عَنْ اَنَسٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں عافیت اور معافی کا اپنے پروردگار سے سوال کرو پھر وہ دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی کی مانند جواب دیا (جو پہلے ارشاد فرمایا تھا) پھر وہ تیسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہی جواب ارشاد فرمایا: (جو پہلے دیا تھا) اور پھر فرمایا:

"جب تمہیں دنیا میں عافیت عطا کر دی جائے اور آخرت میں بھی وہ عطا کر دی جائے تو تم کامیاب ہو گئے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اس روایت کو سلمہ بن وردان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5134 - وَعَنْ اَبِي بكرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَامَ على الْمِنْبَر ثُمَّ بَكَى فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَام اَوَّل على الْمِنْبَر ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سلوا اللّٰه الْعَفْو والعافية فَإِنَّ اَحَدًا لم يُعْط بعد الْيَقِيْن خيرا من الْعَافِيَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَة عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ من

طرق وَعَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَاحد اسانيده صَحِيح

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ منبر پر کھڑے ہوئے اور پھر رونے لگے انہوں نے بتایا کہ ایک سال پہلے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان منبر پر کھڑے ہوئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کا سوال کرو' کیونکہ کسی بھی شخص کو یقین کے بعد' کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی گئی' جو عافیت سے زیادہ بہتر ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے عبداللہ بن محمد بن عقیل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام نسائی نے مختلف طرق سے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور ان کی اسانید میں سے ایک سند صحیح ہے۔

5135 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من دَعْوَة يَدْعُو بهَا العَبْد أفضل من اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسَالك الْعَفو والعافية

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ جو بھی دعا کرتا ہے' اس میں سے کوئی بھی دعا اس سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی (کہ وہ یہ دعا کرے:)

''اے اللہ! میں تجھ سے معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کا سوال کرتا ہوں''۔

5136 - وَفِىْ رِوَايَة اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسَالك المعافاة فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معاف کرنے کا سوال کرتا ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5137 - وَعَنْ اَبِىْ مَالك الْاَشْجَعِىّ عَنْ اَبِيْهِ اَن رجلا اتى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْل اللّٰهِ كَيفَ اَقُوْل حِيْن اسال رَبِّى قَالَ قل اللّٰهُمَّ اغْفِر لى وارحمنى وَعَافِنِىْ وارزقنى وَيجمع اَصَابِعه اِلَّا الْاِبْهَام فَإِن هَؤُلَاءِ تجمع لَك دنياك وآخرتك-رَوَاهُ مُسْلِم

ابو مالک اشجعی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں اپنے پروردگار سے مانگوں تو میں کیا کہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے' مجھ پر رحم کر' مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق عطا کر!''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں پر شمار کرتے رہے' صرف انگوٹھے پر کچھ نہیں آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس طرح تم اپنی دنیا اور آخرت سے متعلق سب چیزوں کو اکٹھا کر لو گے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5138 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبَّاس يَا عَم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر من الدُّعَاء بالعافية

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرط الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے نبی کے چچا! آپ عافیت کے بارے میں بکثرت دعا کیا کریں''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5139 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاء لَا يرد بَيْنَ الْاَذَان وَالْإِقَامَة قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سلوا اللّٰه الْعَافِيَة فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر ہم کیا دعا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5140 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سُئِلَ اللّٰه شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ من الْعَافِيَة-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْحَاكِم فِيْ حَدِيْثٍ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم من طَرِيْق عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ بكر الْمليكِي وَهُوَ ذَاهِب الحَدِيْث عَن مُوسٰى بن عقبَة عَن نَافِع عَنهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی ایسی چیز نہیں مانگی گئی' جو اس کے نزدیک عافیت سے زیادہ پسندیدہ ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اسے عبدالرحمٰن بن ابوبکر ملیکی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ذاہب الحدیث ہے' اس کے حوالے سے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

5141 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن علمت لَيْلَة الْقدر مَا اَقُوْل فِيْهَا قَالَ قولِي اللّٰهُمَّ اِنَّك عَفْو تحب الْعَفو فَاعْفُ عني

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں شب قدر کے بارے میں جان لوں' تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کر دے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2 - اَلتَّرْغِیْب فِیْ کَلِمَات یقولهن من رأی مبتلی

باب: کسی کو آزمائش میں مبتلا دیکھ کر پڑھے جانے والے کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات

5142 - عَن عمر وَاَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رای صَاحب بَلَاء فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عافانی مِمَّا ابتلاك بِهِ وفضلنی علی کثیر مِمَّن خلق تَفْضِیلًا لم یصبهُ ذٰلِكَ الْبَلَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه من حَدِیْث ابْن عمر وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر من حَدِیْث اَبِیْ هُرَیْرَۃ وَحده وَقَالَ فِیْهِ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ شکر تِلْكَ النِّعْمَة-وَاِسْنَاده حسن

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص کسی آزمائش کے شکار شخص کو دیکھ کر یہ پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت عطا کی ہے جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے اور اس نے مجھے اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر بھرپور فضیلت عطا کی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ آزمائش اس شخص کو لاحق نہیں ہوگی (جس نے یہ دعا پڑھی ہوگی)۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم صغیر میں اسے صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب تم یہ کلمات پڑھ لو گے تو تم اس نعمت کا شکر ادا کر دو گے''

اس کی سند حسن ہے۔

3 - اَلتَّرْغِیْب فِی الصَّبْر سِیمَا لمن ابْتُلِیَ فِیْ نَفسه اَوْ مَاله وَفضل الْبَلَاء وَالْمَرَض والحمی وَمَا جَاءَ فِیْمَن فَقَدْ بَصَره

صبر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5142-سنن ابن ماجه - كتاب الدعاء' باب ما يدعو به الرجل إذا نظر إلى أهل البلاء - حديث:3890'جامع معمر بن راشد - القول إذا رأيت المبتلى' حديث:252'مسند الطيالسي - ما رواه عنه عبد الله بن عمر رضي الله عنه' حديث: 12'مسند عبد بن حميد - مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:39'البحر الزخار مسند البزار - وما روى عمرو بن دينار قهرمان آل الزبير' حديث:139'المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:5429'شعب الإيمان للبيهقي - الثالث والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في تعديد نعم الله' حديث:4259

خاص طور پر اس شخص کے لئے جو اپنی ذات یا مال کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا ہو جائے' نیز آزمائش' بیماری اور بخار کی فضیلت کا تذکرہ' اور اس شخص کے بارے میں کیا منقول ہے' جو اس کو دیکھے؟

5143 - عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطّهُور شطر الْإِيمَان وَالْحَمد لله تملأ الْمِيزَان وَسُبْحَان الله وَالْحَمْد لله تملآن اَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك اَوْ عَلَيْك كل النَّاس يَغْدُو فبائع نَفسه فمعتقها اَوْ موبقها - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''طہارت' نصف ایمان ہے' الحمدللہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھنا' یہ دونوں آسمان اور زمین کے درمیان جگہ کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ برہان ہے' صبر ضیاء ہے' قرآن تمہارے حق میں' یا تمہارے خلاف حجت ہے' ہر شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ یا تو اپنے آپ کو خرید کر اسے آزاد کروا دیتا ہے' یا خود کو ہلاکت کا شکار کروا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5144 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ يتصبر يصبره اللّٰه وَمَا اعطى اَحَد عَطَاءً خيرا واوسع من الصَّبْر رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم فِيْ حَدِيْث تقدم فِي الْمَسْاَلَة وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة مُخْتَصرًا مَا رزق الله عبدا خيرا لَهُ وَلَا اوسع من الصَّبْر - وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبر اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرتا ہے' اور کسی بھی شخص کو کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی گئی' جو صبر سے زیادہ بھلائی والی اور زیادہ گنجائش والی ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے مانگنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' یہی روایت امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے کسی بھی بندے کو' جو کچھ بھی عطا کیا ہو' اس میں کوئی بھی چیز بندے کے لئے صبر سے زیادہ بہتر اور زیادہ گنجائش والی نہیں ہے''۔

وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5145 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع لَا يصبن اِلَّا بعجب الصَّبْر وَهُوَ اَوَّل الْعِبَادَة والتواضع وَذكر الله وَقلة الشَّيْء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَة الْعَوام بن جويرية وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَتقدم فِي الصمت

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"چار چیزیں صرف صبر کے نتیجے میں حاصل ہو سکتی ہیں عبادت' تواضع' اللہ تعالیٰ کا ذکر اور چیز کا کم ہونا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ان دونوں نے اسے عوام بن جویریہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے یہ روایت اس سے پہلے خاموشی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5146 - وروى التِّرمِذِيّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزهادة فِي الدُّنْيَا لَيست بِتَحْرِيمِ الْحَلَال وَلَا إِضَاعَة المَال وَلَكِن الزهادة فِي الدُّنْيَا اَن لَا تكون بِمَا فِي يدك اوثق مِنْك بِمَا فِي يَد الله وَاَن تكون فِي ثَوَاب الْمُصِيبَة إِذا اَنْت أصبت بهَا اَرْغَب فِيهَا لَو اَنَّهَا اُبقيت لَك

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"دنیا سے بے رغبتی یہ نہیں ہے کہ حلال چیز کو حرام قرار دے دیا جائے' یا مال کو ضائع کر دیا جائے (یعنی سب کچھ خرچ کر دیا جائے) بلکہ دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے وہ اُس سے زیادہ قابل اعتماد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہے یا کوئی مصیبت لاحق ہو تو اس کا ثواب تمہارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو' خواہ وہ مصیبت تمہارے لئے باقی رہ جائے"۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

5147 - وَعَن عَلْقَمَة قَالَ قَالَ عبد الله الصَّبْر نصف الْإِيمَان وَالْيَقِين الْإِيمَان كُله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَهُوَ مَوْقُوف وَقد رَفعه بَعضهم

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"صبر نصف ایمان ہے' اور یقین پورے کا پورا ایمان ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یہ روایت "موقوف" روایت ہے' اور بعض حضرات نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

5148 - وَعَن جَعْفَر بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْر معول الْمُسلم-ذكره رزين الْعَبدَرِي وَلَمْ اره

❀❀ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"صبر' مسلمان کی کدال ہے"۔

یہ روایت رزین عبدری نے نقل کی ہے' اور میں نے اس کو نہیں دیکھا۔

5149- وَعَن صُهَيْب الرُّومِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجبا لأمر الْمُؤمن إِن أمره لَهُ كُله خير وَلَيْسَ ذَلِكَ لاحد إِلَّا لِلْمُؤمنِ إِن اَصَابَته سراء شكر فَكَانَ خيرا لَهُ وَإِن اَصَابَته ضراء صَبر فَكَانَ خيرا لَهُ-رَوَاهُ مُسلم

❀❀ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"مومن کے معاملے پر حیرت ہوتی ہے' اس کا معاملہ ہر حوالے سے بھلائی والا ہوتا ہے' اور یہ خصوصیت صرف مومن کو حاصل

ہے اگر اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ چیز اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر اسے کوئی تنگی ... تو وہ صبر ... اور یہ چیز بھی اس کے حق میں بہتر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5150 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا عِيْسٰى اِنِّیْ بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِنْ اَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا قَالَ اُعْطِيْهِمْ مِنْ حِلْمِیْ وَعِلْمِیْ .

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِیِّ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تمہارے بعد ایک امت کو پیدا کروں گا اگر انہیں وہ چیز مل جائے گی جسے وہ پسند کرتے ہوں گے تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے اور اگر انہیں اس چیز کا سامنا ہو جسے وہ ناپسند کرتے ہوں تو وہ اس پر ثواب کی امید رکھیں گے اور صبر سے کام لیں گے اور انہیں نہ تو بردباری حاصل ہوگی اور نہ ہی علم ہوگا حضرت عیسیٰ نے عرض کی: اے میرے پروردگار پھر یہ کیسے ہوگا' تو پروردگار نے فرمایا میں اپنی بردباری اور اپنے علم میں سے انہیں عطا کر دوں گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5151 - وَرُوِیَ عَنْ سَخْبَرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِیَ فَشَكَرَ وَابْتُلِیَ فَصَبَرَ وَظَلَمَ فَاسْتَغْفَرَ وَظُلِمَ فَغَفَرَ ثُمَّ سَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَهُ قَالَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ

سَخْبَرَةُ بِفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ بَعْدَهُمَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَيُقَالُ اِنَّ لَهُ صُحْبَةً وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو کچھ ملے اور وہ شکر سے کام لے اور جو آزمائش میں مبتلا ہو اور صبر سے کام لے اگر وہ ظلم کرے تو مغفرت طلب کرے اور اگر اس پر ظلم کیا جائے' تو وہ معاف کر دے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے' لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس شخص کو کیا ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں امن نصیب ہوگا' اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5152 - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيْئُهَا الرِّيْحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى تَهِيْجَ

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

''مومن کی مثال کھیت میں سے بالی کی مانند ہے کہ جسے ہوا کبھی نیچے کر دیتی ہے اور کبھی اوپر کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ اسی طرح حرکت کرتا رہتا ہے''۔

5153 - وَفِی رِوَايَةٍ حَتّٰی يَاْتِيَهِ اَجله وَمثل الْكَافِر كَمثل الأرزة المجذبة على اَصْلهَا لَا يُصِيبهَا شَیْءٌ حَتّٰی يكون انجعافها مرّة وَاحِدَة-رَوَاهُ مُسْلِم

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہاں تک کہ اس کی موت اس کے پاس آجاتی ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے جو اپنی جڑ پر کھڑا رہتا ہے اسے کوئی چیز لاحق نہیں ہوتی' یہاں تک کہ اسے ایک ہی مرتبہ اکھاڑ لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5154 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْمُؤْمِن كَمثل الزَّرْع لَا تزَال الرِّيَاح تفيئه وَلَا يزَال الْمُؤْمِن يُصِيبهُ بلَاء وَمثل الْمُنَافِق كَمثل شَجَرَة الأرز لَا تهتز حَتّٰی تستحصد-رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

الْاَرز بِفَتْح الْهمزَة وَتضم وَاِسْكَان الرَّاء بعدهمَا زَای هِیَ شَجَرَة الصنوبر وَقِيْلَ شَجَرَة الصنوبر الذّكر خَاصَّة وَقِيْلَ شَجَرَة العرعر وَالْاَوَّل اَشهر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کی مثال اس پودے کی طرح ہے جسے ہوائیں ہلاتی رہتی ہیں تو مومن کو بھی آزمائش لاحق ہوتی رہتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے اسے ہلایا نہیں جاسکتا ہے یہاں تک کہ اسے اکھاڑ لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

لفظ ''ارز'' اس سے مراد صنوبر کا درخت ہے ایک قول کے مطابق صنوبر کا نر درخت مراد ہے ایک قول کے مطابق ''عرعر'' کا درخت ہے تاہم پہلا قول مشہور ہے۔

5155 - وَعَن اُم سَلَمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا ابتلى اللّٰه عبدا بِبلَاء وَهُوَ على طَرِيقَة يكرههَا اِلَّا جعل اللّٰه ذٰلِكَ الْبلَاء كَفَّارَة وَطهُورًا مَا لم ينزل مَا اَصَابَهُ من الْبلَاء بِغَيْر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَوْ يَدْعُو غير اللّٰه فِیْ كشفه

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات وَاُم عبد اللّٰه ابْنة اَبِی ذُبَاب لَا اَعرفهَا

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ جب بھی کسی بندے کو کسی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور اس کی یہ حالت ہو کہ وہ اس آزمائش کو ناپسند کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس آزمائش کو کفارے اور طہارت کا باعث بنا دیتا ہے جب تک وہ اس آزمائش کی وجہ سے غیر اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کو دور کرنے کے لئے غیر اللہ سے دعا نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب المرض والکفارات میں نقل کی ہے اور ام عبداللہ بنت ابوذیب سے میں واقف نہیں ہوں۔

5156 - وَعَنْ مُصعب بن سعد عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى النَّاس اَشد بَلاء قَالَ الانبياء ثُمَّ الأمثل فالأمثل يبتلى الرجل على حسب دينه فَإِن كَانَ دينه صلبا اشْتَدَّ بلاؤه وَإِن كَانَ فِيْ دينه رقة ابتلاه اللّٰه على حسب دينه فَمَا يبرح الْبلاء بِالْعَبدِ حَتّٰى يمشي على الْاَرْض وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش کا سامنا کسے کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کو پھر درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) آدمی اپنے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر اس کا دین مضبوط ہوگا' تو آزمائش بھی سخت ہوگی' اور اگر اس کا دین کمزور ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دین کے حساب سے اسے آزمائش کا شکار کرے گا' آزمائش مسلسل بندے کے ساتھ رہتی ہے' یہاں تک کہ بندہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ابن ابودنیا اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5157 - وَلابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من رِوَايَةِ الْعَلَاء بن الْمسيب عَنْ اَبِيْهِ عَن سعد قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى النَّاس اَشد بلَاء قَالَ الْاَنْبِيَاء ثُمَّ الأمثل فالأمثل يبتلى النَّاس على حسب دينهم فَمَنْ ثخن دينه اشْتَدَّ بلاؤه وَمَنْ ضعف دينه ضعف بلاؤه وَإِن الرجل ليصيبه الْبلاء حَتّٰى يمشي فِيْ النَّاس مَا عَلَيْهِ خَطِيئَة

❀❀ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں علاء بن مسیب کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: سب سے زیادہ سخت آزمائش کا سامنا کسے کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کو' پھر درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) لوگوں کو ان کے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے' جس کا دین مضبوط ہوتا ہے' اس کی آزمائش شدید ہوتی ہے' اور جس کا دین کمزور ہوتا ہے' اس کی آزمائش بھی کمزور ہوتی ہے' آدمی کو آزمائش لاحق ہوتی رہتی ہے' یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان چلتا ہے' اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

5158 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انه دخل على رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ موعوك عَلَيْهِ قطيفة فَوضع يَده فَوق القطيفة فَقَالَ مَا اَشد حماك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّا كَذَلِكَ يشدد علينا الْبلاء ويضاعف لنا الْأجر ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اَشد النَّاس بلاء قَالَ الْاَنْبِيَاء قَالَ ثُمَّ من قَالَ الْعلمَاء قَالَ ثُمَّ من قَالَ الصالحون كَانَ أحدهم يبتلى بالقمل حَتّٰى يقْتله ويبتلى أحدهم بالفقر حَتّٰى مَا يجد اِلَّا العباءة يلبسها ولأحدهم كَانَ اَشد فَرحا بالبلاء من اَحَدُكُمْ بالعطاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرط مُسْلِم وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر چادر موجود تھی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے چادر کے اوپر سے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھا' تو عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم (یعنی انبیاء کرام) کے ساتھ اسی طرح ہوتا ہے' ہم پر آزمائش سخت ہوتی ہے' اور ہمیں اجر بھی زیادہ ملتا ہے' پھر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کا کس کو سامنا کرنا پڑتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کو انہوں نے عرض کی: پھر کس کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علماء کو انہوں نے عرض کی: پھر کس کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک لوگوں کو یہاں تک کہ ان میں سے کسی شخص کو قمل کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے' موت کا شکار کردیتی ہے' اور ان میں سے کسی ایک کو غربت کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے' یہاں تک کہ اسے پہننے کے لئے عباء بھی نہیں ملتی' اور ان میں سے کسی شخص کو آزمائش کی وجہ سے اُس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے' جتنی اور کسی شخص کو کچھ ملنے پر خوشی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے کتاب المرض والکفارات میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

5159 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يود اَهْلِ الْعَافِيَة يَوْم الْقِيَامَة حِين يُعطى اَهْلِ الْبَلَاء الثَّوَاب لَو اَن جُلُوْدهمْ كَانَت قرضت بِالْمَقَارِيضِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن مغراء وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَفِيه رجل لم يسم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن (دنیا میں) عافیت والے لوگ' جب یہ دیکھیں گے کہ آزمائش کا شکار لوگوں کو کتنا اجر وثواب دیا جارہا ہے' تو وہ یہ خواہش کریں گے کہ کاش (دنیا میں) ان کی کھالیں قینچی کے ذریعے کاٹ دی جاتیں''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ابودنیا نے عبدالرحمن بن مغراء کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کے باقی راوی ثقہ ہیں' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں ہوا۔

5160 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتِيْ بالشهيد يَوْم الْقِيَامَة فَيُوْقف لِلْحساب ثُمَّ يُؤْتِيْ بالمتصدق فينصب لِلْحساب ثُمَّ يُؤْتِيْ بِاَهْل الْبَلَاء فَلَا ينصب لَهُمْ ميزَان وَلَا ينصب لَهُمْ ديوَان فَيصب عَلَيْهِمُ الْاَجر صبا حَتّٰى اِن اَهْلِ الْعَافِيَة لَيَتَمَنَّوْنَ فِي الْموقف اَن اَجْسَادهم قرضت بِالْمَقَارِيضِ من حسن ثَوَاب الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ من رِوَايَةِ مجاعَة بن الزبير وَقد وثق

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا' اور اسے حساب کے لئے کھڑا کردیا جائے گا' پھر صدقہ دینے والے کو لایا جائے گا'

اور اسے حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا' پھر آزمائش کا شکار افراد کو لایا جائے گا' تو نہ ان کے لئے میزان نصب کیا جائے گا' اور نہ دیوان رکھا جائے گا' اور ان پر اجر انڈیل دیا جائے گا' یہاں تک کہ میدان حشر میں (دنیا میں) عافیت والے لوگ یہ آرزو کریں گے کہ کاش ان کے جسم قینچیوں کے ذریعے کاٹ دیے جاتے' اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ عمدہ ثواب ہوگا (جو عافیت کا شکار لوگوں کو دیا جائے گا)"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مجاعہ بن زبیر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

5161 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰه عبدا اَوْ اَرَادَ اَنْ يصافيه صب عَلَيْهِ الْبَلَاء صبا وثجه عَلَيْهِ ثَجًّا فَاِذَا دَعَا الْعَبْد قَالَ يَا رباه قَالَ اللّٰه لَبَّيْكَ يَا عَبْدِي لَا تَسْاَلُنِيْ شَيْئًا اِلَّا اَعطيتك اِمَّا اَنْ اعجله لَكَ وَاِمَّا اَنْ ادخره لَكَ-رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کسی بندے کو پاک وصاف کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس پر آزمائش کو انڈیل دیتا ہے' اور اس پر (آزمائش کو) بہا دیتا ہے پھر جب بندہ دعا کرتے ہوئے یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرماتا ہے: اے میرے بندے! میں متوجہ ہوں تو مجھ سے جو بھی چیز مانگے گا میں تجھے عطا کروں گا یا تو وہ تجھے جلدی دے دوں گا یا پھر تیرے لئے سنبھال کر رکھ لوں گا (اور آخرت میں اس دعا کا اجر وثواب تمہیں عطا کروں گا)"

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5162 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من يرد اللّٰه بِهِ خيرا يصب مِنْهُ-رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ

يصب مِنْهُ اَي يُوَجه اِلَيْهِ مُصِيبَة ويصيبه بِبلَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ جس بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ "یصب منہ" کا مطلب یہ ہے کہ مصیبت کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے' اور اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔

5163 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبيد اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰه قوما ابْتَلَاهُم فَمَنْ صَبر فَلَهُ الصَّبْر وَمَنْ جزع فَلَهُ الْجزع-رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

ومحمود بن لبيد رَاَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتلف فِيْ سَمَاعه مِنْهُ

❀❀ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب اللہ تعالیٰ کچھ بندوں سے محبت کرتا ہے' تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے' جو شخص صبر کرتا ہے' اسے صبر نصیب ہوگا' اور جو شخص آہ وزاری کرتا ہے' اسے آہ وفریاد ہی ملتی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حضرت محمد بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہوئی ہے' تاہم ان کے نبی اکرم ﷺ سے سماع کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔

5164 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن عظم الْجَزَاء مَعَ عظم الْبلَاء وَان اللّٰه تَعَالٰی اِذا اَحَبَّ قوما ابتلاهُم فَمَنْ رَضِی فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سخط فَلَهُ السخط

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک زیادہ جزا' زیادہ آزمائش کے نتیجے میں ملتی ہے' اور اللہ تعالیٰ جب کچھ بندوں سے محبت کرتا ہے' تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے' (ان لوگوں میں سے) جو راضی رہتا ہے' اسے رضامندی نصیب ہوتی ہے' اور جو ناراض ہوتا ہے' اسے ناراضگی نصیب ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5165 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل لیَکُوْن لَهُ عِنْد اللّٰه الْمنزلَة فَمَا یبلغهَا بِعَمَل فَمَا یزَال یَبْتَلِیه بِمَا یکره حَتّٰی یبلغهُ اِیَّاهَا

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه من طَرِیْقه وَغَیرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات کسی بندے کا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مخصوص مقام ہوتا ہے' اور وہ بندہ عمل کی وجہ سے' اس مقام تک نہیں پہنچ پاتا' تو اللہ تعالیٰ اسے مسلسل ناپسندیدہ صورت حال میں مبتلا رکھتا ہے' یہاں تک کہ وہ اس بندے کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5166 - وَرُوِیَ عَن بُرَیْدَة الْاَسْلَمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَصَاب رجلا من الْمُسلمین نکبة فَمَا فَوْقهَا حَتّٰی ذکر الشَّوْکَة اِلَّا لاحدی خَصْلَتَیْنِ اِمَّا لیغفر اللّٰه لَهُ من الذُّنُوب ذَنبا لم یکن لیغفره لَهُ اِلَّا بِمثل ذٰلِكَ اَوْ یبلغ بِهِ من الْکَرَامَة کَرَامَة لم یکن لیبلغهَا اِلَّا بِمثل ذٰلِك

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا

❀❀ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمانوں میں سے' جس کسی کو بھی کوئی زخم لاحق ہوتا ہے' یا اس سے بھی چھوٹی کوئی چیز لگتی ہے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے کانٹا لگنے کا بھی ذکر کیا' تو (اس کے نتیجے میں) اسے دو میں سے ایک چیز ملتی ہے' یا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس بندے کے کسی گناہ کی مغفرت کر دیتا ہے' جس گناہ کی مغفرت' صرف اس صورت حال کا سامنا کرنے کے نتیجے میں ہو سکتی تھی' یا پھر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس بندے کے مرتبے میں اضافہ کرتا ہے کہ اُس مقام تک بندہ' صرف اسی صورت میں پہنچ سکتا تھا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5167 - وَعَنْ مُحَمَّد بن خَالِد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ من رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِن الْعَبْدَ اِذَا سبقت لَهٗ من اللّٰه منزلَة فَلَمْ يبلغهَا بِعَمَل ابتلاه اللّٰه فِيْ جسده اَوْ مَاله اَوْ فِيْ وَلَده ثُمَّ صَبر على ذٰلِكَ حَتّٰى يبلغهُ الْمنزلَة الَّتِيْ سبقت لَهٗ من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَمُحَمّد بن خَالِد لم يرو عَنهُ غير اَبِيْ الْمليح الرقي وَلَمْ يرو عَن خَالِد اِلَّا ابْنه مُحَمَّد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ محمد بن خالد نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کسی بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مقام طے ہو چکا ہو اور بندہ اپنے عمل کی وجہ سے اس مقام تک نہ پہنچ پائے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس کے جسم یا اس کے مال یا اس کی اولاد کے حوالے سے آزمائش کا شکار کر دیتا ہے تو وہ بندہ اس پر صبر سے کام لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے جو اس بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہو چکا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام ابویعلیٰ نے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے محمد بن خالد نامی راوی کے حوالے سے ابولیح رقی کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے اور خالد نامی راوی سے صرف ان کے صاحبزادے محمد بن خالد نے یہ روایت نقل کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5168 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِيَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَة انْطَلِقُوْا اِلٰى عَبدِي فصبوا عَلَيْهِ الْبلَاء صبا فيحمد اللّٰه فيرجعون فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبنَا صببنا عَلَيْهِ الْبلَاء صبا كَمَا امرتنا فَيَقُوْلُ ارْجعُوْا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَن اسْمَع صَوته - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم میرے بندے کے پاس جاؤ اور اس پر آزمائش کو انڈیل دو تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے جب وہ فرشتے واپس آتے ہیں تو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیرے حکم کے مطابق اس پر تیری آزمائش انڈیل دی تھی تو پروردگار فرماتا ہے تم واپس جاؤ! کیونکہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں اس بندے کی آواز سنوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

5169 - وَرُوِيَ فِيْهِ اَيْضًا عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه ليجرب اَحَدكُم بالبلاء كَمَا يجرب اَحَدُكُمْ ذهبه بالنَّار فَمِنْهُ مَا يخرج كالذهب الابريز فَذَاك الَّذِيْ حماه اللّٰه من الشُّبُهَات وَمِنْه مَا يخرج دون ذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يشك بعض الشَّك وَمِنْه مَا يخرج كالذهب الْاَسود فَذَاك الَّذِيْ افتتن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ آزمائش کے ذریعے کسی بندے کو یوں نکھارتا ہے جس طرح کوئی شخص آگ کے ذریعے اپنے سونے کو نکھارتا ہے

تو اس میں سے خالص سونے کی مانند چیز نکل آتی ہے یہ وہ چیز ہے کہ جو اللہ تعالیٰ بندے کو مشتبہ چیزوں سے محفوظ کر لیتا ہے اور اس میں سے کوئی ایسی چیز بھی نکلتی ہے جو اس سے کم ہوتی ہے تو یہ وہ چیز ہو گی کہ جس طرح کوئی بندہ شک کا شکار ہو جائے اور اس میں سے کوئی ایسی چیز بھی نکلتی ہے جو سیاہ سونے کی طرح کی ہوتی ہے تو یہ یوں ہو جائے گا جیسے کسی بندے کو آزمائش کا شکار کیا گیا ہو"۔

5170 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصِيبَة تبيض وَجه صَاحبهَا يَوْم تسود الْوُجُوه - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مصیبت اس دن مصیبت میں مبتلا شخص کے چہرے کو سفید کرے گی جب کئی چہرے سیاہ ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5171 - وَعَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيب الْمُؤمن من نصب وَلَا وصب وَلَا هم وَلَا حزن وَلَا اَذًى وَلَا غم حَتَّى الشَّوْكَة يشاكها اِلَّا كفر اللّٰه بهَا من خطاياه - رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّلَفْظُهٗ مَا يُصِيب الْمُؤمن من وصب وَلَا نصب وَلَا سقم وَلَا حزن حَتَّى الْهم يهمه اِلَّا كفر بِهٖ من سيئاته وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة وَحده

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کسی مومن کو کوئی پریشانی یا بیماری یا غم یا حزن یا تکلیف یا غم لاحق ہوتا ہے یہاں تک کہ جو کانٹا بھی اسے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ امام مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جس بھی مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف یا خرابی یا حزن یا پریشانی لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس شخص کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

5172 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ مَا من مُؤمن يشاك بشوكة فِی الدُّنْيَا يحتسبها اِلَّا قص بهَا من خطاياه يَوْم الْقِيَامَة النصب التَّعَب الوصب الْمَرَض

❀❀ ان کے حوالے سے ابن ابودنیا نے ایک روایت یہ نقل کی ہے: (جس میں یہ الفاظ ہیں:)

''جس بھی مومن کو دنیا میں کوئی کانٹا لگے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں قیامت کے دن اس کی خطاؤں کو معاف کرے گا"۔

لفظ نصب کا مطلب تنگی (اور پریشانی) ہے لفظ وصب کا مطلب بیماری ہے۔

5173 - وَعَنْ اَبِیْ بردة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت عِنْد مُعَاوِيَة وطبيب يعالج قرحة فِیْ ظَهره وَهُوَ يتضرر فَقُلْتُ لَهٗ لَو بعض شبابنا فعل هٰذَا لعبنا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا يسرني اَنِّی لَا اَجِدهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من مُسلم يُصِيبهُ اَذًى من جسده اِلَّا كَانَ كَفَّارَة لخطاياه

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وروی الْمَرْفُوْع مِنْهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ رُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح اِلَّا اَنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من شَیْءٍ یُصِیب الْمُؤْمِن فِیْ جسده یُؤْذِیه اِلَّا کفر اللّٰه بِهٖ عَنهُ من سیئاته-وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علٰی شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' ایک طبیب ان کی کمر میں موجود زخم کا علاج کررہا تھا' جس کی وجہ سے انہیں تکلیف ہوتی تھی' میں نے ان سے کہا: اگر ہمارے کسی نوجوان کے ساتھ ایسا ہورہا ہوتا' تو ہم نے اس حوالے سے اس کا مذاق اڑانا تھا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اس تکلیف کو نہ محسوس کروں کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو یہ چیز اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔اس روایت کا مرفوع حصہ ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مومن کو اس کے جسم میں کوئی ایسی تکلیف لاحق ہوتی ہے' جو اسے اذیت پہنچاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کی وجہ سے اس بندے کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5174 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُصِیبَة تصیب الْمُسْلِم اِلَّا کفر اللّٰه عَنهُ بهَا حَتّٰی الشَّوْکَة یشاکها-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان کو جو بھی تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اسے جو کانٹا لگتا ہے' (تو اس کی وجہ سے بھی اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں)''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5175 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لمُسْلِم لَا یُصِیب الْمُؤْمِن شَوْکَة فَمَا فَوْقهَا اِلَّا نقص اللّٰه بهَا من خطیئته وَفِیْ اُخْرٰی اِلَّا رَفعه اللّٰه بهَا دَرَجَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِیئَة

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کسی مومن کو جو کانٹا لگتا ہے' یا اس سے بھی چھوٹی جو تکلیف ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے''۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات میں اضافہ کر دیتا ہے' اور اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے''۔

5176 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهُ قَالَ دخل شباب من قُرَیْش علٰی عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِی بمنی وهم یَضْحَکُوْنَ فَقَالَت مَا یُضْحِککُمْ قَالُوْا فلَان خر علٰی طُنب فسطاط فَکَادَتْ عُنُقه اَوْ عینه اَن تذْهب فَقَالَت لَا تَضْحَکُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم یشاك بشوکة فَمَا فَوْقهَا اِلَّا کتبت

لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ

❀❀ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

''قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ نوجوان سیدہ عائشہ ﷫ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جو اس وقت منیٰ میں موجود تھیں' وہ نوجوان ہنس رہے تھے' تو سیدہ عائشہ ﷫ نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں ہنس رہے ہو؟ ان لوگوں نے بتایا: فلاں شخص خیمے کی لکڑی سے الجھ کر گر پڑا ہے' تو یہ حال ہوا کہ اس کی گردن یا اس کی آنکھ ختم ہو جائے گی' تو سیدہ عائشہ ﷫ نے فرمایا: تم لوگ نہ ہنسو! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس مسلمان کو جو کانٹا لگتا ہے' یا اس سے بھی چھوٹی کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو اس کی وجہ سے اس کے لئے درجہ نوٹ کیا جاتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے لئے گناہ مٹا دیا جاتا ہے''۔

5177 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يزَال الْبَلَاء بِالْمُؤْمِنِ والمؤمنة فِيْ نَفسه وَولده وَمَاله حَتّٰى يلقى اللّٰه تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آزمائش مسلسل مومن مرد یا مومن عورت کے ساتھ رہتی ہے وہ آزمائش جان یا مال یا اولاد کے حوالے سے ہوتی ہے' یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے یہ روایت امام حاکم۔ نے بھی نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5178 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اُصِيب بمصيبة بِمَالِه اَوْ فِيْ نَفسه فكتمها وَلَمْ يشكها اِلَى النَّاس كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يغْفر لَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اس کے مال یا اس کی جان کے حوالے سے کوئی آزمائش لاحق ہو اور وہ اس کو چھپالے اور لوگوں کے سامنے اس کی شکایت نہ کرے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ اس شخص کی مغفرت کر دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

5179 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَجَرَة فهزها حَتّٰى تساقط وَرقهَا مَا شَاءَ اللّٰه اَن يتساقط ثُمَّ قَالَ للمصيبات والأوجاع اَسْرع فِيْ ذنُوب ابْن آدم منى فِيْ هٰذِهِ الشَّجَرَة - رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک ﷜ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے اسے ہلایا تو اس کے پتے گر گئے جتنے اللہ کو منظور تھا کہ وہ گریں' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصیبتیں اور تکلیفیں انسان کے گناہوں

کواس سے زیادہ تیزی سے گراتی ہیں جتنی تیزی سے اس درخت نے (اپنے پتے گرائے ہیں)۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔

5181 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من شَىْءٍ يُصِيب الْمُؤْمِن من نصب وَلَا حزن وَلَا وصب حَتَّى الْهم يهمه اِلَّا يكفر الله عَنهُ بِهِ سيئاته

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی مسلمان کو کوئی تکلیف یا غم یا بیماری لاحق ہوتی ہے' یہاں تک کہ اسے جو پریشانی لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5182 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وصب الْمُؤْمِن كَفَّارَة لخطاياه - رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مومن کی بیماری' اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے حوالے سے صحیح ہے۔

5183 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كثرت ذنُوب الْعَبْد وَلَمْ يكن لَهُ مَا يكفرهَا ابتلاه الله بالحزن ليكفرها عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا لَيْث بن اَبِىْ سليم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جائیں اور کوئی ایسی چیز نہ ہو' جو ان گناہوں کو ختم کر سکتی ہو' تو اللہ تعالیٰ بندے کو پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے' تاکہ وہ اس کے گناہوں کو ختم کر دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور لیث بن ابوسلیم کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5184 - وَعَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اشْتَكَى الْعَبْد الْمُؤْمِن اخلصه الله من الذُّنُوب كَمَا يخلص الْكِير خبث الْحَدِيْد

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مومن بندہ بیمار ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے یوں پاک صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے''۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابن حبان نے اپنی

''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5185 - وَعَنْ عَطَاءِ بنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ اَلا اُرِيكَ امْرَاَةً من اَهْلِ الْجنَّة فَقُلْتُ بلَى قَالَ هذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءِ اَتَت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت اِنِّيْ اصرع وَاِنِّيْ اتكشف فَادع اللّٰه لی قَالَ اِن شِئْت صبرت وَلَك الْجنَّة وَاِن شِئْت دَعَوْتُ اللّٰهَ اَن يعافيك فَقَالَت اَصْبِر فَقَالَت اِنِّيْ اتكشف فَادع اللّٰه لی اَن لا اتكشف فَدَعَا لَهَا-رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِم

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے فرمایا: وہ سیاہ فام عورت' وہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: بعض اوقات مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے' اور میں بے پردہ ہو جاتی ہوں' تو آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو تم صبر سے کام لو اور اس کے بدلے میں تمہیں جنت مل جائے گی' اور اگر تم چاہو' تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر دیتا ہوں کہ وہ تمہیں عافیت نصیب کر دے' تو اس خاتون نے کہا: میں صبر سے کام لیتی ہوں' اس نے عرض کی: لیکن میں بے پردہ ہو جاتی ہوں' تو آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر دیں کہ میں بے پردہ نہ ہوا کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا کر دی۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5186 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ت امْرَاَة بهَا لمَم اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه لی فَقَالَ اِن شِئْت دَعَوْت اللّٰه فشفاك وَاِن شِئْت صبرت وَلَا حِسَاب عَلَيْك قَالَت بل اَصْبِر وَلَا حِسَاب عَلَیّ-رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' جسے مرگی کی شکایت تھی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو' تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں' وہ تمہیں شفا عطا کر دے گا' اور اگر تم چاہو' تو صبر سے کام لو' تو تمہیں (قیامت کے دن) حساب نہیں دینا پڑے گا' اس نے عرض کی: جی نہیں! بلکہ میں اس بات کو اختیار کرتی ہوں کہ میں صبر کروں' اور مجھے حساب نہ دینا پڑے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5187 - وَعَنْ مُعَاذ بن عبد اللّٰه بن حبيب عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ لاصحابه اتحبون اَن لا تمرضوا قَالُوْا وَاللّٰه اِنَّا لنحب الْعَافِيَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا خير اَحَدُكُمْ اَن لا يذكرهُ اللّٰه-رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَفِیْ اِسْنَاده اِسْحَاق بن مُحَمَّد الْفَرْوِی

معاذ بن عبداللہ بن حبیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم بیمار نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم ہم عافیت کو پسند کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص بہتر نہیں ہوگا' جس کا اللہ تعالیٰ ذکر ہی نہ کرے''۔ (یعنی جو شخص بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتا ہے)۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن محمد فروی ہے۔

5188 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا ضرب

على مُؤْمِن عرق قط اِلَّا حط الله بِهِ عَنْهُ خَطِيئَة وَكتب لَهُ حَسَنَة وَرفع لَهُ دَرَجَة
رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنيَا وَالطَّبَرَانِىْ فِى الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس مومن کو جب بھی کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے' اور اس کے لئے نیکی نوٹ کر لیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5189 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مرض العَبْد اَوْ سَافر كتب لَهُ مثل مَا كَانَ يعْمل مُقيما صَحِيحا -رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے' یا سفر پر جاتا ہے' تو اس کے لئے وہی اجر و ثواب نوٹ کیا جاتا ہے' جو عمل' وہ مقیم ہونے' اور صحت مند ہونے کے دوران کیا کرتا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5190 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد مِنَ النَّاس يصاب ببلاء فِىْ جسده اِلَّا اَمر الله عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَة الَّذِيْنَ يَحْفَظُوْنَهُ قَالَ اكتبوا لعبدى فِىْ كل يَوْم وَلَيْلَة مَا كَانَ يعْمل من خير مَا كَانَ فِىْ وثاقى -رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی شخص کو اس کے جسم کے بارے میں کسی آزمائش کا شکار کیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے محافظ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کے لئے روزانہ کا وہی عمل نوٹ کرو' جو وہ پہلے نیکیاں کیا کرتا تھا' جب تک یہ بندہ میری بندش (یعنی میری طرف سے آنے والی بیماری) میں مبتلا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں' یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5191 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذا كَانَ على طَرِيقَة حَسَنَة من الْعِبَادَة ثُمَّ مرض قِيْلَ للْملك الْمُوكل بِهِ اكْتُبْ لَهُ مثل عمله اِذا كَانَ طليقا حَتّٰى اطلقهُ اَوْ اكفته اِلَىّ
وَاِسْنَاده حسن -قَوْلِه اكفته اِلَىّ بكاف ثُمَّ فَاء ثُمَّ تَاء مثناة فَوق مَعْنَاهُ اضمه اِلَىّ واقبضه

❀❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی بندہ اچھے طریقے سے عبادت کرتا رہتا ہے' اور پھر بیمار ہو جاتا ہے' تو اس کے موکل فرشتے سے کہا جاتا ہے: تم اس کے عمل کی مانند اس کے لئے (اجر و ثواب) نوٹ کرتے رہو' جب تک یہ اس بیماری کا شکار ہے' یہاں تک کہ میں اسے (اس بیماری

سے) آزاد کردوں یا پھر اپنی طرف بلالوں"۔

اس کی سند حسن ہے متن کے الفاظ "اکفتہ الی" کا مطلب یہ ہے کہ میں اسے اپنے ساتھ ملالوں اور اس کی جان قبض کرلوں۔

5192 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا ابتلى الله عَزَّ وَجَلَّ العَبْد الْمُسْلِم ببلاء فِيْ جسده قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ للملك اكْتُبْ لَهُ صَالح عمله الَّذِيْ كَانَ يعْمل وَان شفَاه غسله وطهره وَاِن قَبضه غفر لَهُ ورحمه-رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان بندے کو اس کے جسم کے بارے میں آزمائش کا شکار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے سے فرماتا ہے: تم اس کا وہ نیک عمل نوٹ کرتے رہو جو وہ پہلے کیا کرتا تھا اگر اللہ تعالیٰ اسے شفا دیدے گا تو اسے دھودے گا اور پاک وصاف کردے گا اور اگر اس کی روح قبض کرلے گا تو اس کی مغفرت کردے گا اور اس پر رحم کرے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5193 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يمرض مَرضا اِلَّا اَمر اللّٰه حافظه اَن مَا عمل من سَيِّئَة فَلَا يَكْتُبهَا وَمَا عمل من حَسَنَة اَن يَكْتُبهَا عشر حَسَنَات وَاَن يكْتب لَهُ من الْعَمَل الصَّالح كَمَا كَانَ يعْمل وَهُوَ صَحِيح وَاِن لم يعْمل-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب بھی کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتے کو یہ کہتا ہے: یہ بندہ پہلے جو برائی کیا کرتا تھا وہ اسے نوٹ نہ کرے اور جو اچھائی کیا کرتا تھا اس کو دس گنا کرکے نوٹ کرے اور جو وہ نیک عمل پہلے کیا کرتا تھا اس کی مانند اس کے لئے نیک عمل نوٹ کرے جب وہ تندرست ہوتا تھا اگرچہ (بیماری کے دوران) اس نے وہ نیک عمل نہ کیا ہو"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5194 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجب لِلْمُؤْمِنِ وجزعه من السقم وَلَوْ كَانَ يعلم مَا لَهُ من السقم اَحَبَّ اَن يكون سقيما الدَّهْر ثُمَّ اِن رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رفع رَاسه اِلَى السَّمَاء فَضَحِكَ فَقيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِم رفعت رَاسك اِلَى السَّمَاء فَضَحكت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجبت من ملكَيْنِ كَانَا يلتمسان عبدا فِيْ مصلى كَانَ يُصَلِّي فِيْهِ فَلَمْ يجداه فَرَجَعَا فَقَالَا يَا رَبنَا عَبدك فلَان كُنَّا نكتب لَهُ فِيْ يَوْمه وَلَيْلَته عمله الَّذِيْ كَانَ يعْمل فوجدناه حَبسته فِيْ حبالك قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالَى اكتبوا لعبدي عمله الَّذِيْ كَانَ يعْمل فِيْ يَوْمه وَلَيْلَته وَلَا تنقصوا مِنْهُ شَيْئًا وَعلي اجره مَا حبسته وَله اجر مَا كَانَ يعْمل-رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مومن بندے اور بیماری کی وجہ سے اس کے آہ وزاری کرنے پر حیرت ہوتی ہے اور اگر اسے پتہ چل جائے کہ اس بیماری

کا اسے کیا اجر و ثواب ملے گا' تو وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ ہمیشہ بیمار رہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور ہنس پڑے' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ آسمان کی طرف سر اٹھا کر ہنسے کیوں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے دو فرشتوں پر حیرت ہوئی' وہ اس کو اس کی جائے نماز پر تلاش کر رہے تھے' جہاں وہ بندہ نماز ادا کیا کرتا تھا' ان دونوں کو وہ بندہ نہیں ملا' تو وہ دونوں واپس گئے' تو ان دونوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار! تیرے فلاں بندے کے لئے' ہم اس کے دن اور رات کا مخصوص عمل نوٹ کیا کرتے تھے' جو عمل وہ کیا کرتا تھا' اب ہم نے اس بندے کو پایا ہے کہ تو نے اسے اپنی رسی میں جکڑ دیا ہے۔ (یعنی بیماری کا شکار کر دیا ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم لوگ میرے بندے کے لئے وہی عمل نوٹ کرو' جو پہلے دن اور رات میں کیا کرتا تھا' اور تم اس میں سے کوئی کمی نہ کرنا' اس کا اجر میرے ذمہ ہوگا' ایسا اس وقت تک ہوگا' جب تک میں نے اسے پابند کیا ہوا ہے' اور اسے اس چیز کا اجر ملے گا' جو وہ پہلے عمل کیا کرتا تھا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام بزار نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

5195 - وَعَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ اَنَّهٗ رَاحَ اِلٰی مَسْجِد دمشق وهجر الرواح فلقی شَدَّادَ بن اَوْس والصنابحی مَعَه فَقُلْتُ اَیْنَ تریدان یرحمکما اللّٰهُ تَعَالٰی فَقَالَا نُرِید هٰهُنَا اِلٰی اَخ لنا من مُضر نعوده فَانْطَلَقْت مَعَهُمَا حَتّٰی دخلا علی ذٰلِكَ الرجل فَقَالَا لَهٗ کَیفَ اَصبحت فَقَالَ اَصبحت بِنِعْمَة فَقَالَ شَدَّاد ابشر بکفارات السَّیِّـئَات وَحط الْخَطَایَا فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اللّٰه یَقُوْلُ اِذا ابْتلیت عبدا من عِبَادِیْ مُؤْمِنا فحمدنی علی مَا ابتلیته فاجروا لَهٗ کَمَا کُنْتُم تجرون لَهٗ وَهُوَ صَحِیح

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِیْق اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش عَن رَاشد الصَّنْعَانِیّ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر والأوسط وَله شَوَاهِد کَثِیْرَة

❀❀ ابواشعث صنعانی بیان کرتے ہیں: وہ دمشق کی مسجد کی طرف گئے اور جلدی چلے گئے' تو ان کی ملاقات حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی' جن کے ساتھ صنابحی بھی تھے' میں نے دریافت کیا: آپ دونوں حضرات کہاں جا رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ دونوں پر رحم کرے! تو ان دونوں نے جواب دیا: ہم یہاں اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہے ہیں' جس کا تعلق مضر قبیلے سے ہے' ہم اس کی عیادت کرنے جا رہے ہیں' راوی کہتے ہیں: تو میں بھی ان حضرات کے ساتھ چلا گیا' یہاں تک کہ یہ دونوں صاحبان اس شخص کے پاس پہنچے' ان دونوں نے اس سے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا: میں ٹھیک ہوں' تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم گناہوں کے مٹائے جانے اور کفارے اور خطاؤں کے مٹائے جانے کی خوشخبری حاصل کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزمائش کا شکار کرتا ہوں اور میں نے اسے جس آزمائش کا شکار کیا ہوا اس پر وہ میری حمد بیان کر دے' تو تم اس کے لئے وہی چیز نوٹ کرو' جو تم پہلے اس کے لئے نوٹ کیا کرتے تھے' جبکہ وہ تندرست تھا (یعنی وہ تندرستی کے زمانے میں جو نیک عمل کرتا تھا' اس کا اجر و ثواب نوٹ کرو)''۔

یہ روایت امام احمد نے اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے' راشد صنعانی سے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

5196 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِی الْمُؤْمِنَ فَلَمْ يَشْكُنِیْ اِلٰی عُوَّادِهٖ اَطْلَقْتُهٗ مِنْ اِسَارِیْ ثُمَّ اَبْدَلْتُهٗ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهٖ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهٖ ثُمَّ يَسْتَاْنِفُ الْعَمَلَ-رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں' اور وہ مزاج پرسی کے لئے آنے والوں کے سامنے میری شکایت نہیں کرتا' تو پھر میں اسے اپنی بندش سے آزاد کر دیتا ہوں' اور اس کے پہلے گوشت سے زیادہ بہتر گوشت اور پہلے خون سے زیادہ بہتر خون اسے عطا کرتا ہوں' اور پھر وہ نئے سرے سے عمل شروع کرتا ہے' (یعنی اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے)''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5197 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَمْرَضُ مُؤْمِنٌ وَلَا مُؤْمِنَةٌ وَلَا مُسْلِمٌ وَلَا مُسْلِمَةٌ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ خَطِيْئَتَهٗ-وَفِیْ رِوَايَةٍ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ-رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَاَبُوْ يَعْلٰی وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِذٰلِكَ خَطَايَاهُ كَمَا تَنْحَطُّ الْوَرَقَةُ عَنِ الشَّجَرَةِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی مومن مرد یا مومن عورت' یا مسلمان مرد یا مسلمان عورت بیمار ہوتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ان کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اُس کی خطاؤں کو اُس سے الگ کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' نقل کی ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''البتہ اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔

5198 - وَعَنْ اَسَدِ بْنِ كُرْزٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَرِيْضُ تَحَاتُّ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ-رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ فِیْ زَوَائِدِهٖ وَابْنُ اَبِی الدُّنْيَا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بیمار کی خطائیں یوں جھڑ جاتی ہیں' جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے' ابن ابودنیا نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

5199 - وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ وَهِیَ عَمَّةُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضَةٌ فَقَالَ يَا اُمَّ الْعَلَاءِ اَبْشِرِیْ فَاِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهٖ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالْفِضَّةِ-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

سیدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا جو حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں اور بیعت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں وہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں اس وقت بیمار تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام العلاء! تم خوشخبری حاصل کرو! کیونکہ مسلمان کی بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے اور چاندی کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5200 - وَعَنْ عَامر الرام أخي الْخضر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ دَاوُد قَالَ النُّفَيْلِيّ هُوَ الْحضر وَلٰكِن كَذَا قَالَ قَالَ اِنِّيْ لببلادنا اِذْ رفعت لنا رايات والوية فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْته وَهُوَ تَحت شَجَرَة قد بسط لَهُ كسَاء وَهُوَ جَالس عَلَيْهِ وَقد اجْتمع اِلَيْهِ اَصْحَابه فَجَلَست اِلَيْهِ فَذكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأسقام فَقَالَ اِن الْمُؤْمِن اِذا اَصَابَهُ السقم ثُمَّ اَعْفَاهُ اللّٰه مِنْهُ كَانَ كَفَّارَة لما مضى من ذنُوبه وموعظة لَهُ فِيمَا يسْتَقْبل وَاِن الْمُنَافِق اِذا مرض ثُمَّ اعفي كَانَ كالبعير عقله اَهله ثُمَّ اَرْسلُوهُ فَلَمْ يدر لم عقلوه وَلَمْ يدر لم اَرْسلُوهُ فَقَالَ رجل مِمَّن حوله يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الأسقام وَاللّٰه مَا مَرضت قطّ قَالَ قُم عَنَّا فلست منا -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَفِيْ اِسْنَاده راو لم يسم

عامر الرام جو خضر کے بھائی ہیں امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: نفیلی فرماتے ہیں: وہ خود خضر ہیں (یعنی ان کا نام ہی خضر ہے) لیکن انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علاقوں میں جب جھنڈے اور چھوٹے جھنڈے اٹھائے گئے (یعنی کوئی لشکر سامنے آیا) تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ اللہ کے رسول ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چادر بچھائی گئی تھی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اکٹھے ہوئے تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"مومن بندے کو جب کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے اور پھر جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس بیماری سے عافیت عطا کرتا ہے تو یہ چیز گزشتہ گناہوں کے حوالے سے اس بندے کے لئے کفارہ بن جاتی ہے اور آئندہ کے حوالے سے اس کے لئے نصیحت کا باعث بن جاتی ہے اور منافق شخص جب بیمار ہوتا ہے اور پھر جب ٹھیک ہوتا ہے تو اس کی مثال اونٹ کی مانند ہے جس کے اہل خانہ اسے باندھ دیتے ہیں اور پھر اسے چھوڑ دیتے ہیں اُسے یہ سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے اسے باندھا کیوں تھا؟ اور یہ بھی سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے اسے چھوڑا کیوں ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد کے موجود افراد میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! بیماری کیا ہوتی ہے؟ اللہ کی قسم! میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہمارے پاس سے اُٹھ جاؤ! کیونکہ تم ہم میں سے نہیں ہو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ہے جس کا نام بیان نہیں ہوا ہے۔

5201 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت من يعْمل سوء ا يجز بِهِ (النِّسَاء) فَقَالَ اِنَّا لنجرى بِكُل مَا عَملنَا هلكنا اِذا فَبلغ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ يجزى بِهِ فِي الدُّنْيَا من مُصِيبَة

فِيْ جسده مِمَّا يُؤْذِيه - رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جو شخص برا کام کرے گا' اُسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (یا کسی شخص نے کہا:) ہم نے جو بھی عمل کیا ہے' اگر ہمیں اس سب کا بدلہ دیا جائے گا' پھر تو ہم ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! آدمی کو دنیا میں اس کا بدلہ دیا جائے گا' جو جسم میں لاحق ہونے والی مصیبت کی شکل میں ہوگا' جو اسے اذیت پہنچائے گی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5202 - وَعَنْ اَبِىْ بكر الصّديق رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ الصّلاح بعد هٰذِهِ الْاٰيَة لَيْسَ بأمانيكم وَلَا أماني اَهْلِ الْكتاب من يعْمل سوءا يجز بِهِ (النساء) الْاٰيَة وكل شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ جزينا بِهِ فَقَالَ غفر اللّٰه لَك يَا اَبَا بكر اَلَسْت تمرض اَلَسْت تحزن اَلَسْت يصيبك اللأواء قَالَ فَقُلْتُ بلَى قَالَ هُوَ مَا تُجْزَوْنَ بِهِ - رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اَيْضا

واللأواء بِهَمْزَة سَاكِنة بعد اللَّام وهمزة فِيْ آخِره ممدودة هِيَ شدَّة الضّيق

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس آیت کے بعد کیسے ٹھیک رہا جاسکتا ہے؟

''یہ نہ تو تمہاری آرزوؤں کے مطابق ہوگا' اور نہ ہی اہل کتاب کی آرزوؤں کے مطابق ہوگا' جو شخص برائی کرے گا' اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''۔

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی:) ہر وہ کام جو ہم نے کیا ہے' ہمیں اس کا بدلہ دیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے' کیا تم بیمار نہیں ہوتے ہو؟ کیا تم غمگین نہیں ہوتے ہو؟ کیا تمہیں سختی لاحق نہیں ہوتی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وہ چیز ہے' جس کا تمہیں بدلہ دیا جائے گا (یا یہی وہ چیز ہے' جو تمہیں بدلے کے طور پر دی جائے گی)۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''اللاواء'' اس سے مراد سختی اور تنگی ہے۔

5203 - وَعَن اُمَيْمَة اَنَّهَا سَاَلت عَائِشَة عَن هٰذِهِ الْاٰيَة وَإِن تبدوا مَا فِيْ اَنفسكُم اَوْ تُخْفُوهُ (البقرة) الْاٰيَة وَمَنْ يعْمل سوءا يجز بِهِ فَقَالَت عَائِشَة مَا سَاَلَنِي اَحْد مُنْذُ سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَة هٰذِهِ مبايعة اللّٰه العَبْد بِمَا يُصِيبهُ من الْحمى والنكبة والشوكة حَتَّى البضاعة يَضَعهَا فِيْ كمه فيفقدها فيفزع لَهَا فيجدها فِيْ ضبنه حَتَّى اِن الْمُؤْمِن ليخرج من ذنُوبه كَمَا يخرج الذَّهَب الْاَحْمَر من الْكِير - رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا من رِوَايَةِ عَلَيّ بن يزِيْد عَنهُ

الضبن بضاد مُعْجمَة مَكْسُورَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة سَاكِنة ثُمَّ نون هُوَ مَا بَيْنَ الْإِبِط والكشح وَقد أصبت

الشَّيْءِ إِذَا جعلته فِيْ ضبنك فأمسكته

❀❀ اُمیمہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''جو تمہارے من میں ہے اُسے تم ظاہر کرو یا اُسے تم پوشیدہ رکھو''۔

(اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''جو شخص برا کام کرے گا' اُسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا ہے' اس کے بعد سے لے کر اب تک اس کے بارے میں مجھ سے کسی نے سوال نہیں کیا (جب میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا: اے عائشہ! یہ اللہ تعالیٰ کا بندے کے ساتھ وہ معاملہ ہے' جو وہ بندے کو بخار میں' تکلیف میں' یا کانٹا لگنے کی شکل میں مبتلا کر دیتا ہے' یہاں تک کہ وہ چیز جسے آدمی آستین (یا جیب) میں رکھتا ہے' اور پھر اسے گمشدہ پاتا ہے' تو وہ پریشان ہو جاتا ہے' تو اس کی پریشانی (کا بھی اسے اجر ملے گا' اگرچہ) بعد میں' وہ اسے اپنی بغل میں پالے' یہاں تک کہ (پریشانیوں کا سامنا کرتے ہوئے) مومن اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جس طرح بھٹی میں سے سرخ سونا نکلتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے علی بن یزید کے حوالے سے' امیمہ نامی خاتون سے نقل کی ہے۔

لفظ ''الضبن'' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو بغل اور پہلو کے درمیان ہو' لفظ ''اضبنت الشئ'' کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ نے اسے اپنی بغل میں رکھ کے سنبھال لیا ہو۔

5204 - وَعَنْ عَطَاءِ بن يسار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مرض العَبْد بعث اللّٰه إِلَيْهِ ملكَيْنِ فَقَالَ انْظُرُوا مَا يَقُوْلُ لعواده فَإِن هُوَ إِذَا جاؤوه حمد اللّٰه وَأثنى عَلَيْهِ رفعا ذَٰلِكَ إِلَى اللّٰه وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُوْلُ لعبدي عَلَيّ إِن توفيته اَن أدخلهُ الْجَنَّةَ وَإِن اَنا شفيته اَن أبدله لَحْمًا خيرا من لَحْمه ودما خيرا من دَمه وَاَن أكفر عَنهُ سيئاته

رَوَاهُ مَالك مُرْسلا وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَعِنْده فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ إِن لعبدي هٰذَا عَلَيّ إِن اَنا توفيته أدخلته الْجَنَّةَ وَإِن اَنا رفعته اَن أبدله لَحْمًا خيرا من لَحْمه ودما خيرا من دَمه وأغفر لَهُ

❀❀ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب بندہ بیمار ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے' اور فرماتا ہے: تم اس بات کا جائزہ لو کہ یہ اپنے عیادت کے لئے آنے والوں سے کیا کہتا ہے' جب وہ لوگ اس کے پاس آتے ہیں' تو اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتا ہے' تو وہ فرشتے اس حمد کو لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جاتے ہیں' حالانکہ وہ زیادہ علم رکھتا ہے' وہ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے میرے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اگر میں نے اسے موت دے دی' تو اسے جنت میں داخل کروں گا' اور اگر میں نے اسے شفا دے دی' تو اسے اس کے پہلے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے پہلے خون سے بہتر خون عطا کروں گا' اور میں اس کے گناہوں کو ختم کر دوں گا''۔

یہ روایت امام مالک نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ اگر میں نے اسے موت دی' تو میں اسے جنت میں

داخل کروں گا' اور اگر میں نے اُٹھالیا (یعنی تندرستی عطا کر دی) تو اسے اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے خون سے بہتر خون عطا کروں گا' اور اس کی مغفرت کر دوں گا''۔

5205 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فمسسته فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ توعك وعكا شَدِيْدًا فَقَالَ اجل اِنِّيْ اوعك كَمَا يوعك رجلان مِنْكُمْ قلت ذٰلِكَ بِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اجل مَا من مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ اَذًى من مرض فَمَا سواهُ اِلَّا حط اللّٰهُ بِهٖ سيئاته كَمَا تحط الشَّجَرَة وَرَقهَا - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ ﷺ کو چھوا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں مجھے اس طرح بخار ہوتا ہے' جس طرح تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے' میں نے عرض کی: اس کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ آپ کو دگنا اجر ملے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جس بھی مسلمان کو بیماری کے حوالے سے' یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح درخت پتے جھاڑ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5206 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من الْمُسلمين قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت هٰذِهِ الْاَمْرَاض الَّتِيْ تصيبنا مَا لنا بهَا قَالَ كَفَّارَات قَالَ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِن قلت قَالَ وَاِن شَوْكَة فَمَا فَوْقهَا فَدَعَا على نَفسه اَن لَا يُفَارقهُ الوعك حَتّٰى يَمُوْت وَاَن لَا يشْغلهُ عَن حج وَلَا عمْرَة وَلَا جِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَلَا صَلَاة مَكْتُوْبَة فِيْ جمَاعَة قَالَ فَمَا مس اِنْسَان جسده اِلَّا وجد حرهَا حَتّٰى مَاتَ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه الوعك الْحمى

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ان بیماریوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ہمیں جو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں ان کا ہمیں کیا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کفارہ ہوں گی' میرے والد نے عرض کی: یارسول اللہ! خواہ یہ تھوڑی ہی ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خواہ کانٹا لگنا یا اس سے بھی چھوٹی کوئی چیز ہو' تو میرے والد نے اپنے بارے میں یہ دعا کی: کہ مرتے دم تک انہیں ہمیشہ بخار رہے' لیکن وہ بخار انہیں حج یا عمرے' یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے' یا باجماعت فرض نماز ادا کرنے سے نہ روکے' تو جو بھی شخص ان کو چھوتا تھا' اسے گرمی محسوس ہوتی تھی (یعنی ان کا جسم بخار زدہ لگتا تھا) یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ابودنیا' امام ابویعلیٰ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''الوعک'' سے مراد بخار ہے۔

5207 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الصداع والمليلة لَا تزَال بِالْمُؤْمِنِ وَاِن ذَنبه مثل اُحد فَمَا تدعه وَعَلَيْهِ من ذٰلِكَ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سردرد اور ہڈیوں کا بخار ہمیشہ مومن کے ساتھ رہتے ہیں اور اس مومن کے گناہ اُحد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں اور یہ (بیماریاں) مومن کو جب چھوڑتی ہیں تو اس وقت اس پر ان میں سے رائی کے دانے کے وزن جتنا (گناہ) رہ گیا ہوتا ہے''۔

5208 - وَفِیْ رِوَایَةٍ مَا یَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمِ بِهِ الملیلة والصداع وَاِن عَلَیْهِ من الْخَطَایَا لأعظم من اَحَد حَتّٰی تترکه مَا عَلَیْهِ من الْخَطَایَا مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ وَفِیْه ابْن لَهِیعَة وَسَهل بن معَاذ الملیلة بِفَتْح الْمِیم بعدهَا لَام مَکْسُوْرَة هِیَ الْحمی تکون فِی الْعظم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مومن بندے کو مسلسل ہڈیوں کا بخار اور سردرد لاحق رہتے ہیں اور اس بندے کے گناہ اُحد پہاڑ سے زیادہ ہوتے ہیں یہاں تک کہ یہ بیماریاں اُس کو ایسی حالت میں چھوڑتی ہیں کہ اس پر گناہوں میں سے رائی کے دانے کے وزن جتنے (گناہ) باقی رہ گئے ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اُسے طبرانی نے بھی نقل کیا ہے اس کی سند میں ابن لہیعہ اور سہل بن معاذ نامی راوی شامل ہیں۔

''الملیلۃ'' اس سے مراد وہ بخار ہے جو ہڈیوں میں ہوتا ہے۔

5209 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تزَال الملیلة والصداع بِالْعَبدِ وَالْأمة وَاِن عَلَیْهِمَا من الْخَطَایَا مثل اَحَد فَمَا تدعهما وَعَلَیْهِمَا مِثْقَال خردلة

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہڈیوں کا بخار اور سردرد مسلسل کسی بندے یا کنیز کے ساتھ رہتے ہیں اور ان دونوں (یعنی بندے اور کنیز) پر احد پہاڑ کی مانند گناہ ہوتے ہیں اور یہ دونوں جب اُسے چھوڑتے ہیں تو ان دونوں (یعنی بندے اور کنیز) پر رائی کے وزن جتنے (گناہ رہ گئے ہوتے ہیں)''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5210 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صدع رَأسه فِیْ سَبِیْل اللّٰه فاحتسب غفر لَهُ مَا کَانَ قبل ذٰلِكَ من ذَنْب رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو اللہ کی راہ میں سر میں درد ہوتا ہے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو اس شخص کے اس سے پہلے کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5211 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صداع

الْمُؤْمِنِ وشوكة يشاكها اَوْ شَيْءٍ يُؤْذِيه يرفعهُ اللّٰهُ بهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَرَجَة وَيكفر عَنهُ بهَا ذنُوبه
رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَرُوَاتُه ثِقَات

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کا سر کا درد یا اُسے جو کانٹا لگتا ہے' یا جو چیز اسے تکلیف پہنچاتی ہے' تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے درجہ میں اضافہ کرے گا' اور اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو اس سے ختم کردے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5212 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه ليبتلي عَبده بالسقم حَتّٰى يكفر ذٰلِكَ عَنهُ كل ذَنب- رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماری کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے' یہاں تک کہ اس بندے کے ہر گناہ کو ختم کردیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5213 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرب سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا اخرج اَحَدًا من الدُّنْيَا اُرِيد اغفر لَهُ حَتّٰى استوفي كل خَطِيئَة فِي عُنُقه بسقم فِي بدنه واقتار فِي رزقه- ذكره رزين وَلَمْ اره

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ میں کسی بھی ایسے بندے کو دنیا سے نہیں نکالوں گا' جس کے بارے میں' میں یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ میں اس کی مغفرت کردوں' جب تک اس کے جسم میں بیماری اور اس کے رزق میں تنگی کے حوالے سے اُس کی گردن میں موجود ہر گناہ کو ختم نہیں کردیتا''۔

یہ روایت رزین نے ذکر کی ہے' میں نے اس کو نہیں دیکھا ہے۔

5214 - وَعَن يحيى بن سعيد اَن رجلا جَاءَهُ الْمَوْت فِي زمن رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رجل هَنِيئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يبتل بِمَرَض فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيحك مَا يدْريك لَو اَن اللّٰه ابتلاه بِمَرَض يكفر عَنهُ من سيئاته- رَوَاهُ مَالك عَنهُ مُرْسلا

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' ایک شخص کو موت آگئی' تو ایک اور شخص نے کہا: اس کے لئے مبارکباد ہے' یہ کسی بیماری میں مبتلا ہوئے بغیر فوت ہوگیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تمہیں کیا پتہ؟ اگر اللہ تعالیٰ اسے کسی بیماری میں مبتلا کردیتا' تو (اللہ تعالیٰ نے اس بیماری کی وجہ سے) اس کے گناہوں کو اس سے ختم کردینا تھا''۔

یہ روایت امام مالک نے ان سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5215 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاھِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد یصرع صرعة من مرض اِلَّا بعثه اللّٰه مِنهَا طَاهِرا

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی بندہ کسی بیماری کے ہاتھوں پچھاڑا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بیماری سے اُسے پاک وصاف کر کے اٹھاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5216 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دخل علی اُم السَّائِب اَوْ اُم الْمسیب فَقَالَ مَا لَكِ تزفزفین قَالَت الْحمی لَا بَارك اللّٰه فِیهَا فَقَالَ لَا تسبی الْحمی فَإِنَّهَا تذْهب خَطَایَا بنی آدم کَمَا یذهب الْکِیر خبث الْحَدِید-رَوَاهُ مُسْلِم

تزفزفین رُوِیَ براء ین وبزاء ین ومعناهما مُتَقَارب وَهُوَ الرعدة الَّتِیْ تحصل للمحموم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سائب رضی اللہ عنہا' یا شاید سیدہ ام مسیب رضی اللہ عنہا (یہ شک راوی کو ہے) کے ہاں تشریف لے گئے' آپ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے تم کیوں کپکپا رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی: بخار کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ رکھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بخار کو برا نہ کہو' کیونکہ یہ انسانوں کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح بھٹی لوہے کے میل (یا زنگ) کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''تزفزفین'' اس کا مطلب' وہ کپکپی ہے' جو بخار کے شکار شخص پر طاری ہوتی ہے۔

5217 - وَعَنْ اُم الْعَلَاء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت عادنی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِیضَة فَقَالَ اَبْشِرِی یَا اُم الْعَلَاء فَإِن مرض الْمُسْلِم یذهب اللّٰه بِهِ خطایاه کَمَا تذْهب النَّار خبث الْفضة-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

سیدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی' میں بیمار تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام العلاء! تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ مسلمان کی بیماری کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح آگ چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5218 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا

5216-صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب' باب ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض - حدیث:4778'صحیح ابن حبان - کتاب الجنائز وما یتعلق بها مقدما أو مؤخرا' باب ما جاء فی الصبر وثواب الأمراض والأعراض - ذکر کراهیة سب ألم الحمی لذهاب خطایاه بها' حدیث: 2990'مسند أبی یعلی الموصلی - مسند جابر' حدیث: 2027'السنن الکبری للبیهقی - کتاب الجنائز' باب المریض لا یسب الحمی - حدیث:6178'شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فیما یقول العاطس فی جواب التشمیت - فصل فی ذکر ما فی الأوجاع والأمراض والمصیبات من الکفارات' حدیث:9466

مثل المؤمن حين يصيبه الوعك والحمى كحديدة تدخل النار فيذهب خبثها ويبقى طيبها
رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن بندے کو جب بخار یا تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اس کی مثال لوہے کی طرح ہے جسے آگ میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کی خراب چیز ختم ہو جاتی ہے اور ٹھیک چیز باقی رہ جاتی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5219 - وَعَنْ فَاطِمَةَ الْخُزَاعِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ عَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ وَهِيَ وَجِعَةٌ فَقَالَ لَهَا كَيْفَ تَجِدِيْنَكِ فَقَالَتْ بِخَيْرٍ اِلَّا اَنَّ اُمَّ مِلْدَمٍ قَدْ بَرَّحَتْ بِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرِيْ فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَبَثَ ابْنِ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهُ رُوَاةُ الصَّحِيْحِ

سیدہ فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کی عیادت کے لئے تشریف لائے وہ خاتون بیمار تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے دریافت کیا: تم کیسا محسوس کر رہی ہو؟ اس نے عرض کی: ٹھیک ہوں لیکن ام ملدم (یعنی بخار) نے مجھے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صبر سے کام لو! کیونکہ یہ انسان کی خرابی کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی خرابی (یعنی زنگ) کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5220 - وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُكَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَايَاهُ كُلَّهَا بِحُمَّى لَيْلَةٍ
رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ حَوْشَبٍ عَنْهُ وَقَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا مِنْ جَيِّدِ الْحَدِيْثِ

حسن بصری نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''ایک رات کے بخار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مومن کے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ابن مبارک کی ابن عمر صنعانی کے حوالے سے حوشب کے حوالے سے ان (یعنی حسن بصری) سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: یہ ایک عمدہ حدیث ہے۔

5221 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوْا يَرْجُوْنَ فِيْ حُمَّى لَيْلَةٍ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى مِنَ الذُّنُوْبِ
رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا اَيْضًا وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں:

''پہلے لوگ یہ توقع رکھتے تھے کہ ایک رات کا بخار گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5222 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وُعِكَ لَيْلَةً فَصَبَرَ

وَرَضى بهَا عَن اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه -رَوَاهُ ابن اَبِىْ الدُّنيَا فِيْ كتاب الرِّضَا وَغَيْرِه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک رات بخار میں مبتلا رہے اور صبر سے کام لے اور اس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے راضی رہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کے گناہوں سے نکال کے اُسے یوں کر دیتا ہے جیسے وہ اُس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الرضا'' میں اور دیگر جگہ پر نقل کی ہے۔

5223 - وَعَن جَابِر رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اسْتَاذَنت الْحمى على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ هٰذِهِ قَالَت ام ملدم فَامر بهَا اِلٰى اَهْل قباء فلقوا مِنْهَا مَا يعلم اللّٰه فَاتَوهُ فشكوا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا شِئْتُمْ اِن شِئْتُمْ دَعَوْت اللّٰه فكشفها عَنكُمْ وَاِن شِئْتُمْ اَن تكون لكم طهُورا قَالُوْا اوتفعل قَالَ نعم قَالُوْا فدعها

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِنَحْوِهِ من حَدِيْث سلمَان وَقَالَ فِيْهِ: فشكوا الْحمى اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شِئْتُمْ اِن شِئْتُمْ دَعَوْت اللّٰه فَدَفعهَا عَنكُمْ وَاِن شِئْتُمْ تَركتموهَا واسقطت بَقِيَّة ذنوبكم قَالُوْا فدعها يَا رَسُوْل اللّٰهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بخار نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: ام ملدم (یعنی بخار) نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اہل قباء کی طرف چلا جائے تو جو چیز اللہ کے علم میں تھی اس کے مطابق اس بخار نے ان لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ان لوگوں نے اس کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں وہ اس کو تم سے دور کر دے گا اور اگر تم چاہو تو یہ تمہارے لئے طہارت کے حصول کا باعث ہوگا ان لوگوں نے عرض کی: کیا آپ ایسا کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تو ان لوگوں نے عرض کی: پھر آپ اسے رہنے دیں (یعنی یہ ہمارے لئے پاکیزگی کے حصول کا باعث بن جائے)۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام ابویعلیٰ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے اس کی مانند حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں:

''ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بخار کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں وہ اس کو تم سے دور کر دے گا اور اگر تم چاہو تو تم اسے رہنے دو یہ تمہارے باقی رہنے والے گناہوں کو ختم کر دے گا تو ان لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اسے رہنے دیں''۔

5224 - وَعَن مُحَمَّد بن معَاذ بن اَبِيّ بن كَعْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ انه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا جَزَاء الْحمى قَالَ تجْرِي الْحَسَنَات على صَاحبهَا مَا اختلج عَلَيْهِ قدم اَوْ ضرب عَلَيْهِ عرق

قَالَ اَبِيّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسَالك حمى لَا تمنعنى خُرُوْجًا فِيْ سَبِيْلك وَلَا خُرُوْجًا اِلٰى بَيْتك وَلَا مَسْجِد نبيك

قَالَ فَلَمْ يمس اَبِيّ قطّ اِلَّا وَبِه حمى -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ الْكَبِيْر والْاَوْسَط وَسَنَده لَا بَاس بِهِ

مُحَمَّد وَاَبوهُ ذكرهمَا ابْن حبَان فِي الثِّقَات وَتقدم حَدِيْث اَبِيْ سعيد بِقِصَّة اَبِيْ اَيْضا

❀❀ محمد بن معاذ بن اُبی بن کعب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بخار کی جزا کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جب تک بخار زدہ شخص کے پاؤں لڑکھڑاتے رہتے ہیں یا رگ جوش مارتی رہتی ہے اس وقت تک اس کے لئے نیکیاں جاری رہتی ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! میں تجھ سے ایسے بخار کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری راہ میں (جہاد کے لئے) نکلنے اور تیرے گھر (یعنی خانہ کعبہ) کی طرف جانے اور تیرے نبی کی مسجد کی طرف جانے سے نہ روکے راوی کہتے ہیں: تو جب بھی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو چھوا جاتا تھا تو انہیں بخار ہوتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد بن معاذ نامی راوی اور ان کے والد کا تذکرہ امام ابن حبان نے کتاب "الثقات" میں کیا ہے اس سے پہلے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں بھی حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کا واقعہ گزر چکا ہے۔

5225 - وَعَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحمى من فيح جَهَنَّم وَهِي نصيب الْمُؤْمِن مِنَ النَّار - رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة شهر بن حَوْشَب عَنهُ

❀❀ حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے اور یہ جہنم میں سے مومن کا حصہ ہے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے شہر بن حوشب کی حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

5226 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحمى كير من جَهَنَّم فَمَا اصَاب الْمُؤْمِن مِنْهَا كَانَ حَظه من جَهَنَّم - رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے اس میں سے جو چیز مومن کو لاحق ہوتی ہے تو وہ جہنم میں سے اُس (مومن کا) حصہ ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

5227 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحمى حَظّ كل مُؤمن مِنَ النَّار رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"بخار جہنم میں سے ہر مومن کا حصہ ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل

5228 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفْظُه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَخَذْتُ كَرِيمَتَي عَبْدِي فِي الدُّنْيَا لم يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِي اِلَّا الْجَنَّة

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (یعنی دونوں آنکھوں) کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں' اور وہ صبر سے کام لیتا ہے' تو میں اسے ان دونوں کے عوض میں جنت دوں گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اُس کی دونوں آنکھیں تھیں۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' ان دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں دنیا میں اپنے بندے کی دو بہترین چیزوں (یعنی آنکھوں) کو لے لیتا ہوں' تو میرے نزدیک اس کی جزاء جنت کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے''۔

5229 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ

اُن کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس کی دو محبوب چیزوں (یعنی آنکھوں کی بینائی) کو میں رخصت کردوں' اور وہ صبر سے کام لے' اور ثواب کی امید رکھے تو میں اس کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوں گا''۔

5230 - وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بن سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَن ربه تبَارك وَتَعَالَى اَنه قَالَ اِذَا سلبت من عَبْدِي كريمتيه وَهُوَ بهما ضنين لم اَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دون الْجَنَّة اِذَا هُوَ حمدني عَلَيْهِمَا - رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب میں اپنے کسی بندے کی دو پسندیدہ چیزوں (یعنی دونوں آنکھوں کی بینائی) کو سلب کرلوں' اور وہ ان کے حصول کی خواہش رکھتا ہو تو میں اس بندے کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوؤں گا' جبکہ وہ ان دونوں کے (سلب ہوجانے پر) میری حمد بیان کرے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5231 - وَعَنْ عَائِشَة بنت قدامَة قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِيزٌ على اللّٰه اَن يَاْخُذ كَرِيمَتي مُؤْمِن ثُمَّ يدْخلهُ النَّار - قَالَ يُونُس يَعْنِي عَيْنَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمَن بن عُثْمَان الْحَاطِبِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس بات سے بلند و برتر ہے کہ وہ کسی مومن کی دو پسندیدہ چیزیں واپس لے اور پھر اُسے جہنم میں داخل کرے''

یونس نامی راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مراد اُس کی دونوں آنکھیں (یعنی ان کی بینائی) تھی۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے عبدالرحمٰن بن عثمان حاطبی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5232 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يذهب الله بحبيبتي عبد فيصبر ويحتسب اِلَّا ادخلهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ-رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی دو محبوب چیزوں کو رخصت کر دیتا ہے اور وہ بندہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو جنت میں داخل کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5233 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اِذا أخذت كَرِيمَتي عَبدِي فَصَبر واحتسب لم أرْض لَهُ ثَوابًا دون الْجنَّة-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَمن طَرِيْقه ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کی دو محبوب چیزوں کو لے لیتا ہوں اور وہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو میں اس کے لئے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہیں ہوؤں گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اسی سند کے حوالے سے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5234 - وَعَن زيد بن اَرْقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ابْتُلِيَ عبد بعد ذهَاب دينه بأشد من ذهَاب بَصَره وَمَنْ ابْتُلِيَ ببصره فَصَبر حَتّٰى يلقى اللّٰه لَقِي اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى وَلَا حِسَاب عَلَيْهِ-رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِيّ

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دین کی رخصتی کے بعد کسی بھی بندے کو ایسی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا گیا' جو بینائی کی رخصتی سے زیادہ سخت ہو' جس شخص کو بینائی کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے' اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک صبر سے کام لے' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے ذمہ کوئی حساب نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5233-صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' باب ما جاء في الصبر وثواب الأمراض والأعراض - ذكر الإخبار عما يجب الله جل وعلا لمن ذهبت كريمتاه' حديث:2982'مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث:2309'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - سعيد بن جبير' حديث:12239

5235 - وَعَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لن يبتلى عبد بشيء اشد عَلَيْهِ من الشرك بِاللّٰهِ وَلن يبتلى عبد بشيء بعد الشرك بِاللّٰهِ اشد عَلَيْهِ من ذهاب بَصَره وَلن يبتلى عبد بذهاب بَصَره فيصبر اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ - رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَة جَابر أَيْضا

حضرت بریدہ ڈاٹنڈ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کو کسی بھی ایسی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا گیا' جو اس کے لیےکسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے سے زیادہ سخت ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے بعد بندے کو ایسی کسی بھی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا گیا' جو اس پر بینائی کی رخصتی سے زیادہ سخت ہو اور جس بھی بندے کو بینائی کی رخصتی کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے' اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے جابر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5236 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اذهب اللّٰه بَصَره فَصَبر واحتسب كَانَ حَقًّا على اللّٰه وَاجِبا اَن لَا ترى عَيناهُ النَّار - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط

حضرت عبداللہ بن عمر ڈاٹنڈ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ جس شخص کی بینائی کو رخصت کر دے' اور وہ صبر سے کام لے' اور ثواب کی امید رکھے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے' کہ اس شخص کی آنکھیں آگ نہ دیکھیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5237 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام عَن ربه تبَارَك وَتَعَالٰى قَالَ يَا جِبْرِيْل مَا ثَوَاب عَبدِي إِذا أخذت كريمتيه إِلَّا النّظر إِلَى وَجْهي والجوار فِي دَارِي قَالَ انس فَلَقَد رَأَيْت اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكُونَ حوله يُرِيدُونَ اَن تذْهب اَبْصَارهم رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

حضرت انس ڈاٹنڈ' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! میرے بندے کا ثواب کیا ہونا چاہیے؟ کہ جب میں اس کی دو پسندیدہ چیزیں لے لوں' وہ ثواب صرف یہ ہونا چاہیے کہ وہ میرا دیدار کرے اور میرے گھر میں (یعنی جنت میں) میرے پڑوس میں رہے''۔

حضرت انس ڈاٹنڈ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا جو آپ ﷺ کے اردگرد موجود تھے وہ رو رہے تھے' اور ان کی یہ خواہش تھی کہ ان کی بینائی رخصت ہو جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4 - التَّرْغِيب فِي كَلِمَات يقولهن من آلمه شَيْء من جسده

باب: ان کلمات کو پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات جنہیں وہ شخص پڑھے گا جسے جسم میں کوئی تکلیف محسوس ہو

5238 - عَن عُثْمَان بن اَبِي الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ انه شكا اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجعا

بجسده فِيْ جسده مُنْذُ أسلم فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضع يدك على الَّذِيْ يألم من جسدك وَقل بِسم اللّٰه ثَلَاثًا وَقل سبع مَرَّات أعوذ بِاللّٰهِ وَقدرته من شَرّ مَا أجد وأحاذر

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَعند مَالك: أعوذ بعزة اللّٰه وَقدرته من شَرّ مَا أجد

قَالَ فَفعلت ذٰلِكَ فَأذْهب اللّٰه مَا كَانَ بِي فَلَمْ أزل آمُر بهَا أَهلِيْ وَغَيرهم

وَعند التِّرْمِذِيّ وَأبي دَاوُد مثل ذٰلِكَ وَقَالَا فِيْ أوّل حَدِيثهمَا: أَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي وجع قد كَاد يهلكني فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امسح بيمينك سبع مَرَّات ثُمَّ قل أعوذ بعزة اللّٰه وَقدرته الحَدِيْث

❀❀ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تکلیف کی شکایت کی جو اسلام قبول کرنے کے بعد انہیں جسم میں محسوس ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا ہاتھ اس جگہ پر رکھو جہاں تمہیں تمہارے جسم میں تکلیف ہو رہی ہے پھر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو پھر سات مرتبہ یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں' اس چیز کے شر سے' جسے میں محسوس کر رہا ہوں' اور جس سے میں بچنا چاہتا ہوں''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ امام مالک نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں' اس چیز کے شر سے' جو میں محسوس کر رہا ہوں''

راوی کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف کو ختم کر دیا' اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے اہل خانہ اور دوسرے لوگوں کو اسی کی تلقین کرتا ہوں۔

امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے بھی اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔ تاہم ان دونوں حضرات نے اس روایت کے آغاز میں یہ بات نقل کی ہے: (راوی بیان کرتے ہیں:)

''اللہ کے رسول میرے پاس تشریف لائے' مجھے تکلیف تھی' جو مجھے ہلاک کر دیتی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ سات مرتبہ (تکلیف کی جگہ پر) پھیرو اور پھر یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں''... الحدیث۔

5239 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوْ اشتكاه أَخ لَهُ فَلْيَقل رَبنَا اللّٰه الَّذِيْ فِي السَّمَاء تقدس اسْمك وأمرك فِي السَّمَاء وَالْأَرْض كَمَا رحمتك فِي السَّمَاء فَاجْعَلْ رحمتك فِي الْأَرْض اغْفِر لنا حوبنا وخطايانا أَنْت رب الطيبين أنزل رَحْمَة من رحمتك وشفاء من شفائك على هٰذَا الوجع فيبرأ - رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے جس شخص کو کوئی تکلیف ہو' یا اس کا کوئی بھائی اس کے سامنے تکلیف بیان کرے' تو اس شخص کو یہ پڑھنا چاہیے:
''ہمارا پروردگار' اللہ تعالیٰ ہے' جو آسمان میں ہے' (اے پروردگار!) تیرا اسم پاک ہے' تیرا حکم آسمان اور زمین میں چلتا ہے' جس طرح تو نے اپنی رحمت آسمان میں رکھی ہے' اسی طرح' تو اپنی رحمت زمین میں بھی رکھ دے' تو ہمارے گناہوں کی اور خطاؤں کی مغفرت کر دے' تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے' تو اپنی رحمت میں سے' رحمت اور اپنی شفاء میں سے شفاء اس تکلیف پر نازل کر دے''
(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تو وہ شخص ٹھیک ہو جائے گا۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5240 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سَالم قَالَ قَالَ لي ثَابت الْبنانِيّ يَا مُحَمَّد إِذا اشتكيت فضع يدك حَيْثُ تشتكي ثُمَّ قل بِسم الله أعوذ بعزة الله وَقدرته من شَرّ مَا أجد من وجعي هَذَا ثُمَّ ارْفَعْ يدك ثُمَّ أعد ذَلِك وترا فَإِن أنس بن مَالك حَدثنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدثهُ بذلك - رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

❀❀ محمد بن سالم بیان کرتے ہیں: ثابت بنانی نے مجھ سے کہا: اے محمد! جب تم بیمار ہو جاؤ' تو جہاں تمہیں تکلیف ہو' وہاں تم ہاتھ رکھو اور یہ پڑھو:
''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کے غلبے اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں' اس چیز کے شر سے جو میں اس تکلیف کے حوالے سے' میں محسوس کر رہا ہوں''۔
پھر تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور پھر تم یہی کام طاق تعداد میں کرو' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی تھی کہ (اس طرح کرنا چاہیے)۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5 - التَّرْهِيب من تَعْلِيق التمائم والحروز

باب: تعویذ گنڈے لٹکانے کے بارے میں ترہیبی روایات

5241 - عَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ من علق تَمِيمَة فَلَا أتم الله لَهُ وَمَنْ علق ودعة فَلَا ودع الله لَهُ

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے
''جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی خواہش (کو پورا نہ کرے) جو شخص ودعہ لٹکاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کو وداع نہ کرے''
یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5242 - وَعَنْ عقبَة أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنه جَاءَ فِيْ ركب عشرَة إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايع تِسْعَة وَأمسك عَن رَجُل مِنْهُم فَقَالُوْا مَا شَأْنه فَقَالَ إِن فِيْ عضده تَمِيمَة فَقطع الرجل التميمة فَبَايعهُ

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ من علق فَقَدْ اشرك

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاةُ اَحْمد ثِقَات

التميمة يُقَال اِنَّهَا خرزة كَانُوا يعلقونها يرَوْنَ اَنَّهَا تدفع عَنْهُم الْآفَات واعتقاد هٰذَا الرَّاْي جهل وضلالة اِذْ لَا مَانع اِلَّا الله وَلَا دَافع غَيره - ذكره الْخطابِيّ

❀❀ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان سمیت دس افراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نو افراد سے بیعت لے لی' اور ان میں سے ایک فرد سے بیعت نہیں لی' لوگوں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بازو میں تعویذ لٹکا ہوا ہے' اس شخص نے وہ تعویذ اتار دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بیعت لی اور پھر ارشاد فرمایا: جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے' وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ "التمیمۃ" ایک قول کے مطابق' یہ منکوں کا بنا ہوا تھا' جسے وہ لوگ لٹکایا کرتے تھے' اور یہ سمجھتے تھے' یہ تعویذ اُن سے آفات کو دور کر دیتا ہے' اور یہ اعتقاد رکھنا جہالت اور گمراہی ہے' کیونکہ (کسی بھی آفت) کے لئے روکنے والی ذات اور پرے کرنے والی ذات' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے ۔ یہ بات علامہ خطابی نے بیان کی ہے۔

5243 - وَعَن عِيسَى بن حَمْزَة قَالَ دخلت على عبد الله بن حَكِيم وَبِه حمرَة فَقُلْتُ اَلا تعلق تَمِيمَة فَقَالَ نَعُوْذ بِاللهِ من ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من علق شَيْئا وكل اِلَيْهِ

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ اِلَّا انه قَالَ: فَقُلْنَا اَلا تعلق شَيْئا فَقَالَ الْمَوْت اقرب من ذٰلِك

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْث مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِي ليلى

❀❀ عیسیٰ بن حمزہ بیان کرتے ہیں: میں عبداللہ بن حکیم کی خدمت میں حاضر ہوا انہیں بخار کی شکایت تھی' میں نے کہا: آپ تعویذ کیوں نہیں پہن لیتے؟ انہوں نے کہا: ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص (تعویذ وغیرہ لٹکاتا ہے) اُسے اس (تعویذ) کے سپرد کر دیا جاتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"ہم نے کہا: آپ کچھ لٹکاتے کیوں نہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: موت' اس سے زیادہ قریب ہے"۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس حدیث سے' صرف محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

5244 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصر على عضد رجل حَلقَة اُرَاهُ قَالَ من صفر فَقَالَ وَيحك مَا هٰذِهِ قَالَ من الواهنة قَالَ اَما اِنَّهَا لَا تزيدك اِلَّا وَهنا انبذها عَنْك فَاِنَّك لَو مت وَهِي عَلَيْك مَا اَفلحت اَبَدًا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة دون قَوْله انبذها اِلَى آخِره وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ وَقَالَ: فَاِنَّك لَو مت وَهِي

عَلَيْكَ و كلت اِلَيْهَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ كلهم عَنْ مبارك بن فضالة عَنْ الْحسن عَنْ عمرَان وَرَوَاهُ ابْن حبَان اَيْضًا بِنَحْوِهٖ عَنْ اَبِيْ عَامر الخزاز عَنْ الْحسن عَنْ عمرَان وَهٰذِهٖ جَيِّدَة اِلَّا اَن الْحسن اخْتلف فِيْ سَمَاعه من عمرَان وَقَالَ ابْن الْمَدِيْنِيّ وَغَيره لم يسمع مِنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم اكثر مَشَايِخنَا على اَن الْحسن سمع من عمرَان وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بازو پر ایک حلقہ دیکھا' راوی کہتے ہیں' میرا خیال ہے' وہ پیتل کا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ کمزوری کے لئے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری کمزوری میں صرف اضافہ ہی کرے گا' اسے اپنے پر سے اتار دو' کیونکہ اگر تم ایسی حالت میں مر گئے کہ یہ تمہارے جسم پر ہوا' تو تم کبھی فلاح نہیں پاؤ گے۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''تم اسے اتار دو''

اس کے بعد سے لے کر آخر تک کے الفاظ انہوں نے نقل نہیں کیے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اگر تم مر گئے اور یہ تم پر ہوا' تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا''۔

یہی روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اسے مبارک بن فضالہ کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اس کی مانند روایت ابو عامر خزاز کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور یہ عمدہ ہے' البتہ حسن بصری کے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

علی بن مدینی اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں ف حسن بصری نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' جبکہ امام حاکم اور ہمارے اکثر مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ حسن بصری نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5245 - وَعَنِ ابْنِ اُخْت زَيْنَب امْرَاَة عبد اللّٰه عَنْ زَيْنَب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَت عَجُوز تدخل علينا ترقى من الْحمرَة وَكَانَ لنا سَرِيْر طَوِيْل القوائم وَكَانَ عبد اللّٰه اِذا دخل تنحنح وَصَوت فَدخل يَوْمًا فَلَمَّا سَمِعت صَوته احتجبت مِنْهُ فجَاء فَجلَسَ اِلٰى جَانِبي فمسني فَوجدَ مس خيط فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ رقى لي فِيْهِ من الْحمرَة فجذبه فَقَطعه فَرمى بِهٖ ثُمَّ قَالَ لقد أصبح آل عبد اللّٰه اَغْنِيَاء عَنْ الشّرك سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرقى والتمائم والتولة شرك قلت فَاِنِّيْ خرجت يَوْمًا فأبصرني فلَان فَدَمَعَتْ عَيْنِي الَّتِيْ تليه فَاِذَا رقيتها سكنت دمعتها وَاِذَا تركتها دَمَعَتْ قَالَ ذٰلِكَ الشَّيْطَان اِذا أطعته تركك وَاِذَا عصيته طعن بِاُصْبُعِهٖ فِيْ عَيْنك وَلٰكِن لَو فعلت كَمَا فعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خيرا لَك وأجدر اَن تشفى تنضحي فِيْ عَيْنك المَاء وتقولي أذهب الْبَاس رب النَّاس واشف اَنْتَ الشافي لَا شِفَاء اِلَّا

شفاؤك شِفَاء لَا يُغَادِر سقما

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَأَبُو دَاوُد بِاخْتِصَار عَنهُ إِلَّا أَنه قَالَ عَن ابْن أخي زَيْنَب وَهُوَ كَذَا فِي بعض نسخ ابْن مَاجَه وَهُوَ على كلا التَّقْدِير مَجْهُول وَرَوَاهُ الْحَاكِم أخصر مِنْهُمَا وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد قَالَ أَبُو سُلَيْمَان الْخطابِيّ الْمنْهِي عَنهُ من الرقى مَا كَانَ بِغَيْر لِسَان الْعَرَب فَلَا يدرى مَا هُوَ وَلَعَلَّه قد يدْخلهُ سحر أَو كفر فَأَما إِذا كَانَ مَفْهُوم الْمَعْنى وَكَانَ فِيهِ ذكر الله تَعَالَى فَإِنَّهُ مُسْتَحبّ متبرك بِهِ وَالله أعلم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھانجے نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''ایک بوڑھی عورت ہمارے ہاں آیا کرتی تھی' اور وہ بخار کا دم کرتی تھی' ہمارا ایک پلنگ تھا' جس کے پائے لمبے تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب بھی گھر آتے تھے' تو کھنکھار لیتے تھے' اور آواز پیدا کر لیتے تھے' ایک دن وہ گھر میں داخل ہوئے' تو جب اس بوڑھی عورت نے ان کی آواز سنی' تو اس نے پردہ کر لیا' وہ تشریف لائے اور میرے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے' انہوں نے مجھے چھوا' تو ان کو دھاگا محسوس ہوا' انہوں نے دریافت کیا: یہ کس لئے ہے؟ میں نے کہا: یہ بخار کا تعویذ ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کھینچ کر اسے کاٹ کر پھینک دیا اور پھر فرمایا: عبداللہ کے گھر والوں نے ایسی حالت میں صبح کی ہے کہ وہ شرک سے بے نیاز ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے اور تولہ شرک ہیں''۔

میں نے کہا: ایک دن میں نکلی' فلاں شخص نے مجھے دیکھا' تو میری آنکھوں سے پانی نکلنے لگا' پھر جب میں نے دم کروایا' تو وہ پانی نکلنا بند ہو گیا' پھر جب میں نے دم چھوڑا' تو پانی نکلنا دوبارہ شروع ہو گیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شیطان ہوگا' جب تم اس کی فرمانبرداری کروگی' تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا' اور جب تم اس کی نافرمانی کروگی' تو وہ اپنی انگلی تمہاری آنکھ میں چبھو دے گا' اگر تم اس طرح کرتی' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا' تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوتا اور یہ زیادہ مناسب بھی ہے' اور وہ اس بات کے زیادہ لائق بھی ہے کہ تم شفا پا لو' تم نے اپنی آنکھ پر پانی چھڑکنا تھا اور یہ پڑھنا تھا:

''تکلیف کو دور کر دے' اے لوگوں کے پروردگار! تو شفاء عطا کر دے' شفاء عطا کرنے والا تو ہی ہے' شفاء صرف وہ ہے' جو تو عطا کرے ایسی شفاء عطا کر دے' جو بیماری کو نہ رہنے دے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے اختصار کے ساتھ ان کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھانجے کے حوالے سے منقول ہے' ابن ماجہ کے بعض نسخوں میں بھی یہی منقول ہے' بہرحال دونوں صورتوں میں وہ شخص مجہول ہے' امام حاکم نے یہ روایت اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

ابوسلیمان خطابی بیان کرتے ہیں: جس جھاڑ پھونک (یا تعویذ گنڈے) کی ممانعت ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو عربی زبان میں نہ ہو' اور یہ پتہ نہ چلے کہ اس کے کلمات سے مراد کیا ہے' کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس میں جادو کے کلمات' یا کفر کے کلمات شامل ہو جائیں' لیکن جب کسی عبارت کا مفہوم واضح ہو' اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو' تو پھر وہ دم کرنا مستحب ہے' اور اس کے ذریعے

برکت حاصل کی جائے گی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5246 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه دخل على امْرَاَته وَفِيْ عُنُقِهَا شَيْءٌ مَعْقُود فَجَذَبَهُ فَقطعه ثُمَّ قَالَ لقد اصبح آل عبد الله اَغْنِيَاء عَن اَن يشركوا بِاللّٰهِ مَا لم ينزل بِه سُلْطَانا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرقى والتمائم والتولة شرك قَالُوْا يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن هٰذِهِ الرقى والتمائم قد عرفناهما فَمَا التولة قَالَ شَيْءٌ تَصنعهُ النِّسَاء يتحببن اِلٰى اَزْوَاجهنَّ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم بِاخْتِصَار عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

التولة بِكَسْر الْمُثَنَّاة فَوق وبفتح الْوَاو شَيْءٌ شَبيه بِالسحرِ اَوْ من اَنْوَاعه تَفْعَلهُ الْمَرْاَة ليحببها اِلٰى زَوجهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: ایک مرتبہ وہ اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لائے' تو اس کی گردن میں کچھ (تعویذ نما چیز) ڈالی ہوئی تھی' میں نے اسے کھینچ کر توڑ دیا' اور پھر فرمایا: عبداللہ کے گھر والوں نے ایسی حالت میں صبح کی ہے' کہ وہ اس بات سے بے نیاز ہیں کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دیں' جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کوئی حکم بھی نازل نہیں کیا ہے' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جھاڑ پھونک' تعویذ گنڈے اور تولہ' شرک ہیں''۔

لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کا تو ہمیں پتہ ہے' تولہ کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ ایک عمل ہوتا ہے' جسے عورتیں اس لئے کرتی ہیں' تاکہ اپنے شوہروں کے نزدیک محبوب ہو جائیں۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے ان کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ''تولہ'' یہ جادو کی مانند ایک چیز ہے' یا اس کی ایک قسم ہے' جسے عورت اس لئے کرتی ہے' تاکہ اپنے شوہر کے نزدیک محبوب ہو جائے۔

5247 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لَيْسَ التميمة مَا تعلق بِه بعد الْبلَاء اِنَّمَا التميمة مَا تعلق بِه قبل الْبلَاء - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تمیمہ (تعویذ نما ایک چیز) وہ نہیں ہوتی' جو آزمائش کے بعد لٹکائی جائے' تمیمہ وہ ہوتی ہے' جسے آزمائش سے پہلے لٹکایا گیا ہو۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

6 - التَّرْغِيْب فِي الْحجامَة وَمَتٰى يحتجم

باب: پچھنے لگوانے کے بارے میں ترغیبی روایات' نیز کب پچھنے لگوائے جائیں؟

5248 - عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن

كَانَ فِي شَيْءٍ من ادويتكم خير فَفِيْ شرطة محجم اَوْ شربة من عسل اَوْ لدغة بِنَار وَمَا اُحِبُّ اَن اكتوى رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ جن طریقوں کے ساتھ علاج کرتے ہو اُن میں اگر کوئی چیز بہتر ہے تو پچھنے لگوانا یا شہد پی لینا یا آگ کے ذریعے داغ لگوانا ہے ویسے مجھے آگ کے ذریعے داغ لگوانا پسند نہیں ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5249 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا تداويتم بِهِ خير فالحجامة - رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جسے دوا (یعنی علاج) کے طور پر استعمال کرتے ہو اگر اس میں کوئی چیز بہتر ہے تو وہ پچھنے لگوانا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5250 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخبرنِيْ اَبُو الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن جِبْرِيْل اَخبرهُ اَن الْحجم اَنْفَع مَا تداوى بِهِ النَّاس - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں یہ بتایا تھا کہ لوگ جس طریقے سے علاج کرتے ہیں اُن میں سب سے زیادہ بہتر پچھنے لگوانا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5251 - وَعَن مَالك بلغه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن كَانَ دَوَاء يبلغ الدَّاء فَاِن الْحجامَة تبلغه - ذكره فِي الْمُوَطَّأ هٰكَذَا

❀❀ امام مالک سے یہ بات منقول ہے: اُن تک یہ بات پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کوئی دوا (یعنی علاج) بیماری تک پہنچ سکتا ہے تو وہ پچھنے لگوانا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے ''مؤطا'' میں اسی طرح ذکر کی ہے۔

5252 - وَعَن سلمى خَادِم رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت مَا كَانَ اَحد يشتكي اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجعا فِيْ رَاسه اِلَّا قَالَ احتجم وَلَا وجعا فِيْ رجلَيْهِ اِلَّا قَالَ اخضبهما رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نعرفه من حَدِيْث فائد

5249- سنن أبي داود - كتاب الطب باب في الحجامة - حديث:3377 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطب حديث:8316 سنن ابن ماجه - كتاب الطب باب الحجامة - حديث:3474 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الطب في الحجامة من قال: هي خير ما تداوى به - حديث:23174 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الضحايا جماع أبواب كسب الحجام - باب ما جاء في فضل الحجامة على طريق الاختصار حديث:18157 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8326

قَالَ الْحَافِظُ اِسْنَادُهٗ غَرِيْبٌ -فائد هُوَ مولى عبيد الله بن عَلِيّ بن اَبِيْ رَافع يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَعَلى شَيْخه عبيد الله بن عَلِيّ

❀❀ سیدہ سلمٰی رضی اللہ عنہا' یہ نبی اکرم ﷺ کی خادمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: جو شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے سر میں درد کی شکایت کرتا تھا' تو آپ ﷺ یہی فرماتے تھے کہ تم پچھنے لگوالو! اور جو شخص پاؤں میں درد کی شکایت کرتا تھا' تو آپ ﷺ یہ فرماتے تھے کہ مہندی لگالو۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف فائد سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند غریب ہے' فائد نامی راوی' عبیداللہ بن علی بن ابورافع کا غلام ہے' جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا' اور اس کے استاد عبیداللہ بن علی کے بارے میں بھی کلام آگے آئے گا۔

5253 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حدث رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن لَيْلَة اسرِي بِه اَنه لم يمر على ملا من الْمَلَائِكَة اِلَّا امروهُ اَن مر امتك بالحجامة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ عبد الرَّحْمٰن لم يسمع من اَبِيه عبد الله بن مَسْعُوْد وَقيل سمع

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب معراج کروائی گئی' تو آپ ﷺ کا گزر فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے آپ ﷺ سے یہی گزارش کی: کہ آپ اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم دیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن نامی راوی نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' ایک قول یہ ہے کہ انہوں نے سماع کیا ہے۔

5254 - وَعَن عِكْرِمَة قَالَ كَانَ لابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غلمة ثَلَاثَة حجامون وَكَانَ اثْنَان مِنْهُم يغلان عَلَيْهِ وَعَلى اَهله وَوَاحِد يحجمه ويحجم اَهله قَالَ وَقَالَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم العَبْد الْحجام يذهب الدَّم ويخف الصلب ويجلو عَن الْبَصَر وَقَالَ اِن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عرج بِهِ مَا مر على ملا من الْمَلَائِكَة اِلَّا قَالُوْا عَلَيْك بالحجامة وَقَالَ اِن خير مَا تحتجمون فِيْهِ يَوْم سبع عشرَة وَيَوْم تسع عشرَة وَيَوْم اِحْدَى وَعشْرين وَقَالَ اِن خير مَا تداويتم بِهِ السعوط واللدود والحجامة وَالْمَشْي وَاَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لده الْعَبَّاس وَاَصْحَابه فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لدنى فكلهم اَمْسكُوا فَقَالَ لَا يبْقى اَحد مِمَّن فِي الْبَيْت اِلَّا لد غير عَمه الْعَبَّاس

قَالَ النَّضر اللدود الوجور -رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ عباد بن مَنْصُوْر يَعْنِي النَّاجِي

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ کے تین غلام تھے' جو پچھنے لگایا کرتے تھے' ان میں سے دو انہیں اور ان کے اہل خانہ کو غلہ ادا کر دیتے تھے (یا دوسروں کو پچھنے لگا کر خراج کی رقم انہیں ادا کرتے تھے)' اور ایک انہیں اور ان کے اہل خانہ کو پچھنے لگایا کرتا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''پچھنے لگانے والا اچھا بندہ ہے' جو (فاسد) خون کو ختم کر دیتا ہے' پشت کو ہلکا کر دیتا ہے' اور بینائی کو تیز کر دیتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ نے یہ بات بیان کی: جب نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی' تو آپ ﷺ کا گزر فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے یہی کہا: آپ پر پچھنے لگوانا لازم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''جن دنوں میں' تم پچھنے لگواتے ہو' ان میں سب سے بہتر (اسلامی مہینے کے اعتبار سے) سترہ' یا انیس' یا اکیس تاریخ ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جس طریقے سے علاج کرتے ہو' ان میں بہترین چیز' ناک میں دوا ٹپکانا' منہ میں دوا ٹپکانا' پچھنے لگوانا اور پیدل چلنا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس ﷠ اور ان کے ساتھیوں کے منہ میں دوا ٹپکائی تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی میرے منہ میں دوا ٹپکائی تھی' اُن سب کو روک لیا جائے آپ ﷺ نے فرمایا تھا: گھر میں موجود ہر فرد کے منہ میں دوا ٹپکائی جائے' البتہ حضرت عباس ﷠ کے منہ میں نہ ٹپکائی جائے۔

نضر بیان کرتے ہیں: لفظ ''لدود'' سے مراد منہ میں دوا ٹپکانا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اس سے صرف عباد بن منصور سے منقول روایت ہونے کے طور پر واقف ہیں' ان کی مراد ناجی نامی راوی ہے۔

5255 - وروى ابن ماجه منه أنّ رسول الله صلّى اللهُ عليه وسلّم قال ما مررت ليلة أسري بي بملاء من الملائكة إلّا كلهم يقول لي عليك يا محمّد بالحجامة

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِتَمَامِهِ مفرقا فِي ثَلَاثَة أَحَادِيث وَقَالَ فِي كل مِنْهَا صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ امام ابن ماجہ نے' اس روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' تو میرا گزر فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے ہوا' تو ان سب نے مجھے یہی کہا اے حضرت محمد ﷺ! آپ پر پچھنے لگوانا لازم ہے''۔

امام حاکم نے یہ مکمل روایت الگ' الگ تین روایات کی شکل میں نقل کی ہے' اور ان میں سے' ہر ایک کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5256 - وَعَن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحتجم فِي الأخدعين والكاهل وَكَانَ يحتجم لسبع عشرَة وتسع عشرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفظِه: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احتجم ثلاثا فِي الأخدعين والكاهل

قَالَ معمر احتجمت فَذهب عَقْلِيْ حَتّٰى كنت الْقن فَاتِحَة الْكتاب فِيْ صَلَاتِي وَكَانَ احتجم على هامته الهامة الرَّأس والأخدع بِخَاء مُعْجَمَة ودال وَعين مهملتين قَالَ اَهْلِ اللُّغَة هُوَ عرق فِيْ سالفة الْعُنُق والكاهل مَا بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''اخدعین'' اور'' کاہل'' (نامی رگوں) میں پچھنے لگوایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سترہ اور انیس تاریخ کو پچھنے لگواتے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخدعین اور کاہل (نامی رگوں) میں تین مرتبہ پچھنے لگوائے تھے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے پچھنے لگوائے تو میری عقل رخصت ہوگئی یہاں تک کہ مجھے سورۂ فاتحہ بھی سکھائی جاتی تھی راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سر میں پچھنے لگوائے تھے۔

لفظ ''الہامہ'' سے مراد سر ہے لفظ'' اخدع'' اس سے مراد ایک رگ ہے جو گردن کی پچھلی طرف ہوتی ہے لفظ'' کاہل'' سے مراد دونوں کندھوں کے درمیان کی جگہ ہے۔

5257 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من احتجم لسبع عشرَة من الشَّهْر كَانَ لَهُ شِفَاء من كل دَاء -رَوَاهُ الْحَاكِم فَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد أطول مِنْهُ قَالَ: من احتجم لسبع عشرَة وتسع عشرَة وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ كَانَ شِفَاء من كل دَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہر مہینے کی سترہ تاریخ کو پچھنے لگواتا ہے تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء ہوگی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اسے امام ابوداؤد نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص سترہ انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگواتا ہے تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء ہوگی''۔

5258 - وَفِي رِوَايَةٍ ذكرهَا رزين وَلَمْ أرها: إِذا وَافق يَوْم سبع عشرَة يَوْم الثُّلَاثَاء كَانَ دَوَاء السّنة لمن احتجم فِيْهِ

وَقد روى اَبُوْ دَاوُد من طَرِيْق اَبِي بكرَة بكار بن عبد الْعَزِيز عَن كَبْشَة بنت اَبِي بكرَة عَن اَبِيهَا انه كَانَ ينْهَى اَهله عَن الْحجامَة يَوْم الثُّلَاثَاء وَيَزْعُم عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يَوْم الثُّلَاثَاء يَوْم الدَّم وَفِيْهِ سَاعَة لَا يرقأ

ایک روایت جسے رزین نے نقل کیا ہے اور میں نے وہ روایت نہیں دیکھی اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر سترہ تاریخ کو منگل کا دن آ رہا ہو تو جو شخص اس دن میں پچھنے لگوائے تو یہ سال بھر کی دوا ہوگی''۔

امام ابوداؤد نے ابوبکرہ بکار بن عبدالعزیز کے حوالے سے کبشہ بنت ابوبکرہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اپنے اہل خانہ کو منگل کے دن پچھنے لگوانے سے منع کیا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے تھے:

''منگل کا دن خون کا دن ہے اس میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جس میں (اگر زخم لگ جائے) تو خون رکتا نہیں ہے''۔

5259 - وَعَن نَافِع اَن ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهٗ يَا نَافِع تبيغ بِي الدَّم فالتمس لي حجاما واجعله رَفِيقًا اِن اسْتَطَعْت وَلَا تَجْعَلهُ شَيخا كَبِيرًا وَلَا صَبيا صَغِيرا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحجامة على الرِّيق امثل وفيهَا شِفَاء وبركة وتزيد فِي الْعقل وَفِي الْحِفْظ واحتجموا على بركَة اللّٰه يَوْم الْخَمِيس وَاجْتَنبُوا بالحجامة يَوْم الْاَرْبَعَاء وَالْجُمُعَة والسبت والاحد تحريا واحتجموا يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاء فَاِنَّهُ الْيَوْم الَّذِي عافى اللّٰه فِيهِ اَيُّوبَ وضربه بالبلاء يَوْم الْاَرْبَعَاء فَاِنَّهُ لَا يَبْدُو جذام وَلَا برص اِلَّا يَوْم الْاَرْبَعَاء وَلَيْلَة الْاَرْبَعَاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنْ سَعِيْد بن مَيْمُون وَلَا يحضرني فِيهِ جرح وَلَا تَعْدِيل عَن نَافِع وَعَنِ الْحسن بن اَبِي جَعْفَر عَن مُحَمَّد بن جحادة عَن نَافِع وَيَاْتِي الْكَلَام على الْحسن وَمُحَمّد

وَرَوَاهُ الْحَاكِم عَن عبد اللّٰه بن صَالح حَدثنَا عطاف بن خَالِد عَن نَافِع

قَالَ الْحَافِظ عبد اللّٰه بن صَالح هٰذَا كَاتب اللَّيْث اخرج لَهُ البُخَارِيّ فِي صَحِيحه وَاخْتلف فِيهِ وَفِي عطاف وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِمَا

تبيغ بِهِ الدَّم اِذا غَلبه حَتّٰى يقهره وَقِيلَ اِذا تردد فِيهِ مرّة اِلٰى هُنَا وَمرَّة اِلٰى هُنَا فَلَمْ يجد مخرجا وَهُوَ بمثناة فَوق مَفْتُوحَة ثُمَّ مُوَحدَة ثُمَّ مثناة تَحت مُشَدّدَة ثُمَّ غين مُعْجمَة

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا: اے نافع! میرا خون جوش مار رہا ہے تم میرے لئے کسی حجام کو تلاش کرو اور اسے رفیق بنانا اگر تم سے ہو سکے (یعنی درمیانی عمر کا شخص ہو) نہ تو وہ بوڑھا ہو اور نہ ہی کمسن بچہ ہو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ریق (نامی رگ پر) پچھنے لگوانا زیادہ موزوں ہے اس میں شفاء اور برکت پائی جاتی ہے اور عقل اور یادداشت میں اضافہ ہوتا ہے تم لوگ اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جمعرات کے دن پچھنے لگوانا اور بدھ جمعہ ہفتہ اور اتوار کے دن پچھنے لگوانے سے بچنا تم پیر اور منگل کے دن پچھنے لگوانا کیونکہ یہ وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو عافیت عطا کی تھی جبکہ انہیں آزمائش میں بدھ کے دن مبتلا کیا تھا جذام اور برص ہمیشہ بدھ کے دن یا بدھ کی رات ظاہر ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے بارے میں کوئی جرح یا تعدیل اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے ان کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حسن بن ابوجعفر کے حوالے سے محمد بن جحادہ کے حوالے سے یہ نافع سے منقول ہے حسن

اور محمد نامی راویوں کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عطاف بن خالد نے نافع کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن صالح نامی یہ شخص لیث کا کاتب ہے امام بخاری نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں حدیث نقل کی ہے اس کے بارے میں اور عطاف کے بارے میں کلام کیا گیا ہے ان کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

لفظ ''تبیغ بہ الدم'' سے مراد یہ ہے کہ جب وہ غالب آجائے اور مقہور کردے ایک قول یہ ہے کہ جب اس میں تردد آجائے کبھی ادھر جائے اور کبھی ادھر جائے (شاید اس سے مراد بلڈ پریشر ہے) اور اسے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ملے۔

5260 - وَعَنْ مَعْمَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من احتجم يَوْم الْأَرْبَعَاء أَوْ يَوْم السبت فَأَصَابَهُ وضح فَلَا يلومن إِلَّا نَفسه

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد هٰكَذَا وَقَالَ قد أسْند وَلَا يَصح الوضح بِفَتْح الْوَاو وَالضَّاد الْمُعْجَمَة جَمِيعًا بعدهَا حاء مُهْملَة وَالْمرَاد بِهِ هُنَا البرص

❀❀ معمر نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص بدھ کے دن یا ہفتے کے دن پچھنے لگوائے اور پھر اسے برص لاحق ہو جائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اسی طرح نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ مسند ہے لیکن مستند نہیں ہے۔

لفظ ''الوضح'' سے یہاں مراد برص ہے

5261 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا اشْتَدَّ الْحر فاستعينوا بالحجامة لَا يتبيغ الدَّم بِأحدكم فيقتله-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب گرمی شدید ہو تو پچھنے لگوانے کے ذریعے مدد حاصل کرو ایسا نہ ہو کہ کسی شخص کا خون جوش مار کے اسے قتل کر دے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

7 - التَّرْغِيْب فِيْ عِيَادَة المرضى وتأكيدها وَالتَّرْغِيْب فِيْ دُعَاء الْمَرِيض

باب: بیمار کی عیادت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی تاکید اور بیمار کی دعا کے بارے میں ترغیبی روایات

5262 - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حق الْمُسلم على الْمُسلم خمس رد السَّلَام وعيادة الْمَرِيض وَاتِّبَاع الْجَنَائِز وَإِجَابَة الدعْوَة وتشميت الْعَاطِس

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں' سلام کا جواب دینا' بیمار کی عیادت کرنا' جنازے کے ساتھ جانا' دعوت قبول کرنا' اور چھینکنے والے کو جواب دینا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5263 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حق الْمُسْلِم على الْمُسْلِم سِتٌ قِيلَ وَمَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذا لقيته فَسلم عَلَيْهِ وَإِذَا دعَاك فأجبه وَإِذَا استنصحك فانصح لَهُ وَإِذَا عطس فَحَمدَ الله فشمته وَإِذَا مرض فعده وَإِذَا مَاتَ فَاتبعهُ - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِ هَذِه

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہ جب تم اسے ملو تو سلام کرو' جب وہ تمہیں بلائے تو تم جاؤ' جب وہ تم سے خیر خواہی کا طلبگار ہو تو تم اس کی خیر خواہی کرو' اور جب وہ چھینکنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' تو تم اسے جواب دو' جب وہ بیمار ہو جائے' تو تم اس کی عیادت کرو' اور جب وہ انتقال کر جائے' تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

5264 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله عز وَجل يَقُولُ يَوْم الْقِيَامَة يَا ابْن آدم مَرضت فَلَمْ تعدني قَالَ يَا رب كَيفَ أعودك وَأَنت رب الْعَالمين قَالَ أما علمت أَن عَبدِي فلَانا مرض فَلَمْ تعده أما علمت أَنَّك لَو عدته لَوَجَدْتَنِي عِنْده يَا ابْن آدم استطعمتك فَلَمْ تطعمني قَالَ يَا رب كَيفَ أطعمك وَأَنت رب الْعَالمين قَالَ أما علمت أَنه استطعمك عَبدِي فلَان فَلَمْ تطعمه أما علمت أَنَّك لَو أطعمته لوجدت ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْن آدم استسقيتك فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رب وَكَيف أسقيك وَأَنت رب الْعَالمين قَالَ استسقاك عَبدِي فلَان فَلَمْ تسقه أما إِنَّك لَو سقيته وجدت ذَلِكَ عِنْدِي - رَوَاهُ مُسْلِم

اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے انسان! میں بیمار ہوا تھا' اور تو نے میری عیادت نہیں کی' وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے تیری عیادت کرسکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے؟ کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوگیا تھا' تو تم نے اس کی عیادت نہیں کی تھی' کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے؟ کہ اگر تم اس کی عیادت کر لیتے' تو مجھے اس کے پاس پاتے؟ اے انسان! میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے کھلایا نہیں تھا' وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے؟ کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا' کیا تم یہ بات نہیں جانتے؟ کہ اگر تم اسے کھلا دیتے' تو تم اس کا اجر و ثواب میرے پاس پا لیتے؟ اے انسان! میں نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے پلایا نہیں تھا' وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے اسے پلایا نہیں تھا' اگر تم اسے

چادر دیتے' تو تم اس کا ثواب میرے پاس پا لیتے''۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5265 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودوا المرضى وَاتبعوا الْجَنَائِز تذكركم الْآخِرَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بیماروں کی عیادت کرو' اور جنازوں کے ساتھ جاؤ' یہ چیز تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی''۔
یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5266 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس من عملهن فِيْ يَوْم كتبه اللّٰه من اَهْلِ الْجنَّة من عَاد مَرِيضا وَشهد جَنَازَة وَصَامَ يَوْمًا وَرَاحَ اِلَى الْجُمُعَة وَاَعْتق رَقَبَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''پانچ کام ایسے ہیں' جنہیں کوئی شخص ایک دن میں کر لے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں نوٹ کر لے گا' جو شخص بیمار کی عیادت کرے' جنازے کے ساتھ جائے' ایک دن روزہ رکھے' جمعہ کی نماز کے لئے جائے اور غلام آزاد کرے''۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5267 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من فعل وَاحِدَة مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنا على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من عَاد مَرِيضا اَوْ خرج مَعَ جَنَازَة اَوْ خرج غازيا اَوْ دخل على اِمَام يُرِيد تعزيره وتوقيره اَوْ قعد فِيْ بَيته فَسلم النَّاس مِنْهُ وَسلم مِنَ النَّاس

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ يعلى وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وروى اَبُوْ دَاوُد نَحوه من حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ وَتقدم فِي الْاَذْكَار

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''پانچ کام ایسے ہیں' جو شخص ان میں سے کوئی ایک کام بھی کر لے گا' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوگا' جو شخص بیمار کی عیادت کرے' یا جنازے کے ساتھ جائے' یا جنگ میں حصہ لینے کے لئے نکلے' یا کسی حکمران کے پاس جائے' اور اس کا مقصد اس کی تعظیم و توقیر کرنا ہو' یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے' اور وہ لوگوں سے سلامت رہے' اور لوگ اُس سے سلامت رہیں''۔
یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابویعلی اور امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے اس کی مانند روایت' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جو اس سے پہلے ''اذکار'' سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5268 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَصبح مِنْكُمْ

الْيَوْمَ صَائِمًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ من اطعم مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ من تبع مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ من عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجتمعت هٰذِهِ الْخِصَالُ قط فِيْ رجل اِلَّا دخل الْجَنَّةَ -رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے آج کس نے روزہ دار ہونے کے طور پر صبح کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون آج جنازے میں شریک ہوا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس نے آج کسی بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خصائل جس بھی شخص میں اکٹھے ہو جائیں گے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5269 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَادَ مَرِيضًا ناداه مُنَاد من السَّمَاء طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الْجَنَّة منزلا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ كلهم من طَرِيْق اَبِيْ سِنَان وَهُوَ عِيسَى بن سِنَان الْقَسْمَلِيّ عَن عُثْمَان بن اَبِيْ سَوْدَة عَنهُ وَلَفظ ابْن حبَان عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذا عَاد الرجل اَخَاهُ اَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى طبت وطاب ممشاك وتبوأت منزلا فِي الْجَنَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو آسمان سے ایک منادی اُسے پکار کر یہ کہتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے' تمہارا چلنا پاکیزہ ہوا اور تم نے جنت میں اپنے لئے ٹھکانہ تیار کر لیا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان سب نے اسے ابوسنان کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ راوی عیسیٰ بن سنان قسملی ہے' اس کے حوالے سے عثمان بن ابوسودہ کے حوالے سے' یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ابن حبان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے' یا اس سے ملنے کے لئے جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے' تمہارا چلنا پاکیزہ ہوا اور تم نے جنت میں ٹھکانہ تیار کر لیا ہے''۔

5270 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُسلم اِذا عَاد اَخَاهُ الْمُسلم لم يزل فِيْ خرفة الْجَنَّة حَتّٰى يرجع قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا خرفة الْجَنَّة قَالَ جناها

رَوَاهُ اَحْمد وَمُسلم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ

خرفة الْجَنَّة بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَبعدهَا رَاء سَاكِنة هُوَ مَا يخْتَرف من نخلها أَي يجتنى

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک مسلسل جنت کے خرفہ میں ہوتا ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ! جنت کے خرفہ سے مراد کیا ہے؟ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پھل کو توڑنا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔

لفظ ''خرفۃ الجنۃ'' اس سے مراد وہاں کے کھجور کے درخت سے کھجور اُتارنا ہے یعنی اسے چن لینا ہے۔

5271 - وَعَنْ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأ الْوضُوء وَعَاد أَخَاهُ الْمُسلم محتسبا بوعد من جَهَنَّم سبعين خَرِيفًا

قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَة مَا الخريف قَالَ الْعَام-رَوَاهُ أَبُو دَاوُد من رِوَايَة الْفضل بن دلهم القصاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتا ہے اور اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے اور وہ ثواب کی امید رکھتے ہوئے ایسا کرتا ہے تو اسے جہنم سے ستر خریف کے فاصلے جتنا دور کر دیا جاتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: (میں نے اپنے استاد) ابوحمزہ سے دریافت کیا: خریف سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک سال- یہ روایت امام ابوداؤد نے فضل بن دلہم قصاب سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5272 - وَعَن عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا من مُسلم يعود مُسلما غدْوَة إِلَّا صلى عَلَيْهِ سَبْعُونَ ألف ملك حَتَّى يُمْسِي وَإِن عَاد عَشِيَّة إِلَّا صلى عَلَيْهِ سَبْعُونَ ألف ملك حَتَّى يصبح وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقد رُوِيَ عَن عَليّ مَوْقُوفًا انْتهى وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُد مَوْقُوفًا على عَليّ ثُمَّ قَالَ وَأُسْند هٰذَا عَن عَليّ من غير وَجه صَحِيح عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَاهُ مُسْندًا بِمَعْنَاهُ وَلَفظ الْمَوْقُوف مَا من رجل يعود مَرِيضا ممسيا إِلَّا خرج مَعَه سَبْعُونَ ألف ملك يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يصبح وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجنَّة وَمن أَتَاهُ مصبحا خرج مَعَه سَبْعُونَ ألف ملك يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِي وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجنَّة-وَرَوَاهُ بِنَحْوِ هٰذَا أَحْمد وَابْنُ مَاجَة مَرْفُوعا وَزَاد فِي أَوله :إِذا عَاد الْمُسلم أَخَاهُ مَشى فِي خرافة الْجنَّة حَتَّى يجلس فَإِذا جلس غمرته الرَّحْمَة......الحَدِيثَ- وَلَيْسَ عِنْدهمَا وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه مَرْفُوعا أَيْضًا وَلَفظه: مَا من مُسلم يعود مُسلما إِلَّا يبْعَث اللّٰهُ إِلَيْهِ سبعين ألف ملك يصلونَ عَلَيْهِ فِي أَي سَاعَات النَّهَار حَتَّى يُمْسِي وَفِي أَي سَاعَات اللَّيْل حَتَّى يصبح-رَوَاهُ الْحَاكِم مَرْفُوعا بِنَحْوِ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

قَوْله فِي خرافة الْجنَّة بِكَسْر الْخَاء أَي فِي اجتناء ثَمَر الْجنَّة يُقَال خرفت النَّخْلَة أخرفها فَشبه مَا يحوزه

عِنْدَ الْمَرِيضِ مِنَ الثَّوَابِ بِمَا يحوزه المخترف من الثمر-هذا قول ابن الانباري

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرنے کے لئے صبح کے وقت جاتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے شام ہونے تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے' صبح ہونے تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' اور اس کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر و ثواب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی روایت کی گئی ہے ...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور پھر یہ بات بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک اور مستند حوالے سے' یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل ہوئی ہے' پھر انہوں نے یہ حدیث اسی مفہوم کے طور پر نقل کی ہے'' ''موقوف'' روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص شام کے وقت کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاتا ہے' تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں' جو صبح ہونے تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' اور اس شخص کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر ہوتا ہے' اور جو شخص صبح کے وقت اس کے پاس جاتا ہے' تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں' جو شام ہونے تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' اور اس شخص کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر ہوتا ہے''۔

اس کی مانند روایت امام احمد نے اور امام ابن ماجہ نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب کوئی مسلمان' اپنے بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے' تو وہ جنت میں پھل چننے کے لئے چلتا ہے' جب تک وہ (اپنے بھائی کے پاس پہنچ کر) بیٹھ نہیں جاتا' جب وہ بیٹھ جائے' تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے''۔ الحدیث۔

ان دونوں حضرات کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اس کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو بھی مسلمان' کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اس کی طرف بھیجتا ہے' جو شام ہونے تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' خواہ وہ شخص دن کی کسی بھی گھڑی میں (عیادت کرنے کے لئے) گیا ہو' اور جو شخص رات کی کسی بھی گھڑی میں (عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے) تو صبح ہونے تک (یعنی ستر ہزار فرشتے' اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں)''۔

یہ روایت امام حاکم نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو امام ترمذی کی روایت کی مانند ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

متن کے الفاظ' فی خرافۃ الجنۃ'' سے مراد جنت کے پھل چننا ہے' یہ کہا جاتا ہے: ''خرفت النخلۃ'' یعنی جب اس کے کھجوروں کو اتار اجائے' اسے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ بیمار کی عیادت کرنے والا شخص وہی اجر و ثواب حاصل کرتا ہے' جس طرح کوئی پھل

چننے والا شخص کوئی چیز حاصل کرتا ہے ...... یہ ابن انباری کا قول ہے۔

5273 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عاد مَرِيضا وَجلسَ عِنْده سَاعَة أجرى اللّٰه لَهُ عمل ألف سنة لَا يعْصى اللّٰه فِيهَا طرفَة عين

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات ولوائح الْوَضع عَلَيْهِ تلوح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے اور گھڑی بھر کے لئے اس کے پاس بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار سال کے ایسے عمل کا ثواب نوٹ کر لیتا ہے جس کے دوران اس نے پلک جھپکنے کے عرصے میں بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی ہو''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے اور اس روایت کا ''موضوع'' (یعنی جھوٹی ایجاد شدہ) ہونا واضح طور پر آشکار ہے۔

5274 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن عمر وَأَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَا من مَشى فِي حَاجَة أَخِيه الْمُسلم أظلهُ اللّٰه بِخَمْسَة وَسبعين ألف ملك يدعونَ لَهُ وَلم يزل يَخُوض فِي الرَّحْمَة حَتَّى يفرغ فَإِذا فرغ كتب اللّٰه لَهُ حجَّة وَعمرَة وَمن عَاد مَرِيضا أظلهُ اللّٰه بِخَمْسَة وَسبعين ألف ملك لَا يرفع قدما إِلَّا كتب لَهُ بِهِ حَسَنَة وَلَا يضع قدما إِلَّا حط عَنهُ سَيِّئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة حَتَّى يقْعد فِي مَقْعَده فَإِذا قعد غمرته الرَّحْمَة فَلَا يزَال كَذَلِك حَتَّى إِذا أقبل حَيْثُ يَنْتَهِي إِلَى منزله-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَلَيْسَ فِي أَصْلِي رَفعه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لئے چل کے جاتا ہے اللہ تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کے ذریعے اس پر سایہ کر دیتا ہے جو اس شخص کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور ایسا شخص فارغ ہونے تک مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے جب وہ فارغ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے حج وعمرے کا ثواب نوٹ کر لیتا ہے اور جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کے ذریعے اس پر سایہ کرتا ہے وہ شخص جو بھی قدم اٹھاتا ہے تو اس کے عوض میں اس کے لئے نیکی نوٹ کی جاتی ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کا گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آدمی اس جگہ پر جا کر بیٹھ جاتا ہے تو جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے اور وہ شخص اس وقت تک مسلسل اسی حالت میں رہتا ہے جب تک وہ واپس اپنے گھر تک نہیں پہنچ جاتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور میری اصل میں یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نہیں ہے۔

5275 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَيّمَا رجل يعود مَرِيضا فَإِنَّمَا يَخُوض فِي الرَّحْمَة فَإِذا قعد عِنْد الْمَرِيض غمرته الرَّحْمَة قَالَ فَقلت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَذَا للصحيح الَّذِي يعود الْمَرِيض فَمَا للْمَرِيض قَالَ تحط عَنهُ ذنُوبه

رَوَاهُ أَحْمد وَرَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَزَاد: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه

عليه وسلم إذا مرض العبد ثلاثة أيام خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے' وہ رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے' جب وہ بیمار کے پاس بیٹھتا ہے' تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ حکم تندرست کے لئے ہے' جو کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو بیمار کے لئے کیا اجر و ثواب ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے گناہ ختم کر دیے جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اسے ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ تین دن تک بیمار رہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

5276 - وَعَن جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا لم يزل يَخُوض فِي الرَّحْمَة حَتَّى يجلس فَإِذا جلس اغتمس فِيهَا

رَوَاهُ مَالك بلاغا وَأحمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيث أبي هُرَيْرَة بِنَحْوِهِ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے' وہ مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے' پھر جب وہ بیٹھ جاتا ہے' تو وہ اس رحمت میں ڈبکیاں لگاتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے ''بلاغ'' کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اس کو امام بزار اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اس کی مانند روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5277 - وَعَن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا خَاضَ فِي الرَّحْمَة فَإِذا جلس عِنْده استقع فِيهَا

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَاد حسن وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَرَوَاهُ فيهمَا أَيْضا من حَدِيث عَمْرو بن حزم رَضِيَ اللّهُ عَنهُ وَزَاد فِيهِ: وَإِذا قَامَ من عِنْده فَلَا يزَال يَخُوض فِيهَا حَتَّى يرجع من حَيْثُ خرج - وَإِسْنَاده إِلَى الْحسن أقرب

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

5276- المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجنائز' حديث:1228 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنائز' ما قالوا في ثواب عيادة المريض - حديث:10648 مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث:13999 المرض والكفارات لابن أبي الدنيا' حديث:83

''جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے' وہ رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے' اور جب وہ بیمار کے پاس بیٹھ جاتا ہے' تو وہ اس رحمت میں بھیگ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جب وہ اس بیمار کے پاس سے (واپسی کے لیے) اٹھتا ہے' تو مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے' جب تک وہ وہاں واپس نہیں آجاتا' جہاں سے وہ گیا تھا''۔

اس کی سند حسن ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

فصل

5278 - عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا دخلت على مَرِيض فمره يَدْعُو لَك فَإِن دعاءه كدعاء الْمَلَائِكَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ إِلَّا أَن مَيْمُون بن مهْرَان لم يسمع من عمر

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ' تو اس سے یہ کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے' کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی مانند ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں' البتہ میمون بن مہران نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

5279 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودوا الْمَرْضَى ومروهم فَلْيَدْعُوْا لكم فَإِن دَعْوَة الْمَرِيض مستجابة وذنبه مغْفُور - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیماروں کی عیادت کرو' اور ان سے یہ کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں' کیونکہ بیمار کی دعا مستجاب ہوتی ہے' اور اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5280 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ترد دَعْوَة الْمَرِيض حَتَّى يبرأ - رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا فِي كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیمار کی دعا مسترد نہیں ہوتی' جب تک وہ تندرست نہیں ہو جاتا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے۔

8 - التَّرْغِيب فِي كَلِمَات يدعى بِهن للْمَرِيض وكلمات يقولهن الْمَرِيض

باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جن کے ذریعے بیمار کے لئے دعا کی جائے اور اُن کلمات کا بیان، جنہیں بیمار پڑھے گا

5281 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عاد مَرِيضا لم يحضر اَجله فَقَالَ عِنْده سبع مَرَّات أسأَل اللّٰه الْعَظِيم رب الْعَرْش الْعَظِيم اَن يشفيك اِلَّا عافاه اللّٰه من ذٰلِكَ الْمَرَض

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْط الْبُخَارِيّ

قَالَ الْحَافِظ فِيْمَا دَعَا بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للْمَرِيض اَوْ اَمر بِهِ اَحَادِيْث مَشْهُوْرَة لَيست من شَرط كتابنَا أضربنا عَن ذكرهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ایسے بیمار کی عیادت کے لئے جائے، جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور اس کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''میں عظیم اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں، جو عظیم عرش کا پروردگار ہے کہ وہ تمہیں شفاء عطا کردے''۔

تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اس بیماری سے عافیت عطا کردے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار کے لئے جو دعا کی ہے اور جس دعا کے بارے میں حکم دیا ہے اس بارے میں بہت سی مشہور احادیث ہیں، لیکن وہ ہماری کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہیں اس لئے ہم نے ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔

5282 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد وَاَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهدا على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر صدقه ربه فَقَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اَنا وَاَنا أكبر وَاِذا قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ

5281-صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا ' باب المريض وما يتعلق به - ذكر ما يدعو المرء به لأخيه المسلم إذا كان عليلا ويرجى ' حديث:3027 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجنائز ' حديث:1201 سنن أبي داود - كتاب الجنائز ' باب الدعاء للمريض عند العيادة - حديث:2716 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الطب ' في المريض ما يرقى به وما يعوذ به ! - حديث:23067 السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة ' موضع مجلس الإنسان من المريض عند الدعاء له - حديث:10451 مسند أحمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2079 مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه ' حديث:719 مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس ' حديث:2427 المعجم الصغير للطبراني - من اسمه أحمد ' حديث:35 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله ' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - سعيد بن جبير ' حديث:12063 الأدب المفرد للبخاري - باب أين يقعد العائد ؟ حديث:554

وَحده قَالَ يَقُوْلُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنَا وحدى وَاِذَا قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ قَالَ يَقُوْلُ صدق عَبدِى لَا اِلَهَ اِلَّا اَنَا وحدى لَا شريك لى وَاِذَا قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد قَالَ يَقُوْلُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنَا لى الْملك ولى الْحَمد وَاِذَا قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِي وَكَانَ يَقُوْلُ من قَالَهَا فِيْ مَرضه ثُمَّ مَاتَ لم تطعمه النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ پڑھتا ہے: لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے' میں سب سے بڑا ہوں' جب بندہ یہ پڑھتا ہے' اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' تو پروردگار فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں ہی ایک معبود ہوں' جب بندہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' تو پروردگار فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے' میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' صرف میں ہی معبود ہوں' اور میرا کوئی شریک نہیں ہے' جب بندہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' تو پروردگار فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' بادشاہی میرے لئے مخصوص ہے' اور حمد بھی میرے لئے مخصوص ہے' اور جب بندہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' تو پروردگار فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے' اور میری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو شخص بیماری کے دوران یہ کلمات پڑھے اور پھر انتقال کر جائے' تو اسے آگ نہیں کھائے گی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔

5283 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَحده مَرْفُوْعا من قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَلَا شريك لَهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه لَهُ الْملك وَله الْحَمد لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ يعقدهن خمْسا بأصابعه ثُمَّ قَالَ من قالهن فِيْ يَوْم اَوْ فِيْ لَيْلَة اَوْ فِيْ شهر ثُمَّ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم اَوْ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة اَوْ فِيْ ذٰلِكَ الشَّهْر غفر لَهُ ذَنبه

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں

ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا"۔
(نبی اکرم ﷺ نے) پانچ انگلیوں کے ذریعے اُن کو شمار کروایا اور پھر یہ بات بیان کی:
"جو شخص دن میں یا رات میں یا مہینے میں ان کلمات کو پڑھ لے اور پھر اس دن یا اس رات یا اس مہینے میں انتقال کر جائے تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی"۔

5284 - وَعَن سعد بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قَوْله: لَا اِلَه اِلَّا اَنْت سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كنت من الظَّالِمين (الأنبياء)
اَيّمَا مُسْلِم دَعَا بهَا فِيْ مَرَضه اَرْبَعِيْنَ مرّة فَمَاتَ فِيْ مَرَضه ذٰلِكَ أعطى أجر شَهِيد وَإِن برأ برأ وَقد غفر لَهُ جَمِيْع ذنُوبه - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رَوَاهُ اَحْمد بن عَمْرو بن اَبِيْ بكر السكسكي عَنْ اَبِيْهِ عَن مُحَمَّد بن زيد عَنِ ابْنِ الْمسيب عَنهُ

❀❀ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے: حضرت یونس علیہ السلام نے یہ کہا تھا:)
"تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو ہر عیب سے پاک ہے بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں"۔
(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جو بھی مسلمان بیماری کے دوران چالیس مرتبہ اس کلمے کے ذریعے دعا کرے اور پھر اس بیماری کے دوران انتقال کر جائے تو اسے شہید کا اجر دیا جائے گا اور اگر وہ تندرست ہو گیا تو ایسی حالت میں تندرست ہو گا کہ اس کے تمام گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہو گی"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن عمرو بن ابوبکر سکسکی نے اپنے والد کے حوالے سے محمد بن زید کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

5285 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَة اَلا اخبرك بِاَمْر هُوَ حق من تكلم بِهٖ فِيْ اَوَّل مضجعه من مَرَضه نجاه اللّٰه مِنَ النَّار قلت بلَى بِاَبِيْ وَاُمِّي قَالَ فَاعْلَم اَنَّكَ اِذا اَصبَحت لم تمس وَإِذَا أمسيت لم تصبح وَاَنَّكَ اِذا قلت ذٰلِكَ فِيْ اَوَّل مضجعك من مرضك نجاك اللّٰه مِنَ النَّار اَن تَقول لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه يحيي وَيُمِيت وَهُوَ حَيّ لَا يَمُوْت وَسُبْحَان اللّٰه رب الْعباد والبلاد وَالْحَمْد للّٰه كثيرا طيبا مُبَارَكًا فِيْهِ على كل حَال اللّٰه اَكْبَر كَبِيْرًا كبرياء رَبنَا وجلاله وَقدرته بِكُل مَكَان اللّٰهُمَّ اِن اَنْت أمرضتني لتقبض روحي فِيْ مرضِي هٰذَا فَاجْعَل روحي فِيْ اَرْوَاح من سبقت لَهُ مِنْك الْحُسْنٰى وأعذني مِنَ النَّار كَمَا أعذت اَوْلِيَاء ك الَّذِيْنَ سبقت لَهُمْ مِنْك الْحُسْنٰى فَإِن مت فِيْ مرضك ذٰلِكَ فَإِلَى رضوَان اللّٰه وَالْجنَّة وَإِن كنت قد اقترفت ذنُوبا تَابَ اللّٰه عَلَيْك

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات وَلَا يحضرني الْآن اِسْنَاده

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابوہریرہ! کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو حق ہے کہ جو شخص بیماری میں مبتلا ہونے کے آغاز میں اس کو پڑھ لے گا' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم سے نجات عطا کرے گا' میں نے عرض کی: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ جب تم ایسی حالت میں صبح کرو کہ تم شام نہ کر سکو اور جب تم ایسی حالت میں شام کرو کہ تم صبح نہ کر سکو اور تم نے اپنی بیماری کے آغاز میں ان کلمات کو پڑھ لیا ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم سے نجات عطا کرے گا' تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ زندہ ہے' اور اسے موت نہیں آئے گی' اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' جو بندوں کا اور شہروں کا پروردگار ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو اس کے لئے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' ہر حال میں اس کے لیے برکت موجود ہو' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' کبریائی والا ہے' اے ہمارے پروردگار! جس کا جلال اور جس کی قدرت ہر جگہ پر ہیں' اے اللہ! تو نے مجھے بیماری میں مبتلا کیا' تا کہ تو اس بیماری کے دوران میری روح قبض کر لے' تو تُو میری روح کو ان ارواح میں شامل کرنا' جن کے بارے میں تیری اچھائی نازل ہو چکی ہو اور تو مجھے جہنم سے بچانا' جس طرح تو نے اپنے دوستوں کو جہنم سے محفوظ رکھا ہے' جن کے بارے میں تیری اچھائی طے ہو چکی ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اگر تم اس بیماری کے دوران انتقال کر گئے' تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت کی طرف جاؤ گے' اور اگر تم نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کر لے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے' اور اس کی سند کی حالت' اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5286 - وَرُوِىَ عَنُ حجاج بن فرافصة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مَرِيض يَقُولُ سُبْحَانَ الْملك القدوس الرَّحْمَن الْملك الديَّان لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت مسكن الْعُرُوق الضاربة ومنيم الْعُيُون الساهرة اِلَّا شفَاه اللّٰه تَعَالٰى -رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ آخر كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات هٰكَذَا معضلا

❀❀ حضرت حجاج بن فرافصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بیمار یہ پڑھ لیتا ہے:

''ہر عیب سے پاک ہے' وہ ذات جو بادشاہ ہے' پاک ہے' نہایت رحم کرنے والا ہے' بادشاہ ہے' عطا کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو جوش مارنے والی رگوں کو پرسکون کرنے والا ہے' اور جاگنے والی آنکھوں کو نیند دینے والا ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو شفاء عطا کر دے گا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''المرض والکفارات'' کے آخر میں' اسی طرح معضل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

9 - التَّرْغِيب فِي الْوَصِيَّةِ وَالْعَدْلِ فِيهَا والترهيب من تركهَا اَوِ المضارة فِيهَا

وَمَا جَاءَ فِيمَن يعتق وَيتصدّق عِنْد الْمَوْت

باب: وصیت کرنے اور اس کے بارے میں عدل سے کام لینے کے بارے میں ترغیبی روایات
اور جو شخص اسے ترک کر دیتا ہے یا اس میں کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اس کے بارے میں ترہیبی روایات
جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے یا صدقہ کرتا ہے اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

5287 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حق امرىء مُسْلِم لَهُ شَيْءٌ يُوصي فِيهِ يبيت فِيهِ لَيْلَتَيْنِ -وَفِي رِوَايَة: ثَلَاث لَيَال إِلَّا ووصيته مَكْتُوبَة عِنْده
قَالَ نَافِع سَمِعت عبد الله بن عمر يَقُولُ: مَا مرت عَلَيّ لَيْلَة مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِي وصيتي مَكْتُوبَة
رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جس بھی مسلمان کے پاس کوئی چیز ہو تو اس کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے ساتھ وہ دو راتیں گزار لے اور اس نے اس کے بارے میں کوئی وصیت نہ کی ہو''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تین راتیں گزر جائیں'' مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے''
نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مجھ پر کبھی کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری' مگر یہ کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی ہوتی ہے''
یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام بن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5288 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ على وَصِيَّة مَاتَ على سَبِيل وَسنة وَمَات على تقى وَشَهَادَة وَمَات مغفورا لَهُ -رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص وصیت کر کے مرتا ہے' وہ صحیح راستے اور سنت پر مرتا ہے' اور پرہیزگاری اور شہادت پر مرتا ہے' اور ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5289 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فلَان قَالَ اَلَيْسَ كَانَ مَعنا آنِفا قَالُوْا بلَى قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا اَخذَة على غضب المحروم من حرم وَصيته -رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حسن
وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مُخْتَصرًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :المحروم من حرم وَصيته

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! فلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ابھی تھوڑے دیر پہلے وہ ہمارے ساتھ نہیں تھا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! گویا کہ اس کی ناراضگی کے عالم میں گرفت کی گئی ہے' کیونکہ وہ شخص محروم ہے' جو وصیت سے محروم رہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وہ شخص محروم ہے' جو وصیت کرنے سے محروم رہے''۔

5290 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تركُ الْوَصِيَّة عَار فِي الدُّنْيَا ونار وشنار فِي الْآخِرَة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷛ فرماتے ہیں:

''وصیت کو ترک کر دینا' دنیا میں عار اور آخرت میں نار' اور شنار کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5291 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الرجل ليَعْمَل اَوْ الْـمَرْاَة بِطَاعَة اللّٰه سِتِّينَ سنة ثُمَّ يحضرهما الْمَوْت فيضاران فِي الْوَصِيَّة فَتجب لَهما النَّار ثُمَّ قَرَاَ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ من بعد وَصِيَّة يُوصي بهَا اَوْ دين غير مضار حَتّٰى بلغ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (النساء)

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الرجل لَيَعْمَل بِعَمَلِ اَهْلِ الْخَيْرِ سَبْعِيْنَ سنة فَإِذَا اَوْصٰى حَافَ فِيْ وَصِيَّتِهٖ فَيُخْتَمُ لَهٗ بِشَرِّ عَمَلِه فَيدْخُلُ النَّارَ وَاَنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الشَّرِّ سَبْعِيْنَ سنة فيعدل فِيْ وَصِيَّته فيختم لَهٗ بِخَير عمله فَيدْخل الْجنَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ ﷛ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرد یا ایک عورت ساٹھ سال تک' اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے رہتے ہیں' پھر جب ان کی موت کا وقت قریب آتا ہے' تو وہ وصیت میں کسی کا نقصان کرتے ہیں' تو اُن کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے''۔

پھر حضرت ابوہریرہ ﷛ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس وصیت کے بعد' جو اس نے کی ہو' یا قرض کے بعد' جبکہ وہ نقصان پہنچانے والا نہ ہو''۔

انہوں نے یہ آیت یہاں تک کہ تلاوت کی: ''یہ بڑی کامیابی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص ستر سال تک' اہل خیر کے سے عمل کرتا رہتا ہے' پھر جب وہ وصیت کرتا ہے تو وصیت میں زیادتی کر جاتا ہے' تو اس کے لیے برے عمل کی مہر لگ جاتی ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے' اور ایک شخص ستر سال تک' اہل شر کے سے عمل کرتا رہتا ہے'

لیکن پھر وہ وصیت کے بارے میں انصاف سے کام لیتا ہے تو پھر اس کے عمل پر بہتر عمل کی مہر لگا دی جاتی ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے''۔

5292 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِضْرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ من الْكَبَائِرِ ثُمَّ تَلَا تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ- النِّسَاء -رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا' کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے''

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5293 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فر بميراث وَارثه قطع اللّٰه ميراثه من الْجَنَّة يَوْم الْقِيَامَة-رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے وارث کی وراثت سے فرار اختیار کرنا چاہتا ہے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جنت کی میراث سے لاتعلق کر دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5294 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَي الصَّدَقَة أعظم أجرا قَالَ أَن تصدق وَأَنت صَحِيح شحيح تخشى الْفقر وتأمل الْغنى وَلَا تمهل حَتَّى إِذا بلغت الْحُلْقُوم قلت لفُلَان كَذَا ولفلان كَذَا وَقد كَانَ لفُلَان كَذَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهِ وَاَبُوْ دَاوُد إِلَّا أَنه قَالَ أَن تصدق وَأَنت صَحِيح حَرِيص تأمل الْبَقَاء وتخشى الْفقر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ اجر کے حساب سے سب سے زیادہ عظیم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم ایسے عالم میں صدقہ کرو جبکہ تم تندرست ہو' در تمہیں (مال کی) خواہش ہو اور غربت کا اندیشہ ہو' خوشحالی کی توقع ہو' تم اسے اتنا موخر نہ کرنا' کہ جان حلقوم تک پہنچ جائے' اور پھر تم یہ کہو' فلاں کو اتنا ملے اور فلاں کو اتنا ملے' حالانکہ وہ فلاں کو ویسے ہی مل جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

''تم کسی حالت میں صدقہ کرو' کہ تم تندرست ہو اور (مال کا) لالچ رکھتے ہو' تمہیں بقا کی توقع ہو اور غربت کا اندیشہ ہو''۔

5295 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَن يتَصَدَّق الْمَرْء فِي حَيَاته وَصِحَّته بدرهم خير لَهُ من أَن يتَصَدَّق عِنْد مَوته بِمِائَة

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه كِلَاهُمَا عَن شُرَحْبِيل بن سعد عَن أبي سعيد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اپنی زندگی اور تندرستی کے دوران ایک درہم صدقہ کردے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ مرتے وقت ایک سو درہم صدقہ کرے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان دونوں نے اسے شرحبیل بن سعد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

5296 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مثل الَّذِيْ يعْتق عِنْد مَوته كَمثل الَّذِيْ يهدى إِذا شبع

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه إِلَّا أَنه قَالَ مثل الَّذِيْ يتَصَدَّق عِنْد مَوته مثل الَّذِيْ يهدى بَعْدَمَا يشْبع

وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَعِنْده قَالَ: أوصى رجل بدنانير فِي سَبِيل اللّٰه فَسئلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَحدث عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِيْ يعْتق وَيتَصَدَّق عِنْد مَوته مثل الَّذِيْ يهدى بعد مَا شبع

قَالَ الْحَافِظ وَقد تقدم فِي كتاب الْبيُوع مَا جَاءَ فِي الْمُبَادرَة إِلَى قَضَاء دين الْمَيِّت وَالتَّرْغِيب فِي ذَلِك

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مرتے وقت غلام کو آزاد کرتا ہے اس کی مثال اُس شخص کی مانند ہے جو سیر ہونے کے بعد (بچنے والی چیز کو) تحفے کے طور پر دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''موت کے قریب صدقہ کرنے والے شخص کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو سیر ہوجانے کے بعد (باقی بچ جانے والی چیز) تحفے کے طور پر دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک شخص نے اللہ کی راہ میں کچھ دیناروں کے بارے میں وصیت کی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص موت کے وقت غلام آزاد کرتا ہے یا صدقہ کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو سیر ہوجانے کے بعد (باقی رہ جانے والی چیز کو) تحفے کے طور پر دے دیتا ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے خرید و فروخت سے متعلق کتاب میں یہ بات گزر چکی ہے کہ میت کے قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیے اور اس بارے میں جو ترغیبی روایات ہیں (وہ بھی گزر چکی ہیں)۔

التَّرْهِيب من كَرَاهِيَة الْإِنْسَان الْمَوْت
وَالتَّرْغِيب فِيْ تلقيه بالرضى وَالسُّرُوْر إِذا نزل حبا للقاء الله عَزَّ وَجَلَّ

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ انسان موت کو ناپسند کرے

اوراس بارے میں ترغیبی روایات کہ انسان رضامندی اور سرور کے ساتھ موت کا سامنا کرے جب اس کے پاس موت آجائے اوروہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتے ہوئے (موت کا سامنا کرے)

5297 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَبَّ لِقَاء الله اَحَبَّ الله لقاء ه وَمَنْ كره لِقَاء الله كره الله لقاء ه فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أكراهية الْمَوْت فكلنا يكره الْمَوْت قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِن الْمُؤْمِن إِذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته اَحَبَّ لِقَاء الله فَاَحَبَّ الله لقاء ه وَإِن الْكَافِر إِذا بشر بِعَذَاب الله وَسخطه كره لِقَاء الله وَكره الله لقاء ه -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے؟ ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مراد نہیں ہے بلکہ جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی رضامندی اور اس کی جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور کافر شخص کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب اس کی ناراضگی کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5298 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَبَّ لِقَاء الله اَحَبَّ الله لقاء ه وَمَنْ كره لِقَاء الله كره الله لقاء ه قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كلنا يكره الْمَوْت قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ كَرَاهِيَة الْمَوْت وَلٰكِن الْمُؤْمِن إِذا حضر جَاءَهُ الْبشير من الله فَلَيْسَ شَيْءٍ اَحَبَّ إِلَيْهِ من اَن يكون قد لَقِي الله فَاَحَبَّ الله لقاء ه وَإِن الْفَاجِر اَوْ الْكَافِر إِذا حضر جَاءَهُ مَا هُوَ صائر إِلَيْهِ من الشَّرّ اَوْ مَا يلقى من الشَّرّ فكره لِقَاء الله فكره الله لقاء ه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالنَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا انه قَالَ: قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا منا اَحد إِلَّا يكره الْمَوْت قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بكراهية الْمَوْت إِن الْمُؤْمِن إِذا جَاءَهُ الْبُشْرى من الله عَزَّ وَجَلَّ لم يكن شَيْءٍ اَحَبَّ إِلَيْهِ من لِقَاء الله وَكَانَ الله للقائه اَحَبَّ وَإِن الْكَافِر إِذا جَاءَهُ مَا يكره لم يكن شَيْءٍ أكره إِلَيْهِ من لِقَاء الله وَكَانَ الله للقائه أكره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا نہیں ہے' بلکہ جب مومن کا آخری وقت قریب آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری سنانے والا اُس کے پاس آتا ہے' اس وقت مومن کے نزدیک کوئی بھی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے' اور اللہ تعالیٰ اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور فاجر شخص (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کافر شخص کا جب آخری وقت قریب آتا ہے' تو اس کے پاس وہ چیز آتی ہے' جس برائی کی طرف اس نے جانا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس خرابی کا اُس نے سامنا کرنا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک شخص موت کو ناپسند کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا نہیں ہے' بلکہ جب مومن کی طرف' اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری آتی ہے' تو اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے زیادہ پسندیدہ نہیں کوئی چیز نہیں ہوتی' اور اللہ تعالیٰ اس کی حاضری کو زیادہ پسند کرتا ہے' اور کافر شخص کے پاس' جب وہ چیز آتی ہے' جسے وہ ناپسند کرتا ہے' تو اس کے نزدیک کوئی بھی چیز' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس کی حاضری کو زیادہ ناپسند کرتا ہے''۔

5298/1 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ عَبْدِيْ لقائي اَحْبَبْتُ لقاءه وَاِذَا كره لقائي كرهت لقاءه

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ' میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' تو میں بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو میں بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہوں''۔

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم' اور امام نسائی نے نقل کیا ہے۔

5298/2 - وَعَنْ عبادة بن الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ لِقَاء اللّٰه اَحَبَّ اللّٰه لقاءه وَمَنْ كره لِقَاء اللّٰه كره اللّٰه لقاءه - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5298/3 - وَعَنْ فَضَالَةَ بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ من آمن بك وَشهد اَنِّي رَسُولك فحبب اِلَيْهِ لقاءك وَسهل عَلَيْهِ قضاءك واقلل لَهُ من الدُّنْيَا وَمَنْ لم يُؤمن بك وَلَمْ يشْهد اَنِّي رَسُولك فَلَا تحبب اِلَيْهِ لقاءك وَلَا تسهل عَلَيْهِ قضاءك وَاَكثر لَهُ من الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْث عَمْرو بن غيلَان الثَّقَفِيّ وَهُوَ مِمَّن اخْتلف فِي صحبته وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ من آمن بِي وصدقني وَعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فاقلل مَاله وَولده وحبب اِلَيْهِ لقاءك وَعجل لَهُ الْقَضَاء وَمَنْ لم يُؤمن بِي وَلَمْ يصدقني وَلَمْ يعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فَاَكْثر مَاله وَولده واطل عمره

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لائے' اور اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو تُو اپنی بارگاہ میں اس کی حاضری کو (اس کے لیے) محبوب کر دینا' اور اپنے فیصلے کو (یعنی اس شخص کی موت کو) اس کے لئے آسان کر دینا' اس کو دنیا تھوڑی عطا کرنا' اور جو شخص تجھ پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اس بات کی گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اس کے نزدیک' اپنی بارگاہ میں' اس کی حاضری کو پسندیدہ نہ کرنا' اس کے لئے اپنے فیصلے (یعنی اس کی موت) آسان نہ کرنا' اور اس کو دنیا بکثرت عطا کرنا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' امام طبرانی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے' اسے حضرت عمرو بن غیلان ثقفی کے حوالے سے نقل کیا ہے' یہ اُن افراد میں سے ایک ہیں' جن کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے' اور اس بات کو جانتا ہو کہ میں جو لے کر آیا ہوں' وہ تیری طرف سے آنے والا حق ہے' تو تُو اس کے مال اور اولاد کو کم کر دینا' اور اپنی بارگاہ میں' اس کی حاضری پسندیدہ کر دینا' اسے جلدی موت دے دینا' اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے' اور میری تصدیق نہ کرے' اور وہ یہ بات نہ جانتا ہو کہ میں جو لے کر آیا ہوں' وہ تیری طرف سے آنے والا حق ہے' تو تُو اس کا مال اور اولاد زیادہ کر دینا' اور اس کی عمر طویل کر دینا''۔

5298/4 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تحفة الْمُؤمن الْمَوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کا تحفہ موت ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5298/5 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن شِئْتُم انبأتكم مَا اَوَّل مَا يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِين يَوْم الْقِيَامَة وَمَا اَوَّل مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ قُلْنَا نعم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

إن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِين هَلْ اَحْبَبْتُمْ لقائى فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لم فَيَقُوْلُوْنَ رجونا عفوك ومغفرتك فَيَقُوْلُ قد وَجَبت لكم مغفرتى -رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة عبيد الله بن زحر

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا؟ اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پہلے کیا عرض کریں گے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرمائے گا: کیا تم لوگ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! اے ہمارے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں؟ وہ عرض کریں گے: کیونکہ ہمیں تیرے درگزر کرنے اور مغفرت کرنے کی امید ہے تو پروردگار فرمائے گا: تو میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہوگئی''۔

یہ روایت امام احمد نے عبیداللہ بن زحر سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِيْ كَلِمَات يقولهن من مَاتَ لَهُ ميت

باب: اُن کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جنہیں وہ شخص پڑھے گا' جس کا (کوئی عزیز) فوت ہو جائے

5299 - عَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا حضرتم الْمَرِيض اَوْ الْمَيِّت فَقولُوْا خيرا فَإِن الْمَلَائِكَة يُؤمنُونَ على مَا تَقولُوْنَ قَالَت فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلمَة اتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن اَبَا سَلمَة قد مَاتَ قَالَ قولي اللَّهُمَّ اغْفِر لي وَله واعقبني مِنْهُ عُقبى حَسَنَة فَقُلْتُ ذٰلِكَ فأعقبني الله من هُوَ خير لي مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا بِالشَّكِّ وَاَبُوْ دَاوُد التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة الْمَيِّت بِلَا شكّ

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم (قریب المرگ) بیمار یا کسی میت کے پاس موجود ہو تو بہتری کی بات کہو' کیونکہ تم لوگ جو کچھ کہتے ہو' فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

5299-صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب ما يقال عند المريض والميت - حديث: 1578 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر أم المؤمنين أم سلمة بنت أبي أمية رضي الله عنها - حديث: 6803 سنن أبي داود - كتاب الجنائز' باب ما يستحب أن يقال عند الميت من الكلام - حديث: 2724 سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء فيما يقال عند المريض إذا حضر - حديث: 1443 السنن للنسائي - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث: 1811 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجنائز' باب القول عند الموت - حديث: 5872 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنائز' ما يقال عند المريض إذا حضر - حديث: 10661 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث: 1931 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' باب ما يستحب من الكلام عنده - حديث: 6215 مسند عبد بن حميد - حديث أم سلمة رضي الله عنها' حديث: 1541 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 6806 المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' ومن روى عن أم سلمة من أهل الكوفة - أبو وائل شقيق بن سلمة' حديث: 19580

''اے اللہ! تو میری اور ان کی مغفرت کردے اور مجھے ان کی جگہ بہترین نعم البدل عطا کردے''۔
میں نے یہ کلمات پڑھ لئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی جگہ وہ عطا کردیئے جو میرے لئے ان سے زیادہ بہتر ہیں یعنی نبی اکرم ﷺ عطا کردیئے۔

یہ روایت امام مسلم نے اسی طرح شک کے ساتھ نقل کی ہے اسے مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے کسی شک کے بغیر نقل کی ہے جس میں صرف لفظ ''میت'' منقول ہے۔

5300 - وعنها رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا من عبد تصيبه مُصِيبَة فَيَقُولُ اِنَّا لله وَاِنَّا اِلَيهِ رَاجِعُونَ اللّٰهُمَّ آجرنى فِىْ مصيبتى واخلف لى خيرا مِنهَا اِلَّا آجره اللّٰه تَعَالٰى فِىْ مصيبته واخلف لَهُ خيرا مِنهَا قَالَت فَلَمَّا مَاتَ اَبُو سَلمَة قلت اى الْمُسلِمين خير من اَبِى سَلمَة اَوَّل بَيت هَاجر اِلٰى رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّى قلتهَا فأخلف اللّٰه لى خيرا مِنهُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسلم

رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِىّ وَالتِّرمِذِىّ وَلَفظه قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذا اَصَاب اَحَدُكُم مُصِيبَة فَليَقُل اِنَّا لله وَاِنَّا اِلَيهِ رَاجِعُونَ اللّٰهُمَّ عندك أحتسب مصيبتى فأجرنى بهَا وأبدلنى خيرا مِنهَا فَلَمَّا احتضر اَبُو سَلمَة قَالَ اللّٰهُمَّ اخلفنى فِىْ اَهلِىْ خيرا منى فَلَمَّا قبض قَالَت ام سَلمَة اِنَّا لله وَاِنَّا اِلَيهِ رَاجِعُونَ (البَقَرَة) عِند اللّٰه أحتسب مصيبتى فأجرنى فِيهَا -رَوَاهُ ابن مَاجَه بِنَحوِ التِّرمِذِىّ

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
''جس بندے کو کوئی مصیبت لاحق ہو اور پھر وہ یہ پڑھ لے:
''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف ہی لوٹ جانا ہے اے اللہ! تو مجھے اس مصیبت کا اجر عطا فرما اور مجھے اس کی جگہ زیادہ بہتر عطا فرما دے''۔
(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت کا اجر بھی عطا کرے گا اور اس سے زیادہ بہتر اسے عطا کردے گا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے سوچا مسلمانوں میں ابوسلمہ سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے؟ (ان کا گھرانہ) وہ پہلا گھرانہ ہے جس نے اللہ کے رسول کی طرف ہجرت کی تھی پھر بھی میں نے یہ کلمات پڑھ لئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے زیادہ بہتر (شوہر) عطا کردیئے یعنی نبی اکرم ﷺ عطا کردیئے۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جب کسی شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو تو اسے یہ پڑھ لینا چاہیے:
''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے اے اللہ! میں اپنی مصیبت کے ثواب کی تیرے بارگاہ میں امید رکھتی ہوں تو مجھے اس کا اجر عطا کردے اور مجھے اس کی جگہ اس سے زیادہ

بہتر عطا کر دے"۔

جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا' تو انہوں نے دعا کی: اے اللہ! میری بیوی کو میری جگہ مجھ سے زیادہ بہتر (شوہر) عطا کر دینا' جب ان کا انتقال ہوا' تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا پڑھی:

"بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے اسی طرف لوٹ کے جانا ہے' میں اپنی اس مصیبت کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ثواب کی امید رکھتی ہوں' تو تُو مجھے اس کا اجر عطا فرما"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

5301 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِیبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صلوَات من رَبِّهِمْ وَرَحْمَة وَاُولٰٓئِكَ هم المهتدون (البقرۃ) قَالَ اخبر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ الْمُؤْمِنَ اِذا سلم لأمر اللّٰه وَرجع فَاسْتَرْجع عِنْد الْمُصِیبَة كتب لَهُ ثَلَاث خِصَال من الْخَیْر الصَّلَاة من اللّٰه وَالرَّحْمَة وَتَحْقِیق سَبِیل الْهدی وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اسْتَرْجع عِنْد الْمُصِیبَة جبر اللّٰه مصیبته وَاحسن عقباه وَجعل لَهُ خلفا یرضاه-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے' تو وہ یہ کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' اور بے شک ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے' یہ وہ لوگ ہیں' جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے برکتیں اور رحمت نازل ہوں گی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: جب مومن شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرتا ہے' اور مصیبت کے وقت "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھ لیتا ہے' تو اسے بھلائی کے حوالے سے تین خصوصیات نصیب ہوتی ہیں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے' اور ہدایت کے راستے کی وضاحت ہو جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مصیبت کے وقت "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھ لے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت کا اجر عطا کرے گا' اور اس کی آخرت بہتر کرے گا' اور اس سے اُس کی جگہ بہتر چیز عطا کرے گا' جس سے وہ راضی ہو جائے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

5302 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَیْت اُمتِی شَیْئًا لم یُعْطه اَحَد من الْاُمَم عِنْد الْمُصِیبَة اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن

❀❀ اُن کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میری امت کو ایک چیز عطا کی گئی ہے' جو اور کسی امت کو عطا نہیں کی گئی' وہ مصیبت کے وقت "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھنا ہے"۔

5303 - وَرُوِیَ عَنْ فَاطِمَةَ بنت الْحُسَیْن عَنْ اَبِیْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ من أُصِيبَ بمصيبة فذكر مصيبته فأحدث استرجاعا وَإِن تقادم عهدها كتب الله لَهُ من الأجر مثله يَوْم أُصِيب- رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ سیّدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو اور پھر وہ مصیبت کو یاد کر کے جلدی سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ لے' یا مصیبت گزرے وقت گزر گیا ہو اور پھر اُسے پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کی مانند اجر دے گا' جس طرح اس دن پڑھنے کا دیتا' جب اسے مصیبت لاحق ہوئی تھی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5304 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا مَاتَ ولد العَبْد قَالَ الله تَعَالَى لملائكته قبضتم ولد عَبدِي فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قبضتم ثَمَرَة فُؤَاده فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبدِي فَيَقُوْلُوْنَ حمدك واسترجع فَيَقُوْلُ الله تَعَالَى ابْنُوا لعبدي بَيْتا فِي الْجنَّة وسموه بَيت الْحَمد

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی بندے کا بچہ انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کر لیا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھ دو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

12 - التَّرْغِيب فِي حفر الْقُبُور وتغسيل الْمَوْتَى وتكفينهم

باب: قبریں کھودنے' مرحومین کو غسل دینے اور انہیں کفن دینے کے بارے میں ترغیبی روایات

5305 - عَنْ رَافِع رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا فكتم عَلَيْهِ غفر الله لَهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَة وَمَنْ حفر لأَخِيهِ قبرا حَتَّى يجنبه فَكَأَنَّمَا أسكنهُ مسكنا حَتَّى يبْعَث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفظِهِ من غسل مَيتا فكتم عَلَيْهِ غفر الله لَهُ أَرْبَعِينَ مرّة وَمَنْ كفن مَيتا كَسَاه الله من سندس وإستبرق فِي الْجنَّة وَمَنْ حفر لمَيت قبرا فأجنه فِيهِ أجرى الله لَهُ من الْأجر كَأجر مسكن أسكنهُ إِلَى يَوْم الْقِيَامَة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ من حَدِيْثِ جَابر وَفِي سَنَده الْخَلِيل بن مرّة وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حفر قبرا بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة وَمَنْ غسل مَيتا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه وَمَنْ كفن مَيتا كَسَاه الله من حلل الْجنَّة وَمَنْ عزى حَزِينًا ألبسهُ الله التَّقْوَى وَصلى على روحه فِي الْأَرْوَاح وَمَنْ

عزى مصابا كساه الله حلتين من حلل الجنة لا تقوم لهما الدنيا ومن تبع جنازة حتى يقضى دفنها كتب الله له ثلاثة قراريط القيراط منها اعظم من جبل احد ومن كفل يتيما او ارملة اظله الله في ظله وادخله الجنة

❀❀ حضرت رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی میت کو غسل دے اور اس کے معاملے کو پوشیدہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہوں کی مغفرت کردے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی قبر کھودے یہاں تک کہ اسے قبر میں اتار دے تو گویا اس نے اسے اس وقت تک کے لئے ٹھکانہ فراہم کردیا جب اُسے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص کسی میت کو غسل دے اور اس کے معاملے کو پوشیدہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس مرتبہ مغفرت کرے گا اور جو شخص کسی میت کو کفن دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں سندس اور استبرق کا لباس پہنائے گا اور جو شخص کسی میت کے لئے قبر کھودے اور اسے قبر میں اتار دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اجر کو اس طرح جاری کرے گا جیسے اس نے قیامت کے دن تک کے لئے اس کو رہائش گاہ فراہم کی ہو تو اس کا جتنا اجر ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی خلیل بن مرہ ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص قبر کھودتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے اور جو شخص میت کو غسل دیتا ہے وہ اپنے گناہوں سے نکل کر یوں ہو جاتا ہے جیسے اس وقت تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا جو شخص میت کو کفن دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے حلے پہنائے گا جو شخص کسی غمگین شخص کے ساتھ تعزیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور ارواح میں اس کی روح پر رحمت نازل کرے گا جو شخص کسی مصیبت زدہ کے ساتھ تعزیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے حلوں میں سے دو حلے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہو سکتی جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ مردے کو دفن کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تین قیراط کا ثواب نوٹ کرتا ہے جن میں سے ایک قیراط اُحد پہاڑ سے زیادہ بڑا ہوتا ہے جو شخص کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ نصیب کرے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا''۔

5306 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا فكتم عَلَيْهِ طهره الله من ذنوبه فَإِن كَفنه كَسَاه الله من السندس - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے (ناپسندیدہ) معاملے کو پوشیدہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کے حوالے سے پاک کر دیتا ہے اور اگر وہ اس کو کفن بھی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سندس (کا لباس) پہنائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

5307 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا وكفنه

وحنطه وَحمله وَصلى عَلَيْهِ وَلَمْ يفش عَلَيْهِ مَا راى خرج من خطيئته مثل مَا وَلدته امه-رَوَاهُ ابْن مَاجه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اسے کفن دیتا ہے اسے خوشبو لگاتا ہے اسے کندھا دیتا ہے اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے اور جو (ناگوار) چیز اُس نے میت کے حوالے سے دیکھی ہوتی ہے اسے پھیلاتا نہیں ہے تو وہ اپنے گناہوں سے نکل کریوں ہوجاتا ہے جیسے (اس دن تھا جب) اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5308 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا فَادى فِيهِ الْأَمَانَة وَلَم يفش عَلَيْهِ مَا يكون مِنهُ عِنْد ذٰلِكَ خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته امه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة جَابر الْجعْفِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس میں امانت کو ادا کرتا ہے اور اس وقت میں میت کی طرف سے اگر کوئی ناگوار چیز سامنے آتی ہے تو وہ اسے پھیلاتا نہیں ہے تو وہ اپنے گناہوں سے نکل کر اس دن کی مانند ہوجاتا ہے جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے جابر جعفی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5309 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زر الْقُبُور تذكر بهَا الْآخِرَة واغسل الْمَوْتَى فَإِن معالجة جَسَد خاو موعظة بليغة وصل على الْجَنَائِز لَعَلَّ ذٰلِكَ اَن يحزنك فَإِن الحزين فِيْ ظلّ اللّٰه يتَعَرَّض كل خير-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں مرحومین کو غسل دو کیونکہ مردہ جسم کے ساتھ ہونا بہت بلیغ نصیحت ہے نماز جنازہ ادا کرو ہوسکتا ہے یہ چیز تمہیں غمگین کردے اور غمگین شخص اللہ کے سائے میں ہوگا اور وہ ہر بھلائی کے درپے ہوگا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں۔

13 - التَّرْغِيْب فِيْ تشييع الْمَيِّت وَحُضُور دَفنه

باب: میت کے ساتھ جانے اور اس کے دفن کے وقت موجود ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات

5310 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حق الْمُسلِم على الْمُسلِم سِتّ قيل وَمَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذا لَقيته فَسلم عَلَيْهِ وَإِذا دعَاك فاجبه وَإِذا استنصحك فانصح لَهُ وَإِذا عطس فشمته وَإِذا مرض فعده وَإِذا مَاتَ فَاتبعهُ-رَوَاهُ مُسلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم

اسے ملو تو اسے سلام کرو اور جب وہ تمہیں بلائے تو تم جاؤ اور جب وہ تم سے خیر خواہی کا طلبگار ہو تو تم اس کی خیر خواہی کرو اور جب وہ چھینکے تو تم اسے جواب دو اور جب وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو اور جب وہ مر جائے تو تم اس کی (میت کے ساتھ) جاؤ"

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5311 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَيَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا اِلَّا بِذَنْبٍ يُحْدِثُهُ اَحَدُهُمَا وَكَانَ يَقُوْلُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ يُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَنْصَحُهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيَتْبَعُهُ اِذَا مَاتَ -رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے رسوائی کا شکار نہیں کرتا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب بھی دو آدمیوں کے درمیان محبت ہو اور پھر ان کے درمیان علیحدگی ہو جائے تو وہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوگی جس کا ارتکاب ان دونوں میں سے کسی ایک نے کیا ہوگا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے ہیں: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں جب وہ چھینکے تو اسے جواب دے اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے جب وہ غیر موجود ہو یا موجود ہو تو اس کی خیر خواہی کرے جب اس سے ملاقات ہو تو اسے سلام کرے جب وہ بلائے تو اس کے پاس جائے اور جب وہ مر جائے تو اس کے (جنازے کے ساتھ) جائے"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5312 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ سِتُّ خِصَالٍ وَاجِبَةٍ فَمَنْ تَرَكَ خَصْلَةً مِنْهَا فَقَدْ تَرَكَ حَقًّا وَاجِبًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ وَرُوَاتُهُمَا ثِقَاتٌ اِلَّا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"(ایک) مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کے لیے چھ چیزیں واجب ہیں جو شخص ان میں سے کوئی ایک خصلت کو ترک کر دیتا ہے تو وہ ایک واجب حق کو ترک کر دیتا ہے" ......اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں صرف عبدالرحمن بن زیاد بن انعم کا معاملہ مختلف ہے۔

5313 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِيْ يَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا وَشَهِدَ جَنَازَةً وَصَامَ يَوْمًا وَرَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ وَاَعْتَقَ رَقَبَةً -رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"پانچ کام ایسے ہیں اگر ایک دن میں (کوئی) آدمی ان پر عمل کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اہل جنت میں نوٹ کر لے گا

جو شخص بیمار کی عیادت کرے جنگ میں شریک ہو ایک دن روزہ رکھے جمعہ کے لئے جائے اور غلام آزاد کرے"۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

5314 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودوا المرضى وَاتبعُوا الْجَنَائِز تذكركم الْآخِرَة - رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَتقدم هُوَ وَغَيْرِهٖ فِي العيادة

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"بیماروں کی عیادت کرو جنازوں کے ساتھ جاؤ' یہ چیز تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی"۔
یہ روایت امام احمد نے اور امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ روایت اور دوسری روایات' عیادت سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

5315 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شهد الْجِنَازَة حَتّٰى يصلى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاط وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تدفن فَلهُ قيراطان قِيْلَ وَمَا القيراطان قَالَ مثل الجبلين العظيمين - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه
وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم وَغَيْرِهٖ: اَصْغَرُهُمَا مِثْلَ اُحُدٍ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کرلی جائے' تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے' اور جو شخص اس وقت تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے' جب تک اسے دفن نہیں کردیا جاتا' تو اسے دو قیراط ملتے ہیں' عرض کی گئی: دو قیراط سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑ"۔
یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام مسلم کی اور دیگر حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اُن دونوں پہاڑوں میں سے چھوٹا' اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے"۔

5316 - وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيّ من اتبع جَنَازَة مُسْلِم اِيمَانًا واحتسابا وَكَانَ مَعَه حَتّٰى يصلى عَلَيْهَا ويفرغ من دَفنهَا فَاِنَّهُ يرجع من الْاَجر بقيراطين كل قِيرَاط مثل اَحَد وَمَنْ صلى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قبل اَن تدفن فَاِنَّهُ يرجع بقيراط

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
"جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' مسلمان کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے' اور وہ جنازے کے ساتھ رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کرلی جائے' اور اس کے دفن سے فارغ ہوا جائے' تو وہ شخص دو قیراط اجر ساتھ لے کر واپس آتا ہے' جس میں سے ہر ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے' اور جو شخص اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد' دفن ہونے سے پہلے واپس آجاتا ہے' تو وہ ایک قیراط لے کر واپس آتا ہے"۔

5317 - وَعَنْ عَامر بن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ انه كَانَ قَاعِدا عِنْد ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اِذْ طلع خباب صَاحب الْمَقْصُوْرَة فَقَالَ يَا عبد الله بن عمر الا تسمع مَا يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ يَقُوْلُ

اِنَّهُ سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خرج مَعَ جَنَازَة من بَيتهَا وَصلى عَلَيْهَا واتبعها حَتّٰى تدفن كَانَ لَهُ قيراطان من الْاَجر كل قِيرَاط مثل اُحُد وَمَنْ صلى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ من الْاَجر مثل اُحُد فَاَرْسل ابْن عمر اِلٰى عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يسْاَلهَا عَن قَول اَبِي هُرَيْرَة ثُمَّ يرجع اِلَيْهِ فيخبره بِمَا قَالَت وَاَخذ ابْن عمر قَبْضَة من حَصى الْمَسْجِد يقلبها فِي يَده حَتّٰى يرجع فَقَالَ قَالَت عَائِشَة صدق اَبُوْ هُرَيْرَة فَضرب ابْن عمر بالحصى الَّذِي كَانَ فِي يَده الْاَرْض ثُمَّ قَالَ لقد فرطنا فِي قراريط كَثِيرَة-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ عامر بن سعد بن ابی وقاص کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران خباب جو صاحب مقصورہ ہیں وہ سامنے آئے اور بولے: اے حضرت عبداللہ بن عمر! کیا آپ نے وہ بات نہیں سنی؟ جو حضرت ابوہریرہ ﷜ نے بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جنازے کے گھر سے جنازے کے ساتھ نکلتا ہے اور اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے اور اس کے دفن ہونے تک اس کے ساتھ رہتا ہے تو اسے دو قیراط اجر ملتا ہے جن میں سے ہر ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد واپس آجاتا ہے تو اسے اُحد پہاڑ جتنا ثواب ملتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ نے سیدہ عائشہ صدیقہ ﷝ کی طرف ایک صاحب کو بھیجا تاکہ وہ ان سے حضرت ابوہریرہ ﷜ کے بیان کے بارے میں دریافت کریں اور پھر انہیں سیدہ عائشہ ﷝ کے جواب کے بارے میں بتائیں حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ نے مسجد کی کنکریوں کو مٹھی میں لیا وہ اپنے ہاتھ میں انہیں الٹتے پلٹتے رہے جب تک قاصد واپس نہیں آگیا اس نے بتایا: سیدہ عائشہ ﷝ نے یہ فرمایا ہے: حضرت ابوہریرہ ﷜ نے سچ کہا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ نے اپنے ہاتھ میں موجود کنکریاں پھینکیں اور پھر بولے: ہم نے تو بہت سے قیراط ضائع کردیے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5318 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى على جَنَازَة فَلَهُ قِيرَاط وَاِن شهد دَفنهَا فَلَهُ قيراطان القيراط مثل اُحد

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِي بكر بن كَعْب وَزَاد فِي آخِره: وَالَّذِي نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ القيراط اَعظم من اُحد هٰذَا

❀❀ حضرت ثوبان ﷜ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز جنازہ ادا کرتا ہے اسے ایک قیراط ملتا ہے اگر وہ دفن تک موجود رہے تو اسے دو قیراط ملتے ہیں اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے اور امام ابن ماجہ نے ابوبکر بن کعب سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے ایک قیراط اس اُحد پہاڑ سے زیادہ بڑا ہوتا ہے''۔

5319 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تبع جَنَازَة حَتّٰى يصلى

عَلَيْهَا فَإِن لَهُ قيراطا فسئل رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ القيراط فَقَالَ مثل احد

وَفِي رِوَايَةٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مثل قراريطنا هٰذِهٖ قَالَ لَا بل مثل اَحَد اَوْ اعظم من اُحد-رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کرلی جائے' تو اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے' نبی اکرم ﷺ سے قیراط کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے قیراطوں کی مانند ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) اُحد پہاڑ سے بڑا ہوتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5320 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اتى جَنَازَة فِیْ اَهلهَا فَلَهُ قِيرَاط فَإِن اتبعها فَلَهُ قِيرَاط فَإِن صلى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاط فَإِن انتظرها حَتّٰى تدفن فَلَهُ قِيرَاط

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح إِلَّا معدى بن سُلَيْمَان

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنازے کے گھر میں آتا ہے' اسے ایک قیراط ملتا ہے' اگر وہ اس کے ساتھ جاتا ہے' تو اسے ایک (مزید) قیراط ملتا ہے' اگر وہ اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے' تو اسے ایک (مزید) قیراط ملتا ہے' اور اگر وہ اس کے دفن ہونے تک انتظار کرتا رہتا ہے تو اسے ایک (مزید) قیراط ملتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف معدی بن سلیمان کا معاملہ مختلف ہے۔

5321 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أصبح مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِما قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ من اطْعم مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكينا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا قَالَ من عَاد مِنْكُمُ الْيَوْم مَرِيضا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ من تبع مِنْكُمُ الْيَوْم جَنَازَة قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتمعت هٰذِهِ الْخِصَال قطّ فِیْ رجل إِلَّا دخل الْجنَّة-رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے آج کس نے روزہ دار ہونے کے عالم میں صبح کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم ﷺ نے

5321-من أطعم منكم اليوم مسكينا صحيح مسلم - كتاب الزكاة باب من جمع الصدقة - حديث: 1769 السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناقب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضل أبي بكر الصديق رضي الله عنه حديث: 7843 صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام جماع أبواب صوم التطوع - باب ذكر إيجاب الله عز وجل الجنة للصائم يوما واحدا إذا حديث: 1982 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز جماع أبواب صدقة التطوع - باب فضل من أصبح صائما حديث: 7366 الأدب المفرد للبخاري - باب عيادة المرضى حديث: 533

دریافت کیا: تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کون آج جنازے کے ساتھ گیا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ خصائل جس بھی شخص میں اکٹھی ہو جائیں گے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5322 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَوَّلَ مَا يجازى بِهِ العَبْد بعد مَوته اَن يغْفر لجَمِيع من اتبع جنَازَته-رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کے مرنے کے بعد اُسے جو سب سے پہلی جزا دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جتنے لوگ بھی اس کے جنازے کے ساتھ گئے ہوں ان کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

14 - التَّرْغِيْب فِيْ كَثْرَة الْمُصَلِّين على الْجنَازَة وَفِي التَّعْزِيَة

باب: نماز جنازہ ادا کرنے والوں کی کثرت ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات' نیز تعزیت کا بیان

5323 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ميت يُصَلِّي عَلَيْهِ أمة من الْمُسلمين يبلغون مائَة كلهم يشفعون لَهُ إِلَّا شفعوا فِيهِ

رَوَاهُ مُسلِم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَعِنْده مائَة فَمَا فَوْقهَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی میت کی نماز جنازہ مسلمانوں کا ایک گروہ ادا کرے' جو ایک سو تک پہنچتا ہو اور وہ سب اس کے لئے سفارش کریں تو اس میت کے بارے میں اُن کی سفارش کو قبول کر لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک سو یا اس سے زیادہ (افراد نماز جنازہ ادا کریں)''۔

5324 - وَعَن كريب اَن ابْن عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَاتَ لَهُ ابْن بِقديد اَوْ بعسفان فَقَالَ يَا كريب انْظُر مَا اجْتمع لَهُ مِنَ النَّاس قَالَ فَخرجت فَإِذَا نَاس قد اجْتَمعُوا فَاَخْبَرته فَقَالَ تَقول هم اَرْبَعُوْنَ قَالَ قُلْتُ نعم قَالَ اَخْرجُوْهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل مُسلِم يَمُوت فَيَقُوْمُ على جنَازَته اَرْبَعُوْنَ رجلا لَا يشركُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شفعهم اللّٰه فِيهِ-رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجه

❀❀ کریب بیان کرتے ہیں: ''قدید'' یا شاید ''عسفان'' کے مقام پر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک صاحبزادے کا انتقال ہو گیا' تو انہوں نے فرمایا: اے کریب! تم اس بات کا جائزہ لو کہ کتنے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں؟ میں نکلا تو وہاں کئی لوگ اکٹھے ہو چکے تھے' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ چالیس لوگ

ہوں گے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی میت نکالو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی مسلمان شخص فوت ہو جائے' اور چالیس ایسے افراد اُس کی نماز جنازہ ادا کریں' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں' تو اس میت کے بارے میں' اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو قبول کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5325 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من رجل يُصَلِّي عَلَيْهِ مائَةٌ إِلَّا غفر الله لَهُ -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَفِيْهِ مُبشر بن أَبِي الْمليح لَا يحضرني حَاله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی شخص کی نماز جنازہ ایک سو افراد ادا کر لیں' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مبشر بن ابوملیح ہے' جس کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5326 - وَعَنِ الحكم بن فروخ قَالَ صلى بِنَا أَبُو الْمليح على جَنَازَة فظننا أَنه قد كبر فَأقبل علينا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أقِيمُوا صفوفكم ولتحسن شفاعتكم

قَالَ أَبُو الْمليح حَدثنِي عبد الله عَن إِحْدَى أُمَّهَات الْمُؤمنِينَ وَهِي مَيْمُونَة زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت أَخبرنِي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من ميت يُصَلِّي عَلَيْهِ أمة من النَّاس إِلَّا شفعوا فِيهِ فَسَأَلت أَبَا الْمليح عَن الْأمة قَالَ أَرْبَعُونَ -رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حکم بن فروخ بیان کرتے ہیں: ابوملیح نے ایک نماز جنازہ ہمیں پڑھائی' ہم نے یہ گمان کیا کہ اب وہ تکبیر کہہ دیں گے' لیکن انہوں نے ہماری طرف رخ کیا اور بولے: تم لوگ اپنی صفیں درست کر لو اور اپنی سفارش اچھے انداز میں کرنا' ابوملیح نے بتایا: عبداللہ نامی راوی نے مجھے امہات المومنین میں سے ایک خاتون کے حوالے سے' (راوی کہتے ہیں:) وہ خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں' اُن کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بتایا:

''جس بھی میت کی نماز جنازہ لوگوں کا ایک گروہ ادا کرے' تو اس میت کے بارے میں' ان لوگوں کی سفارش قبول ہوتی ہے''۔

میں نے ابوملیح سے لفظ ''امۃ'' کا مفہوم دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد چالیس افراد ہیں۔

یہ روایت امام نسائی نے بیان کی ہے۔

5327 - وَعَن مَالك بن هُبَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من مُسلم يَمُوت فَيصَلي عَلَيْهِ ثَلَاثَة صُفُوف من الْمُسلمين إِلَّا أوجب

وَكَانَ مَالك إِذا استقل أهل الْجِنَازَة جزأهم ثَلَاثَة صُفُوف لهَذَا الحَدِيث -رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن -قَوْله أوجب أَي وَجَبت لَهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو مسلمان فوت ہو اور مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ ادا کرلیں' تو اس کے لیے (جنت) واجب ہو جاتی ہے''۔
حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی وہ کسی جنازے میں شریک ہوتے تھے' تو شرکاء کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے' اس کی وجہ یہ حدیث تھی۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔
متن کے یہ الفاظ ''اوجب'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

5328 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عزى مصابا فَلهُ مثل أجر صَاحبه -رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقد رُوِیَ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرتا ہے' تو اسے مصیبت میں مبتلا شخص کی مانند اجر نصیب ہوتا ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' یہ روایت ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

5329 - وروى التِّرْمِذِیّ أَيْضًا عَنْ أَبِی بَرْزَة عَنِ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عزى ثكلى كسى بردا فِی الْجنَّة وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ امام ترمذی نے' حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''جو شخص کسی ایسی عورت کے ساتھ تعزیت کرتا ہے' جس کا بچہ فوت ہو چکا ہو' تو اسے جنت میں دو چادریں پہنائی جائیں گی''۔
امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

5330 - وروى ابْن مَاجَه عَن عَمْرو بن حزم عَنِ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُؤمن يعزى أَخَاهُ بمصيبة إِلَّا كَسَاه الله من حلل الْكَرَامَة يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ امام ابن ماجہ نے' حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''جو بھی مومن' اپنے کسی بھائی کے ساتھ اسے لاحق ہونے والی مصیبت (یعنی اس کے ہاں ہونے والی فوتگی) کے حوالے سے تعزیت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو کرامت کے حلے پہنائے گا''۔

15 - التَّرْغِيْب فِی الْإِسْرَاع بالجنازة وتعجيل الدّفن

باب: جنازے کو تیزی سے لے جانے' جلدی دفن کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5331 - عَنْ أَبِی هُرَيْرَة رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرعُوا بالجنازة فَإِن تَكُ صَالِحَة فَخير تقدمونها إِلَيْهِ وَإِن تَكُ سوى ذَلِكَ فشر تضعونه عَن رِقَابكُم
رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنازے کو جلدی لے جاؤ! کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا' تو اسے تم ایک بھلائی کی طرف لے جا رہے ہوگے' اور اگر وہ اس کے علاوہ ہوا (یعنی برا ہوا) تو ایک برائی کو تم اپنی گردن سے اتار دو گے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5332 - وَعَنْ عُيَيْنَةَ بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِيْهِ انه كَانَ فِيْ جَنَازَة عُثْمَان بن اَبِي الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكُنَّا نمشي مشيا خَفِيفا فلحقنا اَبُوْ بكرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرفع صَوته قَالَ لقد رَاَيْتنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نرمل رملا - رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوئے' ہم لوگ آرام سے چلتے ہوئے جا رہے تھے' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ آ کر شامل ہوئے' انہوں نے بلند آواز میں یہ کہا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' اور ہم تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے جا رہے تھے۔ یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5333 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلنَا نَبينَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْمَشْي مَعَ الْجِنَازَة فَقَالَ مَا دون الخبب اِن يكن خيرا تعجل اِلَيْهِ وَاِن يكن غير ذٰلِكَ فبعدا لاَهْلِ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه من حَدِيْث عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه يَعْنِيْ من حَدِيْث يحيى اِمَام بني تيم اللّٰه عَنْ اَبِيْ مَاجد عَنْ عبد اللّٰه

قَالَ الْحَافِظ يحيى هٰذَا هُوَ ابْن عبد اللّٰه بن الْحَارِث الجابر الْكُوفِي التَّيْمِيّ

قَالَ اَحْمد لَيْسَ بِهِ بَاْس وَقَالَ ابْن معِين وَالنَّسَائِيّ ضَعِيف وَقَالَ ابْن عدي اَحَادِيثه مُتَقَارِبَة وَاَرْجُو اَنه لَا بَاْس بِهِ وَاَبُوْ مَاجد فِيْ عداد من لَا يعرف وَقَالَ الْبُخَارِيّ ضَعِيف وَقَالَ النَّسَائِيّ مُنكر الحَدِيْث وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الخبب بخاء مُعْجمَة مَفْتُوحَة وباء ين موحدتين ضرب من الْعَدو وَقِيْلَ هُوَ الرمل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تیز رفتاری سے کچھ کم ہوگا' کیونکہ اگر وہ میت بہتر ہوگی' تو تم اسے بھلائی کی طرف لے جاؤ گے' اور اگر وہ اس کے علاوہ ہوگی' تو جہنمیوں سے دور ہی رہنا چاہیے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث سے صرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہونے کے طور پر واقف ہیں' اور صرف اس سند کے حوالے سے واقف ہیں' ان کی مراد وہ روایت ہے' جسے یحییٰ نے نقل کیا ہے' جو بنو تیم اللہ کے امام ہیں' انہوں نے ابوماجد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یحییٰ نامی یہ راوی' یحییٰ بن عبداللہ بن حارث جابر کوفی تیمی ہیں' امام احمد فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یحییٰ بن معین اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث متقارب ہوتی ہیں'

لیکن مجھے یہ امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہوگا' ابو ماجد نامی راوی کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے' جن کی معرفت حاصل نہیں ہوسکی
امام بخاری کہتے ہیں: یہ ضعیف ہیں' امام نسائی کہتے ہیں: یہ منکرالحدیث ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔
لفظ ''الخبب'' یہ تیز چلنے کی ایک قسم ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد ''رمل'' کے طور پر چلنا ہے

التَّرْغِيب فِي الدُّعَاء للْمَيِّت وإحسان الثَّنَاء عَلَيْهِ والترهيب من سوى ذٰلِك

میت کے لئے دعا کرنے اس کی تعریف کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور اس کے علاوہ کے بارے میں ترہیبی روایات

5334 - عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا فرغ من دفن الْمَيِّت وقف عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفرُوا لأخيكم واسألوا لَهُ بالتثبيت فَإِنَّهُ الْآن يسْأَل -رَوَاهُ اَبُو دَاوُد

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی میت کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تھے' تو پھر اس کے پاس ٹھہر جاتے تھے' اور فرماتے تھے: اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کرو' اور اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو' کیونکہ اب اس سے سوال ہوں گے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5335 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مروا على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجنَازَة فَأَثْنوا عَلَيْهَا خيرا فَقَالَ وَجَبت ثُمَّ مروا بِأُخْرَى فَأَثْنوا عَلَيْهَا شرا فَقَالَ وَجَبت ثُمَّ قَالَ إِن بَعْضكُم على بعض شَهِيد
رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ لے کر گزرے' لوگوں نے اس مرحوم کی تعریف کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' پھر کچھ لوگ ایک اور جنازہ لے کر گزرے' لوگوں نے اس کی برائی بیان کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''تم لوگ ایک دوسرے کے بارے میں گواہ ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

5336 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر بِجنَازَة فأثني عَلَيْهَا خير فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبت وَجَبت وَجَبت وَمر بِجنَازَة فأثني عَلَيْهَا شَرّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبت وَجَبت وَجَبت فَقَالَ عمر فدَاك اَبِيْ وَأمي مر بِجنَازَة فأثني عَلَيْهَا خير فَقُلْتُ وَجَبت وَجَبت وَجَبت وَمر بِجنَازَة فأثني عَلَيْهَا شَرّ فَقُلْتُ وَجَبت وَجَبت وَجَبت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أثنيتم عَلَيْهِ خيرا وَجَبت لَهُ الْجنَّة وَمَنْ أثنيتم عَلَيْهِ شرا وَجَبت لَهُ النَّار أَنْتُم شُهَدَاءِ اللّٰهِ فِي الْأَرْض
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک جنازہ گزرا اس کی اچھائی بیان کی گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

...شاد فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی' پھر ایک اور جنازہ گزرا' اس کی برائی بیان کی گئی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں' پہلے ایک جنازہ گزرا' اس کی تعریف کی گئی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' پھر ایک اور جنازہ گزرا' اس کی برائی بیان کی گئی' تو آپ ﷺ نے پھر یہ ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' واجب ہوگئی (اس کی حکمت کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تم اچھائی بیان کرو گے' اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی' اور جس شخص کی تم برائی بیان کرو گے' اس شخص کے لئے جہنم واجب ہو جائے گی' تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

5337 - وَعَنْ اَبِيْ الْاَسْوَد قَالَ قدمت الْمَدِيْنَة فَجَلَسْت اِلٰى عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فمرت بهم جَنَازَة فَاَثْنوا على صَاحبهَا خيرا فَقَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبت ثُمَّ مر بِاُخْرٰى فَاَثْنوا على صَاحبهَا خيرا فَقَالَ عمر وَجَبت ثُمَّ مر بالثالثة فَاَثْنوا على صَاحبهَا شرا فَقَالَ عمر وَجَبت قَالَ اَبُو الْاَسْوَد فَقُلْتُ مَا وَجَبت يَا اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا مُسْلِم شهد لَهُ اَرْبَعَة نفر بِخَير اَدخلهُ اللّٰه الْجنَّة قَالَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَة فَقَالَ وَثَلَاثَة فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لم نَسْاَلهُ عَن الْوَاحِد-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ ابو اسود بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا' ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' لوگوں نے مرحوم کی تعریف کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی' پھر ایک اور جنازہ گزرا' لوگوں نے اس کی تعریف کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی' پھر تیسرا جنازہ گزرا' تو لوگوں نے اس شخص کی برائی بیان کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ ابو اسود کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! کیا واجب ہوگئی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اُسی طرح کہا ہے' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:)

"جس بھی مسلمان کے لئے' چار افراد بھلائی کی گواہی دے دیں' اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا"

ہم نے عرض کی: اگر تین دیدیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تین دیدیں (تو بھی اجر و ثواب حاصل ہوگا) ہم نے عرض کی: اگر دو دیدیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو دیدیں (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا) ہم نے نبی اکرم ﷺ سے ایک کے بارے میں دریافت نہیں کیا- یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5338 - وَعَنْ اَنسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يَمُوت فَيشْهد لَهُ اَرْبَعَة اَهْل اَبْيَات من جِيرَانه الْاَدْنين اِنَّهُم لَا يعلمُوْنَ اِلَّا خيرا اِلَّا قَالَ اللّٰه قد قبلت علمكُمْ فِيْهِ وغفرت لَهُ مَا لَا تعلمُوْنَ-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو بھی مسلمان فوت ہو جائے' اور اس کے پڑوسیوں میں سے چار گھرانے کے افراد' اس کے حق میں یہ گواہی دے دیں کہ وہ

اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اس شخص کے بارے میں میں تمہارے علم کو قبول کرتا ہوں اوران چیزوں کے حوالے سے اس کی مغفرت کردیتا ہوں جن سے تم واقف نہیں ہو"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

5339 - وروی احمد عن شیخ من اهل البصرة لم یسمه عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یرویه عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ مَا من عبد مُسلم یَمُوت فَیشْهد لَهُ ثَلَاثَة ابیات من جیرانه الأدنین بِخَیر اِلَّا قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد قبلت شَهَادَة عِبَادِیْ علی مَا علمُوا وغفرت لَهُ مَا أعلم

❀❀ امام احمد نے اہل بصرہ کے ایک بزرگ سے یہ روایت نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا ان کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے آپ ﷺ کے پروردگار سے یہ بات منقول ہے:

"جو مسلمان بندہ فوت ہو جائے اور اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے تین افراد اس کے حق میں بھلائی کی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں نے ان لوگوں کے علم کے مطابق اپنے بندوں کی گواہی قبول کرلی جس سے وہ واقف ہیں اور اس بندے کی اُن چیزوں کے حوالے سے مغفرت کردی جن کا میں علم رکھتا ہوں"۔

5340 - وَرُوِیَ عَن عَامر بن ربیعَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ العَبْد وَاللّٰه یعلم مِنْهُ شرا وَیَقُوْلُ النَّاس خیرا قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائکته قد قبلت شَهَادَة عِبَادِیْ علی عَبدِی وغفرت لَهُ علمی فِیْهِ-رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی بندہ فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں خراب ہونے کا علم رکھتا ہو اور لوگ اس کے بارے میں بھلائی کی بات کہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: اپنے بندے کے بارے میں میں نے اپنے بندوں کی گواہی قبول کرلی اور اس کے بارے میں اپنے علم کے حوالے سے چیزوں کے مغفرت کردی"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5341 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا دعِی اِلٰی جَنَازَة سَاَلَ عَنهَا فَاِن أثنی عَلَیْهَا خیر قَامَ فصلی عَلَیْهَا وَاِن أثنی عَلَیْهَا غیر ذٰلِکَ قَالَ لاهلها شَانُکمْ بهَا وَلَمْ یصل عَلَیْهَا-رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب کسی جنازے میں شرکت کی درخواست کی جاتی تو آپ ﷺ میت کے بارے میں دریافت کرتے تھے اگر لوگ اس کی تعریف بیان کرتے تھے تو آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے تھے اور اگر اس کے بارے میں اس کے برخلاف کہا جاتا (یعنی اس کی برائی بیان کی جاتی) تو آپ اس کے اہل خانہ سے یہ فرماتے تھے: تم خود اُسے سنبھال لو! اور آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5342 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحه كلهم من رِوَايَة عمرَان بن أنس الْمَكِّيّ عَن عَطاء عَنهُ

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَمِعت مُحَمَّد بن إِسْمَاعِيل الْبُخَارِيّ يَقُوْلُ عمرَان بن أنس مُنكر الحَدِيْث

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم حَدِيْث ام سَلمَة الصَّحِيْح قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا حضرتم الْمَيِّت فَقولُوْا خيرا فَإِن الْمَلَائِكَة يُؤمنُوْنَ على مَا تَقولُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے مرحومین کی اچھی باتوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں کے حوالے سے رُکے رہو''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب نے اسے عمران بن انس مکی کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عمران بن انس نامی راوی منکر الحدیث ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول صحیح حدیث گزر چکی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میت کے پاس موجود ہو تو بھلائی کی بات کہو' کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر آمین کہتے ہیں''۔

5343 - وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا فعل يزِيْد بن قيس لَعنه اللّٰه قَالُوْا قد مَاتَ قَالَت فأستغفر اللّٰه فَقَالُوْا لَهَا مَا لَك لعنته ثُمَّ قلت أستغفر اللّٰه قَالَت إِن رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تسبوا الْأَمْوَات فَإِنَّهُم أفضوا إِلَى مَا قدمُوا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَهُوَ عِنْد الْبُخَارِيّ دون ذكر الْقِصَّة وَلأبي دَاوُد إِذا مَاتَ صَاحبكُم فَدَعوهُ لَا تقعوا فِيْهِ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یزید بن قیس کا کیا بنا؟ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے' لوگوں نے کہا: اس کا انتقال ہو گیا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں' لوگوں نے ان سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ پہلے آپ نے اس پر لعنت کی' اور پھر آپ یہ بات کہہ رہی ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردوں کو برا نہ کہو! کیونکہ انہوں نے جو آگے بھیجا تھا' وہ اس کی طرف چلے گئے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ امام بخاری نے بھی نقل کی ہے' لیکن اس میں پورا واقعہ نہیں ہے امام ابوداؤد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب تمہارا کوئی ساتھی مر جائے' تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دو' اس پر تنقید نہ کرو''

التَّرْهِيب من النِّيَاحَة على الْمَيِّت والنعى وَلَطم الخد وخمش الْوَجْه وشق الجيب

باب: میت پر نوحہ کرنے‘ انتقال کا اعلان کرنے‘ چہرہ پیٹنے‘ گال نوچنے اور گریبان پھاڑنے کے بارے میں ترہیبی روایات

5344 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّت يعذب فِيْ قَبره بِمَا نِيح عَلَيْهِ -وَفِيْ رِوَايَة: مَا نِيح عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَقَالَ بالنياحة عَلَيْهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت پر جو نوحہ کیا جاتا ہے‘ اس کی وجہ سے‘ اس میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ جو اس پر نوحہ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری‘ امام مسلم‘ امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے‘ اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے''۔

5345 - وَعَنِ الْمُغِيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من نِيح عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يعذب بِمَا نِيح عَلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے‘ تو اس پر جو نوحہ کیا گیا‘ اس کی وجہ سے قیامت کے دن اس شخص کو عذاب دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5346 - وَعَن النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُغمي على عبد اللّٰه بن رَوَاحَة فَجعلت أُخْته تبْكي واجبلاه واكذا واكذا تعدد عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْن أَفَاق مَا قلت شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لي أَنْت كَذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

وَزَاد فِيْ رِوَايَة فَلَمَّا مَاتَ لم تبك عَلَيْهِ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير عَن الْأَعْمَش عَن عبد اللّٰه بن عمر بِنَحْوِهِ وَفِيه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُغمي عَلَيّ فصاحت النِّسَاء واعزاه واجبلاه فَقَالَ ملك مَعَه مرزبة فَجَعلهَا بَيْن رجْلي فَقَالَ أَنْت كَمَا تَقول قلت لَا وَلَوْ قلت نَعَمْ ضَرَبَنِي بهَا -وَالْأَعْمَش لم يدْرك ابْن عمر

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوئی‘ ان کی بہن نے رونا شروع کیا اور یہ کہا: اے پہاڑ! اے یہ! اور اے وہ! اس خاتون نے ان کے بارے میں متعدد باتیں کہیں‘ جب ان کو ذرا ہوش آیا‘ تو انہوں نے فرمایا: تم نے جو کچھ بھی کہا‘ تو مجھ سے دریافت کیا گیا: کیا تم اسی طرح تھے؟''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے‘ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''جب ان کا انتقال ہو گیا‘ تو پھر وہ خاتون ان پر نہیں روئی تھیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اعمش کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مانند نقل کی ہے اور اس روایت میں یہ الفاظ ہیں

''انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! جب مجھ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو خواتین نے چیخ کر رونا شروع کیا اور یہ کہا ہائے یہ کتنے زبردست تھے ہائے پہاڑ! تو ایک فرشتہ جس کے پاس ایک گرز بھی تھا اس نے وہ گرز میری ٹانگوں کے درمیان رکھا اور بولا! کیا تم اسی طرح ہو؟ جس طرح یہ عورت کہہ رہی ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں! اگر میں یہ کہہ دیتا کہ جی ہاں! تو اس (فرشتے) نے مجھے اس گرز کے ذریعے مارنا تھا''۔

اعمش نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

5347 - وَعَنِ الْحسن قَالَ إِن معَاذ بن جبل أُغمي عَلَيْهِ فَجعلت أُخته تَقول واجبلاه أَو كلمة أُخْرى فَلَمَّا أَفَاق قَالَ مَا زلت مؤذية لي مُنْذُ الْيَوْم قَالَت لقد كَانَ يعز عَليّ أَن أوذيك قَالَ مَا زَالَ ملك شَدِيد الِانْتِهَار كلما قلت واكذا قَالَ أكذاك أَنْت فَأَقُول لَا - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْحسن لم يدْرك معَاذًا

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن نے یہ کہنا شروع کیا: ہائے پہاڑ! یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ کہا' تو انہوں نے فرمایا: آج تم مسلسل مجھے اذیت پہنچا رہی ہو اس خاتون نے کہا: اگر میں آپ کو ذیت پہنچاؤں' تو میری تعزیت کی جائے' (یعنی میں مر جاؤں) تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو زبردست ڈانٹنے والا تھا' وہ مسلسل مجھ سے یہ کہتا رہا' تم جب بھی کہتی تھیں: ہائے یہ! تو وہ کہتا تھا: کیا تم اسی طرح ہو؟ تو میں جواب دیتا تھا: جی نہیں!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' حسن بصری نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

5348 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من ميت يَمُوْت فَيَقُوْمُ باكيهم فَيَقُوْلُ واجبلاه واسيداه أَوْ نَحْو ذٰلِكَ إِلَّا وكل بِهِ ملكان يلهزانه هٰكَذَا كنت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اللهز هُوَ الدّفع بِجَمِيعِ الْيَد فِي الصَّدْر

❀❀ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی میت فوت ہو جائے' اور اس پر رونے والے کھڑے ہو کر یہ کہیں: ہائے پہاڑ! ہائے سردار! یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ کہیں' تو دو فرشتے اس میت پر مقرر کر دیے جاتے ہیں' جو اس کے سینے پر ہاتھ مار کر کہتے ہیں: کیا تم اسی طرح تھے؟''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ اللھز سے مراد سینے پر پورا ہاتھ مار کر پرے کرنا ہے۔

5349 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الْمَيِّت ليعذب ببكاء الْحَيّ إِذا قَالَت واعضداه واماناعاه واناصراه واكاسياه جبذ الْمَيِّت فَقيل أناصرها أَنْت أكاسيها أَنْت

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے جب وہ عورت یہ کہتی ہے: ہائے بازو! ہائے رکاوٹ والا فرد! ہائے مددگار! ہائے لباس فراہم کرنے والا! تو میت کو کھینچ کر دریافت کیا جاتا ہے: کیا تم اس کے مددگار تھے؟ کیا تم اسے لباس فراہم کرنے والے تھے؟''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5350 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ فِى النَّاس هما بهم كفر الطعن فِى النَّسَب والنياحة على الْمَيِّت—رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں دو ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں' یہ دونوں ان کی طرف سے کفر (کے مترادف) ہیں' نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5351 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْكُفْرِ بِاللّٰهِ شق الجيب والنياحة والطعن فِى النَّسَب

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَفِىْ رِوَايَة لِابْنِ حبَان: ثَلَاثَة هِىَ الْكفْر وَفِىْ أُخْرَى: ثَلَاث من عمل الْجَاهِلِيَّة لَا يتركهن اَهْلِ الْإِسْلَام فَذكر الحَدِيْث

الجيب هُوَ الْخرق الَّذِىْ يخرج الْإِنْسَان مِنْهُ رَاسه فِى الْقَمِيص وَنَحْوه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے کا حصہ ہیں' گریبان پھاڑنا' نوحہ کرنا اور نسب میں طعن کرنا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تین چیزیں کفر ہیں''۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تین کام زمانہ جاہلیت کے ہیں' جنہیں اہل اسلام نے ترک نہیں کیا''۔ ... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

الجیب سے مراد گریبان ہے' قمیص یا اس کی طرح کا کوئی اور لباس پہنتے ہوئے' جس میں سے آدمی اپنا سر باہر نکالتا ہے۔

5352 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما افْتتح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّة رن إِبْلِيس رنة اجْتمعت إِلَيْهِ جُنُوده فَقَالَ ايأسوا اَن تردوا امة مُحَمَّد على الشّرك بعد يومكم هٰذَا وَلٰكِن افتنوهم فِىْ دينهم وأفشوا فيهم النوح—رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حسن

5350-صحیح مسلم - کتاب الإیمان' باب إطلاق اسم الکفر علی الطعن فی النسب والنیاحة علی المیت - حدیث:125 مستخرج أبی عوانة - کتاب الإیمان' بیان المعاصی التی إذا قالها الرجل وعملها کان کفرا وفسقا واستوجب - حدیث:51 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:10226

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کرلیا' تو ابلیس رونے لگا' اس کے لشکر کے افراد اس کے پاس اکٹھے ہوئے تو اس نے کہا: تم لوگ اس بات سے مایوس ہوجاؤ کہ آج کے دن کے بعد حضرت محمد ﷺ کی امت شرک کی طرف جائے گی' لیکن ان کے دین کے حوالے سے تم انہیں آزمائش کا شکار کرنا اور ان کے درمیان نوحہ کرنا' پھیلا دینا''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5353 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صوتان ملعونان فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مزمار عِنْد نعْمَة وَرَنَّة عِنْد مُصِيبَة - رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک ﷜ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو قسم کی آوازیں' دنیا اور آخرت میں لعنت یافتہ ہیں' نعمت کے وقت بینڈ باجہ اور مصیبت کے وقت رونا پیٹنا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5354 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصلي الْمَلَائِكَة على نائحة وَلَا مرنة - رَوَاهُ اَحْمد وَاسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوہریرہ ﷜ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے نوحہ کرنے والی عورت اور رونے والی عورت پر رحمت نازل نہیں کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند اگر اللہ نے چاہا' تو حسن ہوگی۔

5355 - وَعَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع فِيْ امتِيْ من اَمر الْجَاهِلِيَّة لَا يتركونهن الْفَخر فِي الْاَحْسَاب والطعن فِي الْاَنْسَاب وَالْاسْتِسْقَاء بالنجوم والنياحة وَقَالَ النائحة اِذا لم تتب قبل مَوتهَا تُقَام يَوْم الْقِيَامَة وَعَلَيْهَا سربال من قطران وَدرع من جرب

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّيَاحَة من اَمر الْجَاهِلِيَّة وَاِن النائحة اِذا مَاتَت وَلَمْ تتب قطع اللّٰه لَهَا ثيابًا من قطران وَدِرْعًا من لَهب النَّار

الْقطرَان بِفَتْح الْقَاف وَكسر الطَّاء قَالَ ابْن عَبَّاس هُوَ النّحاس الْمُذَاب وَقَالَ الْحسن هُوَ قطران الْاِبِل وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت ابومالک اشعری ﷜ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت میں چار کام زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتے ہیں' جنہیں وہ ترک نہیں کریں گے' حسب پر فخر کرنا' نسب پر طعن کرنا' ستاروں کے حوالے سے بارش کے نزول کی توقع رکھنا اور نوحہ کرنا' آپ ﷺ نے فرمایا: نوحہ کرنے والی عورت' مرنے سے پہلے اگر توبہ نہیں کرے گی' تو قیامت کے دن اسے کھڑا کیا جائے گا' اس کے جسم پر پگھلے ہوئے سیسے کا لباس ہوگا' اور آگ (یا خارش) کی اوڑھنی ہوگی''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

''نوحہ کرنا زمانہ جاہلیت کا کام ہے اور نوحہ کرنے والی عورت جب مر جائے اور اس نے توبہ نہ کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے پگھلے ہوئے سیسے کے کپڑے تیار کرے گا اور آگ کے شعلے کی اوڑھنی تیار کرے گا''۔

لفظ ''القطران'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد پگھلا ہوا سیسہ ہے' حسن بصری فرماتے ہیں: اس سے مراد اونٹ کا قطران ہے' اور ایک قول کے مطابق اس کی بجائے کچھ اور مفہوم ہے (یہ کولتار کی مانند ایک چیز ہوتی ہے)۔

5356 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ النوائح يجعلن يَوْمَ الْقِيَامَةِ صفين فِيْ جَهَنَّمَ صف عَنْ يمينهم وصف عَنْ يسارهم فينبحن على اَهْلِ النَّارِ كَمَا تنبح الكلاب -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان نوحہ کرنے والی عورتوں کو قیامت کے دن جہنم میں دو صفوں میں رکھا جائے گا' ایک صف ان کے دائیں طرف ہوگی اور ایک صف ان کے بائیں طرف ہوگی' اور یہ اہل جہنم پر یوں بھونکیں گی' جس طرح کتے بھونکتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5357 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النائحة والمستمعة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَيْسَ فِيْ اِسْنَاده من ترك وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فزادا فِيْهِ وَقَالَ لَيْسَ لِلنِّسَاءِ فِي الْجنازَة نصيب

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور (اس نوحے کو) غور سے سننے والی پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہو' اسے امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے' اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''خواتین کا جنازے میں کوئی حصہ نہیں ہے''۔ (یعنی وہ جنازے کے ساتھ نہیں جائیں گی)۔

5358 - وَعَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لما مَاتَ اَبُوْ سَلمَة قلت غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْض غربَة لأبكينه بكاء يتحدث عَنهُ فكنت قد تهيأت للبكاء عَلَيْهِ اِذْ اَقبلت امْرَاَة تُرِيْدُ اَن تساعدني فَاسْتَقْبلهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَن تدخلي الشَّيْطَان بَيْتا أخرجه اللّٰه مِنْهُ فكففت عَن الْبكاء فَلَمْ أبك

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو میں نے سوچا یہ ایک غریب الوطن شخص تھے' جن کا انتقال غریب الوطنی کے عالم میں ہوا ہے' اب میں ان پر اس طرح روؤں گی کہ یاد کیا جائے گا' میں نے ان پر رونے کی تیاری کر لی' اسی دوران ایک عورت آئی' اس کا ارادہ یہ تھا کہ وہ میرا ساتھ دے گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے ملاقات ہوئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتی ہو؟ کہ شیطان کو ایک ایسے گھر میں داخل ہونے کا موقع دو' اللہ نے جسے باہر نکالنے کا حکم دیا ہے تو میں رونے

سے رک گئی اور پھر میں نہیں روئی"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5359 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لما جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قتل زيد بن حارثة وجعفر بن اَبِیْ طالب وَعبد اللّٰه بن رَوَاحَة جلس رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعرف فِيْهِ الْحزن قَالَتْ وَاَنا اطلع من شق الْبَاب وَاَتَاهُ رجل فَقَالَ اَى رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن نسَاء جَعْفَر وَذكر بكاء هن فَامر اَن ينهاهن فَذهب الرجل ثُمَّ اَتى فَقَالَ وَاللّٰه لقد غلبنني اَوْ غلبننا فَزَعَمت اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فاحث فِیْ افواههن التُّرَاب فَقُلْتُ اَرْغم اللّٰه اَنفك فَوَاللّٰهِ مَا اَنْت بفاعل وَلَا تركت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من العنا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع ملی' تو نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے' غم کے آثار نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر نمایاں تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں دروازے کے جھری میں سے جھانک کر دیکھ رہی تھی' ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس عرض کی: یارسول اللہ! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی خواتین' اس نے یہ بات ذکر کی کہ وہ خواتین رو رہی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ ان خواتین کو منع کرے' وہ شخص چلا گیا پھر وہ آیا اور بولا: اللہ کی قسم! وہ مجھ پر غالب آ گئی ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) وہ ہم پر غالب آ گئی ہیں (یعنی وہ ہماری بات نہیں مان رہی ہیں) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے منہ پر مٹی ڈال دو! (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) میں نے سوچا' اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلود کرے! اللہ کی قسم! تم نہ تو وہ کام کرتے ہو (جس کی نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ہدایت کی ہے) اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ کو پریشان کرنا چھوڑتے ہو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5360 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ اِذْ حضر اِذا اَنا مت فَلَا يُؤْذن عَلَيّ اَحَد اِنِّیْ اَخَاف اَن يكون نعيا وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينْهَى عَن النعى

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَذكره رزين فَزَاد فِيْهِ فَاِذَا مت فصلوا عَلَيّ وسلونى اِلٰى رَبِّی سلا وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه اِلَّا اَنه قَالَ كَانَ حُذَيْفَة اِذا مَاتَ لَهُ الْمَيِّت قَالَ لَا تؤذنوا بِهِ اَحَدًا اِنِّیْ اَخَاف اَن يكون نعيا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باذنى هَاتين ينْهَى عَن النعى

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میرا موت کا وقت قریب آئے اور میں مر جاؤں' تو کوئی بھی شخص مجھے اذیت نہ پہنچائے مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ میرے انتقال کا اعلان کیا جائے گا' اور میں نے انتقال کا اعلان سے منع کرتے ہوئے سنا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' رزین نے بھی اسے ذکر کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب میں مر جاؤں' تو تم لوگ میری نماز جنازہ ادا کرنا' اور مجھے میرے پروردگار کے حوالے کر دینا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سامنے' جب کسی کا انتقال ہوتا تھا' تو وہ فرماتے تھے: تم اس کے بارے میں کسی کو اطلاع نہ دینا' مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں یہ وہ مخصوص اعلان نہ ہو (جس کی ممانعت ہے) کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اِن دو کانوں کے ذریعے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کا اعلان کرنے سے منع کرتے تھے۔

5361 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَن النعى وَقَالَ اِيَّاكُمْ والنعى فَاِنَّهُ من عمل الْجَاهِلِيَّة-قَالَ عبد الله والنعى اَذَان بِالْمَيتِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مَرْفُوْعا وَقَالَ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ من طَرِيْق اُخْرٰى قَالَ نَحْوه وَلَمْ يرفعهُ وَلَمْ يذكر فِيْهِ والنعى اَذَان بِالْمَيتِ وَقَالَ وَهٰذَا اَصح وَقد كره بعض اَهْلِ الْعلم النعى والنعى عِنْدهم اَن يُنَادى فِي النَّاس اَن فلَانا مَاتَ ليشهدوا جنَازَته وَقَالَ بعض اَهْلِ الْعلم لَا بَاْس اَن يعلم الرجل اَهْل قرَابَته واخوانه انْتهى

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موت کا اعلان کرنے سے منع کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: موت کا اعلان کرنے سے بچو! کیونکہ یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔

عبداللہ نامی راوی کہتے ہیں: ''نعی'' سے مراد موت کا اعلان کرنا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اسے ایک اور حوالے سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ بھی اس کی مانند ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' اور انہوں نے فرمایا ہے: ''نعی'' سے مراد موت کا اعلان کرنا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہی زیادہ مستند ہے' بعض اہل علم نے موت کا اعلان کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' ان کے نزدیک ''نعی'' سے مراد یہ ہے کہ موت کے قریب یہ اعلان کیا جائے کہ فلاں شخص انتقال کر گیا ہے' تا کہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہوں' جبکہ بعض اہل علم یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر آدمی کے رشتے داروں اور اس کے بھائیوں کو (اس کے انتقال کی) اطلاع دے دی جائے......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

5362 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لما طعن عولت عَلَيْهِ حَفْصَة فَقَالَ لَهَا عمر يَا حَفْصَة أما سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْمعول عَلَيْهِ يعذب قَالَت بلٰى

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان پر رونا شروع کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حفصہ! کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

''جس شخص پر رویا جائے' اس کو عذاب دیا جاتا ہے''-انہوں نے جواب دیا: جی ہاں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5363 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من ضرب الخدود وشق الْجُيُوب ودعا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّة-

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو گال پیٹتا ہے' یا گریبان پھاڑتا ہے' یا زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5364 - وَعَنْ اَبِىْ بردة قَالَ وجع اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَاسه فِىْ حجر امْرَاَة من اَهله فَاَقبلت تصيح برنة فَلَمْ يسْتَطع اَن يرد عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا اَفَاق قَالَ اَنا بَرِىء مِمَّن برىء مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برىء من الصالقة والحالقة والشاقة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ اِلَّا انه قَالَ اَبْرَاَ اِلَيْكُم كَمَا برىء رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من حلق وَلَا خرق وَلَا صلق

الصالقة الَّتِى ترفع صَوتهَا بالندب والنياحة والحالقة الَّتِىْ تحلق رَاسهَا عِنْد الْمُصِيبَة والشاقة الَّتِىْ تشق ثوبها

❀❀ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تکلیف زیادہ ہوگئی' ان کا سر ان کے اہل خانہ میں سے ایک خاتون کی گود میں تھا' اس خاتون نے چیخ کر رونا شروع کیا' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اسے کچھ کہہ نہیں سکے' جب ان کی طبیعت کچھ ٹھیک ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے لاتعلق ہوں' جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں رونے والی' سر مونڈ وانے والی اور گریبان چیرنے والی عورت سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں تمہارے سامنے اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہوں' جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ ہم میں سے جو سر مونڈ لے' یا گریبان پھاڑ دے' یا نوحہ کرے''۔

لفظ الصالقة سے مراد نوحہ کرتے ہوئے آواز بلند کرنا ہے' لفظ الحالقة سے مراد مصیبت کے وقت سر مونڈ دینے والی عورت ہے' لفظ الشاقة سے مراد وہ عورت ہے' جو اپنا کپڑا پھاڑ دیتی ہے۔

5363-صحيح البخاری - كتاب الجنائز' باب : ليس منا من ضرب الخدود - حديث:1248 صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب تحريم ضرب الخدود وشق الجيوب والدعاء بدعوى الجاهلية - حديث:173 صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل في النياحة ونحوها - ذكر الزجر عن ضرب الخدود واستعمال دعوة الجاهلية لمن نزلت به' حديث:3206 السنن للنسائي - كتاب الجنائز' دعوى الجاهلية - حديث:1846 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنائز' ما ينهى عنه مما يصنع على الميت من الصياح وشق الجيوب - حديث:11147 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' دعوى الجاهلية - حديث:1966 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت - باب ما ينهى عنه من الدعاء بدعوى الجاهلية وضرب الخد وشق' حديث:6712 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث:3551 مسند الطيالسي - ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث:284 البحر الزخار مسند البزار - عبد الله بن مرة وغيره من أصحاب مسروق' حديث: 1722 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث:5126 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:2182

5365 - وَعَنْ اسید بن اَبِیْ اسید التَّابِعِیّ عَنْ امرَاَة من المبایعات قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اَخذ علینا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَعْرُوْف الَّذِیْ اَخذ علینا اَن لَا نخمش وَجھا وَلَا ندْعُو ویلا وَلَا نشق جیبا وَلَا ننشر شعرًا - رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀❀ اسید بن ابواسید جو ایک تابعی ہیں انہوں نے بیعت کرنے والی ایک خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نیکی کے حوالے سے ہم سے جو عہد لیا تھا اس میں ہم سے یہ بھی عہد لیا تھا کہ ہم چہرہ نہیں نوچیں گی بربادی نہیں پکاریں گی گریبان نہیں پھاڑیں گی اور بال نہیں بکھرائیں گی"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5366 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لعن الخامشۃ وَجھھَا والشاقۃ جیبھا والداعیۃ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُور - رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چہرہ نوچنے والی گریبان پھاڑنے والی اور تباہی و بربادی پکارنے والی عورت پر لعنت کی ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

18 - التَّرْھِیب من اِحداد الْمَرْاَۃ علی غیر زَوجھَا فَوق ثَلَاث

باب: عورت کے اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

5367 - عَنْ زَیْنَب بنت اَبِیْ سَلمَۃ قَالَتْ دخلت علی ام حَبِیبَۃ زوج النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْن توفّی اَبُوھَا اَبُوْ سُفْیَان بن حَرْب فدعَتْ بِطیب فِیْہِ صفرَۃ خلوق اَوْ غَیرہ فدھنت مِنْہُ جَارِیَۃ ثُمَّ مست بعارضیھا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰہ مَا لی بالطیب من حَاجَۃ غیر اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ علی الْمِنبَر لَا یحل لامْرَاَۃ تؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْاٰخر اَن تحد علی میت فَوق ثَلَاث اِلَّا علی زوج اَرْبَعَۃ اَشھر وَعشرا قَالَتْ زَیْنَب ثُمَّ دخلت علی زَیْنَب بنت جحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا حِیْن توفّی اَخُوھَا فدعَتْ بِطیب فمست مِنْہُ ثُمَّ قَالَتْ اَما وَاللّٰہ مَا لی بالطیب من حَاجَۃ غیر اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ علی الْمِنبَر لَا یحل لامْرَاَۃ تؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْاٰخر اَن تحد علی میت فَوق ثَلَاث اِلَّا علی زوج اَرْبَعَۃ اَشھر وَعشرا - رَوَاہُ البُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیرھمَا

❀❀ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا انہوں نے ایک خوشبو منگوائی جس میں خلوق ملی ہوئی تھی تو ایک کنیز نے انہیں وہ خوشبو لگا دی پھر انہوں نے وہ خوشبو اپنے رخساروں پر بھی لگائی اور پھر انہوں نے یہ بات بیان کی اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی ضرورت نہیں تھی صرف یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ اس کے شوہر کا معاملہ مختلف ہے اُس پر وہ چار ماہ اور دس دن سوگ کرے گی''۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا تھا' تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور تھوڑی سی لگائی' اور پھر یہ بات بیان کی: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی ضرورت نہیں تھی' (اس کی وجہ صرف یہ ہے) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ وہ اپنے شوہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

19 - التَّرْهِيب من أكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق

باب: یتیم کا مال ناحق طور پر کھانے کے بارے میں ترہیبی روایات

5368 - عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا اَبَا ذَرٍ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيفًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تؤمرن على اثْنَيْنِ وَلَا تلين مَال يَتِيم -رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں' میں تمہارے لئے اسی چیز کو پسند کرتا ہوں' جو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں' تم دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا' اور یتیم کے مال کے نگران نہ بننا''

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5369 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِيْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِ وَاكل الرِّبَا وَاكل مَال الْيَتِيم والتولي يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر سبع اَوَّلهنَّ الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَيْر حَقهَا وَاكل الرِّبَا وَاكل مَال الْيَتِيم وفرار يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات والانتقال اِلَى الْاَعْرَاب بعد هِجْرَة -الموبقات المهلكات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والی' سات چیزوں سے اجتناب کرنا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' اس جان کو قتل کرنا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے

'سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاک دامن غافل مومن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہ سات ہیں' جن میں سب سے پہلا کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہے (اور دوسرے یہ ہیں:) کسی جان کو ناحق طور پر قتل کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا' اور ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی کی طرف منتقل ہو جانا''۔

لفظ الموبقات کا مطلب ہلاکت کا شکار کرنے والی چیزیں ہیں۔

5370 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق على الله اَن لَا يدخلهم الْجَنَّةَ وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر وآكل الرِّبَا وآكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق والعاق لوَالِديهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيق اِبْرَاهِيْمَ بن خثيم بن عراك وَقد ترك عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''چار لوگ ایسے ہیں' کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے' اور انہیں اپنی نعمتوں کا ذائقہ نہ چکھائے' باقاعدگی سے شراب پینے والا' سود کھانے والا' ناحق طور پر یتیم کا مال کھانے والا' اور اپنے والدین کا نافرمان''۔

یہ روایت امام حاکم نے ابراہیم بن خثیم بن عراک کے حوالے سے نقل کی ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہے یہ اس کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5371 - وَعَنْ اَبِيْ بكر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كتب اِلَى اَهْلِ الْيمن بِكِتَاب فِيْهِ وَاِن اكبر الْكَبَائِر عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس الْمُؤمنَة بِغَيْر الْحق والفرار فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمي الْمُحصنَة وَتعلم السحر وَاَكل الرِّبَا وَاَكل مَال الْيَتِيم -فَذكر الحَدِيْث وَهُوَ كتاب طَوِيل فِيْهِ ذكر الزَّكَاة والديات وَغَيْر ذٰلِك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو خط لکھا تھا' جس میں یہ تحریر تھا:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہوگا کہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دیا جائے (اور دیگر کبیرہ گناہ یہ ہیں:) مومن جان کو ناحق طور پر قتل کرنا' اللہ کی راہ میں جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' پاکدامن عورت پر الزام لگانا' جادو سیکھنا' سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' یہ ایک طویل مکتوب ہے' جس میں زکوٰۃ' دیت اور دیگر امور سے متعلق احکام کا ذکر ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5372 - وَعَنْ اَبِىْ بَرزَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة قوم من قُبُورهم تاجج اَفْوَاههم نَارا فَقِيل من هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الم تَرَ اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِن الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْن اَمْوَال الْيَتَامَى ظلما اِنَّمَا يَاْكُلُوْن فِيْ بطونهم نَارا (النساء)

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَمَنْ طَرِيْقه ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من طَرِيْق زِيَاد بن الْمُنْذر اَبِي الْجَارُود عَن نَافِع بن الْحَارِث وهما واهيان متهمان عَنْ اَبِيْ بَرْزَة

❀❀ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو ان کی قبروں سے زندہ کرے گا' تو ان کے منہ میں آگ ہوگی' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے یہ دیکھا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر کھاتے ہیں' وہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ ڈالتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے' اور ان کے حوالے سے ہی اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' یہ زیاد بن منذر ابو جارود کے حوالے سے' نافع بن حارث سے منقول ہے' یہ دونوں واہی راوی ہیں' اور ان پر تہمت لگائی گئی ہے' ان کے حوالے سے یہ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ زِيَارَة الرِّجَال الْقُبُور والترهيب من زِيَارَة النِّسَاء واتباعهن الْجَنَائِز

باب: مردوں کے لئے قبرستان کی زیارت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

خواتین کے لئے (قبرستان کی) زیارت کے بارے میں' اور جنازوں کے ساتھ جانے کے بارے میں ترہیبی روایات

5373 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زار النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبر امه فَبكى وابكى من حوله فَقَالَ اسْتَاْذَنت رَبِّي فِيْ اَن اَسْتَغْفِر لَهَا فَلَمْ يُؤْذن لي واستأذنته فِيْ اَن اَزور قبرها فَاذن لي فزوروا الْقُبُور فَاِنَّهَا تذكر الْمَوْت - رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لئے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آس پاس لوگوں کو بھی رُلا دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے یہ اجازت مانگی کہ میں ان کے لئے دعائے مغفرت کروں' تو مجھے اس کی اجازت نہیں ملی' پھر میں نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ میں ان کی قبر کی زیارت کرلوں' تو مجھے اجازت دے دی گئی' تو تم لوگ قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ موت کو یاد دلاتی ہیں۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5374 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ نَهَيْتُكُمْ عَن زِيَارَة الْقُبُور فزوروها فَاِن فِيْهَا عِبْرَة

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کرلیا کرو' کیونکہ ان میں عبرت موجود ہے''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

5375 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کنت نَهَیْتُکُم عَن زِیَارَة الْقُبُور فزوروا الْقُبُور فَاِنَّهَا تزهد فِی الدُّنْیَا وتذکر الْاٰخِرَة -رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' اب تم قبروں کی زیارت کرو' کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبتی دلاتی ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5376 - وَعَنْ اَبِیْ ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زر الْقُبُور تذکر بهَا الْاٰخِرَة واغسل الْمَوْتَی فَاِن معالجة جَسَد خاو موعظة بلیغة وصل علی الْجَنَائِز لَعَلَّ ذٰلِكَ اَن یحزنك فَاِن الحزین فِیْ ظلّ اللّٰه یتعَرَّض کل خیر -رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ رُوَاته ثِقَات وَتقدم قَرِیبا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں' اور مردوں کو غسل دو' کیونکہ مردہ جسم کی دیکھ بھال بلیغ نصیحت ہے نماز جنازہ ادا کرو' ہوسکتا ہے' یہ چیز تمہیں غمگین کردے اور غمگین شخص' اللہ کے سائے میں ہوگا' اور ہر قسم کی بھلائی کے درپے ہوگا''۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

5377 - وَعَنِ ابْنِ بُرَیْدَة عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قد کنت نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَة الْقُبُور فَقَدْ أذن لمُحَمد فِیْ زِیَارَة قبر امه فزوروها فَاِنَّهَا تذکر الْاٰخِرَة
رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

قَالَ الْحَافِظ قد کَانَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهی عَن زِیَارَة الْقُبُور نهیا عَاما للرِّجَال وَالنِّسَاء ثُمَّ اذن للرِّجَال فِیْ زیارتها وَاستمرّ النَّهْی فِی حق النِّسَاء وَقِیْلَ کَانَت الرُّخْصَة عَامَّة وَفِیْ هٰذَا کَلَام طَوِیل ذکرته فِیْ غیر هٰذَا الْکتاب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ابن بریدہ نے اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے' تم ان (قبروں) کی زیارت کرو! کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' جو عمومی ممانعت تھی' جو مردوں اور خواتین دونوں کے لیے تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی' اور خواتین کے حق میں یہ

مدت برقرار رہی' ایک قول یہ ہے کہ رخصت بھی عمومی ہے' اس بارے میں طویل کلام پایا جاتا ہے' جسے میں نے اس کتاب کی بجائے' کہیں اور ذکر کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5378 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن زائرات الْقُبُور والمتخذين عَلَيْهَا الْمَسَاجِد والسرج

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ كلهم من رِوَايَةِ اَبِيْ صَالح عَنِ ابْنِ عَبَّاس -قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ صَالح هٰذَا هُوَ باذام وَيُقَال باذان مكي مولى أم هانىء وَهُوَ صَاحب الْكَلْبِيّ قِيْلَ لم يسمع من ابْن عَبَّاس وَتكلم فِيْهِ البُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَغَيْرهمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مساجد بنانے اور قبروں پر چراغ رکھنے والے لوگوں پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان سب نے اسے ابوصالح سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابوصالح نامی یہ راوی باذام ہے' ایک قول کے مطابق یہ باذان ہے' یہ مکی ہے' اور سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کا غلام ہے' یہ کلبی کا ساتھی ہے' ایک قول کے مطابق اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا ہے' امام بخاری' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

5379 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن زوارات الْقُبُور

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة اَيْضًا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ كلهم من رِوَايَةِ عمر بن اَبِيْ سَلمَة وَفِيْه كَلَام عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب نے اسے عمر بن ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور اس میں کلام پایا جاتا ہے' یہ اس کے حوالے سے' اس کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5380 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قبرنا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ مَيتا فَلَمَّا فرغنَا انْصَرف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وانصرفنا مَعَه فَلَمَّا حَاذَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابه وقف فَإِذَا نَحْنُ بِامْرَاَة مقبلة قَالَ اَظنهُ عرفهَا فَلَمَّا ذهبت اِذا هِيَ فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اخرجك يَا فَاطِمَة من بَيْتك قَالَت اُتيت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهل هٰذَا الْمَيِّت فرحمت اِلَيْهِمْ ميتهم اَوْ عزيتهم بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّك بلغت مَعَهم الكدا فَقَالَت معَاذ اللّٰه وَقد سَمِعتك تذكر فِيْهَا مَا تذكر قَالَ لَو بلغت مَعَهم الكدا فَذكر تشديدا فِيْ ذٰلِكَ قَالَ فَسَاَلت ربيعَة بن سيف عَنِ الكدا فَقَالَ الْقُبُور فِيْمَا اَحسب -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِهٖ اِلَّا انه

قَالَ فِيْ آخِرِه: فَقَالَ لَوْ بلغتهَا مَعَهم مَا رَأَيْت الْجنَّة حَتّٰى يَرَاهَا جد أَبِيك

وَرَبِيعَة هٰذَا من تَابِعِيّ أهل مصر فِيْهِ مقَال لَا يقْدَح فِيْ حسن الْإِسْنَاد الكدا بِضَم الْكَاف وبالدال الْمُهْملَة مَقْصُوْرًا هُوَ الْمَقَابِر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک میت کو دفن کیا' جب ہم اس سے فارغ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی واپس آئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے دروازے کے مقابل پہنچے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے' وہاں سامنے سے ایک خاتون آ رہی تھیں' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو پہچان لیا تھا' جب وہ خاتون آگے آئیں' تو وہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے فاطمہ! تم اپنے گھر سے باہر کیوں گئی تھیں؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس فوتگی والے گھر میں گئی تھی' تا کہ ان کی میت کے لئے دعائے رحمت کروں' اور ان لوگوں کے ساتھ اس حوالے سے تعزیت کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم ان کے ساتھ ''کدا'' تک گئی تھیں؟ تو انہوں نے عرض کی: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے' جبکہ میں نے اس بارے میں آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا بھی ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ کدا تک گئی ہوتیں' اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سخت کلمات ارشاد فرمائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ربیعہ بن سیف سے کدا کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے کہ اس سے مراد قبرستان ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ وہاں تک گئی ہوتیں' تو تم اس وقت تک جنت نہ دیکھتی' جب تک تمہارے باپ کا دادا اُسے نہ دیکھتا''۔

ربیعہ نامی یہ راوی تابعی ہیں' ان کا تعلق مصر سے ہے' ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' جو سند کے حسن ہونے میں رکاوٹ نہیں بنتا۔ لفظ الکدا' اس سے مراد قبرستان ہے۔

5381 - وَرُوِيَ عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا نسْوَة جُلُوس قَالَ مَا يجلسكن قُلْنَ نَنْتَظِر الْجنَازَة قَالَ هَلْ تغسلن قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تحملن قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تدلين فِيْمَن يُدْلِيْ قُلْنَ لَا قَالَ فارجعن مَأْزُورَات غير مَأْجُورَات -رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرَوَاهُ أَبُوْ يعلى من حَدِيْث أنس

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے' کچھ خواتین بیٹھی ہوئی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم جنازے کا انتظار کر رہی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے غسل دینا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے کندھا دینا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر کیا تم نے قبر میں اتارنا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم واپس چلی جاؤ! ایسی حالت میں کہ تم پر گناہ ہو اور تمہیں اجر نہ ملا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابویعلیٰ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

التَّرْهِيب مِنَ الْمُرُوْرِ بِقُبُوْرِ الظَّالِمِيْنَ وَدِيَارِهِمْ وَمَصَارِعِهِمْ

مَعَ الْغَفْلَة عَمَّا اَصَابَهُمْ وَبَعْض مَا جَاءَ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعِيْمِهِ وَسُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

ظالموں کی قبروں اوران کے علاقوں اوران کی تباہی کے مقامات سے غفلت کے ساتھ گزرنے

کے بارے میں ترہیبی روایات' جو غفلت اس عذاب کے حوالے سے ہو'جو انہیں لاحق ہوا تھا' نیز قبر کے عذاب اس کی نعمتوں اور منکر نکیر کے سوال کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' ان میں سے بعض امور کا تذکرہ

5382 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابه يَعْنِيْ لما وصلوا الْحجر ديار ثَمُود لَا تدخلُوْا على هَؤُلَاءِ الْمُعَذَّبين اِلَّا اَن تكونُوْا بَاكِين فَإِن لم تكونُوْا بَاكِينَ فَلَا تدخلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبكُمْ مَا اَصَابَهُم رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا' یعنی جب وہ لوگ ''حجر'' کے مقام پر پہنچے' جو قوم ثمود کا علاقہ تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان عذاب زدہ لوگوں کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہونا' اگر تم رو نہ رہے ہو' تو تم ان پر داخل نہ ہو' کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہ عذاب لاحق ہو' جو انہیں ہوا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5383 - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لما مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحجرِ قَالَ لَا تدخلُوْا مسَاكِن الَّذِيْنَ ظلمُوْا أنفسهم اَن يُصِيبكُمْ مَا اَصَابَهُم اِلَّا اَن تكونُوْا بَاكِين ثُمَّ قنع رَاسه واسرع السّير حَتّٰى اجاز الْوَادي

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا گزر ''حجر'' نامی بستی سے ہوا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ' جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تم ان کے علاقے میں داخل نہ ہو' کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہی چیز لاحق ہو' جو انہیں لاحق ہوئی تھی' البتہ تم روتے ہوئے وہاں داخل ہونا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر ڈھانپ لیا' اور آپ ﷺ تیزی سے چلتے ہوئے' اس وادی کو پار کر گئے''۔

فصل

5384 - عَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن يَهُوْدِيَّة دخلت عَلَيْهَا فَذكرت عَذَاب الْقَبْر فَقَالَت لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰه من عَذَاب الْقَبْر قَالَت عَائِشَة فَسَاَلت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن عَذَاب الْقَبْر فَقَالَ نعم عَذَاب الْقَبْر قَالَت فَمَا رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد صلى صَلَاة اِلَّا تعوذ من عَذَاب الْقَبْر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت ان کے ہاں آئی اور اس نے قبر کے عذاب کا ذکر کیا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا: کہ اللہ تعالیٰ آپ کو قبر کے عذاب سے بچا کے رکھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! قبر میں عذاب ہوتا ہے' سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی دعا کرتے تھے' تو قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5385 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمَوْتَى ليعذبون فِيْ قُبُورهم حَتّٰى اِن الْبَهَائِم لتسمع اَصْوَاتهم -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مردوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ جانور ان کی آواز سنتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5386 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَن لَا تدافنوا لَدَعَوْت اللّٰه اَن يسمعكم عَذَاب الْقَبْر -رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے' تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی (مردے کو قبر میں ہونے والا) عذاب سنائے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5387 - وَعَن هانىء مولى عُثْمَان بن عَفَّان قَالَ كَانَ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذا وقف على قبر يبكي حَتّٰى يبل لحيته فَقيل لَهُ تذكر الْجنَّة وَالنَّار فَلَا تبكي وتذكر الْقَبْر فتبكي فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْقَبْر اَوَّل منزل من منَازِل الْاٰخِرَة فَاِن نجا مِنْهُ فَمَا بعده أيسر وَاِن لم ينج مِنْهُ فَمَا بعده اَشد قَالَ وَسمعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا رَاَيْت منظرًا قطّ اِلَّا والقبر افظع مِنْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَزَاد رزين فِيْهِ مِمَّا لم أره فِيْ شَيْءٍ من نسخ التِّرْمِذِيّ قَالَ هانىء وَسمعت عُثْمَان ينشد على قبر فَاِن تنج مِنْهَا تنج من ذِيْ عَظِيْمَة وَاِلَّا فَاِنِّيْ لَا اخالك

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس ٹھہرتے تھے تو روتے تھے' یہاں تک کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی تھی' ان سے کہا گیا: جب آپ جنت اور جہنم کا ذکر کرتے ہیں' اس وقت نہیں روتے لیکن جب آپ قبر کا ذکر کرتے ہیں' تو رونے لگ جاتے ہیں' (اس کی وجہ کیا ہے؟) انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قبر' آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے' اگر آدمی اس سے نجات پالے گا' تو باقی معاملہ زیادہ آسان ہوگا' اور اگر آدمی نے اس سے نجات نہ پائی' تو بعد کی صورت حال زیادہ سخت ہوگی''۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے (یا تم نے) جو بھی (ہولناک ترین) منظر دیکھا ہو' قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے رزین نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں جو میں نے ترمذی کے کسی نسخے میں نہیں دیکھے ہیں۔

ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سنا: وہ قبر کو مخاطب کر کے یہ کہہ رہے تھے: اگر تم سے نجات پالی جائے تو ایک بڑی چیز سے نجات پالی جائے گی اور اگر نہ پائی گئی تو پھر تمہارے بارے میں میرا یہ خیال نہیں ہے"۔

5388 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عرض عَلَيْهِ مَقْعَده بِالْغَدَاةِ و العشي اِن كَانَ من اَهْلِ الْجنَّة فَمن اَهْلِ الْجنَّة وَاِن كَانَ من اَهْلِ النَّارِ فَمن اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هذَا مَقْعَدك حَتّٰى يَبْعَثك اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد دون قَوْله فَيُقَالُ اِلٰى آخِره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم میں سے کوئی ایک شخص جب مر جاتا ہے تو صبح وشام اس کا ٹھکانہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہو گا تو اہل جنت کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اگر وہ جہنمی ہو تو اہل جہنم کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہو گا جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: "تو اس سے کہا جاتا ہے"..... اس سے لے کر آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

5389 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلط على الْكَافِر فِيْ قَبره تِسْعَة وَتِسْعُوْنَ تنينا تنهشه وتلدغه حَتّٰى تقوم السَّاعَة فَلَو اَن تنينا مِنْهَا نفخت فِي الْاَرْض مَا انبتت خضراء

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَمَنْ طَرِيْقه ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه كلهم من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِي الْهَيْثَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں جو اس کو نوچتے ہیں اور کاٹتے ہیں اور ایسا قیامت قائم ہونے تک ہوتا رہے گا اگر ان میں کوئی ایک اژدھا زمین پر پھونک مار دے تو وہاں سبزہ نہ اُگے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے۔

5390 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُؤمن فِيْ قَبره لفى رَوْضَة خضراء فيرحب لَهُ قَبره سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وينور لَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَة الْبَدْر اَتَدْرُوْنَ فِيْمَا انزلت هذِهِ الْاٰيَة فَاِن لَهُ معيشة ضنكا ونحشره يَوْم الْقِيَامَة أعمى (طه) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمَعِيشَة الضنك قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ عَذَاب الْكَافِر فِيْ قَبره وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ اِنَّهُ يُسَلط عَلَيْهِ تِسْعَة وَتِسْعُوْنَ تنينا اَتَدْرُوْنَ مَا التنين سَبْعُوْنَ حَيَّة لكل حَيَّة سبع رُؤُوس يلسعونه ويخدشونه اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ أَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ كِلَاهُمَا من طَرِيْق دراج عَنِ ابْنِ حجيرة عَنهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن اپنی قبر میں ایک سرسبز باغ میں ہوتا ہے اس کے لئے اس کی قبر ستر بالشت تک کشادہ کردی جاتی ہے اور چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن کردی جاتی ہے کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟

''تو اس کے لئے تنگ زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن نابینا ہونے کے طور پر اٹھائیں گے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو تنگ زندگی سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد کافر کو اس کی قبر میں دیا جانے والا عذاب ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس پر ننانوے اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں کیا تم جانتے ہو؟ ''تنین'' سے مراد کیا ہے؟ اس سے مراد سانپ ہیں جن میں سے ہر ایک سانپ کے سات سر ہوں گے اور وہ قیامت کے دن تک اس شخص کو کاٹتے اور نوچتے رہیں گے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں ان حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے ابن حجیرہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

5391 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر فتان الْقَبْر فَقَالَ عمر أترد علينا عقولنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ كهيئتك الْيَوْم فَقَالَ عمر بِفِيْهِ الْحجر -رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قبر کی آزمائش کا ذکر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہماری عقلیں ہمیں واپس کردی جائیں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اسی طرح جس طرح آج ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو منہ میں پتھر ہوگا۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے جبکہ امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5392 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تبتلى هَذِهِ الْأمة فِيْ قبورها فَكيف بِي وَاَنَا امْرَاَة ضَعِيفَة قَالَ يثبت اللّٰه الَّذِيْنَ آمنُوا بالقَوْل الثَّابِت فِي الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَة (ابراهيم)

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس امت کو ان کی قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا تو پھر میرا کیا بنے گا؟ میں تو ایک کمزور عورت ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت قدم رکھے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5393 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْد اِذا وضع فِيْ قَبره وَتَوَلّى عَنهُ اَصْحَابه وَاِنَّهُ ليسمع قرع نعَالهمْ اِذا انصرفوا اَتَاهُ ملكان فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا كنت تَقول فِيْ

هٰذَا النَّبِي مُحَمَّد فَأما الْمُؤمن فَيَقُولُ أشهد أَنه عبد الله وَرَسُوله فَيُقَال لَهُ انْظُر إِلَى مَقْعَدك من النَّار أبدلك الله بِهِ مقْعدا من الْجنَّة قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأما الْكَافِر أَو الْمُنَافِق فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كنت أَقُول مَا يَقُولُ النَّاس فِيهِ فَيُقَالُ لَا دَريت وَلَا تليت ثُمَّ يضْرب بِمِطْرَقَةٍ من حَدِيد ضَرْبَة بَين أُذُنَيْهِ فَيَصِيح صَيْحَة يسمعهَا من يَلِيهِ إِلَّا الثقلَيْن - رَوَاهُ البُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو ان کے واپس جاتے ہوئے ان کے جوتوں کی آہٹ بھی (وہ مردہ) سنتا ہے پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اسے بٹھا دیتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: تم ان نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اگر وہ مومن ہوگا تو وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں تو اس سے کہا جائے گا: تم جہنم کے ممکنہ ٹھکانے کی طرف دیکھو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کی جگہ جنت کا ٹھکانہ عطا کر دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تو وہ ان دونوں کو دیکھ لے گا' اور اگر کافر ہوگا' یا منافق ہوگا' تو وہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم' میں ان کے بارے میں وہ کہا کرتا تھا' جو ان کے بارے میں لوگ کہا کرتے تھے' تو اس سے کہا جائے گا: نہ تمہیں سمجھ آئی اور نہ تم نے تلاوت کی' پھر لوہے سے بنا ہوا' ایک گرز اس کے دو کانوں کے درمیان اس طرح مارا جائے گا کہ وہ چیخ مارے گا' تو دو گروہوں (یعنی انسانوں اور جنات) کے علاوہ ہر چیز اس کی چیخ کو سنے گی''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

5394 - وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الْمُؤمن إِذا وضع فِي قَبره أَتَاهُ ملك فَيَقُولُ لَهُ مَا كنت تعبد فَإِن الله هداه قَالَ كنت أعبد الله فَيَقُولُ لَهُ مَا كنت تَقول فِي هٰذَا الرجل فَيَقُولُ هُوَ عبد الله وَرَسُوله فَمَا يسْأَل عَن شَيْءٍ بعْدهَا فَينْطَلق بِهِ إِلَى بَيت كَانَ لَهُ فِي النَّار فَيُقَال لَهُ هٰذَا كَانَ لَك وَلَكِن الله عصمك فأبدلك بِهِ بَيْتا فِي الْجنَّة فيراه فَيَقُولُ دَعونِي حَتَّى أذهب فأبشر أَهلِي فَيُقَال لَهُ اسكن قَالَ وَإِن الْكَافِر أَو الْمُنَافِق إِذا وضع فِي قَبره أَتَاهُ ملك فينتهره فَيَقُولُ لَهُ مَا كنت تعبد فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَا دَريت وَلَا تليت فَيُقَالُ لَهُ مَا كنت تَقول فِي هٰذَا الرجل فَيَقُولُ كنت أَقُول مَا يَقُولُ النَّاس فيضربه بمطراق بَين أُذُنَيْهِ فَيَصِيح صَيْحَة يسْمعهَا الْخلق غير الثقلَيْن

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُد نَحْوِهِ وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار وَرَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيح من حَدِيثِ أَبِي سَعِيد الْخُدْرِيّ بِنَحْوِ الرِّوَايَة الأُولَى وَزَاد فِي آخِره فَقَالَ بعض الْقَوْم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أحد يقوم عَلَيْهِ ملك فِي يَده مطراق إِلَّا هيل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يثبت الله الَّذين آمنُوا بالْقَوْل الثَّابِت (ابراهيم)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب مومن کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ تو اگر اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب کردے' تو وہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا' فرشتہ اس سے دریافت کرتا ہے: تم ان صاحب (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اس کے بعد اس

بندے سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا' اور پھر اسے ایک گھر کی طرف لے جایا جاتا ہے' جو جہنم میں' اس کا ہوسکتا تھا' اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ہو جانا تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں محفوظ رکھا' اور اس کی جگہ تمہیں جنت میں گھر عطا کیا' وہ اس گھر کو دیکھتا ہے' اور پھر یہ کہتا ہے: تم لوگ مجھے موقع دو! تا کہ میں جا کر اپنے گھر والوں کو یہ خوشخبری سناؤں' تو اس سے کہا جاتا ہے: تم پرسکون رہو! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اگر کافر ہو یا منافق ہو' تو جب اسے اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے' اور وہ اسے جھڑکتا ہے' اور کہتا ہے: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم' اس سے کہا جاتا ہے: نہ تم نے سمجھ بوجھ حاصل کی اور نہ تم نے پڑھا' پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے: میں وہی کہتا ہوں' جو لوگ کہا کرتے تھے' پھر اس کے دو کانوں کے درمیان ایک گرز مارا جاتا ہے' اور وہ ایسی چیخ مارتا ہے' جسے دو قسم کی مخلوق (یعنی انسانوں اور جنات) کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اس کی مانند نقل کی ہے' امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے امام احمد نے اسے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جو پہلی روایت کی مانند ہے' اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہر شخص کے سرہانے فرشتہ گرز لے کے کھڑا ہوا ہوگا' تو وہ بندہ تو خوف زدہ ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے' اللہ تعالیٰ انہیں قول ثابت پر' ثابت قدم رکھے گا''۔

5395 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ ت يَهُودِيَّة استطعمت على بَابي فَقَالَت اَطْعِمُونِيْ اعاذكم الله من فتْنَة الدَّجَّال وَمَنْ فتْنَة عَذَاب الْقَبْر قَالَت فَلَمْ أزل أحبسها حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقول هٰذِهِ الْيَهُودِيَّة قَالَ وَمَا تَقول قلت تَقول أعاذكم الله من فتْنَة الدَّجَّال وَمَنْ فتْنَة عَذَاب الْقَبْر قَالَت عَائِشَة فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرفع يَدَيْهِ مدا يستعيذ بِاللّٰهِ من فتْنَة الدَّجَّال وَمَنْ فتْنَة عَذَاب الْقَبْر ثُمَّ قَالَ أما فتْنَة الدَّجَّال فَإِنَّهُ لم يكن نَبِي إِلَّا حذر أمته وَسَاُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ لم يحذرهُ نَبِي أمته إِنَّهُ أَعور وَإِن الله لَيْسَ بأعور مَكْتُوْب بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِر يقرؤه كل مُؤمن فَأما فتْنَة الْقَبْر فَبِي يفتنون وعني يسْأَلُوْنَ فَإِذَا كَانَ الرجل الصَّالح أجلس فِيْ قَبره غير فزع وَلَا مشعوف ثُمَّ يُقَال لَهُ فَمَا كنت تَقول فِي الْإِسْلَام فَيَقُالُ مَا هٰذَا الرجل الَّذِيْ كَانَ فِيكُمْ فَيَقُوْلُ مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰه جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ من عِنْد اللّٰه فَصَدَّقْنَاهُ فيفرج لَهُ فُرْجَة قبل النَّار فَيَنْظر إِلَيْهَا يحطم بَعْضهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ انْظُر إِلَى مَا وقاك اللّٰه ثُمَّ تفرج لَهُ فُرْجَة إِلَى الْجنَّة فَينْظر إِلَى زهرتها وَمَا فِيهَا فَيقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا وَيُقَال على الْيَقِين كنت وَعَلِيهِ مت وَعَلِيهِ تبْعَث إِنْ شَاءَ اللّٰه وَإِذَا كَانَ الرجل السوء أجلس فِيْ قَبره فزعًا مشعوفا فَيُقَالُ لَهُ فَمَا كنت تَقول فَيَقُوْلُ سَمِعت النَّاس يَقُوْلُوْنَ قولا فَقُلْتُ كَمَا قَالُوْا فيفرج لَهُ فُرْجَة إِلَى الْجنَّة فَينْظر إِلَى زهرتها وَمَا فِيهَا فَيقَالُ لَهُ انْظُر إِلَى مَاصرف اللّٰه عَنْك ثُمَّ يفرج لَهُ فُرْجَة قبل النَّار فَينْظر إِلَيْهَا يحطم بَعْضهَا بَعْضًا وَيُقَال هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا على الشَّك كنت وَعَلِيهِ مت وَعَلِيهِ تبْعَث إِنْ شَاءَ اللّٰه ثُمَّ يعذب

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيح

قَوْله غير مشعوف هُوَ بشين مُعْجمَة بعْدهَا عين مُهْملَة وَآخره فَاء قَالَ أهل اللُّغَة الشعف هُوَ الْفَزع حَتّٰى يذهب بِالْقَلْبِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت آئی اور اس نے میرے دروازے پر کھانے کے لئے کچھ مانگا' اور یہ کہا: تم لوگ مجھے کھانے کے لئے دو! اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب کی آزمائش سے محفوظ رکھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اسے روکے رکھا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے' تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ یہودی عورت کیا کہتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا کہتی ہے؟ میں نے عرض کی: یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب کی آزمائش سے محفوظ رکھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور اللہ تعالیٰ سے دجال کی آزمائش سے' اور قبر کے عذاب کی آزمائش سے پناہ مانگی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک دجال کی آزمائش کا تعلق ہے' تو ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے' اور میں تمہیں اس کے بارے میں ایک بات بتانے لگا ہوں' جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی' وہ یہ ہے کہ وہ کانا ہوگا' اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے' اس (یعنی دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا' جسے ہر مومن پڑھ لے گا' جہاں تک قبر کی آزمائش کا تعلق ہے' تو اس آزمائش میں لوگوں کو مبتلا کیا جائے گا' اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا' اگر کوئی نیک شخص ہوگا' تو اسے اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا' وہ خوف زدہ اور پریشان نہیں ہوگا' پھر اس سے دریافت کیا جائے گا: تم اسلام کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اور یہ صاحب' جو تمہارے درمیان ہیں ان کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ تو وہ جواب دے گا: یہ حضرت محمد ﷺ ہیں' جو اللہ کے رسول ہیں' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آئے تھے' ہم نے ان کی تصدیق کی' تو اس شخص کے لئے جہنم کی طرف ایک کھڑکی کھولی جائے گی' وہ جہنم کو دیکھے کہ اس کا ایک حصے دوسرے حصے کو کھا رہا ہے' تو اس شخص سے کہا جائے گا: تم اس چیز کو دیکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچالیا ہے پھر اس کے لئے ایک اور کھڑکی کھولی جائے گی جو جنت کی طرف کی ہوگی' وہ جنت کی زیب و زینت کو دیکھے گا' تو اس سے کہا جائے گا: جنت میں یہ تمہارا ٹھکانہ اور اس سے یہ کہا جائے گا: کہ تم یقین پر قائم رہے' اسی پر مرے اور اسی پر تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اگر کوئی برا شخص ہو' تو اسے اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے' وہ خوف زدہ اور پریشان ہوتا ہے' اس سے دریافت کیا جاتا ہے: تم کیا کہتے تھے؟ وہ کہتا ہے: میں لوگوں کو کوئی بات کہتے ہوئے سنتا تھا' تو میں بھی اسی طرح کہہ دیتا تھا' جس طرح وہ کہتے تھے' تو اس کی طرف جنت کی ایک کھڑکی کھولی جائے گی' وہ جنت کی زیب و زینت کی طرف دیکھے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تم اس چیز کو دیکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں پھیر دیا ہے' پھر جہنم کی طرف کی ایک کھڑکی کھولی جائے گی' جس سے وہ دیکھے گا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے' تو اسے بتایا جائے گا کہ یہ تمہارے ٹھکانہ ہوگا' تم شک پر زندہ رہے' شک پر مرے اور اسی پر تمہیں دوبارہ اٹھایا جائے گا' اگر اللہ نے چاہا' پھر اس شخص کو عذاب دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ غیر مشعوف: اہل لغت کہتے ہیں: یہ لفظ شعف ہے' اس سے مراد گھبراہٹ ہے' جو دل کو رخصت کردے۔

5396 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

جَنَازَة رجل من الْأَنْصَار فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْر وَلما يلْحد بعد فَجلسَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حوله كَأَنَّمَا على رؤوسنا الطير وَبِيَدِهٖ عود ينكت بِهٖ فِي الْأَرْض فَرفع رَأسه فَقَالَ تعوذوا بِاللّٰهِ من عَذَاب الْقَبْر مرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: وَقَالَ إِن الْمَيِّت يسمع خَفق نعَالهمْ إِذا ولوا مُدبرين حِيْن يُقَال لَهٗ يَا هٰذَا من رَبك وَمَا دينك وَمَنْ نبيك

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ويأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ لَهٗ من رَبك فَيَقُوْلُ رَبِّي اللّٰه فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا دينك فَيَقُوْلُ ديني الْإِسْلَام فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرجل الَّذِيْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا يدْريك فَيَقُوْلُ قَرَأت كتاب اللّٰه وَآمَنت وصدقت

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: فَذٰلِكَ قَوْله يثبت اللّٰه الَّذِيْنَ آمنُوْا بالْقَوْل الثَّابِت فِي الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ (ابراهيم) فينادي مُنَاد من السَّمَاء أَن صدق عَبدِي فافرشوه من الْجنَّة وألبسوه من الْجنَّة وافتحوا لَهٗ بَابا إِلَى الْجنَّة فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح لَهٗ فِيْ قَبره مد بَصَره وَإِن الْكَافِر فَذكر مَوته قَالَ فتعاد روحه فِيْ جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ من رَبك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا أَدْرِي فَيَقُوْلَانِ مَا دينك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا أَدْرِي فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرجل الَّذِيْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا أَدْرِي فينادي مُنَاد من السَّمَاء أَن قد كذب فافرشوه مِنَ النَّار وألبسوه مِنَ النَّار وافتحوا لَهٗ بَابا إِلَى النَّار فيأتيه من حرهَا وسمومها ويضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تخْتَلف فِيْهِ أضلاعه

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: ثُمَّ يقيض لَهٗ أعمى أبكم مَعَه مرزبة من حَدِيْد لَو ضرب بهَا جبلا لصار تُرَابا فيضربه بهَا ضَرْبَة يسْمعهَا من بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب إِلَّا الثقلَيْن فَيصير تُرَابا ثُمَّ تُعَاد فِيْهِ الرّوح

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح أطول من هٰذَا وَلَفظه قَالَ: خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر مثله إِلَى أَن قَالَ فَرفع رَأسه فَقَالَ استعيذوا بِاللّٰهِ من عَذَاب الْقَبْر مرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ إِن العَبْد الْمُؤمن إِذا كَانَ فِيْ انْقِطَاع من الدُّنْيَا وإقبال من الْآخِرَةِ نزل إِلَيْهِ مَلَائِكَة من السَّمَاء بيض الْوُجُوْه كَأَن وُجُوههم الشَّمْس مَعَهم كفن من أكفان الْجنَّة وحنوط من حنوط الْجنَّة حَتّٰى يجلسوا مِنْهُ مد الْبَصَر وَيَجِيْء ملك الْمَوْت عَلَيْهِ السَّلَام حَتّٰى يجلس عِنْد رَأسه فَيَقُوْلُ أيتها النَّفس الطّيبَة اخْرُجِي إِلَى مغْفرَة من اللّٰه ورضوان قَالَ فَتخرج فتسيل كَمَا تسيل القطرة من فِي السقاء فيأخذها فَإِذَا أَخذهَا لم يدعوها فِيْ يَده طرفَة عين حَتّٰى يأخذوها فيجعلوها فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَن وَفِيْ ذٰلِكَ الحنوط وَيخرج مِنْهُ كأطيب نفحة مسك وجدت على وَجه الْأَرْض قَالَ فيصعدون بهَا فَلَا يَمرُّوْنَ على ملاء من الْمَلَائِكَة إِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرّوح الطّيب فَيَقُوْلَانِ فلَان ابْن فلَان بِأَحْسَن أَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسمى بهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى ينْتَهوا بهَا إِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فيستفتحون لَهٗ فَيفتح لَهٗ فيشيعه من كل سَمَاء مقربوها إِلَى السَّمَاء الَّتِيْ تَلِيهَا حَتّٰى ينتهي بهَا إِلَى السَّمَاء السَّابِعَة فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اكتبوا كتاب عَبدِي فِيْ عليين وأعيدوه إِلَى الْأَرْض فِيْ

جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ من ربك فَيَقُوْلُ رَبِّي الله فَيَقُوْلَانِ مَا دينك فَيَقُوْلُ ديني الْإِسْلَام فَيَقُوْلَانِ ما هذا الرجل الَّذِيْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ الله فَيَقُوْلَانِ مَا يدْريك فَيَقُوْلُ قَرَأت كتاب الله وآمنت به وصدقته فينادي مُنَادٍ من السَّمَاء أَن قد صدق عَبدِي فافرشوه من الْجنَّة وافتحوا لَهُ بَابا إِلَى الْجنَّة فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح لَهُ فِيْ قَبره مد بَصَره قَالَ ويأتيه رجل حسن الْوَجْه حسن الثِّيَاب طيب الرّيح فَيَقُوْلُ أبشر بِالَّذِيْ يَسُرك هذا يَوْمك الَّذِيْ كنت توعد فَيَقُوْلُ من أَنْت فوجهك الْوَجْه الْحسن يَجِيْء بِالْخَيرِ فَيَقُوْلُ أنا عَملك الصَّالح فَيَقُوْلُ رب أقِم السَّاعَة رب أقِم السَّاعَة حَتّٰى أرجع إِلَى أَهلِيْ وَمَالِيْ وَإِن العَبْد الْكَافِر إِذا كَانَ فِيْ انْقِطَاع من الدُّنْيَا وإقبال من الْآخِرَة نزل إِلَيْهِ مَلَائِكَة سود الْوُجُوْه مَعَهم المسوح فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مد الْبَصَر ثُمَّ يَجِيْء ملك الْمَوْت حَتّٰى يجلس عِنْد رَأسه فَيَقُوْلُ أيتها النَّفس الخبيثة اخْرُجِي إِلَى سخط من الله وَغَضب فَتفرق فِيْ جسده فينتزعها كَمَا ينتزع السفود من الصُّوف المبلول فيأخذها فَإِذا أَخذهَا لم يدعوها فِيْ يَده طرفَة عين حَتّٰى يجعلوها فِيْ تِلْكَ المسوح وَتخرج مِنْهَا كأنتن جيفة وجدت على وَجه الْأَرْض فيصعدون بهَا فَلَا يَمرُّوْنَ بهَا على ملاء من الْمَلَائِكَة إِلَّا قَالُوْا مَا هٰذِهِ الرّيح الخبيثة فَيَقُوْلُوْنَ فلَان ابْن فلَان بأقبح أَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسمى بهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى ينتهى بهَا إِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فيستفتح لَهُ فَلَا يفتح لَهُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿لَا تفتح لَهُمْ أَبْوَاب السَّمَاء وَلَا يدْخلُوْنَ الْجنَّة حَتّٰى يلج الْجمل فِيْ سم الْخياط﴾ (الأعراف) فَيَقُوْلُ الله عزَّ وَجلَّ اكتبوا كِتَابه فِيْ سِجِّين فِي الْأَرْض السُّفْلى ثُمَّ تطرح روحه طرحا ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَنْ يُشْرك بِاللهِ فَكَأَنَّمَا خر من السَّمَاء فتخطفه الطير أَوْ تهوى بِهِ الرّيح فِيْ مَكَان سحيق﴾ (الحج) فتعاد روحه فِيْ جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ لَهُ من رَبك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا أَدْرِي قَالَ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا دينك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا أَدْرِي قَالَ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرجل الَّذِيْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا أَدْرِي فينادي مُنَادٍ من السَّمَاء أَن كذب فافرشوه مِنَ النَّار وافتحوا لَهُ بَابا إِلَى النَّار فيأتيه من حرهَا وسمومها ويضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تخْتَلف فِيْهِ أضلاعه ويأتيه رجل قَبِيح الْوَجْه قَبِيح الثِّيَاب منتن الرّيح فَيَقُوْلُ أبشر بِالَّذِيْ يسوؤك هٰذَا يَوْمك الَّذِيْ كنت توعد فَيَقُوْلُ من أَنْت فوجهك الْوَجْه الْقَبِيح يَجِيْء بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ أَنا عَمَلك الْخَبيث فَيَقُوْلُ رب لَا تقم السَّاعَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَـهُ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ: فيأتيه آتٍ قَبِيح الْوَجْه قَبِيح الثِّيَاب منتن الرّيح فَيَقُوْلُ أبشر بهوان من الله وَعَذَاب مُقيم فَيَقُوْلُ بشرك الله بِالشَّرِّ من أَنْت فَيَقُوْلُ أَنا عَمَلك الْخَبيث كنت بطيئا عَن طَاعَة الله سَرِيعا فِيْ مَعْصِيَته فجزاك الله بشر ثُمَّ يقيض لَهُ أعمى أَصمّ أبكم فِيْ يَده مرزبة لَو ضرب بهَا جبل كَانَ تُرَابا فيضربه ضَرْبَة فَيصير تُرَابا ثُمَّ يُعِيدهُ الله كَمَا كَانَ فيضربه ضَرْبَة أُخْرَى فَيَصِيح صَيْحَة يسمعهُ كل شَيْءٍ إِلَّا الثقلَيْن قَالَ الْبَراء ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب مِنَ النَّار ويمهد لَهُ من فرش النَّار

قَالَ الْحَافِظ هٰذَا الحَدِيْثُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح كَمَا تقدم وَهُوَ مَشْهُور بالمنهال بن عَمْرو عَن زَاذَان عَن الْبَراء كَذَا قَالَ أَبُوْ مُوسَى الْأَصْبَهَانِيّ رَحِمَهُ اللهُ والمنهال روى لَهُ

الْبُخَارِيّ حَدِيْثًا وَاحِدًا

وَقَالَ ابْنُ مَعِيْنِ الْمِنْهَالُ ثِقَةٌ وَقَالَ اَحمد الْعِجْلِيّ كُوفِيٌّ ثِقَةٌ وَقَالَ اَحْمد بن حَنْبَل تركه شُعْبَة على مُحَمَّد قَالَ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ حَاتِم لِاَنَّهُ سمع من دَاره صَوْت قِرَاءَة بالتطريب وَقَالَ عبد الله بن اَحْمد بن حَنْبَل سَمِعت اَبِيْ يَقُوْلُ اَبُوْ بشر اَحَبُّ اِلَيَّ من الْمنْهَال وزاذان ثِقَة مَشْهُوْر اَلانه بَعْضُهُمْ وروى لَهُ مُسْلِم حديثين فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْمنْهَال بِنَحْوِ رِوَايَةِ اَحْمد ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَقد رَوَاهُ عِيسَى بن الْمسيب عَن عدي بن ثَابت عَن الْبَراء عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذكر فِيْهِ اسْم الْملكَيْنِ فَقَالَ فِيْ ذكر الْمُؤْمِن فَيرد اِلَى مضجعه فيأتيه مُنكر وَنَكِير يثيران الْاَرْض بأنيابهما ويلحفان الْاَرْض بشفاههما فيجلسانه ثُمَّ يُقَال لَهُ يَا هٰذَا من رَبك فَذكره وَقَالَ فِيْ ذكر الْكَافِر فيأتيه مُنكر وَنَكِير يثيران الْاَرْض بأنيابهما ويلحفان الْاَرْض بشفاههما أصواتهما كالرعد القاصف وأبصارهما كالبرق الخاطف فيجلسانه ثُمَّ يُقَال يَا هٰذَا من رَبك فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِي فينادى من جَانب الْقَبْر لَا دَريت ويضربانه بمرزبة من حَدِيْد لَو اجْتمع عَلَيْهَا من بَيْنَ الْخَافِقين لم يقلوها يشتعل مِنْهَا قَبره نَارا ويضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تخْتَلف أضلاعه

قَوْلُه هاه هاه هِيَ كلمة تقال فِي الضحك وَفِي الإيعاد وَقد تقال للترجع وَهُوَ اليق بِمَعْنى الحَدِيْث وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے' جو انصار سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کا جنازہ تھا' ہم قبر کے پاس آئے' تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی' نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے تو ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے' یوں محسوس ہوتا تھا' جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی' جس کے ذریعے آپ ﷺ زمین کرید رہے تھے' پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا' اور دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو!

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ مڑ کر جاتے ہیں' تو میت ان کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتی ہے' پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے: اے فرد! تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہیں؟

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اسے بٹھا دیتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں' تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' دونوں فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے' دونوں فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: وہ صاحب کون ہیں؟ جنہیں تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا تھا' وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں' تو وہ فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: تمہیں اس کا کیسے پتہ چلا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا' اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔

یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے' ثابت قدم رکھے گا' دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی''

پھر آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے' تم اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھادو' جنت کا لباس پہنادو اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دو' تاکہ اس کی ٹھنڈک اور اس کی خوشبو اس کے پاس آتی رہے' اور حد نگاہ کو اس کے لیے کشادہ کردیا جائے۔

(لیکن مردہ) اگر کافر ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی موت کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا: اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے' پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اسے بٹھا دیتے ہیں اور وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے' ہائے' میں نہیں جانتا' وہ دونوں فرشتے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا ہے' وہ دونوں فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: وہ صاحب کون ہیں' جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے؟ وہ کہتا ہے' ہائے ہائے میں نہیں جانتا' تو آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: یہ جھوٹ کہتا ہے' جہنم سے اس کے لئے ایک بچھونا بچھادو' جہنم کا لباس اسے پہنادو' اور جہنم کی طرف ایک دروازہ اس کے لئے کھول دو' تاکہ وہاں کی تپش اور گرم ہوا اس کی طرف آئے' اور پھر اس مردے کی قبر کو اس کے لئے تنگ کردیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہوجاتی ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے' جس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے کہ اگر وہ گرز پہاڑ پر مارا جائے' تو وہ مٹی ہوجائے' پھر وہ اس گرز کے ذریعے اس میت کو ضرب لگاتا ہے' اور اس کے چیخنے کی آواز مشرق اور مغرب کے درمیان موجود ہر چیز سنتی ہے' صرف دو قسم کے گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں' پھر وہ مردہ مٹی بن جاتا ہے پھر دوبارہ اس میں روح ڈالی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' انہوں نے اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گئے..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو! یہ بات آپ ﷺ نے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ جب دنیا سے رخصت ہونے لگتا ہے' اور آخرت کی طرف جانے لگتا ہے' تو آسمان سے فرشتے اس کی طرف نازل ہوتے ہیں' جن کے چہرے سفید ہوتے ہیں ان کے چہرے سورج کی مانند (چمک دار) ہوتے ہیں' ان کے پاس جنت کے کفن ہوتے ہیں اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے' یہاں تک کہ وہ اس کے پاس اتنی دور تک بیٹھ جاتے ہیں' جہاں تک نگاہ جاتی ہے' پھر موت سے متعلق فرشتہ آتا ہے' اور میت کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے' اور یہ کہتا ہے' اے پاکیزہ جان! تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف جاؤ! تو وہ جان یوں پھسلتی ہوئی نکلتی ہے' جس طرح کسی مشکیزے میں سے قطرہ پھسلتا ہے' تو وہ فرشتہ اسے حاصل کرتا ہے' جب وہ اسے حاصل کرتا ہے' تو پلک جھپکنے کے عرصے کے لئے بھی اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا' بلکہ وہ اسے لے کر اس کفن میں رکھ دیتا ہے' اور اس خوشبو میں رکھ دیتا ہے (جو فرشتے لے کر آئے ہوتے ہیں) تو اس میت میں سے سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو آتی ہے' جو روئے زمین پر پائی جاسکتی ہے' پھر فرشتے اسے لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں' وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں' تو وہ فرشتے یہ کہتے ہیں: یہ کس کی پاکیزہ روح ہے؟ تو دوسرے فرشتے کہتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں ہے' وہ اس کا سب سے عمدہ نام لیتے ہیں' جس کے ذریعے دنیا میں اسے

بلایا جاتا تھا' یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اور دروازہ کھولنے کے لئے کہتے ہیں اور ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے' تو ہر آسمان سے فرشتے اس کا ساتھ دیتے ہیں' اور اگلے آسمان تک پہنچاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کی روح ساتویں آسمان تک پہنچ جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا نام "علیین" میں نوٹ کرلو اور اسے دوبارہ اس کے جسم میں زمین کی طرف بھجوادو! پھر (یعنی قبر میں) دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اسے بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا پروردگار' اللہ تعالیٰ ہے' وہ دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے' وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: وہ صاحب کون ہیں؟ جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے' وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں' فرشتے دریافت کرتے ہیں: تمہیں کیسے پتہ چلا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا' اس پر ایمان لایا' اور اس کی تصدیق کی' تو آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے' اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھادو' اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دو' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو جنت کی ٹھنڈک اور اس کی خوشبو اس شخص تک آتی ہے' اور اس شخص کی قبر کو حد نگاہ تک وسیع کردیا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ایک شخص اس کے پاس آتا ہے' جس کا چہرہ خوبصورت اور کپڑے عمدہ ہوتے ہیں' خوشبو پاکیزہ ہوتی ہے' وہ یہ کہتا ہے: تم وہ خوشخبری حاصل کرو' جو تمہیں خوش کردے گی یہ وہ دن ہے' جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا' وہ دریافت کرتا ہے: تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ بڑا خوبصورت ہے' اور تم بھلائی لے کے آئے ہو تو دوسرا شخص جواب دیتا ہے: میں تمہارا نیک عمل ہوں' تو آدمی دعا کرتا ہے: میرے پروردگار! قیامت قائم کردے' اے میرے پروردگار! قیامت قائم کردے' تاکہ میں اہل خانہ اور مال کی طرف واپس چلا جاؤں۔

جب کوئی کافر شخص دنیا سے رخصت ہوتا ہے' اور آخرت کی طرف جاتا ہے' تو اس کی طرف ایسے فرشتے آتے ہیں' جن کے چہرے سیاہ ہوتے ہیں' ان کے پاس میلا کپڑا ہوتا ہے' وہ حد نگاہ تک اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں' پھر موت کا فرشتہ آتا ہے' اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اے خبیث روح تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب کی طرف جاؤ' تو وہ اس کے جسم سے یوں نکلتی ہے' اور یوں الگ کی جاتی ہے' جس طرح تر روئی میں سے سفود (گوشت بھوننے والی سیخ) کو الگ کیا جاتا ہے موت کا فرشتہ اس روح کو حاصل کرتا ہے' اور پلک جھپکنے کے عرصے کے لئے بھی الگ نہیں رکھتا' بلکہ اسے اس میلے کپڑے میں ڈال دیتا ہے' اس میں سے ایسی بو نکلتی ہے' جو کسی مردار کی انتہائی زیادہ بدبو ہوسکتی ہے' جو روئے زمین پر پائی گئی ہو' پھر وہ فرشتے اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں' وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں' تو وہ فرشتے کہتے ہیں: یہ کیسی خبیث بو ہے؟ تو دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں کی ہے' دنیا میں جو اس کا سب سے برا نام ہوتا ہے' وہ اس کے حوالے سے اس کا نام لیتے ہیں' یہاں تک کہ وہ اسے لے کے آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں' اس کے لئے دروازہ کھولنے کے لئے کہتے ہیں' تو دروازہ نہیں کھولا جاتا' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے' اور نہ ہی وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے' یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہوجائے"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کے اعمال کو سب سے نیچے والی زمین میں' موجود "سجین" میں نوٹ کرلو' پھر اس کی روح کو پرے کردیا جاتا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے' تو اس کی مثال یوں ہے' جیسے وہ آسمان سے گرے اور اسے پرندے اُچک لیں' یا اسے ہوائیں اُڑا کر دور دراز کی جگہ پر لے جائیں''

پھر اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے' دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا' فرشتے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا' فرشتے دریافت کرتے ہیں: یہ صاحب کون ہیں' جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا' پھر آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: اس نے جھوٹ کہا ہے' اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھا دو' اور اس کے لئے جہنم کی طرف دروازہ کھول دو' تاکہ وہاں کی تپش اور گرم ہوا اس کے پاس آئے' پھر اس کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں' پھر ایک شخص آتا ہے' جس کا چہرہ بدصورت ہوتا ہے' کپڑے برے ہوتے ہیں اور وہ بدبودار ہوتا ہے' وہ شخص کہتا ہے: تم اس بات کی اطلاع حاصل کرو کہ جو تمہیں پریشان کرے گی' یہ وہ دن تھا' جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا' وہ مردہ کہتا ہے: تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ برا ہے' اور تم برائی لے کر آئے ہو' وہ شخص کہتا ہے: میں تمہارا خبیث عمل ہوں' تو مردہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! تو قیامت قائم نہ کرنا''

ان کی ایک روایت جو اسی مفہوم کی ہے' اس میں یہ منقول ہے اور یہ بات زائد ہے:

''اس کے بعد ایک شخص آتا ہے' جس کا چہرہ برا ہوتا ہے' کپڑے برے ہوتے ہیں' وہ بدبودار ہوتا ہے' اور وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذلت اور ہمیشہ رہنے والے عذاب کی اطلاع حاصل کرو' تو مردہ جواب دیتا ہے: اللہ تعالیٰ بھی تمہیں بری اطلاع دے تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے: میں تمہارا خبیث عمل ہوں' تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے حوالے سے سست تھے' اور اس کی نافرمانی کے حوالے سے تیز تھے' تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں برا بدلہ دیا ہے' پھر اس پر ایک اندھے' بہرے اور گونگے فرشتے کو متعین کیا جاتا ہے' جس کے ہاتھ میں گرز ہوتا ہے کہ اگر اس گرز کو پہاڑ پر مارا جائے' تو وہ مٹی بن جائے' وہ فرشتہ اس پر وہ گرز مارتا ہے' تو وہ مٹی بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کر دیتا ہے' جس طرح وہ پہلے تھا' پھر وہ دوسری مرتبہ اس پر ضرب لگاتا ہے' تو وہ چیخ مارتا ہے' جسے ہر چیز سنتی ہے' صرف دو قسم کے گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں''۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے' اور اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دیا جاتا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' جیسا کہ یہ بات پہلے گزری ہے' اور یہ منہال بن عمرو کے حوالے سے' زاذان کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر مشہور ہے' جیسا کہ ابوموسیٰ اصبہانی نے یہ بات بیان کی ہے' منہال نامی راوی کے حوالے سے' امام بخاری نے ایک حدیث ذکر کی ہے۔

یحییٰ کہتے ہیں: منہال ثقہ ہیں احمد عجلی کہتے ہیں: یہ کوفی ہیں اور ثقہ ہیں' امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: شعبہ نے اسے محمد کے حوالے سے متروک قرار دیا ہے' عبدالرحمٰن بن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اس کے گھر سے ''تطریب'' والی قرأت کی آواز سنی تھی۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابوبشر میرے نزدیک' منہال سے زیادہ پسندیدہ ہے' زاذان نامی راوی ثقہ اور مشہور ہے' بعض حضرات نے اسے کمزور قرار دیا ہے' امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے

حوالے سے دو احادیث نقل کی ہیں' امام بیہقی نے منہال کے حوالے سے اس کی مانند نقل کی ہے' جو روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور پھر امام بیہقی نے یہ فرمایا ہے: یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یہ روایت عیسیٰ بن میسب نے' عدی بن ثابت کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے اس میں دونوں فرشتوں کا نام ذکر کیا ہے' انہوں نے مومن کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے:

''اسے اس کے ٹھکانے کی طرف لوٹایا جاتا ہے' پھر منکر نکیر اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اپنے دانتوں کے ذریعے زمین کو کھاتے ہوئے آتے ہیں' اور اپنے ہونٹوں کے ذریعے زمین کو کھاتے ہوئے آتے ہیں' وہ دونوں اسے بٹھا دیتے ہیں اور پھر اس سے کہا جاتا ہے: اے شخص! تمہارا پروردگار کون ہے؟''...... اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' اور اس میں کافر کے ذکر کے بعد یہ بات منقول ہے:

''منکر اور نکیر اس کے پاس آتے ہیں' وہ دونوں اپنے دانتوں کے ذریعے زمین کاٹ رہے ہوتے ہیں اور ہونٹوں کے ذریعے زمین چیر رہے ہوتے ہیں' ان کی آواز کڑکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوتی ہے' اور ان کی بینائی چمک دار چمکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوتی ہے' وہ دونوں اسے بٹھا لیتے ہیں' اور کہتے ہیں: اے شخص! تمہارا پروردگار کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم' تو قبر کے ایک طرف سے پکار کر یہ کہا جاتا ہے: تمہیں سمجھ نہیں آئی' پھر وہ دونوں اس پر لوہے کا بنا ہوا گرز مارتے ہیں' کہ اگر آسمان اور زمین کے درمیان موجود لوگ مل کر اسے اٹھانا چاہیں' تو اسے نہ اٹھا سکیں' پھر اس میت کی قبر کو آگ سے بھر دیا جاتا ہے' اس کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں''۔

متن کے الفاظ ''ہاہ ہاہ'' یہ وہ کلمہ ہے' جو ہنستے ہوئے بھی کہا جاتا ہے' اور کسی چیز کو بعید از امکان دیتے ہوئے بھی کہا جاتا ہے' اور تکلیف کے وقت بھی کہا جاتا ہے' اور یہاں حدیث کے مفہوم کے لئے یہی زیادہ مناسب ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5397 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذا قبض اَتَتْهُ مَلَائِكَة الرَّحْمَة بحريرة بَيْضَاء فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِی اِلٰی روح اللّٰه فَتخرج كاطيب ريح الْمسك حَتّٰى اِنَّهُ ليناوله بَعْضُهُمْ بَعْضًا فيشمونه حَتّٰى يَاْتُوا بِهِ بَاب السَّمَاء فَيَقُوْلُوْنَ مَا هٰذِهِ الرّيح الطّيبَة الَّتِیْ جَاءَ ت من الْاَرْض وَلَا يَاْتُونَ سَمَاءً اِلَّا قَالُوْا مثل ذٰلِكَ حَتّٰى يَاْتُوا بِهِ اَرْوَاح الْمُؤْمِنِينَ فَلهم اَشد فَرحا بِهِ من اَهْلِ الْغَائِب بغائبهم فَيَقُوْلُوْنَ مَا فعل فلَان فَيَقُوْلُوْنَ دَعوه حَتّٰى يستريح فَاِنَّهُ كَانَ فِیْ غم الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ قد مَاتَ اَما اَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ ذهب بِهِ اِلٰی اُمه الهاوية وَاَما الْكَافِر فيأتيه مَلَائِكَة الْعَذَاب بمسح فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِی اِلٰی غضب اللّٰه فَتخرج كانتن ريح جيفة فَيذْهب بِهِ اِلٰی بَاب الْاَرْض

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَهُوَ عِنْد ابْن مَاجَه بنَحْوِهِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مومن کی روح کو قبض کیا جاتا ہے' تو رحمت کے فرشتے' سفید ریشم لے کر اس کے پاس آتے ہیں' یہ کہتے ہیں: تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طرف جاؤ' تو وہ روح یوں نکلتی ہے کہ اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' وہ فرشتے اس روح

کوایک دوسرے کو پکڑاتے ہیں'اوراسے سونگھتے ہیں' یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمان کے دروازے تک آتے ہیں' تو آسمان سے فرشتے یہ کہتے ہیں: یہ خوشبوکتنی زیادہ پاکیزہ ہے' جوزمین کی طرف سے آئی ہے' وہ لوگ جس بھی آسمان پر جاتے ہیں' تو وہاں یہی بات کہی جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ اس کی روح کو لے کر مومنین کی ارواح کے پاس آتے ہیں' تو ان کو اس کے آنے کے پاس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے' جوکسی بھی غیر موجود فرد کے گھر میں آنے پر خوشی ہوتی ہے' وہ دریافت کرتے ہیں: فلاں کا کیا حال ہے؟ تو کچھ دوسرے کہتے ہیں: اسے رہنے دو! جب تک وہ راحت حاصل نہیں کر لیتا' وہ دنیا کے غم میں تھا' تو وہ (مردہ) یہ کہتا ہے: اس کا انتقال ہو چکا ہے' تو کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: اسے اس کے ٹھکانے ''ہاویہ'' کی طرف لے جایا گیا ہوگا۔

جہاں تک کافر کا تعلق ہے عذاب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: اے جان! تم نکل کر اللہ تعالیٰ کے غضب کی طرف جاؤ' تو وہ نکلتی ہے' تو اس کی بو انتہائی بدبودار مردار کی طرح ہوتی ہے' وہ اسے لے کر زمین کے دروازے تک آتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے بھی اس کی مانند روایت صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5398 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا جَنَازَةً مَعَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فرغ من دفنها وَانْصَرف النَّاس قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ الْاٰن يسمع خفق نعالكم آتاهُ مُنكر وَنَكِير أعينهما مثل قدور النّحاس وأنيابهما مثل صياصي الْبَقر وأصواتهما مثل الرَّعْد فيجلسانه فيسألانه مَا كَانَ يعبد وَمَنْ كَانَ نبيه فَإِن كَانَ مِمَّن يعبد الله قَالَ أعبد الله ونبيي مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهدى فَآمَنا بِهِ واتبعناه فَذٰلِكَ قَول الله يثبت الله الَّذين آمنُوا بالْقَوْل الثَّابِت فِي الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَة (ابراهيم) فَيُقَالُ لَهُ على الْيَقِين حييت وَعَلَيهِ مت وَعَلَيهِ تبْعَث ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب إِلَى الْجنَّة ويوسع لَهُ فِي حفرته وَإِن كَانَ من أهل الشَّك قَالَ لَا أدرى سَمِعت النَّاس يَقُولُونَ شَيْئا فقلته فَيُقَالُ لَهُ على الشَّك حييت وَعَلَيهِ مت وَعَلَيهِ تبْعَث ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب إِلَى النَّار وتسلط عَلَيْهِ عقارب وتنانين لَو نفخ أحدهم على الدُّنْيَا مَا أنبتت شَيْئا تنهشه وتؤمر الأَرْض فتنضم عَلَيْهِ حَتَّى تختلف أضلاعه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهِ ابْن لَهِيعَة

قَالَ الْحَافِظ ابْن لَهِيعَة حَدِيثه حسن فِي المتابعات وَأما مَا انْفَرد بِهِ فقليل من يحْتَج بِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

صياصي الْبَقر قُرُونهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے' جب آپ ﷺ اس کو دفن کر کے فارغ ہوئے' اور لوگ واپس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مردہ' ابھی تمہارے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوگا' اس کے پاس منکر اور نکیر آئیں گے' جن کی آنکھیں پیتل کی بنی ہوئی ہنڈیا کی مانند ہوں گی' اور ان کے دانت گائے کے سینگوں کے مانند ہوں گی' ان کی آواز بجلی کی کڑک کی مانند ہوگی' وہ دونوں اسے بٹھائیں گے اور اس سے سوال کریں گے۔ وہ کس کی عبادت کرتا تھا؟ اور اس کا نبی کون ہے؟ اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا' تو وہ کہے گا: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں' اور میرے

نبی حضرت محمد ﷺ ہیں' جو ہمارے پاس واضح نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تھے' ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی پیروی کی'
(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:
''جو لوگ ایمان لائے' اللہ تعالیٰ دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں' انہیں ثابت قول پر' ثابت قدم رکھے گا''۔
تو اس مردے سے یہ کہا جائے گا: تم یقین پر زندہ رہے' اسی پر تم مرے اور اسی پر تمہیں زندہ کیا جائے گا' پھر اس کے لئے جنت کی طرف کا دروازہ کھول دیا جائے گا' اور اس کے لئے اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا' اور اگر وہ مردہ اہل شک میں سے ہوا' تو وہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم' میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا' تو میں نے بھی وہ بات کہہ دی' تو اس سے کہا جائے گا: تم شک پر زندہ رہے' اسی پر مرے' اور اسی پر تمہیں اٹھایا جائے گا' پھر اس کے لئے جہنم کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا' اور اس پر بچھو اور سانپ مسلط کر دیے جائیں گے' اگر ان میں سے کوئی ایک دنیا (یعنی زمین) پر پھونک مار دے' تو وہاں کبھی کوئی چیز نہ اُگے' وہ اسے ڈنک ماریں گے اور زمین کو حکم دیا جائے گا' تو وہ اسے بھینچ لے گی' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں' ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ابن لہیعہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: ابن لہیعہ کی نقل کردہ حدیث' متابعات میں حسن شمار ہوتی ہے' لیکن جب وہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو اس سے استدلال کرنے والے لوگ کم ہیں۔

لفظ صیاصی البقر سے مراد' گائے کے سینگ ہیں۔

5399 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا قبر الْمَيِّت أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ أَتَاهُ ملكان أسودان أزرقان يُقَال لأحدهمَا الْمُنكر وَللْآخر النكير فَيَقُوْلَانِ مَا كنت تَقول فِيْ هٰذَا الرجل فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عبد اللّٰه وَرَسُوله أشهد أَن لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه وَأَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله فَيَقُوْلَانِ قد كُنَّا نعلم أَنَّك تَقول هٰذَا ثُمَّ يفسح لَهُ فِيْ قَبره سَبْعُوْنَ ذِرَاعا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ ينور لَهُ فِيْهِ ثُمَّ يُقَال لَهُ نم فَيَقُوْلُ أرجع إِلَى أَهْلِيْ فَأخْبرهُم فَيَقُوْلَانِ نم كنومة الْعَرُوْس الَّذِيْ لَا يوقظه إِلَّا أحب أَهله إِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثهُ اللّٰه من مضجعه ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ منافقا قَالَ سَمِعت النَّاس يَقُوْلُوْنَ قولا فَقُلْتُ مثله لَا أَدْرِي فَيَقُوْلَانِ قد كُنَّا نعلم أَنَّك تَقول ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْض التئمي عَلَيْهِ فتلتئم عَلَيْهِ فتختلف أضلاعه فَلَا يزَال فِيْهَا معذبا حَتّٰى يَبْعَثهُ اللّٰه من مضجعه ذٰلِكَ -رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

الْعَرُوْس يُطلق على الرجل وَعَلَى الْمَرْأَة مَا داما فِيْ أعراسهما

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم میں سے کسی ایک کو قبر میں اتار دیا جاتا ہے' تو سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں' جن میں سے ایک کو منکر کہا جاتا ہے' اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے' وہ دونوں یہ کہتے ہیں: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے' جو پہلے کہا کرتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہم یہ بات جانتے

ہے تم یہ بات کہو گے پھر اس کے لئے اس کی قبر کو ستر ضرب ستر بالشت کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس میں روشنی کر دی جاتی ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے تم سو جاؤ! وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس جا کر انہیں اطلاع دے دوں تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں تم دلہن کی طرح سو جاؤ! جسے وہ بیدار کرتا ہے جو اس کے اہل خانہ میں سے اس کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے اور اس وقت تک سوئے رہو جب تک اللہ تعالیٰ اسے اس کے ٹھکانے سے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا

اور اگر وہ منافق ہوگا تو وہ کہے گا میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا تو اس کی مانند بات کہہ دی مجھے نہیں معلوم تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں ہمیں پتہ تھا تم نے یہی کہنا ہے تو زمین سے یہ کہا جاتا ہے تم اسے تنگ کر دو وہ اسے تنگ کرتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں اور پھر قبر میں اس کو مسلسل عذاب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے ٹھکانے سے دوبارہ زندہ کرے گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے لفظ العروس کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر ہوتا ہے جب تک وہ شادی میں ہوں۔

5400 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وضع فِیْ قبره اِنَّهُ یسمع خفق نعالهم حِیْنَ یولوا مُدبرین فَاِنْ كَانَ مُؤمِنًا كَانَتِ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَاسه وَكَانَ الصِّیام عَنْ یَمِینه وَكَانَتِ الزَّكَاةُ عَنْ شِمَاله وَكَانَ فعل الْخیرَات من الصَّدَقَة وَالصَّلَاة وَالْمَعْرُوف وَالْاِحْسَان اِلَی النَّاس عِنْد رجلَیْهِ فَیُؤتی من قبل رَاسه فَتَقُوْلُ الصَّلَاة مَا قبلی مدخل ثُمَّ یُؤتیٰ عَنْ یَمِینه فَیَقُوْلُ الصِّیام مَا قبلی مدخل ثُمَّ یُؤتیٰ عَنْ یساره فَتَقُوْلُ الزَّكَاة مَا قبلی مدخل ثُمَّ یُؤتیٰ من قبل رجلَیْهِ فَیَقُوْلُ فعل الْخیرَات من الصَّدَقَة وَالْمَعْرُوْف وَالْاِحْسَان اِلَی النَّاس مَا قبلی مدخل فَیُقَالُ لَهٗ اجْلِسْ فیجلس قد مثلت لَهُ الشَّمْس وَقد دنت للغروب فَیُقَالُ لَهٗ اَرایتك هٰذَا الَّذِیْ كَانَ قبلكُمْ مَا تقول فِیْهِ وماذا تشهد عَلَیْهِ فَیَقُوْلُ دعونی حَتّٰی اُصَلِّی فَیَقُوْلُوْنَ اِنَّكَ ستفعل اخبرنَا عَمَّا نَسْاَلك عَنْهُ اَرایتك هٰذَا الرجل الَّذِیْ كَانَ قبلكُمْ مَاذَا تَقول فِیْهِ وماذا تشهد عَلَیْهِ قَالَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّد اشهد انه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَانه جَاءَ بِالْحَقِّ من عِنْد اللّٰه فَیُقَالُ لَهٗ علی ذٰلِكَ حییت وَعَلٰی ذٰلِكَ مت وَعَلٰی ذٰلِكَ تبْعَث اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ یفتح لَهٗ بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة فَیُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا وَمَا اعد اللّٰهُ لَكَ فِیْهَا فَیَزْدَاد غِبْطَة وسرورا ثُمَّ یفتح لَهٗ بَاب من اَبْوَاب النَّار فَیُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدك وَمَا اعد اللّٰهُ لَكَ فِیْهَا لَوْ عصیته فَیَزْدَاد غِبْطَة وسرورا ثُمَّ یفسح لَهٗ فِیْ قَبره سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وینور لَهٗ فِیْهِ ویعاد الْجَسَد كَمَا بَدَاَ مِنْهُ فتجعل نسمته فِی النسیم الطّیب وَهِیَ طیر تعلق فِیْ شجر الْجَنَّة فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ یثبت اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمنُوْا بالقَوْل الثَّابِت فِی الْحَیَاة الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ (ابراهیم) الْاٰیَة وَاِنَّ الْكَافِر اِذَا اُتِیَ من قبل رَاسه لم یُوجد شَیْءٌ ثُمَّ اُتِیَ عَنْ یَمِینه فَلَا یُوجد شَیْءٌ ثُمَّ اُتِیَ عَنْ شِمَاله فَلَا یُوجد شَیْءٌ ثُمَّ اُتِیَ من قبل رجلَیْهِ فَلَا یُوجد شَیْءٌ فَیُقَالُ لَهٗ اجْلِسْ فیجلس مَرْعُوْبًا خَائِفًا فَیُقَالُ اَرایتك هٰذَا الرجل الَّذِیْ كَانَ فِیكُم مَاذَا تَقول فِیْهِ وماذا تشهد عَلَیْهِ فَیَقُوْلُ ای رجل وَلَا یَهْتَدِی لاسمه فَیُقَالُ لَهٗ مُحَمَّد فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِی سَمِعت النَّاس قَالُوْا قولا فَقُلْتُ كَمَا قَالَ النَّاس فَیُقَالُ لَهٗ علی ذٰلِكَ حییت وَعَلَیْهِ مت وَعَلَیْهِ تبْعَث اِنْ شَاءَ

الله ثم يفتح له باب من ابواب النار فيقال له هذا مقعدك من النار وما اعد الله لك فيها فيزداد حسرة وثبورا ثم يفتح له باب من ابواب الجنة ويقال له هذا مقعدك منها وما اعد الله لك فيها لو اطعته فيزداد حسرة وثبورا ثم يضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه فتلك المعيشة الضنكة التي قال الله فان له معيشة ضنكا ونحشره يوم القيامة اعمى (طه)- رواه الطبراني في الاوسط

وابن حبان في صحيحه واللفظ له وزاد الطبراني: قال ابو عمر يعني الضرير قلت لحماد بن سلمة كان هذا من اهل القبلة قال نعم قال ابو عمر كان شهد بهذه الشهادة على غير يقين يرجع الى قلبه كان يسمع الناس يقولون شيئا فيقوله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب میت کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے' تو وہ لوگوں کے واپس جاتے ہوئے' لوگوں کے قدموں کی آہٹ بھی سنتی ہے' اگر وہ مومن ہو' تو نماز اس کے سرہانے ہوتی ہے' روزہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے' زکوٰۃ اس کے بائیں طرف ہوتی ہے' صدقہ' نماز' نیکی' لوگوں کے ساتھ احسان کے حوالے سے دوسری نیکیاں' اس کے پاؤں کے قریب ہوتی ہیں' جب اس کے سر کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو نماز کہتی ہے: میری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے' پھر اس کی دائیں طرف سے آیا جاتا ہے' تو روزہ کہتا ہے: میری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے' پھر اس کے بائیں طرف سے آیا جاتا ہے' تو زکوٰۃ کہتی ہے: میری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے' پھر اس کے پاؤں کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو صدقہ' بھلائی' لوگوں کے ساتھ احسان کے حوالے سے مختلف نیکیاں کہتی ہیں: ہماری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے' پھر اس مردے سے کہا جاتا ہے: تم بیٹھ جاؤ' وہ بیٹھ جاتا ہے' تو اس کے سامنے یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہے۔

تو اس سے کہا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو تمہاری طرف تشریف لائے تھے' تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اور ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے: مجھے موقع دو! تاکہ میں نماز ادا کروں' تو فرشتے کہتے ہیں: تم ایسا کر لو گے' تم ہمیں اس چیز کے بارے میں بتاؤ' جس کے بارے میں' ہم نے تم سے پوچھا ہے' کہ ان صاحب کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے' جو تمہاری طرف تشریف لائے تھے؟ تم ان کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں' اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق لے کر آئے تھے' تو اس سے کہا جاتا ہے: تم اسی پر زندہ رہے' اور تم اسی پر مرے اور اسی پر تمہیں (قیامت کے دن دوبارہ) زندہ کیا جائے گا' اگر اللہ نے چاہا' پھر اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے' اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہے' اس میں وہ چیزیں ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تیار کی ہیں' تو اس شخص کے رشک اور خوشی میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اس کے سامنے جہنم کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے' اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہو سکتا تھا' جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے چیزیں تیار کی ہوئی تھیں' اگر تم نے اس کی نافرمانی کی ہوئی ہوتی' تو اس شخص کی خوشی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اس شخص کی قبر کو ستر بالشت تک کشادہ کر دیا جاتا ہے' اور اس کے لئے اس کی قبر کو روشن کر دیا جاتا ہے' اور اس کے جسم کو دوبارہ اسی طرح کر دیا جاتا ہے جیسے وہ پہلے اس سے پیدا ہوا تھا' اور اس کی جان (یعنی روح) کو ایک پاکیزہ نسیم یعنی پرندے میں ڈال دیا جاتا ہے' جو جنت کے درخت سے

ذکار رہتا ہے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''جولوگ ایمان لائے' اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی زندگی میں' قول ثابت پر ثابت قدم رکھتا ہے''۔

اگر (وہ میت) کافر ہو' تو اس کے سرہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی' دائیں طرف سے آیا جاتا ہے تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی' بائیں طرف سے آیا جاتا ہے' تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی' ٹانگوں کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی' اس سے کہا جاتا ہے: تم بیٹھ جاؤ! تو وہ یوں بیٹھتا ہے کہ وہ مرعوب اور خوف زدہ ہوتا ہے' اس سے کہا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے' جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے؟ تم ان کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اور ان کے بارے میں کیا گواہی دیا کرتے تھے؟ وہ دریافت کرتا ہے: کون سے صاحب؟ اسے نبی اکرم ﷺ کے نام کا نہیں بتایا گیا ہوتا' تو اس سے کہا جاتا ہے: حضرت محمد ﷺ' تو وہ کہتا ہے: مجھے نہیں معلوم' میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا' تو میں نے بھی وہی بات کہہ دی' جو لوگ کہا کرتے تھے' تو اسے کہا جاتا ہے: تم اسی پر زندہ رہے' اسی پر مرے اور اسی پر تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' اگر اللہ نے چاہا' پھر اس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے' اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ جہنم میں تمہارا ٹھکانہ ہوگا' اس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو کچھ تیار کیا ہے' وہ یہ ہے' تو اس شخص کی حسرت اور پریشانی میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اس شخص کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جاتا ہے' اور کہا جاتا ہے: اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ہوتی' تو تمہیں جنت میں یہ ٹھکانہ ملنا تھا اور اس میں جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے تیار کی ہیں' وہ ملنی تھیں' تو اس کی حسرت اور پریشانی میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اس کی قبر کو اس کے لئے تنگ کیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں' تو یہ وہ زندگی کی تنگی ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تو اس کے لئے تنگ زندگی ہوگی' اور ہم قیامت کے دن' اسے نابینا ہونے کے طور پر اٹھائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں

امام طبرانی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ابوعمر یعنی ضریر وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ سے دریافت کیا: وہ اہل قبلہ میں سے ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں

ابوعمر کہتے ہیں: اس (یعنی مردے) نے' اس بات کی گواہی' کسی یقین کے بغیر دی تھی' جو (یقین) اس کے دل کی طرف ہوتا' وہ لوگوں ایک بات کہتے ہوئے سنتا تھا' تو وہ بات کہہ دیتا تھا۔

5401 - وَفِي رِوَايَةٍ للطبراني: يُؤْتى الرجل فِي قَبره فَإِذا أُتِي من قبل رَأسه دَفعته تِلَاوَة الْقُرْآن وَإِذا أُتِي من قبل يَدَيْهِ دَفعته الصَّدَقَة وَإِذا أُتِي من قبل رجلَيْهِ دَفعه مَشْيه إِلَى الْمَسَاجِد الحَدِيث

النَّسمَة بِفَتْح النُّون وَالسِّين هِيَ الرّوح قَوْله تعلق بِضَم اللَّام أَي تَأْكُل

قَالَ الْحَافِظ وَقد أملينا فِي التَّرْهِيب من إِصَابَة الْبَوْل الثَّوْب وَفِي النميمة جملَة من الْأَحَادِيث فِي أَن عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل والنميمة لم نعد من تِلْكَ الْأَحَادِيث هُنَا شَيْئا وَالْأَحَادِيث فِي عَذَاب الْقَبْر وسؤال الْملكَيْنِ كَثِيرَة وَفِيمَا ذَكَرْنَاهُ كِفَايَة وَالله الْمُوفق لَا رب غَيره

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آدمی کے پاس اس کی قبر میں آیا جاتا ہے جب اس کے سرہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے تو قرآن کی تلاوت اسے پرے کردیتی ہے جب سامنے کی طرف سے آیا جاتا ہے تو صدقہ اسے پرے کردیتا ہے جب پاؤں کی طرف سے آیا جاتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے پرے کردیتا ہے''......الحدیث

لفظ النسمة سے مراد روح ہے لفظ تعلق اس سے مراد وہ کھاتی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ہم نے پیشاب کے کپڑے پر لگنے اور چغلی سے متعلق ترہیبی روایات میں وہ تمام احادیث املاء کروادی ہیں جن میں یہ بات مذکور ہے کہ قبر کا عذاب پیشاب سے نہ بچنے اور چغلی کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے ہم نے ان روایات کو یہاں نہیں دہرایا ہے اس کے علاوہ قبر کے عذاب اور دونوں فرشتوں کے سوالات کے بارے میں بہت سی احادیث ہیں (لیکن جو ہم نے ذکر کردی ہیں) ان میں کفایت پائی جاتی ہے باقی اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا کرنے والا ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے

5402 - وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِن مُسْلِم يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَغَيْرِه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَاده بِمُتَّصِل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان جمعہ کے دن یا شب جمعہ میں انتقال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبر کی آزمائش سے بچالیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی و دیگر نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔

22 - التَّرْهِيب من الْجُلُوس على الْقَبْر وَكسر عظم الْمَيِّت

باب: قبر پر بیٹھنے یا مردے کی ہڈی توڑنے کے بارے میں ترہیبی روایات

5403 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن يجلس اَحَدُكُمْ على جَمْرَة فتحرق ثِيَابه فتخلص اِلٰى جلده خير من اَن يجلس على قبر

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5404 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن اَمْشِي على جَمْرَة اَوْ سيف اَوْ أخصف نَعْلي برجلي اَحَبّ اِلَيّ من اَن اَمْشِي على قبر -رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

5402- مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6410'مسند عبد بن حميد - مسند عبد الله بن عمرو رضي الله عنه' حديث: 324'المعجم الأوسط للطبراني - باب الباء' من اسمه بكر - حديث: 3175

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں انگارے پر چلوں' یا تلوار پر چلوں' یا اپنے پاؤں کے ذریعے اپنا جوتا مرمت کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں قبر پر چلوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5405 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَاَنْ اَطَاَ عَلٰى جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَطَاَ عَلٰى قَبْرِ مُسْلِمٍ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَيْسَ فِيْ اَصْلِيْ رَفْعُه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں انگارے پر پاؤں دے دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں دوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' میری اصل میں اس کا مرفوع ہونا نہیں ہے۔

5406 - وَعَنْ عَمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ انْزِلْ مِنْ عَلَى الْقَبْرِ لَا تُؤْذِيْ صَاحِبَ الْقَبْرِ وَلَا يُؤْذِيْكَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ لَهِيْعَةَ

❀❀ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبر پر بیٹھے دیکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اے قبر پر بیٹھے ہوئے فرد! قبر سے اتر آؤ' اور قبر والے شخص کو اذیت نہ پہنچاؤ' اور نہ ہی وہ تمہیں اذیت پہنچائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5407 - وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا - رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردے کی ہڈی توڑنا' زندہ کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5407-صحیح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل في القبور - ذكر الإخبار عما يستحب للمرء من تحفظ أذى الموتى ولا سيما' حديث: 3224سنن أبي داود - كتاب الجنائز' باب في الحفار يجد العظم هل يتنكب ذلك المكان ؟ - حديث: 2808سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب في النهي عن كسر عظام الميت - حديث: 1612مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب العقول' باب كسر عظم الميت - حديث: 17106سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره حديث: 2974السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب التكبير على الجنائز ومن أولى بإدخاله القبر - باب من كره أن يحفر له قبر غيره إذا كان يتوهم' حديث: 6677مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 24214

كِتَابُ الْبَعْثِ وَأَهْوَالُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کتاب: دوبارہ زندہ کیے جانے اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں کے بارے میں روایات

قَالَ الْحَافِظ وَهذَا الْكتاب بجملته لَيْسَ صَرِيحًا فِي التَّرْغِيب والترهيب وَإِنَّمَا هُوَ حِكَايَة أُمُور مهولة تؤول بالسعداء إِلَى النَّعِيم وبالأشقياء إِلَى الْجَحِيم وَفِي غضونها مَا هُوَ صَرِيح فِيهَا أَوْ كَالصَّرِيحِ فلنقتصر على إملاء نبذ مِنْهُ يحصل بِالْوُقُوفِ عَلَيْهَا الْإِحَاطَة بِجَمِيعِ مَعَانِي مَا ورد فِيهِ على طرف من الْإِجْمَال وَلَا يخرج عَنْهَا إِلَّا زِيَادَة شَاذَّة فِي حَدِيث ضَعِيف أَوْ مُنكر إِذْ لَو استوعبنا مِنْهُ كَمَا استوعبنا من غَيره من أَبْوَاب هَذَا الْكتاب لَكَانَ ذَلِكَ قَرِيبًا مِمَّا مضى ولخرجنا عَن غير الْمَقْصُود إِلَى الإطناب الممل وَاللّٰه الْمُسْتَعَان وجعلناه فصولا

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کتاب (یعنی باب) میں عمومی طور پر وہ روایات نہیں ہیں جو ترغیب یا ترہیب کے بارے میں صراحت رکھتی ہیں' ان میں کچھ ہولناک امور کی حکایت بیان کی گئی ہے' جس کے نتیجے میں سعادت مند لوگ نعمتوں کی طرف چلے جائیں گے' اور بدنصیب لوگ جہنم کی طرف چلے جائیں گے' لیکن ان کے ضمن میں ایسی چیز موجود ہے' جو اس بارے میں صریح ہوگی یا صریح کی مانند ہوگی' اس لئے ہم نے ان میں سے کچھ روایات املاء کروانے پر اکتفاء کیا ہے' تا کہ اس کے ذریعے واقفیت حاصل کر کے تمام معانی کا علم حاصل ہو جائے' جو اس بارے میں منقول ہوئے ہیں' اور ہم نے اجمالی طور پر ایسا کیا ہے' اور اس میں سے زیادہ چیز وہ نکلے گی' جو کسی ضعیف یا منکر حدیث میں شاذ ہو' اگر ہم ان تمام روایات کو اکٹھا کرنا چاہتے' جس طرح ہم نے اس کتاب کے دیگر ابواب سے متعلق تمام روایات اکٹھی کی ہیں' تو یہ تقریباً اتنا ہی حجم ہو جاتا تھا' جتنا پہلے گزر گیا ہے' اور پھر ہم نے مقصود سے نکل کر طوالت کی طرف چلے جانا تھا' جو اکتاہٹ کا باعث ہوتا' باقی اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جا سکتی ہے' ہم نے اس کتاب (یعنی باب) کو متعدد فصول میں تقسیم کیا ہے۔

فصل: فِي النَّفْخِ فِي الصُّورِ وَقِيَامِ السَّاعَةِ

فصل: صور میں پھونک ماری جانا' اور قیامت قائم ہونا

5408 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِي إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّور قَالَ قرن ينْفخ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وحسنه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! صور کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سینگ ہے' جس میں پھونک ماری جائے گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

5409 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیفَ انعم وَقد الْتَقم صَاحب الْقرن الْقرن وحنی جَبهته وأصغی سَمعه یَنْتَظر اَن یُؤمر فینفخ فَکَاَن ذٰلِكَ ثقل علی اَصْحَابه فَقَالُوْا کَیفَ نَفْعَل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ نقُوْل قَالَ قُوْلُوْا حَسبنَا اللّٰه وَنعم الْوَکِیل علی اللّٰه توکلنا وَرُبمَا قَالَ توکلنا علی الله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ زید بن اَرقم وَمَنْ حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس اَیْضا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نعمت میں کیسے رہ سکتا ہوں (یعنی میں پرسکون کیسے رہ سکتا ہوں) جبکہ سینگ والے والے فرد (یعنی صور پر مقرر فرشتے) نے اُسے منہ کے ساتھ لگایا ہوا ہے پیشانی جھکائی ہوئی ہے اور اپنی سماعت کو منتظر رکھا ہوا ہے اور یہ انتظار کر رہا ہے کہ اسے حکم دیا جائے کہ وہ اس میں پھونک مار دے (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے اصحاب پر یہ بات بہت گراں گزری انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ہمیں کیا پڑھنا چاہیے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور ہم نے اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کیا''

یہاں بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ہم نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اسے امام احمد اور طبرانی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

5410 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِث قَالَ کنت عِنْد عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعِنْدهَا کَعْب الْاَحْبَار فَذکر اِسْرَافِیل فَقَالَت عَائِشَة یَا کَعْب اَخبرنِیْ عَن اِسْرَافِیل فَقَالَ کَعْب عنْدکُمْ الْعلم قَالَت أجل قَالَت فَاَخبرنِیْ قَالَ لَهٗ اَرْبَعَة اَجْنِحَة جَنَاحَانِ فِی الْهَوَاء وَجنَاح قد تسربل بِهٖ وَجنَاح علی کَاهله والقلم علی اُذُنه فَاِذَا نزل الْوَحْی کتب الْقَلَم ثُمَّ درست الْمَلَائِکَة وَملك الصُّور جاث علی اِحْدَی رُکْبَتَیْهِ وَقد نصب الْاُخْرَی فالتقم الصُّور یحنی ظَهره وَقد اَمر اِذا رأی اِسْرَافِیل قد ضم جنَاحه اَن ینْفخ فِی الصُّور فَقَالَت عَائِشَة هٰکَذَا سَمِعْتُ

5408-صحیح ابن حبان - کتاب إخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة' ذکر الإخبار عن وصف الصور الذی ینفخ فیه یوم القیامة - حدیث: 7420المستدرك علی الصحیحین للحاکم - کتاب التفسیر' تفسیر سورة المدثر - حدیث:3805سنن الدارمی - ومن کتاب الرقاق' باب : فی نفخ الصور - حدیث:2750سنن أبی داود - کتاب السنة' باب فی ذکر البعث والصور - حدیث: 4138السنن الکبری للنسائی - سورة الرعد' قوله تعالی : ونفخ فی الصور - حدیث: 10871مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حدیث: 6334البحر الزخار مسند البزار - حدیث عبد الله بن عمرو بن العاص' حدیث: 2167شعب الإیمان للبیهقی - فصل فی کیفیة انتهاء الحیاة الأولی' حدیث:354

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا' ان کے پاس حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ موجود تھے' انہوں نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کا ذکر کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے یہ فرمایا: اے کعب! تم مجھے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے بارے میں بتاؤ! کعب نے کہا: آپ لوگوں کے پاس اس بارے میں علم ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن تم مجھے بتاؤ! تو کعب احبار نے یہ بتایا: حضرت اسرافیل علیہ السلام کے چار پر ہیں' دو پر ہوا میں ہیں' ایک پر انہوں نے قمیص کی طرح لیا ہوا ہے' اور ایک پر اُن کی پشت پر ہے' قلم اُن کے کان پر ہے' جب وحی نازل ہوتی ہے' قلم اسے لکھتا ہے' اور پھر فرشتوں کو اس کا درس دیا جاتا ہے' اور صور پر مقرر فرشتہ ایک گھٹنے کے بل کھڑا ہوا ہے' اور دوسرے کو اس نے بچھایا ہوا ہے' اس نے صور کو منہ کے ساتھ لگایا ہوا ہے' اور اپنی پشت کو خم دیا ہوا ہے' اسے یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو دیکھے کہ انہوں نے اپنے پر ملا لیے ہیں تو وہ صور میں پھونک مار دے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اسی طرح حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5411 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تطلع عَلَيْكُمْ قبل السَّاعَة سَحَابَة سَوْدَاءِ من قبل الْمغرب مثل الترس فَلَا تزَال ترْتَفع فِي السَّمَاء وتنتشر حَتّٰى تملأ السَّمَاء ثُمَّ يُنَادي مُنَاد يَا اَيهَا النَّاس اَتَى اَمر اللّٰه فَلَا تستعجلوه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فو الَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ اِن الرجلَيْن ينشران الثَّوْب فَلَا يطويانه وَان الرجل ليمدر حَوْضه فَلَا يسْقِي مِنْهُ شَيْئًا اَبَدًا وَالرجل يحلب نَاقَته فَلَا يشربه اَبَدًا-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

مدر الْحَوْض اَي طينه لِئَلَّا يتسرب مِنْهُ المَاء

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت سے پہلے تمہارے سامنے مغرب کی طرف سے ڈھال کی طرح کا سیاہ بادل آئے گا' اور وہ آسمان کی طرف مسلسل بلند ہوتا جائے گا' اور پھیلتا جائے گا' یہاں تک کہ آسمان کو بھر دے گا' پھر منادی یہ اعلان کرے گا: اے لوگو! اللہ کا حکم آ گیا ہے' تو تم جلدی نہ کرو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' دو آدمیوں نے کپڑے کو پھیلایا ہوا ہوگا' اور وہ اسے لپیٹ نہیں پائیں گے' ایک شخص اپنے حوض پر گارا لگا رہا ہوگا' لیکن وہ اس میں سے پی نہیں سکے گا' ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ لے گا' اور وہ اسے پی نہیں سکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

لفظ مدر الحوض کا مطلب اس پر مٹی لگانا ہے' تا کہ اس میں پانی ٹھہر جائے۔

5412 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتقوم السَّاعَة وثوبهما بَيْنَهُمَا لَا يبايعانه وَلَا يطويانه ولتقوم السَّاعَة وَقد انْصَرف بِلَبن لقحته لَا يطعمهُ ولتقوم السَّاعَة يلوط حَوْضه لَا يسْقِيه ولتقوم السَّاعَة وَقد رفع لقمته اِلٰى فِيهِ لَا يطْعمهَا-رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

لاطه بِالطَّاءِ الْمُهْمَلَةِ بِمَعْنى مدره

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کا قائم ہوگی' اور دو آدمیوں کا کپڑا' اُن کے درمیان ہوگا' وہ اس کے بارے میں سودا کر رہے ہوں گے' اور وہ اسے لپیٹ نہیں سکیں گے' قیامت قائم ہوگی کہ جب آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر واپس جا رہا ہوگا' اور اسے استعمال نہیں کر سکے گا' قیامت قائم ہوگی' جب آدمی اپنا حوض درست کر رہا ہوگا' اور اس میں سے پی نہیں سکے گا' قیامت قائم ہوگی' جب آدمی نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا' لیکن وہ اسے کھا نہیں پائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے

لفظ لاطه کا مطلب اس پر مٹی لگاتا ہے۔

5413 - وَعَنْ اَبِيْ مربة عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النافخان فِي السَّمَاء الثَّانِيَة رَاس احدهمَا بالمشرق وَرجلَاهُ بالمغرب اَوْ قَالَ رَاس احدهمَا بالمغرب وَرجلَاهُ بالمشرق ينتظران مَتى يؤمران اَن ينفخا فِي الصُّور فينفخان

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ هٰكَذَا على الشَّك فِي اِرْسَاله اَوْ اتِّصَاله

ابومریہ یا شاید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''پھونک مارنے والے دو افراد دوسرے آسمان پر موجود ہیں' ان میں سے ایک کا سر مشرق میں' اور پاؤں مغرب میں ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان میں سے ایک کا سر مغرب میں ہے' اور دونوں پاؤں مشرق میں ہیں' اور وہ دونوں اس بات کے منتظر ہیں کہ کب انہیں حکم ہوتا ہے؟ کہ وہ صور میں پھونک ماریں' تو وہ اس میں پھونک ماردیں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ' اسی طرح شک کے ساتھ نقل کی ہے کہ یہ مرسل ہے یا متصل ہے؟

5414 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النفختين اَرْبَعُوْنَ قِيلَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة اَبيت قَالَ اَرْبَعُوْنَ شهرا قَالَ اَبيت قَالَ اَرْبَعُوْنَ سنة قَالَ اَبيت ثُمَّ ينزل من السَّمَاء مَاء فينبتون كَمَا ينْبت البقل وَلَيْسَ من الْاِنْسَان شَيْءٍ لَا يبْلى اِلَّا عظم وَاحِد وَهُوَ عجب الذَّنب مِنْهُ يركب الْخلق يَوْم الْقِيَامَة- رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو مرتبہ پھونک مارے جانے کے درمیان چالیس کا فرق ہوگا' ان سے دریافت کیا گیا: چالیس دن کا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دیتا' سائل نے دریافت کیا: چالیس مہینوں کا؟ انہوں نے فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دیتا' سائل نے سوال کیا: چالیس سال کا؟ انہوں نے فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دیتا' پھر آسمان سے پانی نازل ہوگا' اور لوگ زمین سے یوں

5414-صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب يوم ينفخ في الصور فتأتون أفواجا : زمرا حديث:4654صحيح مسلم - كتاب الفتن وأشراط الساعة' باب ما بين النفختين - حديث:5365سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ذكر القبر والبلى - حديث:4264السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة الزمر - قوله تعالى : ثم نفخ فيه أخرى' حديث:11014شعب الإيمان للبيهقي - فصل في كيفية انتهاء الحياة الأولى' حديث:360

پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سبزی نکل آتی ہے' انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے' صرف ایک ہڈی بوسیدہ نہیں ہوتی اور وہ ''عجب الذنب'' کہلاتی ہے' اسی کے ذریعے قیامت کے دن آدمی کی تخلیق دوبارہ ہوگی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5415 - وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ فِی الْاِنْسَانِ عظما لَا تَاْكُله الْاَرْض اَبَدًا فِيْهِ يركب الْخلق يَوْم الْقِيَامَة قَالُوْا اَی عظم هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عجب الذَّنب .

وَرَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار قَالَ كل ابْن آدم تَاْكُله الْاَرْض اِلَّا عجب الذَّنب مِنْهُ خلق وَفِيْهِ يركب

عجب الذَّنب بِفَتْح الْعين وَاِسْكَان الْجِيم بعدهَا بَاء اَوْ مِيم وَهُوَ الْعظم الْحَدِيْد الَّذِی يكون فِی اَسْفَل الصلب واصل الذَّنب من ذَوَات الْاَرْبَع

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''انسان کے جسم کی ایک ہڈی (یعنی ایک جز) ہے جسے زمین کبھی نہیں کھاتی' قیامت کے دن اسی کے ذریعے انسان کی دوبارہ تخلیق ہوگی' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کون سی ہڈی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عجب الذنب''

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''انسان کے پورے وجود کو زمین کھا جاتی ہے' صرف عجب الذنب کا معاملہ مختلف ہے' اسی کے ذریعے اس کی تخلیق ہوئی تھی اور اسی کے ذریعے اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

''عجب الذنب'' یہ ایک ہڈی ہے' جو پشت کے نیچے کی طرف ہوتی ہے' اور چوپایوں کی دم کی بنیاد یہی ہوتی ہے۔

5416 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُل التُّرَاب كل شَیْءٍ من الْاِنْسَان اِلَّا عجب ذَنبه قِيْلَ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مثل حَبَّة خَرْدَل مِنْهُ تنشؤون

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِی الْهَيْثَم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مٹی انسان کے وجود کا ہر حصہ کھا جاتی ہے' صرف ''عجب الذنب'' کا معاملہ مختلف ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ رائی کے دانے جتنی چیز ہے' جس کے ذریعے تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' دراج کے حوالے سے ابوالہیثم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

5417 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه لما حَضَرَهُ الْمَوْت دَعَا بِثِيَاب جدد فلبسها ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَيِّت يبْعَث فِیْ ثِيَابه الَّتِیْ يَمُوْت فِيهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَفِیْ اِسْنَاده يحيى بن اَيُّوْب وَهُوَ الغافقی الْمصْرِیّ احْتج بِهِ البُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا وَله مَنَاكِير وَقَالَ اَبُوْ حَاتِم لَا يحْتَج بِهِ وَقَالَ اَحْمد سيء الْحِفْظ وَقَالَ النَّسَائِیّ لَيْسَ بِالْقَوِیّ وَقد قَالَ كل من وقفت على كَلَامه من اَهْلِ اللُّغَة اِن الْمُرَاد بقوله يبْعَث فِیْ ثِيَابه الَّتِیْ قبض فِيهَا

اَیْ فِیْ اَعماله قَالَ الْهَرَوِیْ وَهذَا کحدیثه الآخر یبعث العَبْد علی مَا مَاتَ عَلَیْهِ قَالَ وَلَیْسَ قول من ذهب اِلَی الاکفان بِشَیْءٍ لِاَنَّ الْمَیِّت اِنَّمَا یکفن بعد الْمَوْت.....انتهی

قَالَ الْحَافِظ وَفعل اَبِیْ سعید رَاوِی الحَدِیْث یدل علی اِجرائه علی ظَاهره وَاَنَّ الْمَیِّت یبْعَث فِیْ ثِیَابه الَّتِیْ قبض فِیْهَا وَفِی الصِّحَاح وَغَیْرهَا اَنَّ النَّاس یبعثون عُرَاة کَمَا سَیَاْتِیْ فِی الْفَصْلِ بَعْدَهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰه فَاللّٰه سُبْحَانَهٗ اعلم

❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: جب ان کی موت کا وقت قریب آیا' توانہوں نے نئے کپڑے منگوائے اوروہ پہن لئے اورانہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے:

''میت کواُنہی کپڑوں میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' جن میں اس کاانتقال ہواتھا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن ایوب ہے' جو غافقی مصری ہے' امام بخاری اورامام مسلم اوردیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' اس سے منکر روایات منقول ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام احمد فرماتے ہیں: اس کا حافظہ خراب ہے' امام نسائی بیان کرتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

میں' جن بھی اہل لغت کے کلام سے واقف ہواہوں' ان سب نے یہی بات بیان کی ہے کہ یہاں روایت کے یہ الفاظ'' اس کے انہیں کپڑوں میں اسے زندہ کیا جائے گا' جس میں اس کاانتقال ہواتھا''۔ یہاں کپڑوں سے مراد آدمی کے اعمال ہیں۔

ہروی بیان کرتے ہیں: یہ اس روایت کی مانند ہوگا' جس میں یہ مذکور ہے: آدمی کواسی حالت پرزندہ کیا جائے گا' جس پراس کاانتقال ہواتھا' تاہم ان لوگوں کا موقف درست نہیں ہے' جواس بات کے قائل ہیں کہ اس سے مراد وہ کپڑا ہے' جس میں اسے کفن دیا جائے گا' کیونکہ میت کوکفن مرنے کے بعد دیا جاتا ہے......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' جواس حدیث کے راوی ہیں' ان کا فعل اس بات پردلالت کرتا ہے کہ اس کا ظاہری مفہوم مرادلیاجائے' کہ میت کواُنہی کپڑوں میں دوبارہ زندہ کیا جائیگا' جن میں ان انتقال ہواتھا' صحاح اوردیگر کتابوں میں یہ بات مذکور ہے: ''لوگوں کو برہنہ ہونے کے عالم میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا'' جیسا کہ آگے چل کر' ایک فصل میں یہ بات آرہی ہے' اگراللہ نے چاہا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

فصل فِی الْحَشْرِ وَغَیْرِه

فصل: حشراوردیگرامور کا بیان

5419 - وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ قَامَ فِینَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بموعظة فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اِنَّکُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَی اللّٰه حُفَاة عُرَاة غرلًا کَمَا بدأنَا اَوَّل خلق نعیده وَعدا علینا اِنَّا کُنَّا فاعلین (الْاَنْبِیَاء) اَلا وَاِن اَوَّل الْخَلَائق یکسی اِبْرَاهِیْم عَلَیْهِ السَّلَام اَلا وَاِنَّهُ سیجاء بِرِجَال من اُمتِی فَیُؤْخَذ بهم ذَات الشمَال فَاَقُوْل یَا رب اَصْحَابِی فَیَقُوْل اِنَّكَ لَا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بعْدك فَاَقُوْل کَمَا قَالَ العَبْد الصَّالح وَکنت عَلَیْهِم شَهِیدا مَا دمت فیهم اِلَی قَوْلِهِ الْعَزِیز الْحَکِیم (الْمَائِدَة) قَالَ فَیُقَالُ لی اِنَّهُم لم یزَالُوا مرتدین علی اَعْقَابهم مُنْذُ فَارَقْتهمْ زَاد فِیْ

رِوَايَةٍ: فَأَقُوْلُ سحقا سحقا-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِهِ

الغرل بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَإِسْكَان الرَّاء جمع أغرل وَهُوَ الأقلف

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان بات کرنے کے لئے کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' ختنے کے بغیر اٹھایا جائے گا' (جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جس طرح ہم نے پہلے تخلیق کیا تھا' اسی طرح دوبارہ کریں گے' یہ ہم پر لازم وعدہ ہے' بے شک ہم ایسا کریں گے''

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) خبردار! مخلوق میں' سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا' میری امت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا' انہیں بائیں طرف لے جایا جائے گا' میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں' تو پروردگار فرمائے گا: تم نہیں جانتے؟ کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا تھا؟ تو میں وہی بات کہوں گا' جو ایک نیک بندے نے کہی تھی (جس کا ذکر قرآن' میں ان الفاظ میں ہے:)

''میں ان پر گواہ تھا' جب تک میں ان کے درمیان رہا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''غالب حکمت والا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو مجھ سے کہا جائے گا: جب آپ ان سے جدا ہوئے تھے' تو یہ ایڑیوں کے بل مرتد ہو گئے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تو میں کہوں گا: دور ہو جاؤ! دور ہو جاؤ!

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام ترمذی اور امام نسائی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

لفظ الغرل یہ اغرل کی جمع ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

5420 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يحْشر النَّاس حُفَاة عُرَاة غرلًا قَالَت عَائِشَة فَقُلْتُ الرِّجَال وَالنِّسَاء جَمِيعًا ينظر بَعْضُهُمْ إِلَى بعض قَالَ الْأَمر أَشد من أَن يهمهم ذَلِك-وَفِي رِوَايَةٍ من أَن ينظر بَعْضُهُمْ إِلَى بعض رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''(قیامت کے دن) لوگوں کو برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' ختنے کے بغیر اٹھایا جائے گا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: کیا مرد اور عورت سب ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معاملہ اس سے زیادہ سخت ہو گا کہ انہیں اس چیز کا خیال بھی آئے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5421 - وَعَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يحْشر

5420-حُفَاة عُرَاة غرلا حُفَاة عُرَاة غرلا صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب : كيف الحشر - حديث:6172 صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة - حديث:5211 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الأهوال' حديث:8775 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' البعث - حديث:2185

النَّاس يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاة حُفَاة فَقَالَت ام سَلَمَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ واسوأتاه ينظر بَعْضنا اِلٰى بعض فَقَالَ شغل النَّاس قلت مَا شغلهم قَالَ نشر الصحائف فِيهَا مَثَاقِيل الذَّر وَمَثَاقِيل الْخَرْدَل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

❀❀ سیّدہ ام سلمہ ﷟ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ جسم' برہنہ پاؤں اٹھایا جائے گا' سیّدہ ام سلمہ ﷟ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ تو بڑی حیران کن بات ہوگی' کہ ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی توجہ کہیں اور ہوگی' میں نے دریافت کیا: لوگوں کی توجہ کس طرف ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صحیفے کھول دیے جائیں گے' جن میں چیونٹی کے وزن جتنا حساب ہوگا' اور رائی کے دانے کے وزن جتنا حساب ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5422 - وَعَن سَوْدَة بنت زَمعَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث النَّاس حُفَاة عُرَاة غرلًا قد الجمهم الْعرق وَبلغ شحوم الْاذان فَقُلْتُ يبصر بَعْضنَا بَعْضًا فَقَالَ شغل النَّاس لكل امرىء مِنْهُم يَوْمَئِذٍ شَأْن يُغنيهِ (عبس)- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ سیّدہ سودہ بنت زمعہ ﷟ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''(قیامت کے دن) لوگوں کو برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' ختنے کے بغیر زندہ کیا جائے گا' ان کا پسینہ نکلا ہوا ہوگا' جو ان کے کانوں کی لو تک پہنچ رہا ہوگا' میں نے دریافت کیا: کیا لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی توجہ اور طرف ہوگی' ہر شخص کو ایسی پریشانی ہوگی' جو اسے بے نیاز کردے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5423 - وَعَنِ الْحسن بن عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحْشر النَّاس يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاة عُرَاة فَقَالَت امْرَاَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكيف يرى بَعْضنَا بَعْضًا فَقَالَ اِن الْاَبْصَار شاخصة فرفع بَصَره اِلَى السَّمَاء فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن يستر عورتي قَالَ اللّٰهُمَّ استُرْ عورتها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْهِ سعيد بن الْمَرْزُبَان وَقد وثق

❀❀ حضرت امام حسن بن علی ﷠ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(قیامت کے دن) لوگوں کو برہنہ پاؤں' برہنہ جسم اٹھایا جائے گا' ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر کیا ہوگا' جب ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نگاہیں اٹھی ہوئی ہوں گی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی' تو اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ میری شرم گاہ پر پردہ رکھے' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اس کی شرم گاہ کو پردے میں رکھنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس میں ایک راوی سعید بن مرزبان ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

5424 - وَعَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحْشر النَّاس يَوْم

الْقِيَامَة على أَرْض بَيْضَاء عفراء كقرصة النقي لَيْسَ فِيهَا علم لأحد- وَفِي رِوَايَة قَالَ سهل أَوْ غَيره لَيْسَ فِيهَا معلم لأحد- رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

العفراء هِيَ الْبَيْضَاء لَيْسَ بياضها بالناصع النقي هُوَ الْخبز الْأَبْيَض والمعلم بِفَتْح الْمِيم مَا يَجْعَل علما وعلامة للطريق وَالْحُدُود وَقِيلَ الْمعلم الْأَثر وَمَعْنَاهُ أَنَّهَا لم توطأ قبل فَيكون فِيهَا أثر أَوْ عَلامَة لأحد

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن لوگوں کو سفید' غیر چمک دار زمین پر زندہ کیا جائے گا' جو سفید آٹے کی روٹی کی مانند ہوگی' اس میں کسی کے لئے کوئی نشان نہیں ہوگا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سہل' یا کسی اور راوی نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس میں کسی شخص کے لئے کوئی نشان نہیں ہوگا''- یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''العفراء'' سے مراد ایسی سفیدی ہے' جس کی سفیدی میں چمک نہ ہو' لفظ ''النقی'' سے مراد سفید آٹے کی روٹی ہے' لفظ ''معلم'' سے مراد وہ چیز ہے' جسے نشان اور راستے کی علامت' یا حد بندی کی علامت قرار دی جائے' ایک قول کے مطابق معلم کا مطلب اثر (یعنی نشان) ہے' اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس زمین پر' اس سے پہلے پاؤں نہیں دیا گیا ہوگا کہ وہاں کسی کا نشان' یا علامت بنی۔

5425 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰه تَعَالَى الَّذِيْنَ يحشرُوْنَ على وُجُوْهِهِمْ إِلَى جَهَنَّم (الفرقان) أيحشر الْكَافِر عَلَى وَجهه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ على الرجلَيْن فِي الدُّنْيَا قَادر على أَن يمشيه عَلَى وَجهه قَالَ قَتَادَة حِين بلغه بَلَى وَعزة رَبنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''انہیں ان کے چہروں کے بل اکٹھا کر کے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا''۔

تو کیا کافر کو اس کے چہرے کے بل اٹھایا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ ذات' جو دنیا میں آدمی کو دو پاؤں پر چلانے پر قدرت رکھتی ہے' کیا وہ اسے چہرے کے بل چلانے کی قدرت نہیں رکھتی ہوگی؟

قتادہ کے بارے میں یہ مشہور ہے: جب ان تک یہ بات پہنچی' تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! ہمارے پروردگار کے غلبے کی قسم (یعنی ایسا ہو سکتا ہے)- یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5425-صحیح البخاری - کتاب تفسیر القرآن' سورة البقرة - باب قوله : الذین یحشرون علی وجوههم إلی جهنم أولئك شر' حدیث:4487صحیح مسلم - کتاب صفة القیامة والجنة والنار' باب یحشر الکافر علی وجهه - حدیث:5127المستدرك علی الصحیحین للحاکم - کتاب التفسیر' من تفسیر سورة الفرقان - حدیث:3452صحیح ابن حبان - کتاب إخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة' ذکر الإخبار عن وصف ما یحشر الکفار به - حدیث:7431السنن الکبری للنسائی - سورة الرعد' سورة الفرقان - قوله تعالی : الذین یحشرون علی وجوههم إلی جهنم' حدیث:10925مسند أحمد بن حنبل مسند أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه - حدیث:12484مسند عبد بن حمید - مسند أنس بن مالك' حدیث:1183مسند أبی یعلی الموصلی - سعید بن سنان' حدیث:4163

5426 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة ثَلَاثَة اَصْنَاف صنفا مشَاة وَصِنفًا ركبانا وَصِنفًا على وُجُوههم قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيف يَمْشُوْنَ على وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِن الَّذِیْ اَمْشَاهُم على اَقْدَامهم قَادر على اَن يُمشيهم على وُجُوْهِهِمْ اما اِنَّهُم يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كل حدب وَشَوْك-رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن لوگوں کو تین قسموں میں اٹھایا جائے گا ایک قسم پیدل چلنے والوں کی ہوگی ایک سوار ہو کر چلنے والوں کی ہوگی اور ایک قسم چہروں کے بل چلنے والوں کی ہوگی عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ذات جو انہیں پاؤں پر چلاتی ہے وہ اس بات پر بھی قدرت رکھتی ہے کہ وہ انہیں چہروں کے بل چلائے البتہ وہ اپنے چہروں کے ذریعے ہر رکاوٹ اور کانٹے سے بچنے کی کوشش کریں گے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5427 - وَعَنْ بهز بن حَكِيم عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ تحشرُوْنَ رجَالًا وركبانا وَتجرُوْنَ على وُجُوهكُم-رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

بہز بن حکیم نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تم لوگوں کو پیادہ اور سوار ہونے کے عالم میں اٹھایا جائے گا اور تمہیں چہروں کے بل چلایا جائے گا"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5428 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن الصَّادِق المصدوق حَدثنِیْ اَن النَّاس يحشرُوْنَ ثَلَاثَة اَفْوَاج فوجا راكبين طاعمين كاسين وفوجا تسحبهم الْمَلَائِكَة على وُجُوْهِهِمْ وتحشرهم النَّار وفوجا يَمْشُوْنَ ويسعون......الحَدِيْثُ- رَوَاهُ النَّسَائِیّ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے: (قیامت کے دن) لوگوں کو تین قسم کے گروہوں میں اٹھایا جائے گا ایک گروہ سوار ہوگا انہیں کھانے کے لئے بھی ملے گا اور لباس بھی ہوگا ایک گروہ وہ ہے جنہیں فرشتے چہروں کے بل گھسیٹ کر لے جائیں گے اور ان کا انجام جہنم ہوگا اور ایک گروہ وہ ہوگا جو چلے گا اور دوڑے گا" الحدیث۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5429 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبْعَث اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة نَاسا فِیْ صور الذَّر يطؤهم النَّاس بأقدامهم فَيُقَالُ مَا هَؤُلَاءِ فِیْ صور الذَّر فَيُقَالُ هَؤُلَاءِ المتكبرُوْنَ فِی الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبَزَّار

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اٹھائے گا' لوگ اپنے پاؤں کے ذریعے انہیں روندیں گے تو دریافت کیا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ جو چیونٹیوں کی شکل میں ہیں؟ تو انہیں بتایا جائے گا: یہ لوگ دنیا میں تکبر کیا کرتے تھے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5430 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحشر المتكبرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِ فِيْ صور الرِّجَال يَغْشَاهم الذل من كل مَكَان يساقون اِلٰى سجن فِيْ جَهَنَّم يُقَال لَهُ بولس تعلوهم نَار الأنيار يسقون من عصارة اَهْلِ النَّارِ طِينَة الخبال

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتقدم مَعَ غَرِيْبِهِ فِي الْكَبِير

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''قیامت کے دن' تکبر کرنے والوں کو' چیونٹیوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا' جو انسانی شکل میں ہوں گے' انہیں ہر طرف سے ذلت ڈھانپ لے گی' انہیں ہانک کر جہنم میں موجود ایک قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا' اس کا نام ''بولس'' ہوگا' اور سب سے زیادہ آگ ان پر غالب آئے گی اور انہیں اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کا خون اور پیپ وغیرہ) یعنی طینۃ الخبال پلایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اس سے پہلے اس کے غریب الفاظ کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

5431 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة على ثَلَاث طرائق راغبين وراهبين وَاثْنَانِ على بعير وَثَلَاثَة على بعير وَاَرْبَعَة على بعير وَعشرَة على بعير ويحشر بَقِيَّتهمْ النَّار تقيل مَعَهم حَيْثُ قَالُوْا وتبيت مَعَهم حَيْثُ باتوا وتصبح مَعَهم حَيْثُ اَصْبحُوا وتمسي مَعَهم حَيْثُ اَمْسوا-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم-الطرائق جمع طَرِيقَة وَهِي الْحَالة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' لوگوں کو تین قسم کے طبقوں میں اٹھایا جائے گا' کچھ لوگ رغبت رکھنے والے ہوں گے' کچھ لوگ دوڑنے والے ہوں گے' دو آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے' تین آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے' چار آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے' دس آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے' اور ان کے باقی کے افراد کو جہنم میں اکٹھا کیا جائے گا' وہ ان کے ساتھ رہی گے' جہاں وہ رہیں گے' وہ ان کے ساتھ رات بسر کرے گی' جہاں وہ رات بسر کریں گے' وہ ان کے ساتھ صبح کرے گی' جہاں وہ صبح کریں گے' وہ ان کے ساتھ شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے''۔

یہ روایت امام بخاری نے اور امام مسلم نے نقل کی ہے

لفظ الطرائق یہ لفظ طریقہ کی جمع ہے' اور اس سے مراد حالت ہے۔

5432 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعرق النَّاس يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يذهب فِي الْاَرْض عرقهم سَبْعِيْنَ ذِرَاعا وَاِنَّهُ يلجمهم حَتّٰى يبلغ آذانهم-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن لوگوں کا پسینہ نکلے گا' یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر بالشت تک (بلند) ہو جائے گا' اور اس پسینے کی ان لوگوں کو لگام ڈالی جائے گی' جو ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5433 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاس لرب الْعَالمین (المطففین) قَالَ یَقُوْمُ احدھم فِیْ رشحہ اِلٰی اَنْصَاف اُذُنَیْہِ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَہٗ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیّ مَرْفُوْعا وموقوفا وَصحح الْمَرْفُوْع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"جب لوگ' تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے پسینے میں کھڑا ہوگا' جو اس کے نصف کان تک آ رہا ہوگا"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے موقوف اور "مرفوع" روایت کے طور پر' دونوں طرح سے نقل کیا ہے' اور انہوں نے "مرفوع" حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

5434 - وَعَنِ الْمِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تدنی الشَّمْس یَوْم الْقِیَامَۃ من الْخلق حَتّٰی تکون مِنْھُم کمقدار میل -قَالَ سلیم بن عَامر وَاللّٰہ مَا اَدْرِی مَا یَعْنِیْ بالمیل مَسَافَۃ الْاَرْض اَو الْمِیل الَّتِیْ تکحل بِہِ الْعین قَالَ فَتکون النَّاس علی قدر اَعْمَالھم فِی الْعرق فَمِنْھُمْ من یکون اِلٰی کعبیہ وَمِنْھُم من یکون اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُم من یکون اِلٰی حقْوَیْہِ وَمِنْھُم من یلجمہ الْعرق اِلجاما وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ اِلٰی فِیْہِ -رَوَاہُ مُسْلِم

❀❀ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قیامت کے دن سورج مخلوق کے قریب آ جائے گا' یہاں تک کہ ان میں سے کچھ لوگوں کو وہ ایک میل جتنا دور محسوس ہوگا"۔

سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ ایک "میل" سے مراد زمین کی مسافت ہے' یا "میل" سے مراد وہ سلائی ہے' جس کے ذریعے آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) لوگ اپنے اعمال کے حساب سے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے' ان میں سے کسی کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا' اور کسی کا گھٹنوں تک ہوگا' کسی کا پشت تک ہوگا' کسی کو پسینے کی لگام ڈالی گئی ہوگی' نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ساتھ' اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5435 - وَعَنْ عقبَۃ بن عَامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَدْنُو الشَّمْس من الْاَرْض فیعرق النَّاس فَمِنَ النَّاس من یبلغ عرقہ عَقِبَیْہِ وَمِنْھُم من یبلغ نصف السَّاق وَمِنْھُم من یبلغ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُم من یبلغ اِلَی الْعَجز وَمِنْھُم من یبلغ الخاصرۃ وَمِنْھُم من یبلغ مَنْکِبَیْہِ وَمِنْھُم من یبلغ عُنُقہ وَمِنْھُم من یبلغ وَسطہ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اَلجمھا فاہ رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیر ھٰکَذَا

وَمِنهُم من يغطيه عرقه وَضرب بِيَدِهٖ وَاَشَارَ وَامر يَدَه فَوق رَاسه من غير اَن يُصِيب الرَّاس دور راحته يَمِينا وَشمَالًا - رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سورج' زمین کے قریب ہو جائے گا' اور لوگوں کو پسینہ آ جائے گا' تو لوگوں میں کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک آ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کی نصف پنڈلی تک آ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کی پشت تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کے پہلو تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کے کندھوں تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کی گردن تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہونگے جن کا ان کے درمیان تک پہنچ رہا ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کے منہ میں اس کی لگام ڈال دی جائے گی' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' تو آپ ﷺ نے اس طرح اشارہ کیا' کچھ ایسے ہونگے' جن کا پسینہ انہیں ڈھانپ لے گا' نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کیا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنے سر پر پھیرا' البتہ آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیاں' دائیں ہتھیلی اور بائیں ہتھیلی سر کو نہیں لگائیں۔

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5436 - وَعَن عبد الْعَزِيز الْعَطَّار عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا اعلمهُ اِلَّا رَفعه قَالَ لم يلق ابْن آدم شَيْئًا مُنْذُ خلقه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَشد عَلَيْهِ من الْمَوْت ثُمَّ اِن الْمَوْت اَهْون مِمَّا بعده وَاَنَّهُم ليلقون من هول ذٰلِكَ الْيَوْم شدَّة حَتّٰى يلجمهم الْعرق حَتّٰى اِن السفن لَو أجريت فِيْهِ لجرت

رَوَاهُ اَحْمد مَرْفُوْعا بِاخْتِصَار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ على الشَّك هٰكَذَا وَاللَّفْظ لَهُ واسنادهما جيد

❀❀ عبدالعزیز عطار نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: (راوی کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق یہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے' (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جب سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے' اس کے بعد اس نے کبھی بھی کسی ایسی چیز کا سامنا نہیں کیا ہوگا' جو اس کے لئے موت سے زیادہ سخت ہو' اور بعد کی صورت حال کے مقابلے میں' موت زیادہ آسان ہوگی' وہ اس دن ایسی ہولناکیوں کا سامنا کریں گے کہ آدمی کو پسینہ کی لگام ڈالی جائے گی' اور پسینہ اتنا ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں چلائی جائیں' تو وہ بھی چل جائیں''

یہ روایت امام احمد نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر اختصار کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں اسی طرح شک کے ساتھ نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں البتہ ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

5437 - وَعَن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْاَرْض كلهَا نَار يَوْم الْقِيَامَة وَالْجنَّة من وَرَائهَا كواعبها وأكوابها وَالَّذِيْ نفس عبد الله بِيَدِهٖ اِن الرجل ليفيض عرقا حَتّٰى يسيح فِي الْاَرْض قامته ثُمَّ يرْتَفع حَتّٰى يبلغ اَنفه وَمَا مَسّه الْحساب قَالُوْا مِم ذٰلِكَ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن قَالَ مِمَّا يرى النَّاس يلقون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''قیامت کے دن پوری زمین آگ کی ہوگی' جنت اس سے پرے ہوگی' اس کے پیالے اور برتن ہوں گے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں عبداللہ کی جان ہے' آدمی اتنا زیادہ پسینہ بہائے گا کہ وہ زمین میں اس کی قامت جتنا ہو جائے گا' پھر وہ بلند ہو کر اس کی ناک تک آ جائے گا' حالانکہ ابھی اس کو حساب نے چھوا بھی نہیں ہوگا' لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ لوگ جو صورت حال دیکھیں گے (اس کے خوف کی وجہ سے یہ صورت حال ہوگی)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5438 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الرجل ليلجمه العرق يَوْمَ الْقِيَامَة فَيَقُوْلُ يَا رب ارحني وَلَوْ إِلَى النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَمن طَرِيقه ابْن حبَان إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا إِن الْكَافِر -وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالْحَاكِم من حَدِيْثِ الْفضل بن عِيسَى وَهُوَ واه عَن الْمُنْكَدر عَن جَابر وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الْعرق ليلزم الْمَرْءِ فِي الْموقف حَتّٰى يَقُوْلُ يَا رب إرسالك بِي إِلَى النَّار أَهْون عَلَيَّ مِمَّا اجد وَهُوَ يعلم مَا فِيهَا من شدَّة الْعَذَاب -وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' کسی بندے کو پسینے کی لگام ڈالی جائے گی' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے راحت عطا فرما دے' خواہ جہنم کی طرف ہی بھیج دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے نقل کیا ہے' اور ان کے حوالے سے امام ابن حبان نے اسے نقل کیا ہے' تاہم ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''کافر کو''

یہ روایت امام بزار اور امام حاکم نے فضل بن عیسیٰ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے' ابن منکدر کے حوالے سے' یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محشر میں آدمی کا پسینہ آدمی کے ساتھ ہوگا' یہاں تک کہ آدمی یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے جہنم کی طرف بھیج دے تو یہ میرے نزدیک اس سے ہلکا ہوگا' جس صورت حال کا میں سامنا کر رہا ہوں' حالانکہ وہ یہ بات جانتا ہوگا کہ جہنم میں بھی شدید عذاب ہوگا''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5439 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْم يَقُوْمُ النَّاس لرب الْعَالمين (المطففين) مِقْدَار نصف يَوْم من خمسين الف سنة فيهون ذٰلِكَ على الْمُؤْمِن كتدلي الشَّمْس للغروب إِلَى اَن تغرب -رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جب لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس دن کا نصف' پچاس ہزار سال کا ہوگا' اور وہ مومن کے لئے اتنا آسان ہوگا' جس طرح سورج غروب ہونے کے قریب ہو' تو اس وقت سے لے کر' سورج کے غروب ہونے تک' جو وقت ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5440 - وَعَنْ اَبِىْ سعيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ يَوْمًا كَانَ مِقْدَاره خمسين الف سنة فَقيل مَا اطول هٰذَا الْيَوْم قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفسِى بِيَدِهٖ اِنَّهٗ ليخفف على الْمُؤمن حَتّٰى يكون اخف عَلَيْهِ من صَلَاة مَكْتُوبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو يعلى وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه كلهم من طَرِيق دراج عَنْ اَبِى الْهَيْثَم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ ایک ایسا دن ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی' عرض کی گئی: یہ تو بہت طویل دن ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' وہ مومن کے لئے اتنا مختصر ہوگا' کہ اس کے لئے فرض نماز کے وقت سے بھی زیادہ مختصر ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب نے اسے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے۔

5441 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تجتمعون يَوْم الْقِيَامَة فَيُقَالُ اَيْنَ فُقَرَاء هٰذِهِ الْاُمة ومساكينها فَيَقُوْمُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا عملتم فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا ابتليتنا فصبرنا وَوليت الْاَمْوَال وَالسُّلْطَان غَيرنَا فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ صدقتم قَالَ فَيدْخلُوْنَ الْجنَّة قبل النَّاس وَتبقى شدَّة الْحساب على ذَوِى الْاَمْوَال وَالسُّلْطَان قَالُوْا فَاَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ تُوضَع لَهُمْ كراسى من نور ويظلل عَلَيْهِمُ الْغَمَام يكون ذٰلِكَ الْيَوْم اقصر على الْمُؤْمِنِيْنَ من سَاعَة من نَهَار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

قَالَ الْحَافِظ وَقد صَحَّ اَن الْفُقَرَاء يدْخلُوْنَ الْجنَّة قبل الْاَغْنِيَاء بِخَمْسِمِائَة عَام وَتقدم ذٰلِكَ فِى الْفقر

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ قیامت کے دن اکٹھے ہوگے' تو دریافت کیا جائے گا: اس امت کے مسکین اور غریب لوگ کہاں ہیں؟ تو ان سے کہا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا تھا؟ تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں آزمائش کا شکار کیا' تو ہم نے صبر سے کام لیا' تو نے اموال اور حکومت ہماری بجائے دوسروں کو دی تھی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو وہ لوگ دوسروں سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے' اور (دنیا کے) مالدار لوگ اور غلبہ رکھنے والے لوگوں پر حساب کی شدت باقی رہے گی (راوی بیان کرتے ہیں:) لوگوں نے عرض کی: اس وقت اہل ایمان کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے نور سے بنی ہوئی کرسیاں رکھی جائیں گی' اور ان پر بادل سایہ کرنے گا' اور اہل ایمان کے لئے وہ دن (یعنی قیامت کا دن' دنیا کے حساب سے) ایک دن کی ایک گھڑی جتنا ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ غریب لوگ خوشحال لوگوں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے یہ روایت اس سے پہلے فقر سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5442 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يجمع الله الْاَوَّلين والآخرين لميقات يَوْمٍ مَعْلُوم قياما اَرْبَعِيْنَ سنة شاخصة اَبْصَارهم ينتظرُوْنَ فصل الْقَضَاء قَالَ وَينزل الله عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ظلل من الْغَمَام من الْعَرْش اِلَى الْكُرْسِيّ ثُمَّ يُنَادى مُنَاد اَيهَا النَّاس اَلم ترضوا من ربكُمُ الَّذِيْ خلقكُمْ ورزقكم وامركم اَن تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا اَن يولي كل اِنْسَان مِنْكُمْ مَا كَانُوْا يعْبدُونَ فِي الدُّنْيَا اَلَيْسَ ذٰلِكَ عدلا من ربكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَينْطَلق كل قوم اِلٰى مَا كَانُوْا يعْبدُونَ ويتولون فِي الدُّنْيَا قَالَ فينطلقُوْنَ ويمثل لَهُمْ اَشباه مَا كَانُوْا يعْبدُونَ فَمنهمْ من ينطلق اِلَى الشَّمْس وَمِنْهُم من ينطلق اِلَى الْقَمَر والأوثان من الْحِجَارَة وَاَشْبَاه مَا كَانُوْا يعْبدُونَ قَالَ ويمثل لمن كَانَ يعبد عِيسَى شَيْطَان عِيسَى ويمثل لمن كَانَ يعبد عُزَيْرًا شَيْطَان عُزَيْر وَيبقى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامته قَالَ فيتمثل الرب تبَارَك وَتَعَالٰى فيأتيهم فَيَقُوْلُ مَا لكم لَا تنطلقون كَمَا انْطَلِقَ النَّاس قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ اِن لنا اِلٰهًا مَا رَاَيْنَاهُ فَيَقُوْلُ هَلْ تعرفونه اِن رَاَيْتُمُوْهُ فَيَقُوْلُوْنَ اِن بَيْننَا وَبَيْنه عَلَامَة اِذا رأيناها عرفناها قَالَ فَيَقُوْلُ مَا هِيَ فَيَقُوْلُوْنَ يكْشف عَن سَاقه فَعِنْدَ ذٰلِكَ يكْشف عَن سَاقه فيخر كل من كَانَ مُشْركًا يرائي لظهره وَيبقى قوم ظُهُورهمْ كصياصي الْبَقر يُرِيدُوْنَ السُّجُود فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ وَقد كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُود وهم سَالِمُوْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعُوْا رؤوسكم فيرفعون رؤوسهم فيعطيهم نورهم على قدر اَعْمَالهم فَمنهمْ من يُعْطى نوره مثل الْجَبَل الْعَظِيْم يسْعَى بَيْنَ اَيْدِيهِم وَمِنْهُم من يُعْطى نوره اَصْغَر من ذٰلِكَ وَمِنْهُم من يعْطى مثل النَّخْلَة بِيَدِهِ وَمِنْهُم من يعْطى اَصْغَر من ذٰلِكَ حَتّٰى يكون آخرهم رجلا يُعْطى نوره على اِبْهَام قدمه يضيء مرّة ويطفأ مرّة فَاِذَا اَضَاء قدمه قدم وَاِذَا أطفيء قَامَ قَالَ والرب تبَارَك وَتَعَالٰى أمامهم حَتّٰى يمر بهم اِلَى النَّار فَيبقى اَثَره كحد السَّيْف قَالَ فَيَقُوْلُ مروا فيمرُّوْنَ على قدر نورهم مِنْهُم من يمر كطرفة الْعين وَمِنْهُم من يمر كالبرق وَمِنْهُم من يمر كالسحاب وَمِنْهُم من يمر كانقضاض الْكَوَاكِب وَمِنْهُم من يمر كَالرِّيحِ وَمِنْهُم من يمر كشد الْفرس وَمِنْهُم من يمر كشد الرجل حَتّٰى يمر الَّذِيْ يُعْطى نوره على ظهر قَدَمَيْهِ يحبو عَلٰى وَجهه وَيَدَيْهِ وَرجلَيْهِ تجر يَد وَتعلق يَد وتجر رجل وَتعلق رجل وتصيب جوانبه النَّار فَلَا يزَال كَذٰلِكَ حَتّٰى يخلص فَاِذَا خلص وقف عَلَيْهَا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعْطَانِيْ مَا لم يُعْط اَحَدًا اِذْ أنجاني مِنْهَا بعد اِذْ رَاَيْتهَا قَالَ فَينْطَلق بِهِ اِلٰى غَدِيْر عِنْد بَاب الْجنَّة فيغتسل فَيَعُوْد اِلَيْهِ ريح اَهْلِ الْجنَّة وألوانهم فَيرى مَا فِي الْجنَّة من خلل الْبَاب فَيَقُوْلُ رب أدخلني الْجنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه أتسأل الْجنَّة وَقد نجيتك مِنَ النَّار فَيَقُوْلُ رب اجْعَل بيني وَبَيْنهَا حِجَابا حَتّٰى لَا أسمع حَسِيسهَا قَالَ فَيدْخل الْجنَّة وَيرى اَوْ يرفع لَهُ منزل اَمَام ذٰلِكَ كَاَن مَا هُوَ فِيهِ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ حلم فَيَقُوْلُ رب اَعْطِنِيْ ذٰلِكَ الْمنزل فَيَقُوْلُ لَعَلَّكَ اِن اَعْطَيْتُه تسْاَل غَيره فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك لَا اَسْاَل غَيره وَاَي منزل اَحسن مِنْهُ فيعطاه فينزله وَيرى اَمَام

ذٰلِكَ منزلا كَانَ مَا هُوَ فِيهِ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ حلم قَالَ رب اَعْطِنِيْ ذٰلِكَ المنزل فَيَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهُ لَعَلَّك اِن اَعْطيته تَسْاَل غَيْره فَيَقُوْلُ لَا وَعزّتك وَاى منزل احسن مِنْهُ فيعطاه فينزله ثُمَّ يسكت فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ ذكره مَا لَكَ لَا تَسْاَل فَيَقُوْلُ رب قد سَاَلتك حَتّٰى استحييتك فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ ذكره الم ترض اَن اُعْطِيك مثل الدُّنْيَا مُنْذُ خلقتها اِلٰى يَوْم افنيتها وَعشرَة اضعافه فَيَقُوْلُ اتهزأ بِي وَاَنْت رب الْعِزَّة قَالَ فَيَقُوْلُ الرب جلّ ذكره لَا وَلٰكِنِّيْ على ذٰلِكَ قَادر فَيَقُوْلُ الحقني بِالنَّاسِ فَيَقُوْلُ الْحق بِالنَّاسِ قَالَ فَيَنْطَلِق يرمل فِي الْجَنَّة حَتّٰى اِذا دنا مِنَ النَّاس رفع لَهُ قصر من درة فيخر سَاجِدا فَيَقُوْلُ لَهُ ارْفَعْ رَاْسك مَا لَكَ فَيَقُوْلُ رَاَيْت رَبِّي اَوْ تراءى لي رَبِّي فَيُقَالُ اِنَّمَا هُوَ منزل من منازلك قَالَ ثُمَّ يَاْتِي رجلا فيتهيأ للسُّجُود لَهُ فَيُقَالُ لَهُ مَه فَيَقُوْلُ رَاَيْت اَنَّك ملك مِنَ الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ اِنَّمَا اَنا خَازِن من خزانك وَعبد من عبيدك تَحت يَدي اَلف قهرمان على مَا اَنا عَلَيْهِ قَالَ فَيَنْطَلِق اَمَامه حَتّٰى يفتح لَهُ بَاب الْقصر قَالَ وَهُوَ من درة مجوفة سقائفها وأبوابها واغلاقها ومفاتيحها مِنْهَا يستقبله جَوْهَرَة خضراء مبطنة بِحَمْرَاء فِيهَا سَبْعُوْنَ بَابا كل بَاب يُفْضِي اِلٰى جَوْهَرَة خضراء مبطنة كل جَوْهَرَة تُفْضِي اِلٰى جَوْهَرَة على غير لون الْاُخْرٰى فِيْ كل جَوْهَرَة سرر وَاَزْوَاج ووصائف اَدْنَاهُنَّ حوراء عيناء عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة يرى مخ سَاقهَا من وَرَاء حللها كَبِدهَا مرآته وكبده مرآتها اِذا اعرض عَنْهَا اعراضة ازدادت فِيْ عينه سبعين ضعفا عَمَّا كَانَت قبل ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَهَا وَاللّٰهِ لقد ازددت فِيْ عَيْني سبعين ضعفا وَتقول لَهُ وَاَنْت لقد ازددت فِيْ عَيْني سبعين ضعفا فَيُقَالُ لَهُ اشرف فيشرف فَيُقَالُ لَهُ ملكك مسيرَة مائَة عَام ينفذهُ بَصرك قَالَ فَقَالَ لَهُ عمر اَلا تسمع مَا يحدثنا ابْن أم عبد يَا كَعْب عَن اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّة منزلا فَكيف اعلاهم قَالَ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا اُذن سَمِعت... فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ من طرق اَحدهَا صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مخصوص دن میں اللہ تعالیٰ سب پہلے والوں اور بعد والوں کو جمع کرے گا' اور وہ چالیس سال تک کھڑے رہیں گے ان کی نگاہیں اوپر کی طرف اٹھی ہوئی ہوں گی' اور وہ تقدیر کے فیصلے کے منتظر ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ بادلوں کے سائے میں' عرش سے کرسی کی طرف نزول فرمائے گا' پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے لوگو! کیا تم اپنے پروردگار سے راضی نہیں تھے؟ جس نے تمہیں پیدا کیا' تمہیں رزق عطا کیا' اور اس نے تمہیں یہ حکم دیا کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا' اب تم میں سے ہر ایک اس کے ساتھ چلا جائے' جس کی وہ دنیا میں عبادت کیا کرتا تھا' کیا یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے عدل نہیں ہے؟ وہ لوگ کہیں گے: جی ہاں! تو ہر قوم اس کی طرف چلی جائے گی' جس کی وہ عبادت کیا کرتی تھی' اور جس کے ساتھ وہ دنیا میں تعلق رکھتی تھی' وہ لوگ جس چیز کی عبادت کیا کرتے تھے' ان کے سامنے ان چیزوں کو ایک وجود کی شکل میں رکھا جائے گا' تو کچھ لوگ سورج کی طرف چلے جائیں گے' کچھ چاند کی طرف چلے جائیں گے' کچھ پتھر سے بنے ہوئے بتوں کی طرف چلے جائیں گے اور اس طرح کی دیگر چیزوں کی طرف چلے جائیں گے' جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے' ان کے لئے شیطان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی شکل دے دی

جائے گی اور جو لوگ حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے ان کے لئے شیطان کو حضرت عزیز علیہ السلام کی سی شکل دے دی جائے گی۔

پھر حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت باقی رہ جائیں گے تو پروردگار مثالی شکل میں ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: کیا وجہ ہے؟ تم لوگ کیوں نہیں جاتے؟ جس طرح دوسرے لوگ چلے گئے ہیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ لوگ کہیں گے: ہمارا ایک پروردگار ہے جسے ہم نے دیکھا نہیں ہے پروردگار فرمائے گا: اگر تم اسے دیکھ لو تو کیا تم اسے پہچان لو گے؟ تو وہ کہیں گے: ہمارے اور اس کے درمیان ایک مخصوص علامت ہے جب ہم اسے دیکھیں گے تو اسے پہچان لیں گے تو پروردگار فرمائے گا: وہ کیا ہے؟ وہ کہیں گے: اُس کی پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا تو اسی وقت ہی اُس کی پنڈلی سے پردہ ہٹا دیا جائے گا تو اس وقت ہر وہ شخص جو شرک ہوگا وہ اپنی پشت کو جھکانے کی کوشش کرے گا اور کچھ لوگ ایسے باقی رہ جائیں گے جن کی پشتیں گائے کے سینگوں کی طرح ہوں گی (جو ہل نہیں سکیں گی) وہ لوگ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن وہ اس کی استطاعت نہیں رکھیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جنہیں سجدے کی دعوت دی گئی ہوگی وہ ویسے ہی رہیں گے پھر پروردگار فرمائے گا: تم لوگ اپنے سر اٹھاؤ! وہ اپنے سر اٹھائیں گے۔

پروردگار اُن کے اعمال کے حساب سے انہیں ان کا نور عطا کرے گا کسی کو بڑے پہاڑ جتنا نور دیا جائے گا وہ اس کے سامنے چلے گا کسی کو اس سے کم نور دیا جائے گا کسی کو کھجور کے درخت جتنا نور دیا جائے گا کسی کو اس سے بھی کم نور دیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے جو آخری فرد ہوگا اسے اس کا نور دیا جائے گا جو اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر ہوگا وہ کبھی جل اٹھے گا اور کبھی بجھ جائے گا اور جب اس کا پاؤں روشن ہوگا تو وہ چل پڑے گا جب وہ نور بجھ جائے گا تو وہ ٹھہر جائے گا نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پروردگار ان سے آگے ہوگا یہاں تک کہ ان لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو اس کا نشان تلوار کی دھار کی طرح رہ جائے گا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پروردگار فرمائے گا: تم لوگ (پل صراط پر سے) گزرو! تو وہ لوگ اپنے نور کے حساب سے گزریں گے کچھ ایسے گزریں گے جیسے پلک جھپکتی ہے ان میں سے کچھ لوگ بجلی کی مانند گزریں گے کچھ لوگ بادل کی مانند گزریں گے کچھ لوگ یوں گزریں گے جس طرح تارہ ٹوٹتا ہے کچھ لوگ یوں گزریں گے جیسے ہوا ہوتی ہے کچھ یوں گزریں گے جیسے گھوڑا دوڑتا ہے کچھ یوں دوڑیں گے جیسے آدمی دوڑتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص گزرے گا جس کا نور اُس کے پاؤں کے اوپر والے حصے پر ہوگا وہ اپنے چہرے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے بل (گھسٹتا ہوا) گزرے گا وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے چمٹے گا اپنے پاؤں کے ذریعے کھینچے گا اپنے پاؤں کے ذریعے چمٹے گا (یعنی گھسٹ کر گزرے گا) اس کے اطراف کو آگ لگ رہی ہوگی وہ اسی طرح رہے گا آخر کار نجات پالے گا جب وہ نجات پالے گا تو وہاں ٹھہر کر یہ کہے گا:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو اس نے مجھے عطا کیا ہے اس نے کسی کو بھی عطا نہیں کیا کہ میں نے اسے (یعنی جہنم کو) دیکھا اور پھر اس (پروردگار) نے مجھے اس (جہنم) سے نجات عطا کر دی“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ جائے گا جنت کے دروازے کے قریب موجود کنویں کے پاس آئے گا وہاں غسل کرے گا تو دوبارہ اہل جنت کی خوشبو اور رنگینیاں اس کی طرف لوٹ آئیں گی تو وہ دروازے کی درز میں سے دیکھے گا کہ جنت میں کیا کیا نعمتیں ہیں تو عرض کرے گا اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت میں داخل کردے تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم جنت کا سوال کر رہے ہو؟ جبکہ میں تمہیں جہنم سے نجات دے چکا ہوں تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو میرے اور اس کے درمیان کوئی حجاب ڈال دے تاکہ میں اس کی آہٹ بھی نہ سن سکوں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' تو وہ دیکھے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے اپنے سامنے ایک رہائش گاہ دکھائی دے گی' تو پہلے وہ جس صورت حال میں تھا' اس کے مقابلے میں' وہ خواب محسوس ہوگی' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ رہائش گاہ مجھے عطا کردے' پروردگار فرمائے گا: اگر میں نے یہ تمہیں دے دی' تو تم اس کے علاوہ کچھ اور مانگو گے' وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا' اس سے زیادہ خوبصورت چیز اور کیا ہو سکتی ہے؟ تو پروردگار وہ چیز اسے عطا کردے گا' وہ وہاں رہنے لگے گا' پھر وہ اس سے آگے ایک اور رہائش گاہ دیکھے گا' جو پہلی والی کی بہ نسبت خواب کی طرح محسوس ہوگی' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے یہ رہائش گاہ دیدے' پروردگار فرمائے گا: اگر میں نے یہ تمہیں دے دی' تو تم اس کی بجائے کچھ اور مانگو گے' وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے! اس سے زیادہ خوبصورت رہائشگاہ اور کیا ہو سکتی ہے تو وہ اسے دے دی جائے گی وہ اس میں رہنا شروع کرے گا' اور وہ خاموش رہے گا' تو پروردگار فرمائے گا: کیا وجہ ہے؟ تم کچھ مانگتے کیوں نہیں ہو؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے اتنا مانگا ہے' کہ اب مجھے تجھ سے شرم آتی ہے۔

تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ دنیا کو جس دن میں نے پیدا کیا تھا' اس دن سے لے کر جس دن میں نے اسے فنا کیا' اس دن تک جتنا کچھ بھی دنیا میں آیا ہے' اس کی مانند' میں تمہیں دے دوں' اور اس کا مزید دس گنا بھی دے دوں؟ تو وہ عرض کرے گا: کیا تو میرے ساتھ میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے؟ جبکہ تو رب العزت ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: جی نہیں! میں اس بات پر قدرت رکھتا ہوں' تو وہ بندہ عرض کرے گا: مجھے ان لوگوں کے ساتھ ملا دے! تو پروردگار فرمائے گا: تو ان لوگوں کے ساتھ مل جا! تو وہ دوڑتا ہوا جنت میں جائے گا' یہاں تک کہ وہ جب لوگوں کے قریب پہنچے گا' تو اس کے سامنے موتی کا ایک محل آئے گا' تو وہ سجدے میں گر جائے گا' پروردگار اس سے فرمائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ وہ عرض کرے گا: میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرا پروردگار مجھے نظر آیا ہے' تو اس سے کہا جائے گا: یہ تمہاری ایک رہائشگاہ (کا نور) ہے۔

پھر وہ ایک شخص کے پاس آئے گا' تو اس کے سامنے سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا' تو اس سے کہا جائے گا: ٹھہر جاؤ! وہ بندہ کہے گا: میرا خیال ہے کہ تم کوئی فرشتے ہو تو وہ دوسرا شخص کہے گا: میں تو تمہارا ایک منشی اور تمہارا ایک غلام ہوں' میرے ماتحت ایک ہزار ملازم ہیں' جن کا میں نگران ہوں' پھر وہ شخص آگے جائے گا' یہاں تک کہ اس کے محل کا دروازہ اس کے لئے کھولا جائے گا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ محل کھوکھلے موتی کا ہوگا' اس کے اندر ہی اس محل کی چھت' دروازے' غلاف اور کنجیاں ہوں گی' ان میں سے سبز رنگ کا ایک (حصہ) اس کے سامنے آئے گا' جس کے اندر سرخ رنگ ہوگا' اس میں ستر دروازے ہوں گے' ہر ایک دروازہ ایک اور سبز حصے کی طرف جاتا ہوگا' جو اندر سے کھوکھلا ہوگا' اور ہر حصہ' دوسرے حصے سے مختلف ہوگا' ہر حصے میں پلنگ ہوں گے' بیویاں ہوں گی' ملازم ہوں گے' جن میں سے سب سے قریب حورعین ہوگی' جس کے جسم پر ستر حلے ہوں گے اور اس کی پنڈلی کا گودا' ان کے اندر سے بھی نظر آتا ہوگا' اس کا جگر' آدمی کا آئینہ ہوگا' آدمی کا جگر اس کا آئینہ ہوگا' جب وہ اس سے رُخ پھیرے گا' تو اسی دوران اس کی نگاہوں میں حور کی خوبصورتی ستر گنا زیادہ ہو چکی ہوگی' جو اس سے پہلے تھی' تو وہ اس سے کہے گا: اللہ کی قسم میری نگاہ میں تم ستر گنا زیادہ خوبصورت ہو چکی ہو' حور کہے گی: تم بھی میری نگاہ میں' ستر گنا زیادہ خوبصورت ہو چکے ہو' پھر اس سے کہا جائے گا: تم جھانک

کر دیکھوادہ جھانک کر دیکھے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تمہاری بادشاہی ایک سو برس کی فاصلے تک ہے' جو نگاہ کی مسافت ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے کعب! کیا تم نے سنا ہے؟ کہ جو ابن ام عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ اہل جنت میں سے جس کا سب سے کمتر مرتبہ ہے' اس کا کیا عالم ہوگا' تو پھر اس شخص کیا عالم ہوگا' جو سب سے بلند مرتبے کا ہوگا' تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المومنین! اس کو تو وہ چیزیں ملیں گی' جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں' اور نہ کسی کان نے ان کے بارے میں سنا ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' اس کو امام ابن ابودنیا نے اور امام طبرانی نے مختلف حوالوں سے نقل کیا ہے' جن میں سے ایک حوالہ مستند ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

فصل فِيْ ذكر الْحساب وَغَيْرِه

فصل: حساب اور دیگر امور کا تذکرہ

5443 - عَنْ اَبِیْ بردة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُول قدما عبد يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يسْأَل عَن اَربع عَن عمره فِيْمَا افناه وَعَن علمه مَا عمل بِه وَعَن مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وَفِيْمَا انفقهُ وَعَن جِسْمه فِيْمَا ابلاه رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' آدمی کے قدم اپنی جگہ سے' اُس وقت تک نہیں ہلیں گے' جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا' کہ اس نے عمر کس کام میں بسر کی؟ اس کا علم کہ اس نے پر اس کس حد تک عمل کیا؟ اس کا مال کہ اس نے کہاں سے اسے کمایا اور کہاں پر اسے صرف کیا؟''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5444 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن تَزُول قدما عبد يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يسْأَل عَن اَربع خِصَال عَن عمره فِيْمَا افناه وَعَن شبابه فِيْمَا ابلاه وَعَن مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وَفِيْمَا انفقهُ وَعَن علمه مَاذَا عمل فِيْهِ رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' آدمی کے قدم اس وقت تک (اپنی جگہ سے) نہیں ہلیں گے' جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا' اس کی عمر کے بارے میں' کہ اس نے کس کام میں بسر کی؟ اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں بسر کی؟ اس کے مال کے بارے میں' کہ اس نے کہاں سے اسے کمایا اور کہاں اسے خرچ کیا؟ اور اس کے علم کے بارے میں' کہ اس نے کتنا حاصل کیا اور کس حد تک عمل کیا؟''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

5445 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نُوقِشَ الْحساب عذب فَقُلْتُ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰه فَاَما من اُوْتِيَ كِتَابه بِيَمِيْنِه فَسَوف يُحَاسب حسابا يَسِيرا وينقلب اِلَى اَهله مَسْرُوْرا (الانشقاق) فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعرض وَلَيْسَ اَحَد يُحَاسب يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا هلك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جس شخص سے سختی سے حساب لیا جائے گا' اُسے عذاب دیا جائے گا' میں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے ''تو جس شخص کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اس سے آسان حساب لیا جائے گا' اور وہ اپنے اہل خانہ کی طرف خوش ہو کر جائے گا''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تو صرف پیش کرنا ہے' قیامت کے دن جس شخص سے (تفصیلی) حساب لیا جائے گا' وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5446 - وَعَنِ ابْنِ الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نُوقِشَ الْحساب هلك - رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص سے سختی سے حساب لیا جائے گا' وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5447 - وَعَن عتبَة بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن رجلا يخر عَلَى وَجهه من يَوْم ولد اِلَى يَوْم يَمُوت هرما فِيْ مرضاة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لحقره يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا بَقِيَّة

❀❀ حضرت عتبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لئے' اس دن چہرے کے بل گر جائے (یعنی سجدے میں چلا جائے) جس دن وہ پیدا ہوا تھا' اور اس دن تک (سجدے میں رہے) جب اس کا انتقال ہو' تو قیامت کے دن' وہ اس چیز کو بھی حقیر سمجھے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف بقیہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

5448 - وَعَن مُحَمَّد بن اَبِيْ عميرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسبهُ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن رجلا خر عَلَى وَجهه من يَوْم ولد اِلَى يَوْم يَمُوت هرما فِيْ طَاعَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لحقره ذٰلِكَ الْيَوْم ولود انه رد اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يزْدَاد من الْاَجر وَالثَّوَاب

5445-صحيح البخاري - كتاب العلم' باب من سمع شيئا فلم يفهمه فراجع فيه حتى يعرفه - حديث: 102 السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة الانشقاق - حديث: 11213 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4337

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀❀ حضرت محمد بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کوئی شخص' اپنی پیدائش کے دن سے لے کر اپنے انتقال کے دن تک' اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے' چہرے کے بل گر جائے' تو اس دن (یعنی قیامت کے دن) وہ اس چیز کو بھی حقیر سمجھے گا' اور یہ خواہش کرے گا کہ کاش اسے دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے' تاکہ اس کے اجر و ثواب میں اضافہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

5449 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یخرج لابْنِ آدم یَوْمَ الْقِیَامَة ثَلَاثَة دواوین دیوَان فِیْهِ الْعَمَل الصَّالح ودیوان فِیْهِ ذُنُوبه ودیوان فِیْهِ النعم من اللّٰه عَلَیْهِ فَیَقُولُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لأصغر نعْمَة اَحْسبهُ قَالَ فِیْ دیوَان النعم خذی ثمنك من عمله الصَّالح فتستوعب عمله الصَّالح ثُمَّ تنحی وَتقول.وَعزَّتك مَا استوفیت وَتبقی الذُّنُوب وَالنعَم وَقد ذهب الْعَمَل الصَّالح فَإِذَا اَرَادَ اللّٰه اَن یرحم عبدا قَالَ یَا عَبدِی قد ضاعفت لَك حَسَنَاتك وتجاوزت عَن سیئاتك اَحْسبهُ قَالَ ووهبت لَك نعمی

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' انسان کے لئے تین دیوان لائے جائیں گے' ایک دیوان میں اس کے نیک عمل کا حساب ہوگا' ایک دیوان میں اس کے گناہوں کا حساب ہوگا' اور ایک دیوان میں' اس پر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حساب ہوگا' تو پروردگار' اپنی چھوٹی نعمت سے یہ فرمائے گا: تم اس سے حساب لے لو! (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں) نعمتوں والے دیوان (میں سے اپنی چھوٹی نعمت سے یہ فرمائے گا:) تم اس کے نیک عمل میں سے' اپنی قیمت حاصل کرلو' تو وہ نعمت اس شخص کے تمام نیک عمل کو حاصل کرلے گی' اور پھر ایک طرف ہوجائے گی اور پھر عرض کرے گی: تیری عزت کی قسم ہے! میں نے پوری وصولی نہیں کی ابھی اس شخص کے گناہ اور باقی نعمتیں باقی ہوں گے' اور اس کے تمام نیک عمل رخصت ہوچکے ہوں گے' تو جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر رحم فرمانے کا ارادہ کرے گا' تو فرمائے گا: اے میرے بندے! میں تجھے تیری نیکیوں کا کئی گنا عطا کرتا ہوں' اور تیرے گناہوں سے درگزر کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) میں تجھے اپنی نعمتیں ہبہ کرتا ہوں''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5450 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا من الْحَبَشَة اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فضلتم علینا بالألوان والنبوة اَفَرَاَیْت إِن آمَنت بِمثل مَا آمَنت بِهِ وعملت بِمثل مَا عملت بِهِ إِنِّی لكائن مَعَكَ فِی الْجنَّة فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نعم ثُمَّ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا إِلَٰه إِلَّا اللّٰه كَانَ لَهُ بهَا عهد عِنْد اللّٰه وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كتب لَهُ مائَة اَلف حَسَنَة فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیفَ نهلك بعد هٰذَا فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی نَفسِی بِیَدِهٖ إِن الرجل لیجیء یَوْم الْقِیَامَة بِعَمَل

لو وضع على جبل لاثقله فتقوم النِّعْمَة من نِعَمِ الله فتكاد تستنفد ذٰلِكَ كله لَوْلَا ما يتفضل الله مِنْ رَحْمَتِه ثُمَّ نزلت هَلْ اَتٰى على الْاِنسَانِ حِيْنٌ من الدَّهْرِ لم يكن شَيْئًا مَذْكُورًا (الانسان) اِلٰى قَوْلِه وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نعيما وملكا كبيرًا (الانسان) فَقَالَ الحبشى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهل ترى عَيْنِى فِى الْجَنَّة مثل مَا ترى عينك فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فبكى الحبشى حَتّٰى فاضت نفسه قَالَ ابْن عمر فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدليه فِىْ حفرته-رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ من رِوَايَة اَيُّوْبَ بن عتبة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حبشہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ لوگ اپنی رنگت اور نبوت کے حوالے سے ہم پر فضیلت رکھتے ہیں' اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اس چیز پر ایمان لے آؤں' جس پر آپ ایمان رکھتے ہیں' اور اس طرح کا عمل کروں' جس طرح آپ عمل کرتے ہیں' تو کیا میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

تو اس کلمے کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لئے عہد ہوگا' اور جو شخص سبحان اللہ پڑھ لے' تو اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں نوٹ کی جائیں گی' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے بعد ہم ہلاکت کا شکار کیسے ہو سکتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن ایک شخص عمل لے کر آئے گا' جو اتنا ہوگا کہ اگر اسے کسی پہاڑ پر رکھا جائے' تو اسے بھی بوجھل محسوس ہو' پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت اُٹھے گی اور اس پورے عمل کو ختم کر دے گی' اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا فضل نہ ہو (تو وہ سب کچھ ختم ہو جائے گا) پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا انسان پر وہ زمانہ نہیں گزرا' جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا'' ...... یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور جب تم نے دیکھا اور تم نے دیکھا' نعمت کو اور بڑی بادشاہی کو''

اس حبشی شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میری آنکھیں بھی جنت میں وہی چیز دیکھیں گی' جو آپ کی آنکھیں دیکھیں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تو وہ حبشی رونے لگا' یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے خود اُسے قبر میں اتارا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایوب بن عتبہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5451 - وَرُوِىَ عَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبْعَث الله يَوْم الْقِيَامَة عبدا لَا ذَنْب لَهُ فَيَقُوْلُ الله اَى الْاَمرينِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَن اجزيك بعملك اَوْ بنعمتى عندك قَالَ يَا رب اِنَّك تعلم اَنِّى لم اعصك قَالَ خُذُوا عَبدِى بِنِعْمَة من نعمى فَمَا تبقى لَهُ حَسَنَة اِلَّا استغرقتها تِلْكَ النِّعْمَة فَيَقُوْلُ رب بنعمتك ورحمتك فَيَقُوْلُ بنعمتى ورحمتى-رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ایک ایسے بندے کو دوبارہ زندہ کرے گا' جس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دو صورتوں

میں سے کون سی صورت تمہیں زیادہ پسند ہے؟ ایک یہ کہ میں تمہیں تمہارے عمل کی جزا دے دوں؟ یا پھر اس نعمت کا حساب کروں جو تمہارے پاس تھی؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری کبھی نافرمانی نہیں کی تو پروردگار فرمائے گا: میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے ایک نعمت کے عوض میں پکڑ لو پھر اس شخص کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی' تمام نیکیاں وہ نعمت حاصل کر لے گی' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو اپنی نعمت اور اپنی رحمت فرما! تو پروردگار فرمائے گا: میری نعمت اور میری رحمت (کے وسیلے سے تمہیں معاف کیا جاتا ہے)"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5452 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خرج من عِنْدِي خليلي جِبْرِيْل آنِفا فَقَالَ يَا مُحَمَّد وَالَّذِي بعثك بِالْحَقِّ إِن لله عبدا من عباده عبد الله خَمْسمِائَة سنة على رَأس جبل فِي الْبَحْر عرضه وَطوله ثَلَاثُونَ ذِرَاعا فِي ثَلَاثِينَ ذِرَاعا وَالْبَحْر مُحِيط بِهِ أَرْبَعَة آلَاف فَرسَخ من كل نَاحيَة وَأخرج لَهُ عينا عذبة بِعرْض الْأُصْبع تفيض بِمَاء عذب فيستنقع فِي أَسْفَل الْجَبَل وشجرة رمان تخرج لَهُ فِي كل لَيْلَة رمانة يتعبد يَوْمه فَإِذا أَمْسَى نزل فَأصَاب من الْوضُوء وَأخذ تِلْكَ الرمانة فَأكلهَا ثمَّ قَامَ لصلاته فَسَأَلَ ربه عِنْد وَقت الْأَجَل أَن يقبضهُ سَاجِدا وَأَن لَا يَجْعَل للْأَرْض وَلَا لشَيْء يُفْسِدهُ عَلَيْهِ سَبِيلا حَتَّى يَبْعَثهُ الله وَهُوَ ساجد قَالَ فَفعل فَنحْن نمر عَلَيْهِ إِذا هبطنا وَإِذا عرجنا فنجد لَهُ فِي الْعلم أَنه يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة فَيُوقف بَين يَدي الله فَيَقُولُ لَهُ الرب ادخلُوا عَبدِي الْجنَّة برحمتي فَيَقُولُ رب بل بعملي فَيَقُولُ ادخلُوا عَبدِي الْجنَّة برحمتي فَيَقُولُ رب بل بعملي فَيَقُولُ الله قايسوا عَبدِي بنعمتي عَلَيْهِ وبعمله فتوجد نعْمَة الْبَصَر قد أحاطت بِعبَادة خَمْسمِائَة سنة وَبقيت نعْمَة الْجَسَد فضلا عَلَيْهِ فَيَقُولُ ادخلُوا عَبدِي النَّار فيجر إِلَى النَّار فينادي رب برحمتك ادخلني الْجنَّة فَيَقُولُ ردُّوهُ فَيُوقف بَين يَدَيْهِ فَيَقُولُ يَا عَبدِي من خلقك وَلم تَكُ شَيْئا فَيَقُولُ أَنْت يَا رب فَيَقُولُ من قواك لعبادة خَمْسمِائَة سنة فَيَقُولُ أَنْت يَا رب فَيَقُولُ من أنزلك فِي جبل وسط اللجة وَأخرج لَك المَاء العذب من المَاء المالح وَأخرج لَك كل لَيْلَة رمانة وَإِنَّمَا تخرج مرّة فِي السّنة وَسَأَلته أَن يقبضك سَاجِدا فَفعل فَيَقُولُ أَنْت يَا رب قَالَ فَذَلِك برحمتي وبرحمتي أدخلك الْجنَّة ادخلُوا عَبدِي الْجنَّة فَنعم العَبْد كنت يَا عَبدِي فَأدْخلهُ الله الْجنَّة قَالَ جِبْرِيل إِنَّمَا الْأَشْيَاء برحمة الله يَا مُحَمَّد

رَوَاهُ الْحَاكِم عَن سُلَيْمَان بن هرم عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَن جَابر وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے دوست حضرت جبرائیل علیہ السلام ابھی میرے پاس سے گئے ہیں' انہوں نے بتایا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ پانچ سو سال تک' ایک سمندر میں موجود ایک پہاڑ کی چوٹی پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا' اس چوٹی کی لمبائی اور چوڑائی تیس بالشت ضرب تیس بالشت تھی' اور اس کے چاروں طرف چار ہزار فرسخ پر پھیلا ہوا سمندر تھا' جو ہر طرف

موجود تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے میٹھے پانی کا چشمہ نکالا تھا' جہاں سے میٹھا پانی نکلتا تھا' وہ پہاڑ کے نیچے والے حصے میں موجود تھا اور ایک انار کا درخت تھا' جو روزانہ اس کے لئے ایک انار پیدا کرتا تھا' وہ بندہ دن بھر عبادت کرتا رہتا تھا' جب شام ہوتی تھی' تو وہ نیچے اترتا تھا' پانی حاصل کرتا تھا اور انار لے کر اسے کھا لیتا تھا' پھر نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جاتا تھا' اس نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی: موت کے وقت سجدے کی حالت میں اس کی روح کو قبض کیا جائے' اور زمین کو یا کسی اور چیز کو یہ اختیار نہ دیا جائے کہ وہ اس کے جسم کو خراب کرے' یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کرے' تو اس وقت بھی وہ بندہ سجدے کی حالت میں ہو' اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا' حضرت جبرائیل علیہ السلام بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا' ہم اس کے پاس سے گزرے' جب وہ جھک گیا تھا۔

پھر جب ہم اوپر گئے' تو ہمارے علم میں یہ بات آئی کہ جب اسے قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا' تو پروردگار اس کے لئے فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کر دو! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! جی نہیں! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے' پروردگار فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کر دو! وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! جی نہیں! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے' تو پروردگار فرمائے گا: میں نے اس پر جو نعمت کی ہے' اس کا اور اس کے عمل کا حساب کر لو' تو بینائی کی نعمت اس شخص کی پانچ سو سال کی عبادت کو گھیر لے گی' اور باقی جسم کی نعمتیں ابھی باقی ہوں گی' تو پروردگار فرمائے گا: میرے بندے کو جہنم میں داخل کر دو! اسے کھینچ کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا' تو وہ بندہ پکار کر کہے گا: اے میرے پروردگار! اپنی رحمت کے وسیلے سے مجھے جنت میں داخل کر دے' پروردگار فرمائے گا: اسے واپس لے کر آؤ! اسے پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جائے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! جب تو کچھ نہیں تھا' اس وقت تجھے کس نے پیدا کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو نے' تو پروردگار فرمائے گا: پانچ سو سال کی عبادت کے لئے کس نے تجھے قوت عطا کی؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو نے' پروردگار فرمائے گا: سمندر کے درمیان میں کس نے تجھے پہاڑ پر رہنے کی جگہ دی؟ اور تیرے لئے میٹھے پانی کا چشمہ نمکین پانی کے درمیان میں سے نکالا؟ اور روزانہ تیرے لئے ایک نیا انار پیدا کیا' حالانکہ انار سال میں ایک مرتبہ پیداوار دیتا ہے؟ پھر تو نے کس سے یہ دعا کی تھی؟ کہ سجدے کی حالت میں وہ تیری روح قبض کرے تو اس نے ایسا ہی کیا تھا؟ تو بندہ عرض کرے گا: تو! تو پروردگار فرمائے گا: یہ سب میری رحمت کی وجہ سے تھا' اور میں اپنی رحمت کے وسیلے سے تجھے جنت میں داخل کرتا ہوں (پھر فرشتوں کو حکم ہوگا:) تم لوگ میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو! اے میرے بندے تم ایک اچھے بندے تھے' پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: اے حضرت محمد (ﷺ)! اشیاء اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیلے سے ہی ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام حاکم نے سلیمان بن ہرم کے حوالے سے' محمد بن منکدر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5453 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَت تقول قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سددوا وقاربوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لن يدْخل أحدًا الْجَنَّة عمله قَالُوا وَلَا أَنْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنا إِلَّا أَن يتغمدني اللّٰه برحمته - رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم وَغَيرهمَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ سیدھے رہو! ٹھیک رہو اور یہ خوشخبری حاصل کرو' کہ کوئی بھی شخص جنت میں اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی نہیں' البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5454 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن يدخل الجنّة اَحَد اِلَّا برحمة الله قَالُوْا وَلَا اَنْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا انا اِلَّا اَن يتغمدني الله برحمته وَقَالَ بِيَدِهٖ فَوق رَاسه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِيْثِ اَبِیْ مُوسَى وَالطَّبَرَانِیّ اَيْضًا من حَدِيْثِ اُسَامَة بن شريك وَالْبَزَّار اَيْضًا من حَدِيْثِ شريك بن طَارق بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہی داخل ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی (رحمت کے بغیر داخل نہیں ہوں گے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی رحمت کے بغیر داخل نہیں ہووں گا' البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے' اپنی رحمت کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کو اپنے سر پر لے جا کر اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی''۔

یہ روایت امام احمد نے' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بزار اور امام طبرانی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اسے حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے' امام بزار نے اسے حضرت شریک بن طارق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

5455 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لتؤدن الْحُقُوق اِلٰى اَهلهَا يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يُقَاد للشاة الجلحاء من الشَّاة القرناء - رَوَاهُ مُسلِم وَالتِّرْمِذِیّ

وَرَوَاهُ اَحْمد وَلَفظه اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يقْتَص لِلْخلقِ بَعْضهمْ من بعض حَتّٰى للجماء من القرناء وَحَتّٰى للذرة من الذّرة - وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

الجلحاء الَّتِیْ لَا قرن لَهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5454-صحيح البخاری - كتاب المرضى' باب تمنی المريض الموت - حديث:5357صحيح مسلم - كتاب صفة القيامة والجنة والنار' باب لن يدخل أحد الجنة بعمله بل برحمة الله تعالى - حديث:5143صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء فی الطاعات وثوابها - ذكر الأمر بالتسديد فی الأمور وترك الاتكال على الطاعات' حديث:349مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هريرة رضی الله عنه - حديث:9641مسند عبد الله بن المبارك' حديث:85المعجم الأوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6672

''قیامت کے دن' تمام حقوق' متعلقہ افراد کو ادا کیے جائیں گے' یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے' بغیر سینگ کی بکری کو قصاص دلوایا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مخلوق کو ایک دوسرے سے بدلہ دلوایا جائے گا' یہاں تک کہ بغیر سینگ کی بکری کو سینگ والی بکری سے' اور ایک چیونٹی کو دوسری چیونٹی سے بدلہ دلوایا جائے گا''۔

اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' لفظ الجلحاء اس سے مراد وہ بکری ہے' جس کے سینگ نہیں ہوتے۔

5456 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لیختصمن کل شَیْءٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی الشاتان فِیْمَا انتطحتا

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاہُ اَحْمد اَیْضًا وَاَبُوْ یعلی من حَدِیْثِ اَبِیْ سعید

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ہر چیز جھگڑا کرے گی' یہاں تک کہ دو بکریاں' جو ایک دوسرے کو سینگ مارتی تھیں' اس بارے میں جھگڑا کریں گی''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام احمد نے اور امام ابویعلیٰ نے' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

5457 - وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَن رجلا من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جلس بَیْنَ یَدَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِن لی مملوکین یکذبوننی ویخوننی ویعصوننی واُضربھم واشتمھم فکیف اَنا مِنْھُم فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یحْسب مَا خانوک وعصوک وکذبوک وعقابک اِیَّاھُم فَاِن کَانَ عقابک اِیَّاھُم دون ذنوبھم کَانَ فضلا لَک وَاِن کَانَ عقابک اِیَّاھُم بِقدر ذنوبھم کَانَ کفافا لَا لَک وَلَا عَلَیْک وَاِن کَانَ عقابک اِیَّاھُم فَوق ذنوبھم اقْتصّ لَھُمْ مِنْکَ الْفضل الَّذِیْ بَقِی قبلک فَجعل الرجل یبکی بَیْنَ یَدی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ویھتف فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَک مَا تقْرَا کتاب اللّٰہ وَنَضَعُ الموازین الْقسْط لِیَوْم الْقِیَامَۃِ فَلَا تظلم نفس شَیْئًا وَاِن کَانَ مِثْقَال حَبَّۃٍ من خَرْدَل اَتَیْنَا بھَا وَکفی بِنَا حاسبین (الْاَنْبِیَاء) فَقَالَ الرجل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَجد شَیْئًا خیرا من فِرَاق ھؤُلَاءِ یَعْنِیْ عبیدہ اُشھدک اَنھم کلھم اَحْرَار

رَوَاہُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفہ اِلَّا من حَدِیْثِ عبد الرَّحْمٰن بن غَزْوَان وَقد روی اَحْمد بن حَنْبَل ھٰذَا الحَدِیْثَ عَن عبد الرَّحْمٰن بن غَزْوَان...... انْتھی

قَالَ الْحَافِظ وَاِسْنَاد اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ متصلان وروا تھما ثِقَات عبد الرَّحْمٰن ھٰذَا یکنی اَبَا نوح ثِقَۃ احْتج بِہٖ الْبُخَارِیّ وَبَقِیَّۃ رجال اَحْمد ثِقَات احْتج بھم الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب' آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ

میں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے کچھ غلام ہیں' جو میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں' میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں' میری نافرمانی کرتے ہیں' میں ان کی پٹائی بھی کرتا ہوں' انہیں برا بھلا بھی کہتا ہوں' تو میرا اُن کے ساتھ سلوک کیسا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ ان سے فرمایا: تم اس بات کا حساب لگاؤ کہ انہوں نے تمہارے ساتھ جو خیانت کی ہو' یا جو نافرمانی کی ہو' یا جو تمہارے ساتھ جھوٹ بولا ہو' اُس کا اور جو تم نے انہیں سزا دی ہے' اُس کا حساب کرلو اگر تو تمہاری انہیں دی ہوئی سزا' اُن کے گناہ سے کم ہوگی' تو یہ تمہاری طرف اضافی چیز ہوگی' اگر تمہاری اُن کو دی ہوئی سزا' اُن کے گناہ کے حساب سے ہوگی' تو یہ برابری ہو جائے گی' نہ تمہیں کچھ ملے گا' اور نہ تمہارے ذمہ کچھ لازم ہوگا' اور اگر تمہاری اُنہیں دی ہوئی سزا' اُن کے گناہ سے بڑھ کر ہوگی' تو انہیں تم سے بدلہ دلوایا جائے گا' اس اضافی چیز کا' جو تمہاری طرف باقی رہ گئی تھی' تو اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ کر رونا شروع کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ تم نے اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہیں پڑھی:

''قیامت کے دن' ہم انصاف کے مطابق ترازو قائم کریں گے' اور اس دن کسی پر ظلم نہیں ہوگا' خواہ رائی کے دانے کے وزن جتنا ہو' ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں''

اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کسی بھی چیز کو اس سے زیادہ بہتر نہیں پاتا' کہ میں ان لوگوں سے علیحدگی اختیار کروں اس کی مراد اُس کے غلام تھے (پھر اس نے عرض کی:) میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس سے صرف عبدالرحمٰن بن غزوان کے طور پر ہی واقف ہیں' امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن غزوان کے حوالے سے نقل کی ہے اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام احمد اور امام ترمذی کی اسناد متصل ہیں' اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں' عبدالرحمٰن نامی راوی کی کنیت ابونوح ہے' یہ ثقہ ہے' امام بخاری نے اس سے استدلال کیا ہے' امام احمد کے بقیہ راوی بھی ثقہ ہیں' جن سے امام بخاری اور امام مسلم نے استدلال کیا ہے۔

5458 - وَعَنْ اُم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَكَانَ بِيَدِه سواك فَدَعَا وصيفة لَهُ اَوْ لَهَا حَتّٰى استبان الْغَضَب فِيْ وَجهه فخرجت أم سَلَمَة اِلَى الحجرات فَوجدت الوصيفة وَهِي تلعب ببهمة فَقَالَت اَلا اَرَاك تلعبين بِهٰذِهِ البهمة وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوك فَقَالَت لَا وَالَّذِيْ بَعثك بِالْحَقِ مَا سَمِعتك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خشيَة الْقود لأوجعتك بِهٰذَا السِّوَاك -وَفِيْ رِوَايَة لَوْلَا الْقصاص لضربتك بِهٰذَا السِّوَاك

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بأسانيد احدهَا جيد

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں موجود تھے' آپ ﷺ کے دست مبارک میں مسواک موجود تھی' آپ ﷺ نے اپنی یا شاید سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ کو آواز دی (اس نے کوئی جواب نہیں دیا) تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار نمایاں ہوئے' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نکل کر حجروں کی طرف گئیں' تو انہوں نے خادمہ کو بکری کے بچے کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا' تو یہ فرمایا: کیا تمہیں یہ پتہ نہیں ہے؟ تم یہاں بکری کے بچے کے ساتھ کھیل رہی ہو اور نبی اکرم ﷺ تمہیں بلا رہے

ہیں' اس خادمہ نے (نبی اکرم ﷺ سے) کہا: اس ذات کی قسم ! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر (قیامت کے دن کے) بدلے کا خوف نہ ہوتا' تو میں نے اس مسواک کے ذریعے تمہیں تکلیف پہنچائی تھی"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اگر قصاص نہ ہوتا' تو میں نے اس مسواک کے ذریعے تمہیں مارنا تھا"۔

یہ روایت امام ابویعلی نے مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے۔

5459 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ضرب مملوكه سَوْطًا ظلما اقْتصّ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَة-رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے غلام کو ظلم کے طور پر ایک کوڑا مارے گا' تو قیامت کے دن اُس سے بدلہ دلوایا جائے گا"۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5460 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ انیس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یحْشر الله الْعباد یَوْمَ الْقِیَامَة اَوْ قَالَ النَّاس عُرَاة غرلًا بهما قَالَ قُلْنَا وَمَا بهما قَالَ لَیْسَ مَعَهم شَیْء ثُمَّ یناديهم بِصَوْت یسمعهُ من بعد كَمَا یسمعهُ من قرب اَنا الدیَّان اَنا الْملك لَا یَنْبَغِی لاحد من اَهْلِ النَّارِ اَن یدْخل النَّار وَله عِنْد اَحَد من اَهْلِ الْجنَّة حق حَتّٰی اقصه مِنْهُ وَلَا یَنْبَغِی لاحد من اَهْلِ الْجنَّة اَن یدْخل الْجنَّة ولاحد من اَهْلِ النَّارِ عِنْده حق حَتّٰی اقصه مِنْهُ حَتّٰی اللَّطْمَة قَالَ قُلْنَا كَیفَ وانا نَاتِی عُرَاة غرلًا بهما قَالَ الْحَسَنَات والسیئات-رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ بندوں کو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) برہنہ جسم اور ختنے کے بغیر اور 'بہم' حالت میں زندہ کرے گا' راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: 'بہم' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوگی' پھر وہ ان سے ایسی آواز میں خطاب کرے گا کہ جسے دور کا آدمی بھی' اُسی طرح سن لے گا' جس طرح قریب کا فرد سن سکتا ہوگا' پروردگار فرمائے گا: میں "دیان" ہوں' میں بادشاہ ہوں' اہل جہنم میں سے کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے' جبکہ اس نے اہل جنت میں سے کسی کا حق دینا ہو' جب تک میں اس سے بدلہ نہیں دلوا دیتا' اور اہل جنت میں سے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے' جبکہ اس نے اہل جہنم میں سے کسی کا حق دینا ہو' جب تک میں اس سے بدلہ نہیں دلوا دیتا' یہاں تک کہ چانٹا مارنے کا بھی (بدلہ دلوایا جائے گا) راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: پھر ہمارا کیا ہوگا' جبکہ ہم ایک حالت میں آئیں گے' (کہ ہم) برہنہ جسم ہوں گے' ختنے کے بغیر ہوں گے' جبکہ ہمارے پاس کوئی چیز بھی نہیں ہوگی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نیکیوں اور برائیوں (کا لین دین) ہوگا"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5461 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجِیْء الظَّالِم یَوْم

الْقِيَامَة حَتّٰى اِذا كَانَ على جسر جَهَنَّم بَيْنَ الظلمَة والوعرة لقِيه الْمَظْلُوم فعرفهُ وَعرف مَا ظلمه بِه فَمَا يبرح الَّذِيْنَ ظلمُوا يقصون من الَّذِيْنَ ظلمُوا حَتّٰى ينزعوا مَا فِي اَيْدِيهم من الْحَسَنَات فَإِن لم يكن لَهُمْ حَسَنَات رد عَلَيْهِمْ من سيئاتهم حَتّٰى يردوا الدَّرك الْاَسْفَل مِنَ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته مُخْتَلف فِيْ توثيقهم وَتقدم فِي الْغِيبَة حَدِيْث عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

الْمُفلس من اُمتِيْ من يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَة بِصَلَاة وَصِيَام وَزَكَاة وَيَاْتِيْ قد شتم هٰذَا وَقذف هذَا وَاَكل مَال هٰذَا وَسفك دم هٰذَا وَضرب هٰذَا فَيُعْطى هٰذَا من حَسَنَاته وَهٰذَا من حَسَنَاته فَإِن فنيت حَسَنَاته قبل اَن يقْضى مَا عَلَيْهِ اَخذ من خطاياهم فطرحت عَلَيْهِ ثُمَّ طرح فِي النَّار- رَوَاهُ مُسلِم وَغَيْره

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ظالم آئے گا' یہاں تک کہ جب تاریکی اور راستے کی دشواری کے درمیان وہ جہنم کے پل پر پہنچے گا' تو مظلوم وہاں پہنچے گا' تو وہ اسے پہچان لے گا' اور اس پر جو ظلم کیا تھا' اسے پہچان لے گا' پھر جن لوگوں نے ظلم کیا تھا' وہ مسلسل ان لوگوں کو بدلہ دیتے رہیں گے' جن پر ظلم ہوا تھا' یہاں تک کہ ظالموں کے پاس جتنی بھی نیکیاں ہیں' وہ لے لی جائیں گی' جب ان کے پاس کوئی نیکیاں نہیں بچیں گی' تو مظلوموں کی برائیاں ان کی طرف لوٹادی جائیں گی' یہاں تک کہ انہیں جہنم کے سب سے نیچے والے طبقے میں پہنچادیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راویوں سے توثیق کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' اس سے پہلے غیبت سے متعلق باب میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کا مفلس وہ شخص ہوگا' جو قیامت کے دن نماز' روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا' اور ایسی حالت میں آئے گا کہ اس نے کسی کو برا کہا ہوگا' کسی پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا' کسی کا مال کھایا ہوگا' کسی کا خون بہایا ہوگا' کسی کو پیٹا ہوگا' پھر اس کی نیکیاں' کچھ اس کو دی جائیں گی' کچھ اُس کو دے دی جائیں گی' جب اس کی نیکیاں' اس کے ذمہ لازم تمام ادائیگی' سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو دوسرے لوگوں کے گناہ حاصل کر کے اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے' اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5462 - وَرُوِيَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ دخلت على عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَقد سبق اِلٰى مَجْلِسه اَصْحَاب الْخَز والديباج فَقُلْتُ أدنيت النَّاس وأقصيتني فَقَالَ لي ادن فأدناني حَتّٰى أقعدني على بساطه ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ يكون للْوَالِدين على وَلَدهما دين فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَة يتعلقان بِه فَيَقُوْلُ اَنا وَلَدكما فيودان اَوْ يتمنيان لَوْ كَانَ اَكثر من ذٰلِكَ- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

زاذان کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو مجھ سے پہلے ریشم اور دیباج والے لوگ وہاں پہنچ چکے تھے' میں نے کہا: آپ نے لوگوں کو قریب کر لیا ہے' اور مجھے دور کر دیا ہے' تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم آگے آجاؤ! انہوں نے مجھے قریب کیا' یہاں تک کہ مجھے اپنے ساتھ چٹائی

پر بٹھالیا' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ماں باپ نے اپنی اولاد سے قرض لینا ہوگا' جب قیامت کا دن آئے گا' تو وہ اپنے بچے کے پیچھے جائیں گے' وہ بچہ کہے گا میں آپ کی اولاد ہوں' لیکن وہ ماں باپ یہ خواہش کریں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ آرزو کریں گے کہ کاش اُنہوں نے اس سے بھی زیادہ لینا ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5463 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ اِذْ رَاَيْنَاهُ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ رَجُلَانِ مِنْ اُمَّتِيْ جَثَيَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعِزَّةِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَبِّ خُذْ لِيْ مَظْلَمَتِيْ مِنْ اَخِيْ فَقَالَ اللّٰهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِاَخِيْكَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءٌ قَالَ يَا رَبِّ فَلْيَحْمِلْ مِنْ اَوْزَارِيْ وَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُكَاءِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ لَيَوْمٌ عَظِيْمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ اَنْ يُحْمَلَ عَنْهُمْ مِنْ اَوْزَارِهِمْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِي الْعَفْوِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے' اسی دوران ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہنس پڑے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو افراد پروردگار کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکے ہوئے تھے' ان میں سے ایک نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو میرے بھائی سے میرے ساتھ ہونے والی زیادتی کا بدلہ مجھے دلوادے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی' تو تم اپنے بھائی کے ساتھ کیا کروگے؟ تو وہ بندہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! پھر میرے گناہ اس کے ذمہ ڈال دینا' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک عظیم دن ہوگا' جس دن لوگوں کو اس بات کی بھی ضرورت محسوس ہوگی کہ اُن کے گناہ بھی کسی اور کے ذمہ چلے جائیں'' اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اس سے پہلے یہ روایت' مکمل روایت کے طور پر' معاف کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5464 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا فَيَلْقَى الْعَبْدُ رَبَّهٗ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيْ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ

فَيَقُوْلُ اظننت انّك ملاقی فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّیْ انساك كَمَا نسيتنی ثُمَّ يلقی الثَّالِث فَيَقُوْلُ ای فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لَكَ الْخَيل وَالْاِبِل واذرك تراس وتربع فَيَقُوْلُ بَلٰی يَا رب فَيَقُوْلُ اظننت انّك ملاقی فَيَقُوْلُ ای رب آمنت بك وبكتابك وبرسلك وَصليت وَصمت وتصدقت ويثنی بِخَير مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هَهُنَا اِذا ثُمَّ يَقُوْلُ الْاٰن نبعث شَاهدا عَلَيْك فيفكر فِیْ نَفسه من ذَا الَّذِیْ يشْهد عَلیّ فيختم علی فِيْهِ وَيُقَال لفخذه انْطِقِی فَينطق فَخذه ولحمه وعظامه بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ ليعذر من نَفسه وَذٰلِكَ الْمُنَافِق وَذٰلِكَ الَّذِیْ يسْخط اللّٰه عَلَيْهِ-رَوَاهُ مُسْلِم

تراس بمثناة فَوق ثُمَّ رَاء سَاكِنة ثُمَّ همزَة مَفْتُوحَة ای تصير رَئِيسا وتربع بموحدة بعد الرَّاء مَفْتُوحَة مَعْنَاهُ يَاْخُذ مَا يَاْخُذهُ رَئِيس الْجَيْش لنفسِهِ وَهُوَ ربع الْمَغَانِم وَيُقَال لَهُ المرباع

❀ ❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دوپہر کے وقت جب کوئی بادل موجود نہ ہو تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بادل موجود نہ ہو تو چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جس طرح تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی اسی طرح تمہارے پروردگار کے دیدار میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی؟ کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنوایا تھا؟ کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی تھی؟ کیا میں نے تمہارے لئے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا؟ میں نے تمہیں سردار بنا دیا تھا کہ تم کھاؤ پیو! وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں اے میرے پروردگار! پروردگار دریافت کرے گا: کیا تم یہ گمان رکھتے تھے کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہوگے؟ بندہ عرض کرے گا: جی نہیں! تو پروردگار فرمائے گا: میں تمہیں اسی طرح بھلا دیتا ہوں جس طرح تم نے مجھے بھلا دیا تھا۔

پھر پروردگار دوسرے بندے سے مخاطب ہوگا اور فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی؟ تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ تمہاری شادی نہیں کروائی تھی؟ تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا؟ اور تمہیں ایسی حالت میں نہیں چھوڑا تھا کہ تم سرداری کرو اور مال حاصل کرو تو وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو پروردگار دریافت کرے گا: کیا تم یہ گمان رکھتے تھے؟ کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہوگے؟ تو بندہ عرض کرے گا: جی نہیں تو پروردگار فرمائے گا: پھر میں آج تمہیں اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم نے مجھے بھلا دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ تیسرے بندے سے ملے گا اور اس سے دریافت کرے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی؟ کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی تھی؟ کیا میں نے تمہارے لئے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کروائے؟ اور میں نے تمہیں ایسی حالت میں نہیں رکھا تھا کہ تم سردار بنو اور مال حاصل کرو وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں اے میرے پروردگار! پروردگار فرمائے گا: کیا تم یہ گمان رکھتے تھے کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہوگے؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھ پر اور تیری کتاب پر تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا میں نے نماز ادا کی تھی میں نے روزہ رکھا تھا میں نے صدقہ کیا تھا وہ جہاں تک ہوسکے گا اچھائیوں کا ذکر کرے گا

تو پروردگار فرمائے گا: اب ہم تمہارے بارے میں گواہ لاتے ہیں تو وہ بندہ تھوڑی دیر تک غور کرے گا کون اس کے بارے میں گواہی دے سکتا ہے؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے زانوں کو حکم دیا جائے گا کہ تم کلام کرو! تو اس کا زانوں کلام کرے گا اس کا گوشت کلام کرے گا اس کی ہڈیاں کلام کریں گی وہ اس کے عمل کے بارے میں کلام کریں گے اس کی وجہ یہ ہوگی تاکہ وہ اپنی ذات کے حوالے سے کوئی عذر پیش نہ کر سکے اور وہ شخص منافق ہوگا اور اس شخص پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ تراس اس سے مراد یہ ہے کہ تم رئیس بن گئے تھے لفظ تربع اس سے مراد یہ ہے کہ لشکر کا امیر اپنی ذات کے لئے جو حصہ حاصل کرتا ہے اور وہ مال غنیمت کا چوتھا حصہ ہوتا ہے اس لئے اس کو مرباع کہا جاتا ہے۔

5465 - وَعنهُ اَيضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَن النَّاس قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَل نرى رَبنَا يَوْم الْقِيَامَة قَالَ هَل تمارُوْنَ فِي الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر لَيْسَ دونه سَحَاب قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَل تمارُوْنَ فِي الشَّمْس لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَاب قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة فَيَقُوْلُ من كَانَ يعبد شَيْئًا فليتبعه فَمنهمْ من يتبع الشَّمْس وَمِنْهُم من يتبع الْقَمَر وَمِنْهُم من يتبع الطواغيت وَتبقى هٰذِهِ الْأمة فِيهَا منافقوها فيأتيهم اللّٰه فَيَقُوْلُ أَنا ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَاننَا حَتّٰى يأتينا رَبنَا فَإِذَا جَاءَ رَبنَا عَرفْنَاهُ فيأتيهم اللّٰه فَيَقُوْلُ أَنا ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْت رَبنَا فيدعوهم وَيضْرب الصِّرَاط بَيْنَ ظهراني جَهَنَّم فَأَكُوْن أول من يجوز من الرُّسُل بأمته وَلَا يتَكَلَّم يَوْمَئِذٍ أحد إِلَّا الرُّسُل وَكَلَام الرُّسُل يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سلم سلم وَفِي جَهَنَّم كلاليب مثل شوك السعدان هَلْ رَأَيْتُمْ شوك السعدان قَالُوْا نعم قَالَ فَإِنَّهَا مثل شوك السعدان غير أَنه لَا يعلم قدر عظمها إِلَّا اللّٰه تخطف النَّاس بأعمالهم فَمنهمْ من يوبق بِعَمَلِهِ وَمِنْهُم من يخردل ثُمَّ ينجو حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللّٰه رَحْمَة من أَرَادَ من أهل النَّار أَمر اللّٰه الْمَلَائِكَة أَن يخرجُوْا من كَانَ يعبد اللّٰه فيخرجونهم بآثار السُّجُود وَحرم اللّٰه على النَّار أَن تَأْكُل أثر السُّجُود فَيخرجُوْنَ مِنَ النَّار وَقد امتحشوا فَيصب عَلَيْهِم مَاء الْحَيَاة فينبتون كَمَا تنْبت الْحبَّة فِي حميل السَّيْل ثُمَّ يفرغ اللّٰه من الْقَضَاء بَيْنَ الْعباد وَيبقى رجل بَيْنَ الْجنَّة وَالنَّار وَهُوَ آخر أهل النَّار دُخُولا الْجنَّة مقبل بِوَجْهِهِ قبل النَّار فَيَقُوْلُ يَا رب اصرف وَجْهي عَن النَّار قد قشبني رِيحهَا وأحرقني ذكاها فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْت إِن أفعل أَن تسْأَل غير ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك فيعطي اللّٰه مَا شَاءَ من عهد وميثاق فَيصْرف اللّٰه وَجهه عَن النَّار فَإِذَا أقبل بِهِ على الْجنَّة رأى بهجتها سكت مَا شَاءَ اللّٰه أَن يسكت ثُمَّ قَالَ يَا رب قدمني عِنْد بَاب الْجنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه أَلَيْسَ قد أَعْطَيْت الْعَهْد والميثاق أَن لَا تسْأَل غير الَّذِي كنت سَأَلت فَيَقُوْلُ يَا رب لَا أكون أَشْقَى خلقك فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْت إِن أَعطيتك ذٰلِكَ أَن تسْأَل غَيره فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك لَا أسألك غير هٰذَا فيعطي ربه مَا شَاءَ من عهد وميثاق فَيقدمهُ إِلَى بَاب الْجنَّة فَإِذَا بلغ بَابهَا رأى زهرتها وَمَا فِيهَا من النضرة وَالسُّرُوْر فَسكت مَا شَاءَ اللّٰه أَن يسكت فَيَقُوْلُ يَا رب أدخلني الْجنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه وَيحك يَا ابْن آدم مَا أغدرك أَلَيْسَ قد أَعْطَيْتنِي العهود أَن لَا تسْأَل غير الَّذِي أَعْطَيْت فَيَقُوْلُ يَا رب لَا تجعلني أَشْقَى خلقك فيضحك اللّٰه مِنْهُ ثُمَّ يَأْذَن لَهُ فِي دُخُول الْجنَّة فَيَقُوْلُ تمن فيتمنى حَتّٰى إِذَا انْقَطَعت أمْنِيته قَالَ اللّٰه

تمن من كَذَا وَكَذَا يذكره ربه حَتّى إِذَا انتهت بِهِ الْأَمَانِيَّ قَالَ اللّٰه لَكَ ذٰلِكَ وَمثله مَعَه

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ لِاَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه لَكَ ذٰلِكَ وَعشرَة اَمْثَاله قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لم احفظ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْله لَكَ ذٰلِكَ وَمثله مَعَه قَالَ اَبُوْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أشهد اَنِّيْ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَكَ ذٰلِكَ وَعشرَة اَمْثَاله قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة وَذٰلِكَ الرجل آخر اَهْلِ الْجنَّة دُخُولا الْجنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ -اَی فل! اَی يَا فلَان حذفت مِنْهُ الْأَلف وَالنُّوْن لغير ترخيم اِذْ لَو كَانَ ترخيما لما حذفت الْأَلف قَالَ الْأَزْهَرِي لَيست ترخيم فلَان وَلٰكنهَا كلمة على حِدة توقعها بَنو اَسد على الْوَاحِد والاثنين وَالْجمع بِلَفْظ وَاحِد وَاما غَيرهم فيثني وَيجمع وَيُؤَنث

اُسود ك بتَشْدِيد الْوَاو وَكسرهَا اَی أجعلك سيدا فِيْ قَوْمك السعدان نبت ذُوْ شوك مفقف المخردل المرمي المصروع وَقِيْلَ المقطع يُقَال لحم خراديل اِذا كَانَ قطعا وَالْمعْنَى اَنه تقطعه كلاليب الصِّرَاط حَتّى يهوى فِي النَّار امتحش بِضَم التَّاء وَكسر الْحَاء الْمُهْملَة بعدهَا شين مُعْجمَة اَی احْتَرَق وَقَالَ الْهَيْثَم هُوَ اَن تذْهب النَّار الْجلد وتبدی الْعظم الْحبَّة بِكَسْر الْحَاء هِيَ بزور الْبُقُوْل والرياحين وَقِيْلَ بزر العشب وَقِيْلَ نبت فِي الْحَشِيش صَغِير وَقِيْلَ جمع بزور النَّبَات وَقِيْلَ بزر مَا نبت من غير بذر وَمَا بذر تفتح حاؤه حميل السَّيْل بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَكسر الْمِيم هُوَ الزّبد وَمَا يلقيه على شاطئه قشبني رِيحهَا اَی آذاني ذكاها بذال مُعْجمَة مَفْتُوحَة مَقْصُوْرَة هُوَ اِشعالها ولهبها

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چودھویں رات میں جب بادل موجود نہ ہو تو کیا چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بادل موجود نہ ہوں تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم پروردگار کو بھی اسی طرح دیکھو گے قیامت کے دن لوگوں کو زندہ کیا جائے گا پروردگار فرمائے گا: جو شخص جس کی بھی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے چلا جائے تو لوگوں میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے چلے جائیں گے اور کچھ چاند کے پیچھے چلے جائیں گے کچھ طاغوت کے پیچھے چلے جائیں گے اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے منافق لوگ بھی موجود ہوں گے پروردگار ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں وہ بندے کہیں گے: ہم اسی جگہ پر رہیں گے جب تک ہمارا پروردگار ہمارے سامنے نہیں آجاتا جب ہمارا پروردگار ہمارے سامنے آئے گا تو ہم اُسے پہچان لیں گے تو پروردگار سامنے آئے گا اور فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں تو وہ عرض کریں گے: تو ہمارا پروردگار ہے پھر پروردگار انہیں بلائے گا اور جہنم کے اوپر ان کے لئے پل صراط رکھا جائے گا (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو رسولوں میں ''میں'' وہ پہلا فرد ہوؤں گا جو اپنی امت کو لے کر اس کے اوپر سے گزرے گا اس دن رسولوں کے علاوہ اور کوئی کلام نہیں کرے گا اور اس دن رسول بھی صرف سلامتی کا سوال کر رہے ہوں گے کہ اے اللہ! سلامتی عطا فرما سلامتی عطا فرما جہنم میں آنکڑے ہوں گے جو سعدان (نامی پودے کے) کانٹوں کی مانند ہوں گے کیا تم

لوگوں نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کے آنکڑے سعدان کے کانٹوں کی مانند ہوں گے البتہ ان کی حجم کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے حوالے سے اُچک لیں گے کوئی وہ شخص ہوگا' جس کا عمل اسے ہلاکت کا شکار کردے گا' کوئی وہ شخص ہوگا' جو گر جائے گا' پھر نجات پا جائے گا' یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم میں سے کچھ لوگوں پر رحمت کا ارادہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ہر ایسے بندے کو نکال دیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا' تو فرشتے سجدوں کے آثار کی وجہ سے ان لوگوں کو نکال دیں گے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر یہ بات حرام کی ہے' کہ وہ سجدوں کی جگہ کو کھائے' وہ لوگ جہنم سے نکلیں گے' وہ لوگ جھلس چکے ہوں گے' ان پر آب حیات ڈالا جائے گا' تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کے راستے میں' دانہ پھوٹ پڑتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہوگا' اور ایک شخص باقی رہ جائے گا' جو جنت اور جہنم کے درمیان ہوگا' وہ جہنم سے نکلنے والا آخری فرد ہوگا' جو جنت میں داخل ہوگا' اس کا رُخ جہنم کی طرف ہوگا' وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے' کیونکہ اس کی بو نے مجھے پریشان کر دیا ہے' اور اس کی تپش نے مجھے جلا دیا ہے' تو پروردگار فرمائے گا: اگر میں نے ایسا کر دیا' تو پھر تم کچھ اور مطالبہ کرو گے وہ عرض کرے گا: جی نہیں تیری عزت کی قسم ہے! پھر اللہ تعالیٰ جو چاہے گا' اس سے عہد و پیمان لے گا' اور پھر اس کا چہرہ جہنم سے موڑ دے گا' جب اس کا چہرہ جنت کی طرف ہوگا' اور وہ جنت کی آرائش و زیبائش دیکھے گا' تو جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا' وہ اس وقت تک خاموش رہے گا' پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ تم نے جو سوال کیا ہے' اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگو گے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تیری مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب بندہ نہیں بننا چاہتا' تو پروردگار فرمائے گا: ہوسکتا ہے کہ اگر یہ چیز تمہیں عطا کر دی گئی' تو تم کچھ اور مانگو گے' تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے! میں اس کے علاوہ تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا' پھر پروردگار جو چاہے گا اس سے عہد و پیمان لے گا' پھر اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا' جب وہ بندہ جنت کے دروازے کے پاس پہنچے گا' تو وہ اس کی آرائش و زیبائش اور اس میں موجود چمک دمک اور خوشی کو دیکھے گا' تو جب تک اللہ کو منظور ہوگا' اس وقت تک خاموش رہے گا' پھر عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے' تو پروردگار فرمائے گا: تمہارا ستیاناس ہو! اے انسان! تم کتنے عہد شکن ہو؟ کیا تم نے مختلف عہد نہیں کیے تھے کہ تمہیں جو چیز دے دی جائے گی' تم اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگو گے؟ تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنی مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب بندہ نہ بنا' تو اللہ تعالیٰ اس پر ہنس پڑے گا' پھر اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دیدے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم آرزو کرو! وہ آرزوئیں کرنا شروع کرے گا' یہاں تک کہ جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم فلاں' فلاں چیز کی بھی آرزو کرو' اس کا پروردگار اسے یاد کروائے گا' یہاں تک کہ جب اس کی وہ والی آرزوئیں بھی ختم ہو جائیں گی' تو پروردگار فرمائے گا: یہ چیزیں تمہیں ملیں اور ان کے ہمراہ اس کی مانند مزید ملا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم ﷺ یہ ارشاد فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا: تمہیں یہ چیزیں ملیں اور اس کی مانند دس گنا مزید ملیں''

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے صرف یہ الفاظ یاد ہیں:

''یہ چیزیں تمہیں ملیں اور اس کی مانند مزید ملیں''

تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (اللہ تعالیٰ فرمائے گا:)

''تمہیں یہ چیزیں ملیں اور اس کی مانند مزید دس گنا ملیں''

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری جنتی ہوگا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

''ای فل'' اس سے مراد ''اے فلاں'' ہے' جس میں ''ا اور ن'' کو ترخیم کے بغیر حذف کردیا ہے' کیونکہ اگر یہ ترخیم کے سبب ہوتا' تو پھر اس میں سے ''ا'' حذف نہیں ہوتا۔

ازہری کہتے ہیں: یہ ترخیم نہیں ہے' بلکہ یہ الگ سے ایک کلمہ ہے' جسے بنو اسد واحد' تثنیہ اور جمع ایک ہی لفظ کی شکل میں استعمال کرتے ہیں' جبکہ دیگر لوگ واحد' تثنیہ اور جمع اور مؤنث کو الگ استعمال کرتے ہیں۔

''اسودک'' اس میں و پر شد ہے' اور اس پر زبر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے تمہیں تمہاری قوم میں سردار بنایا تھا۔

''سعدان'' یہ ایک پودا ہے' جس میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں۔

لفظ ''مخردل'' سے مراد جس کو پھینک دیا گیا ہو' ایک قول کے مطابق اس سے مراد ٹکڑا ہے' یہ کہا جاتا ہے: ''لحم خراذیل'' جبکہ وہ ٹکڑوں کی شکل میں ہو' اس سے مراد یہ ہے کہ پل صراط کے آنکڑے' اُسے ٹکڑوں کی شکل میں کردیں گے' اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔

لفظ امتحش اس سے مراد یہ ہے کہ وہ جل جائے گا' ہیثم کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آگ جلد کو ختم کردے اور ہڈی ظاہر ہوجائے۔

لفظ الحبۃ اس سے مراد سبزیوں اور پودوں کے بیج ہیں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد گھاس کے بیج ہیں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ مخصوص قسم کی گھاس ہے' جو چھوٹی ہوتی ہے' ایک قول کے مطابق یہ پودوں کے بیج ہیں' ایک قول کے مطابق یہ اس چیز کے بیج ہیں' جو بیج کے بغیر نہیں اگتی' اور جو بیج کے ساتھ اگتی ہے' اس کے اندر ''ح'' پر زبر ہوتی ہے۔

لفظ حمیل السیل اس سے مراد وہ جھاگ ہے' جو پانی کنارے پر بنا دیتا ہے۔

لفظ قشبنی ریحھا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز مجھے اذیت پہنچاتی ہے۔

لفظ ذکاھا اس سے مراد اس کا شعلہ اور اس کا انگارہ ہے۔

5466 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرى رَبنَا يَوْم الْقِيَامَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَهَلْ تضارُوْنَ فِىْ رُؤْيَة الشَّمْس بالظهيرة صحوا لَيْسَ مَعهَا سَحَاب وَهل تضارُوْنَ فِىْ رُؤْيَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر صحوا لَيْسَ فِيهَا سَحَاب قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تضارُوْنَ فِىْ رُؤْيَة اللّٰه تَعَالٰى يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا كَمَا تضارُوْنَ فِىْ رُؤْيَة اَحدهمَا اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة أذن مُؤذن لتتبع كل أمة مَا كَانَت تعبد فَلَا يبْقى اَحَد كَانَ يعبد غير اللّٰه من الْاَصْنَام والأنصاب اِلَّا يتساقطون فِى النَّار حَتّٰى اِذا لم يبْق

إِلَّا مَن كَانَ يعبد اللّٰه من بر وَفَاجِر وغبر أهل الْكتاب فيدعى الْيَهُود فَيُقَال لَهُم مَا كُنْتُم تَعْبدُونَ قَالُوا كُنَّا نعْبد عُزَيْرًا ابْن اللّٰه فَيُقَال كَذبْتُمْ مَا اتخذ اللّٰه من صَاحِبَة وَلَا ولد فَمَاذَا تبغون قَالُوا عطشنا يَا رَبنَا فاسقنا فيشار إِلَيْهِم أَلا تردون فيحشرون إِلَى النَّار كَأَنَّهَا سراب يحطم بَعْضهَا بَعْضًا فيتساقطون فِي النَّار ثُمَّ تدعى النَّصَارَى فَيُقَال لَهُم مَا كُنْتُم تعبدُونَ قَالُوا كُنَّا نعْبد الْمَسِيح ابْن اللّٰه فَيُقَال لَهُم كَذبْتُمْ مَا اتخذ اللّٰه من صَاحِبَة وَلَا ولد فَمَاذَا تبغون فَيَقُولُونَ عطشنا يَا رَبنَا فاسقنا فيشار إِلَيْهِم أَلا تردون فيحشرون إِلَى جَهَنَّم كَأَنَّهَا سراب يحطم بَعْضهَا بَعْضًا فيتساقطون فِي النَّار حَتَّى إِذا لم يبْق إِلَّا من كَانَ يعبد اللّٰه من بر وَفَاجِر أَتَاهُم اللّٰه فِي أدنى صُورَة من الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا قَالَ فَمَا تنتظرون تتبع كل أمة مَا كَانَت تعبد قَالُوا يَا رَبنَا فارقنا النَّاس فِي الدُّنْيَا أفقر مَا كُنَّا إِلَيْهِم وَلم نصاحبهم فَيَقُول أَنا ربكُم فَيَقُولُونَ نَعُوذ بِاللّٰه مِنْك لَا نشْرك بِاللّٰه شَيْئا مرَّتَيْنِ أَو ثَلَاثًا حَتَّى إِن بَعضهم ليكَاد أَن يَنْقَلِب فَيَقُول هَل بَيْنكُم وَبَينه آيَة فتعرفونه بهَا فَيَقُولُونَ نعم فَيكْشف عَن سَاق فَلَا يبْقى من كَانَ يسْجد للّٰه من تِلْقَاء نَفسه إِلَّا أذن اللّٰه لَهُ بِالسُّجُود وَلَا يبْقى من كَانَ يسْجد اتقاء ورياء إِلَّا جعل اللّٰه ظَهره طبقَة وَاحِدَة كلما أَرَادَ أَن يسْجد خر على قَفاهُ ثُمَّ يرفعون رؤوسهم وَقد تحول فِي صورته الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أول مرّة فَقَالَ أَنا ربكُم فَيَقُولُونَ أَنْت رَبنَا ثُمَّ يضْرب الجسر على جَهَنَّم وَتحل الشَّفَاعَة وَيَقُولُونَ اللّٰهُمَّ سلم سلم قيل يَا رَسُول اللّٰه وَمَا الجسر قَالَ دحض مزلة فِيهِ خطاطيف وكلاليب وحسكة بكون بِنَجْد فِيهَا تشويكة يُقَال لَهَا السعدان فيمر الْمُؤْمِنُونَ كطرف الْعين وكالبرق وكالريح وكالطير وكأجاويد الْخَيل والركاب فناج مُسلم ومخدوش مُرْسل ومكدوش فِي نَار جَهَنَّم حَتَّى إِذا خلص الْمُؤْمِنُونَ من النَّار فو الَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ مَا من أحد مِنْكُم بأشد مناشدة للّٰه فِي استيفاء الْحق من الْمُؤمنِينَ للّٰه يَوْم الْقِيَامَة لإخوانهم الَّذين فِي النَّار

وَفِي رِوَايَة: فَمَا أَنْتُم بأشد مناشدة فِي الْحق قد تبين لكم من الْمُؤمنِينَ يَوْمئِذٍ للجبار إِذا رَأَوْا أَنهم قد نجوا فِي إخْوَانهمْ فَيَقُولُونَ رَبنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعنا وَيصلونَ ويحجون فَيُقَال لَهُم أخرجُوا من عَرَفْتُمْ فَتحرم صورهم على النَّار فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا قد أخذت النَّار إِلَى نصف سَاقه وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ رَبنَا مَا بَقِي فِيهَا مِمَّن أمرتنا بِهِ فَيُقَال ارْجعُوا فَمن وجدْتُم فِي قلبه مِثْقَال دِينَار من خير فأخرجوه فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبنَا لم نذر فِيهَا أحدا مِمَّن أمرتنا ثُمَّ يَقُول ارْجعُوا فَمن وجدْتُم فِي قلبه مِثْقَال نصف دِينَار من خير فأخرجوه فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبنَا لم نذر فِيهَا مِمَّن أمرتنا أحدا ثُمَّ يَقُول ارْجعُوا فَمن وجدْتُم فِي قلبه مِثْقَال ذرة من خير فأخرجوه فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبنَا لم نذر فِيهَا خيرا وَكَانَ أَبُو سعيد يَقُول إِن لم تصدقوني بِهَذَا الحَدِيث فاقرؤوا إِن شِئْتُم إِن اللّٰه لَا يظلم مِثْقَال ذرة وَإِن تَكُ حَسَنَة يضاعفها وَيُؤْت من لَدنه أجرا عَظِيما (النِّسَاء) فَيَقُول اللّٰه عز وَجل شفعت الْمَلَائِكَة وشفع النَّبِيُّونَ وَلم يبْق إِلَّا أرْحم الرَّاحِمِينَ فيقبض قَبْضَة من النَّار فَيخرج مِنْهَا قوما من النَّار لم يعملوا خيرا قطّ قد عَادوا حمما فيلقيهم فِي نهر فِي أَفْوَاه الْجنَّة يُقَال لَهُ نهر الْحَيَاة فَيخْرجُونَ كَمَا تخرج الْحبَّة فِي حميل السَّيْل أَلا ترونها تكون إِلَى

الحجر اَوْ اِلَى الشجر مَا يكون اِلَى الشَّمس اصيفر واخيضر وَمَا يكون مِنْهَا اِلَى الظل يكون ابيض فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ كَاَنَّكَ كنت ترعى بالبادية قَالَ فَيخرجُونَ كَاللُّؤلُؤ فِيْ رقابهم الخواتيم يعرفهُمْ اَهْلِ الْجنَّة هؤُلَاءِ عُتَقَاء الله الَّذِيْنَ ادخلهم الله الْجَنَّة بِغَيْر عمل عملوه وَلَا خير قدموه ثمَّ يَقُوْلُ ادخلُوا الْجَنَّة فَمَا رَاَيْتُمُوْهُ فَهُوَ لكم فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا اَعطيتنَا مَا لم تعط اَحَدًا من الْعَالمين فَيَقُوْلُ لكم عِنْدِي افضل من هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبنَا اَي شَيْءٍ افضل من هٰذَا فَيَقُوْلُ رضاى فَلَا اَسخط عَلَيْكُمْ اَبَدًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ

الغبر بغين مُعْجمَة مَضْمُومَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة مُشَدّدَة مَفْتُوحَة جمع غابر وَهُوَ الْبَاقِي وَقَوله دحض مزلة الدحض بِاِسْكَان الْحَاء هُوَ الزلق والمزلة هُوَ الْمَكَان الَّذِيْ لَا يثبت عَلَيْهِ الْقدَم اِلَّا زلت

المكدوش بشين مُعْجمَة هُوَ الْمَدْفُوْع فِيْ نَار جَهَنَّم دفعا عنيفا

الحمم بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَفتح الْمِيم جمع حممة وَهِي الفحمة وَبَقِيَّة غَرِيْبه تقدم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہو سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے کیا تمہیں چودھویں رات میں جب بادل نہ ہو چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے لوگوں نے عرض کی جی نہیں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تمہیں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے میں بھی کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی جس طرح تمہیں ان دونوں چیزوں میں سے کسی کو دیکھنے میں رکاوٹ پیش نہیں آتی ہے جب قیامت کا دن ہوگا' تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ہر امت اس کی طرف چلی جائے' جس کی وہ عبادت کرتی تھی' تو غیر اللہ کی عبادت کرنے والی' ہر امت خواہ وہ بتوں کی عبادت کرتی ہو یا کسی اور چیز کی' وہ سب چلی جائیں گی اور وہ سب جہنم میں چلے جائیں گے' یہاں تک کہ صرف وہ لوگ رہ جائیں گے' جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے' خواہ وہ نیک ہوں یا گنہگار ہوں' یا اہل کتاب میں سے باقی رہ جانے والے لوگ ہوں' پھر یہودیوں کو بلوایا جائے گا' اور ان سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی عبادت کرتے تھے' تو ان سے کہا جائے گا: تم نے جھوٹ کہا ہے' نہ تو اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی ہے' اور نہ ہی کوئی اولاد ہے' اب تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پیاسے ہیں' تو ہمیں پینے کے لئے دے' تو انہیں اشارہ کیا جائے گا کہ تم پانی تک نہیں پہنچ سکو گے' پھر ان لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا' جو سراب کی مانند ہوگا' جس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہوگا' تو وہ لوگ جہنم میں گر جائیں گے پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا' اور کہا جائے گا: تم لوگ کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی عبادت کرتے تھے' تو ان سے کہا جائے گا: تم نے غلط کہا ہے: اللہ کی نہ تو کوئی بیوی ہے' اور نہ ہی کوئی اولاد ہے' اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ عرض کریں گے' اے ہمارے پروردگار! ہم پیاسے ہیں' تو ہمیں پینے کے لئے کچھ دے' تو انہیں اشارہ کیا جائے گا کہ کیا تم وہاں نہیں جاؤ گے؟ پھر وہ لوگ بھی جہنم میں اکٹھے ہوں گے جو ایک سراب کی طرح محسوس ہو رہا ہوگا' جس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہوگا' تو وہ جہنم میں گر جائیں گے' یہاں تک کہ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے' جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے' خواہ وہ نیک ہوں یا گنہگار ہوں' تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس سب سے آسان ترین شکل میں آئے گا' جس میں وہ لوگ اس کا دیدار کر سکیں

اور پھر فرمائے گا: تم لوگ کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ ہر امت تو اس کے پیچھے چلی گئی ہے' جس کی وہ عبادت کرتی تھی' تو وہ لوگ عرض کریں گے۔ اے ہمارے پروردگار! دنیا میں ہم لوگوں سے ایسی حالت میں جدا ہوئے تھے کہ دنیا میں' ہمیں' ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی' پھر بھی ہم ان کے ساتھ نہیں رہے تھے' تو پروردگار فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں' وہ کہیں گے: ہم تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں' اور ہم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دیں گے' یہ بات دو یا تین مرتبہ ہوگی' یہاں تک کہ ان میں سے بعض لوگ قریب تھا کہ مڑ جائیں' تو پروردگار فرمائے گا: کیا تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان کوئی مخصوص نشانی ہے' جس کے ذریعے تم اسے پہچان لو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! اُس وقت پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا' اور جو بھی بندہ اپنی رضامندی سے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کیا کرتا تھا' اللہ تعالیٰ اسے سجدہ کرنے کی اجازت دے گا' اور جو شخص بچنے کے لئے اور ریاکاری کے لئے سجدہ کیا کرتا تھا تو اس کی کمر تختہ ہو جائے گی' وہ جب بھی سجدے میں جانے کا ارادہ کرے گا' گدی کے بل گر جائے گا' پھر وہ لوگ اپنے سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے: پروردگار کی وہ صورت' جو انہوں نے پہلی دیکھی تھی' وہ تبدیل ہو چکی ہے' پروردگار فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں' تو وہ عرض کریں گے: تو ہی ہمارا پروردگار ہے' پھر پروردگار جہنم پر پل بنائے گا' اور شفاعت کی اجازت دے گا' تو سب لوگ کہیں گے: اے اللہ! سلامتی عطا کرنا' سلامتی عطا کرنا!

عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ پل کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک پھسلنے کی جگہ ہوگی' جس میں پھسلن بہت زیادہ ہوگی' اس میں آنکڑے اور کانٹے ہوں گے' جس طرح نجد میں (بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں) ان میں سے ایک کانٹے دار پودا ہوتا ہے' جسے سعدان کہا جاتا ہے' اس پل کے اوپر سے اہل ایمان یوں گزریں گے' جس طرح پلک جھپکتی ہے' یا جس طرح بجلی چمکتی ہے' یا جس طرح ہوا آتی ہے' یا جس طرح پرندہ جاتا ہے' یا جس طرح تیز رفتار گھوڑے جاتے ہیں' یا جس طرح سوار جاتے ہیں' ایک مسلمان' جو نجات پانے والا ہوگا' وہ زخمی ہوگا' وہ جہنم میں گر جائے گا' یہاں تک جب اہل ایمان' جہنم سے نجات پا لیں گے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بھی شخص' قیامت کے دن' اہل ایمان کے پورے حق کی وصولی کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے زیادہ سختی کرنے والا نہیں ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم لوگ حق کے بارے میں اس سے زیادہ سختی سے بات کرنے والے نہیں ہو گے کہ جب تمہارے سامنے اہل ایمان کے بارے میں یہ بات واضح ہو جائے گی' جب وہ اس دن' جبار کی بارگاہ میں ہوں گے' جب وہ لوگ دیکھیں گے' وہ لوگ نجات پا چکے ہیں' تو عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار یہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے' حج کیا کرتے تھے' تو ان لوگوں سے کہا جائے گا: جسے تم جانتے ہوا سے باہر نکال لو! تو ان کی شکلیں آگ پر حرام ہوں گی' پھر بہت سی مخلوق نکل آئے گی' جسے آگ نے اس کی نصف پنڈلی تک' یا اس کے گھٹنے تک پکڑا ہوگا' پھر وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اس میں صرف وہ باقی رہ گئے ہیں' جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا' تو حکم ہوگا کہ تم لوگ واپس جاؤ! جس شخص کو تم پاتے ہو کہ اس کے دل میں بھلائی کا ایک دینار کے وزن جتنا حصہ موجود ہے' تو اسے نکال لو' تو وہ لوگ بہت سی مخلوق کو نکال لیں گے' پھر وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں جو حکم دیا تھا' ان میں سے ہم نے کسی کو نہیں رہنے دیا' پھر پروردگار فرمائے گا: تم جاؤ اور جس شخص کو پاؤ کہ اس کے دل میں نصف دینار کے وزن جتنی بھلائی موجود ہو' تو اسے بھی نکال دو' تو وہ بہت سی مخلوق کو نکال لیں گے' پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا' ان میں

سے کسی کو نہیں رہنے دیا' پھر پروردگار فرمائے گا: تم واپس جاؤ! اور جس کے دل میں تم ذرے کے وزن جتنی بھلائی پاؤ' تم اسے نکال دو! پھر وہ بہت سی مخلوق کو نکالیں گے اور پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے اس میں کوئی بھلائی نہیں رہنے دی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے' تو اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

''بے شک اللہ تعالیٰ ذرے کے وزن جتنا بھی ظلم نہیں کرے گا' اگر کوئی نیکی ہوگی' تو وہ اسے کئی گنا کر دے گا' اور اپنی طرف سے عظیم اجر عطا فرمائے گا''۔

پھر (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے فرشتوں کی سفارش بھی قبول کر لی' انبیاء کی سفارش بھی قبول کر لی گئی' اب صرف ''ارحم الراحمین'' رہ گیا ہے' پھر اللہ تعالیٰ جہنم میں سے ایک مٹھی لے گا' اور جہنم میں سے ان لوگوں کو نکالے گا' جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی ہوگی' وہ لوگ کوئلہ بن چکے ہوں گے' پھر انہیں نہر میں ڈالا جائے گا' جو جنت کے ایک کنارے پر ہوگی' اسے نہر حیات کہا جاتا ہے' تو وہ لوگ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں پودا پھوٹ پڑتا ہے' کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے؟ کہ وہ پتھر کے قریب' یا درخت کے قریب ہوتا ہے' جو حصہ اس کا سورج کی طرف ہوتا ہے' وہ زرد اور سبز ہوتا ہے' اور جو حصہ سائے کی طرف ہوتا ہے' وہ سفید ہوتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے آپ ویرانے میں بکریاں چراتے رہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ لوگ اس سے یوں نکلیں گے کہ جیسے موتی ہوتے ہیں' ان کی گردنوں پر مہر لگی ہوئی ہوگی' اہل جنت انہیں پہچان لیں گے اور کہیں گے: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کیے ہوئے لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے کیے ہوئے کسی عمل کے بغیر' جنت میں داخل کر دیا ہے' اور کسی بھلائی کے بغیر جنت میں داخل کیا ہے' جو (بھلائی) انہوں نے آگے بھیجی ہو' پھر پروردگار فرمائے گا: تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ! تم اس میں جو کچھ بھی دیکھو گے' وہ تمہیں مل جائے گا' تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے' جو تو نے تمام جہانوں میں سے کسی کو عطا نہیں کیا تو پروردگار ان سے فرمائے گا: میرے پاس اس سے بھی زیادہ فضیلت والی چیز موجود ہے' تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اس سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہو سکتی ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: میری رضامندی' اب میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ الغبر غابر کی جمع ہے' اس سے مراد باقی رہ جانے والی چیز ہے۔

لفظ دحض اس سے مراد پھسل جانا ہے' یہ اس جگہ کو کہتے ہیں' جہاں پر پاؤں جمے نہیں رہ سکتے اور پھسل جاتے ہیں۔

مکدوش اس سے مراد وہ ہے' جسے جہنم کی آگ میں ڈال دیا گیا ہو اور ایک ہی مرتبہ ڈال دیا گیا ہو۔

لفظ الحمم یہ حممہ کی جمع ہے' اس سے مراد کوئلہ ہے' اس کے بقیہ غریب الفاظ کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

5467 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ اَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ يَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اُجِيْزُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِيْ شَاهِدًا اِلَّا مِنِّيْ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا وَالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَوْلُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِيْ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُوْلُ

بعدا لِكِن وَسُحقًا فعَنكُنّ كنت اُنَاضِل -رَوَاهُ مُسْلِم

اُنَاضِل بالضاد الْمُعْجَمَة اَی اجادل واخاصم وادافع

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' آپ ﷺ ہنس پڑے' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ میں کس بات پر ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک بندے کے اپنے پروردگار سے بات چیت کرنے پر' میں ہنسا ہوں' اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تو مجھے ظلم سے نہیں بچائے گا؟ تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! وہ بندہ سوچے گا کہ آج میری ذات کے بارے میں گواہ صرف میں ہی ہوں' تو پروردگار فرمائے گا: تمہارا اپنا وجود ہی' آج تمہارے خلاف ہونے کے لئے کافی ہے' ویسے کراماً کاتبین بھی گواہ ہیں' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر اس بندے کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء کو حکم دیا جائے گا کہ تم کلام کرو' تو وہ اعضاء اس کے اعمال کے بارے میں کلام کریں گے' اور پھر اُسے اس کلام کے درمیان چھوڑ دیا جائے گا' تو وہ بندہ کہے گا: تم دور ہی رہو اور پرے رہو! کیا میں تمہاری خاطر جھگڑا کیا کرتا تھا"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے لفظ "اُناضل" سے مراد میں جھگڑا کرتا تھا خصومت کرتا تھا اور پرے کرتا تھا۔

5468 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تحدث اَخْبَارهَا (الزلزلة) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارهَا قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله اعلم قَالَ فَاِن اَخْبَارهَا اَن تشهد على كل عبدٍ وَامة بِمَا عمل على ظهرهَا تَقول عمل كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اس کا خبر دینا کیا ہوگا؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس بارے میں خبر دے گی' اور اس بارے میں گواہی دے گی کہ ہر بندے اور ہر بندی نے' اس کی پشت پر کیا عمل کیا تھا؟ وہ یہ کہے گی: اس نے یہ یہ عمل کیا تھا"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5469 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْله: يَوْم نَدْعُوا كل اُنَاس بِإمَامهم (الإسراء) - قَالَ يدعى أحدهم فَيُعْطى كِتَابه بِيَمِينِه ويمد لَهُ فِیْ جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا ويبيض وَجهه وَيجْعَل على رَأسه تَاج من لُؤْلُؤ يتلألأ قَالَ فَينْطَلق إِلَى اَصْحَابه فيرونه من بعيد فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِیْ هٰذَا حَتّٰى يَاْتِيهم فَيَقُوْلُ اَبْشِرُوا فَاِن لكل رَجُلٍ مِّنكُمْ مثل هٰذَا وَأما الْكَافِر فَيُعْطى كِتَابه بِشِمَالِه مسودا وَجهه ويمد لَهُ فِیْ جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا عَلٰى صُوْرَة آدم وَيجْعَل على رَأسه تَاج من نَار فيراه اَصْحَابه فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اخزه فَيَقُوْلُ أبعدكم اللّٰه فَاِن لكل رَجُلٍ مِّنكُمْ مثل هٰذَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِیّ فِی الْبَعْث

❀❀ اُن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں منقول ہے (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اس دن ہم سب لوگوں کو اُن کے امام کے حوالے سے بلائیں گے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کسی ایک شخص کو بلایا جائے گا' اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اور اس کے لئے اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا اس کے چہرے کو سفید کر دیا جائے گا اس کے سر پر موتیوں کا جھلملاتا ہوا تاج رکھا جائے گا وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس جائے گا اس کے ساتھی دور سے اسے دیکھ کر کہیں گے: اے اللہ اس کے بارے میں ہمارے لئے برکت رکھ دے یہاں تک کہ جب وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچے گا' تو یہ کہے گا تم لوگ یہ خوشخبری حاصل کرو کہ تم میں سے ہر ایک کو اس کی مانند ملے گا جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا چہرہ تاریک ہوگا اس کا جسم ساٹھ بالشت کر دیا جائے گا' جو حضرت آدم علیہ السلام کے قد جتنا ہوگا' اس کے سر پر آگ سے بنا ہوا تاج رکھا جائے گا اس کے ساتھی دور سے اسے دیکھ کر کہیں گے: اے اللہ اسے رسوائی کا شکار کر دے تو وہ کہے گا اللہ تعالیٰ تمہیں اور دور کر دے تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بیہقی نے اسے کتاب البعث میں نقل کیا ہے۔

فصل فِي الْحَوْض وَالْمِيزَان والصراط

فصل: حوض کوثر' میزان اور پل صراط کا تذکرہ

5470 - عَن عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مسيرَة شهر مَاؤُهُ ابيض من اللَّبن وريحه أطيب من الْمسك وكيزانه كنجوم السَّمَاء من شرب مِنْهُ لَا يظمأ ابدًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہیں' جو شخص اس میں سے پی لے گا اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی''۔

5471 - وَفِي رِوَايَةٍ حَوْضِي مسيرَة شهر وزواياه سَوَاء وماؤه ابيض من الْوَرق

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

5470-صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب في الحوض - حديث:6220صحيح مسلم - كتاب الفضائل' باب إثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم وصفاته - حديث:4344صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر الخبر الدال على أن ليس بين قصد الأخبار التي ذكرناها - حديث:6545البحر الزخار مسند البزار - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث:2148المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عمرو - حديث:5005المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عبيد بن أبي مليكة' حديث:11044

''میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے اور اس کے دونوں کنارے برابر ہیں اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5472 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي من كَذَا اِلٰى كَذَا فِيْهِ من الْاٰنِية عدد النُّجُوْم أطيب رِيْحًا من الْمسك وَأحلى من الْعَسَل وابرد من الثَّلج وابيض من اللَّبن من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ اَبَدًا وَمَنْ لم يشرب مِنْهُ لم يرو اَبَدًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا الْمَسْعُوْدِيّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرا حوض فلاں (جگہ) سے لے کر وہاں (فلاں جگہ) تک ہے اور اس کے پاس ستاروں کی تعداد میں برتن ہوں گے اس کا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا' جو شخص اس میں سے مشروب پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی اور جو شخص اس میں سے نہیں پیے گا وہ کبھی سیر نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔ صرف مسعودی کا معاملہ مختلف ہے۔

5473 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه وَعَدَنِي اَن يدْخل الْجَنَّة من امتِي سبعين الفا بِغَيْر حِسَاب فَقَالَ يزِيْد بن الْاَخْنَس وَاللّٰهِ مَا اُولٰئِكَ فِيْ امتك اِلَّا كالذباب الأصهب فِي الذُّبَاب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد وَعَدَنِي سبعين الفا مَعَ كل ألف سبعين الفا وَزَادَنِي ثَلَاث حثيات

قَالَ فَمَا سَعَة حوضك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ كَمَا بَيْن عدن اِلٰى عمان وأوسع وأوسع يُشِير بِيَدِهِ قَالَ فِيْهِ مثعبان من ذهب وَفِضة قَالَ فَمَاء حوضك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل وَأطيب رَائِحَة من الْمسك من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا وَلَمْ يسود وَجهه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَلَفْظِهِ قَالَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَن يزِيْد بن الْاَخْنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سَعَة حوضك قَالَ مَا بَيْن عدن اِلٰى عمان وَاِن فِيْهِ مثعبين من ذهب وَفِضة قَالَ فَمَاء حوضك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى مذاقة من الْعَسَل وَأطيب رَائِحَة من الْمسك من شرب مِنْهُ لم يظمأ اَبَدًا وَلَمْ يسود وَجهه اَبَدًا

المثعب بِفَتْح الْمِيم وَالْعين الْمُهْملَة جَمِيْعًا بَيْنَهُمَا ثَاء مُثَلّثَة وَآخره مُوَحدَة وَهُوَ مسيل المَاء

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل کرے گا' تو یزید ابن اخنس نے عرض کی: اللہ کی قسم آپ کی امت میں اتنے لوگوں کی تعداد تو یوں ہوگی جس طرح مکھیوں کے درمیان اصہب مکھی ہوتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ستر ہزار افراد کو داخل کرے گا' اور ان میں سے ہر ایک ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار افراد ہوں گے اور مزید اس کے تین لپ ہوں گے راوی کہتے ہیں: انہوں نے دریافت کیا اے اللہ کے

بی پھر آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جتنا عدن سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے یا اس سے بھی زیادہ ہے آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کیذریعے اشارہ کر کے یہ فرمایا اس میں سونے کے بنے ہوئے دو پرنالے ہیں راوی نے عرض کی اے اللہ کے نبی آپ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگی جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ مشروب پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی اور نہ ہی اس کا چہرہ سیاہ ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ یزید بن اخنس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا حوض کتنا بڑا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عدن سے لے کے عمان تک کے درمیانی فاصلے جتنا ہے اور اس میں سونے اور چاندی کے بنے ہوئے دو پرنالے ہیں انہوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید ہوگا اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگی جو شخص اس میں سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا' اور اس کا چہرہ کبھی سیاہ نہیں ہوگا۔

لفظ الشعب یہ پرنالے کو کہتے ہیں۔

5474 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لبعقر حَوْضِي أذود النَّاس لاَهْلِ الْيمن أضْرب بعصاى حَتّٰى برفض عَلَيْهِمْ فَسُئِلَ عَن عرضه فَقَالَ من مقامي اِلٰى عمان وَسُئِلَ عَن شرابه فَقَالَ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَاحلى من الْعَسَل يغت فِيهِ مِيزَابَانِ يمدانه من الْجَنَّة اَحدهمَا من ذهب وَالْآخر من ورق رَوَاهُ مُسْلِم وروى التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَصَححهُ عَنْ اَبِيْ سَلام الحبشي قَالَ بعث اِلَيّ عمر بن عبد الْعَزِيز فَحملت على الْبَرِيد فَلَمَّا دخلت اِلَيْهِ قُلْتُ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ لقد شقّ عَلَيّ مركبي الْبَرِيد فَقَالَ يَا اَبَا سَلام مَا اردْت اَن اشق عَلَيْك وَلٰكِن بَلغنِيْ عَنْك حَدِيْث تحدثه عَن ثَوْبَان عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْض فَاَحْبَبْت اَن تشافهني بِهِ فَقُلْتُ حَدثنِيْ ثَوْبَان اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مثل مَا بَيْن عدن اِلٰى عمان البلقاء مَاؤُهُ اَشد بَيَاضًا من الثَّلج وَاحلى من الْعَسَل وأكوابه عدد نُجُوْم السَّمَاء من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا وَاَوّل النَّاس ورودا عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجِرين الشعث رؤوسا الدنس ثيابًا الَّذِيْنَ لَا ينكحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ وَلَا تفتح لَهُمْ اَبْوَاب السدد فَقَالَ عمر قد انكحت الْمُنَعَّمَاتِ فَاطِمَة بنت عبد الْملك وَفتحت لي اَبْوَاب السدد لَا جرم لَا أغسل رَأْسِي حَتّٰى يشعث وَلَا ثوبي الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِي حَتّٰى يتسخ عقر الْحَوْض بِضَم الْعين وَاِسْكَان الْقَاف هُوَ مؤخره

أذود النَّاس لاَهْلِ الْيمن اَي أطردهم وأدفعهم ليرد اَهْلِ الْيمن

يرفض بتَشْدِيد الضَّاد الْمُعْجَمَة اَي يسيل ويترشش

يغت فِيهِ مِيزَابَانِ هُوَ بِغَين مُعْجَمَة مَضْمُومَة ثُمَّ تَاء مثناة فَوق اَي يجريان فِيهِ جَريا لَهُ صَوْت وَقِيلَ يدفقان فِيهِ المَاء دفقا مُتَتَابِعًا دَائِما من قَوْلك غت الشَّارِب المَاء جرعا بعد جرع

الشعث بِضَم الشین الْمُعْجَمَۃ جمع اَشْعَث وَھُوَ الْبعید الْعَھْد بدھن رَاسہ وَغسل وتسریح شعرہ
الدنس بِضَم الدَّال وَالنُّون جمع دنس وَھُوَ الْوَسخ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے حوض کے کنارے پر کھڑا ہوا اہل یمن کے لئے دوسرے لوگوں کو پرے ہٹاؤں گا میں اپنے عصا کے ذریعے ماروں گا' یہاں تک کہ ان لوگوں کو پرے کردیا جائے گا' نبی اکرم ﷺ سے اس (حوض کوثر کی) چوڑائی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اس جگہ سے لے کے عمان تک (کے فاصلے جتنا چوڑا ہے) آپ ﷺ سے اس کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے' اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس میں دو پرنالے گرتے ہیں' جو دونوں جنت سے آتے ہیں' ان میں سے ایک سونے سے بنا ہوا ہے' اور دوسرا چاندی سے بنا ہوا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' انہوں نے اسے ابوسلام حبشی کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھے بلوایا' تو میں برید (یعنی محکمہ ڈاک کے گھوڑوں) پر سوار ہو کر آیا' جب میں ان کے پاس آیا' تو میں نے کہا: اے امیر المومنین! برید کی سواری نے مجھے مشقت کا شکار کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اے ابوسلام! میرا ارادہ تمہیں مشقت کا شکار کرنا نہیں تھا' البتہ مجھے یہ اطلاع ملی تھی کہ تم ایک حدیث بیان کرتے ہو' جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے اور حوض کوثر کے بارے میں ہے' تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں وہ حدیث براہ راست تم سے سنوں (ابوسلام کہتے ہیں:) تو میں نے بتایا:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''میرا حوض عدن سے لے کے عمان البلقاء (تک کے فاصلے جتنا) ہوگا' اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہوگا' شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے' جو شخص اس میں سے پی لے گا' اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی اور وہاں سب سے پہلے غریب مہاجرین آئیں گے' جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے' کپڑے میلے کچیلے ہوں گے' جنہوں نے صاحب حیثیت عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کی ہوگی' اور جن کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے ہوں گے''۔

تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: لیکن میں نے تو ایک صاحب حیثیت عورت فاطمہ بنت عبدالملک کے ساتھ شادی کی ہے' اور میرے لئے بند دروازے کھولے جاتے ہیں' تو اب یہ ضروری ہے کہ میں اپنا سر اس وقت تک نہ دھوؤں' جب تک وہ (یعنی میرے بال) بکھر نہیں جاتے' اور نہ ہی اپنے کپڑے تبدیل کروں' جو میں نے پہنے ہوئے ہیں' جب تک وہ میلے کچیلے نہیں ہو جاتے۔

عقر الحوض سے مراد اس کا کنارہ ہے۔

لفظ اذود الناس لاھل الیمن اس سے مراد یہ ہے کہ میں اہل یمن کے لیے لوگوں کو پرے اور دور کروں گا' تا کہ اہل یمن آجائیں۔

لفظ یرفض کا مطلب یہ ہے' وہ بہتا ہے' اور پانی چھڑکتا ہے۔

لفظ ''یغط فیہ میزابان'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس میں دو قسم کے پانی آکر گرتے ہیں' جن کی آواز ہوتی ہے' ایک قول کے مطابق

یہ ہے کہ اس میں سے پانی اچھل کر گرتا ہے جو یکے بعد دیگرے اور ہمیشہ گرتا رہتا ہے یہ لفظ "غت الشارب الماء" سے منقول ہے جب آدمی ایک گھونٹ کے بعد دوسرا گھونٹ پیتا چلا جائے۔

لفظ الشعث یہ اشعث کی جمع ہے یہ اس شخص کو کہتے ہیں جس نے کافی عرصے سے سر میں تیل نہ لگایا ہوا اسے دھویا نہ ہو اور بال سنوارے نہ ہوں۔

لفظ الدنس یہ دنس کی جمع ہے اس سے مراد میل کچیل ہے۔

5475 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي كَمَا بَيْن عدن وعمان ابرد من الثلج وَاحلى من الْعَسَل وَاطيب رِيحًا من الْمسك اكوابه مثل نُجُوْم السَّمَاء من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا اَوَّل النَّاس عَلَيْهِ ورودا صعاليك الْمُهَاجرين قَالَ قَائِل من هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشعثة رؤوسهم الشحبة وُجُوْهِهِمُ الدنسة ثِيَابهمْ لَا تفتح لَهُمُ السدد وَلَا ينكحون الْمُنَعَّمَاتِ الَّذِيْنَ يُعْطون كل الَّذِيْ عَلَيْهِم وَلَا يَاْخُذُوْنَ كل الَّذِيْ لَهُم - رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

قَوْلِهِ الشحبة وُجُوْهِهِمْ بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَكسر الْحَاء الْمُهْملَة بعْدهَا بَاء مُوَحدَة هُوَ من الشحوب وَهُوَ تغير الْوَجْه من جوع اَوْ هزال اَوْ تَعب

وَقَوله لَا تفتح لَهُمُ السدد اَي لَا تفتح لَهُمُ الْاَبْوَاب

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میرا حوض عدن اور عمان کے درمیانی فاصلے جتنا ہوگا (اس کا مشروب) برف سے زیادہ ٹھنڈا شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے جو شخص اس میں سے مشروب پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی وہاں آنے والے سب سے پہلے لوگ غریب مہاجرین ہوں گے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ کہ جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے جن کے چہرے تبدیل ہوئے ہوں گے جن کے کپڑے میلے ہوں گے ان کے لئے دروازے کھولے نہیں جاتے ہوں گے وہ صاحب حیثیت عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے ہوں گے جو ان پر فرض عائد ہوتا ہے وہ ان سے وصول کیا جائے گا اور جو ان کا حق ہے وہ اسے حاصل نہیں کر سکیں گے"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے

لفظ شحبہ لفظ شحوب سے ماخوذ ہے جس کا مطلب بھوک یا پریشانی یا تنگی کی وجہ سے چہرے کا تبدیل ہو جانا ہے۔

لفظ لاتفتح لھم السدد سے مراد یہ ہے کہ ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔

5476 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي كَمَا بَيْن عدن وعمان فِيْهِ اَكاويب عدد نُجُوْم السَّمَاء من شرب مِنْهُ لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا وَاِن من يرده عَلَيَّ من اُمتِي الشعثة رؤوسهم الدنسة ثِيَابهمْ لَا ينكحون الْمُنَعَّمَاتِ وَلَا يحضرُوْن السدد يَعْنِيْ اَبْوَاب السُّلْطَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن فِي المتابعات الْاَكاويب جمع كوب وَهُوَ كوب لَا عُرْوَة لَهُ وَقِيْلَ لَا

خرطوم لَهٗ فَاِذَا كَانَ لَهٗ خرطوم فَهُوَ اِبريق

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا حوض عدن اور عمان کے درمیانی فاصلے جتنا ہوگا' جس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں کوزے ہوں گے جو شخص اس میں سے پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا' اور میری امت میں سے وہاں میرے پاس آنے والے پہلے افراد وہ لوگ ہوں گے جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے کپڑے میلے کچیلے ہوں گے وہ صاحب حیثیت عورتوں سے نکاح نہیں کریں گے اور بند دروازوں پر نہیں گئے ہوں گے'' (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حاکم وقت کے دروازے ہیں۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' متابعات کے بارے میں اس کی سند حسن ہے۔

لفظ ''اکاویب'' یہ لفظ کوب کی جمع ہے یہ اس کو کہتے ہیں جس کا دستہ نہ ہو اور ایک قول کے مطابق اسے کہتے ہیں جس کی خرطوم (سونڈ) نہ ہو اگر اس کی خرطوم ہو تو اسے ''ابریق'' کہتے ہیں۔

5477 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ جنبتي حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صنعاء وَالْمَدِيْنَة -وَفِيْ رِوَايَةٍ: مثل مَا بَيْنَ الْمَدِيْنَة وعمان -وَفِيْ رِوَايَةٍ: ترى فِيهِ اَبَارِيْق الذَّهَب وَالْفِضَّة كعدد نُجُوْم السَّمَاء -زَاد فِيْ رِوَايَةٍ :اَوْ اَكثر من عدد نُجُوْم السَّمَاء -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے''۔

ایک روایت میں الفاظ ہیں: ''تم اس کے پاس آسمان کے ستاروں کی تعداد میں سونے اور چاندی کے برتن پاؤ گے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ تعداد میں پاؤ گے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5478 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيْتُ الْكَوْثَر فَضربت بِيَدِي فَاِذَا هِيَ مسكة ذفرة وَاِذَا حصباؤها اللُّؤْلُؤ وَاِذَا حافتاه اَظُنهُ قَالَ قباب تَجْرِي على الْاَرْض جَرْيا لَيْسَ بمشقوق

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاِسْنَاده حسن فِي المتابعات وَيَاْتِي اَحَادِيْث الْكَوْثَر فِيْ صِفَات الْجنَّة اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے حوض کوثر عطا کیا گیا' میں نے اس میں ہاتھ ڈالا' وہ مشک اذفر کی طرح خوشبودار تھا' اس کی کنکریاں موتیوں کی تھیں اور اس کے دونوں کناروں پر خیمے لگے ہوئے تھے' وہ ایسی زمین پر بہتا تھا جو گڑھے والی نہیں تھی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند متابعات کے بارے میں حسن ہے' جنت سے متعلق باب میں حوض کوثر کے بارے میں احادیث آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

5479 - وَعَنْ عتبة بن عبد السلمي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ اعرابي اِلٰى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حوضك الَّذِىْ تحدث عَنْهُ فَقَالَ هُوَ كَمَا بَيْن صنعاء اِلٰى بصرى ثُمّ يمدني الله فِيْهِ بكراع لا يدري بشر مِمَّن خلق اى طرفيه قَالَ فكبر عمر رضوان الله عَلَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما الْحَوض فيزدحم عَلَيْهِ فقراء الْمُهَاجِرين الَّذِيْنَ يقتلون فِيْ سَبِيْل الله ويموتون فِيْ سَبِيْل الله وَاَرْجُو اَن يوردني الله الكراع فاشرب مِنْهُ- رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

الكراع بِضَم الْكَاف هُوَ الْاَنف الممدد من الْحرَّة استعير هُنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اس نے دریافت کیا: وہ حوض کیا ہے؟ جس کے بارے میں آپ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اتنا بڑا ہے' جتنا صنعاء اور بصریٰ کے درمیان فاصلہ ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے' اس کو میرے لیے ایک کراع بڑھا دیا' تو اب کوئی شخص یہ نہیں جان سکتا کہ اس کی تخلیق کیسے ہوئی؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی اس کے دونوں کناروں کے بارے میں نہیں جان سکتا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک حوض کا معاملہ ہے' تو اس پر غریب مہاجرین کا ہجوم ہوگا' جو اللہ کی راہ میں شہید ہوں گے' جو اللہ کی راہ میں مرجائیں گے' مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس پر وارد کرے گا' اور میں سے پیوں گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''الکراع'' اس سے مراد وہ ناک ہے' جو گرمی کی وجہ سے پھیل گئی ہو' یہاں اس لفظ کو استعارہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5480 - وَعَنْ اَبِيْ بَرزَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْن ناحيتي حَوْضِي كَمَا بَيْن ايلة اِلٰى صنعاء مسيرَة شهر عرضه كطوله فِيْهِ مرزابان ينبعثان من الْجنَّة من ورق وَذهب اَبيض من اللَّبن وأبرد من الثَّلج فِيْهِ اَبَارِيق عدد نُجُوْم السَّمَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من رِوَايَة اَبِيْ الْوَازِع واسمه جَابر بن عَمْرو عَنْ اَبِيْ بَرزَة وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀❀ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا' جتنا ایلہ سے لے کر صنعاء تک کا فاصلہ ہے' جو ایک مہینے کی مسافت ہے' اور اس حوض کی چوڑائی بھی اس کی لمبائی جتنی ہوگی' اس میں دو پرنالے گرتے ہوں گے' جو جنت سے آ رہے ہوں گے اور چاندی اور سونے سے بنے ہوئے ہوں گے' (اس کا مشروب) دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوگا' اور اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں برتن ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' جو ابووازع کے حوالے سے منقول ہے' اس راوی کا نام جابر بن عمرو ہے' اس کے حوالے سے یہ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' روایت کے الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں۔

5481 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنّ لى حوضا مَا بَيْنَ الْكَعْبَة وَبَيت الْمُقَدّس اَبيض مثل اللَّبن آنيته كعدد النُّجُوم وَاِنِّى لَاَكْثَر الْاَنْبِيَاء تبعا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْث زَكَرِيَّا عَن عَطِيَّة وَهُوَ الْعَوْفِىّ عَنهُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا خانہ کعبہ اور بیت المقدس کے درمیان کا فاصلہ ہے (اس کا مشروب) دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں اور قیامت کے دن تمام انبیاء کرام میں سے میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے زکریا کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے یہ راوی عطیہ عوفی ہے۔

5482 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنا قَائِم على الْحَوْض اِذا زمرة حَتّٰى اِذا عرفتهم خرج رجل من بيني وَبينهمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اِلَى اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّار وَاللّٰه فَقُلْتُ مَا شَاْنهمْ فَقَالَ اِنَّهُم ارْتَدُّوا على أدبارهم الْقَهْقَرى ثُمَّ اِذا زمرة اُخْرى حَتّٰى اِذا عرفتهم خرج رجل من بيني وَبينهمْ فَقَالَ لَهُمْ هَلُمَّ قلت اِلَى اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّار وَاللّٰه قلت مَا شَاْنهمْ قَالَ اِنَّهُم ارْتَدُّوا على أدبارهم فَلَا اَرَاهُ يخلص مِنْهُم اِلَّا مثل همل النعم - رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے حوض پر کھڑا ہوا ہوں گا' اسی دوران ایک گروہ آئے گا' یہاں تک کہ میں انہیں پہچان لوں گا' تو میرے اور ان کے درمیان میں ایک فرد سامنے آئے گا' وہ (ان لوگوں سے) کہے گا: چلو! میں کہوں گا: کہاں؟ (یعنی تم انہیں کہاں جانے کا کہہ رہے ہو؟) وہ کہے گا: جہنم کی طرف' اللہ کی قسم میں کہوں گا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو وہ بتائے گا: یہ لوگ الٹے قدم پیٹھ کے بل پھر گئے تھے' پھر ایک اور گروہ آئے گا' جب میں انہیں پہچان لوں گا' تو ایک شخص نکل کر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ بن جائے گا' اور وہ ان لوگوں سے کہے گا: چلو! میں کہوں گا: کہاں؟ وہ جواب دے گا: جہنم کی طرف' اللہ کی قسم! میں کہوں گا ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ وہ بتائے گا: یہ لوگ پیٹھ کے بل پھر گئے تھے' اس کے بارے میں میری یہ رائے ہوگی کہ وہ ان کو نہیں چھوڑے گا' مگر اس طرح جیسے گمشدہ اونٹ ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5483 - وَلِمُسْلِم قَالَ ترد عَلَىَّ اُمتِي الْحَوْض وَاَنا أذود النَّاس عَنهُ كَمَا يذود الرجل اِبل الرجل عَن اِبله قَالُوْا يَا نَبِىَّ اللّٰهِ تعرفنا قَالَ نَعَمْ لكم سِيمَا لَيست لاحد غَيْركُم تردون عَلَىَّ غرا محجلين من آثَار الْوضُوء وليصدن عني طَائِفَة مِنْكُمْ فَلَا يصلونَ فَاَقُوْل يَا رب هَؤُلَاءِ من اَصْحَابِى فيجيبني ملك فَيَقُوْلُ وَهل تَدْرِى مَا اَحْدَثُوا بعْدك

همل النعم ضوالها وَمَعْنَاهُ اَن النَّاجِى قَلِيل كضالة النعم بِالنِّسْبَةِ اِلَى جُمْلَتهَا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میری امت میرے حوض پر میرے پاس آئے گی اور میں کچھ لوگوں کو اس سے پرے کروں گا' جس طرح کوئی شخص اپنے اونٹوں میں سے اجنبی اونٹ کو پرے کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تمہاری مخصوص نشانی ہوگی' جو تمہارے علاوہ کسی اور کی نہیں ہوگی' جب تم لوگ آؤ گے تو تمہارے وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے' پھر تم میں سے ایک گروہ کو مجھ سے دور کیا جائے گا' وہ پہنچ نہیں سکیں گے' تو میں دریافت کروں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھیوں میں سے ہیں' تو فرشتہ مجھے جواب دے گا: کیا آپ انہیں جانتے ہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا تھا؟
لفظ ''ہمل النعم'' سے مراد گمشدہ اونٹ ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ نجات پانے والے لوگ تھوڑے ہوں گے' جس طرح گمشدہ جانور ہوتا ہے۔

5484 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ بَيْنَ ظهراني اَصْحَابه اِنِّيْ على الْحَوْض أنظر من يرد عَليّ مِنْكُمْ فوَاللّٰهِ ليقتطعن دوني رجال فلأقولن اَي رب من امتِي فَيَقُوْلُ اِنَّك لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بعْدك مَا زَالُوْا يرجعُوْنَ على اَعْقَابهم
رَوَاهُ مُسْلِم وَالْاَحَادِيْث فِيْ هٰذَا الْمَعْنى كَثِيْرَة

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے اصحاب کے درمیان یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں اپنے حوض پر موجود ہوں گا' اور اس بات کا جائزہ لوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے؟ اللہ کی قسم! کچھ لوگوں کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا' تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میری امت کے افراد ہیں' تو پروردگار فرمائے گا: تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کام کیا تھا؟ یہ مسلسل ایڑیوں کے بل پلٹتے رہے تھے۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اس مفہوم کی احادیث بہت سی ہیں۔

5485 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذكرت النَّار فَبَكَيْت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يبكيك قلت ذكرت النَّار فَبَكَيْت فَهَلْ تذكرُوْنَ اَهْليكم يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ اما فِيْ ثَلَاثَة مَوَاطِن فَلَا يذكر اَحَدٌ اَحَدًا عِنْد الْمِيزَان حَتّٰى يعلم أيخف مِيزَانه أم يثقل وَعند تطاير الصُّحُف حَتّٰى يعلم اَيْنَ يَقع كِتَابه فِيْ يَمِينه ام فِيْ شِمَاله ام وَرَاء ظَهره وَعند الصِّرَاط اِذا وضع بَيْنَ ظَهْري جَهَنَّم حَتّٰى يجوز
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَة الْحسن عَن عَائِشَة وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ وَعند الصِّرَاط اِذا وضع بَيْنَ ظَهْري جَهَنَّم حافتاه كلاليب كَثِيْرَة وحسك كَثِيْرَة يحبس اللّٰه بهَا من يَشَاء من خلقه حَتّٰى يعلم أينجو أم لَا الحَدِيْث وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا لَوْلَا اِرْسَال فِيْهِ بَيْنَ الْحسن وَعَائِشَة

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے جہنم کا خیال آیا تو میں رونے لگی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: مجھے جہنم کا خیال آیا تو میں رونے لگی' کیا آپ قیامت کے دن اپنی اہلیہ کو یاد رکھیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تین مواقع کا تعلق ہے' تو وہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا' میزان کے قریب' جب تک یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ اس کا پلڑا ہلکا ہے یا وزنی ہے؟ صحیفے کھولے جانے کے وقت جب تک یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ اس کا صحیفہ دائیں ہاتھ میں آتا ہے یا بائیں ہاتھ میں آتا ہے یا پشت کے پیچھے جاتا ہے؟ اور پل صراط کے قریب کہ جب اسے جہنم کے اوپر رکھا جائے

گا' جب تک آدمی اسے پار نہیں کرلے گا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے حسن بصری کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"پل صراط کے قریب کہ جب اسے جہنم کے اوپر رکھا جائے گا' اس کے دونوں کناروں پر بہت سے آنکڑے ہوں گے اور بہت سے کانٹے ہوں گے' اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے گا' اسے وہاں روک لے گا' جب تک اس (شخص کو) یہ پتہ نہیں چل جاتا ہے کہ وہ نجات پالیتا ہے یا نہیں"......الحدیث۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اگر اس میں حسن بصری اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ارسال نہ ہو۔

5486 - وَعَنْ انَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يشفع لي يَوْمِ الْقِيَامَة فَقَالَ اَنا فَاعل اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى قلت فَاَيْنَ اطلبك قَالَ اَوَّل مَا تطلبني على الصِّرَاط قلت فَإِن لم القك على الصِّرَاط قَالَ فاطلبني عِنْد الْمِيزَان قلت فَإِن لم القك عِنْد الْمِيزَان قَالَ فاطلبني عِنْد الْحَوْض فَإِنِّي لَا اخطىء هٰذِهِ الثَّلَاثَة مَوَاطِن

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْبَيْهَقِيّ فِي الْبَعْث وَغَيْرِه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی: آپ قیامت کے دن میری شفاعت کیجیے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا' تو میں ایسا کروں گا' میں نے دریافت کیا: میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب سے پہلے مجھے پل صراط کے پاس تلاش کرنا' میں نے عرض کی: اگر پل صراط پر میری آپ سے ملاقات نہ ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا' میں نے عرض کی: اگر میزان کے پاس میری آپ سے ملاقات نہ ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا' کیونکہ میں ان تین مقامات میں سے کسی ایک جگہ ضرور مل جاؤں گا"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام بیہقی نے کتاب البعث اور دیگر مقامات پر نقل کیا ہے۔

5487 - وَرُوِيَ عَنْ انَسٍ يرفعهُ قَالَ ملك مُوكل بالميزان فَيُؤتى بِابْن آدم فَيُوقف بَيْن كفتي الْمِيزَان فَإِن ثقل مِيزَانه نَادَى ملك بِصَوْت يسمع الْخَلَائق سعد فلَان سَعَادَة لَا يشقى بعْدهَا ابَدًا وَإِن خف مِيزَانه نَادَى ملك بِصَوْت يسمع الْخَلَائق شقي فلَان شقاوة لَا يسْعد بعْدهَا ابَدًا-رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "مرفوع" حدیث منقول ہے:

"ایک فرشتے کو میزان پر مقرر کیا جائے گا' انسان کو لایا جائے گا' اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان میزان رکھا جائے گا' اگر اس کا پلڑا بھاری ہوگا' تو فرشتہ بلند آواز میں پکار کر کہے گا' جسے ساری مخلوق سنے گی کہ فلاں شخص اس طرح سے کامیاب ہوگیا ہے کہ اس کے بعد کبھی بھی وہ بدنصیب نہیں ہوگا' اور اگر اس کا میزان کا پلڑا ہلکا ہوا' تو فرشتہ بلند آواز میں پکار کر کہے گا' جسے ساری مخلوق سنے گی کہ فلاں شخص اس طرح سے بدنصیب ہوا ہے کہ اس کے بعد اب کبھی بھی سعادت مند نہیں ہوگا"۔

یہ روایت امام بزار اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5488 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يوضع الْمِيزَان يَوْم الْقِيَامَة فَلَو درى فِيهِ السَّمَوَات وَالْاَرْض لوسعت فَتَقُولُ الْمَلَائِكَة يَا رب لمن يزن هٰذَا فَيَقُولُ اللّٰه لمن شِئْت من خلقي فَيَقُولُوْنَ سُبْحَانَكَ مَا عبدناك حق عبادتك - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن میزان رکھا جائے گا' اگر اس میں تمام آسمان اور زمین رکھ دیے جائیں' تو وہ بھی اس میں پورے آ جائیں فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو اس کے ذریعے کس کا وزن کرے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا' تو فرشتے عرض کریں گے: تو ہر عیب سے پاک ہے' ہم نے تیری اس طرح عبادت نہیں کی' جو تیری عبادت کرنے کا حق تھا''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5489 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يوضع الصِّرَاط على سَوَاء جَهَنَّم مثل حد السَّيْف المرهف مدحضة مزلة عَلَيْهِ كلاليب من نَار يخطف بهَا فممسك يهوى فِيهَا ومصروع وَمِنْهُم من يمر كالبرق فَلَا ينشب ذٰلِكَ اَن ينجو ثُمَّ كَالرِّيحِ فَلَا ينشب ذٰلِكَ اَن ينجو ثُمَّ كجرى الْفرس ثُمَّ كرمل الرجل ثُمَّ كمشي الرجل ثُمَّ يكون آخرهم اِنْسَانا رجل قد لوحته النَّار وَلَقي فِيهَا شرا حَتّٰى يدْخلهُ اللّٰه الْجنَّة بِفضل رَحمته فَيُقَالُ لَهُ تمن وسل فَيَقُولُ اى رب اتهزا مني وَاَنت رب الْعِزَّة فَيُقَالُ لَهُ تمن وسل حَتّٰى اِذا انْقَطَعت بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ لَك مَا سَاَلت وَمثله مَعَه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِي بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَيْسَ فِي اُصَلِي رَفعه وَتقدم بِمَعْنَاهُ فِي حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَة الطَّوِيل

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہنم کے عین اوپر پل صراط رکھا جائے گا' جو تیز دھار والی تلوار کی مانند ہوگا' اور پھسلنے والا ہوگا' اس پر آگ سے بنے ہوئے آنکڑے ہوں گے' جو آدمی کو اُچک لیں گے' تو تھامنے والا شخص اس میں گر جائے گا' اور کچھ لوگ دھیسے گریں گے' ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے' جو اس پر سے برق کی مانند گزر جائیں گے' انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی کہ وہ نجات پائیں (یعنی انہیں نجات حاصل کرنے میں مشکل پیش نہیں آئے گی) پھر کچھ لوگ ہوا کی مانند گزریں گے' انہیں بھی گزرنے میں کوئی الجھن نہیں ہوگی' پھر کچھ گھوڑے کے دوڑنے کی مانند گزریں گے اور کچھ آدمی کے دوڑنے کی مانند گزریں گے' کچھ آدمی کے چلنے کی مانند گزریں گے' ان میں سے جو آخری فرد ہوگا' وہ ایسا ہوگا کہ جسے آگ چھو رہی ہوگی' اور وہ اس میں بری صورت حال کا سامنا کرے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل کے ذریعے اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو اور مانگو! تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! کیا تو میرا مذاق اڑاتا ہے؟ جبکہ تو رب العزت ہے' تو اس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو اور مانگو! یہاں تک کہ جب اس کی ساری خواہشات ختم ہو جائیں گی تو پروردگار فرمائے گا: تم نے جو مانگا ہے' وہ تمہیں ملا اور اس کی مانند مزید ملا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' میری اصل میں یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے'

اور اسی مفہوم کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک طویل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

5490 - وَعَن ام مُبشر الْأَنْصَارِيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعت رَسُول اللّٰه صلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسلم يَقُول عِنْد حَفْصَة لَا يدْخل النَّار إِن شَاءَ اللّٰه من أهل الشَّجَرَة أحد الَّذين بَايعُوا تحتهَا قَالَت بلَى يَا رَسُول اللّٰه فانتهرها فَقَالَت حَفْصَة وَإِن مِنْكُم إِلَّا واردها (مريم) فَقَالَ النَّبِي صلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسلم قد قَالَ اللّٰه تَعَالَى ثمَّ ننجي الَّذين اتَّقوا ونذر الظَّالِمين فِيهَا جثيا (مريم) - رَوَاهُ مُسلم وَابْن مَاجَه

سیدہ ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا' تو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی ہاں! یارسول اللہ! (یعنی انہیں جہنم پر وارد ہونا چاہیے) نبی اکرم ﷺ نے انہیں ڈانٹا' تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ''تم میں سے ہر ایک اُس پر وارد ہوگا''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

''پھر ہم ان لوگوں کو نجات عطا کردیں گے' جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ہم ظالموں کو گھٹنوں کے بل اس میں چھوڑ دیں گے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5491 - وَعَن أبي سميَّة قَالَ اختلفنا فِي الْوُرُود فَقَالَ بَعْضنَا لَا يدخلهَا مُؤمن وَقَالَ بَعْضنَا يدخلونها جَمِيعًا ثمَّ ينجي اللّٰه الَّذين اتَّقوا فلقيت جَابر بن عبد اللّٰه فَقُلْنَا إِنَّا اختلفنا هَهُنَا فِي الْوُرُود فَقَالَ ترِدونها جَمِيعًا فَقلت لَهُ إِنَّا اختلفنا فِي ذَلِك فَقَالَ بَعْضنَا لَا يدخلهَا مُؤمن وَقَالَ بَعْضنَا يدخلونها جَمِيعًا فَأَهوى بِأُصْبُعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ وَقَالَ صمتا إِن لم أكن سَمِعت رَسُول اللّٰه صلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسلم يَقُول الْوُرُود الدُّخُول لَا يبْقى بر وَلَا فَاجر إِلَّا دَخلهَا فَتكون على الْمُؤمنِينَ بردا وَسلَامًا كَمَا كَانَت على إِبْرَاهِيم حَتَّى إِن للنار أَو قَالَ لِجَهَنَّم ضجيجًا من بردهم ثمَّ ينجي اللّٰه الَّذين اتَّقوا ويذر الظَّالِمين

رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَاد حسنه

ابوسمیہ بیان کرتے ہیں: (جہنم پر) وارد ہونے کی کیفیت کے بارے میں ہمارے درمیان اختلاف ہوگیا' ہم میں سے بعض کا یہ کہنا تھا: کوئی بھی مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا' اور بعض کا یہ کہنا تھا: تمام اہل ایمان اس میں داخل ہوں گے اور پھر اللہ تعالیٰ پرہیزگار لوگوں کو اس سے نجات عطا کردے گا' میری ملاقات حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہوئی' تو ہم نے کہا ہمارے درمیان (جہنم پر) ''وارد ہونے'' کے بارے میں اختلاف ہوگیا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سب لوگ اس پر وارد ہوگے' میں نے ان سے کہا: ہمارے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوا ہے' بعض کا یہ کہنا ہے کہ مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا' اور بعض کا یہ کہنا ہے: تمام اہل ایمان اس میں داخل ہوں گے' انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں کی طرف بڑھائیں اور بولے یہ دونوں (کان) بہرے ہوجائیں' اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہو:

''ورود'' سے مراد داخل ہونا ہے' ہر نیک اور گناہ گار شخص اس میں ضرور داخل ہوگا' لیکن وہ جہنم اہل ایمان کے لئے ٹھنڈی

اور سلامتی والی ہو جائے گی جس طرح آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہوگئی تھی یہاں تک کہ جہنم کی ٹھنڈک کی وجہ سے اس کی آواز پیدا ہوگی اور پھر اللہ تعالیٰ پرہیزگار لوگوں کو نجات عطا کردے گا اور ظالموں کو (جہنم) میں رہنے دے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں امام بیہقی نے اسے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جسے انہوں نے حسن قرار دیا ہے۔

5492 - وَعَنْ قيس هُوَ ابْن اَبِیْ حَازِم قَالَ كَانَ عبد الله بن رَوَاحَة وَاضِعا رَأسه فِیْ حجر امْرَاَته فَبَكت امْرَاَته فَقَالَ مَا يبكيك قَالَت رَاَيتك تبْكِی فَبَكَيْت قَالَ اِنِّیْ ذكرت قَول الله تَعَالٰی وَاِن مِنكُم اِلَّا واردها (مريم) وَلَا اَدْرِی اَنجو مِنْهَا اَم لَا- رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا كَذَا قَالَ

❀❀ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے جنہوں نے اپنا سر اپنی بیوی کی گود میں رکھا ہوا تھا' وہ خاتون رونے لگی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیوں رورہی ہو؟ اس خاتون نے کہا: میں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا ہے' اس لئے مجھے بھی رونا آگیا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد آگیا:

''تم میں سے ہر ایک اُس پر وارد ہوگا''۔

مجھے نہیں معلوم کہ میں اس سے نجات پالوں گا یا نہیں؟

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

5493 - وَعَنْ حُذَيْفَة وَاَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجمع الله النَّاس فَذكرا الحَدِيْث اِلٰی اَن قَالَا فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ وَيُؤْذن لَهُ وَترسل مَعَه الْاَمَانَة وَالرحم فيقومان جنبتي الصِّرَاط يَمِينا وَشمالًا فيمر اَوَّلكُم كالبرق قَالَ قُلْتُ بِاَبِیْ اَنْت وَاُمِّی اَی شَیْء كمر الْبَرْق قَالَ اَلَم تروا اِلَی الْبَرْق كَيفَ يمر وَيرجع فِیْ طرفَة عين ثُمَّ كمر الرّيح ثُمَّ كمر الطير وَشد الرِّجَال تجْرِی بهم اَعْمَالهم وَنَبِيكُم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِم على الصِّرَاط يَقُوْلُ رب سلم سلم حَتّٰى تعجز اَعمال الْعباد حَتّٰى يَجِیْء الرجل فَلَا يَسْتَطِيْع السّير اِلَّا زحفا قَالَ وَفِیْ حافتي الصِّرَاط كلاليب معلقَة مامورة تَاْخُذ مِنْ اُمرت بِهِ فمخدوش نَاجٍ ومكدوش فِی النَّار وَالَّذِیْ نفس اَبِیْ هُرَيْرَة بِيَدِهِ اِن قَعْر جَهَنَّم لسبعين خَرِيْفًا .

رَوَاهُ مُسْلِم وَيَاْتِیْ بِتَمَامِهِ فِی الشَّفَاعَة اِنْ شَاءَ اللّٰه وَتقدم حَدِيْث ابْن مَسْعُوْد فِی الْحَشْر وَفِيْهِ وَالصِّرَاط كَحَد السَّيْف دحض مزلة قَالَ فيمرُّوْنَ على قدر نورهم فَمِنْهُم من يمر كانقضاض الْكَوْكَب وَمِنْهُم من يمر كالطرف وَمِنْهُم من يمر كَالرِّيحِ وَمِنْهُم من يمر كشد الرجل ويرمل رملا فيمرُّوْنَ على قدر اَعْمَالهم حَتّٰى يمر الَّذِیْ نوره على اِبْهَام قَدَمَيْهِ تخر يَد وَتعلق يَد وتخر رجل وَتعلق رجل فتصيب جوانبه النَّار

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَالحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وروى الحَاكِم اَيْضًا بِاِسْنَادٍ ذكر اَنَّه عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ عَنْ المسيب قَالَ سَاَلْت مرة عَنْ قَوْلِه تَعَالٰى وَاِن مِّنكُمْ اِلَّا واردها فَحدثنى اَن ابْن مَسْعُوْد حَدثهمْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يرد النَّاس ثُمَّ يصدرُوْنَ عَنْهَا باعمالهم وَاَوَّلهم كلمح الْبَرْق ثُمَّ كلمح الرّيح ثُمَّ كحضر الْفرس ثُمَّ كالراكب فِيْ رَحْله ثُمَّ كشد الرجل ثُمَّ كمشيه

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا ..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے' وہ اُٹھیں گے' انہیں اجازت دی جائے گی' ان کے ساتھ امانت اور رشتے داری کو بھیجا جائے گا' وہ دونوں (یعنی امانت اور رشتہ داری) پل صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے' تو وہاں سے گزرنے والے پہلے لوگ برق کی مانند رفتار کے ساتھ (گزر جائیں گے) راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' کون سی چیز ہے' جو برق کی مانند گزر سکتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے بجلی کو نہیں دیکھا ہے کہ وہ کیسے گزرتی ہے' اور کیسے پلک جھپکنے میں واپس آجاتی ہے؟ پھر کچھ لوگ ہوا گزرنے کی مانند گزریں گے' پھر کچھ لوگ پرندے کے گزرنے کی مانند گزریں گے' اور لوگ اپنے اعمال کے حساب سے اس پر سے گزریں گے' جبکہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط کے پاس کھڑے ہوئے ہوں گے اور یہ کہہ رہے ہوں گے: اے میرے پروردگار! سلامت رکھنا' سلامت رکھنا' یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے' یہاں تک کہ ایک شخص آئے گا' جو چل نہیں سکتا ہوگا' صرف گھسٹ کر جا سکتا ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پل صراط کے دونوں کناروں پر آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے' جو حکم کے پابند ہوں گے' جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا' وہ اسے پکڑ لیں گے تو زخمی ہونے والا نجات پالے گا' اور جس کو کھینچا جائے گا وہ جہنم میں جائے گا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے' جہنم کی گہرائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت آگے چل کر شفاعت سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جو حشر کے بارے میں ہے' اور اس میں یہ مذکور ہے ''پل صراط تلوار کی دھار کی طرح تیز ہوگا' اور اس پر پاؤں پھسلیں گے' وہ بیان کرتے ہیں: لوگ اپنے نور کے حساب سے اس پر سے گزریں گے' کچھ لوگ اس پر سے یوں گزر جائیں گے جس طرح سے ستارہ ٹوٹتا ہے' کچھ لوگ یوں گزریں گے جس طرح ہوا گزرتی ہے' کچھ لوگ یوں گزریں گے جس طرح آدمی دوڑتا ہوا گزرتا ہے' لوگ اس پر سے اپنے اعمال کے حساب سے گزریں گے' یہاں تک کہ وہ شخص بھی اس پر سے گزرے گا' جس کا نور اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر ہوگا' وہ ایک ہاتھ کے ذریعے گرے گا' اور ایک ہاتھ کے ذریعے لٹکے گا' ایک پاؤں کے ذریعے لٹکے گا' اور ایک پاؤں کے ذریعے گرے گا' اس کے اطراف کو آگ چھو رہی ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جس کے بارے میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے' یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے' یہ روایت مسیب سے منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے مرہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''تم میں سے ہر ایک اُس پر وارد ہوگا''۔

تو مرہ نے مجھے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بیان کی تھی: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگ اس پر آئیں گے اور پھر اپنے اعمال کے حساب سے اس پر سے گزر جائیں گے' سب سے پہلے لوگ بجلی چمکنے کی طرح (اس پر سے گزریں گے) پھر ہوا چلنے کی طرح پھر گھوڑے کے دوڑنے کی طرح' پھر آدمی کے اپنے سواری پر سوار ہونے کی طرح پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح' پھر آدمی کے چلنے کی طرح (تیزی سے گزریں گے)''۔

5494 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّرَاط على جَهَنَّم مثل حرف السَّيْف بجنبتيه الكلاليب والحسك فيركبه النَّاس فيختطفون وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ وَاِنَّهُ ليؤخذ بالكلوب الْوَاحِد اكثر من ربيعَة وَمُضر

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُرْسلا وموقوفا على عبيد بن عُمَيْر اَيْضا

❀❀ عبید بن عمیر' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم پر پل صراط رکھا جائے گا' جو تلوار کی دھار کی طرح ہوگا' اس کے دونوں طرف آنکڑے اور کانٹے ہوں گے' جب لوگ اس پر سے گزریں گے' تو وہ آنکڑے انہیں اچک لیں گے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' ان میں سے ایک آنکڑے کے ذریعے ربیعہ اور مضر قبیلوں کے افراد سے زیادہ تعداد میں لوگوں کو پکڑا جاسکتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور عبید بن عمیر سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

5495 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلقى رجل اَبَاهُ يَوْم الْقِيَامَة فَيَقُوْلُ يَا اَبَت اَي ابْن كنت لَك فَيَقُوْلُ خير ابْن فَيَقُوْلُ هَلْ اَنْت مطيعي الْيَوْم فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ خُذ بازرتي فَيَاْخُذ بازرته ثُمَّ ينْطَلق حَتّٰى يَاْتِي اللّٰه تَعَالٰى وَهُوَ يعرض بَيْنَ الْخلق فَيَقُوْلُ يَا عَبدِي ادخل من اَي اَبْوَاب الْجَنَّة شِئْت فَيَقُوْلُ اَي رب وَاَبِيْ معي فَاِنَّك وَعَدتنِي اَن لَا تخزيني قَالَ فيمسخ اللّٰه اَبَاهُ ضبعا فَيهْوِي فِي النَّار فَيَاْخُذ بِاَنْفِهٖ فَيَقُوْلُ اللّٰه يَا عَبدِي اَبوك هُوَ فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيّ اِلَّا اَنه قَالَ يلقى اِبْرَاهِيْم اَبَاهُ آزر فَذكر الْقِصَّة بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ سے ملے گا' اور دریافت کرے گا: اے ابا جان! میں آپ کا کیسا بیٹا تھا؟ تو وہ جواب دے گا: بہترین بیٹے تھے' بیٹا کہے گا: کیا آپ میری بات مانیں گے؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں! بیٹا کہے گا: آپ میرے بازو کو پکڑ لیں پھر وہ اس کے بازو کو پکڑ لے گا' پھر وہ جائے گا' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جائے گا' جبکہ وہ مخلوق کے درمیان میں سے گزرے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! تم جنت کے جس بھی دروازے میں سے چاہو' اندر داخل ہو جاؤ' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرے ساتھ میرے والد بھی جائیں گے' کیونکہ تو نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ تو مجھے رسوا نہیں کرے گا' نبی

اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اس کے باپ کو گوہ کی شکل میں تبدیل کر دے گا' اور وہ جہنم میں گرنے لگے گا' تو وہ اس کی ناک کے ذریعے اسے پکڑ لے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! تمہارا باپ گرنے لگا ہے' تو بندہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت صحیح بخاری میں بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد آزر کے ساتھ ملاقات ہوگی"......اس کے بعد راوی نے حسب سابق پورا واقعہ نقل کیا ہے۔

فصل فِی الشَّفَاعَۃِ وَغَیْرِھَا

فصل: شفاعت اور دیگر امور کا بیان

قَالَ الْحَافِظ کَانَ الْاَوْلٰی اَنْ یقدم ذکر الشَّفَاعَۃ علی ذکر الصِّرَاط لِاَن وضع الصِّرَاط مُتَاَخر عَن الْاِذْن فِی الشَّفَاعَۃ الْعَامَّۃ من حَیْثُ ھِیَ وَلٰکِن ھٰکَذَا اتّفق الْاِمْلَاء وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَان

حافظ بیان کرتے ہیں: زیادہ مناسب یہ ہے کہ پل صراط کے تذکرے سے پہلے شفاعت کو ذکر کیا جاتا کیونکہ عمومی شفاعت کی اجازت ملنے کے بعد پل صراط کو رکھا جائے گا' لیکن املاء میں اتفاق اس طرح ہو گیا کہ (اس کا ذکر پہلے ہو گیا) باقی اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔

5496 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کل نَبِی سَاَلَ سؤالا اَوْ قَالَ لکل نَبِی دَعْوَۃ قد دَعَاھَا لأمتہ وَاِنِّی اختبأت دَعْوَتِی شَفَاعَۃ لأمتی -رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسلم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر نبی کے لئے ایک مخصوص سوال تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہر نبی کے لئے ایک مخصوص دعا تھی' جو اس نے اپنی امت کے لیے کر دی' اور میں نے اپنی مخصوص دعا' اپنی امت کی شفاعت کے لئے سنبھال کر رکھ دی ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5497 - وَعَن أم حَبِیبَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا عَنْ رَسُوْل اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنہ قَالَ أریت مَا تلقی أمتِی من بعدِی وَسَفک بَعْضُھُمْ دِمَاء بعض فأحزننی وَسبق ذٰلِکَ من اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کَمَا سبق فِی الْاُمَم قبلھم فَسَاَلتہ اَن یولینی فیھم شَفَاعَۃ یَوْم الْقِیَامَۃ فَفعل

5496-صحیح البخاری - کتاب الدعوات' باب: لکل نبی دعوۃ مستجابۃ - حدیث:5955صحیح مسلم - کتاب الإیمان' باب اختباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ الشفاعۃ لأمتہ - حدیث:325مستخرج أبی عوانۃ - کتاب الإیمان' بیان أنہ لا یدخل الجنۃ إلا نفس مسلمۃ - حدیث:198صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر البیان بأن کل نبی من الأنبیاء کانت لہ دعوۃ مستجابۃ - حدیث:6287السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الشہادات' جماع أبواب من تجوز شہادتہ ومن لا تجوز من الأحرار - حدیث:19325مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ - حدیث:12159مسند أبی یعلی الموصلی - قتادۃ' حدیث:2774

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي الْبَعْث وَصحح إِسْنَاده

سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''مجھے یہ بات بتائی گئی کہ میرے بعد میری امت کس طرح کی صورت حال کا سامنا کرے گی اور کس طرح ایک دوسرے کا خون بہائے گی تو اس بات نے مجھے غمگین کر دیا' اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں پہلے سے ایک چیز طے کی ہے' جس طرح ان سے پہلے کی امتوں میں ایک چیز طے کی تھی' میں نے اس سے درخواست کی: کہ وہ قیامت کے دن' مجھے ان کی شفاعت کی اجازت دے تو پروردگار نے ایسا کر دیا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب البعث میں نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

5498 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَام غَزْوَة تَبُوك قَامَ من اللَّيْل يُصَلِّي فَاجْتمع رجال من اَصْحَابه يحرسونه حَتّٰى إِذا صلى وَانْصَرف إِلَيْهِم فَقَالَ لَهُمْ لقد اُعْطِيت اللَّيْلَة خمْسا مَا أعطيهن اَحَد قبلي اما اَنا فَاُرْسلت إِلَى النَّاس كلهم عَامَّة وَكَانَ من قبلي إِنَّمَا يُرْسل إِلَى قومه ونصرت على الْعَدو بِالرُّعْبِ وَلَوْ كَانَ بيني وَبَيْنه مسيرَة شهر لملىء مِنْهُ وَاُحلت لي الْغَنَائِم آكلهَا وَكَانَ من قبلي يعظمون اكلهَا وَكَانُوْا يحرقونها وَجعلت لي الْاَرْض مَسَاجِد وَطهُورًا اَيْنَمَا ادركتني الصَّلَاة تمسحت وَصليت وَكَانَ من قبلي يعظمون ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانُوْا يصلونَ فِي كنائسهم وبيعهم وَالْخَامِسَة هِيَ مَا هِيَ قِيلَ لي سل فَإِن كل نَبِي قد سَاَلَ فاخرت مَسْاَلَتِي إِلَى يَوْم الْقِيَامَة فَهِيَ لكم وَلمن شهد اَن لَا إِلٰه إِلَّا الله-رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَاد صَحِيح

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے' کچھ اصحاب اکٹھے ہو کر نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کر رہے تھے' جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے ان کی طرف رخ کیا اور ان سے فرمایا: آج رات مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں' مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف عمومی طور پر مبعوث کیا گیا ہے' جبکہ مجھ سے پہلے کے رسولوں کو ان کی مخصوص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا' اور رعب کے ذریعے میری دشمن کے خلاف میری مدد کی گئی ہے' خواہ میرے اور ان کے درمیان ایک ماہ کی مسافت کا فاصلہ ہو' پھر بھی ان پر رعب طاری رہے گا' میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے' مجھ سے پہلے کے لوگوں کے لیے وہ حرام تھا' وہ لوگ اسے جلا دیا کرتے تھے' میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا گیا ہے' اور طہارت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے' جہاں کہیں بھی نماز کا وقت آ جائے گا' میں مسح کر کے (یعنی تیمم کر کے) نماز ادا کر لوں گا' مجھ سے پہلے کے لوگ اس حوالے سے سختی میں تھے' وہ لوگ صرف اپنے عبادت خانوں میں نماز ادا کر سکتے تھے' اور پانچویں چیز یہ ہے: مجھ سے کہا گیا: تم کچھ مانگو! کیونکہ ہر نبی نے کوئی مخصوص دعا مانگی تھی' تو میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن تک کے لئے مؤخر کر دیا ہے' تو یہ تم لوگوں کے لئے ہوگی اور ہر اس شخص کے لئے ہوگی' جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5499 - وَعَن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِي عقيل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقت فِي وَفد إِلَى رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاتيناه فانخنا بالباب وَمَا فِي النَّاس ابْغض إِلَيْنَا من رجل نلج عَلَيْهِ فَمَا خرجنا حَتَّى مَا كَانَ فِي النَّاس احب إِلَيْنَا من رجل دخل عَلَيْهِ فَقَالَ قَائِل منا يَا رَسُولَ اللهِ الا سَأَلت رَبك ملكا كملك سُلَيْمَان قَالَ فَضَحِك ثُمَّ قَالَ فَلَعَلَّ لصاحبكم عِنْد الله افضل من ملك سُلَيْمَان إِن الله لم يبْعَث نَبيا إِلَّا اعطاه دَعْوَة مِنْهُم من اتخذها دنيا فأعطيها وَمِنْهُم من دَعَا بهَا على قومه إِذْ عصوه فاهلكوا بهَا فَإِن الله اعطاني دَعْوَة فاختبأتها عِنْد رَبِّي شَفَاعَة لامتي يَوْم الْقِيَامَة - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَاد جيد

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعقیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک وفد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' جب ہم آپ ﷺ کے پاس آئے' تو ہم نے دروازے پر جانور بٹھا دیئے' پہلے ہماری یہ حالت تھی کہ ہمیں آپ ﷺ کے پاس جانا سب سے زیادہ ناگوار لگتا تھا' اور جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے اٹھ کے آئے' تو ہماری یہ حالت تھی کہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا' ہمارے لئے سب سے زیادہ محبوب تھا' ہم میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنے پروردگار سے بادشاہی کیوں نہیں مانگتے؟ جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی تھی' تو نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تمہارے آقا کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ چیز حاصل ہو' جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی سے زیادہ فضیلت رکھتی ہو' اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا' اسے ایک مخصوص دعا کا اختیار دیا' ان میں سے کچھ نے دنیا میں وہ دعا کرلی اور انہیں وہ چیز دے دی گئی' ان میں سے کچھ نے اپنی قوم کے خلاف وہ دعا کرلی' جب ان کی قوم نے ان کی نافرمانی کی تھی' تو اس دعا کی وجہ سے ان کی قوم ہلاکت کا شکار ہوگئی' اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ایک دعا کا اختیار دیا' جسے میں نے اپنے پروردگار کے پاس سنبھال کے رکھ لیا ہے' تاکہ قیامت کے دن میں اپنی امت کی شفاعت کروں''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5500 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعطيت خمْسا لم يُعْطهنَّ احد قبلي جعلت لي الأَرْض طهُورا ومسجدا وَاحلت لي الْغَنَائِم وَلم تحل لنَبِي كَانَ قبلي ونصرت بِالرعبِ مسيرَة شهر على عدوي وَبعثت إِلَى كل احْمَر واسود وَاعطيت الشَّفَاعَة وَهِي نائلة من امتي من لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاسناده جيد إِلَّا ان فِيهِ انْقِطَاعًا وَالاحاديث من هَذَا النَّوْع كَثِيرَة جدا فِي الصِّحَاح وَغَيرهَا

5500-صحيح البخاري - كتاب التيمم' حديث:332صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' حديث:841مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' مبتدأ أبواب في المساجد وما فيها - بيان أول مسجد وضع في الأرض وأول قبلة النبي صلى الله' حديث:913صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر الخصال التي فضل صلى الله عليه وسلم بها على غيره - حديث:6489السنن لنسائي - كتاب الغسل والتيمم' باب التيمم بالصعيد - حديث:431مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث:31004مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث:14003مسند الحميدي - أحاديث أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 918مسند عبد بن حميد - من مسند جابر بن عبد الله' حديث:1156البحر الزخار مسند البزار - مجاهد' حديث:3444شعب الإيمان للبيهقي - فصل في أصحاب الكبائر من أهل القبلة إذا وافوا القيامة بلا' حديث: 307الشريعة للآجري - كتاب الإيمان والتصديق بأن الجنة والنار مخلوقتان' باب ذكر ما فضل الله عز وجل به نبينا صلى الله - حديث:1028

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں' میرے لئے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز بنا دیا گیا' میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا' جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال قرار نہیں دیا گیا' میرے دشمن کے خلاف ایک مہینے کی مسافت سے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی' مجھے ہر سفید فام اور سیاہ فام کی طرف مبعوث کیا گیا' اور مجھے شفاعت عطا کی گئی' جو میری امت کے ہر ایسے شخص کو نصیب ہوگی' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند عمدہ ہے البتہ اس میں انقطاع پایا جاتا ہے اس نوعیت کی احادیث بہت سی ہیں' جو صحاح اور دیگر کتابوں میں منقول ہیں۔

5501 - وَعَن عَوْف بن مَالك الْأَشْجَعِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سافرنا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سفرا حَتَّى إِذا كَانَ فِي اللَّيْل ارقت عَيْنَايَ فَلَم يأتني النّوم فَقُمْت فَإِذا لَيْسَ فِي الْعَسْكَر دَابَّة إِلَّا وَاضع خَدّه إِلَى الأَرْض وَأرى وَقع كل شَيْءٍ فِي نَفسِي فَقُلْتُ لَآتِيَن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلأكلأنه اللَّيْلَة حَتَّى اصبح فَخرجت اتخلل الرّجَال حَتَّى خرجت من الْعَسْكَر فَإِذا انا بسواد فتيممت ذَلِكَ السوَاد فَإِذا هُوَ أَبُو عُبَيْدَة بن الْجراح ومعاذ بن جبل فَقَالَا لي مَا الَّذِي اخرجك فَقُلْتُ الَّذِي اخرجكما فَإِذا نَحْنُ بغيضة منا غير بعيدَة فمشينا إِلَى الغيضة فَإِذا نَحْنُ نسمع فِيهَا كدوي النَّحْل وكخفيق الرّيَاح فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَهُنَا أَبُو عُبَيْدَة بن الْجراح قُلْنَا نعم قَالَ ومعاذ بن جبل قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وعَوْف بن مَالك قُلْنَا نَعَمْ فَخرج إِلَيْنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا نَسْأَلهُ عَنْ شَيْءٍ وَلَا يسألنا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى رَجَعَ إِلَى رَحْله فَقَالَ الا اخبركُمْ بِمَا خيرني رَبِّي آنِفا قُلْنَا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ خيرني بَيْن ان يدْخل ثُلثي أمتِي الْجَنَّة بِغَيْر حِسَاب وَلَا عَذَاب وَبَيْنَ الشَّفَاعَة قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الَّذِي اخْتَرْت قَالَ اخْتَرْت الشَّفَاعَة قُلْنَا جَمِيعًا يَا رَسُوْلَ اللهِ اجْعَلْنَا من اهل شفاعتك قَالَ إِن شَفَاعَتِي لكل مُسلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بأسانيد أحدهَا جيد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه بِنَحْوِهِ إِلَّا أَن عِنْده الرجلَيْنِ معَاذ بن جبل وَأَبا مُوسَى وَهُوَ كَذَلِكَ فِي بعض رِوَايَات الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ الْمَعْرُوف وَقَالَ ابْن حبَان فِي حَدِيثه فَقَالَ معَاذ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأبي أَنْت وَأمي يَا رَسُوْلَ اللهِ قد عرفت منزلتي فَاجْعَلنِي مِنْهُم قَالَ أَنْت مِنْهُم

قَالَ عَوْف بن مَالك وَأَبُو مُوسَى يَا رَسُوْلَ اللهِ قد عرفت أَنا تركنَا أَمْوَالنَا وأهلينا وذرارينا نؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فاجعلنا مِنْهُم قَالَ انتما مِنْهُم قَالَ فانتهينا إِلَى الْقَوْم فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ من رَبِّي فخيرني بَيْن أَن يدْخل نصف أمتِي الْجَنَّة وَبَيْنَ الشَّفَاعَة فَقَالَ الْقَوْم يَا رَسُوْلَ اللهِ اجْعَلْنَا مِنْهُم فَقَالَ أنصتوا فأنصتوا حَتَّى كَانَ أحدا لم يتَكَلَّم فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لمن مَاتَ لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئا

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے' یہاں تک کہ جب رات ہوگئی' تو میں نے اپنی آنکھیں بند کرنے کی کوشش کی' لیکن مجھے نیند نہیں آئی تو میں اٹھ کھڑا ہوا لشکر میں موجود ہر جانور اپنا

رخسار زمین پر رکھ کر (سویا ہوا تھا) مجھے الجھن ہو رہی تھی' میں نے سوچا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں اور آج رات صبح ہونے تک آپ ﷺ کی پہریداری کرتا رہوں گا' میں لوگوں کے درمیان میں سے گزرتا ہوا لشکر سے باہر آ گیا' وہاں مجھے ایک ہیولیٰ نظر آیا تو وہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے ان دونوں حضرات نے مجھ سے دریافت کیا تم کیوں نکلے ہو؟ میں نے کہا میں بھی اسی سلسلے میں آیا ہوں جس کام کے لئے آپ آئے ہیں (یعنی نبی اکرم ﷺ کی پہریداری کے لیے نکلا ہوں) ہم سے کچھ فاصلے پر درختوں کا جھنڈ تھا' جو زیادہ دور نہیں تھا' ہم چلتے ہوئے اس کی طرف گئے' وہاں ہمیں شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ' یا ہوا کے چلنے کی سی آواز سنائی دی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہاں ابوعبیدہ بن جراح ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: معاذ بن جبل ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: عوف بن مالک ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے' ہم نے آپ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا اور آپ ﷺ نے ہم سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی رہائشی جگہ پر واپس آ گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اس بارے میں نہ بتاؤں؟ جو ابھی میرے پروردگار نے مجھے اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے مجھے اختیار دیا ہے کہ وہ کسی حساب اور عذاب کے بغیر میری امت کے دو تہائی حصے کو جنت میں داخل کر دے گا' یا شفاعت ہو (ان دونوں کے درمیان اختیار دیا ہے) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ پھر آپ نے کس چیز کو اختیار کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا ہے' ہم سب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بھی شفاعت کے مستحق افراد میں شامل فرمائیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت ہر مسلمان کو نصیب ہو گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ دو افراد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے''

امام طبرانی کی بعض روایات میں اسی طرح منقول ہے اور یہی معروف ہے' امام ابن حبان کی نقل کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ میری حیثیت سے واقف ہیں' آپ مجھے ان میں شامل کر لیں (جو آپ کی شفاعت کے مستحق ہوں گے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے ہو' حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ یہ بات جانتے ہیں کہ ہم اپنے اموال اور بال بچے چھوڑ کر آئے ہیں' ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں' تو آپ ہمیں بھی ان میں شامل کر لیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں ان میں سے ہو' راوی کہتے ہیں: پھر ہم لوگوں کے پاس واپس پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور نے مجھے یہ اختیار دیا کہ وہ میری امت کے نصف حصے کو جنت میں داخل کر دے' یا پھر شفاعت ہو تو حاضرین نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بھی ان میں شامل کر دیجئے گا! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خاموش ہو جاؤ! سب لوگ خاموش ہو گئے' یہاں تک کہ کوئی بھی کلام نہیں کر رہا تھا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''وہ (یعنی شفاعت) ہر اس شخص کو نصیب ہو گی جو ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو''۔

5502 - وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حر عشر سِنِين ثُمَّ تدنى من

جماجم النَّاس -قَالَ فذكر الحَدِيْثَ: قَالَ فَيَاتُوْنَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنْتَ الَّذِي فتح اللّٰه لَكَ وَغفر لَكَ مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاخر وَقد ترى مَا نَحْنُ فِيْهِ فاشفع لنا اِلٰى رَبك فَيَقُوْلُ انا صَاحِبكُم فَيخرج يجوس بَيْنَ النَّاس حَتّٰى يَنْتَهِي اِلٰى بَاب الْجَنَّة فَيَاْخذ بِحَلقَة فِي الْبَاب من ذهب فيقرع الْبَاب فَيُقَوْلُ من هٰذَا فَيَقُوْلُ مُحَمَّد فَيفتح لَهُ حَتّٰى يَقُوْمُ بَيْن يَدي اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَيسْجد فينادى ارْفَعْ رَاسك سل تعطه وَاشْفَعْ تشفع فَذٰلِكَ الْمقَام الْمَحْمُود -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن سورج کو دس سالوں کی گرمی عطا کی جائے گی' پھر وہ لوگوں کے میدان کے قریب ہو جائے گا..... اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! آپ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے کشادگی عطا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی' ہم جس صورت حال کا شکار ہیں آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' تو آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے: میں ہی تمہارا متعلقہ فرد ہوں (یعنی وہ فرد جو شفاعت کر سکتا ہے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے نکلیں گے' یہاں تک کہ جنت کے دروازے کے پاس آئیں گے' یہاں تک کہ آپ جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑیں گے' جو سونے سے بنا ہوا ہوگا' اور اسے کھٹکھٹائیں گے' اندر سے پوچھا جائے گا: کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے' سجدے میں جائیں گے' تو پروردگار فرمائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو! تمہیں دیا جائے گا' شفاعت کرو! وہ قبول کی جائے گی' تو یہ "مقام محمود" ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5503 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي لقائم انْتَظر امتِي تعبر اِذْ جَاءَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَنْبِيَاء قد جَاءَ تك يَا مُحَمَّد يسْاَلُوْن اَوْ قَالَ يَجْتَمعُوْنَ اِلَيْك يَدْعُوْنَ اللّٰهِ اَن يفرق بَيْن جمع الْاُمَم اِلٰى حَيْثُ يَشَاء لعظم مَا هم فِيْهِ فالخلق ملجمون فِي الْعرق فَاَما الْمُؤمن فَهُوَ عَلَيْهِ كالزكمة وَاَما الْكَافِر فيتغشاه الْمَوْت قَالَ يَا عِيسَى انْتَظر حَتّٰى اَرجع اِلَيْك قَالَ وَذهب نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ تَحت الْعَرْش فلقي مَا لم يلق ملك مصطفى وَلَا نَبِي مُرْسل فَاَوحى اللّٰه اِلٰى جِبْرِيل عَلَيْهِ السَّلَام اَن اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّد فَقل لَهُ ارْفَعْ رَاسك سل تعطه وَاشْفَعْ تشفع قَالَ فشفعت فِي اُمتِي اَن اُخرج من كل تِسْعَة وَتسْعين اِنْسَانا وَاحِدًا قَالَ فَمَا زلت اتردد على رَبِّي فَلَا اقوم فِيْهِ مقَاما اِلَّا شفعت حَتّٰى اَعْطَانِي اللّٰه من ذٰلِكَ اَن قَالَ اَدخل من اُمتك من خلق اللّٰه من شهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه يَوْمًا وَاحِدًا مخلصا وَمَات على ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی: میں کھڑا ہوا اپنی امت کے عبور کرنے کا انتظار کر رہا ہوں گا' اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور یہ کہیں گے: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ انبیاء آپ کے پاس آئے

ہیں اور وہ یہ کہہ رہے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ اکٹھے ہو کر آپ کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ امتوں کے درمیان علیحدگی کروا دے اس وقت تک کے لئے جب تک وہ چاہے اس کی وجہ وہ پریشانی ہوگی جس میں لوگ مبتلا ہوں گے لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے لیکن مومن کی صورت حال یوں کی جیسے زکام ہوا ہے اور کافر کی یوں ہوگی جیسے اسے موت نے ڈھانپ لیا ہے نبی اکرم ﷺ فرمائیں گے: اے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)! تم انتظار کرو! جب تک میں واپس نہیں آ جاتا' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے جائیں گے' آپ ﷺ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے تو آپ ﷺ کو اس صورت حال کا سامنا ہوگا' جو کسی مقرب فرشتے' یا کسی نبی کو پیش نہیں آئی ہوگی' اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف وحی کرے گا کہ تم نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: تم اپنا سر اٹھاؤ! تم مانگو! تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو! تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو میں اپنی امت کے بارے میں شفاعت کروں گا کہ ہر ننانوے میں سے ایک شخص نکال لیا جائے پھر میں بار بار اپنے پروردگار کے پاس آتا جاتا رہوں گا' وہاں میں جب بھی کھڑا ہوؤں گا شفاعت کروں گا' یہاں تک کہ پروردگار مجھے یہ چیز عطا کردے گا' اور فرمائے گا: تم اللہ کی مخلوق میں سے اپنی امت میں سے ہر اس شخص کو (جنت میں) داخل کردو جس نے اخلاص کے ساتھ ایک دن کے لئے بھی اس بات کی گواہی دی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اس کا انتقال اسی حالت پر ہوا ہو"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

5504 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يدخل من اَهْلِ هٰذِهِ الْقبْلَة النَّار من لَا يحصي عددهمْ اِلَّا الله بِمَا عصوا الله واجترؤوا على مَعْصِيَته وخالفوا طَاعَته فيؤذن لي فِي الشَّفَاعَة فاثني على الله سَاجِدا كَمَا اثني عَلَيْهِ قَائِما فَيُقَال لي ارْفَعْ رَاسك وسل تعطه وَاشْفَعْ تشفع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس قبلے کے ماننے والوں میں سے بہت سے لوگ جہنم میں داخل ہوں گے' جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا' ان کا شمار صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہوگی' گناہوں کے حوالے سے جرأت کی ہوگی' اس کی اطاعت کے برخلاف کیا ہوگا' تو مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی' تو میں سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کروں گا' جس طرح میں قیام کی حالت میں اس کی ثناء بیان کروں گا' تو مجھ سے کہا جائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5505 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا رد اِلَيْك رَبك فِي الشَّفَاعَة قَالَ وَالَّذِي نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ لقد ظَنَنْت اَنَّك اَوَّل من يسألني عَن ذٰلِكَ من

نبيّ لما رَايت من حرصك على العلم وَالَّذِي نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ لما يهمني من انقصافهم على ابواب الْجَنَّة اهم عِنْدِي من تَمام شَفَاعَتِي لَهُم وشفاعتي لمن شهد ان لَا اِلَه اِلَّا الله مخلصا وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ الله يصدق لِسَانه قلبه وَقَلبه لِسَانه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! شفاعت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے آپ کو کیا جواب دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے! مجھے توقع تھی کہ میری امت میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے اس بارے میں سوال کرو گے کیونکہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ تم علم میں بہت زیادہ دلچسپی رکھتے ہو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے جنت کے دروازوں پر ان کا یکے بعد دیگرے جانا میرے نزدیک شفاعت کی تکمیل سے زیادہ اہم ہے اور میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرے اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5506 - وَعَنْ اَبِي بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصبح رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فصلى الْغَدَاة ثُمَّ جلس حَتّٰى اِذا كَانَ من الضُّحى ضحك رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجلسَ مَكَانَهُ حَتّٰى صلى الْاُوْلٰى وَالْعَصْر وَالْمغرب كل ذٰلِكَ لَا يتَكَلَّم حَتّٰى صلى الْعشَاء الْاٰخِرَة ثُمَّ قَامَ اِلٰى اَهله فَقَالَ النَّاس لاَبِي بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سل رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَانه صنع الْيَوْم شَيْئًا لم يصنعه قطّ فَقَالَ نَعَمْ عرض عَلَيَّ مَا هُوَ كَائِن من اَمر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة فَجمع الْاَولونَ وَالْاٰخرُونَ بصعيد وَاحِد حَتّٰى انْطَلَقُوْا اِلٰى آدم عَلَيْهِ السَّلام والعرق يكَاد يلجمهم فَقَالُوْا يَا آدم اَنْت اَبُو الْبشر اصطفاك الله اشفع لنا اِلٰى رَبك فَقَالَ قد لقِيت مثل الَّذِي لَقِيتُمْ انْطَلقُوْا اِلٰى اَبِيكُم بعد اَبِيكُم اِلٰى نوح اِن الله اصْطفى آدم ونوحا وَآل اِبْرَاهِيْم وَآل عمرَان على الْعَالمين (آل عمرَان) فَينْطَلِقُوْنَ اِلٰى نوح عَلَيْهِ السَّلام فَيَقُوْلُوْنَ اشفع لنا اِلٰى رَبك فَاَنت اصطفاك الله واستجاب لَكَ فِي دعائك فَلَمْ يدع على الْاَرْض من الْكَافرين ديارًا فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِي فَانْطَلقُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْم فَاِن الله اتَّخذهُ خَلِيلًا فَينْطَلِقُوْنَ اِلٰى اِبْرَاهِيْم عَلَيْهِ السَّلام فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِي فَانْطَلقُوْا اِلٰى مُوسَى فَاِن الله كَلمه تكليما فَينْطَلِقُوْنَ اِلٰى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلام فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِي وَلٰكِن انْطَلقُوْا اِلٰى عِيسَى ابْن مَرْيَم فَاِنَّهُ كَانَ يبرىء الْاَكمه والْاَبرص ويحيي الْمَوْتَى فَيَقُوْلُ عِيسَى لَيْسَ ذاكم عِنْدِي وَلٰكِن انْطَلقُوْا اِلٰى سيد ولد آدم فَاِنَّهُ اَول من تَنْشَق عَنهُ الْاَرْض يَوْم الْقِيَامَة انْطَلقُوْا اِلٰى مُحَمَّد فليشفع لكم اِلٰى ربكُم قَالَ فَينْطَلِقُوْنَ اِلَيّ وَآتِي جِبْرِيل فَيَاْتِي جِبْرِيل ربه فَيَقُوْلُ ائْذَنْ لَهُ وبشره بِالْجنَّةِ قَالَ فَينْطَلق بِهِ جِبْرِيل فيخر سَاجِدا قدر جُمُعَة ثُمَّ يَقُوْلُ الله تبَارك وَتَعَالٰى يَا مُحَمَّد ارْفَعْ رَاْسك وَقل يسمع وَاشْفَعْ تشفع فيرفع رَاْسه فَاِذَا نظر اِلٰى ربه خر سَاجِدا قدر جُمُعَة اُخْرَى فَيَقُوْلُ الله يَا مُحَمَّد ارْفَعْ رَاْسك

وَقل تسمع وَاشفَعْ تشفع فَيذْهب لِيَقَع سَاجِدا فَيَأْخُذ جِبْرِيْل بضبعيه وَيفتح الله عَلَيْهِ من الدُّعَاء مَا لم يفتح على بشر قطّ فَيَقُوْلُ اى رب جَعَلتنِي سيد ولد آدم وَلَا فخر وَاَوَّل من تَنْشَق عَنْهُ الْاَرْض يَوْم الْقِيَامَة وَلَا فخر حَتّٰى اِنَّهُ ليرد على الْحَوْض اكثر مَا بَيْن صنعاء وايلة ثُمَّ يُقَال ادعوا الصديقين فيشفعون ثُمَّ يُقَال ادعوا الْاَنْبِيَاء فَيَجِيْء النَّبِي مَعَه الْعِصَابَة وَالنَّبِيّ مَعَه الْخَمْسَة والستة وَالنَّبِيّ لَيْسَ مَعَه اَحَد ثُمَّ يُقَال ادعوا الشُّهَدَاءِ فيشفعون فِيْمَن اَرَادوا فَاِذَا فعلت الشُّهَدَاءِ ذٰلِكَ يَقُوْلُ الله جلّ وَعلا اَنا اَرْحَم الرَّاحِمِينَ ادخلُوْا جنتي من كَانَ لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا فَيدْخلُوْنَ الْجَنَّة ثُمَّ يَقُوْلُ الله تبَارك وَتَعَالٰى انْظُرُوا فِي النَّار هَلْ فِيْهَا من اَحَد عمل خيرا قطّ فيجدون فِي النَّار رجلا فَيُقَالُ لَهُ هَلْ عملت خيرا قطّ فَيَقُوْلُ لَا غير اَنِّي كنت اسامح النَّاس فِي البيع فَيَقُوْلُ الله اسمحوا لعبدي كاِسماحه اِلٰى عَبِيدِي ثُمَّ يخرج مِنَ النَّار آخر فَيُقَالُ لَهُ هَلْ عملت خيرا قطّ فَيَقُوْلُ لَا غير اَنِّي كنت امرت وَلَدي اِذا مت فاحرقوني بالنَّار ثُمَّ اطحنوني حَتّٰى اِذا كنت مثل الْكحل اذْهَبُوا بِي اِلَى الْبَحْر فذروني فِي الرّيح فَقَالَ الله لم فعلت ذٰلِكَ قَالَ من مخافتك فَيَقُوْلُ انْظُر اِلٰى ملك اعظم ملك فَاِن لَك مثله وَعشرَة اَمْثَاله فَيَقُوْلُ لم تسخر بِي وَاَنت الْملك فَذٰلِكَ الَّذِي ضحكت بِهِ من الضُّحٰى

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ قَالَ اِسْحَاق يَعْنِيْ ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ هٰذَا من اَشرف الْحَدِيْثِ وَقد روى هٰذَا الْحَدِيْثِ عدَّة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْو هٰذَا مِنْهُم حُذَيْفَة وَاَبُوْ مَسْعُوْد وَاَبُوْ هُرَيْرَة وَغَيرِهِمْ انْتَهٰى

الْعِصَابَة بِكَسْر الْعين الْجَمَاعَة لَا وَاحِد لَهُ قَالَه الْاَخْفَش وَقِيْلَ هِيَ مَا بَيْنَ الْعشْرَة اَوْ الْعِشْرِيْنَ اِلَى الْاَرْبَعين

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق ﷛ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی' پھر آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے' پھر جب چاشت کا وقت ہوا' تو آپ ﷺ ہنسنے لگے' پھر آپ ﷺ تشریف فرما ہو گئے' پھر آپ ﷺ نے ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی تمام نمازیں ادا کیں' لیکن اس دوران کوئی کلام نہیں کیا' پھر آپ ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی' اور اُٹھ کر اپنے گھر تشریف لے گئے' لوگوں نے حضرت ابوبکر ﷛ سے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ سے سوال کریں کہ آج کیا معاملہ پیش آیا ہے؟ کیونکہ اس طرح پہلے کبھی نہیں ہوا (جب نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا:) تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! دنیا اور آخرت میں آگے چل کر جو کچھ بھی ہوگا وہ میرے سامنے پیش کیا گیا (جس میں یہ بات بھی تھی) سب پہلے والوں اور بعد والوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا جائے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے' پسینے نے انہیں لگام ڈالی ہوئی ہوگی (یعنی وہ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے) وہ لوگ کہیں گے: اے حضرت آدم علیہ السلام! آپ بنی نوع انسان کے جدامجد ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا تھا' آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لئے شفاعت کیجئے' حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے' جو پریشانی تم لوگوں کو لاحق ہے' مجھے بھی وہی لاحق ہے' تم لوگ میرے بعد' اپنے جدامجد حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ! (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم' نوح' آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہانوں میں سے منتخب کیا''

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور یہ کہیں گے: آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت کیجئے' کیونکہ اللہ

تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا تھا' اور آپ کی دعا کو قبول کیا تھا' اور اس نے روئے زمین پر کسی بھی کافر کو بستا ہوا نہیں چھوڑا تھا' تو حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے: یہ چیز میرے بس میں نہیں ہے' تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خلیل بنایا تھا' وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے' تو وہ بھی یہی کہیں گے: یہ بات میرے بس میں نہیں ہے' تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کلام کیا تھا' لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے' تو وہ یہ کہیں گے یہ بات میرے بس میں نہیں ہے' تم لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ وہ پیدائشی اندھے اور برص کے مریضوں کو ٹھیک کر دیتے تھے' اور مردوں کو زندہ کر دیتے تھے' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے: یہ میرے بس میں نہیں ہے' تم لوگ اولادِ آدم کے سردار (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ! کیونکہ وہ پہلے فرد ہیں' جن کے لئے قیامت کے دن زمین کو شق کیا گیا تھا' تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ! وہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کریں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ میرے پاس آئیں گے' میں جبرائیل کے پاس آؤں گا' جبرائیل اپنے پروردگار کے پاس جائے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اسے اجازت دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو! تو حضرت جبرائیل علیہ السلام انہیں ساتھ لے کے چلیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے جائیں گے' جو ایک ہفتے جتنا ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ اور بولو! سنا جائے گا شفاعت کرو! قبول کی جائے گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھائیں گے' جب وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھیں گے' تو پھر مزید ایک ہفتے کے لئے سجدے میں چلے جائیں گے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ' تم بولو سنا جائے گا' تم شفاعت کرو قبول کی جائے گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر سجدے میں جانے لگیں گے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو پکڑ لیں گے' پھر اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کی تعلیم دے گا' جو اس سے پہلے کسی انسان کو نہیں دی گئی تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اولادِ آدم کا سردار بنایا ہے' اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' جس کے لیے قیامت کے دن سب سے پہلے زمین کو چیرا گیا' وہ بنایا ہے' لیکن یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہاں تک کہ میرے حوضِ کوثر پر لوگ آئیں گے' جو صنعاء سے لے کر ایلہ تک کے فاصلے سے زیادہ بڑا ہے پھر یہ کہا جائے گا: صدیقین کو بلاؤ! وہ شفاعت کریں گے' پھر یہ کہا جائے گا: انبیاء کو بلاؤ! پھر انبیاء کو بلایا جائے گا' ان کے ساتھ کچھ لوگ ہوں گے' ایک نبی آئیں گے جن کے ساتھ پانچ یا چھ لوگ ہوں گے' ایک نبی آئیں گے جن کے ساتھ کوئی نہیں ہوگا' پھر یہ کہا جائے گا: شہداء کو بلاؤ! تو وہ شفاعت کریں گے' اس چیز کے بارے میں جو ان کا ارادہ ہوگا' جب شہداء ایسا کر لیں گے۔

تو پروردگار فرمائے گا: میں ''ارحم الراحمین'' ہوں' تو اے فرشتو! تم ہر اس شخص کو جنت میں داخل کر دو' جو کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتا تھا' تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ جہنم کا جائزہ لو! کیا اس میں کوئی ایسا شخص ہے' جس نے کبھی کوئی اچھائی کی ہو؟ تو فرشتے جہنم میں ایک شخص کو پائیں گے' اس سے دریافت کیا جائے گا۔ کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کی تھی؟ وہ جواب دے گا: جی نہیں! البتہ میں خرید و فروخت کرتے ہوئے لوگوں سے نرمی سے کام لیتا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے ساتھ اُسی طرح نرمی کرو' جس طرح یہ میرے بندوں کے ساتھ نرمی کیا کرتا تھا' پھر جہنم سے ایک اور شخص نکلے گا' اس سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کی تھی؟ وہ جواب دے گا: جی نہیں! البتہ یہ ہوا تھا کہ میں نے اپنی اولاد کو یہ ہدایت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں' تو مجھے آگ میں جلا دینا' پھر مجھے پیس دینا' یہاں تک کہ جب میں سرمے کی مانند ہو جاؤں' تو تم مجھے

دریا میں ڈال دینا اور ہوا میں اُڑا دینا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: تیرے خوف کی وجہ سے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم (دنیا کے) سب سے بڑے ملک کا جائزہ لو! تمہیں اس کی مانند جگہ (جنت میں) ملے گی اور اس کی مانند مزید دس گنا بھی ملے گی' تو وہ عرض کرے گا' تو کیوں میرا مذاق اڑا رہا ہے؟ جبکہ تو بادشاہ ہے' (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) اس بات پر میں ہنس پڑا تھا' جو چاشت کے وقت ہنسا تھا۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے' امام ابویعلیٰ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں. اسحاق بن ابراہیم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سب سے معزز حدیث ہے۔

یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کے متعدد صحابہ کرام سے منقول ہے' جن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

لفظ العصابة میں 'ع' پر زیر ہے اس سے مراد ایک جماعت ہے' اس کی واحد نہیں ہوتی' یہ بات اخفش نے بیان کی ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد دس یا' بیس سے لے کر چالیس تک افراد ہوتے ہیں۔

5507 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن لكل نَبِي يَوْم الْقِيَامَة منبرا من نور وَإِنِّي لعلى أطولها وأنورها فَيَجِيْءُ مُنَاد يُنَادى اَيْنَ النَّبِي الْاُمِّي قَالَ فَتَقُوْلُ الْاَنْبِيَاء كلنا نَبِي أُمِّي فَإِلَى اَيْنَ أرسل فَيرجع الثَّانِيَة فَيَقُوْلُ اَيْنَ النَّبِي الْاُمِّي الْعَرَبِيّ قَالَ فَينزل مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَأْتِيَ بَاب الْجَنَّة فيقرعه فَيَقُوْلُ من فَيَقُوْلُ مُحَمَّد اَوْ اَحْمد فَيُقَالُ أوقد أرسل إِلَيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيفتح لَهُ فَيدْخل فيتجلى لَهُ الرب تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا يتجلى لشَيْءٍ قبله فيخر لله سَاجِدا وَيَحْمَدهُ بِمَحَامِد لم يحمده بهَا اَحَد مِمَّن كَانَ قبله وَلَنْ يحمده بهَا اَحَد مِمَّن كَانَ بعده فَيُقَالُ لَهُ يَا مُحَمَّد ارْفَعْ رَأسك تكلم تسمع وَاشْفَعْ تشفع..... فَذكر الحَدِيْث— رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نبی کے لئے قیامت کے دن' نور سے بنا ہوا منبر رکھا جائے گا' اور میں سب سے زیادہ اونچے اور سب سے زیادہ نورانی منبر پر ہوں گا' ایک منادی کرا اعلان کرے گا: اُمی نبی کہاں ہیں؟ تو انبیاء کہیں گے: ہم سب اُمی نبی ہیں' تمہیں کس کی طرف بھیجا گیا ہے؟ وہ دوبارہ آئے گا' اور کہے گا: اُمی عربی نبی کہاں ہیں؟ تو حضرت محمد ﷺ منبر سے نیچے اتریں گے' اور جنت کے دروازے پر آکر اسے کھٹکھٹائیں گے' پوچھا جائے گا: کون؟ تو جواب دیا جائے گا: حضرت محمد ﷺ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) احمد ﷺ تو کہا جائے گا کیا انہیں پیغام بھیجا گیا تھا؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! تو ان کے لئے دروازہ کھولا جائے گا' وہ اس میں داخل ہوں گے' پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا' ان سے پہلے اس نے کسی کے سامنے تجلی نہیں کی ہوگی' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدے میں گر جائیں گے' اور اس کی ایسی حمد و ثناء بیان کریں گے' کہ ان سے پہلے کسی نے بھی اُن کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان نہیں کی ہوگی' اور ان کے بعد بھی کوئی ان کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان نہیں کرے گا' تو ان سے یہ کہا جائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ! اور بات کرو! سنی جائے گی' شفاعت کرو! قبول کی جائے گی''.....اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5508 - وَعَنْ حُذَیْفَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یجمع اللّٰه تبارك وَتَعَالٰی النَّاس قَالَ فَیَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی تزلف لَهُمُ الْجَنَّة فَیَاْتُوْنَ آدم فَیَقُوْلُوْنَ یَا اَبَانَا استفتح لنا الْجَنَّة فَیَقُوْلُ وَهل اخرجكم من الْجَنَّة اِلَّا خَطِیْئَة ابیكم لست بِصَاحِب ذٰلِكَ اذْهَبُوا اِلٰی ابنی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰهِ قَالَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمَ لست بِصَاحِب ذٰلِكَ اِنَّمَا كنت خَلِیْلًا من وَرَاء وَرَاء اعمدوا اِلٰی مُوْسٰی الَّذِیْ كلمه اللّٰه تكلیما قَالَ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ لست بِصَاحِب ذٰلِكَ اذْهَبُوا اِلٰی عِیْسٰی كلمة اللّٰه وروحه فَیَقُوْلُ عِیْسٰی لست بِصَاحِب ذٰلِكَ فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْمُ فَیُؤْذن لَهٗ وَترسل الْاَمَانَة وَالرحم فَیَقُوْمَان جنبتی الصِّرَاط یَمِیْنا وَشمَالًا فیمر اَوَّلكم كالبرق قَالَ قُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمِّی اَی شَیْءٍ كالبرق قَالَ الم تروا اِلَی الْبَرْق كَیفَ یمر وَیرجع فِیْ طرفَة عین ثُمَّ كمر الطیر وَشد الرِّحَال تجْرِی بهم اَعْمَالهم ونبیكم قَائِم علی الصِّرَاط یَقُوْلُ رب سلم سلم حَتّٰی تعجز اَعمال الْعباد حَتّٰی یَجِیْءَ الرجل فَلَا یَسْتَطِیْع السّیر اِلَّا زحفا قَالَ وَفِیْ حافتی الصِّرَاط كلالیب معلقَة مامورة بِاَخذ من امرت بِهٖ فمخدوش نَاجٍ ومكدوش فِی النَّار وَالَّذِیْ نفس اَبِیْ هُرَیْرَة بِیَدِهٖ اِن قَعْر جَهَنَّم لسبعین خَرِیْفًا- رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) سب لوگوں کو جمع کرے گا' اہل ایمان اٹھیں گے' یہاں تک کہ جنت ان کے لئے آراستہ ہوگی وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے جدامجد! آپ ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوائیں' تو وہ کہیں گے: تم لوگ جنت سے' اپنے باپ کی غلطی کی وجہ سے ہی نکلے تھے' میرا یہ منصب نہیں ہے' تم میرے بیٹے: ابراہیم کے پاس جاؤ! جو اللہ کا خلیل ہے' حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ کہیں گے: میں اس منصب کے لئے نہیں ہوں' میں خلیل اور حوالوں سے ہوں' تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا' وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے' تو وہ کہیں گے: میں متعلقہ فرد نہیں ہوں' تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! جو اللہ تعالیٰ کا کلمہ' اور اس کی روح ہیں' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: میں یہ کام نہیں کر سکتا' پھر لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے' تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیں گے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی جائے گی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امانت اور رشتے داری کو بھیجا جائے گا' وہ دونوں پل صراط کے کناروں پر دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے' تو اس کے اوپر سے گزرنے والے پہلے افراد' بجلی کی مانند گزریں گے' راوی کہتے ہیں. میں نے عرض کی' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' کون سی چیز برق کی مانند ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے (آسمانی) بجلی کو دیکھا نہیں ہے؟ کہ کیسے وہ پلک جھپکنے میں آتی ہے' اور چلی جاتی ہے' پھر لوگ پرندوں کی طرح گزریں گے' پھر تیز رفتار سواریوں کی طرح گزریں گے' ان کے اعمال انہیں لے کے جا رہے ہوں گے' اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر کھڑے ہوئے یہ کہہ رہے ہوں گے' اے ہمارے پروردگار! سلامت رکھنا' سلامت رکھنا' یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے (یعنی کم ہوں گے) یہاں تک کہ ایک شخص آئے گا' جو چل نہیں سکتا ہوگا' وہ گھسٹ کر جائے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پل کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے' جو حکم کے پابند ہوں گے کہ جس کے بارے میں حکم دیا جائے' اسے پکڑ لیں تو زخمی ہونے والا نجات پالے گا' اور جس کو کھینچ لیا گیا ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے! جہنم کی گہرائی ستر برس کی گہرائی جتنی ہے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5509 - وَعَنْ اَبِىْ سعيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنا سيد ولد آدم يَوْم الْقِيَامَة وَلَا فخر وَبيَدي لِوَاء الْحَمد وَلَا فخر وَمَا من نَبِي آدم يَوْمَئِذٍ فَمَنْ سواهُ اِلَّا تَحت لِوَائِي وَآنا آوَّل من تَنْشَق عَنهُ الْاَرْض وَلَا فخر قَالَ فَيفزع النَّاس ثَلَاث فزعات فَيَأْتُونَ آدم فَذكر الحَدِيث اِلَى اَن قَالَ فيأتوني فَانْطَلق مَعَهم قَالَ ابْن جدعَان قَالَ أنس فَكَأَنِّي انظر اِلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فآخذ بحلقة بَاب الْجنَّة فأقعقعها فَيُقَال من هَذَا فَيُقَال مُحَمَّد فيفتحون لي ويرحبون فَيَقُولُونَ مرْحَبًا فَاخر سَاجِدا فيلهمني الله من الثَّنَاء وَالْحَمْد فَيُقَال لي ارْفَعْ رَأسك سل تعطه وَاشْفَعْ تشفع وَقل يسمع لقَوْلك وَهُوَ الْمقَام الْمَحْمُود الَّذِي قَالَ الله عَسى اَن يَبْعَثك رَبك مقَاما مَحْمُودًا (الاسراء)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن وروى ابْن مَاجَه صَدره قَالَ آنا سيد ولد آدم وَلَا فخر وَآنا آوَّل من تَنْشَق عَنهُ الْاَرْض يَوْم الْقِيَامَة وَلَا فخر وَآنا آوَّل شَافِع وَآوَّل مُشَفع وَلَا فخر ولواء الْحَمد بيَدي يَوْم الْقِيَامَة وَلَا فخر -وَفِي اِسنادهما عَليّ بن يزِيد بن جدعَان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا' لیکن میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا (قیامت کے دن) لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا' اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' اور اس دن تمام بنی نوع انسان' اور ان کے علاوہ سب لوگ میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے' وہ میں پہلا فرد ہوں گا' جس کے لئے زمین کو چیرا جائے گا' اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے' پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) وہ لوگ میرے پاس آئیں گے' تو میں ان کے ساتھ جاؤں گا۔

ابن جدعان بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑ کر اس کو کھٹکھٹاؤں گا' تو پوچھا جائے گا: کون ہے؟ میں کہوں گا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' تو وہ لوگ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور خوش آمدید کہیں گے اور وہ کہیں گے: آپ کو خوش آمدید ہے' پھر میں سجدے میں گر جاؤں گا' پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد کے کلمات مجھے الہام کرے گا' پھر مجھے کہا جائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ' تم مانگو' تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو' شفاعت قبول کی جائے گی' تم کہو' تمہاری بات سنی جائے گی' یہ وہ "مقام محمود" ہوگا' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کردے گا"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام ابن ماجہ نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے

"میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا' قیامت کے دن میرے لئے سب سے پہلے زمین کو شق

کیا جائے گا' اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا' اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا' اور میں وہ پہلا فرد ہوؤں گا' جس کی شفاعت قبول ہوگی' اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا' قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا' اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا''

ان دونوں کی سند میں علی بن یزید بن جدعان نامی راوی ہے۔

5510 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ فِیْ دَعْوَةٍ فَرفع اِلَيْهِ الذِّرَاع وَكَانَت تعجبه فنهس مِنْهَا نهسة وَقَالَ اَنا سيد النَّاس يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ مِم ذَاك يجمع الله الْاَوَّلين والآخرين فِيْ صَعِيد وَاحِد فَيبصرهُمُ النَّاظر وَيسمعهُمُ الدَّاعِي وتدنو مِنْهُم الشَّمْس فَيبلغ النَّاس من الْغم وَالْكرب مَا لَا يُطِيقُوْنَ وَلَا يحتملون فَيَقُوْلُ النَّاس اَلا ترَوْنَ اِلٰى مَا اَنْتُم فِيْهِ وَاِلٰى مَا بَلَغَكُمْ اَلا تنظرُوْن من يشفع لكم اِلٰى ربكُم فَيَقُوْلُ بعض النَّاس لبَعض أبوكم آدم فيأتونه فَيَقُوْلُوْنَ يَا آدم أَنْت أَبُو الْبشر خلقك الله بِيَدِهٖ وَنفخ فِيك من روحه وَأمر الْمَلَائِكَة فسجدوا لَك وأسكنك الْجنَّة اَلا تشفع لنا اِلٰى رَبك اَلا ترى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بلغنَا فَقَالَ اِن رَبِّي غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلَا يغْضب بعده مثله وَاِنَّهٗ نهاني عَن الشَّجَرَة فعصيت نَفسِي نَفسِي نَفسِي ذَهَبُوا اِلٰى غَيْرِي اذْهَبُوا اِلٰى نوح فَيَأْتُوْنَ نوحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نوح أَنْت أول الرُّسُل اِلٰى أهل الأَرْض وَقد سماك الله عبدا شكُورًا اَلا ترى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلا ترى اِلٰى مَا بلغنَا اَلا تشفع لنا اِلٰى رَبك فَيَقُوْلُ اِن رَبِّي غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلنْ يغْضب بعده مثله وَاِنَّهٗ قد كَانَ لِي دَعْوَة دَعَوْت بهَا على قومِي نَفسِي نَفسِي نَفسِي ذَهَبُوا اِلٰى غَيْرِي اذْهَبُوا اِلٰى اِبْرَاهِيْم فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْم فَيَقُوْلُوْنَ أَنْت نَبِيّ الله وخليله من أهل الأَرْض شفع لنا اِلٰى رَبك اَلا ترى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِن رَبِّي قد غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلنْ يغْضب بعده مثله وَاِنِّي كنت كذبت ثَلَاث كذبات فَذكرهَا نَفسِي نَفسِي نَفسِي ذَهَبُوا اِلٰى غَيْرِي ذَهَبُوا اِلٰى مُوسٰى فَيَأْتُوْنَ مُوسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوسٰى أَنْت رَسُوْلُ الله فضلك الله بِرِسَالَاتِهٖ وبكلامه على النَّاس شفع لنا اِلٰى رَبك أما ترى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِن رَبِّي قد غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلنْ يغْضب بعده مثله وَاِنِّي قد قتلت نفسا لم أُومر بقتلها نَفسِي نَفسِي نَفسِي ذَهَبُوا اِلٰى غَيْرِي ذَهَبُوا اِلٰى عِيسٰى فَيَأْتُوْنَ عِيسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيسٰى أَنْت رَسُوْلُ الله وكلمته أَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَم وروح مِنْهُ وكلمت النَّاس فِي المهد شفع لنا اِلٰى رَبك اَلا ترى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيسٰى اِن رَبِّي قد غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلنْ يغْضب بعده مثله وَلَمْ يذكر ذَنبا نَفسِي نَفسِي نَفسِي اذْهَبُوا اِلٰى غَيْرِي اذْهَبُوا اِلٰى مُحَمَّد فَيَأْتُوني فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّد أَنْت رَسُوْلُ الله وَخَاتم الْاَنْبِيَاء وَقد غفر الله لَك مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَأَخّر اشفع

5510-صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء' باب قول الله تعالى : إنا أرسلنا نوحا إلى قومه أن - حديث:3178صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها - حديث:313مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' باب في صفة الشفاعة - حديث:326صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر العلة التي من أجلها لا يشفع الأنبياء للناس يوم القيامة - حديث:6558مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث:31036السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' قوله تعالى : ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا - حديث:10843مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:9432مسند عبد الله بن المبارك' حديث:103

لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فانطلق فَاٰتِى تَحت الْعَرْش فاقع سَاجِدًا لرَبى ثُمَّ يفتح اللّٰهُ عَلَىَّ من محامده وَحسن الثَّنَاء عَلَيْهِ شَيْئًا لم يفتحهُ على اَحَد قبلى ثُمَّ يُقَال يَا مُحَمَّد رفع رَاسك سل تعطه وَاشْفَعْ تشفع فارفع رَاْسِى فَاَقُوْل اُمتِىْ يَا رب اُمتِىْ يَا رب اُمتِىْ يَا رب فَيُقَالُ يَا مُحَمَّد ادحل من امتك من لَا حِسَاب عَلَيْهِمْ من الْبَاب الْاَيمن من اَبْوَاب الْجَنَّة وهم شُرَكَاء النَّاس فِيْمَا سوى ذٰلِكَ من الْاَبْوَاب ثُمَّ قَالَ وَالَّذِىْ نَفسِى بِيَدِهٖ اِن مَا بَيْنَ المصراعين من مصاريع الْجَنَّة كَمَا بَيْنَ مَكَّة وهجر اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّة وَبصرى-رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک دعوت میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھا' آپ ﷺ کے سامنے دستی پیش کی گئی' آپ ﷺ کو وہ پسند تھی' آپ ﷺ نے اس میں سے دانت کے ذریعے نوچ کر گوشت کھانا شروع کیا' اور ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا' کیا تم جانتے ہو؟ اس کی صورت کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا' دیکھنے والا انہیں دیکھ سکے گا' پکارنے والا انہیں بات سنا سکے گا' سورج ان کے قریب آ جائے گا' لوگوں کو ایسا غم اور پریشانی لاحق ہوگی' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے ہوں گے' جسے وہ برداشت نہیں کر سکیں گے' پھر کچھ لوگ یہ کہیں گے: تم لوگ یہ دیکھ نہیں رہے؟ کہ تم کیسی صورت حال کا شکار ہو اور تمہیں کیا بات لاحق ہوئی ہے؟ تم لوگ ایسے شخص کو تلاش کرو' جو تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں' تمہاری شفاعت کرے' تو کچھ لوگ دوسروں سے کہیں گے: تمہارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں (ان سے کہہ دیتے ہیں)۔

وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ ہمارے جد امجد ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا' آپ میں اپنی روح کو پھونکا' اس نے فرشتے کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا' اس نے جنت میں آپ کو ٹھہرایا' آج آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت نہیں کریں گے؟ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہمیں کس صورت حال کا سامنا ہے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے' اتنا غضبناک اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا' اور نہ اس کے بعد کبھی غضبناک ہوگا' اس نے مجھے درخت (کا پھل) کھانے سے منع کیا تھا' لیکن میں نے اس کی بات نہیں مانی' آج مجھے اپنی فکر ہے' صرف اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس چلے جاؤ' تم لوگ نوح کے پاس چلے جاؤ' وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے حضرت نوح! آپ وہ پہلے رسول ہیں' جنہیں اہل زمین کی طرف مبعوث کیا گیا' آپ وہ پہلے شخص ہیں' جس کا نام ''شکر گزار بندہ'' رکھا گیا' کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں؟ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہمیں کیا چیز لاحق ہوئی ہے؟ کیا آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت نہیں کریں گے تو حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے' اس سے پہلے وہ کبھی اس طرح غضبناک نہیں ہوا تھا' اور اس کے بعد کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوگا' مجھے دعا کا اختیار تھا اور میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف کر دی' تو آج مجھے اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ! تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ!

وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور یہ کہیں گے: آپ اللہ کے نبی ہیں اور اہل زمین میں سے' اُس کے خلیل ہیں آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں' تو حضرت

ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے: آج میرا پروردگار جتنا غضبناک ہے اس سے پہلے کبھی اس طرح غضبناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اس طرح غضبناک نہیں ہوگا' میں نے تین مرتبہ خلاف واقعہ باتیں کہی تھیں' تو آج مجھے اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس چلے جاؤ! تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ! تو وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور کہیں گے' اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے ذریعے آپ کو فضیلت عطا کی' اپنے کلام کے ذریعے تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی تو آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے: میرا پروردگار' آج جس طرح غضبناک ہے' وہ اس سے پہلے اس طرح غضبناک نہیں ہوا' اور وہ اس کے بعد اس طرح کبھی غضبناک نہیں ہوگا' میں نے ایک جان کو قتل کر دیا تھا' جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا' تو مجھے اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس چلے جاؤ! تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ' وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور کہیں گے: اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا وہ کلمہ ہیں' جسے اس نے سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا تھا' اور اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں' آپ نے پنگھوڑے میں لوگوں کے ساتھ کلام کیا تھا' آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے' اس سے پہلے اتنا غضبناک نہیں ہوا' اور اس کے بعد بھی اس طرح غضبناک نہیں ہوگا' وہ کسی ذنب کا ذکر نہیں کریں گے' لیکن وہ کہیں گے: مجھے اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ' تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ!

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ کے رسول ہیں' انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے' آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے! کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں؟ تو میں چل پڑوں گا' میں عرش کے نیچے آؤں گا' اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدے میں گر جاؤں گا' تو پروردگار مجھے اپنی حمد و ثناء کے کلمات القاء فرمائے گا' جو اس نے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں عطا کیے ہوں گے' پھر یہ کہا جائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ' تم مانگو' تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو' تمہاری شفاعت قبول ہوگی' تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا' اور میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! میری امت! اے میرے پروردگار میری امت! اے میرے پروردگار میری امت! تو کہا جائے گا: اے محمد! تم اپنی امت میں سے' ان افراد کو جنت کے دروازوں میں دائیں طرف والے سے دروازے سے اندر داخل کر دو' جن پر کوئی حساب لاگو نہیں ہوگا' اور باقی دروازوں میں وہ دیگر لوگوں کے ساتھ' حصے دار ہوں گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان' اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ھجر کے درمیان ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5511 - وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اِبْرَاھِیْمُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَا رباہ فَیَقُوْلُ الرب جلّ وَعلا یَا لبیکاہ فَیَقُوْلُ اِبْرَاھِیْمُ یَا رب حرقت بنی فَیَقُوْلُ اخرجُوا مِنَ النَّار من کَانَ فِیْ قلبہ درۃ اَوْ شعیرَۃ من اِیْمَان - رَوَاہُ ابْن حبان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَا اَعْلَمُ فِیْ اِسْنَادہ مطعنا

وروى الطَّبَرَانِيّ عَن زيد الرقاشِي عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يشفع اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى آدم يَوْمَ الْقِيَامَة من ذُرِّيَّته فِيْ مائَة اَلف اَلف وَعشرَة آلاف اَلف

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن' حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: اے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا: میں سن رہا ہوں' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: اے میرے پروردگار! میرے بچے جل رہے ہیں' تو پروردگار فرمائے گا تم جہنم میں سے ہر اس فرد کو نکال دو جس کے دل میں چیونٹی کے وزن جتنا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) جو کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور اس کے بارے میں کسی طعن کا علم نہیں ہے۔

امام طبرانی نے زید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کی شفاعت کی وجہ سے' اُن کی اولاد میں سے (کم و بیش) گیارہ کروڑ افراد کو جنت میں داخل کرے گا''۔

5512 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيق قَالَ جَلَست اِلٰى قوم اَنا رابعهم فَقَالَ احدهم سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ليدخلن الْجَنَّة بشفاعة رجل من اُمتِيْ اَكثر من بني تَمِيم قُلْنَا سواك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سواى قلت اَنْت سَمِعت هٰذَا من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم فَلَمَّا قَامَ قلت من هٰذَا قَالُوْا ابْن الجدعاء اَوْ ابْن اَبِيْ الجدعاء

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنه قَالَ عَن شَقِيق عَن عبد اللّٰه بن اَبِيْ الجدعاء

❀❀ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں کچھ لوگوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا' میں ان میں سے چوتھا فرد تھا' ان میں سے ایک نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے ایک فرد کی شفاعت کی وجہ سے بنو تمیم کی تعداد سے زیادہ تعداد میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص میرے علاوہ کوئی اور ہوگا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب وہ صاحب اُٹھ کے چلے گئے' تو میں نے دریافت کیا: یہ کون تھے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابن جدعاء رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ابن ابوجدعاء تھے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اسے شقیق کے حوالے سے' عبداللہ بن ابوجدعاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5513 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ليدخلن الْجنَّة بشفاعة رجل لَيْسَ بِنَبِي مثل الْحَيَّيْنِ ربيعَة وَمُضر فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ مَا ربيعَة من مُضر قَالَ اِنَّمَا اَقُوْلُ مَا اَقُوْلُ- رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک شخص جو نبی نہیں ہوگا' اس کی شفاعت کی وجہ سے دو قبیلوں یعنی ربیعہ اور مضر کے افراد کی تعداد جتنے لوگ' جنت میں داخل ہوں گے' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ربیعہ قبیلہ' مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جو کہہ رہا ہوں وہ کہہ رہا ہوں''۔ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5514 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن الرجل ليشفع للرجلين وَالثَّلَاثَة-رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک آدمی دو' یا تین افراد کی بھی شفاعت کرے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5515 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوضع للأنبياء مَنَابِر من نور يَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيبقى منبري لَا اَجْلِس عَلَيْهِ اَوْ قَالَ لَا اقعد عَلَيْهِ قَائِما بَيْن يَدي رَبِّي مَخَافَة اَن يبْعَث بِي اِلَى الْجَنَّة وَتبقى امتِي بعدِي فَاَقُوْل يَا رب امتِي امتِي فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَا مُحَمَّد مَا تُرِيْدُ اَن اصنع بامتك فَاَقُوْل يَا رب عجل حسابهم فيدعى بهم فيحاسبون فَمنهمْ من يدْخل الْجَنَّة برحمته وَمِنْهُم من يدْخل الْجَنَّة بشفاعتي فَمَا اَزَال اشفع حَتّٰى اعطى صكاكا بِرِجَال قد بعث بهم اِلَى النَّار حَتّٰى إن مَالِكًا خَازِن النَّار لَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّد مَا تركت لغضب رَبك فِيْ أمتك من نقمة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَالْبَيْهَقِيّ فِي الْبَعْث وَلَيْسَ فِيْ اِسنادهما من ترك . الصكاك جمع صك وَهُوَ الْكتاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''انبیاء کے لئے نور سے بنے ہوئے منبر رکھے جائیں گے' جن پر وہ تشریف فرما ہوں گے' اور میرا منبر باقی رہ جائے گا' اور میں اس پر نہیں بیٹھوں گا (راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) میں اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں مجھے جنت کی طرف نہ بھجوا دیا جائے' اور میری امت میرے بعد رہ جائے' تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! میری امت' میری امت' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم کیا چاہتے ہو؟ کہ میں تمہاری امت کے ساتھ کیا کروں؟ تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! تو ان کا حساب جلدی لے لینا' تو انہیں بلایا جائے گا' اور ان سے حساب لیا جائے گا' تو ان میں سے کوئی شخص اس کی رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائے گا' کوئی شخص میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا' میں مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا' یہاں تک کہ مجھے کچھ ایسے افراد کے بارے میں پروانہ دیا جائے گا' جنہیں جہنم میں بھیجا جا چکا ہوگا' یہاں تک کہ جہنم کا نگران فرشتہ مالک یہ کہے گا: اے حضرت محمد! آپ نے اپنی امت کے بارے میں اپنے پروردگار کے غضب میں سے کوئی سزا نہیں رہنے دی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے کتاب البعث میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہو۔

لفظ الصکاک یہ ''صک'' کی جمع ہے' اس سے مراد تحریر (پروانہ' یا اجازت نامہ) ہے۔

5516 - وَعَنْ عَلِيِّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشفع لأمتي حَتّٰى ينادينى رَبِّي تبَارَكَ وَتَعَالٰى فَيَقُوْلُ اقد رضيت يَا مُحَمَّد فَاَقُوْلُ اِي رب قد رضيت رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَاسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا' یہاں تک کہ میرا پروردگار مجھے مخاطب کر کے فرمائے گا: کیا تم راضی ہو گئے؟ تو میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہو گی۔

5517 وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لاَهْلِ الْكَبَائِر من أمتِي - رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ ابْن حبَان اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْث جَابر

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری شفاعت' میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کے لئے ہو گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام بزار' امام طبرانی نے اور امام بن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اسے امام بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

5518 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خيرت بَيْنَ الشَّفَاعَة اَوْ يدْخل نصف أمتِي الْجَنَّة فاخترت الشَّفَاعَة لِاَنَّهَا اعم واكفى اما اِنَّهَا لَيست للْمُؤْمِنين الْمُتَقَدِّمين وَلَكنهَا للمذنبين الْخَطَّائِيْنَ المتلوثين .رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاسْنَاده جيد وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْث اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ بِنَحْوِهِ

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِي الْجِهَاد اَحَادِيْث فِيْ شَفَاعَة الشُّهَدَاءِ وَاَحَادِيْث الشَّفَاعَة كَثِيْرَة وَفِيْمَا ذكرنَاهُ غنية عَن سائرها وَاللّٰه الْمُوفق

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے شفاعت' یا اس چیز کے درمیان اختیار دیا گیا کہ میری امت کا نصف جنت میں داخل ہو جائے' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا' کیونکہ وہ زیادہ عمومی اور زیادہ کفایت کرنے والی ہو گی' اور یہ متقدمین اہل ایمان کے لئے نہیں ہو گی' بلکہ یہ گناہ گاروں' خطا کاروں اور گناہوں میں ملوث ہونے والوں کے لئے ہو گی''۔ یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند عمدہ ہے' اسے امام ابن ماجہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے جہاد سے متعلق باب میں شہداء کی فضیلت کے بارے میں احادیث گزر چکی ہیں شفاعت کے بارے میں' احادیث بہت سی ہیں' ہم نے جو ذکر کر دی ہیں' وہ باقی تمام کی جگہ کفایت کر جائیں گی' باقی اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرنے والا ہے۔

كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّار

کتاب: جنت وجہنم کی صفت کا بیان

1 - اَلتَّرْغِيْبُ فِیْ سُؤَالِ الْجَنَّةِ والاستعاذة مِنَ النَّار

باب: جنت کی دعا مانگنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5519 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يعلمهُمْ هذَا الدُّعَاء كَمَا يعلمهُمُ السُّورَةَ من الْقُرْآن قُوْلُوا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أعوذ بك من عَذَاب جَهَنَّم وَاَعُوْذ بك من عَذَاب الْقَبْر وَاَعُوْذ بك من فتْنَة الْمَسِيْح الدَّجَّال وَاَعُوْذ بك من فتْنَة الْمحيا وَالْمَمَات

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ النَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو اس دعا کی تعلیم یوں دیا کرتے تھے جس طرح انہیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے:) تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

یہ روایت امام مالک امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5520 - وَعَن أم حَبِيبَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سمعنى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا اَقُوْل اَللّٰهُمَّ امتعنى بزوجى رَسُوْلُ اللّٰه وبِاَبِیْ اَبِیْ سُفْيَان وبأخى مُعَاوِيَة فَقَالَ سَاَلت اللّٰه لآجال مَضْرُوبَة وَاَيَّام مَعْدُوْدَة وارزاق مقسومة لن يعجل شَيْئا مِنْهَا قبل اَجله وَلَا يُؤَخر وَلَوْ كنت سَاَلت اللّٰه اَن يعيذك مِنَ النَّار وَعَذَاب الْقَبْر كَانَ خيرا وَأفضل-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سنا: میں یہ کہہ رہی تھی: (یعنی یہ دعا مانگ رہی تھی):

''اے اللہ! تو میرے شوہر اللہ کے رسول کو میرے والد حضرت ابوسفیان کو اور میرے بھائی معاویہ کو لمبی زندگی دینا تو

5519-صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب ما يستعاذ منه في الصلاة - حديث:962صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الاستعاذة - ذكر الأمر بالاستعاذة بالله جل وعلا من الأشياء الأربع التي يستعوذ' حديث:1004موطأ مالك - كتاب القرآن' باب ما جاء في الدعاء - حديث:502سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الوتر - باب في الاستعاذة حديث: 1331السنن للنسائي - كتاب الجنائز' التعوذ من عذاب القبر - حديث:2046السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' التعوذ من عذاب القبر - حديث: 2165مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2277الشريعة للآجري - كتاب التصديق بالدجال ، وأنه خارج في هذه الأمة' باب استعاذة النبي صلى الله عليه وسلم من فتنة الدجال - حديث،866

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے زندگی کے بارے میں دعا مانگی ہے' جو طے ہو چکی ہے' جس کے ایام گنے چنے ہیں' جس کا رزق تقسیم شدہ ہے' اس میں سے کوئی بھی چیز اپنے مخصوص وقت سے پہلے نہیں آئے گی اور نہ ہی مؤخر ہوگی' اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتی کہ وہ تمہیں جہنم سے اور قبر کے عذاب سے بچائے' تو یہ بہتر اور زیادہ فضیلت والا ہوتا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5521 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا استجار عبد مِنَ النَّار سبع مَرَّات إِلَّا قَالَت النَّار يَا رب إِن عَبدك فلَانا استجار مني فَأَجره وَلَا سَأَلَ عبد الْجنَّة سبع مَرَّات إِلَّا قَالَت الْجنَّة يَا رب إِن عَبدك فلَانا سَأَلَنِي فَأدْخلهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بندہ جہنم سے سات مرتبہ پناہ مانگتا ہے' تو جہنم یہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار! تیرے فلاں بندے نے مجھ سے پناہ مانگی ہے' تو تُو اسے پناہ دیدے' اور جو بھی بندہ جنت کی سات مرتبہ دعا مانگتا ہے' تو جنت یہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار تیرے فلاں بندے نے میرے بارے میں دعا مانگی ہے' تو اسے جنت میں داخل کر دینا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔

5522 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَأَلَ الله الْجنَّة ثَلَاث مَرَّات قَالَت الْجنَّة اللَّهُمَّ أدخلهُ الْجنَّة وَمَنْ استجار مِنَ النَّار ثَلَاث مَرَّات قَالَت النَّار اللَّهُمَّ أجره مِنَ النَّار - رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظهمْ وَاحِد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کی دعا مانگتا ہے' تو جنت یہ کہتی ہے: اے اللہ اسے جنت میں داخل کر دے اور جو شخص جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے' تو جہنم یہ کہتی ہے: اے اللہ اسے جہنم سے پناہ دیدے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب کے الفاظ ایک ہی ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5523 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن لله مَلَائِكَة سيارَة

5523-صحيح البخاری - كتاب الدعوات' باب فضل ذكر الله عز وجل - حديث:6054صحيح مسلم - كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل مجالس الذكر - حديث:4961صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأذكار - ذكر إثبات مغفرة الله جل وعلا للقوم الذين يذكرون الله مع' حديث:856المستدرك على الصحيحين للحاكم - بسم الله الرحمن الرحيم أول كتاب المناسك' كتاب الدعاء - حديث:1760مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8522مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو صالح' حديث:2545شعب الإيمان للبيهقي - فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث:556

يبتغون مجالس الذكر فذكر الحديث الى ان قال فيسالهم الله عز وجل وهو اعلم من اين جئتم فيقولون جئنا من عند عباد لك يسبحونك ويكبرونك ويهللونك ويحمدونك ويسالونك قال فما يسالوني قالوا يسالونك جنتك قال وهل راوا جنتي قالوا لا اى رب قال فكيف لو راوا جنتي قالوا ويستجيرونك قال ومما يستجيروني قالوا من نارك يا رب قال وهل راوا ناري قالوا لا قال فكيف لو راوا ناري قالوا ويستغفرونك قال فيقول قد غفرت لهم واعطيتهم ما سالوا واجرتهم مما استجاروا. الحديث- رواه البخاري ومسلم واللفظ له وتقدم بتمامه في الذكر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں' جو گھومتے پھرتے ہیں' وہ ذکر کی محافل تلاش کرتے ہیں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ تو وہ کہتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں' جو تیری تسبیح بیان کر رہے تھے' اور تیری کبریائی بیان کر رہے تھے' تیری معبودیت کا اعتراف کر رہے تھے تیری حمد بیان کر رہے تھے اور تجھ سے مانگ رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی نہیں! اے ہمارے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں (تو کیا ہو؟) فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے پناہ مانگ رہے تھے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! وہ تیری آگ سے (یعنی جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے) پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی نہیں! پروردگار فرماتا ہے' اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں تو کیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے' تو پروردگار فرماتا ہے: میں نے ان کی مغفرت کر دی' انہوں نے جو مانگا ہے' وہ انہیں دیا' اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی ہے' اس سے انہیں پناہ دی''......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ روایت اس سے پہلے مکمل روایت کے طور پر ذکر سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

2 - التَّرْهِيب مِنَ النَّار أعاذنا الله مِنْهَا بمنه وكرمه

باب: جہنم کے بارے میں ترہیبی روایات' اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے ذریعے ہمیں اُس سے بچا کے رکھے

5524 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اكثر دُعَاء النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبنَا آتنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَة وَفِي الْآخِرَة حَسَنَة وقنا عَذَاب النَّار (البقرة)-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما' اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما' اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5525 - وَعَنْ عدى بن حَاتِم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتقوا النَّار قَالَ واشاح ثُمَّ قَالَ اتقوا النَّار ثُمَّ اعرض واشاح ثَلَاثًا حَتّٰى ظننا انه ينظر اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتقوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَمَنْ لم يجد فبكلمة طيبَة-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

أشاح بشين مُعْجمَة وحاء مُهْملَة مَعْنَاهُ حذر النَّار كَأَنَّهُ ينظر اِلَيْهَا وَقَالَ الْفراء المشيح على مَعْنيين الْمقبل اِلَيْك وَالْمَانِع لما وَرَاء ظَهره قَالَ وَقَوله أعرض واشاح اَى أقبل

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جہنم سے بچو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو پرے کرنے کی کوشش کی' پھر فرمایا: تم لوگ جہنم سے بچو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیرا' اور پھر کسی چیز کو پرے کرنے کی کوشش کی' ایسا تین مرتبہ ہوا' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جہنم کو دیکھ رہے ہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچو! خواہ نصف کھجور کے ذریعے ہو' اور جس کو یہ بھی نہیں ملتی' تو وہ پاکیزہ بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرے)''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ اشاح اس کا مطلب یہ ہے آپ نے جہنم سے بچنے کی کوشش کی' یوں گویا کہ آپ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

فراء بیان کرتے ہیں: لفظ ''مشیح'' دو معنی میں استعمال ہوتا ہے' کوئی چیز آپ کی طرف آ رہی ہو' یا کسی ایسی چیز کو روکا جائے جو آپ کی پشت کے پیچھے ہو' وہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ اعرض واشاح کا مطلب یہ ہے وہ آپ کے سامنے کی طرف سے آ رہی تھی اور آپ اُس سے منہ پھیر رہے تھے۔

5526 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت هٰذِهِ الْآيَة وانذر عشيرتك الْأَقْرَبين الشُّعَرَاء

412 دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمعُوْا فَعم وَخص فَقَالَ يَا بني كَعْب بن لؤَى اَنْقِذُوا اَنفسكُمْ مِنَ النَّار يَا بني مرّة بن كَعْب اَنْقِذُوا انفسكُمْ مِنَ النَّار يَا بني هَاشم اَنْقِذُوا انفسكُمْ مِنَ النَّار يَا بني عبد الْمطلب اَنْقِذُوا اَنفسكُمْ مِنَ النَّار يَا فَاطِمَة اَنْقِذِىْ نَفسك مِنَ النَّار فَإِنِّىْ لَا أملك لكم من اللّٰه شَيْئًا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا' ان کے خاص و عام اکٹھے ہو گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب بن لوی کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' اے مرہ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' اے بنو ہاشم! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' اے اولاد عبدالمطلب! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں' میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بخاری' امام ترمذی اور امام نسائی نے اس

کی مانند نقل کیا ہے۔

5527 - وَعَنِ النُّعْمَانِ بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّار اَنْذَرْتُكُمُ النَّار حَتّٰى لَو اَن رجلا كَانَ بِالسوقِ لسمعه من مقامي هٰذَا حَتّٰى وَقعت خميصة كَانَت على عَاتِقه عِنْد رجلَيْهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بازار میں ہوگا' وہ اس کو میری اس جگہ پر سن لے' تو اس کی چادر' جو اس کی گردن پر موجود ہوگی' وہ گر کر اس کے پاؤں میں آجائے گی۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5528 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مثلي وَمثل اُمتِي كَمثل رجل استوقد نَارا فَجعلت الدَّوَابّ والفراش يقعن فِيهَا فَاَنا آخذ بِحُجزِكُمْ وَاَنْتُم تقحمون فِيهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو آگ جلاتا ہے' تو کیڑے مکوڑے اور پتنگے اس میں گرنا شروع ہوتے ہیں' تو میں تم لوگوں کے ڈب سے' تمہیں پکڑتا ہوں' اور تم ہو کہ اس میں گرنے کی کوشش کر رہے ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5529 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم اِنَّمَا مثلي كَمثل رجل استوقد نَارا فَلَمَّا اَضَاءَت مَا حوله جعل الْفراش وَهٰذِهِ الدَّوَابّ يقعن فِيهَا وَجعل يحجزهن ويغلبنه فيتقحمن فِيهَا قَالَ فذلكم مثلي ومثلكم وَاَنا آخذ بِحُجزِكُمْ عَن النَّار هَلُمَّ عَن النَّار هَلُمَّ عَن النَّار فيغلبوني ويقتحمون فِيهَا

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میری مثال ایک ایسے شخص کی مانند ہے' جو آگ جلاتا ہے' جب اس کے اردگرد کا ماحول روشن ہو جاتا ہے' تو پتنگے اور کیڑے مکوڑے اس آگ میں گرنا شروع ہوتے ہیں' تو وہ شخص انہیں پکڑنا شروع کرتا ہے' تو وہ اس کے قابو میں نہیں آتے اور اس میں گر جاتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال یہ ہے کہ میں تمہیں جہنم سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں' (اور یہ کہتا ہوں:) کہ تم جہنم سے بچ جاؤ' تم جہنم سے بچ جاؤ' لوگ مجھ پر غالب آجاتے ہیں اور اس میں گر جاتے ہیں''۔

5528-صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب الانتهاء عن المعاصي - حديث:6128صحيح مسلم - كتاب الفضائل' باب شفقته صلى الله عليه وسلم على أمته ومبالغته في تحذيرهم - حديث:4334مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7160مسند الحميدي - جامع أبي هريرة' حديث:999مسند الشهاب القضاعي - إني ممسك بحجزكم عن النار' حديث:1050الشريعة للآجري - كتاب الإيمان والتصديق بأن الجنة والنار مخلوقتان' باب ذكر ما اختص الله عز وجل النبي صلى الله - حديث:988

5530 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثلی ومثلكم كمثل رجل أوقـد نـارا فـجعل الجنادب والفراش يقعن فِيهَا وَهُوَ يذبهن عَنهَا وَأَنا آخذ بِحُجَزِكُمْ عَن النَّار وَأَنْتُم تفلتون من يَدی-رَوَاهُ مُسْلِم

الحجز بِضَم الْحَاء وَفتح الْجِيم جمع حجزة وَهِي معقد الْإِزَار

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اور تمہاری مثال اس شخص کی مانند ہے جو آگ جلاتا ہے' تو پتنگے اور کیڑے مکوڑے اس میں گرنا شروع ہوتے ہیں' وہ انہیں بچانے کی کوشش کرتا ہے' میں بھی تمہیں ڈب سے پکڑ کر جہنم سے بچاتا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے پھسلتے ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ الحجز یہ لفظ ''حجزۃ'' کی جمع ہے اس سے مراد وہ جگہ ہے' جہاں تہبند باندھا جاتا ہے۔

5531 - وَرُوِیَ عَن كُلَيب بن حزن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اطْلُبُوا الْجَنَّة جهدكم واهربوا مِنَ النَّار جهدكم فَإِن الْجَنَّة لَا ينَام طالبها وَإِن النَّار لَا ينَام هَارِبهَا وَإِن الْآخِرَة الْيَوْم محفوفة بالمكاره وَإِن الدُّنْيَا محفوفة باللذات والشهوات فَلَا تلهينكم عَن الْآخِرَة-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت کلیب بن حزن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''پوری کوشش کے ساتھ جنت حاصل کرنے کی کوشش کرو' اور پوری کوشش کے ساتھ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو' کیونکہ جنت کا طلبگار سوتا نہیں ہے' اور جہنم سے بچنے والا بھی سوتا نہیں ہے' آخرت کو ناپسندیدہ چیزوں کی تحت رکھا گیا ہے' اور دنیا کو لذتوں اور شہوتوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا ہے' تو وہ (دنیا) تمہیں آخرت سے غافل نہ کردے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5532 - وَرُوِیَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْت مثل النَّار نَام هَارِبهَا وَلَا مثل الْجَنَّة نَام طالبها

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ إِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ يحيى بن عبيد اللّٰه يَعْنِيْ ابْن موهب التَّيْمِيّ

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ عبد اللّٰه بن شريك عَنْ أَبِيْهِ عَن مُحَمَّد الْأَنْصَارِيّ وَالسُّدی عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَة أخرجه الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے آگ (یعنی جہنم) جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی' جس سے بچنے کی کوشش کرنے والا سو جائے' اور جنت جیسی چیز نہیں دیکھی ہے' جس کا طلبگار سو جائے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو ہم صرف یحییٰ بن عبیداللہ سے منقول ہونے کے طور پر ہی جانتے ہیں' ان کی مراد ابن موہب تیمی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اسے عبداللہ بن شریک نے' اپنے والد کے حوالے سے' محمد انصاری اور سدی کے حوالے سے' ان کے

والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اس روایت کو امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے۔

5533 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا معشر الْمُسلمين ارغبوا فِيمَا رغبكم الله فِيهِ واحذروا مِمَّا حذركُمْ اللّٰه مِنْهُ وخافوا مِمَّا خوفكم اللّٰه بِهِ من عَذَابه وعقابه وَمن جَهَنَّم فَإِنَّهَا لَو كَانَت قَطْرَة من الْجنَّة مَعكُمْ فِي دنياكم الَّتِي اَنْتُم فِيهَا حلتها لكم وَلَو كَانَت قَطْرَة مِنَ النَّار مَعكُمْ فِي دنياكم الَّتِي اَنْتُم فِيهَا خبثتها عَلَيْكُم -رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَلَا يحضرني الْآن اِسْنَاده

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اے مسلمانوں کے گروہ! تم اس چیز میں رغبت رکھو جس چیز میں تمہیں اللہ تعالیٰ نے رغبت دلائی ہے اور اس چیز سے بچ کے رہو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچنے کا کہا ہے اور اس چیز سے بچ کے رہو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوف دلایا ہے جس کا تعلق اس کے عذاب اور عقاب سے ہے اور جہنم سے بچ کے رہو کیونکہ اگر جنت کا ایک قطرہ تمہاری دنیا میں تمہارے ساتھ ہوتا جس میں تم ہو تو اس نے اسے تمہارے لئے حلال کر دینا اور اگر جہنم کا ایک قطرہ تمہارے ساتھ تمہاری اس دنیا میں ہوتا جس میں تم ہو تو اس نے تمہارے لئے اس (دنیا کو) خراب کر دینا تھا"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی سند اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5534 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بفرس يَجْعَل كل خطو مِنْهُ اَقْصَى بَصَره فَسَار وَسَار مَعَه جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَاتى على قوم يزرعون فِي يَوْم ويحصدون فِي يَوْم كلما حصدوا عَاد كَمَا كَانَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْل من هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ الْمُجَاهدُونَ فِي سَبِيل اللّٰه تضَاعف لَهُم الْحَسَنَة بسبعمائة ضعف وَمَا اَنْفقُوا من شَيْءٍ فَهُوَ يخلفه ثُمَّ اَتَى على قوم ترضخ رؤوسهم بالصخر كلما رضخت عَادَتْ كَمَا كَانَت وَلَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَيْءٌ قَالَ يَا جِبْرِيْل من هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تثاقلت رؤوسهم عَن الصَّلَاة ثُمَّ اَتَى على قوم على أدبارهم رقاع وَعَلٰى أقبالهم رقاع يسرحون كَمَا تسرح الْاَنْعَام اِلَى الضريع والزقوم ورضف جَهَنَّم قَالَ مَا هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَا يُؤدُّونَ صدقَات اَمْوَالهم وَمَا ظلمهم اللّٰه وَمَا اللّٰه بظلام للعبيد ثُمَّ اَتَى على رجل قد جمع حزمة عَظِيمَة لَا يَسْتَطِيع حملهَا وَهُوَ يُرِيد اَن يزِيد عَلَيْهَا قَالَ يَا جِبْرِيْل مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا رجل من امتك عَلَيْهِ اَمَانَة النَّاس لَا يَسْتَطِيع اداءها وَهُوَ يُرِيد اَن يزِيد عَلَيْهَا ثُمَّ اَتَى على قوم تقْرض شفاههم والسنتهم بمقاريض من حَدِيد كلما قرضت عَادَتْ كَمَا كَانَت لَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَيْءٌ قَالَ يَا جِبْرِيْل مَا هَؤُلَاءِ قَالَ خطباء الْفِتْنَة ثُمَّ اَتَى على جُحر صَغِير يخرج مِنْهُ ثَوْر عَظِيم فيريد الثور اَن يدْخل من حَيْثُ خرج فَلَا يَسْتَطِيع قَالَ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذَا الرجل يتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ الْعَظِيمَة فيندم عَلَيْهَا فيريد اَن يردهَا فَلَا يَسْتَطِيع ثُمَّ اَتَى على وَاد فَوجدَ رِيحًا طيبَة وَوجد ريح مسك مَعَ صَوت فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ صَوت الْجنَّة تَقول يَا رب ائْتِنِي بأهلي وَبِمَا وَعَدتنِي فقد كثر غرسي وحريري وسندسي واستبرقي وعبقريي ومرجاني وفضتي وذهبي واكوابي وصحافي واباريقي وفواكهي وعسلي ومائي ولبني وخمري ائْتِنِي بِمَا وَعَدتنِي قَالَ لَك كل مُسلم ومسلمة وَمُؤمن ومؤمنة وَمن آمن بِي وبرسلي

وَعمل صالحا وَلَمْ يُشْرِك بِي شَيْئًا وَلَمْ يتخذ من دوني اندادا فَهُوَ آمن وَمَنْ سَأَلَنِي أَعْطَيته وَمَنْ أَقرضنِي جزيته وَمَنْ توكل عَلَيّ كفيته إِنِّي أَنَا اللّٰه لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَا خلف لميعادي قد أَفْلح الْمُؤْمِنُونَ تَبَارَكَ اللّٰه احسن الْخَالِقِينَ فَقَالَت قد رضيت ثُمَّ أَتَى على وَاد فَسمع صَوْتا مُنكرا فَقَالَ يَا جِبْرِيل مَا هَذَا الصَّوْت قَالَ هَذَا صَوْت جَهَنَّم تَقول يَا رب ائْتِنِي بأهلي وَبِمَا وَعَدتنِي فَقَدْ كثرت سلاسلي وأغلالي وسعيري وحميمي وغساقي وغسليني وَقد بعد قعري وَاشْتَدَّ حري ائْتِنِي بِمَا وَعَدتنِي قَالَ لَك كل مُشْرك ومشركة وخبيث وخبيثة وكل جَبَّار لَا يُؤمن بِيَوْم الْحساب قَالَت قد رضيت فَذكر الحَدِيْث فِي قصَّة الْإِسْرَاء وَفرض الصَّلَاة وَغير ذَلِك

رَوَاهُ الْبَزَّار عَن الرّبيع بن أنس عَنْ أَبِي الْعَالِيَة أَوْ غَيْرِه عَنْ أَبِي هُرَيْرَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑے کو لایا گیا' جس کا ہر ایک قدم حدنگاہ تک جاتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی روانہ ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے پاس تشریف لائے' جو ایک ہی دن میں ایک کھیت بوتے' اور ایک ہی دن میں اس کی فصل کاشت کر لیتے تھے' جب بھی وہ کاشت کر لیتے تھے' تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح ہو جاتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں' جن کی نیکی کا اجر سات سو گنا تک ہو جاتا ہے' اور یہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں' انہیں اس کی جگہ عطا کر دیا جاتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس تشریف لائے' جن کے سر پتھر کے ذریعے کچلے جا رہے تھے' جب بھی ان کے سر کچل دیا جاتا تھا' وہ پہلے کی مانند ہو جاتا تھا' اور اس عمل میں کوئی وقفہ نہیں آ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں' جن کے سر نماز سے بھاری رہتے تھے (یعنی یہ نماز کے وقت سوئے رہتے تھے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا' جن کی پشت پر اور آگے کی طرف پتے تھے' وہ اس طرح چلتے تھے' جس طرح جانور چلنے کے لیے جاتے ہیں' اور وہ (جہنمی) چلتے ہوئے ضریع' زقوم' اور جہنم کے انگاروں کی طرف جاتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا ہے' اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف لائے جو لکڑیوں کا گٹھا اکٹھا کرتا تھا' وہ اسے اٹھا نہیں پاتا تھا اور وہ اس میں مزید اضافہ کرنا چاہتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت سے تعلق رکھنے والا وہ شخص ہے' جس کے ذمہ لوگوں کی امانتیں تھیں' یہ انہیں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا' اور یہ چاہتا تھا کہ اس کو مزید امانتیں دی جائیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ ایسے آدمیوں کے پاس سے ہوا' جن کی ہونٹ اور زبانیں لوہے کی قینچیوں کے ساتھ کاٹی جا رہی تھیں' جب بھی وہ کاٹ دی جاتی تھیں' تو پہلے کی مانند ہو جاتی تھیں' اس عمل میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ فتنہ پیدا کرنے والے خطیب ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک چھوٹی سی بل کے پاس سے ہوا' جس کے اندر سے ایک بڑا بیل نکلتا تھا' اور پھر وہ بیل یہ چاہتا تھا کہ جس بل سے وہ نکلا ہے اس بل میں دوبارہ داخل ہو جائے' لیکن وہ اندر جا نہیں سکتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ شخص ہے' جو بڑی بات کہہ دیتا تھا' پھر اس پر ندامت

کا اظہار کرتا تھا' پھر وہ چاہتا تھا کہ اسے واپس کر دے' لیکن وہ اسے واپس نہیں کر سکتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک وادی کے پاس سے ہوا' تو آپ ﷺ نے اس میں ایک پاکیزہ خوشبو محسوس کی' اور آواز کے ہمراہ مشک کی خوشبو محسوس کی' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو حضرت جبرائیل نے بتایا کہ یہ جنت کی آواز ہے' اور یہ عرض کر رہی ہے: اے میرے پروردگار! میرے اہل افراد کو میرے اندر لے آ' اور جن کا تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے (ان کو میرے اندر لے آ) کیونکہ میری پیداوار' میرا ریشم' میرا سندس' میرا استبرق' میرا عبقر' میرا مرجان' میری چاندی' میرا سونا' میرے برتن' میرے پیالے' میرے کوزے' میرے پھل' میرا شہد' میرا پانی' میرا دودھ' میرا مشروب بہت سے ہو گئے ہیں' تو تُو میرے پاس اُن کو لے آ' جن کا تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت' مومن مرد اور مومن عورت' جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان رکھیں گے' اور کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے' اور میرے علاوہ کسی اور کو معبود قرار نہیں دیں گے' تو وہ امن میں ہوں گے' اور جو شخص مجھ سے سوال کرے گا' میں اسے عطا کروں گا' جو شخص مجھے قرض دے گا' میں اسے جزا دوں گا' جو شخص مجھ پر توکل کرے گا' میں اس کی کفایت کروں گا' میں اللہ ہوں' اور میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' میرے وعدے کے خلاف ورزی نہیں ہو سکتی' مومنین کامیاب ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے' تو جنت عرض کرتی ہے: میں راضی ہو گئی' پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک وادی سے ہوا' تو وہاں سے آپ ﷺ کو ایک ناگوار آواز سنائی دی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! یہ آواز کیسی ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ جہنم کی آواز ہے' وہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار! میرے اہل افراد کو میرے اندر لے آ' جن کے بارے میں میرے ساتھ تو نے وعدہ کیا ہے' میری زنجیریں' میری بیڑیاں' میری آگ' میری گرمی میرا حمیم' میرا غساق' میرا غسلین' زیادہ ہو گئے ہیں' میرا گڑھا گہرا ہو گیا ہے' میری تپش زیادہ ہو گئی ہے' تو میرے پاس ان کو لے آ' جن کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے' تو پروردگار فرماتا ہے: تمہیں ہر مشرک مرد اور مشرک عورت' خبیث مرد اور خبیث عورت ملیں گے' ہر متکبر ملے گا' جو حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ہو گا' تو جہنم عرض کرتی ہے: میں راضی ہو گئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پورا واقعہ معراج اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے' جس میں نماز کی فرضیت اور دیگر امور کا تذکرہ ہے۔

یہ روایت امام بزار نے ربیع بن انس کے حوالے سے' ابوالعالیہ یا شاید کسی اور کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5535 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ وَالَّذِىْ نَفسِى بِيَدِهٖ لَو رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْت لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا قَالُوْا وَمَا رَأَيْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْت الْجَنَّةَ وَالنَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَابُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر تم وہ چیز دیکھ لو جو میں دیکھتا ہوں' تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے کیا چیز دیکھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت اور جہنم''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔

5536 - وَرُوِىَ عَن عبد الله بن الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِقوم وهم

یَضحکُونَ فَقَالَ تضحکون وَذکر الْجنَّة وَالنَّار بَین اظهركم قَالَ فَمَا رئی أحد مِنْهُم ضَاحِكا حَتَّى مَاتَ قَالَ وَنزلت فيهم نبیء عِبَادِیَ اَنِّیۡ اَنَا الغفور الرَّحِیم وَاَن عَذَابی هُوَ الْعَذَاب الْاَلِیم (الحجر)

رَوَاهُ الْبَزَّار وَلَيْسَ فِیْ اِسْنَاده من ترك وَلَا اتهم

❀❀ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو ہنس رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ہنس رہے ہو؟ جبکہ جنت اور جہنم کا ذکر تمہارے سامنے ہوا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: تو ان میں سے کسی بھی شخص کو مرتے دم تک ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا' اور ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تم میرے بندوں کو بتادو! کہ میں مغفرت کرنے والا' رحم کرنے والا ہوں' اور میرا عذاب دردناک عذاب ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہو' یا جس پر تہمت لگائی گئی ہو۔

5537 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه خطب فَقَالَ لَا تنسوا العظيمتين الْجنَّة وَالنَّار ثُمَّ بَكَى حَتَّى جرى اَوْ بل دُمُوعه جانبی لحيته ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لَو تعلمُونَ مَا أعلَمُ من اَمر الْاٰخِرَة لمشيتم اِلَی الصَّعِيد ولحثيتم على رؤوسكم التُّرَاب-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: دو عظیم چیزوں کو نہ بھولو' جنت اور جہنم' پھر آپ ﷺ رونے لگے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آنسوؤں نے آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کو تر کردیا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' آخرت کے امور سے متعلق جو کچھ میں جانتا ہوں' اگر تم جان جاؤ' تو تم ویرانوں کی طرف چلے جاؤ' اور اپنے سروں پر مٹی ڈالو''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

5538 - وَرُوِیَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْل اِلَی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حِین غير حِينه الَّذِیْ كَانَ يَاْتِيهِ فِيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْل مَا لی اَرَاك متغير اللَّوْن فَقَالَ مَا جئْتُك حَتَّى اَمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بمنافخ النَّار فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جِبْرِيْل صف لی النَّار وانعت لی جَهَنَّم فَقَالَ جِبْرِيْل اِن اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى اَمر بجهنم فَاوقد عَلَيْهَا الف عَام حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اَمر فَاوقد عَلَيْهَا الف عَام حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ اَمر فَاوقد عَلَيْهَا الف عَام حَتَّى اسودت فَهِیَ سَوْدَاءِ مظْلمَة لَا يضیء شررها وَلَا يطفأ لهبها وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَو اَن قدر ثقب اِبرة فتح من جَهَنَّم لمات من فِی الْاَرْض كلهم جَمِيعًا من حره وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَو اَن خازنًا من خزنَة جَهَنَّم برز اِلَی اَهلِ الدُّنْيَا لمات من فِی الْاَرْض كلهم من قبح وَجهه وَمن نَتن رِيحه وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَو اَن حَلقَة من حلق سلسلة اَهْلِ النَّارِ الَّتِیْ نعت اللّٰه فِیْ كِتَابه وضعت على جبال الدُّنْيَا لارفضت وَمَا تقارت حَتَّى يَنْتَهِی اِلَی الْاَرْض السُّفْلٰى

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حسبی يَا جِبْرِيْل لَا ينصدع قلبی فاموت قَالَ فَنظر رَسُوْلُ اللّٰه

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرِيْل وَهُوَ يبكى فَقَالَ تبكى يَا جِبْرِيْل وَاَنت من اللّٰه بِالْمَكَانِ الَّذِىْ اَنت بِهٖ فَقَالَ وَمَا لى لَا اَبْكِى اَنا اَحَق بالبكاء لعلى اكون فِىْ علم اللّٰه على غير الْحَال الَّتِىْ اَنا عَلَيْهَا وَمَا اَدْرِى لعلى ابتلى بِمَا ابْتُلِىَ بِهٖ اِبْلِيس فَقَدْ كَانَ من الْمَلَائِكَة وَمَا اَدْرِى لعلى ابتلى بِمَا ابْتُلِىَ بِهٖ هاروت وماروت قَالَ فَبكى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبكى جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَمَا زَالا يَبْكِيَانِ حَتّٰى نوديا اَن يَا جِبْرِيْل وَيَا مُحَمَّد اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد امنكما اَن تعصياه فارتفع جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام وَخرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمر بِقَوم من الْاَنْصَار يَضْحَكُوْنَ ويلعبون فَقَالَ اتضحكون ووراء كم جَهَنَّم فَلَو تعلمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا وَلما اسغتم الطَّعَام وَالشرَاب ولخرجتم اِلَى الصعدات تجاْرُوْنَ اِلَى اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَتقدم شرح بعض غَرِيْبه فِىْ حَدِيْث آخر فِىْ ذكر الْمَوْت

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب وہ عام طور پر نہیں آتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر ان کے پاس گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! کیا وجہ ہے کہ میں تمہاری رنگت کو تبدیل پا رہا ہوں؟ انہوں نے کہا: میں آپ کے پاس اس وقت تک نہیں آیا' جب تک اللہ تعالیٰ نے آگ کو تیز کرنے کا حکم نہیں دے دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! میرے سامنے آگ کی صفت بیان کرو' اور جہنم کا حلیہ بیان کرو' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کو حکم دیا' تو اسے ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا' یہاں تک کہ اس کی آگ سفید ہوگئی' پھر اس کے بارے میں حکم دیا' تو اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی' پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا' تو اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی' تو اب وہ سیاہ اور تاریک ہے' اس کے شرارے میں روشنی نہیں ہے' اور اس کا شعلہ بجھتا نہیں ہے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اگر جہنم میں سے سوئی کے ناکے جتنی جگہ کو کھول دیا جائے' تو روئے زمین پر موجود سب لوگ اس کی تپش کی وجہ سے مرجائیں' اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' جہنم کے نگران فرشتوں میں سے' اگر کوئی ایک اہل دنیا کے سامنے ظاہر ہو جائے' تو اس کے چہرے کی بدصورتی اور اس کی بدبو کی وجہ سے روئے زمین پر موجود سب لوگ مرجائیں' اور اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اگر اہل جہنم کی زنجیروں میں سے ایک حلقہ' جس کی صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے' اس کا ایک حلقہ اگر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے' تو وہ دھنسنے لگ جائیں' اور اپنی جگہ جمے نہ رہیں' یہاں تک کہ وہ سب سے نیچے والی زمین تک پہنچ جائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! میرے لئے اتنا کافی ہے' ایسا نہ ہو کہ میرا دل تکلیف کا شکار ہو اور میں مرجاؤں' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ رو رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! تم رو رہے ہو؟ جبکہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مخصوص مقام حاصل ہے' جس پر تم فائز ہو' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: میں کیوں نہ روؤں؟ میں تو رونے کا زیادہ حق رکھتا ہوں' کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں' میری وہ حالت ہو' جو اس کے برخلاف ہو' جس پر میں اب ہوں' اور مجھے کیا پتہ کہ مجھے بھی اسی طرح کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے' جس میں ابلیس کو مبتلا کیا گیا تھا' وہ بھی پہلے فرشتوں میں سے تھا' کیا پتہ مجھے بھی اس طرح کی آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے' جس آزمائش میں ہاروت اور ماروت کو مبتلا کیا گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روئے اور حضرت جبرائیل بھی روئے' یہ دونوں روتے رہے' یہاں تک کہ ان دونوں کو پکار کر مخاطب کیا گیا: اے محمد! اے جبرائیل! اللہ تعالیٰ نے تم

دونوں پر فضل کیا ہے کہ تم اس کی نافرمانی نہیں کرو گے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اوپر چلے گئے اور نبی اکرم ﷺ باہر چلے گئے تو نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ انصاریوں کے پاس سے ہوا جو ہنس رہے تھے اور کھیل کود کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ ہنس رہے ہو؟ جبکہ تمہارے آگے جہنم ہے اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ رؤ اور تم سیر ہو کر نہ کھاؤ پیو اور تم ویرانوں کی طرف نکل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ تلاش کرو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس روایت کے بعض غریب الفاظ کی شرح' موت کے ذکر سے متعلق ایک اور حدیث میں گزر چکی ہے۔

5539 - وَرُوِیَ عَنْ عمر اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن جبرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام جَاءَ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِينًا لَا يرفع رَاسه فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لی اَرَاكَ يَا جِبْرِيْل حَزِينًا قَالَ اِنِّيْ رَاَيْت نفحة من جَهَنَّم فَلَمْ ترجع اِلَىّ روحی بعد-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پریشانی کے عالم میں حاضر ہوئے وہ اپنا سر نہیں اٹھا رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! کیا وجہ ہے؟ میں تمہیں غمگین دیکھ رہا ہوں انہوں نے کہا: میں نے جہنم کا ایک بھپکا دیکھا ہے تو اس کے بعد میری روح میری طرف واپس نہیں آئی (یعنی میرا خوف ختم نہیں ہوا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5540 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لجبريل مَا لی لَا ارى مِيكَائِيل ضَاحِكا قطّ قَالَ مَا ضحك مِيكَائِيل مُنْذُ خلقت النَّار

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا: کیا وجہ ہے؟ میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے' حضرت میکائیل علیہ السلام کبھی نہیں ہنسے۔

یہ روایت امام احمد نے اسماعیل بن عیاش سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

5541 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَة وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (التَّحْرِيم) فَقَالَ اوقد عَلَيْهَا الف عَام حَتّٰى احْمَرَّتْ وَالف عَام حَتّٰى ابْيَضَّتْ وَالف عَام حَتّٰى اسودت فَهِيَ سَوْدَاءِ مظْلمَة لَا يطفا لهبها...... الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ والأصبهاني وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الْبكاء

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"اس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں"۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی' پھر اسے ایک ہزار سال تک

جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی' اب وہ سیاہ اور تاریک ہے' جس کا انگارہ (یا شعلہ) بجھتا نہیں ہے"......الحدیث

یہ روایت امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ روایت مکمل روایت کے طور پر رونے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5542 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن نَاركُمْ هٰذِهٖ جُزْء من سَبْعِينَ جُزْء ا من نَار جَهَنَّم وَلَوْلَا اَنَّهَا اطفئت بِالْمَاءِ مرَّتَيْنِ مَا استمتعتم بهَا وَاِنَّهَا لتدعو اللّٰه اَن لَا يُعِيدهَا فِيهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ واه وَالْحَاكِم عَن جسر بن فرقد وَهُوَ واه عَن الْحسن عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تمہاری یہ (دنیا کی) آگ' جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے' اگر اسے دو مرتبہ پانی کے ذریعے بجھایا نہ گیا ہوتا' تو تم اس سے نفع حاصل نہ کر سکتے' اور اس آگ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ اب اسے دوبارہ جہنم میں نہ بھیجا جائے"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے واہی سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے اسے جسر بن فرقد کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے' یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5543 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِى بالنَّار يَوْم الْقِيَامَة لَهَا سَبْعُوْنَ الف زِمَام مَعَ كل زِمَام سَبْعُوْنَ الف ملك يجرونها -رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن جہنم کو لایا جائے گا' اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی' ہر ایک لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے' جو اسے کھینچ رہے ہوں گے"

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

فصل فِيْ شدَّة حرهَا وَغَيْر ذٰلِك

باب: اس (جہنم) کی گرمی کی شدت کا بیان اور دیگر امور کا بیان

5544 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَاركُمْ هٰذِهٖ مَا يُوْقد بَنو آدم جُزْء وَاحِد من سَبْعِينَ جُزْء ا من نَار جَهَنَّم قَالُوْا وَاللّٰهِ اِن كَانَت لكَافِيَة قَالَ اِنَّهَا فضلت عَلَيْهَا بِتِسْعَة وَسِتِّينَ جُزْء ا كُلهنَّ مثل حرهَا

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ وَلَيْسَ عِنْد مَالك كُلهنَّ مثل حرهَا

وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِىّ فزادوا فِيْهِ وَضربت بالبحر مرَّتَيْنِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا جعل

اللّٰه فِيهَا مَنْفَعَة لأحد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہاری یہ آگ' جسے انسان جلاتے ہیں' یہ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے' لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم یہی کافی تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے اس پر انہتر اجزاء کی فضیلت دی گئی' ہے' ان میں سے ہر ایک جزء کی تپش اس کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام مالک کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''ان میں سے ہر ایک کی تپش' اس کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اسے دو مرتبہ سمندر میں ڈالا گیا' اگر ایسا نہ ہوتا' تو اللہ تعالیٰ نے اس میں کسی کے لئے فائدہ نہیں رکھنا تھا''۔

5545 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للبيهقي اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تحسبون اَن نَار جَهَنَّم مثل نَاركُمْ هٰذِهٖ هِيَ اَشد سوادا من القار هِيَ جُزْء من بضعَة وَسِتِّينَ جُزْءا مِنْهَا اَوْ نَيف وَاَرْبَعين-شكّ اَبُوْ سُهَيْل

قَالَ الْحَافِظ وَجَمِيع مَا يَاْتِيْ فِيْ صفة الْجَنَّة وَالنَّار معزوا اِلَى الْبَيْهَقِيّ فَهُوَ مِمَّا ذكره فِيْ كتاب الْبَعْث والنشور وَمَا كَانَ من غَيره من كتبه اعزوه اِلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ جہنم کی آگ' تمہاری آگ کی مانند ہوگی' وہ (یعنی جہنم کی آگ) تارکول سے زیادہ سیاہ ہوگی اور وہ اس (دنیاوی آگ) سے ساٹھ سے زیادہ گنا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس سے زیادہ گنا (گرم ہوگی)''

یہ شک ابوسہیل نامی راوی کو ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: جنت اور جہنم کی صفات کے بارے میں جتنی روایات آگے آئیں گی' جن کی نسبت امام بیہقی کی طرف کی گئی ہوگی' تو یہ وہ روایات ہوں گی' جنہیں امام بیہقی نے کتاب ''البعث والنشور'' میں نقل کیا ہے' اور جو روایت' ان کی دوسری کتابوں میں ہوں گی' ان کتابوں کی طرف میں ان کی نسبت کردوں گا' اگر اللہ نے چاہا۔

5546 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذِهِ النَّار جُزْء من مائَة جُزْء من جَهَنَّم-رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ آگ جہنم کے ایک اجزاء میں سے ایک جزء ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5547 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو كَانَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِد مائَة اَلف اَوْ يزِيْدُوْنَ وَفِيْهِم رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فتنفس فَاَصَابَهُمْ نَفسه لاحترق الْمَسْجِد وَمَنْ فِيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاِسْنَاده حسن وَفِيْ مَتنه نكَارَة

وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَ فِي الْمَسْجِد مائَة ألف اَوْ يزِيْدُوْنَ ثُمَّ تنفس رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ لأحرقهم

❀❀ ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''اگر اس مسجد میں ایک لاکھ افراد یا اس سے زیادہ افراد موجود ہوں اور ان میں ایک جہنمی ہو اور وہ سانس لے تو اس کی سانس ان کو لاحق ہوگی اور مسجد میں موجود تمام افراد سمیت مسجد کو جلا دے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے اور اس کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے اور اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ افراد موجود ہوں اور پھر ایک جہنمی سانس لے تو وہ ان سب کو جلا دے گا''۔

5548 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن غربا من جَهَنَّم جعل فِيْ وسط الْاَرْض لآذى نَتن رِيْحه وَشدَّة حره مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب وَلَوْ اَن شررة من شرر جَهَنَّم بالمشرق لوجد حرهَا من بالمغرب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَاده احْتِمَال للتحسين

الغرب بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَاِسْكَان الرَّاء بعدهمَا بَاء مُوَحدَة هِيَ الدَّلْو الْعَظِيْمَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر جہنم کا ایک بڑا ڈول زمین کے درمیان میں ڈال دیا جائے تو اس کی بدبو اور اس کی تپش کی شدت مشرق اور مغرب کے درمیان موجود سب چیزوں کو اذیت پہنچائے گی اور اگر جہنم کے شراروں میں سے ایک شرارہ مشرق میں رکھا جائے تو اس کی تپش مغرب میں محسوس ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں حسن قرار دیے جانے کا امکان موجود ہے۔

لفظ الغرب اس سے مراد بڑا ڈول ہے۔

5549 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما خلق اللّٰه الْجَنَّة وَالنَّار أرسل جِبْرِيْل اِلَى الْجَنَّة فَقَالَ انْظُر اِلَيْهَا وَاِلَى مَا اَعددْت لاَهْلهَا فِيْهَا قَالَ فجَاء فَنظر اِلَيْهَا وَاِلَى مَا أعد اللّٰه لاَهْلهَا فِيْهَا قَالَ فَرجع اِلَيْهِ قَالَ وَعزَّتك لَا يسمع بهَا اَحَد اِلَّا دَخلهَا فَامر بهَا فحفت بالمكاره فَقَالَ ارْجع اِلَيْهَا فَانْظُر اِلَى مَا اَعددْت لاَهْلهَا فِيْهَا قَالَ فَرجع اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قد حفت بالمكاره فَرجع اِلَيْهِ فَقَالَ وَعزَّتك لقد خفت اَن لَا يدخلهَا اَحَد وَقَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّار فَانْظُر اِلَيْهَا وَاِلَى مَا اَعددْت لاَهْلهَا فِيْهَا قَالَ فَنظر اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ يركب بَعْضهَا بَعْضًا فَرجع اِلَيْهِ فَقَالَ وَعزَّتك لَا يسمع بهَا اَحَد فيدخلها فَامر بهَا فحفت بالشهوات فَقَالَ ارْجع اِلَيْهَا فَرجع اِلَيْهَا فَقَالَ وَعزَّتك لقد خشيت اَن لَا ينجو مِنْهَا اَحَد اِلَّا دَخلهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم اس کو دیکھو اور اہل جنت کے لئے میں نے اس میں جو کچھ تیار کیا ہے اس کو دیکھو' حضرت جبرائیل گئے انہوں نے جنت کو دیکھا اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے جو کچھ تیار کیا ہے اس کو دیکھا' جب وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئے' تو کہا: تیری عزت کی قسم ہے' اس کے بارے میں جو بھی سنے گا' وہ اس میں داخل ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا' تو اس کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا' پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: تم واپس اس کے پاس جاؤ' اور میں نے اس میں جو کچھ اہل جنت کے لئے تیار کیا ہے اس کو دیکھو' وہ واپس اس کی طرف گئے' تو انہوں نے دیکھا کہ اسے ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا ہے' تو وہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس آئے اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اب اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جہنم کی طرف جاؤ' اور اس کو دیکھو اور اس میں اہل جہنم کے لئے جو میں نے تیار کیا ہے' اس کو دیکھو' حضرت جبرائیل نے اسے دیکھا' تو اس کا ایک حصہ' دوسرے پر سوار ہو رہا تھا' تو وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ آئے' اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے' اس کے بارے میں جو بھی بندہ سنے گا' وہ اس میں داخل نہیں ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا' تو اسے شہوتوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اس کی طرف دوبارہ جاؤ' وہ دوبارہ اس کی طرف گئے (اور وہ واپس آ کر) عرض کی: تیری عزت کی قسم ہے' اس سے کوئی بھی نجات نہیں پا سکے گا' ہر کوئی اس میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5550 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذَا رأتهم من مَكَان بعيد (الفرقان) من مسيرَة مائَة عَام وَذٰلِكَ اِذا اُتِيَ بجهنم تقاد بِسَبْعِيْنَ الف زِمَام يشد بِكُل زِمَام سَبْعُوْنَ الف ملك لَو تركت لأتت على كل بر وَفَاجِر سمعُوْا لَهَا تغيظا وزفيرا (الفرقان) تزفر زفرَة وَلَا تبقى قَطْرَة من دمع اِلَّا ندرت ثُمَّ تزفر الثَّانِيَة فتقطع الْقُلُوْب من اماكنها تقطع اللهوات والحناجر وَهِي قَوْله وَبَلَغت الْقُلُوْب الْحَنَاجِر (الاحزاب)

رَوَاهُ آدم بن اَبِيْ اِيَاس فِيْ تَفْسِيره مَوْقُوْفًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''جب اس نے انہیں دور سے دیکھا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُسے ایک سو سال کی مسافت سے دیکھا تھا' اس کی صورت یہ ہے کہ جب جہنم کو لایا جائے گا' تو اسے ستر ہزار لگاموں کے ذریعے کھینچ کر لایا جائے گا' ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے' اگر اسے ویسے چھوڑ دیا جائے' تو وہ ہر نیک اور بد پر آ جائے گی' اور وہ لوگ اس کی چیخ و چنگھاڑ سنیں گے' وہ ایک مرتبہ پھنکارے گی' تو آنسو کا ہر قطرہ خشک ہو جائے گا' وہ دوسری مرتبہ پھنکارے گی' تو دل اپنی جگہ سے کٹ جائیں گے' اور وہ حلق اور حلقوم کو کاٹ دے گی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

"دل حلق تک آ جائیں گے"۔

یہ روایت آدم بن ایاس نے اپنی تفسیر میں "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فصل فِیْ ظلمتها وسوادها وشررها

فصل: اس کی تاریکی' سیاہی اور شراروں کا تذکرہ

5552 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه ذكر نَارِكُمْ هٰذِهٖ فَقَالَ اِنَّهَا لجزء من سَبْعِيْنَ جُزْءًا من نَارِ جَهَنَّم وَمَا وصلت اِلَيْكُمْ حَتّٰى احسبهُ قَالَ نضحت مرَّتَيْنِ بِالْمَاءِ لتضيء لكم. ونار جَهَنَّم سَوْدَاءِ مظْلمَة- رَوَاهُ الْبَزَّار وَتقدم اَن الْحَاكِم صَححهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تمہاری یہ آگ یہ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے' اور یہ تم تک اس وقت تک نہیں پہنچی' جب تک اس پر دو مرتبہ پانی نہیں چھڑکا گیا' تاکہ یہ تمہارے لئے روشنی کر سکے' لیکن جہنم کی آگ' تو کالی سیاہ اور تاریک ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے کہ امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

5553 - وَرُوِیَ عَنْهُ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَة وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة - فَقَالَ اوقد عَلَيْهَا الف عَام حَتّٰى احْمَرَّتْ وَالف عَام حَتّٰى ابْيَضَّتْ وَالف عَام حَتّٰى اسودت فَهِیَ سَوْدَاءِ مظْلمَة لَا يضيء لهبها

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ والأصبهانی وَتقدم

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"اس کا ایندھن' لوگ اور پتھر ہوں گے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال تک دہکایا گیا' یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی' پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا' یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی' پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا' تو وہ سیاہ ہو گئی تو اب وہ سیاہ اور تاریک ہے اس کے شعلے میں روشنی نہیں ہے"۔

یہ روایت امام بیہقی نے اور اصبہانی نے نقل کی ہے' اور اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے۔

5554 - وَعَنْ عَلْقَمَة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهَا ترمى بشرر كالقصر وَفِیْ رِوَايَةٍ لَا يطفأ لهبها (المرسلات) قَالَ اما اِنِّی لست اَقُوْل كالشجرة وَلٰكِن كالحصون والمدائن

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ فِيْهِ خديج بن مُعَاوِيَة وَقد وَثَّقَهُ اَبُوْ حَاتِم

❀❀ علقمہ نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے (انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:)

"بیشک وہ (یعنی جہنم) محل کی طرح کے (بڑے حجم کے) شرارے پھینکے گی"

اور فرمایا: میں یہ نہیں کہتا کہ یہ درخت کی مانند ہو گا' بلکہ یہ قلعوں اور شہروں کی مانند ہو گا۔

یہ روایت امام بیہقی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کی سند میں ایک راوی خدیج بن معاویہ ہے' جسے امام ابوحاتم نے ثقہ قرار دیا ہے۔

فصل فِيْ اَوْدِيَتِهَا وَجِبَالِهَا

فصل: جہنم کی وادیوں اور پہاڑوں کا تذکرہ

5555 - عَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ویل وَاد فِیْ جَهَنَّم یهوی فِیْهِ الْكَافِر اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قبل اَن یبلغ قَعْره

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنه قَالَ وَاد بَیْن جبلین یهوی فِیْهِ الْكَافِر سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا قبل اَن یبلغ قَعْره

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه بِنَحْوِ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ من طَرِیْق الْحَاكِم اِلَّا اَنه قَالَ یهوی فِیْهِ الْكَافِر اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قبل اَن یفرغ من حِسَاب النَّاس

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم من طَرِیْق عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِی الْهَیْثَم اِلَّا التِّرْمِذِیّ فَاِنَّهُ رَوَاهُ من طَرِیْق ابْن لَهِیعَة عَن دراج وَقَالَ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْث ابْن لَهِیعَة عَن دراج

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ویل' جہنم میں ایک وادی ہے' جس میں کافر اس کے گڑھے تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک گرتا رہے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو پہاڑوں کے درمیان' ایک نشیبی جگہ ہے' جس میں کافر اس کے گڑھے تک پہنچنے سے پہلے' ستر سال تک گرتا رہے گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' امام ترمذی کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''لوگوں کے حساب سے فارغ ہونے سے پہلے' کافر اس میں چالیس سال تک گرتا رہے گا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اس روایت کو عمرو بن حارث کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے' صرف امام ترمذی کا معاملہ مختلف ہے' انہوں نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے' دراج سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت غریب ہے' ہم اس حوالے سے اس روایت کے واقف ہیں' جو ابن لہیعہ نے دراج سے نقل کی ہے۔

5556 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ سَاُرْهِقُهُ صَعُوْدًا (المدثر) قَالَ جبل من نَار یُكَلف اَن یَصْعَدهُ فَاِذَا وضع یَده عَلَیْهِ ذَابَتْ فَاِذَا رفعهَا عَادَتْ وَاِذَا وضع رجله عَلَیْهِ ذَابَتْ فَاِذَا رفعهَا عَادَتْ یصعد سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا ثُمَّ یهوی كَذٰلِك

5555- مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث:11512 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة المدثر - حديث: 3808 مسند عبد الله بن المبارك' حديث:136 مسند عبد بن حميد - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:926 مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:1352

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم من طَرِيق دراج اَيْضًا وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من طَرِيق ابْن لَهِيعَة عَن دراج مُخْتَصرًا قَالَ الصعُود جبل من نَار يتصعد فِيهِ الْكَافِر سبعين خَرِيفًا ويهوى بِهِ كَذَلِك اَبَدًا

وَقَالَ غَرِيب لَا نعرفه مَرْفُوعا إِلَّا من حَدِيث ابْن لَهِيعَة

عَن دراج عَن اَبِي الْهَيْثَم عَنهُ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن شريك عَن عمار الدهني عَن عَطِيَّة الْعَوْفِيّ عَنهُ مَرْفُوعا اَيْضًا وَمن حَدِيث إِسْرَائِيل وسُفْيَان كِلَاهُمَا عَن عمار عَن عَطِيَّة عَنهُ مَوْقُوفًا بِنَحْوِهِ بِزِيَادَة

❀❀ ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''میں عنقریب اسے مشقت کا شکار کروں گا''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ آگ کا ایک پہاڑ ہے' آدمی کو اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس پر چڑھے' جب وہ اس پر ہاتھ رکھے گا' تو وہ پگھل جائے گا' جب وہ ہاتھ اٹھائے گا' تو وہ ہاتھ دوبارہ ٹھیک ہو جائے گا' پھر جب وہ اس پر پاؤں رکھے گا' تو وہ پگھل جائے گا' جب وہ اس پاؤں کو اٹھائے گا' تو وہ پھر ٹھیک ہو جائے گا' تو وہ ستر سال تک اس پر چڑھتا رہے گا' اور پھر اتنے ہی عرصے تک گرتا رہے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور حاکم نے دراج کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام ترمذی نے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''صعود' جہنم میں ایک پہاڑ ہے' جس پر کافر ستر سال تک چڑھتا رہے گا' اور پھر اتنے ہی عرصے تک گرتا رہے گا' اور ایسا ہمیشہ ہوگا''۔

وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت غریب ہے' ہم اسے مرفوع ہونے کے طور پر صرف ابن لہیعہ سے منقول روایت کے حوالے سے جانتے ہیں' جو دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام بیہقی نے' یہ روایت شریک کے حوالے سے' عمار دہنی کے حوالے سے' عطیہ عوفی کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور اسرائیل اور سفیان کے حوالے سے عمار کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' جو اس کی مانند ہے' اور اس میں کچھ اضافہ ہے۔

5557 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَوف يلقون غيا (مَرْيَم)

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الْحَاكِم مَرْفُوعا كَمَا تقدم من حَدِيث عَمْرو بن الْحَارِث قَالَ: وَاد فِي جَهَنَّم يقذف فِيهِ الَّذين يتبعُون الشَّهَوَات

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَة اَبِي عُبَيْدَة عَن اَبِيهِ عبد الله بن مَسْعُود وَلم يسمع مِنْهُ ورواة بعض طرقه ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: (انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:)

''عنقریب وہ ''غی'' تک پہنچ جائیں گے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جہنم میں ایک وادی ہے جس میں ان لوگوں کو پھینکا جائے گا' جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اسے امام حاکم نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جیسا کہ اس سے پہلے عمرو بن حارث سے منقول حدیث کے طور پر گزر چکا ہے' اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے ابوعبیدہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو انہوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔

ان کے طرق کے بعض راوی ثقہ ہیں۔

5558 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلبیهقی قَالَ نهر فِیْ جَهَنَّم بعید القعر خَبِیث الطّعْم وَإِسْنَاد هٰذِهٖ جید لَوْلَا الِانْقِطَاع

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ جہنم میں موجود ایک نہر کا نام ہے' جس کی گہرائی بہت زیادہ ہے' اور جس کا ذائقہ انتہائی خراب ہے''۔

اس کی سند عمدہ ہے' اگر اس میں انقطاع نہ ہو۔

5559 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ وَجَعَلنَا بَیْنَهُمْ موبقا - الْكَهْف - قَالَ وَاد من قیح وَدم - رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیْرهٖ من طَرِیق یزِید بن دِرْهَم وَهُوَ مُخْتَلف فِیهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اور ہم نے ان کے درمیان ''موبق'' بنا دیا ہے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ خون اور پیپ کی ایک وادی ہے۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے یزید بن درہم کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

5560 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن اَوْ وَادی الْحزن قِیلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن اَوْ وَادی الْحزن قَالَ وَاد فِیْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل یَوْم سَبْعِینَ مرّة أعده الله للقراء المرائین

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حزن'' سے اللہ کی پناہ مانگو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وادی حزن سے پناہ مانگو' عرض کی گئی: یارسول اللہ! جب حزن (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وادی حزن کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم میں موجود ایک وادی ہے' جس سے جہنم بھی روزانہ ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے دکھاوے کے لئے قرأت کرنے والوں کے لئے بنایا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5561 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِیْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل یَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة قیل یَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ من يدخله قَالَ اعد للقراء المرائين باعمالهم وَاِن من ابغض الْقُرَّاءِ اِلَى اللهِ الَّذِيْنَ يزورون الْاُمَرَاءَ الجورة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِيْ جَهَنَّم لواديا تستعيذ جَهَنَّم من ذٰلِكَ الْوَادِي كل يَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة اعد للمرائين من امة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''جب حزن سے اللہ کی پناہ مانگو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب حزن کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس میں کون داخل ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ان قاریوں (یا عالموں) کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اپنے اعمال کا دکھاوا کرتے ہیں اور قاریوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ لوگ ہیں جو ظالم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے امام طبرانی نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم میں ایک وادی ہے اس وادی سے جہنم بھی روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے اور اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے دکھاوا کرنے والے افراد کے لئے تیار کیا گیا ہے''۔

5562 - وَعَن شفي بن ماتع قَالَ اِن فِيْ جَهَنَّم قصرا يُقَال لَهٗ هوى يرمى الْكَافِر من اَعْلَاهُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قبل اَن يبلغ اَصله قَالَ اللّٰه تَعَالٰى وَمَنْ يحلل عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هوى (طه) وَاِن فِيْ جَهَنَّم وَاديا يدعى اثاما فِيْهِ حيات وعقارب فقار اِحْدَاهُنَّ مِقْدَار سَبْعِيْنَ قلة سم وَالْعَقْرَب مِنْهُنَّ مثل البغلة الموكفة تلدغ الرجل وَلَا يلهيه مَا يجد من حر جَهَنَّم عَن حموة لدغتها فَهُوَ لمن خلق لَهٗ وَاِن فِيْ جَهَنَّم وَاديا يدعى غيا يسيل قيحا ودما وَاِن فِيْ جَهَنَّم سَبْعِيْنَ دَاءٍ كل دَاءٍ مثل جُزْء من اَجزَاء جَهَنَّم

روه ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَفِيْ صحبته خلاف تقدم

❀❀ شفی بن ماتع بیان کرتے ہیں: جہنم میں ایک قصر ہے جس کا نام ''ہوی'' ہے کافر شخص کو اس کے اوپر والے حصے سے پھینکا جائے گا تو وہ اس کی اصل تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال گزار چکا ہوگا (یا چالیس سال تک گرتا رہے گا) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس پر میرا غضب حلال ہو وہ ہلاک ہو جائے گا''

جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ''اثام'' ہے اس میں سانپ اور بچھو ہوں گے جن میں سے ایک کا ڈنک زہر کے ستر مٹکوں کی مقدار جتنا ہوگا اور بچھو ان میں سے خچر کی مانند ہوگا وہ آدمی کو ڈنک مارے گا اور اس آدمی کو جہنم کی جو تپش محسوس ہو رہی ہوگی اس کے ڈنک کا درد اسے اس تپش سے غافل نہیں کرے گا یہ اس کے لئے ہوگا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے اور جہنم میں ایک وادی

ہے جس کا نام ''غی'' ہے جس میں پیپ اور خون بہتا ہے اور جہنم میں ستر ''داء'' (بیماری یا وادی) ہیں جن میں سے ہر ایک ''داء'' جہنم کے اجزاء میں سے ایک جزء کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ان پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے یہ بات پہلے گزر چکی ہے۔

5563 - وَعَنْ عَطَاءِ بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن فِي النَّار سَبْعِينَ الف وَاد فِيْ كل وَاد سَبْعُوْنَ الف شعب فِيْ كل شعب سَبْعُوْنَ الف جُحر وَفِيْ كل جُحر حَيَّة تَاْكُل وُجُوْه اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِيْ تَارِيخه من طَرِيق اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَنْ سَعِيْد بن يُوسُف عَن يحيى بن اَبِيْ كثير عَنْ اَبِيْ سَلام عَن الْحجَّاج بن عبد اللّٰه الثمالِيْ وَله صُحْبَة اَن نفير بن مُجيب وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قدمائهم قَالَ اِن فِيْ جَهَنَّم سَبْعِينَ الف وَاد فِيْ كل وَاد سَبْعُوْنَ الف شعب فِيْ كل شعب سَبْعُوْنَ الف دَار فِيْ كل دَار سَبْعُوْنَ الف بَيت فِيْ كل بَيت سَبْعُوْنَ الف بِئْر فِيْ كل بِئْر سَبْعُوْنَ الف ثعبان فِيْ شدق كل ثعبان سَبْعُوْنَ الف عقرب لَا يَنْتَهِي الْكَافِر اَوْ الْمُنَافِق حَتّٰى يواقع ذٰلِكَ كُله

قَالَ الْحَافِظ سعيد بن يُوسُف وَهُوَ اليمامي الْحِمصِي الرَّحبِي ضعفه يحيى بن معِين وَقَالَ النَّسَائِيّ لَيْسَ بِالْقوِيّ وَقَالَ ابْن اَبِيْ حَاتِم لَيْسَ بالمشهور وَلَا أرى حَدِيثه مُنْكرا كَذَا قَالَ فاورد عَلَيْهِ هٰذَا الحَدِيْث لظُهُور نكارته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں ہر ایک وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں ہر ایک گھاٹی میں ستر ہزار بلیں ہیں ہر ایک بل میں ایک سانپ ہوگا جو اہل جہنم کے چہرے کو کھائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اسماعیل بن عیاش سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے سعید بن یوسف کے حوالے سے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے ابوسلام کے حوالے سے حجاج بن عبداللہ ثمالی سے نقل کیا ہے جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت نفیر بن مجیب رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدیم اصحاب میں سے ایک ہیں وہ فرماتے ہیں:

''جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں ہر ایک وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں ہر ایک گھاٹی میں ستر ہزار محلے ہیں ہر ایک محلے میں ستر ہزار گھر ہیں ہر ایک ہزار گھر میں ستر ہزار کنویں ہیں ہر ایک کنویں میں ستر ہزار اژدھے ہیں ہر ایک اژدھے کی باچھوں میں ستر ہزار بچھو ہیں اور کافر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) منافق شخص ان میں سے ہر ایک پر واقع ہوگا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سعید بن یوسف نامی راوی یمامی حمصی رحبی ہے جسے یحییٰ بن معین نے ضعیف قرار دیا ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں: وہ قوی نہیں ہے ابن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: وہ مشہور نہیں ہے میں اس حدیث کو منکر نہیں سمجھتا انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے (ان کی) اس (بات) پر امام بخاری نے یہ حدیث نقل کی ہے کیونکہ اس کا منکر ہونا واضح ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

فصل فِیْ بعد قعرها

فصل: جہنم کی گہرائی کا تذکرہ

5564 - عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ خطب عتبة بن غزوان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهٗ ذكر لنا اَن الْحجر يلقى من شَفير جَهَنَّم فَيهْوِي فِيهَا سَبْعِيْنَ عَاما مَا يدْرك لَهَا قعرا وَاللّٰه لتملأنه افعجبتم

رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا

❀❀ خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی: ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اگر کسی پتھر کو جہنم کے کنارے سے ڈالا جائے تو وہ ستر برس تک اس میں گرتا رہے گا' پھر بھی اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا' اللہ کی قسم! تم لوگوں نے اس (جہنم) کو بھرنا ہے تو کیا تم حیران ہوتے ہو؟

یہ روایت امام مسلم نے اسی طرح نقل کی ہے۔

5565 - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن الْحسن قَالَ قَالَ عتبَة بن غَزْوَان على منبرنا هَذَا يَعْنِي مِنْبَر الْبَصْرَة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الصَّخْرَة الْعَظِيْمَة لتلقى من شَفير جَهَنَّم فتهوي فِيهَا سبعين عَاما وَمَا تُفْضِي اِلَى قَرَارهَا وَكَانَ عمر يَقُوْلُ اَكْثرُوا ذكر النَّار فَاِن حرهَا شَدِيْد وَاِن قعرها بعيد وَاِن مقامعها حَدِيْد

قَالَ التِّرْمِذِيّ لَا نَعْرِف لِلْحسنِ سَمَاعا من عتبَة بن غَزْوَان وَاِنَّمَا قدم عتبَة بن غَزْوَان الْبَصْرَة فِي زمن عمر وَولد الْحسن لِسنتَيْنِ بَقِيَتَا من خلَافَة عمر

❀❀ یہ روایت امام ترمذی نے حسن بصری کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمارے منبر یعنی بصرہ کے منبر پر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک بڑے پتھر کو جہنم کے کنارے سے پھینکا گیا' تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہا' پھر بھی اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکا''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہنم کا ذکر کثرت سے کرو' کیونکہ اس کی گرمی شدید ہے' اور اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے' اور اس کے گرز لوہے سے بنے ہوئے ہیں۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہمیں حسن بصری کے حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے سماع کا علم نہیں ہے' حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بصرہ تشریف لائے تھے اور حسن بصری تب پیدا ہوئے تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت کے آخری دو سال رہ گئے تھے۔

5566 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن حجرا قذف بِهٖ فِيْ جَهَنَّم لهوى سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا قبل اَن يبلغ قعرها

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من طَرِيْق عَطاءِ بن السَّائِب

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر کسی پتھر کو جہنم میں پھینکا جائے تو وہ اس کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے ستر سال تک گرتا رہے گا''۔

یہ روایت امام بزار امام ابویعلیٰ امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ان سب حضرات نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5567 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فسمعنا وجبة فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوله اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حجر اَرْسلهُ اللّٰه فِيْ جَهَنَّم مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَالْاٰن حِيْنَ انْتهى اِلٰى قعرها

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اسی دوران ہم نے ایک آواز سنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو یہ کس چیز کی آواز ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ پتھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ستر سال پہلے جہنم میں ڈالا تھا اور اب وہ اس کی تہہ تک پہنچا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5568 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ من حَدِيْثِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتا هاله فَاَتَاهُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الصَّوْت يَا جِبْرِيْل فَقَالَ هٰذِهٖ صَخْرَة هوت من شفير جَهَنَّم من سَبْعِيْنَ عَاما فَهٰذَا حِيْن بلغت قعرها فَاَحَبَّ اللّٰه اَن يسمعك صَوْتهَا فَمَا رئي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكا ملْء فِيْهِ حَتّٰى قَبضه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آواز سنی جو ہولناک تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کس چیز کی آواز تھی؟ انہوں نے بتایا: یہ ایک پتھر کی آواز تھی جو ستر سال پہلے جہنم کے کنارے سے اس میں گرا تھا تو اب وہ تہہ تک پہنچا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کو پسند کیا کہ وہ اس کی آواز آپ کو سنائے راوی کہتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی پورا منہ کھول کے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دے دی"۔

5569 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن صَخْرَة وزنت عشر خلفات قذف بهَا من شَفير جَهَنَّم مَا بلغت قعرها سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا حَتّٰى تَنْتَهِي اِلٰى غي واثام

قيل وَمَا غي واثام قَالَ بئران فِيْ جَهَنَّم يسيل فِيْهِمَا صديد اَهْلِ النَّارِ وهما اللَّتَان ذكرهمَا اللّٰه فِيْ كِتَابه اضاعوا الصَّلَاة وَاتبعُوا الشَّهَوَات فَسَوف يلقون غيا (مَرْيَم) وَقَوله وَمَنْ يفعل ذٰلِكَ يلق اثاما (الفرقان)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ غَيرهمَا مَوْقُوْفًا على اَبِیْ اُمَامَةَ وَهُوَ اصح

الخلفات جمع خلفة وَهِي النَّاقة الْحَامِل

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر کوئی ایسا پتھر ہو جس کا وزن دس اونٹنیوں جتنا ہو اور اسے جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ ستر سال تک اس کی تہہ

تک نہیں پہنچ سکے گا' یہاں تک کہ وہ "غی" یا "اثام" تک پہنچ جائے' عرض کی گئی: "غی" اور "اثام" کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم میں موجود دو کنویں ہیں' جن میں اہل جہنم کی پیپ بہتی ہے' یہ دونوں وہ چیزیں ہیں' جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے:

"انہوں نے نماز کو ضائع کیا' اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی' تو وہ عنقریب "غی" تک پہنچ جائیں گے"۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ایسا کرے گا وہ "اثام" تک پہنچ جائے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ زیادہ درست ہے۔

لفظ الخلف لفظ خلفة کی جمع ہے' اس سے مراد حاملہ اونٹنی ہے۔

5570 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يخبر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِن بعد مَا بَيْن شَفير النَّار اِلٰى اَن يبلغ قعرها لصخرة زنة سبع خلفات بشحومهن ولحومهن واَوْلَادهن يهوى فِيمَا بَيْن شفير النَّار اِلٰى اَن يبلغ قعرها سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا اَن الرَّاوِي عَن معَاذ لم يسم

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جہنم کے کنارے سے لے کر اس کی تہہ تک کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' کہ اگر کوئی ایسا پتھر' جس کا وزن ساٹھ حاملہ اونٹنیوں جتنا ہو' جس میں ان کی چربی' ان کا گوشت اور ان کی اولاد کا وزن شامل ہو' اگر اسے جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے' تو وہ ستر برس میں اس کی تہہ تک پہنچے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں البتہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرنے والے راوی کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

5571 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لسرادق النَّار اَرْبَعَة جدر كثف كل جِدَار مسيرَة اَرْبَعِيْنَ سنة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جہنم کے سرادق (پردے' شامیانے' خیمے) چار دیواروں کے ہیں' جن میں سے ہر ایک دیوار کی چوڑائی' چار سال کی مسافت جتنی ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

فصل فِيْ سلاسلها وَغَيْر ذٰلِك

فصل: جہنم کی زنجیروں وغیرہ کا تذکرہ

5572 - عَنْ عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن رصاصة مثل هٰذِهٖ وَاَشَارَ مثل الجمجمة اُرسلت من السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْض وَهِي مسيرَة خَمْسِمِائَة سنة لبلغت الْاَرْض قبل اللَّيْل وَلَو اَنَّهَا اُرسلت من رَاْس السلسلة لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْل وَالنَّهَار قبل اَن تبلغ اَصْلهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من طَرِيْق دراج عَن عِيسَى بن هِلَال الصَّدَفِي عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ اِسْنَاده حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر اتنا سا سیسہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کر کے بتایا کہ کھوپڑی جتنا اگر اسے آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے تو اس کا فاصلہ پانچ سو سال کا ہے لیکن وہ رات ہونے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا اور اگر زنجیر کے سرے کو (جہنم میں) چھوڑا جائے تو وہ اس کی تہہ تک پہنچنے کے لئے چالیس سال تک رات دن چلتی رہے گی''۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ ان سب حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے عیسیٰ بن ہلال صدفی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

5573 - وَعَن يعلى ابْن منية رفع الحَدِيْث اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ينشىء اللّٰه سَحَابَة سَوْدَاء مظلمَة فَيُقَال يَا اَهْل النَّار اَي شَيْءٍ تطلبون فَيذكرُوْنَ بهَا سَحَابَة الدُّنْيَا فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبنَا الشَّرَاب فتمطرهم اغلالا تزيد فِيْ اَغلالهم وسلاسل تزيد فِيْ سلاسلهم وجمرا تلتهب عَلَيْهِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَقد رُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ اصح

ويعلى ابْن منية صَحَابِيّ مَشْهُوْر ومنية امه وَيُقَال جدته

وَهِي بنت غَزْوَان اُخْت عتبَة بن غَزْوَان وَكَثِيْرًا مَا ينْسب اِلَى اَبِيه اُمَيَّة

❀❀ حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سیاہ رنگ کا تاریک بادل پیدا کرے گا، پھر یہ کہا جائے گا: اے اہل جہنم تم کیا چیز طلب کرتے ہو تو انہیں اس کے ذریعے دنیا کا بادل یاد آ جائے گا، تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پینا چاہتے ہیں، تو ان پر بیڑیوں کی بارش ہوگی، جو ان کی بیڑیوں میں اضافہ کر دے گی، اور زنجیروں کی بارش ہوگی، جو ان کے زنجیروں میں اضافہ کر دے گی، اور انگاروں کی بارش ہوگی، جو ان پر گرم ہو کے آئیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے، یہ روایت ان پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے، اور یہی درست ہے

حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، منیہ ان کی والدہ کا نام تھا، اور ایک قول کے مطابق ان کی دادی (یا نانی) کا نام تھا، وہ خاتون غزوان کی صاحبزادی تھیں، اور عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں، زیادہ تر لوگ اس صحابی کا نام اُن کے والد کی طرف

نسبت کرکے "یعلی بن امیہ" بیان کرتے ہیں۔

5574 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ مِقْمَعًا من حَدِیْدٍ جَهَنَّم وضع فِی الْاَرْض فَاجْتمع لَهُ الثقلان مَا اقلوهُ من الْاَرْض

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر جہنم کے لوہے کا ایک گرز زمین پر رکھا جائے اور جن وانس دونوں گروہ مل کر اسے زمین سے ہٹانا چاہیں تو نہیں ہٹا سکیں گے"۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5575 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَحْمد وَاَبِیْ یعلی قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَو ضرب الْجَبَل بمقمع من حَدِیْد جَهَنَّم لتفتت ثُمَّ عَاد

وروی هٰذِهِ الْحَاکِم اَیْضًا اِلَّا انه قَالَ لتفتت فَصَارَ رَمَادا -وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

المقمع المطرق وَقِیْلَ السَّوْط

❀❀ امام احمد اور امام ابویعلیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر جہنم کے لوہے کے گرز کے ذریعے پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے پھر دوبارہ ہو جائے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر راکھ ہو جائے"

وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ المقمع کا مطلب گرز ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد کوڑا ہے۔

5576 - وَعَن مُحَمَّد بن هَاشم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت هٰذِهِ الْاٰیَة نَارا وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (الْبَقَرَة وَالتَّحْرِیم) قَرَاَهَا النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمعهَا شَاب اِلٰی جنبه فَصعق فَجعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاسه فِیْ حجره رَحْمَة لَهُ فَمَکث مَا شَاءَ اللّٰه اَن یمْکث ثُمَّ فتح عَیْنَیْهِ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْت وَاُمِّی مثل اَی شَیْءٍ الْحجر قَالَ اَمَا یَکْفِیْك مَا اَصَابَك علی اَن الْحجر الْوَاحِد مِنْهَا لَو وضع علی جبال الدُّنْیَا کلهَا لذابت مِنْهُ وَاِن مَعَ کل اِنْسَان مِنْهُم حجرا وشیطانا

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا عَن عبد اللّٰه بن الوضاح حَدثنَا عباءة بن کُلَیْب عَن مُحَمَّد بن هَاشم وعباءة قَالَ اَبُوْ حَاتِم صَدُوْق فِیْ حَدِیْثه اِنْکَار اَخرجه الْبُخَارِیّ فِی الضُّعَفَاء یحول من هُنَاكَ

❀❀ محمد بن ہاشم بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"آگ سے ڈراؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے تلاوت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں موجود ایک نوجوان نے جب اسے سنا تو وہ گر گیا نبی

اکرم ﷺ نے اس کے لئے رحمت کی وجہ سے اس کا سر اپنی گود میں رکھا' پھر جتنا عرصہ اللہ کو منظور تھا وہ اتنا عرصہ بے ہوش رہا پھر اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور بولا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ پتھر کونسی چیز کی مانند ہوگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ اگر اس میں سے کسی ایک پتھر کو دنیا کے پہاڑ پر رکھا جائے تو وہ پہاڑ اس کی وجہ سے پگھل جائے گا' اور ان (یعنی اہل جہنم) میں سے ہر ایک انسان کے ساتھ ایک پتھر اور ایک شیطان ہوگا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے عبداللہ بن وضاح کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عبادہ بن کلیب نے محمد بن ہاشم کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔ عبادہ نامی راوی کے بارے میں امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' تاہم اس کی حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے امام بخاری نے اس کا ذکر کتاب "الضعفاء" میں کیا ہے' اس کو وہاں سے منتقل کیا جائے۔

5577 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة قَالَ هِيَ حِجَارَة من كبريت خلقهَا الله يَوْم خلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض فِي السَّمَاء الدُّنْيَا يعدها للْكَافِرِيْنَ

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَّقَالَ صَحِيْح على شَرط الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"اس کا ایندھن' لوگ اور پتھر ہوں گے"۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کبریت کا پتھر ہوگا' جسے اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا تھا' جس دن آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا' اسے اس نے آسمان دنیا میں رکھا ہے' اور اسے کافروں کے لئے تیار کیا ہے"۔

یہ روایت امام حاکم نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5578 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْاَرْضين بَيْن كل اَرْض اِلَى الَّتِيْ تَلِيهَا مسيرَة خَمْسمِائَة سنة فالعليا مِنْهَا على ظهر حوت قد التقى طرفاه فِيْ سَمَاء والحوت على صَخْرَة والصخرة بيد ملك وَالثَّانِيَة مسجن الرّيح فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰه اَن يهْلك عادا اَمر خَازِن الرّيح اَن يُرْسل عَلَيْهِم رِيحًا تهْلك عادا قَالَ يَا رب أرسل عَلَيْهِمْ من الرّيح قدر منخر الثور قَالَ لَهُ الْجَبَّار تبَارَك وَتَعَالٰى اِذا تكفأ الْاَرْض وَمن عَلَيْهَا وَلٰكِن أرسل عَلَيْهِمْ بِقدر خَاتم فَهِيَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰه فِيْ كِتَابه مَا تذر من شَيْءٍ اَتَت عَلَيْهِ اِلَّا جعلته كالرميم (الذاريات) وَالثَّالِثَة فِيْهَا حجار جَهَنَّم وَالرَّابِعَة فِيْهَا كبريت جَهَنَّم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أللنار كبريت قَالَ نعم وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ اِن فِيْهَا لأودية من كبريت لَو أرسل فِيْهَا الْجبَال الرواسِي لماعت وَالْخَامِسَة فِيْهَا حيات جَهَنَّم اِن أفواهها كالأودية تلسع الْكَافِر اللسعة فَلَا يبْقى مِنْهُ لحم على وَضم وَالسَّادِسَة فِيْهَا عقارب جَهَنَّم اِن أدنى عقرب مِنْهَا كالبغا تضرب الْكَافِر ضَرْبَة تنسيه ضربتها حر جَهَنَّم وَالسَّابِعَة سقر فِيْهَا اِبْلِيس مصفد بالحديد يَد اَمَامه وَيَد خَلفه فَاِذَا اَرَادَ اللّٰه اَن يُطلقهُ لما يَشَاء من عباده أطلقهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ تفرد بِهِ اَبُو السَّمْح وَقد ذكرت عَدَالَته بِنَصّ الْاِمَام يحيى بن معِين والْحَدِيْث

صَحِيحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

قَالَ الْحَافِظُ أَبُو السَّمْحِ هُوَ دراج وَقبله عبد الله بن عَيَّاش الْقِتْبَانِي وَيَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِمَا وَفِي مَتنه نَكَارَة وَاللهُ أَعْلَمُ

قَوْله تكفأ الْأَرْض مَهْمُوز أَي تقلبها والوضم بِفَتْح الْوَاو وَالضَّاد الْمُعْجَمَة جَمِيعًا هُوَ كل شَيْء يوضع عَلَيْهِ اللَّحْم وَالْمرَاد هُنَا أَنه لَا يبْقى مِنْهُ لحم إِلَّا سقط عَن مَوْضِعه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک زمینوں میں سے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے ان میں سے جو سب سے اوپر والی ہے وہ ایک مچھلی کی پشت پر ہے جس کے دونوں اطراف آسمان میں ملتے ہیں وہ مچھلی ایک پتھر پر ہے اور وہ ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے دوسری زمین ہوا کے لئے مخصوص ہے جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو ہوا کے نگران فرشتے کو حکم دیا کہ وہ ان لوگوں پر آگ کو بھیج دے جو عاد کو ہلاک کردے تو اس نے عرض کی اے میرے پروردگار میں ان پر اتنی ہوا چھوڑ دوں جتنا بیل کا نتھنا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا ایسی صورت میں تو وہ پوری دنیا کو تباہ کردے گی اور اس میں موجود سب چیزوں کو تباہ کردے گی تم ان پر ایک انگوٹھی جتنی ہوا کو چھوڑ و تو یہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

''اس نے کسی چیز کو نہیں چھوڑا جس پر بھی وہ آئی اُسے راکھ کی طرح کردیا''

تیسری زمین میں جہنم کے پتھر ہیں چوتھی میں جہنم کا کبریت ہے لوگوں نے عرض کی: کیا جہنم کا بھی کبریت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس میں کبریت کی ایسی وادیاں ہیں کہ اگر ان میں مضبوط پہاڑوں کو ڈالا جائے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہوجائیں پانچویں زمین میں جہنم کے سانپ ہیں جن کے منہ وادیوں کی طرح ہیں جب وہ کافر کو ڈسیں گے تو اس کے جسم پر کوئی گوشت کا ٹکڑا ہڈی پر باقی نہیں رہے گا چھٹی زمین میں جہنم کے بچھو ہیں جن میں سب سے چھوٹا بچھو خچر کی طرح ہوگا وہ کافر کو ضرب لگائے گا جس کی ضرب کے نتیجے میں کافر کو جہنم کی تپش بھول جائے گی ساتویں زمین میں ''سقر'' ہے جس میں ابلیس کو لوہے کے ذریعے باندھا گیا ہے اس کا ایک ہاتھ آگے کی طرف ہے اور ایک ہاتھ پیچھے کی طرف ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے اسے چھوڑنا چاہتا ہے تو اسے چھوڑ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ابوسمح اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں میں نے امام یحییٰ بن معین کی صراحت کے ساتھ ان کی عدالت کا ذکر کردیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے البتہ ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابوسمح یہ دراج ہے اس سے پہلے عبداللہ بن عیاش قتبانی ہے اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا اور اس روایت کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''تکفأ الارض'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے اُلٹ پلٹ دیا جائے۔

لفظ ''الوضم'' اس سے مراد وہ چیز ہے جس پر گوشت رکھا جاتا ہے ویسے یہاں مراد یہ ہے کہ اس کے جسم پر گوشت باقی نہیں رہے گا اپنی جگہ سے گر جائے گا۔

فصل فِيْ ذكر حَيَاتهَا وعقاربها

فصل: جہنم کے سانپوں اور بچھوؤں کا تذکرہ

5579 - عَنْ عبد الله بن الْحَارِث بن جُزْء الزبيدِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي النَّار حيات كأمثال أَعْنَاق البخت تلسع إحْدَاهُنَّ اللسعة فيجد حرهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَّان فِي النَّار عقارب كأمثال البغال الموكفة تلسع إحْدَاهُنَّ اللسعة فيجد حموتها أَرْبَعِيْنَ سنة

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَن دراج عَنْهُ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم من طَرِيْق عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن حارث بن جز زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جہنم میں ایسے سانپ ہوں گے' جو بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند (موٹے) ہوں گے' ان میں سے کوئی ایک جب ڈنک مارے گا' تو اس کو ستر سال تک اس کی تپش محسوس ہوگی' اور جہنم میں ایسے بچھو ہوں گے' جو خچر کی مانند ہوں گے' ان میں سے کوئی ایک ڈنک مارے گا' تو چالیس سال تک اس کی گرمی محسوس ہوگی''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے' ابن لہیعہ کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' جبکہ امام حاکم نے اسے عمرو بن حارث کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5580 - وَعَنْ يزِيْد بن شَجَرَة قَالَ اِن لِجَهَنَّم لجبابا فِيْ كل جب ساحلا كساحل الْبَحْر فِيْهِ هوَام وحيات كالبخاتي وعقارب كالبغال الدل فَإِذا سَأَلَ أَهْلِ النَّارِ التَّخْفِيف قِيْلَ اخْرُجُوْا اِلَى السَّاحِل فتأخذهم تِلْكَ الْهَوَام بشفاههم وجنوبهم وَمَا شَاءَ الله من ذٰلِكَ فتكشطها فيرجعون فيبادرُوْنَ اِلٰى مُعظم النيرَان ويسلط عَلَيْهِمُ الجرب حَتّٰى اِن أحدهم ليحك جلده حَتّٰى يَبْدُو الْعظم فَيُقَالُ يَا فلَان هَلْ يُؤْذِيك هٰذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ ذٰلِكَ بِمَا كنت تؤذي الْمُؤْمِنِيْنَ - رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا

قَالَ الْحَافِظ وَيزِيْد بن شَجَرَة الرهاوي مُخْتَلف فِيْ صحبته وَاللهُ اَعْلَمُ

❀❀ یزید بن شجرہ فرماتے ہیں: جہنم میں ایسے گڑھے ہیں کہ ہر گڑھے کا ایک ساحل ہے' جس طرح سمندر کا ساحل ہوتا ہے' اور اس میں حشرات الارض اور سانپ وغیرہ ہوں گے' جو بختی اونٹوں کی طرح کے ہوں گے' اور بچھو ہوں گے' جو خچروں کی طرح کے ہوں گے' جب اہل جہنم تخفیف کی دعا مانگیں گے' تو ان سے کہا جائے گا: ساحل کی طرف جاؤ' تو وہ حشرات الارض' اُن کے منہ اور پہلوؤں کو پکڑ لیں گے' اور جو بھی' اللہ کو منظور ہوگا (اس کو پکڑ لیں گے) اور انہیں کاٹیں گے' یہاں تک کہ اہل جہنم واپس آئیں گے' اور وہ جلدی سے سب سے زیادہ آگ کی طرف جائیں گے' اس وقت ان پر خارش مسلط کی جائے گی' یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک اپنی جلد پر خارش کرے گا' اور اتنی زیادہ کرے گا کہ اس کی ہڈی ظاہر ہو جائے گی' تو اس سے دریافت کیا جائے گا: اے فلاں! کیا یہ چیز تجھے تکلیف دے رہی ہے؟ تو وہ جواب دے گا: جی ہاں۔ تو اس سے کہا جائے گا: یہ اس چیز کا بدلہ ہے' جو تم اہل ایمان

کواذیت پہنچایا کرتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یزید بن شجرہ رہاوی کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5581 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى زدناهم عذابا فوق الْعَذَاب (النّحل) قَالَ زيدوا عقارب انيابها كالنخل الطوال

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَّقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ہم انہیں ایک عذاب پر دوسرا عذاب مزید دیں گے''۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان پر مزید ایسے بچھو مسلط کیے جائیں گے جن کے اطراف کے دانت کھجور کے لمبے درخت کی مانند ہوں گے۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام حاکم نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

فصل فِيْ شراب اَهْلِ النَّار

فصل: اہل جہنم کے مشروب کا بیان

5582 - عَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ (الدّخان) قَالَ كعكر الزَّيْت فَإِذَا قرب إِلَى وَجهه سَقَطت فَرْوَة وَجهه فِيهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ من طَرِيْق رشدين بن سعد عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِي الْهَيْثَم وَقَالَ التِّرْمِذِيّ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْث رشدين

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم من حَدِيْث ابْن وهب عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''کالمہل''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد زیتون کے تیل کا گدلا حصہ ہوتا ہے جب یہ اس کے قریب جائے گا تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے رشدین بن سعد کے حوالے سے عمرو بن زید کے حوالے سے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس روایت سے صرف رشدین سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے ابن وہب کی عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5583 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِيمَ ليصب على رؤوسهم فينفذ الْحَمِيمَ حَتّٰى يخلص اِلٰى جَوْفه فيسلت مَا فِىْ جَوْفه حَتّٰى يَمْرُق من قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصهر ثُمَّ يُعَاد كَمَا كَانَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَالْبَيْهَقِىّ اِلَّا اَنه قَالَ فيخلص فينفذ الجمجمة حَتّٰى يخلص اِلٰى جَوْفه

وروياه من طَرِيق اَبِى السَّمْح وَهُوَ دراج عَن ابْن حجيرة وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيح

الْحَمِيم هُوَ الْمَذْكُور فِى الْقُرْآن فِىْ قَوْله تَعَالٰى وَسقوا مَاء حميما فَقطع أمعاءهم (مُحَمَّد)

وَرُوِىَ عَن ابْن عَبَّاس وَغَيره اَن الْحَمِيم الْحَار الَّذِىْ يحرق وَقَالَ الضَّحَّاك الْحَمِيم يغلى مُنْذُ خلق اللّٰه السَّمٰوَات وَالْاَرْض اِلٰى يَوْم يسقونه وَيصب على رؤوسهم

وَقِيلَ هُوَ مَا يجْتَمع من دموع اَعينهم فِىْ حِيَاض النَّار فيسقونه وَقِيلَ غير ذٰلِك

فِىْ قَوْله تَعَالٰى ويسقى من مَاء صديد يتجرعه (اِبْرَاهِيم) قَالَ يقرب اِلٰى فِيهِ فيكرهه فَاِذَا اُدنى مِنْهُ شوى وَجهه وَوَقعت فَرْوَة رَاسه فَاِذَا شربه قطع أمعاءه حَتّٰى يخرج من دبره قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَسقوا مَاء حميما

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حمیم (یعنی کھولتے ہوئے گرم پانی کو) ان کے سروں پر انڈیلا جائے گا' تو وہ ان کے اندر سے گزرتا ہوا پیٹ تک پہنچ جائے گا' اور ان کے پیٹ میں جو کچھ موجود ہے' اسے خراب کر کے ان کے پاؤں سے نکل جائے گا یہ ''صہر'' ہے' پھر اس شخص کو دوبارہ ویسا ہی کر دیا جائے گا' جس طرح وہ پہلے تھا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ جمجمہ کے اندر چلا جائے گا' یہاں تک کہ اس کے پیٹ تک پہنچ جائے گا''۔

یہ روایت ان دونوں حضرات نے ابوسمح کے حوالے سے نقل کی ہے' جو دراج ہے' اس کے حوالے سے' یہ ابن حجیرہ سے منقول ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

لفظ ''حمیم'' یہ وہ ہے' جس کا ذکر قرآن میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''اور انہیں حمیم پانی پلایا جائے گا' جو ان کی آنتوں کو کاٹ دے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: حمیم سے مراد وہ آگ ہے' جو جلا دے گی۔

ضحاک کہتے ہیں: حمیم وہ پانی ہے' جو اس وقت سے کھول رہا ہے' جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' اور یہ اس دن تک کھولتا رہے گا' جس دن ان کو پلایا جائے گا' اور ان کے سروں پر انڈیلا جائے گا۔

ایک قول یہ ہے: ان لوگوں کے جو آنسو جہنم کے حوض میں اکٹھے ہوں گے' وہ انہیں پلائے جائیں گے' ایک قول کے مطابق

اسے مراد کچھ اور ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: "اور انہیں آب صدید پلایا جائے گا' جس کا وہ گھونٹ بھرے گا"۔

وہ فرماتے ہیں: یہ اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا' وہ اسے ناپسند کرے گا' اور جب یہ اس کے منہ کے قریب آئے گا' تو اس کے چہرے کو جلا دے گا' اور اس کے چہرے کی کھال گر جائے گی' جب یہ اسے پیئے گا' تو یہ اس کی آنتوں کو کاٹ دے گا' یہاں تک کہ یہ اس کے پاخانے کی جگہ سے نکل جائے گا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"انہیں آب حمیم پلایا جائے گا"۔

5584 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فى قوله تعالىٰ: وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهُ (ابراهيم) قَالَ يقرب الى فيه فيكرهه فاذا ادنى منه شوى وجهه ووقعت فروة راسه فاذا شربه قطع امعاء هم وَيَقُوْلُ: وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (الكهف)

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

"تو وہ اس کی آنتوں کو کاٹ دے گا"۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر وہ مدد مانگیں گے' تو ان کی مدد ایسے پانی سے کی جائے گی' جو پگھلے ہوئے سیسے کی مانند ہوگا' اور چہروں کو جلا دے گا' اور وہ برا مشروب ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5585 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن دلوا من غساق يهراق فِى الدُّنْيَا لأنتن اَهْلَ الدُّنْيَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ من حَدِيْثِ رشدين عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِىْ الْهَيْثَم وَقَالَ التِّرْمِذِىّ اِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ رشدين

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الْحَاكِم وَغَيره من طَرِيْق ابْن وهب عَن عَمْرو بن الْحَارِث بِه وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

الغساق هُوَ الْمَذْكُور فِى الْقُرْآن فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فليذوقوه حميم وغساق (ص) وَقَوله لَا يذوقون فِيهَا بردا وَلَا شرابًا اِلَّا حميما وغساقا (النبا)

وَقد اخْتلف فِىْ مَعْنَاهُ فَقِيل هُوَ مَا يسيل من بَيْن جلد الْكَافِر ولحمه قَالَه ابْن عَبَّاس وَقِيلَ هُوَ صديد اَهْلِ النَّارِ قَالَه اِبْرَاهِيْم وَقَتَادَة وعطية وَعِكْرِمَة وَقَالَ كَعْب هُوَ عين فِىْ جَهَنَّم تسيل اِلَيْهَا حمة كل ذَات حمة من حَيَّة اَوْ عقرب اَوْ غير ذٰلِكَ فيستقع فَيُؤتى بالآدمى فيغمس فِيهَا غمسة وَاحِدَة فَيخرج وَقد سقط جلده

ولحمه عَنِ الْعِظَامِ وَيَتَعَلَّقُ جلده ولحمه فِي عَقِبَيْهِ وكعبيه فيجر لحمه كَمَا يجر الرجل ثَوْبه وَقَالَ عبد الله بن عَمْرو الغساق الْقَيْح الغليظ لَو اَن قَطْرَة مِنْهُ تهراق فِي الْمغرب لأنتنت اَهْلِ الْمشرق وَلَوْ تهراق فِي الْمشرق لأنتنت اَهْلِ الْمغرب وَقِيلَ غير ذَلِك

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے' تو تمام اہل دنیا کو بدبودار لگے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے' رشدین کی عمرو بن حارث کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس حدیث سے صرف رشدین منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اسے امام حاکم اور دیگر حضرات نے ابن وہب کے حوالے سے عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

''الغساق'' وہ ہے' جس کا ذکر قرآن میں' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''پس وہ اس (جہنم میں) کھولتا ہوا پانی اور پیپ چکھیں گے''

اور اس فرمان میں ہے:

''نہ وہ اس (جہنم میں) ٹھنڈی چیز یا مشروب چکھیں گے' وہ صرف کھولتا ہوا پانی اور پیپ (چکھیں گے)''۔

اور اس کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ چیز ہے' جو کافر کی جلد اور اس کے گوشت کے درمیان بہتی ہے' یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے' ایک قول کے مطابق یہ اہل جہنم کی پیپ ہے' یہ بات ابراہیم نخعی' قتادہ' عطیہ اور عکرمہ نے بیان کی ہے' کعب بیان کرتے ہیں: یہ جہنم میں موجود ایک چشمہ ہے' جس کی طرف ہر زہریلے سانپ اور بچھو کا زہر بہتا ہوا آئے گا' اور جمع ہو جائے گا' آدمی کو لایا جائے گا' اور اسے اس میں ڈبکی دلوائی جائے گی' جب وہ نکلے گا' تو اس کی ہڈیوں سے اس کی کھال اور گوشت گر چکے ہوں گے' اس کی کھال اور گوشت اس کے ٹخنوں کے ساتھ اور ایڑیوں کے ساتھ لٹکے ہوئے ہوں گے' اور وہ اپنے گوشت کو یوں کھینچ رہا ہوگا' جس طرح آدمی اپنے کپڑے کو کھینچتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غساق سے مراد گاڑھی پیپ ہے کہ اس کے ایک قطرے کو مغرب میں ڈالا جائے تو اہل مشرق کو بھی اس کی بو محسوس ہو اور اگر اسے مشرق میں بہایا جائے' تو اہل مغرب کو بھی اس کی بو محسوس ہو' ایک قول کے مطابق اس کی بجائے کوئی اور مفہوم ہے۔

5586 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يدخلُونَ الْجنَّة مدمن الْخمر وقاطع الرَّحِم ومصدق بِالسحرِ وَإِن مَاتَ مدمن الْخمر سقَاهُ اللّٰه جلّ وَعلا من نهر الغوطة قِيلَ وَمَا نهر الغوطة قَالَ نهر يجْرِي من فروج المومسات يُؤْذِيْ اَهْلِ النَّارِ ريح فروجهم

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الإِسْنَاد

المومسات بِضَم الْمِيم الأولى وَكسر الثَّانِيَة هن الزانيات

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے' باقاعدگی سے شراب پینے والا' قطع رحمی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا' جب باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص مرجائے گا' تو اللہ تعالیٰ نہر غوطہ میں سے اس کو پلائے گا' عرض کی گئی: نہر غوطہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے' جس میں زنا کرنے والی عورتوں کی شرم گاہ کا مواد بہتا ہوگا' اور ان کی شرمگاہوں کی بو اہل جہنم کو بھی اذیت پہنچائے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

لفظ المومسات اس میں پہلی 'م' پر پیش ہے' اور دوسری پر زبر ہے' اس سے مراد زنا کرنے والی عورتیں ہیں۔

5587 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يَزِيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شرب الْخمر لم يرض اللّٰه عَنهُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَاِن مَاتَ مَاتَ كَافِرًا فَاِن عَادَ كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِينَة الخبال قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِينَة الخبال قَالَ صديد اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْث عبد اللّٰه بن عَمْرو أطول مِنْهُ اِلَّا اَنه قَالَ من عَاد فِي الرَّابِعَة كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِينَة الخبال يَوْم الْقِيَامَة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِينَة الخبال قَالَ عصارة اَهْلِ النَّار

وَتقدم فِيْ شرب الْخمر وَتقدم اَيْضًا فِيهِ حَدِيْث انس من فَارق الدُّنْيَا وَهُوَ سَكرَان دخل الْقَبْر سَكرَان وَبعث من قَبره سَكرَان وَاَمر بِهِ اِلَى النَّار سَكرَان فِيهِ عين يجْرِي مِنْهَا الْقَيْح وَالدَّم هُوَ طعامهم وشرابهم مَا دَامَت السَّمٰوَات وَالْاَرْض

❀❀ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص شراب پیے گا' اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے راضی نہیں ہوگا' اگر وہ (اس دوران) مرگیا' تو کافر ہونے کے طور پر مرے گا' اگر وہ دوبارہ پیے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے طینہ خبال پلائے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کی پیپ''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اس سے طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص چوتھی مرتبہ اسے پیے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے طینہ خبال پلائے' لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی اُن کا خون اور پسینہ وغیرہ)''۔

یہ روایت اس سے پہلے شراب پینے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' اس سے پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث بھی گزر چکی ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ نشے میں ہو' تو وہ قبر میں بھی نشے کی حالت میں داخل ہوگا' اور اسے قبر سے اٹھایا بھی نشے کی حالت میں جائے گا' اسے جہنم کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا' تو وہ اس وقت بھی نشے کی حالت میں ہوگا' جہنم میں ایک چشمہ

ہے جس میں پیپ اور خون بہتا ہے' یہ ان لوگوں کا کھانا اور پینا ہوگا' اس وقت تک جب تک زمین اور آسمان باقی ہیں (یعنی ہمیشہ کے لئے ہوگا)''۔

فصل فِيْ طَعَام اَهْلِ النَّار

فصل: اہل جہنم کا کھانا

5588 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اتَّقوا اللّٰه حق تُقَاته وَلَا تموتن اِلَّا وَاَنْتُم مُسْلِمُوْنَ – آل عمران – فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن قَطْرَة من الزقوم قطرت فِيْ دَار الدُّنْيَا لأفسدت على اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايشهمْ فَكيف بِمن يكون طَعَامه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه اِلَّا اَنه قَالَ فَكيف بِمن لَيْسَ لَهُ طَعَام غَيره وَالْحَاكِم اِلَّا اَنه قَالَ فِيْهِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ لَو اَن قَطْرَة من الزقوم قطرت فِيْ بحار الْاَرْض لأفسدت اَوْ قَالَ لأمرت على اَهْلِ الْاَرْض مَعَايشهمْ فَكيف بِمن يكون طَعَامه

وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرُوِيَ مَوْقُوفًا على ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے' اور تم صرف مسلمان ہونے کے عالم میں ہی مرنا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ڈال دیا جائے' تو یہ تمام اہل دنیا کے لئے' ان کی زندگی کو خراب کر دے گا' تو اس شخص کا کیا عالم ہوگا؟ جس کا کھانا ہی یہ ہوگا۔

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو اس شخص کا کیا بنے گا؟ جس کا کھانا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین کے سمندروں میں ٹپکا دیا جائے تو ان سب کو خراب کر دے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ اہل زمین کے لئے ان کی زندگی کو تلخ کر دے' تو اس شخص کا کیا عالم ہوگا؟ جس کا کھانا ہی یہ ہوگا''۔

وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

5589 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلقى على اَهْلِ النَّارِ الْجُوْع فيعدل مَا هم فِيْهِ من الْعَذَاب فَيَسْتَغِيثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَام من ضَرِيع لَا يسمن وَلَا يُغني من جوع فَيَسْتَغِيثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَام ذِيْ غُصَّة فَيذكرُوْنَ اَنهم يجيزون الْغصَص فِيْ الدُّنْيَا بِالشرابِ فَيَسْتَغِيثُوْنَ

بِالشراب فَيدْفَع اِلَيهِمْ بِكَلَالِيب الْحَدِيْد فَاِذَا دنت من وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهِهِمْ فَاِذَا دخلت بطونهم قطعت مَا فِيْ بطونهم فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا خزَنَة جَهَنَّم فَيَقُوْلُوْنَ الم تَكُ تَاتِيكُمْ رسلكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فادعوا وَمَا دُعَاء الْكَافِرين اِلَّا فِيْ ضلال (غافر) قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالك لِيَقْضِ علينا رَبك (الزخرف) قَالَ فَيُجِيبهُمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ (الزخرف) قَالَ الْاَعْمَش نبئت اَن بَيْن دُعَائِهِمْ وَبَيْن اِجَابَة مَالك اِيَّاهُم الف عَام قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا ربكُمْ فَلَا اَحَد خير من ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا غلبت علينا شِقْوَتنَا وَكُنَّا قوما ضَالِّيْنَ رَبنَا اخرجنَا مِنْهَا فَاِن عدنا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ (الْمُؤْمِنُوْنَ) قَالَ فَيُجِيبهُمْ اخسئوا فِيهَا وَلَا تكلمون (الْمُؤْمِنُوْن) قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يئسوا من كل خير وَعند ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِير وَالْحَسْرَة وَالْوَيْل

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا عَنْ قُطْبَة بن عبد الْعَزِيز عَن الْاَعْمَش عَن شمر بن عَطِيَّة عَن شهر بن حَوْشَب عَن اُم الدَّرْدَاءِ عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ عبد الله بن عبد الرَّحْمٰن وَالنَّاس لَا يرفعون هٰذَا الحَدِيْث قَالَ وَاِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث عَن الْاَعْمَش عَن شمر بن عَطِيَّة عَن شهر بن حَوْشَب عَن اُم الدَّرْدَاءِ عَن اَبِي الدَّرْدَاءِ

قَوْله وَلَيْسَ بِمَرْفُوع وَقُطْبَة بن عبد الْعَزِيز ثِقَة عِنْد اَهْل الْحَدِيْث انْتهى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جہنم پر بھوک ڈالی جائے گی اور وہ اتنی ہی تکلیف دہ ہوگی جتنے عذاب میں وہ مبتلا ہوں گے وہ مدد مانگیں گے تو ان کی مدد ''ضریع'' کے کھانے کے ذریعے کی جائے گی جو نہ سیر کرے گا اور نہ ہی بھوک سے بے نیاز کرے گا' پھر وہ مدد مانگیں گے تو ان کی مدد ''ذی غصہ'' کے ذریعے کی جائے گی' پھر انہیں یہ بات یاد آئے گی کہ وہ دنیا میں شراب کے ذریعے پھندا الگوالیا کرتے تھے پھر وہ پینے کے لئے مانگیں گے' تو ان کی طرف لوہے کے آنکڑے بھیجے جائیں گے' جب وہ ان کے چہرے کے قریب آئیں گے' تو ان کے چہرے پگھل جائیں گے' جب وہ چیز ان کے پیٹ میں داخل ہوگی' تو ان کے پیٹ میں موجود چیزوں کو کاٹ دے گی' تو وہ لوگ کہیں گے: جہنم کے نگران فرشتوں کو بلاؤ' تو وہ فرشتے یہ کہیں گے: کیا تمہارے پاس رسول واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ تو وہ جواب دیں گے: جی ہاں! فرشتے کہیں گے: تو پھر تم دعا کرو اور کافروں کا پکارنا صرف گمراہی کے بارے میں ہوگا' پھر وہ کہیں گے: تم لوگ مالک کو بلاؤ' وہ کہیں گے: اے مالک! ہمارے پروردگار کو ہمارے بارے میں فیصلہ دے دینا چاہیے' تو مالک جواب دے گا: تم لوگ (اس جہنم میں) ہمیشہ رہو!

اعمش بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ان کے پکارنے' اور مالک کے انہیں جواب دینے کے درمیان' ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا' پھر وہ کہیں گے: تم لوگ اپنے پروردگار کو پکارو' کیونکہ تمہارے پروردگار سے بہتر اور کوئی نہیں ہے' تو وہ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آ گئی اور ہم گمراہ لوگ تھے' اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں یہاں سے نکال دے' اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا' تو ہم ظالم ہوں گے' تو پروردگار انہیں جواب دے گا: تم اس (جہنم میں) ذلت کے ساتھ رہو! تو اس وقت وہ لوگ ہر قسم کی بھلائی سے محروم ہو جائیں گے اور اس وقت وہ لوگ چیخ و پکار' حسرت اور تباہی و بربادی کی بات کریں گے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے قطبہ بن عبدالعزیز کے حوالے سے' اعمش کے حوالے

سے شہر بن عطیہ کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) فرماتے ہیں: لوگ اس حدیث کو "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث اعمش کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جوان کے اپنے قول کے طور پر ہے "مرفوع" حدیث کے طور پر نہیں ہے جبکہ قطبہ بن عبدالعزیز نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔

5590 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى طَعَاما ذَا غُصَّة (المزمل) قَالَ شوك يَأْخذ بِالْحلقِ لَا يدْخل وَلَا يخرج

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوفًا عَن شبيب بن شيبَة عَن عِكْرِمَة عَنهُ وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

"کھانا اچھو والا"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ ایک کانٹا ہوگا جو حلق میں پھنس جائے گا نہ اندر جائے گا اور نہ باہر نکلے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے "موقوف" روایت کے طور پر شبیب بن شیبہ کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

فصل فِيْ عظم اَهْلِ النَّارِ وقبحهم فِيهَا

فصل: اہل جہنم کے جسم کا زیادہ ہونا اور جہنم میں ان کا قبیح ہونا

5591 - عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَو اَن رجلا من اَهْلِ النَّارِ اخرج اِلَى الدُّنْيَا لمات اَهْلِ الدُّنْيَا من وَحْشَة منظره ونتن رِيحه قَالَ ثُمَّ بَكى عبد الله بكاء شَدِيدا

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا وَفِي اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل جہنم میں سے اگر کسی شخص کو دنیا کی طرف لایا جائے تو اس کی شکل کی وحشت اور اس کی بو کی بدبو سے تمام اہل دنیا مرجائیں گے اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ روئے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

5592 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبي الْكَافِر مسيرَة ثَلَاثَة اَيَّام للراكب المسرع-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسلِم وَغَيرهمَا

الْمنْكب مُجْتَمع رَاس الْكَتف والعضد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ۵

5592-صحیح البخاری - کتاب الرقاق' باب صفة الجنة والنار - حدیث:6195صحیح مسلم - کتاب الجنة وصفة نعیمہا وأهلها' باب النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء - حدیث:5198المعجم الأوسط للطبرانی - باب الباء' من اسمه بکر - حدیث:3348

''کافر کے دو کندھوں کے کناروں کے درمیان' تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت جتنا فاصلہ ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

منکب اس جگہ کو کہتے ہیں جو بازو اور کندھے کے ملنے کی جگہ ہے۔

5593 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضرس الْكَافِر مثل اَحَد وفخذه مثل الْبَيْضَاء ومقعده مِنَ النَّار كَمَا بَيْنَ قديد وَمَكَّة و كثافة جسده اثْنَان وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا بِذِرَاعِ الْجَبَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَلَفظه

قَالَ ضرس الْكَافِر مثل اَحَد وَغلظ جلده مسيرَة ثَلَاث

وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرس الْكَافِر يَوْم الْقِيَامَة مثل اَحَد وفخذه مثل الْبَيْضَاء ومقعده مِنَ النَّار مسيرَة ثَلَاث مثل الربذة-وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَوْله مثل الربذة يَعْنِي كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَة والربذة والبيضاء جبل انْتهى

❀❀ ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی اور اس کی ران بیضا نامی پہاڑ کے جتنی ہوگی' اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنی قدید اور مکہ کے درمیان فاصلہ ہے' اور اس کا جسم اتنا موٹا ہوگا کہ وہ جبار (نامی حکمران کے) پیمائش کے ایک بالشت کے حساب سے بیالیس بالشت کا ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا:

''کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی' اور اس کی جلد کی موٹائی تین دن کی مسافت جتنی ہوگی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کی داڑھ قیامت کے دن اُحد پہاڑ جتنی ہوگی' اور اس کا زانو بیضا پہاڑ جتنا ہوگا' اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت جتنی ہوگی' جتنا یہاں سے ''ربذہ'' دور ہے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''ربذہ'' کی مانند سے مراد یہ کہ جتنا مدینہ اور ربذہ کے درمیان کا فاصلہ ہے' نیز بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

5594 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيّ قَالَ اِن غلظ جلد الْكَافِر اثْنَان وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا وَاِن ضرسه مثل اَحَد وَاِن مَجْلِسه من جَهَنَّم مَا بَيْنَ مَكَّة وَالْمَدِيْنَة

وَقَالَ فِي هٰذِهٖ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَلَفظِهِ قَالَ جلد الْكَافِر اثْنَان وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا بِذِرَاعِ الْجَبَّار وضرسه مثل اَحَد وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَلَفظِهِ وَهُوَ رِوَايَةٌ لِاَحْمد بِاِسْنَادٍ

جَيِّدٍ قَالَ ضرس الكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَة مثل اُحَد وَعرض جلده سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وعضده مثل الْبَيْضَاء وَفَخذه مثل ورقان ومقعده مِنَ النَّار مَا بيني وَبَيْنَ الربذَة

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ يُقَال بَطْنه مثل بطن إضم

الْجَبَّار ملك بِالْيمن لَهُ ذِرَاع مَعْرُوف الْمِقْدَار كَذَا قَالَ ابْن حبان وَغَيْرِهِ وَقِيْلَ ملك بالعجم

❀❀ امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا:

''کافر کی جلد کی موٹائی بیالیس گز ہوگی' اور اس کی داڑھ' اُحد پہاڑ جتنی ہوگی' اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی' جتنا مکہ اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے''

وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''کافر کی کھال بیالیس ذراع (یعنی سب سے بڑی انگلی کے کونے سے لے کر کہنی تک کا حصہ) ہوگی' جو جبار کے گز کے حساب سے ہے' اس کی داڑھ' اُحد پہاڑ جتنی ہوگی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام احمد نے بھی اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن' کافر کی داڑھ' اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی' اور اس کی جلد کی موٹائی ستر گز ہوگی' اور اس کا بازو بیضا پہاڑ کی مانند ہوگا' اس کا زانو' ورقان کی مانند ہوگا' اور اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی' جتنا یہاں سے لے کر ربذہ تک کا فاصلہ ہے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے اس کا پیٹ ایسے ہوگا جیسے اضم کا اندرونی حصہ ہے۔

''جبار' ایک بادشاہ کا نام ہے' جو یمن میں ہوتا تھا اس کا گز مقدار کے حساب سے معروف تھا' یہ بات ابن حبان اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے' ایک قول کے مطابق یہ عجمیوں کا بادشاہ تھا۔

5595 - وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْكَافِر ليسحب لِسَانه الفرسخ والفرسخين يتوطؤه النَّاس

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن الْفضل بن يزِيْد عَنْ اَبِيْ الْمخَارِق عَنهُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نعرفه من هٰذَا الْوَجْه وَالْفضل بن يزِيْد كُوفِيٌّ قد روى عَنهُ غير وَاحِد من الْاَئِمَّة وَاَبُو الْمخَارِق لَيْسَ بِمَعْرُوف انْتهى

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الْفضل بن يزِيْد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کافر کی زبان' ایک یا دو فرسخ تک لٹکے گی' جسے لوگ اپنے پاؤں تلے دیں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے فضل بن یزید کے حوالے سے' ابومخارق کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس حدیث سے صرف اسی حوالے سے واقف ہیں' اور فضل بن یزید نامی راوی کوفی ہے' کئی ائمہ نے اس سے روایات نقل کی ہے' اور ابومخارق نامی راوی' معروف نہیں ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: فضل بن یزید نے اسے نقل کیا ہے۔

5596 - عَنْ اَبِیْ العجلان قَالَ سَمِعت عبد الله بن عَمرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الْكَافِر لیجر لِسَانه فرسخین یَوْم الْقِیَامَة یتوطؤه النَّاس
اخرجه الْبَیْهَقِیّ وَغَیْرِهٖ وَهُوَ الصَّوَاب وَقَول التِّرْمِذِیّ اَبُو الْمخَارِق لَیْسَ بِمَعْرُوف وهم اِنَّمَا هُوَ اَبُو
العجلان الْمحَارِبی ذکره البُخَارِیّ فِی الکنی وَقَالَ اَبُو بَکْرٍ مربع الْحَافِظ لَیْسَ لَهٗ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاِسْنَاد اِلَّا هٰذَا الحَدِیْث انْتهی

❀❀ ابوعجلان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' کافر اپنی زبان کو دو فرسخ تک کھینچے گا' جسے لوگ پیروں تلے دے رہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہی درست ہے' امام ترمذی کا یہ کہنا کہ ابومخارق معروف نہیں ہے' یہ وہم
ہے' کیونکہ وہ ابوعجلان محاربی ہے' امام بخاری نے اس کا ذکر کتاب ''الکنیٰ'' میں کیا ہے۔

حافظ ابوبکر کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' اس سند کے ساتھ اس سے کوئی روایت منقول نہیں ہے' صرف یہی روایت
منقول ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

5597 - وَعَنهُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یعظم اَهْلِ النَّارِ فِی النَّار حَتّٰی اِن
بَیْن شحمة أذن أحدهم اِلٰی عَاتِقه مسیرَة سَبْعمِائَة عَام وَاِن غلظ جلده سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وَاِن ضرسه مثل أحد
رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر والأوسط وَاسْنَاده قریب من الْحسن

❀❀ اُن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''جہنم میں' اہل جہنم اتنے بڑے ہو جائیں گے کہ کسی شخص کے کان کی لو سے لے کر اس کے کندھے کے درمیان کا فاصلہ
سات سو برس کی مسافت جتنا ہوگا' اور اس کی کھال اتنی موٹی ہوگی کہ وہ ستر گز کی ہوگی اور اس کی داڑھ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہونے کے قریب ہے۔

5598 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی یَوْم ندعوا کل
أنَاس بإمامهم (الْاِسْرَاء) قَالَ یدعی أحدهم فَیُعْطی کِتَابه بِیَمِینِه ویمد لَهٗ فِیْ جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا ویبیض وَجهه
وَیجْعَل علی رَاسه تَاج من نور یتلألأ فَینْطَلق اِلٰی اَصْحَابه فیرونه من بعید فَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ آتنا بِهٰذَا وَبَارك لنا
فِیْ هٰذَا حَتّٰی یَاْتِیهم فَیَقُوْلُ لَهُمْ اَبْشِرُوا لکل رَجُلٍ مِّنْکُمْ مثل هٰذَا قَالَ وَاما الْکَافِر فیسود وَجهه ویمد لَهٗ فِیْ
جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا فِیْ صُوْرَة آدم ویلبس تاجا من نَار فیراه اَصْحَابه فَیَقُوْلُوْنَ نَعُوْذ بِاللّٰهِ من شَرّ هٰذَا
اللّٰهُمَّ لَا تأتنا بِهٰذَا فیأتیهم فَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اخزه فَیَقُوْلُ أبعدکم اللّٰهُ فَاِن لکل رَجُلٍ مِّنْکُمْ مثل هٰذَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اس دن ہم سب لوگوں کو ان کے امام کے حوالے سے بلائیں گے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان میں سے کسی کو بلایا جائے گا' اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اس کے جسم کو ساٹھ گز تک بڑھا دیا جائے گا' اس کا چہرہ روشن کر دیا جائے گا' اور اس کے سر پر نور سے بنا ہوا تاج رکھا جائے گا جو جھلملا رہا ہو گا وہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس جائے گا' وہ لوگ دور سے اسے دیکھ کر یہ کہیں گے: اے اللہ! ہمیں بھی یہ چیز عطا فرما' اور ہمارے لئے اس میں برکت رکھ دے' یہاں تک کہ جب وہ ان لوگوں کے پاس آئے گا' تو ان سے کہے گا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ تم میں سے ہر ایک کو یہ چیز ملے گی' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جہاں تک کافر کا تعلق ہے' تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا' اس کے جسم کو ساٹھ گز جتنا کر دیا جائے گا' جو حضرت آدم علیہ السلام کا قد تھا' اسے آگ سے بنا ہوا تاج پہنایا جائے گا' اس کے ساتھی اسے دیکھ کر یہ کہیں گے: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' اے اللہ! تو اسے ہمارے پاس نہ لے کر آنا' وہ ان لوگوں کے پاس آئے گا' وہ کہیں گے: اے اللہ! تو اسے رسوا کر دے' تو وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے' تم میں سے ہر ایک شخص کو اس کی مانند ملے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' روایت کے نقل کردہ الفاظ اُن کے ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

5599 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مقْعد الْكَافِر فِی النَّار مسيرَة ثَلَاثَة اَيَّام و كل ضرس مثل اُحُد وَفَخذه مثل ورقان وَجلده سوی لَحْمه وعظامه اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں' کافر کا مقعد تین دن کی مسافت جتنا ہو گا' اور اس کی ہر داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہو گی' اور اس کا زانو ورقان جتنا ہو گا' اور اس کی جلد چالیس گز کی ہو گی' جو گوشت اور ہڈیوں کے علاوہ ہو گی''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5600 - وروی ابْن مَاجَه من طَرِيق عِيسَى بن الْمُخْتَار عَن مُحَمَّد بن اَبِیْ لیلی عَن عَطِيَّة الْعَوْفِيّ عَنْ اَبِیْ سعید عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ اِن الْكَافِر ليعظم حَتَّی اِن ضرسه لأعظم من اُحُد وفضيلة جسده على ضرسه كفضيلة جَسَد اَحَدكُم على ضرسه

❀❀ امام ابن ماجہ نے عیسیٰ بن مختار کے حوالے سے' محمد بن ابولیلیٰ کے حوالے سے' عطیہ عوفی کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کافر اتنا بڑا ہو جائے گا' کہ اس کی داڑھ اُحد پہاڑ سے بڑی ہو گی' اور اس کا جسم اس کی داڑھ سے اتنا ہی بڑا ہو گا' جتنا تم میں سے کسی ایک کا جسم' اس کی داڑھ سے بڑا ہوتا ہے''۔

5601 - وَعَن مُجَاهد قَالَ قَالَ ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَدْرِی مَا سَعَة جَهَنَّم قلت لَا قَالَ اَجل وَاللّٰه

5600- سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب صفة النار - حديث: 4321

وَاللّٰه مَا تَدرِي إِن بَيْن شحمة أذن أحدهم وَبَيْن عَاتِقه مسيرَة سبعين خَرِيفًا تجْرِي فِيهِ أَودِيَة الْقَيْح وَالدَّم قلت أَنهَار قَالَ لَا بل أَودِيَة

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ جہنم کتنی بڑی ہے؟ میں نے (انہیں) جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اللہ کی قسم! تم یہ بات نہیں جانتے کہ اہل جہنم میں سے کسی ایک شخص کی کان کی لو سے لے کر اس کی گردن تک ستر برس کی مسافت جتنا فاصلہ ہوگا' جس میں پیپ اور خون وادیاں بہہ رہی ہوں گی' میں نے کہا: کیا نہریں بہہ رہی ہوں گی؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ وادیاں بہہ رہی ہوں گی۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5602 - وَعَنْ أَبِي سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وهم فِيهَا كالحون (الْمُؤْمِنُونَ) قَالَ تشويه النَّار فتقلص شفته الْعليا حَتَّى تبلغ وسط رَأسه وتسترخي شفته السُّفْلى حَتَّى تضرب سرته

رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن صَحِيح غَرِيب وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم وَقد ورد أَن من هَذِه الْأمة من يعظم فِي النَّار كَمَا يعظم فِيهَا الْكفَّار فروى ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَغَيرهمَا من حَدِيث عبد الله بن قيس قَالَ كنت عِنْد أبي بردة ذَات لَيْلَة فَدخل علينا الْحَارِث بن أقيش رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فحدثنا الْحَارِث ليلتئذ أَن رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن من أمتِي من يدْخل الْجنَّة بشفاعته أَكثر من مُضر وَإِن من أمتِي من يعظم للنار حَتَّى يكون أحد زواياها

اللَّفْظ لِابْنِ مَاجَه وَإِسْنَاده جيد وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح على شَرط مُسلم وَتقدم لَفظه فِيمَن مَاتَ لَهُ ثَلَاثَة من الْأَوْلَاد وَرَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَاد جيد أَيْضا إِلَّا أَنه قَالَ عَن عبد الله بن قيس قَالَ سَمِعت الْحَارِث بن أقيش يحدث أَن أَبَا بَرزَة قَالَ سَمِعت رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول

فَذكره كَذَا فِي أُصلِي وَأرَاهُ تصحيفا وَصَوَابه سَمِعت الْحَارِث بن أقيش يحدث أَبَا بردة كَمَا فِي ابْن مَاجَه وَاللّٰهُ أَعْلَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے۔)

"وہ اس میں بگڑے ہوئے منہ کے ساتھ رہیں گے"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ انہیں بھون دے گی تو اس کا اوپر کا ہونٹ اس کے سر کے نصف تک پہنچ جائے گا' اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر اس کی ناف تک آ جائے گا۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے: اس امت کا ایک فرد جہنم میں اتنا بڑا ہوگا' جس طرح کفار بڑے ہوں گے' امام ابن ماجہ اور امام حاکم اور دیگر حضرات نے عبداللہ بن قیس کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ایک رات میں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اس رات حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت میں ایک شخص ایسا ہوگا کہ اس کی شفاعت کی وجہ سے مضر قبیلے کے افراد سے زیادہ تعداد میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے' اور میری امت کا ایک شخص اتنا بڑا ہوگا کہ اس (یعنی جہنم) کے ایک گوشے میں سمائے گا''۔

روایت کے یہ الفاظ امام ابن ماجہ کے نقل کردہ ہیں' ان کی سند عمدہ ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' جو اس باب میں ہیں' جس میں' جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں' اس کی فضیلت کا تذکرہ ہے' یہی روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن قیس کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: میں نے حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ کو سنا: انہوں نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سنائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے......اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذکر کی ہے' لیکن میری اصل میں اسی طرح مذکور ہے' تاہم میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ غلطی ہے' درست یہ ہے کہ میں نے حارث بن اقیش کو سنا کہ وہ ابو بردہ کو حدیث بیان کر رہے تھے' جیسا کہ امام ابن ماجہ کی روایت میں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5603 - وَعَنْ اَبِیْ غَسَّانَ الضَّبِّیّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِظَهْرِ الْحیرَة تعرف عبد الله بن جراش وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَخده فِیْ جَهَنَّم مثل اُحد وضرسه مثل الْبَیْضَاء قلت لم ذَاك یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَانَ عاقا بِوَالِدیه - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لَا یحضرنی

ابو غسان ضبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ''ظہر الحیرة'' کے مقام پر فرمایا: کیا تم عبداللہ بن جراش کو جانتے ہو؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جہنم میں' اس کا زانو اُحد پہاڑ جتنا ہوگا' اور اس کی داڑھ' بیضاء پہاڑ جتنی ہوگی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیونکہ وہ اپنے ماں باپ کا نافرمان تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو اس وقت میری ذہن میں نہیں ہے۔

فصل فِیْ تفاوتهم فِی الْعَذَاب وَذکر أهونهم عذَابا

فصل: اُن کے عذاب میں تفاوت کا ذکر' اور جس شخص کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا' اُس کا تذکرہ

5604 - عَنِ النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْون اَهْلِ النَّارِ عذَابا رجل فِیْ اَخمص قَدَمَیْهِ جمرتان یغلی مِنْهُمَا دماغه كَمَا یغلی الْمرجل بالقمقم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَلَفظِهِ اِن اَهْون اَهْلِ النَّار عذَابا من لَهُ نَعْلَانِ وشراكان من نَار یغلی مِنْهُمَا دماغه كَمَا یغلی الْمرجل مَا یری اَن اَحَدًا اَشد مِنْهُ عذَابا وَاِنَّهُ لأهونهم عذَابا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جس کے پاؤں پر انگارے رکھے جائیں گے' جن کے ذریعے اس کا دماغ کھولے گا' جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص ہوگا' جس کے جوتے' اور تسمے آگ کے بنے ہوئے ہوں گے' اور اس کا دماغ یوں کھولے گا' جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے' اور وہ یہ سمجھے گا کہ اس سے زیادہ شدید عذاب اور کسی کو نہیں ہورہا' حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب ہورہا ہوگا''۔

5605 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْون اَهْلِ النَّارِ عذَابا رجل منتعل بنعلين من نَار يغلي مِنْهُمَا دماغه مَعَ اَجزَاء الْعَذَاب وَمِنْهُم من فِي النَّار اِلَى كعبيه مَعَ اَجزَاء الْعَذَاب وَمِنْهُم من فِي النَّار اِلَى رُكْبَتَيْهِ مَعَ اَجزَاء الْعَذَاب وَمِنْهُم من قد اغتمر

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَهُوَ فِي مُسلم مُخْتَصرًا اِن ادنى اَهْلِ النَّارِ عذَابا منتعل بنعلين من نَار يغلي دماغه من حر نَعْلَيْه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جسے آگ کا جوتا پہنایا گیا ہوگا' ان جوتوں کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا' اور عذاب کے اجزاء اس کے ہمراہ ہوں گے' ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے' جو جہنم میں ٹخنوں تک ہوں گے' اور عذاب کے اجزاء اس کے ساتھ ہوں گے' کچھ ایسے ہوں گے جو گھٹنوں تک (آگ میں) ہوں گے' اور عذاب کے اجزاء ہمراہ ہوں گے' اور ان میں کچھ ایسے ہوں گے' جو اس (آگ) میں ڈوبے ہوئے ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یہ روایت صحیح مسلم میں' صحیح روایت کے طور پر منقول ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جس نے آگ کی بنی ہوئی جوتیاں پہنی ہوئی ہوں گی' اور ان جوتوں کی تپش کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا''۔

5606 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن ادنى اَهْلِ النَّارِ عذَابا الَّذِی لَهُ نَعْلَان من نَار يغلي مِنْهُمَا دماغه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جہنم میں' سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جس کی آگ سے بنی ہوئی جوتیاں ہوں گی' اور ان کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5607 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن أَهْوَن أَهْلِ النَّارِ عذَابا أَبُوْ طَالب وَهُوَ منتعل بنعلين يغلي مِنْهُمَا دماغه-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا' جنہوں نے (آگ سے بنے ہوئے) جوتے پہنے ہوئے ہوں گے' جن کی وجہ سے ان کا دماغ کھول رہا ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5608 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن ادنى أَهْلِ النَّارِ عذَابا لرجل عَلَيْهِ نَعْلَان يغلي مِنْهُمَا دماغه كَأَنَّهُ مرجل مسامعه جمر وأضراسه جمر وأشفاره لَهب النَّار وَتخرج احشاء جَنْبَيْهِ من قَدَمَيْهِ وسائرهم كالحب الْقَلِيل فِي المَاء الْكثير فَهُوَ يفور

رَوَاهُ الْبَزَّار مُرْسلا بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جس نے (آگ کے) جوتے پہنے ہوئے ہوں گے' اور ان کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھول رہا ہوگا' اس کی سماعت انگارہ ہوگی' اس کی داڑھیں انگارہ ہوں گی' اس کے ہونٹ آگ کے انگارے ہوں گے' اور اس کے پہلوؤں سے اندر کی چیزیں نکل آئیں گی' جو اس کے قدموں میں گر جائیں گی' اور یہ سب چیزیں یوں ہوں گی' جس طرح بہت سے پانی میں' تھوڑے سے دانے ڈالے گئے ہوں اور وہ کھول رہا ہو''

یہ روایت امام بزار نے مرسل روایت کے طور پر' صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5609 - وَعَن سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ مِنْهُم من تَأْخُذهُ النَّار إِلَى كعبيه وَمِنْهُم من تَأْخُذهُ النَّار إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُم من تَأْخُذهُ النَّار إِلَى حجزته وَمِنْهُم من تَأْخُذهُ النَّار إِلَى عُنُقه وَمِنْهُم من تَأْخُذهُ النَّار إِلَى ترقوته-رَوَاهُ مُسْلِم

وَفِي رِوَايَة لَهُ مِنْهُم من تَأْخُذهُ النَّار إِلَى كعبيه وَمِنْهُم من تَأْخُذهُ إِلَى حجزته وَمِنْهُم من تَأْخُذهُ إِلَى عُنُقه

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے' جنہیں آگ ٹخنوں تک پکڑے گی' کچھ وہ ہوں گے' جنہیں آگ گھٹنوں تک پکڑے گی کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ پہلو تک پکڑے گی' کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ گردن تک پکڑے گی کچھ وہ ہوں گے' جنہیں آگ ہنسلی کی ہڈی تک پکڑے گی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

5609-صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' باب في شدة حر نار جهنم وبعد قعرها وما تأخذ من - حديث:5186مصنف ابن أبي شيبة - كتاب ذكر النار' ما ذكر فيما أعد لأهل النار وشدته - حديث:33514مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' ومن حديث سمرة بن جندب - حديث:19658المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سمرة' ما أسند سمرة بن جندب - أبو نضرة المنذر بن مالك عن سمرة' حديث:6812

''ان میں سے کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ ٹخنوں تک پکڑے گی' کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ پہلو تک پکڑے گی' کچھ وہ ہوں گے' جنہیں آگ گردن تک پکڑے گی''۔

5610 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ لما سيق اِلَيْهَا اَهلهَا تلقتهم فلفحتهم لفحة فَلَمْ تدع لَحْمًا على عظم اِلَّا القته على العرقوب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِیّ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ غَيْرهمَا مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ اصح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل جہنم کو جہنم کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا' تو جہنم ان کے سامنے آئے گی' اور انہیں جھلسا دے گی یہاں تک کہ ہڈی پر گوشت باقی نہیں رہے گا' وہ سب ایڑیوں پر گر جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' جبکہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان دونوں کے علاوہ دیگر حضرات نے اسے اُن پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہی درست ہے۔

5611 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: فَيُؤْخَذ بالنواصی والأقدام (الرّحمٰن) قَالَ يجمع بَيْن رَاسه وَرجلَيْهِ ثُمَّ يقصف كَمَا يقصف الْحَطب-رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں منقول ہے:

''انہیں پیشانی اور قدموں سے پکڑا جائے گا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے سر اور پاؤں کو اکٹھا کیا جائے گا' اور یوں ملا دیا جائے گا' جس طرح لکڑیوں کو ایک دوسرے پر رکھ دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5612 - وَرُوِیَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَة كلما نَضِجَتْ جُلُوْدهمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا غَيرهَا ليذوقوا الْعَذَاب (النِّسَاء) قَالَ يَا كَعْب اَخْبرنِیْ عَن تَفْسِيرهَا فَاِن صدقت صدقتك وَاِن كذبت رددت عَلَيْك فَقَالَ اِن جلد ابْن آدم يحرق ويجدد فِیْ سَاعَة اَوْ فِیْ يَوْم مِقْدَار سِتَّة آلَاف مرّة قَالَ صدقت رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب کبھی ان کی کھال جل جائے گی' تو ہم اس کی جگہ' انہیں دوسری کھال دے دیں گے' تاکہ وہ لوگ عذاب کا ذائقہ چکھیں''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! تم مجھے اس کی تفسیر کے بارے میں بتاؤ' اگر تم نے صحیح بیان کیا' تو میں تمہاری بات کو درست قرار دوں گا' اگر تم نے غلط بیانی کی' تو میں تمہاری بات کو مسترد کر دوں گا' تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک گھڑی میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک دن میں انسان کی کھال چھ ہزار مرتبہ جلائی جائے گی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5613 - وَرُوِیَ اَیْضًا عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ الْبَصْرِیّ قَالَ کلما نضجت جُلُوْدهم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا غَيْرِهَا لیذوقوا الْعَذَاب قَالَ تاكلهم النَّار كل يَوْم سبعين الف مرّة كلما اكلتهم قِيلَ لَهُمْ عودوا فيعودون كَمَا كَانُوا

❀❀ حسن بصری کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جب بھی ان کی کھال جل جائے گی' ہم اس کی جگہ انہیں دوسری کھال دیدیں گے' تاکہ وہ عذاب کا ذائقہ چکھیں''

حسن بصری فرماتے ہیں: آگ انہیں روزانہ ستر ہزار مرتبہ کھائے گی' جب وہ انہیں کھالے گی' تو ان سے کہا جائے گا: تم دوبارہ بن جاؤ! تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح ہوجائیں گے۔

5614 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتى بانعم أَهْلِ الدُّنْيَا من أَهْلِ النَّارِ فيصبغ فِي النَّار صبغة ثُمَّ يُقَال لَهُ يَا ابْن آدم هَلْ رَأَيْت خيرا قطّ هَلْ مر بك نعيم قطّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰه يَا رب وَيُؤْتى باشد النَّاس بؤسا فِي الدُّنْيَا من أَهْلِ الْجنَّة فيصبغ صبغة فِي الْجنَّة فَيُقَال لَهُ يَا ابْن آدم هَلْ رَأَيْت بؤسا قطّ هَلْ مر بك من شدَّة قطّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰه يَا رب مَا مر بِي بؤس قطّ وَلَا رَأَيْت شدَّة قطّ - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''دنیا میں سب سے زیادہ نعمت والے فرد کو لایا جائے گا' جو جہنمی ہوگا' اور اسے جہنم کا ایک چکر لگوایا جائے گا' پھر اس سے دریافت کیا جائے گا: اے انسان! کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کبھی کوئی نعمت تم پر گزری ہے؟ وہ عرض کرے گا: جی نہیں اللہ کی قسم اے میرے پروردگار! پھر اس شخص کو لایا جائے گا' جو دنیا میں سب سے زیادہ پریشان رہا تھا' لیکن وہ جنتی ہوگا' تو اسے جنت کا ایک چکر لگوایا جائے گا' تو اس سے دریافت کیا جائے گا: اے انسان! کیا تم نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی ہے؟ کیا تم پر کبھی کوئی شدت گزری ہے' تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں اللہ کی قسم' اے میرے پروردگار! مجھ پر کبھی کوئی پریشانی نہیں آئی اور میں نے کبھی کوئی شدت نہیں دیکھی''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5615 - وَعَنْ سُوَيْد بن غَفلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذا أَرَادَ اللّٰه أَن ينسى أَهْلِ النَّارِ جعل للرجل مِنْهُم صندوقا على قدره من نَار لَا ينبض مِنْهُ عرق إِلَّا فِيهِ مِسْمَار من نَار ثُمَّ تضرم فِيهِ النَّار ثُمَّ يقفل بقفل من نَار ثُمَّ يَجْعَل ذٰلِكَ الصندوق فِيْ صندوق من نَار ثُمَّ يضرم بَيْنَهمَا نَار ثُمَّ يقفل بقفل من نَار ثُمَّ يَجْعَل ذٰلِكَ الصندوق فِيْ صندوق من نَار ثُمَّ يضرم بَيْنَهمَا نَار ثُمَّ يقفل ثُمَّ يلقى أَوْ يطْرَح فِي النَّار فَذٰلِكَ قَوْله

من فَوْقهم ظلل مِنَ النَّار وَمِنْ تحتهم ظلل ذٰلِكَ يخوف اللّٰه بِهِ عباده يَا عباد فاتقون (الزمر) وَذٰلِكَ قَوْله لَهُمْ فِيهَا زفير وهم فِيهَا لَا يَسْمَعُوْنَ (الانبياء) قَالَ فَمَا يرى أَن فِي النَّار أحدًا غَيره

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ أَيْضًا بِنَحْوِهِ من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْد بِإِسْنَادٍ مُنْقَطع

قَالَ الْحَافِظ سُوَيْد بن غَفلَة ولد فِي الْعَام الَّذِيْ ولد فِيهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَام الْفِيل وَقدم الْمَدِينَة حِين دفنُوا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يره وَتُوفِّي فِيْ زمن الْحجَّاج وَهُوَ ابْن خمس

وَعِشْرِينَ وَقِيلَ سبع وَعِشْرِينَ وَمِائَة

❀❀ سوید بن غفلہ ڈاٹنڈ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم کو بھلا دینے (یعنی بھرپور سزا دینے) کا ارادہ کرے گا' تو ان میں سے ایک شخص کے لئے وہ ایک صندوق بنائے گا' جس پر ہر طرف آگ لگی ہوئی ہوگی' اس میں سے جو بھی پسینہ نکلے گا' وہ آگ کی مسمار میں ہوگا' پھر اس میں اور آگ بھڑکائی جائے گی' پھر اس پر آگ کا قفل لگایا جائے گا' پھر اس صندوق کو آگ کے بنے ہوئے ایک اور صندوق میں رکھا جائے گا' ان کے درمیان ایک اور آگ بھڑکائی جائے گی' پھر اس پر آگ کا قفل لگایا جائے گا' پھر اس صندوق کو آگ کے بنے ہوئے ایک اور صندوق میں رکھا جائے گا' پھر ان (صندوقوں) کے درمیان ایک اور آگ بھڑکائی جائے گی' پھر اس پر قفل لگا دیا جائے گا' اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پھینک دیا جائے گا' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''ان کے اوپر بھی آگ کے بادلوں (کی چھت) ہوگی' اور ان کے نیچے بھی (آگ کی) تہیں ہوں گی' اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے' تو اے میرے بندو! تم لوگ مجھ سے ڈرو!''۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''ان کی اس (جہنم) میں چیخ و پکار ہوگی' اور وہ اس میں (اس چیخ و پکار کے علاوہ) کچھ اور نہیں سنیں گے''۔

راوی کہتے ہیں: تو وہ شخص یہ سمجھے گا کہ جہنم میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ کے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اس کی مانند ایک اور روایت حضرت عبداللہ بن مسعود ڈاٹنڈ سے منقول روایت کے طور پر منقطع سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سوید بن غفلہ نامی راوی اُسی سال پیدا ہوئے تھے' جس سال نبی اکرم ﷺ پیدا ہوئے تھے' اور یہ عام الفیل کا سال ہے' لیکن یہ مدینہ منورہ اس وقت آئے' جب لوگ نبی اکرم ﷺ کو دفن کر چکے تھے' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت نہیں کی' ان کا انتقال حجاج بن یوسف کے عہد میں ہوا تھا' اس وقت ان کی عمر ایک سو چھبیس سال' اور ایک قول کے مطابق' ایک سو ستائیس سال تھی۔

فصل فِي بكائهم وشهيقهم

فصل: اہل جہنم کا رونا اور چیخ و پکار کرنا

5616 - عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِن اَهْلِ النَّارِ يَدْعُونَ مَالِكًا فَلَا يُجِيبهُمْ اَرْبَعِينَ عَاما ثُمَّ يَقُولُ اِنَّكُمْ مَاكِثُونَ ثُمَّ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ فَيَقُولُونَ رَبنَا أخرجنَا مِنهَا فَإِن عدنا فَإِنَّا ظَالِمُونَ فَلَا يُجِيبهُمْ مثل الدُّنْيَا ثُمَّ يَقُولُ اخسؤوا فِيهَا وَلَا تكلمُون (الْمُؤْمِنُونَ) ثُمَّ ييأس الْقَوْم فَمَا هُوَ اِلَّا الزَّفِير والشهيق تشبه اَصْوَاتهم أصوات الْحمير اَولهَا شهيق وَآخِرهَا زفير

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوفًا وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

الشهيق فِي الصَّدْر والزفير فِي الْحلق وَقَالَ ابْن فَارس الشهيق ضد الزَّفِير لَان الشهيق رد النَّفس

والزفیر اِخْرَاج النَّفس

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جہنم (جہنم کے نگران) "مالک" کو بلائیں گے وہ چالیس سال تک انہیں جواب نہیں دے گا پھر وہ یہ کہے گا: تم (اس میں ہی) رہو گے پھر وہ اپنے پروردگار کو بلائیں گے تو یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس میں سے نکال دے اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا تو ہم ظالم ہوں گے لیکن وہ انہیں دنیا کے حساب سے جواب نہیں دے گا پھر یہ فرمائے گا: تم لوگ اس میں رُسوا ہو کے رہو اور تم میرے بات چیت نہ کرو پھر وہ لوگ مایوس ہو جائیں گے اور وہ چیخ و پکار کریں گے اور ان کی آواز گدھے کی آواز کی طرح ہوگی جس کا ابتدائی حصہ شہیق ہوتا ہے اور آخری حصہ زفیر ہوتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے ان کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ "الشہیق" اس آواز کو کہتے ہیں جو سینے میں ہو اور الزفیر اس کو کہتے ہیں جو حلق میں ہو ابن فارس کہتے ہیں: شہیق زفیر کی ضد ہے کیونکہ شہیق کا مطلب سانس کو اندر لے جانا ہے اور زفیر کا مطلب سانس کو باہر لانا ہے۔

5617 - وروى الْبَيْهَقِيّ عَن مُعَاوِيَة بن صَالح عَن عَليّ بن اَبِي طَلْحَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس فِي قَوْلِه لَهُمْ فِيْهَا زفير وشهيق قَالَ صَوْت شَدِيْد وَصَوْت ضَعِيف

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم حَدِيْث اَبِي الدَّرْدَاءِ وَفِيْه فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالك لِيَقْضِ علينا رَبك قَالَ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ (الزخرف)

قَالَ الْاَعْمَش نبئت اَن بَيْن دُعَائِهِمْ وَبَيْن اِجَابَة مَالك لَهُمْ ألف عَام

قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا ربكُمْ فَلَا اَحَد خير من ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا غلبت علينا شِقْوَتنَا وَكُنَّا قوما ضَالِّيْنَ رَبنَا اَخرجنَا مِنْهَا فَإِن عدنا فَإِنَّا ظَالِمُوْنَ (الْمُؤْمِنُوْن) قَالَ فَيُجِيبهُمْ اخسئوا فِيْهَا وَلَا تكلمُون - قَالَ فَعِنْد ذٰلِكَ يئسوا من كل خير وَعند ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِير والشهيق وَالْوَيْل - رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

امام بیہقی نے معاویہ بن صالح کے حوالے سے علی بن ابوطلحہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"ان کے لئے اس (جہنم میں) زفیر اور شہیق ہوگا"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد تیز آواز اور ہلکی آواز ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات گزر چکی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے وہ یعنی اہل جہنم یہ کہیں گے۔ تم مالک کو بلاؤ! تو وہ کہیں گے: اے مالک! تمہارا پروردگار ہمارے بارے میں فیصلہ کر دے تو وہ کہے گا: تم یہیں رہو گے۔

"اعمش بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ان کے دعا کرنے اور مالک کے جواب دینے کے درمیان ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا پھر وہ لوگ کہیں گے: تم اپنے پروردگار کو بلاؤ کیونکہ کوئی بھی تمہارے پروردگار سے بہتر نہیں ہے تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آ گئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس میں

سے نکال دے اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا' تو ہم ظالم ہوں گے' تو پروردگار انہیں یہ جواب دے گا:

''تم لوگ رسوا ہو کر اس میں رہو اور تم میرے ساتھ کلام نہ کرو''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس وقت' وہ لوگ ہر قسم کی بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے' اور اس وقت وہ زفیر شہیق اور ویل (کی آوازیں نکالیں گے)۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5618 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرسل الْبكاء على اَهْلِ النَّارِ فيبكون حَتّٰى تَنْقَطِع الدُّمُوْع ثُمَّ يَبْكُوْنَ الدَّم حَتّٰى يصير فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْاُخْدُوْد لَو اُرسلت فِيْهَا السفن لجرت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاَبُوْ يعلى وَلَفْظِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس ابكوا فَاِن لم تبكوا فتباكوا فَاِن اَهْلِ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّار حَتّٰى تسيل دموعهم فِيْ خدودهم كَاَنَّهَا جداول حَتّٰى تَنْقَطِع الدُّمُوْع فيسيل يَعْنِيْ الدَّم فيقرح الْعُيُوْن

وَفِيْ اِسنادهما يزِيْد الرقاشِي وَبَقِيَّة رُوَاة ابْن مَاجَه ثِقَات احْتج بهم الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَرَوَاهُ الْحَاكِم مُخْتَصرًا عَن عبد اللّٰه بن قيس مَرْفُوْعا قَالَ اِن اَهْلِ النَّارِ ليبكون حَتّٰى لَو اجريت السفن فِيْ دموعهم لجرت وَاَنَّهُم ليبكون الدَّم مَكَان الدمع-وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

الْاُخْدُوْد بِالضَّمِّ هُوَ الشق الْعَظِيْم فِي الْاَرْض

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جہنم پر رونے کو بھیجا جائے گا' تو وہ روئیں گے' یہاں تک کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے' تو وہ خون کے آنسو روئیں گے' یہاں تک کہ ان کے چہروں پر گڑھے سے بن جائیں گے کہ اگر ان میں کشتیوں کو چھوڑا جائے' تو وہ بھی چلنے لگیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے لوگو! تم روؤ' اگر تم روتے نہیں ہو' تو رونے جیسی شکل بنالو' کیونکہ اہل جہنم' جہنم میں روئیں گے' یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے رخساروں پر یوں بہیں گے' جیسے وہ نالے ہوتے ہیں' یہاں تک کہ جب ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے' تو وہ بہے گا' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ خون بہے گا' اور ان کی آنکھوں میں زخم ہو جائیں گے''۔

ان دونوں کی سند میں یزید رقاشی نامی راوی ہے' امام ابن ماجہ کے باقی راویوں سے' امام بخاری اور امام مسلم نے استدلال کیا ہے۔

یہی روایت امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر عبداللہ بن قیس کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اہل جہنم روئیں گے' یہاں تک کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں' تو وہ بھی چلیں گی' اور وہ آنسوؤں کی جگہ خون

سے روئیں گے"۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ اخدود میں ("اُ" پر) پیش ہے اس سے مراد زمین میں موجود بڑا گڑھا ہے۔

3 - اَلتَّرْغِیْب فِی الْجَنَّة وَنَعِیمهَا ویشتمل علی فُصُوْل

باب: جنت اور اس کی نعمتوں کے بارے میں ترغیبی روایات' یہ چند فصول پر مشتمل ہے

5619 - عَنْ اَبِیْ بَکرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قتل نفسا معاهدة بِغَیْر حَقّهَا لم یرح رَائِحَة الْجَنَّة فَإِن ریح الْجَنَّة لیوجد من مسیرَة مائَة عَام

وَفِی رِوَایَةٍ: فَإِن لریحها لیوجد من مسیرَة خَمْسمِائَة عَام-رَوَاهُ ابْن حبَان فِی صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی ذمی کو ناحق طور پر قتل کر دے' وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا' اگرچہ اس کی خوشبو ایک سو سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"بے شک اس کی خوشبو' پانچ سو سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

5620 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ریح الْجَنَّة یُوجد من مسیرَة ألف عَام وَاللّٰه لَا یجدها عَاق وَلَا قَاطع رحم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَة جَابر الْجعْفِیّ وَتقدم غیر مَا حَدِیْث فِیهِ ذکر رَائِحَة الْجَنَّة فِی اَمَاکِن مُتَفَرِّقَة من هٰذَا الْکتاب لم نعدها

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت کی خوشبو' ایک ہزار سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے' اللہ کی قسم! والدین کا نافرمان' یا قطع رحمی کرنے والا اُسے نہیں پا سکیں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کے علاوہ اور احادیث گزر چکی ہیں' جو اس کے علاوہ متفرق مقامات پر نقل ہوئی ہیں' جو جنت کی خوشبو کے بارے میں ہیں' ہم انہیں (یہاں) نہیں دہرائیں گے۔

فصل فِی صفة دُخُول اَهْلِ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَغَیْر ذٰلِك

فصل: اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے کی صفت اور دیگر امور کا بیان

5621 - عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن هٰذِهِ الْآیَة یَوْم نحْشر الْمُتَّقِینَ اِلَی الرَّحْمٰن وَفْدًا (مریم) اِلَی آخِرهَا- قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْوَفْد اِلَّا رکب قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ اِذَا خَرَجُوْا من قُبُورهم استقبلوا بِنُوق بيض لَهَا اَجْنِحَة عَلَيْهَا رحال الذَّهَب شرك نعالهم نور يتلالأ كل خطْوَة مِنْهَا مثل مد الْبَصَر وينتهون اِلٰى بَاب الْجَنَّة فَإِذَا حَلقَة من ياقوتة حَمْرَاء على صَفَائِح الذَّهَب وَاِذَا شَجَرَة على بَاب الْجَنَّة يَنْبع من اَصْلهَا عينان فَإِذَا شربوا من اَحدهمَا جرت فِىْ وُجُوْهِهِمْ بنضرة النَّعِيْم وَاِذَا توضؤوا من الْاُخْرٰى لم تشعث اشعارهم اَبَدًا فيضربون الْحلقَة بالصفيحة فَلَو سَمِعت طنين الْحلقَة يَا عَلّى فَيبلغ كل حوراء اَن زَوجهَا قد أقبل فتستخفها العجلة فتبعث قيمها فَيفتح لَهُ الْبَاب فلولا اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عرفه نَفسه لخر لَهُ سَاجِدا مِمَّا يرى من النُّور والبهاء فَيَقُوْلُ اَنا قيمك الَّذِىْ وكلت بِاَمْرك فيتبعه فيقفو اَثَره فَيَاْتِىْ زَوجته فتستخفها العجلة فَتخرج من الْخَيْمَة فتعانقه وَتقول اَنْت حبى وَاَنا حبك وَاَنا الراضية فَلَا اَسخط اَبَدًا وَاَنا الناعمة بِلَا اَباس اَبَدًا وَاَنا الخالدة فَلَا اظعن اَبَدًا فَيدْخل بَيْتا من اساسه اِلٰى سقفه مائَة الف ذِرَاع مَبْنِىّ على جندل اللُّؤْلُؤ والياقوت طرائق خضر وطرائق صفر مَا مِنْهَا طَرِيقَة تشاكل صاحبتها فَيَاْتِى الأريكة فَإِذَا عَلَيْهَا سَرِير على السرير سَبْعُوْنَ فراشا على كل فرَاش سَبْعُوْنَ زَوْجَة على كل زَوْجَة سَبْعُوْنَ حلَّة يرى مخ سَاقهَا من بَاطِن الْحلَل يقْضِى جماعهن فِىْ مِقْدَار لَيْلَة تجْرِى من تَحْتهم اَنهَار مطردَة اَنهَار من مَاء غير آسن صَاف لَيْسَ فِيْهِ كدر وانهار من عسل مصفى لم يخرج من بطُوْن النَّحْل وأنهار من خمر لَذَّة للشاربين لم تعصره الرِّجَال باقدامها وأنهار من لبن لم يتَغَيَّر طعمه لم يخرج من بطُوْن الْمَاشِيَة فَإِذَا اشتهوا الطَّعَام جَاءَتهُم طير بيض فترفع اَجْنِحَتهَا فَيَاْكُلُوْنَ من جنوبها من اَى الألوان شاؤوا ثُمَّ تطير فتذهب وفيهَا ثمار متدلية إِذا اشتهوها انبعث الْغُصْن اِلَيْهِمْ فَيَاْكُلُوْنَ من اَى الثِّمَار شاؤوا اِنْ شَاءَ قَائِما وَاِنْ شَاءَ مُتكئا وَذٰلِكَ قَوْلِهِ وجنى الجنتين دَان (الرحمٰن) وَبَيْن اَيْدِيهم خدم كَاللُّؤْلُؤ

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا فِىْ كتاب صفة الْجَنَّة عَن الْحَارِث وَهُوَ الْاَعْوَر عَن عَلّى مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَرَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا اَيْضًا وَالْبَيْهَقِىّ وَغَيرهمَا عَن عَاصِم بن ضَمرَة عَن عَلّى مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ بِنَحْوِهٖ وَهُوَ اصح وَاشهر

وَلَفظ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا قَالَ يساق الَّذِيْنَ اتَّقوا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّة زمرا حَتّٰى اِذا انْتَهوا اِلٰى بَاب من اَبْوَابهَا وجدوا عِنْده شَجَرَة يخرج من تَحت سَاقهَا عينان تجريان فعمدوا اِلٰى اِحْدَاهمَا كَاَنَّمَا أمروا بهَا فَشَرِبُوا مِنْهَا فَاذهبت مَا فِىْ بطونهم من اَذَى اَوْ قذى اَوْ بَاْس ثُمَّ عمدُوا اِلَى الْاُخْرٰى فتطهروا مِنْهَا فجرت عَلَيْهِمْ بنضرة النَّعِيْم فَلَنْ تتَغَيَّر أبشارهم تغيرا بعْدهَا اَبَدًا وَلَنْ تشعث أشعارهم كَاَنَّمَا دهنوا بالدهان ثُمَّ انْتَهوا اِلٰى خزَنَة الْجَنَّة فَقَالُوْا سَلام عَلَيْكُمْ طبتم فادخلوها خَالِدين (الزمر) قَالَ ثُمَّ تلقاهم اَوْ يلقاهم الْوِلْدَان يطيفون بهم كَمَا يطيف ولدان اَهْلِ الدُّنْيَا بالحميم يقدم من غيبته فَيَقُوْلُوْنَ أبشر بِمَا أعد اللّٰه لَك من الْكَرَامَة قَالَ ثُمَّ ينْطَلق غُلَام من اُولٰئِكَ الْوِلْدَان اِلٰى بعض اَزْوَاجه من الْحور الْعين فَيَقُوْلُ قد جَاءَ فلَان باسمه الَّذِىْ يدعى بِهِ فِى الدُّنْيَا فَتَقُوْلُ اَنْت رَاَيْته فَيَقُوْلُ اَنا رَاَيْته وَهُوَ ذَا بِاِثْرِى فيستخف اِحْدَاهُنَّ الْفَرح حَتّٰى تقوم على اُسْكُفَّة بَابهَا فَاِذَا انْتهى اِلٰى منزله نظر اِلٰى اَى شَىْءٍ أساس بُنْيَانه فَإِذَا جندل اللُّؤْلُؤ فَوْقه صرح اَخْضَر واصفر وأحمر وَمَنْ كل لون ثُمَّ رفع رَاْسه فَنظر اِلٰى سقفه فَإِذَا مثل الْبَرْق لَوْلَا اَن اللّٰه قدر لَهُ الْاَلَم اَن يذهب بِبَصَرِهِ ثُمَّ طأطأ

رَاْسہ فَنظر اِلٰی اَزْوَاجہ واکواب مَوْضُوعَۃ ونمارق مصفوفۃ وزرابی مبثوثۃ (الغاشیۃ) فنظروا اِلٰی تِلْکَ النِّعْمَۃ ثُمَّ اتکئوا وَقَالُوا اَلحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھدَانَا لھٰذَا وَمَا کُنَّا لنھتدی لَوْلَا اَن ھدَانَا اللّٰہ (الاعراف) الْاٰیَۃ ثُمَّ یُنَادی مُنَاد تحیون فَلَا تموتون اَبَدًا وَتقیمون فَلَا تظعنون اَبَدًا وَتصحون اَرَاہُ قَالَ فَلَا تمرضون اَبَدًا

الجندل الْحجر الآسن بِمد الْھمزَۃ وَکسر السِّین الْمُھْملَۃ ھُوَ الْمُتَغَیّر الْحَمِیم الْقَرِیب الاکواب جمع کوب وَھُوَ کوز لَا عُرْوَۃ لَہٗ وَقِیلَ لَا خرطوم لَہٗ فَاِذَا کَانَ لَہٗ خرطوم فَھُوَ اِبریق النمارق الوسائد وَاحِدھَا نمرقۃ الزرابی الْبسط الفاخرۃ وَاحِدھَا زربیۃ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''اس دن ہم پرہیزگار لوگوں کو رحمان کی بارگاہ میں وفد کی شکل میں اکٹھا کریں گے'' ...... یہ آیت کے آخر تک ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وفد تو وہ ہوتا ہے جو سواری پر سوار ہو کر آتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب وہ لوگ اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے سامنے سفید رنگ کی اونٹنیاں کھڑی ہوئی ہوں گی جن کے پر ہوں گے اور ان پر سونے کے بنے ہوئے پالان ہوں گے ان لوگوں کے جوتوں کے تسمے نور کے ہوں گے اور اس اونٹنی کا ہر ایک قدم حد نگاہ تک جاتا ہوگا وہ لوگ جنت کے دروازے تک پہنچیں گے تو اس کا حلقہ سرخ یاقوت کا بنا ہوا گا اور دروازہ سونے کے ٹکڑوں کا ہوگا جنت کے دروازے کے پاس ایک درخت ہوگا جس کی جڑ میں سے دو چشمے پھوٹ رہے ہوں گے جب وہ دو چشموں میں سے پی لیں گے تو نعمتوں کی چمک ان کے چہروں میں جاری ہو جائے گی جب وہ دوسرے (چشمے) سے وضو کریں گے تو اس کے بعد ان کی بینائی کبھی خراب نہیں ہوگی وہ لوگ اس کنڈی کو ٹکڑے پر ماریں گے: اے علی! کاش تم اس حلقے کی آواز سنتے تو ہر حور کو یہ اطلاع مل جائے گی کہ اس کا شوہر آ گیا ہے تو وہ جلدی کرے گی اور اپنے منشی کو بھیجے گی وہ شخص اس کے لئے دروازہ کھولے گا اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی پہچان اسے عطا نہ کی ہوتی تو وہ آدمی اس منشی کے سامنے سجدے میں گر جاتا کیونکہ وہ اس کے نور اور روشنی کو دیکھے گا پھر وہ منشی بتائے گا: میں تمہارا وہ منشی ہوں جسے تمہارے معاملے کا نگران مقرر کیا گیا ہے آدمی اس کے پیچھے جائے گا وہ اس کے پیچھے چلتا ہوا اپنی بیوی تک پہنچ جائے گا وہ جلدی سے آئے گی خیمے سے باہر نکلے گی اور اس کو گلے ملے گی اور یہ کہے گی: تم میرے محبوب ہو اور میں تمہاری محبوبہ ہوں میں راضی رہنے والی ہوں کبھی ناراض نہیں ہوؤں گی میں نعمتوں والی ہوں کبھی پرانی نہیں ہوؤں گی ہمیشہ رہنے والی ہوں کبھی بوڑھی نہیں ہوؤں گی پھر وہ شخص گھر میں داخل ہوگا جس کی بنیاد سے لے کر چھت تک ایک لاکھ بالشت کا فاصلہ ہوگا اور وہ دیوار موتیوں اور یاقوت کی اینٹوں سے بنی ہوئی ہوگی اس پر سرخ پردے ہوں گے سبز پردے ہوں گے زرد پردے ہوں گے ان میں سے کسی ایک کی شکل کسی دوسرے سے نہیں ملتی ہوگی وہ شخص آرام کی جگہ پر آئے گا تو وہاں ایک پلنگ ہوگا اس پلنگ پر ستر بچھونے ہوں گے ان پر ستر بیویاں بیٹھی ہوں گی ہر ایک بیوی نے ستر حلے پہنے ہوئے ہوں گے ان حلوں کے اندر سے اس کی پنڈلی کا گودا دکھائی دیتا ہوگا اور وہ شخص ایک ہی رات میں ان سب کے ساتھ صحبت کر سکے گا ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جو مختلف قسم کی ہوں گی ایک نہر صاف پانی کی ہوگی جو باسی نہیں ہوگا اور صاف ہوگا اس میں کوئی میلا پن نہیں ہوگا ایک نہر صاف شہد کی ہوگی جو کسی شہد کی مکھی کی پیٹ سے نہیں نکلا ہوگا ایک نہر خمر کی ہوگی جو پینے والے کو لذت فراہم کرے گی لیکن اسے لوگوں نے اپنے پاؤں کے ذریعے نچوڑا نہیں

ہو گا' ایک نہر' وہ دودھ کی ہوگی' جس کا ذائقہ خراب نہیں ہوگا' اور وہ کسی جانور کے پیٹ سے نہیں نکلا ہوگا' جب وہ جنتی کھانے کی خواہش
کریں گے' تو سفید پرندے ان کے پاس آئیں گے وہ اپنا پر اٹھائیں گے' وہ جنتی ان پرندوں کے پہلوؤں میں سے مختلف قسم کی
چیزیں کھائیں گے' جو وہ چاہیں گے' پھر وہ پرندہ اڑے گا' اور چلا جائے گا' اس جنت میں پھل ہوں گے' جو لٹکے ہوئے ہوں گے' جب
کسی کو اس کی خواہش محسوس ہوگی' تو ٹہنی اس کی طرف جھک آئے گی' اور وہ لوگ جو پھل چاہیں گے کھالیں گے' اگر وہ چاہیں گے'
تو کھڑے ہو کر کھائیں گے' اگر چاہیں گے' تو بیٹھے بیٹھے کھالیں گے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''دونوں جنتوں کے پھل (ان کے) قریب جھک رہے ہونگے''

اور ان کے سامنے خادم ہوں گے جو موتیوں کی مانند ہوں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''صفۃ الجنۃ'' میں حارث کے حوالے سے نقل کی ہے' جو حارث اعور ہے' اس نے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' یہ اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے' اسے ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اسے عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' اُن پر ''موقوف'' روایت کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' اور یہی زیادہ درست اور زیادہ مشہور ہے۔

ابن ابودنیا کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''پرہیزگار لوگوں کو ان کے پروردگار کی طرف' گروہوں کی شکل میں لے جایا جائے گا' یہاں تک کہ جب وہ جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر آئیں گے' تو اس کے پاس ایک درخت پائیں گے' جس کی جڑ میں سے دو چشمے بہتے ہوئے نکل رہے ہوں گے' وہ لوگ اس میں سے ایک چشمے کے پاس جائیں گے' یوں جیسے انہیں اس کا حکم دیا گیا ہو' اور اس میں سے پئیں گے' اور ان کے پیٹ میں موجود ہر تکلیف دہ چیز' ہر گندگی' اور ہر خرابی ختم ہو جائے گی' پھر وہ دوسرے کی طرف جائیں گے' تو اس کے ذریعے وضو کریں گے' تو ان پر نعمتوں کی چمک جاری ہو جائے گی' اس کے بعد ان کی جلد کبھی خراب نہیں ہوگی' اور نہ ہی اس کے بعد کبھی وہ غبارہ آلود ہوگی' ان کے بال غبار آلود نہیں ہوں گے' یوں لگے گا' جیسے انہوں نے تیل لگایا ہوا ہے' پھر وہ جنت کے نگران فرشتوں کے پاس آئیں گے' تو وہ (فرشتے) یہ کہیں گے: تم پر سلام ہو' تمہیں مبارک ہو' تم اس میں داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ رہو!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ولدان (یعنی ملازمین) ان لوگوں کے سامنے آئیں گے' اور وہ ان کے گرد یوں چکر لگائیں گے جس طرح اہل دنیا چکر لگاتے ہیں' جو کسی پسندیدہ شخصیت کے لئے ہوتا ہے' جب وہ غیر حاضری کے بعد آتی ہے' وہ کہیں گے: تمہیں اس بات کی خوشخبری حاصل ہو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عزت افزائی کی چیزیں تیار کی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ان میں سے ایک لڑکا جائے گا' اور اس کی' حور عین سے تعلق رکھنے والی بیوی کو بتائے گا: فلاں شخص آ گیا ہے' وہ اس شخص کا وہ نام لے گا' جس کے ذریعے اسے دنیا میں بلایا جاتا تھا' تو وہ حور کہے گی: کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ وہ جواب دے گا: میں نے اسے دیکھا ہے وہ میرے پیچھے آ رہا ہے' تو وہ حور خوشی کے عالم میں اٹھے گی' یہاں تک کہ دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی ہو جائے گی' جب آدمی اپنے گھر میں پہنچے گا' تو اس بات کا جائزہ لے گا' اس کی عمارت کی بنیاد کس چیز پر ہے؟ تو اس کے پتھر موتی ہوں گے' جن کے اوپر سبز' زرد' سرخ اور مختلف رنگوں کے پردے ہوں گے' پھر وہ سر اٹھا کر اس کی چھت کا جائزہ لے گا' تو وہ برق کی مانند ہوگی' اگر اللہ تعالیٰ نے اسے پابند نہ کیا ہوتا' تو اس کی چمک کی وجہ سے اس کی بینائی رخصت ہو جاتی' پھر وہ اپنا سر نیچا کرے گا' اور اپنی ازواج کی

طرف دیکھے گا (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور برتن رکھے ہوئے ہوں گے اور تکیے رکھے ہوئے ہوں گے اور بچھونے بچھے ہوئے ہوں گے''۔

پھر وہ ان نعمتوں کی طرف دیکھیں گے اور پھر ٹیک لگا لیں گے اور یہ کہیں گے: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت نصیب کی اور ہم خود ہدایت حاصل کرنے والے نہیں تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا نہ کرتا''۔

پھر ایک منادی پکار کر یہ کہے گا: تم ہمیشہ زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی تم ہمیشہ جوان رہو گے تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے تم ہمیشہ تندرست رہو گے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں:) تم کبھی بیمار نہیں ہو گے''۔

لفظ الجندل کا مطلب پتھر ہے آسن کا مطلب تبدیل ہونے والا ہے الحمیم کا مطلب قریبی رشتے دار (یا پکا دوست) ہے اکواب لفظ کوب کی جمع ہے یہ اس کوزے کو کہتے ہیں جس کا دستہ نہ ہو اور ایک قول کے مطابق جس کا خرطوم (یعنی سونڈ) نہ ہو اگر اس کا خرطوم ہو تو اسے ''ابریق'' کہتے ہیں نمارق سے مراد تکیے ہیں جس کی واحد نمرقہ ہوتی ہے زرابی اس سے مراد قیمتی بچھونے ہیں اس کی واحد زربیۃ آتی ہے۔

5622 - وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ خَطَبَنَا عتبة بن غزوان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اما بعد فَاِنَّ الدُّنْيَا قد آذنت بصرم وَوَلَّتْ حذاء وَلَمْ يبْقَ مِنْهَا اِلَّا صبابة كصبابة الْاِنَاء يصطبها صَاحبهَا وَاِنَّكُمْ منتقلون مِنْهَا اِلَى دَار لَا زَوَال لَهَا فانتقلوا بِخَير مَا بحضرتكم وَلَقَد ذكر لنا اَن مصراعين من مصاريع الْجنَّة بَينهمَا مسيرَة اَرْبَعِيْنَ سنة وليأتين عَلَيْهِ يَوْم وَهُوَ كظيظ من الزحام

رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا مَوْقُوفًا وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الزّهْد

وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصرًا قَالَ مَا بَيْن مصراعين فِي الْجنَّة كمسيرة اَرْبَعِيْنَ سنة - وَفِي اِسْنَاده اضْطِرَاب

❀❀ خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا:

''اما بعد! دنیا رخصت ہونے والی ہے اور منہ پھیر کر جانے والی ہے اس میں سے صرف وہ چیز رہ گئی ہے جو تلچھٹ میں ہوتی ہے جیسے کسی برتن کے نیچے رہ جاتی ہے جسے آدمی چھوڑ دیتا ہے تم لوگ اس سے منتقل ہو کر ایک ایسے جہان کی طرف جاؤ گے جس میں زوال نہیں ہو گا تو تم اس بہترین چیز کو ساتھ لے کر منتقل ہونا جو تمہیں دستیاب ہو ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس برس کی مسافت کا فاصلہ ہو گا اور اس پر ایک ایسا دن بھی آئے گا کہ جب اس پر لوگوں کا ہجوم ہو گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے اسی طرح ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اس سے پہلے یہ مکمل روایت زہد سے متعلق باب میں گزر چکی ہے اسے امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر مختصر حدیث کے طور پر نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جنت (کے دروازوں) کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے''۔

اس کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

5623 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِه اِن مَا بَيْنَ مصراعين من مصاريع الْجَنَّة لَكَمَا بَيْنَ مَكَّة وهجر وهجر وَمَكَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٍ فِیْ حَدِيْثٍ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا اِلَّا انه قَالَ: لَكَمَا بَيْنَ مَكَّة وهجر اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّة وَبصری

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' جنت کے کواڑوں میں سے' دوکواڑوں کے درمیان' اتنا فاصلہ ہے' جتنا مکہ اور ھجر کے درمیان ہے' اور ھجر اور مکہ کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

''جتنا مکہ اور ھجر کے درمیان ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے''۔

5624 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ليدخلن الْجَنَّة من امتِیْ سَبْعُوْنَ اَلفا اَوْ سَبْعمِائَة اَلف متماسكون آخذ بَعْضُهُمْ بِبَعْض لَا يدْخل اَوَّلهم حَتّٰى يدْخل آخِرهم وُجُوْهِهِمْ عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر -رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کے ستر ہزار لوگ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) سات لاکھ لوگ' ایک دوسرے کو پکڑ کر جنت میں داخل ہوں گے' ان کا پہلا فرد اس وقت تک داخل نہیں ہوگا' جب تک آخری فرد داخل نہیں ہو جائے گا' ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح کے ہوں گے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5625 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَوَّل زمرة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ على اَشد كَوْكَب درى فِی السَّمَاء اِضاءة لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتْفلُوْنَ امشاطهم الذَّهَب ورشحهم الْمسك ومجامرهم الألوة اَزْوَاجهمْ الْحور الْعين اَخلَاقهم على خلق رجل وَاحِد عَلٰى صُوْرَة اَبِيهِمْ آدم سِتُّوْنَ ذِرَاعا فِی السَّمَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5623-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها - حديث:313مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان باب في صفة الشفاعة - حديث:326صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر خبر قد يوهم غير المتبحر في صناعة العلم أنه مضاد - حديث:7497مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث:31036السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' قوله تعالى : سرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا - حديث:10843

''بے شک وہ پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا' وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا' اس کے بعد والے لوگ آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی مانند ہوں گے' جو روشنی کے اعتبار سے ہوں گے' وہ لوگ جنت میں نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے' نہ ناک صاف کریں گے' اور نہ تھوک پھینکیں گے' ان کی کنگھیاں سونے سے بنی ہوئی ہوں گی' ان کی خوشبو مشک ہوگی' ان کی انگیٹھیاں الوہ ہوں گی' ان کی بیویاں حورعین ہوں گی' اور ان کی ظاہری جسامت تمہارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ گز لمبی ہوگی''۔

5626 - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زمرة تلج الْجَنَّة صورهم عَلى صُورَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر لَا يبصقون فِيهَا وَلَا يمتخطون وَلَا يتغوطون آنيتهم فِيهَا الذَّهَب امشاطهم من الذَّهَب وَالْفِضَّة ومجامرهم الألوة ورشحهم الْمسك لكل وَاحِد مِنْهُم زوجتان يرى مخ سوقهما من وَرَاء اللَّحْم من الْحسن لَا اخْتِلَاف بَيْنَهُمْ وَلَا تباغض قُلُوبهم قلب وَاحِد يسبحون اللّٰه بكرَة وعشيا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاللَّفْظ لَهما وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پہلا گروہ' جو جنت میں داخل ہوگا' ان کی شکلیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گی' وہ لوگ نہ جنت میں تھوکیں گے' اور نہ ناک صاف کریں گے' اور نہ پاخانہ کریں گے' جنت میں ان کے برتن سونے کے ہوں گے' ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی' ان کی انگیٹھیوں میں ''الوہ'' سلگے گا' ان کی خوشبو مشک ہوگی' ان میں سے ہر ایک کو دو بیویاں ملیں گی' جن کی پنڈلی کا گودا' حسن کی زیادتی کی وجہ سے گوشت کے اندر سے بھی نظر آئے گا' ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا' کوئی بغض نہیں ہوگا' ان سب کے دل ایک ہوں گے' اور وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

5627 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسلم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ زمرة يدْخلُونَ الْجَنَّة من امتِي عَلى صُورَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر ثُمَّ الَّذين يلونهم على اَشد نجم فِي السَّمَاء اضاءة ثُمَّ هم بعد ذَلِك منَازِل. ... فَذكر الحَدِيث وَقَالَ قَالَ ابْن اَبِي شيبَة على خلق رجل يَعْنِي بِضَم الْخَاء وَقَالَ اَبُو كريب على خلق يَعْنِي بِفَتْحِهَا الألوة بِفَتْح الْهمزَة وَضمّهَا وبضم اللَّام وَتَشْديد الْوَاو وَفتحهَا من اَسمَاء الْعود الَّذِي يتبخر بِهِ -قَالَ الْاَصْمَعِي: اَرَاهَا كلمة فارسية عربت

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کا پہلا گروہ' جو جنت میں داخل ہوگا' وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے' پھر اس کے بعد والے لوگ آسمان میں موجود سب سے زیادہ روشن اور چمکدار ستارے کی مانند ہوں گے' پھر وہ اس کے بعد ایک جگہ کا قصد کریں گے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابوشیبہ نے یہ بات بیان کی ہے. لفظ خلق رجل ہے' یعنی خ پر پیش ہے' ابوکریب کہتے ہیں: خ پر زبر ہے' یعنی لفظ خلق ہے

لفظ ''الوہ'' یہ ایک مخصوص قسم کی لکڑی کا نام ہے' جس کو دھونی میں استعمال کیا جاتا ہے' اصمعی کہتے ہیں: یہ ایک فارسی کا لفظ ہے جسے عربی میں منتقل کیا گیا ہے۔

5628 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يدخل اَهْلِ الْجنَّة الْجَنَّة جردا مردا مُكَحَّلِينَ بنى ثَلَاث وَثَلَاثِينَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ غَرِيبٌ وَلَفْظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلِ الْجَنَّة جرد مرد كحل لَا يفنى شبابهم وَلَا تبلى ثِيَابهمْ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت' جنت میں داخل ہوں گے (تو ان کی یہ حالت ہوگی) کہ ان کے جسم پر بال نہیں ہونگے' اور ان کی داڑھی مونچھ نہیں ہوگی' اور ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی' اور عمر تینتیس سال کے لگ بھگ ہوگی (یعنی وہ بھرپور جوان ہوں گے)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' انہوں نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت غریب ہے' ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت' جسم پر بالوں کے بغیر ہوں گے' داڑھی مونچھ کے بغیر ہوں گے' اور ان کی آنکھیں خوبصورت ہوں گی' ان کی جوانی ختم نہیں ہوگی' اور ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے''۔

5629 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدخل اَهْلِ الْجنَّة الْجَنَّة جردا مردا بيضًا جِعَادًا مُكَحَّلِينَ اَبنَاء ثَلَاث وَثَلَاثِينَ وهم على خلق آدم سِتُّوْنَ ذِرَاعا فِي عرض سَبْعَة اَذْرع

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ عَلِيّ بن زيد بن جدعَان عَنِ ابْنِ الْمسيب عَنْهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت' جب جنت میں داخل ہوں گے' تو ان کے جسم پر بال نہیں ہوں گے' داڑھی نہیں ہوگی' وہ گورے چٹے' گھنگھریالے بالوں والے ہوں گے' آنکھیں سرگیں ہوں گی' اور تینتیس برس کی عمر کے ہوں گے' اور ان کی ظاہری جسامت' حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ گز ہوگی' اور چوڑائی سات ذراع (یعنی سب سے بڑی انگلی کے کونے سے لے کر کہنی تک کا حصہ) ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے علی بن زید بن جدعان کے حوالے سے' سعید بن مسیب کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

5630 - وَعَنِ الْمِقْدَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد يَمُوْت سقطا وَلَا هرما وَاِنَّمَا النَّاس فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ اِلَّا بعث ابْن ثَلَاث وَثَلَاثِينَ سنة فَاِن كَانَ من اَهْلِ الْجَنَّة كَانَ على مسحة آدم وَصُوْرَة يُوسُف وقلب اَيُّوب وَمن كَانَ من اَهْلِ النَّارِ عظموا وفخموا كالجبال رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ

حسن

❀❀ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بھی مرے گا' خواہ وہ (دنیا میں) مردہ پیدا ہوا ہو' یا بوڑھا ہو کر مرا ہو' یا اُن کے درمیان جو بھی لوگ ہیں (یعنی عمر کے جس بھی حصے میں فوت ہوں گے) تو وہ تینتیس سال کے زندہ کیے جائیں گے' اگر وہ جنتی ہوں گے تو ان کی ظاہری جسامت حضرت آدم علیہ السلام کی مانند' شکل وصورت حضرت یوسف علیہ السلام کی مانند' اور دل کی حضرت ایوب علیہ السلام کی مانند ہوگا' اور جو لوگ جہنمی ہوں گے' تو وہ بڑے ہوں گے' اور پہاڑ کی طرح کے ہوں گے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل فِيمَا لأدنى اَهْلِ الْجنَّة فِيهَا

فصل: اہل جنت میں سے' سب سے کمتر شخص کے لئے جنت میں کیا ہوگا؟

5631 - وَعَنِ الْمُغِيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام سَاَلَ ربه مَا ادنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة فَقَالَ رجل يَجِيء بعد مَا دخل اَهْلِ الْجنَّة الْجنَّة فَيُقَالُ لَهُ ادخل الْجنَّة فَيَقُولُ رب كَيفَ وَقد نزل النَّاس مَنَازِلهمْ وَاَخذُوا اخذاتهم فَيُقَالُ لَهُ اترضى اَن يكون لَك مثل ملك من مُلُوك الدُّنْيَا فَيَقُولُ رضيت رب فَيَقُولُ لَهُ لَك ذٰلِكَ وَمثله وَمثله وَمثله وَمثله فَقَالَ فِي الْخَامِسَة رضيت رب فَيَقُولُ هٰذَا لَك وَعشرَة اَمْثَاله وَلَك مَا اشتهت نَفسك ولذت عَيْنك فَيَقُولُ رضيت رب قَالَ رب فاعلاهم منزلَة قَالَ اُولَئِكَ الَّذِينَ اردْت غرست كرامتهم بيَدي وختمت عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عين وَلَمْ تسمع اُذن وَلَمْ يخْطر على قلب بشر - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دریافت کیا: اہل جنت میں' قدرومنزلت کے اعتبار سے سب سے کمتر شخص کو کیا ملے گا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اہل جنت کے' جنت میں داخل ہو جانے کے بعد' ایک شخص آئے گا' تو پروردگار فرمائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں؟ جبکہ لوگ اپنی رہائش گاہوں میں چلے گئے ہیں انہوں نے اپنی جگہیں حاصل کر لی ہیں' اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ کسی دنیاوی بادشاہ کی طرح کا' تمہیں رقبہ مل جائے؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں گا' تو پروردگار اس سے فرمائے گا: تمہیں یہ بھی ملا اور اس کی مانند مزید' اور اس کی مانند مزید اور اس کی مانند مزید بھی ملا' اس کی مانند مزید بھی ملا' تو پانچویں مرتبہ میں وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا' تو پروردگار فرمائے گا: تمہیں یہ بھی ملا اور اس کی مانند دس گنا مزید بھی ملا' اور تمہیں وہ چیز بھی ملے گی' جس کی تمہارا نفس خواہش کرے گا' اور جو چیز تمہاری آنکھوں کو لذت دے گی' تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو جن کا مرتبہ سب سے بلند ہوگا (انہیں کیا ملے گا؟) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں' جن کی عزت افزائی کی تیاری' میں نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کی ہے' اور اس پر مہر لگا دی ہے' اسے کسی

آنکھ نے دیکھا نہیں ہے' کسی کان نے سنا نہیں ہے اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا''۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5632 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن ادنی اَهْلِ الْجنَّة منزلَة رجل صرف اللّٰه وَجهه عَن النَّار قبل الْجَنَّة وَمثل لَهُ شَجَرَة ذَات ظلّ فَقَالَ اَی رب قربنی مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة اَكون فِیْ ظلها...... فَذكر الحَدِیْث فِیْ دُخُوله الْجَنَّة وتمنیه اِلَی اَن قَالَ فِیْ آخِره: اِذا انْقَطَعت بِهِ الْاَمَانِیْ قَالَ اللّٰه هُوَ لَك وَعشرَة اَمْثَاله قَالَ ثُمَّ یدْخل بَیته فَتدخل عَلَیْهِ زوجتاه من الْحور الْعین فَیَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ احیاك لنا وَاَحْیَانَا لَكَ قَالَ فَیَقُوْلُ مَا اعطی اَحَد مثل مَا اَعْطَیْت- رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''قدر و منزلت کے اعتبار سے اہل جنت میں' سب سے کم تر وہ شخص ہوگا' جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ جہنم سے پھیر دے گا' وہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوا ہوگا' پھر اس کے سامنے ایک درخت آئے گا' جو سایہ دار ہوگا' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار مجھے اس درخت کے قریب کر دے' تا کہ میں اس کے سائے میں آ جاؤں (اس کے بعد راوی نے' پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ وہ شخص جنت میں داخل ہوگا' اور مختلف قسم کی آرزوئیں کرے گا' یہاں تک کہ آگے چل کر اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) جب اس شخص کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ چیز تمہیں ملی اور اس کی مانند دس گنا مزید ملی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا' حورعین سے تعلق رکھنے والی دو بیویاں اس کے پاس آئیں گی' اور وہ دونوں یہ کہیں گی: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمارے لئے تمہیں زندگی دی اور تمہارے لئے ہمیں زندگی دی' تو وہ بندہ یہ کہے گا: جو مجھے دیا گیا ہے' اس کی طرح کی چیز' کسی کو نہیں دی گئی ہوگی''۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5633 - وَرَوَاهُ اَحْمد عَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخر رجلَیْنِ یخرجَانِ مِنَ النَّار یَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لاحدهمَا یَا ابْن آدم مَا اَعددت لهٰذَا الْیَوْم هَلْ عملت خیرا قطّ...... فَذكر الحَدِیْث بِطُوْلِهِ اِلَی اَن قَالَ فِیْ آخِره: فَیَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سل وتمنه فَیسْاَل ویتمنی مِقْدَار ثَلَاثَة اَیَّام من اَیَّام الدُّنْیَا ویلقنه اللّٰه مَا لَا علم لَهُ بِهِ فَیسْاَل ویتمنی فَاِذَا فرغ قَالَ لَك مَا سَاَلت قَالَ اَبُوْ سعید وَمثله مَعَه قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَعشرَة اَمْثَاله مَعَه فَقَالَ اَحدهمَا لصَاحبه حدث بِمَا سَمِعت واحدث بِمَا سَمِعت

وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِیْ الصَّحِیْح اِلَّا عَلیّ بن زید وَهُوَ فِیْ الْبُخَارِیّ بِنَحْوِهِ اِلَّا اَن اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ وَمثله وَقَالَ اَبُوْ سعید وَعشرَة اَمْثَاله علی الْعَكْس وَتقدم

❀❀ یہ روایت امام احمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آخری دو افراد جو جہنم میں سے نکلیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک سے فرمائے گا: اے انسان! تم نے آج کے دن کے

لیے کیا تیاری کی تھی؟ کیا تم نے کبھی کوئی اچھا کام کیا تھا؟ (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث بیان کی ہے جس میں آگے چل کر اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم مانگو اور تمنا کرو تو وہ مانگے گا اور تمنا کرے گا ایسا دنیا کے دنوں کے حساب سے تین دن تک ہوتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے ایسی باتوں کی تلقین کرے گا جن کا اسے علم نہیں ہوگا وہ مانگے گا اور تمنا کرے گا جب وہ اس سے فارغ ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے جو مانگا ہے وہ تمہیں ملے گا.......

یہاں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اس کے ساتھ مزید اس کی مانند ملے گا"

جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اس کے ساتھ اس کا دس گنا مزید ملے گا"

تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آپ وہ حدیث بیان کریں جو آپ نے سنی ہے اور میں وہ بیان کروں گا جو میں نے سنی ہوئی ہے۔

اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے صرف علی بن زید کا معاملہ مختلف ہے امام بخاری کی کتاب میں یہ حدیث اسی طرح منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے تھے: "اس کی مانند مزید ملے گا" اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: "اس کی مانند مزید دس گنا ملے گا" یعنی یہ پہلی روایت کے برعکس ہے یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

5634 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن آخر اَهْلِ الْجَنَّة دُخُولا الْجَنَّة رجل مر بِهِ ربه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ قُم فَادْخُلَ الْجَنَّة فَاقبل عَلَيْهِ عَابِسا فَقَالَ وَهل ابقيت لى شَيْئا قَالَ نعم لَك مثل مَا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس اَوْ غربت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّلَيْسَ فِىْ اُصَلِى رَفعه وَارى الْكَاتِب اسقط مِنْهُ ذكر النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں داخل ہونے والا آخری جنتی وہ شخص ہوگا جس سے پروردگار فرمائے گا: تم اٹھو اور جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ پیشانی پر بل ڈال کر جنت کی طرف آئے گا اور کہے گا: کیا میرے لئے کوئی جگہ باقی بچی ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! جس چیز پر سورج طلوع ہوتا تھا یا غروب ہوتا تھا اس کے جتنی جگہ (یعنی پوری روئے زمین جتنی جگہ) تمہاری ہوئی۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے میری اصل میں یہ روایت "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں ہوئی ہے میرا یہ خیال ہے کہ کاتب نے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔

5635 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى قَالَ يجمع الله عَزَّ وَجَلَّ الْاَوَّلين والآخرين لميقات يَوْم مَعْلُوم قيَاما اَرْبَعِينَ سنة شاخصة اَبْصَارهم ينتظرُوْنَ فصل الْقَضَاء . فَذكر الحَدِيْثِ اِلَى اَن قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ يَعْنِىْ الرب تَبَارَك وَتَعَالٰى ارْفَعُوْا رؤوسكم فيرفعون رؤوسهم فيعطيهم نورهم على قدر اَعْمَالهم فَمِنْهُمْ من يعْطى نوره مثل الْجَبَل الْعَظِيْم يسْعَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْهُم من يعْطى نوره اَصْغَر من ذٰلِكَ وَمِنْهُم من يعْطى مثل النَّخلَة بِيَدِهٖ وَمِنْهُم من يعْطى اَصْغَر من ذٰلِكَ حَتّٰى يكون آخِرهم رجلا يعْطى نوره على



إِبْهَام قَدَمَيْهِ يضيء مرّة ويطفأ مرّة فَإِذَا أَضَاء قدم قدمه وَإِذَا أطفيء قَامَ فيمرُّونَ على قدر نورهم مِنْهُم من يمر كطرفة الْعين وَمِنْهُم من يمر كالبرق وَمِنْهُم من يمر كالسحاب وَمِنْهُم من يمر كانقضاض الْكَوْكَب وَمِنْهُم من يمر كَالرِّيحِ وَمِنْهُم من يمر كشد الْفرس وَمِنْهُم من يمر كشد الرجل حَتَّى يمر الَّذِي يُعْطى نوره على ظهر قَدَمَيْهِ يحبو على وَجهه وَيَدَيْهِ وَرجلَيْهِ تخر يَد وَتعلق يَد وتخر رجل وَتعلق رجل وتصيب جوانبه النَّار فَلَا يزَال كَذَلِك حَتَّى يخلص فَإِذا خلص وقف عَلَيْهَا فَقَالَ الْحَمد لله الَّذِي أَعْطَانِي مَا لم يُعْط أحدا إِذْ نجاني مِنْهَا بعد إِذْ رَأَيْتهَا قَالَ فَيَنْطَلِق بِهِ إِلَى غَدِير عِنْد بَاب الْجنَّة فيغتسل فَيَعُود إِلَيْهِ ريح أهل الْجنَّة وألوانهم فَيرى مَا فِي الْجنَّة من خلل الْبَاب فَيَقُول رب أدخلني الْجنَّة فَيَقُول لَهُ أتسأل الْجنَّة وَقد نجيتك من النَّار فَيَقُول رب اجْعَل بيني وَبَينهَا حِجَابا لَا أسمع حسيسها قَالَ فَيدْخل الْجنَّة وَيرى أَو يرفع لَهُ منزل أَمَام ذَلِك كَأَن مَا هُوَ فِيهِ إِلَيْهِ حلم فَيَقُول رب أَعْطِنِي ذَلِك الْمنزل فَيَقُول لَهُ لَعَلَّك إِن أعطيتكه تسْأَل غَيره فَيَقُول لَا وَعزَّتك لَا أَسأَلك غَيره وَأي منزل أحسن مِنْهُ فيعطاه فينزله وَيرى أَمَام ذَلِك منزلا كَأَن مَا هُوَ فِيهِ إِلَيْهِ حلم قَالَ رب أَعْطِنِي ذَلِك الْمنزل فَيَقُول الله تبَارك وَتَعَالَى لَهُ فلعلك إِن أعطيتكه تسْأَل غَيره فَيَقُول لَا وَعزَّتك يَا رب وَأي منزل أحسن مِنْهُ فيعطاه فينزله ثمَّ يسكت فَيَقُول الله جلّ ذكره مَا لَك لَا تسْأَل فَيَقُول رب قد سَأَلتك حَتَّى استحييتك وأقسمت حَتَّى استحييتك فَيَقُول الله جلّ ذكره ألم ترض أَن أُعْطِيك مثل الدُّنْيَا مُنْذُ خلقتها إِلَى يَوْم أفنيتها وَعشرَة أَضْعَافه فَيَقُول أتهزأ بِي وَأَنت رب الْعِزَّة فيضحك الرب تبَارك وَتَعَالَى من قَوْله قَالَ فَرَأَيْت عبد الله بن مَسْعُود إِذا بلغ هَذَا الْمَكَان من هَذَا الحَدِيث ضحك حَتَّى تبدو أproductions أَضْرَاسه قَالَ فَيَقُول الرب جلّ ذكره لَا وَلَكِنِّي على ذَلِك قَادر سل فَيَقُول ألحقني بِالنَّاسِ فَيَقُول الْحق بِالنَّاسِ فَينْطَلق يرمل فِي الْجنَّة حَتَّى إِذا دنا من النَّاس رفع لَهُ قصر من درة فيخر سَاجِدا فَيُقَال لَهُ ارْفَعْ رَأسك مَا لَك فَيَقُول رَأَيْت رَبِّي أَو تراءى لي رَبِّي فَيُقَال إِنَّمَا هُوَ منزل من منازلك قَالَ ثمَّ يلقى رجلا فيتهيأ للسُّجُود لَهُ فَيُقَال لَهُ مَه فَيَقُول رَأَيْت أَنَّك ملك من الْمَلَائِكَة فَيَقُول إِنَّمَا أَنا خَازِن من خزانك وَعبد من عبيدك تَحت يَدي ألف قهرمان على مَا أَنا عَلَيْهِ قَالَ فَينْطَلق أَمَامه حَتَّى يفتح لَهُ الْقصر قَالَ وَهُوَ من درة مجوفة سقائفها وأبوابها وأغلاقها ومفاتيحها مِنْهَا تستقبله جَوْهَرَة خضراء مبطنة بحمراء فِيهَا سَبْعُونَ بَابا كل بَاب يُفْضِي إِلَى جَوْهَرَة خضراء مبطنة كل جَوْهَرَة تُفْضِي إِلَى جَوْهَرَة على غير لون الْأُخْرَى فِي كل جَوْهَرَة سرر وأزواج ووصائف أدناهن حوراء عيناء عَلَيْهَا سَبْعُونَ حلَّة يرى مخ سَاقهَا من وَرَاء حللها كَبِدهَا مرآته وكبده مرآتها إِذا أعرض عَنْهَا إعراضة زدادت فِي عينه سبعين ضعفا فَيُقَال لَهُ أشرف فيشرف فَيُقَال لَهُ ملكك مسيرَة مائَة عَام ينفذه بَصرك قَالَ فَقَالَ عمر أَلا تسمع مَا يحدثنا ابْن أم عبد يَا كَعْب عَن أدنى أهل الْجنَّة منزلا فَكيف أعلاهم قَالَ يَا أَمِير الْمُؤمنِينَ مَا لَا عين رَأَتْ وَلَا أذن سَمِعت إِن الله جلّ ذكره خلق دَارا جعل فِيهَا مَا شَاءَ من الْأزْوَاج والثمرات والأشربة ثمَّ أطبقها فَلم يرهَا أحد من خلقه لَا جِبْرِيل وَلَا غَيره من الْمَلَائِكَة ثمَّ قَرَأَ كَعْب فَلَا تعلم نفس مَا أُخْفِي لَهُم من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوا يعْملُونَ (السَّجْدَة) قَالَ وَخلق دون ذَلِك جنتين

وزينهما بِمَا شَاءَ وأراهما من شَاءَ من خلقه ثُمَّ قَالَ من كَانَ كِتَابه فِي عليين نزلَ فِي تِلْكَ الدَّار الَّتِي لم يرهَا اَحَد حَتّٰى إِن الرجل من اَهْلِ عليين ليخرج فيسير فِي ملكه فَلَا تبقى خيمة من خيم الْجَنَّة إِلَّا دَخلهَا من ضوء وَجهه فيستبشرُوْنَ بريحه فَيَقُوْلُوْنَ واها لهٰذَا الرّيح هٰذَا ريح رجل من اَهْل عليين قد خرج يسير فِي ملكه قَالَ وَيحك يَا كَعْب إِن هٰذِهِ الْقُلُوْب قد استرسلت فاقبضها فَقَالَ كَعْب إِن لِجَهَنَّم يَوْم الْقِيَامَة لزفرة مَا من ملك مقرب وَلَا نَبِي مُرْسل إِلَّا خر لِرُكْبَتَيْهِ حَتّٰى إِن إِبْرَاهِيم خَلِيْلَ اللّٰهِ لَيَقُوْلُ رب نَفسِي نَفسِي حَتّٰى لَو كَانَ لَك عمل سَبْعِيْنَ نَبيا إِلَى عَمَلك لظننت أَن لَا تنجو

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم هٰكَذَا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَرْفُوْعا وَآخره من قَوْله إِن اللّٰه جلّ ذكره خلق دَارا إِلَى آخِره مَوْقُوْفًا على كَعْب وَأحد طرق الطَّبَرَانِيّ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد وَهُوَ فِي مُسْلِم بِنَحْوِهِ بِاخْتِصَار عَنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''ایک مخصوص دن میں' جس کا وعدہ کیا گیا ہے' اس میں اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو جمع کرے گا' وہ چالیس سال تک اس میں کھڑے رہیں گے' ان کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہوں گی' اور وہ فیصلے کے منتظر ہوں گے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں وہ آگے چل کر یہ نقل کرتے ہیں:) پھر وہ' یعنی رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: تم اپنے سروں کو اٹھاؤ! تو وہ اپنے سروں کو اٹھائیں گے' تو ان کے اعمال کے حساب سے ان کا نور انہیں دیا جائے گا' ان میں سے کسی شخص کو اس کا نور دیا جائے گا' جو بڑے پہاڑ جتنا ہوگا' اور وہ اس کے آگے چلے گا' کسی شخص کو اس کا نور دیا جائے گا' تو وہ اس سے کچھ کم ہوگا' کسی کو اس کے ہاتھ میں اتنا نور دیا جائے گا' جتنا کھجور کا درخت ہوتا ہے' کسی کو اس سے بھی کم نور دیا جائے گا' یہاں تک کہ جو آخری شخص ہوگا' اس کا نور اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر دیا جائے گا' جو کبھی جل اٹھے گا' اور کبھی بجھ جائے گا' جب وہ جل اٹھے گا' تو وہ آدمی چلے گا' اور جب وہ بجھ جائے گا' تو آدمی رُک جائے گا' اور کھڑا ہو جائے گا' تو وہ لوگ اپنے نور کے حساب سے گزریں گے' تو ان میں سے کچھ لوگ یوں گزریں گے' جیسے پلک جھپکنے کا عرصہ ہوتا ہے' کچھ یوں گزریں گے' جیسے برق چمکتی ہے' کچھ یوں گزریں گے' جیسے ستارہ ہوتا ہے' کچھ یوں گزریں گے' جیسے ستارہ ٹوٹتا ہے' کچھ یوں گزریں گے' جیسے ہوا ہوتی ہے' کچھ یوں گزریں گے' جس طرح گھوڑا دوڑتا ہے' کچھ یوں گزریں گے' جس طرح آدمی دوڑتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص گزرے گا' جس کا نور اس کے پاؤں کے اوپر دیا گیا ہوگا' تو وہ اپنے چہرے' دونوں ہاتھوں اور دونوں ٹانگوں کے بَل (گھسٹ کر) گزرے گا' اس کا ایک ہاتھ گرے گا' اور ایک ہاتھ لٹکا ہوا ہوگا' ایک ٹانگ گرے گی' اور ایک ٹانگ گزرے گی اس کے اطراف کو آگ پہنچ رہی ہوں گی' وہ اسی طرح رہے گا' یہاں تک کہ نجات پالے گا' جب وہ نجات پالے گا' تو وہاں ٹھہر کر یہ کہے گا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو اس نے کسی کو بھی عطا نہیں کی' کہ میرے اُسے (یعنی جہنم) دیکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے نجات عطا کر دی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ شخص جنت کے دروازے کے پاس موجود ایک کنویں پر آئے گا' وہاں غسل کرے گا' تو اہل جنت کی خوشبو اور رنگ اس کی طرف لوٹ آئیں گے' تو وہ دروازے کی جھری میں سے دیکھے گا کہ جنت میں کیا کچھ ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت میں داخل کر دے' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا تم جنت کا سوال کر رہے

ہو؟ حالانکہ میں نے تمہیں جہنم سے نجات عطا کر دی ہے' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرے اور جنت کے درمیان پھر کوئی حجاب پیدا کر دے' تاکہ میں اس کی نعمتوں کے بارے میں نہ سنوں' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ جنت میں داخل ہوگا' پھر وہ دیکھے گا' یا اس کے سامنے لایا جائے گا' ایک گھر' جو اس کے مد مقابل ہوگا' تو اس سے پہلے کی صورت حال خواب ہوگی' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ گھر مجھے عطا کر دے' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اگر میں نے تمہیں یہ دے دیا' تو ہو سکتا ہے' تم مجھ سے کچھ اور بھی مانگو' تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے' میں تجھ سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا' اس سے زیادہ خوبصورت گھر اور کون سا ہو سکتا ہے؟ تو وہ اسے دے دیا جائے گا' وہ اس میں رہے گا' پھر اس کے سامنے ایک اور گھر آئے گا' تو وہ خواب کی مانند محسوس ہوگا' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ گھر مجھے دیدے' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اگر میں نے تمہیں دے دیا' تو شاید تم کچھ اور بھی مانگو گے' تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے' میرے پروردگار! میں اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا' اس سے زیادہ خوبصورت گھر اور کون سا ہو سکتا ہے؟ وہ اسے دیدیا جائے گا' وہ اس میں رہنے لگے گا' پھر وہ خاموش رہے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا وجہ ہے؟ تم کچھ مانگتے کیوں نہیں ہو؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے اتنا مانگا ہے کہ اب مجھے تجھ سے حیا آتی ہے' میں نے تجھے اتنی مرتبہ قسم دی کہ اب مجھے حیا آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ جس دن سے میں نے دنیا کو پیدا کیا' اس دن سے لے کر جس دن میں نے دنیا کو فنا کیا' اس دن تک جتنا کچھ بھی (دنیا میں) تھا' اتنا میں تمہیں دے دوں' اور اس کا دس گنا مزید بھی دوں؟ تو وہ بندہ عرض کرے گا: تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے؟ جبکہ تو رب العزت ہے' تو پروردگار اس کی اس بات پر ہنس پڑے گا' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جب بھی اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے' اس مقام پر پہنچتے تھے' تو ہنس پڑتے تھے' ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمن! میں نے آپ کو سنا ہے کہ آپ نے اس حدیث کو کئی مرتبہ بیان کیا ہے' اور جب بھی آپ اس مقام پر پہنچتے ہیں' تو آپ ہنس پڑتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حدیث کئی مرتبہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' اور نبی اکرم ﷺ اس حدیث میں' جب بھی اس مقام پر پہنچتے تھے' تو آپ ﷺ ہنس پڑتے تھے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگتے تھے' پھر پروردگار فرمائے گا: (یعنی میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا) میں اس بات پر قادر ہوں' تم مانگو! تو وہ بندہ عرض کرے گا: تو مجھے لوگوں کے ساتھ ملا دے' تو پروردگار فرمائے گا: تم لوگوں کے ساتھ مل جاؤ' تو وہ بندہ دوڑتا ہوا جنت میں جائے گا' یہاں تک کہ لوگوں کے قریب پہنچے گا' تو اس کے سامنے موتی کا بنا ہوا محل آئے گا' تو وہ سجدے میں گر جائے گا' اس سے کہا جائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ وہ کہے گا: میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میرا پروردگار میرے سامنے آیا ہے' تو اس سے کہا جائے گا: یہ تمہارے گھروں میں سے ایک گھر ہے' پھر اس کی ملاقات ایک شخص سے ہوگی' تو وہ اس کے سامنے سجدہ کرنے کی تیاری کرے گا' تو اس سے کہا جائے گا: رک جاؤ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ وہ کہے گا: میرا یہ خیال ہے کہ تم کوئی فرشتے ہو' تو دوسرا شخص یہ کہے گا: میں تمہارا ایک منشی ہوں اور تمہارا ایک غلام ہوں' اور میرے ماتحت ایک ہزار ملازمین ہیں' جن کا میں نگران ہوں' پھر وہ سامنے کی طرف چل پڑے گا' یہاں تک کہ اس کے سامنے ایک محل آئے گا' جو کھلے موتی کا بنا ہوا ہوگا' اس کی چھت' اس کے دروازے' اس کے تالے' اس کی چابیاں' اسی موتی سے بنے ہوئے ہوں گے' اس کے سامنے ایک سبز رنگ کا کمرہ ہوگا' جو اندر سے سرخ ہوگا' اور اس کے ستر دروازے ہوں گے' ہر کمرہ ایک اور سبز رنگ کے کمرے کی

طرف جاتا ہوگا' جس کے اندر ایک اور کمرہ ہوگا' اور ان میں سے ہر ایک کمرے کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا ہر ایک کمرے میں مختلف پلنگ' بیویاں اور ملازمین ہوں گے' جن میں سب سے کم حیثیت کی حور کے جسم پر ستر حلے ہوں گے' اور ان حلوں کے پیچھے سے اس حور کی پنڈلی کا گودا نظر آتا ہوگا' اس کا سینہ اس مرد کا آئینہ ہوگا' اور مرد کا سینہ' اس عورت کا آئینہ ہوگا' جب بھی وہ اس حور سے منہ پھیرے گا' تو اس کی نظر میں وہ حور اس کی نظر میں پہلے سے ستر گنا زیادہ خوبصورت ہو جائے گی تو اس سے کہا جائے گا: تم جھانک کر دیکھو! وہ جھانکے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تمہاری بادشاہی ایک سو سال کی مسافت جتنی ہے' جہاں تک تمہاری بینائی کام کرتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! کیا تم سن رہے ہو؟ ابن ام عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہمیں کیا حدیث بیان کر رہا ہے؟ یہ اس شخص کے بارے میں ہے' جو جنت میں سب سے کمتر حیثیت کا مالک ہوگا' تو جو بلند تر حیثیت کے مالک ہوں گے' ان کا کیا عالم ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے امیر المومنین! ان کو وہ ملے گا' جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں' کسی کان نے سنا نہیں' اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جہان بنایا ہے' جس میں اس نے اپنی مشیت کے مطابق ازواج' پھل اور مشروبات رکھے ہیں' اور پھر اسے بند کر دیا ہے' اس کی مخلوق میں سے کسی نے بھی اسے نہیں دیکھا' نہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے' اور نہ ان میں سے کسی اور فرشتے نے' پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

"کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس چیز کی جزاء ہے' جو وہ لوگ عمل کیا کرتے تھے"

پھر انہوں نے بتایا: اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے دو جنتیں پیدا کی ہیں' اور ان دونوں کو' جن چیزوں کے ذریعے اس نے چاہا ہے آراستہ کیا ہے' اور ان دونوں کو اپنی مخلوق میں سے' جس کو چاہا ہے' اسے دکھایا ہے' پھر انہوں نے بتایا: جس شخص کا شمار "علیین" میں ہوگا' وہ اس مقام پر ٹھہرے گا' جو کسی نے نہیں دیکھا' یہاں تک کہ "علیین" سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص نکلے گا' اور اپنے علاقے میں سفر کرے گا' تو جنت کے ہر خیمے میں اس کے چہرے کی روشنی داخل ہو جائے گی' اور لوگ اس کی خوشبو کے ذریعے خوشخبری حاصل کریں گے' اور کہیں گے: واہ یہ کتنی اچھی خوشبو ہے' یہ اہل علیین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی خوشبو ہوگی' جو اپنے علاقے میں نکلا ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! تمہارا ستیاناس ہو' یہ دل چھوٹ رہے ہیں' تو تم انہیں قبضے میں لو (یعنی خوشخبری والی باتیں سن کر یہ بے قابو ہو رہے ہیں' تو تم کوئی سختی والی بات بھی بیان کرو) تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن جہنم کی ایسی چنگھاڑ ہوگی کہ ہر مقرب فرشتہ اور مرسل نبی' گھٹنوں کے بل جھک جائے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہ کہیں گے: اے میرے پروردگار! میری ذات' میری ذات' یہاں تک کہ اگر ستر انبیاء کرام کا عمل' آپ کے عمل کے ساتھ جمع کر دیا جائے' تو آپ یہ گمان کریں گے کہ آپ نجات نہیں پا سکیں گے"۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے' امام طبرانی نے' اور امام حاکم نے اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک جہان پیدا کیا ہے"..... اس سے لے کر آخر تک کے الفاظ' کعب بن احبار پر موقوف ہیں' امام ترمذی کے مختلف طرق میں سے ایک صحیح ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے

اعتبار سے صحیح ہے' اور صحیح مسلم میں اس کی مانند روایت' اختصار کے ساتھ ان کے حوالے سے منقول ہے۔

5636 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا اخبركُمْ بِاَسْفَل اَهْلِ الْجنَّة دَرَجَة قَالُوْا بلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل يدْخل من بَاب الْجَنَّة فيتلقاه غلمانه وَيَقُوْلُوْنَ مرْحَبًا بسيدنا قد آن لَك اَن تَزُورنَا قَالَ فتمد لَهُ الزرابي اَرْبَعِيْنَ سنة ثُمَّ ينظر عَن يَمِينه وشماله فَيرى الْجنان فَيَقُوْلُ لمن مَا هَهُنَا فَيُقَالُ لَكَ حَتّٰى اِذا انْتهى رفعت لَهُ ياقوتة حَمْرَاء اَوْ زبرجدة خضراء لَهَا سَبْعُوْنَ شعبًا فِيْ كل شعب سَبْعُوْنَ غرفَة فِيْ كل غرفَة سَبْعُوْنَ بَابا فَيُقَالُ اقْرَا وارقه فيرقى حَتّٰى اِذا انْتهى اِلٰى سَرِيْر ملكه اتكا عَلَيْهِ سعته ميل فِيْ ميل لَهُ فِيْهِ قُصُوْر فيسعى اِلَيْهِ بسبعين صَحْفَة من ذهب لَيْسَ فِيْهَا صَحْفَة مِنْهَا من لون اُخْتهَا يجد لَذَّة آخرهَا كَمَا يجد لَذَّة اَولهَا ثُمَّ يسْعَى اِلَيْهِ بالوان الْاَشْرِبَة فيشرب مِنْهَا مَا اشْتهى ثُمَّ يَقُوْلُ الغلمان اتركوه وازواجه فَيَنْطَلق الغلمان ثُمَّ ينظر فَاِذا حوراء من الْحور الْعين جالسة على سَرِيْر ملكهَا عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة لَيْسَ مِنْهَا حلَّة من لون صاحبتها فَيرى مخ سَاقهَا من وَرَاء اللَّحْم وَالدَّم والعظم وَالْكِسْوَة فَوق ذٰلِكَ فَينْظر اِلَيْهَا فَيَقُوْلُ من اَنْت فَتَقُوْلُ اَنا من الْحور الْعين من اللَّاتِي خبئن لَك فَينْظر اِلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ سنة لَا يصرف بَصَره عَنْهَا ثُمَّ يرفع بَصَره اِلَى الغرفة فَاِذا اُخْرٰى اَجمل مِنْهَا فَتَقُوْلُ مَا آن لَك اَن يكون لنا مِنْك نصيب فيرتقي اِلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ سنة لَا يصرف بَصَره عَنْهَا ثُمَّ اِذا بلغ النَّعيم مِنْهُم كل مبلغ وظنوا اَن لَا نعيم اَفضل مِنْهُ تجلى لَهُمُ الرب تبَارك اسْمه فَينْظرُوْنَ اِلٰى وَجه الرَّحْمٰن فَيَقُوْلُ يَا اَهْلِ الْجَنَّة هللوني فيتجاوبون بتهليل الرَّحْمٰن ثُمَّ يَقُوْلُ يَا دَاوُد قُم فمجدني كَمَا كنت تمجدني فِي الدُّنْيَا قَالَ فيمجد دَاوُد ربه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَفِيْ اِسْنَاده من لَا اعرفهُ الْاٰن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کیا میں تمہیں جنت میں مرتبے کے اعتبار سے سب سے نیچے والے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جنت کے دروازے سے داخل ہوگا' اس کے غلام سے آ کر ملیں گے اور کہیں گے: ہمارے آقا کو خوش آمدید ہے' اب وہ وقت آ گیا ہے کہ آپ ہمیں دیکھ لیں' پھر اس کے لیے چالیس سال تک کے فاصلے جتنا بچھونا بچھایا جائے گا' پھر وہ اپنی دائیں طرف اور بائیں طرف باغات دیکھے گا' تو کہے گا' یہاں جو کچھ ہے' وہ کس کی ملکیت ہے' تو بتایا جائے گا' آپ کی' یہاں تک کہ جب وہ گھر کے پاس پہنچے گا' تو اس کے سامنے سرخ یاقوت یا سبز زبرجد کی ایک عمارت آئے گی جس کے اندر ستر مختلف گھاٹیاں ہوں گی' ہر ایک گھاٹی میں ستر کمرے ہوں گے' ہر ایک کمرے میں ستر دروازے ہوں گے' اس سے کہا جائے گا تم تلاوت کرو اور چڑھنا شروع کرو وہ چڑھے گا' یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ کے آخری پلنگ تک پہنچ جائے گا' وہاں وہ ٹیک لگائے گا' اس کے پلنگ کی لمبائی اور چوڑائی ایک میل جمع ایک میل ہوگی' اس میں اس کے محلات ہوں گے' ستر پیالے جو سونے کے بنے ہوئے ہوں گے وہ اس کے پاس لائے جائیں گے ان میں سے کسی بھی پیالے کا ذائقہ دوسرے پیالے سے ملتا نہیں ہوگا' وہ دوسرے کی لذت بھی اسی طرح پائے گا' جس طرح پہلے کی لذت پائی تھی (یعنی ان میں کوئی بھی بے لذت نہیں ہوگا) پھر اس کے

سامنے مختلف قسم کے مشروبات لائیں جائیں گے' اس کو جس کی خواہش ہوگی' وہ مشروب پیے گا' پھر غلمان کہیں گے: تم لوگ اسے اور اس کی بیویوں کو چھوڑ دو' پھر غلمان چلے جائیں گے' پھر وہ شخص دیکھے گا' تو حورعین میں سے ایک حور اس کے پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہوگی اس کے جسم پر ستر حلے ہوں گے' جن میں سے کسی ایک حلے کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا' اور اس کی پنڈلی کا گودا' گوشت' خون اور ہڈی کے پرے سے نظر آ رہا ہوگا' اور ان کے اوپر لباس بھی ہوگا' وہ شخص حور کی طرف دیکھے گا' اور کہے گا: تم کون ہو؟ تو وہ جواب دے گی: میں' حورعین میں سے ایک ہوں' جسے تمہارے لئے تیار کیا گیا ہے' وہ اس حور کی طرف دیکھتا رہے گا' اور چالیس سال تک دیکھتا رہے گا' اس دوران وہ اس سے نگاہ نہیں ہٹائے گا' پھر وہ اپنی نگاہ اٹھا کر بالا خانے کی طرف دیکھے گا' تو وہاں ایک اور حور موجود ہوگی' جو اس (پہلی والی) سے زیادہ خوبصورت ہوگی' وہ کہے گی: کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہمیں تمہارا تعلق نصیب ہو؟ تو وہ اس کی طرف جائے گا' جو چالیس سال کا عرصہ ہوگا اس دوران وہ اپنی نگاہ اس سے نہیں ہٹائے گا' یہاں تک کہ جب وہ ہر قسم کی نعمتیں حاصل کر لیں گے' اور یہ گمان کریں گے کہ اب اُن سے زیادہ فضیلت والی اور کوئی نعمت نہیں ہو سکتی' تو پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا' وہ پروردگار کا دیدار کریں گے' تو پروردگار فرمائے گا: اے اہل جنت! تم لوگ میری معبودیت کا اعتراف کرو' تو وہ جواب میں رحمٰن کی معبودیت کا اعتراف کریں گے' پھر پروردگار فرمائے گا: اے داؤد! اُٹھو اور اُسی طرح میری بزرگی بیان کرو' جس طرح تم میری بزرگی (دنیا میں) بیان کیا کرتے تھے تو حضرت داؤد علیہ السلام اپنے پروردگار کی بزرگی بیان کریں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایسا راوی ہے' جس سے میں ابھی واقف نہیں ہوں۔

5637 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن ادنی اَهْل الْجَنَّة منزلَة لمن ينظر اِلٰی جنانه وأزواجه ونعيمه وخدمه وسرره مسيرَة ألف سنة وَأكرمهمْ على اللّٰه من ينظر اِلٰی وَجهه غدْوَة وعشيا ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (الْقِيَامَة)

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَيْهَقِیّ وَرَوَاهُ اَحْمد مُخْتَصِرًا قَالَ: اِن ادنی اَهْلِ الْجَنَّة منزلَة لينظر فِیْ ملكه ألفي سنة يرى أقصاه كَمَا يرى أدناه ينظر اِلٰی اَزْوَاجه وخدمه

زَاد الْبَيْهَقِیّ على هٰذَا فِیْ لفظ لَهُ: وَاِن أفضلهم منزلَة لمن ينظر اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِیْ وَجهه فِیْ كل يَوْم مرَّتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قدر و منزلت کے اعتبار سے' جنت میں سب سے کمتر شخص وہ ہوگا' جو اپنے باغات' اپنی بیویوں' اپنی نعمتوں' اپنے خادموں اپنے پلنگوں کو ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھے گا' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہوگا' جو صبح و شام اپنے پروردگار کی زیارت کرے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے' وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابویعلیٰ' امام طبرانی اور بیہقی نے نقل کی ہے' اُسے امام احمد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"قدر و منزلت کے اعتبار سے اہل جنت میں سب سے کمتر شخص اپنے علاقے کو اتنی دور تک دیکھے گا' جتنا دو ہزار سال کا فاصلہ ہوتا ہے' وہ دور کی چیز کو بھی اسی طرح دیکھے گا' جس طرح قریب کی چیز کو دیکھے گا' وہ اپنی ازواج اور خادموں کو دیکھے گا"۔

امام بیہقی نے یہاں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"ان میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہوگا جو روزانہ دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا"۔

5638 - وروی ابن ابی الدنیا عن الاعمش عن ثویر قال اراہ عن ابن عمر قال ان ادنی اھل الجنة منزلة لرجل لہ الف قصر بین کل قصرین مسیرة سنة یری اقصاھا کما یری ادناھا فی کل قصر من الحور العین والریاحین والولدن ما یدعو بشیء الا اتی بہ-رواہ ھکذا موقوفا

❀❀ ابن ابودنیا نے اعمش کے حوالے سے ثویر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

"اہل جنت میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے کم تر شخص وہ ہوگا' جس کے ایک ہزار محلات ہوں گے' ہر دو محلوں کے درمیان ایک سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا' اور وہ (جنتی) دور کی چیز بھی اسی طرح دیکھ سکے گا' جس طرح قریب کی چیز دیکھ سکے گا' ان میں سے ہر ایک محل میں حور عین ہوں گی' ریاحین ہوں گے' اور ملازمین ہوں گے' وہ جس بھی چیز کو منگوائے گا' وہ اس کے پاس لائی جائے گی"۔

انہوں نے اسے اسی طرح "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

5639 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ادنی اَھْلِ الْجنَّة الَّذِیْ لَهٗ ثَمَانُوْن الف خَادِم وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَة وَینصب لَهٗ قبَّة من لُؤْلُؤ وَزبرجد وَیَاقُوت کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَةِ اِلٰی صنعاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْثِ رشدین بن سعد یَعْنِیْ عَنْ عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه من حَدِیْثِ ابْن وهب وَهُوَ اَحَد الْاَعْلَام الثِّقَات الْاَثْبَات عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل جنت میں' ایک کمتر شخص کے پاس بھی اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی' اس کے لئے موتی' زبرجد اور یاقوت کا بنا ہوا قبہ نصب کیا جائے گا' وہ اتنا بڑا ہوگا' جو "جابیہ" سے لے کر "صنعاء" تک کا فاصلہ ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث سے صرف رشدین بن سعد سے منقول ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں' ان کی مراد یہ ہے کہ یہ عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں' ابن وہب سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جو جلیل القدر' ثقہ اور ثبت راویوں میں سے ایک ہیں' ان کے حوالے سے یہ عمرو بن حارث کے حوالے سے' دراج سے منقول ہے۔

5640 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَسْفَل اَهْلِ الْجنَّة اَجْمَعِيْنَ دَرَجَة لمن يَقُوْمُ على رَاسه عشرَة آلاف خَادِم بيد كل وَاحِد صحفتان وَاحِدَة من ذهب وَالْاُخرى من فضَّة فِيْ كل وَاحِدَة لون لَيْسَ فِي الْاُخرى مثله يَاْكُل من آخرهَا مثل مَا يَاْكُل من اَولهَا تجد لآخرها من الطّيب واللذة مثل الَّذِيْ يجد لاَوّلها ثُمَّ يكون ذٰلِكَ ريح الْمسك الأذفر لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اِخْوَانًا على سرر مُتَقَابِلين

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمام اہل جنت میں سب سے کمتر درجہ جس شخص کا ہوگا' اس کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوئے ہوں گے' جن میں سے ہر ایک خادم کے ہاتھ میں دو برتن ہوں گے' جن میں سے ایک سونے کا ہوگا' اور دوسرا چاندی کا ہوگا' اور ان میں سے ہر ایک کا رنگ (اس میں موجود کھانے کی چیز) دوسرے سے مختلف ہوگی' وہ آخری میں سے بھی کھائے گا' جس طرح وہ پہلے میں سے کھائے گا' اور اسے آخری میں بھی خوشبو اور لذت الگ محسوس ہوگی' جس طرح اسے پہلے میں الگ سے محسوس ہوئی تھی' اور پھر وہاں کی خوشبو مشک اذفر کی ہوگی' وہ لوگ وہاں پیشاب نہیں کریں گے' پاخانہ نہیں کریں گے' بلغم نہیں نکالیں گے' وہ بھائی بھائی بن کر پلنگوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھیں گے''۔

یہ روایت امام ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5641 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن أدنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة وَلَيْسَ فيهم دنى من يَغْدُو عَلَيْهِ كل يَوْم وَيروح خَمْسَة عشر الف خَادِم لَيْسَ مِنْهُم خَادِم اِلَّا وَمَعَهُ طرفَة لَيست مَعَ صَاحبه

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

قَالَ الْحَافِظ وَلَا مُنَافَاة بَيْن هٰذِهِ الْاَحَادِيْث لِاَنَّهُ قَالَ فِيْ حَدِيْث اَبِيْ سعيد أدنى اَهْلِ الْجنَّة الَّذِيْ لَهُ ثَمَانُوْن الف خَادِم وَقَالَ فِيْ حَدِيْث أنس من يَقُوْمُ على رَاسه عشرَة آلاف خَادِم وَفِيْ حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَةَ من يَغْدُو عَلَيْهِ وَيروح خَمْسَة عشر ألف خَادِم-فَيجوز اَن يكون لَهُ ثَمَانُوْن ألف خَادِم يَقُوْمُ على رَاسه مِنْهُم عشرَة آلاف وَيَغْدُو عَلَيْهِ مِنْهُم كل يَوْم خَمْسَة عشر ألفا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ اعْلَم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل جنت میں قدر و منزلت کے اعتبار سے' سب سے کمتر شخص وہ ہوگا' ویسے تو ان میں کوئی بھی کمتر نہیں ہوگا' کہ جس کے پاس روزانہ صبح کے وقت اور شام کے وقت پندرہ ہزار خادم آئیں گے' اور اس میں سے ہر ایک خادم کے پاس ایک ایسی چیز ہوگی' جو دوسرے کے پاس نہیں ہوگی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں' ان احادیث کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے' کیونکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ اہل جنت کے اسی ہزار خادم ہوں گے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے: اس کے سرہانے دس ہزار خادم اکٹھے ہوں گے' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات منقول ہے: صبح و شام' پندرہ ہزار خادم

آئیں گے' تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ اسی ہزار خادم ہوں' جن میں سے دس ہزار اس کے سرہانے کھڑے رہیں' اور روزانہ پندرہ ہزار صبح و شام آئیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5642 - وروى الْبَيْهَقِىّ من حَدِيْثِ يحيى بن اَبِىْ طَالب حَدثنَا عبد الْوَهَّاب انبانَا سعيد بن اَبِىْ عرُوبَة عَنْ قَتَادَة عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنْ عبد الله بن عَمْرو قَالَ اِن ادنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة من يسْعَى عَلَيْهِ الف خَادِم كل خَادِم على عمل لَيْسَ عَلَيْهِ صَاحبه قَالَ وتلا هٰذِهِ الْآيَة اِذا رَأَيْتهمْ حسبتهم لؤلؤا منثورا (الانسان)

❀❀ امام بیہقی نے' اپنی سند کے ساتھ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''اہل جنت میں' قدر و منزلت کے اعتبار سے' سب کم مرتبہ جس شخص کا ہوگا' اس کے ایک ہزار خادم' اس کے پاس آئیں جائیں گے' جن میں سے ہر ایک خادم کا کام دوسرے سے مختلف ہوگا' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب تم انہیں دیکھو گے' ان کے بارے میں یہ بات گمان کرو گے کہ جیسے موتی بکھیر دیے گئے ہیں''۔

فصل فِيْ دَرَجَات الْجنَّة وغرفها

فصل: جنت کے درجات اور اُس کے بالا خانوں کا تذکرہ

5643 - عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْلِ الْجنَّة ليتراءون اَهْلِ الغرف من فَوْقهم كَمَا يتراءون الْكَوْكَب الدُّرِّى الغابر فِى الْاُفق من الْمشرق وَالْمغرب لتفاضل مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ منَازِل الْاَنْبِيَاء لَا يبلغهَا غَيْرهمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِىْ نَفسِى بِيَدِهٖ رجال آمنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ -رَوَاهُ البُخَارِىّ وَمُسْلِم

وَفِىْ رِوَايَة لَهما: كَمَا تراءون الْكَوْكَب الغارب- بِتَقْدِيم الرَّاء على الْبَاء

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِىّ من حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَة بِنَحْوِهٖ وَصَححهُ اِلَّا انه قَالَ اِن اَهْلِ الْجنَّة ليتراءون الْكَوْكَب الشَّرْقِى اَوْ الْكَوْكَب الغربى الغارب فِى الْاُفق اَوْ الطالع فِىْ تفاضل الدَّرَجَات..... الحَدِيْث

وَفِىْ بعض النّسخ والكوكب الغربى اَوْ الغارب على الشَّك الغابر بالغين الْمُعْجَمَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة الْمُرَاد بِهٖ هُنَا هُوَ الذَّاهِب الَّذِىْ تدلى للغروب

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت کے رہنے والے لوگ بالا خانوں میں رہنے والے لوگوں کو اپنے اوپر یوں دیکھیں گے' جس طرح لوگ چمکدار ستارے کو دیکھتے ہیں' جو مشرقی یا مغربی افق میں غروب ہونے والا ہوتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے درمیان باہمی طور پر (درجات کے حوالے سے) فرق ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ انبیاء کرام کے رہنے کی جگہ ہوگی؟ جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے (اُن میں وہ لوگ رہیں گے) جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوں' اور جنہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جس طرح تم غروب ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو''۔ یعنی اس میں 'ز' 'ب' سے پہلے ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اہل جنت یوں دیکھیں گے: جس طرح وہ مشرق یا مغرب میں موجود ستارے کو دیکھتے ہیں' جو افق میں غروب ہونے والا ہوتا ہے' یا طلوع ہونے والا ہوتا ہے' ایسا اُن کے درجات کے تفاوت کی وجہ سے ہوگا''...... الحدیث۔

یہاں بعض نسخوں میں یہ تحریر ہے: ''مغربی ستارہ' یا غروب ہونے والا ستارہ'' یعنی یہ شک کے ساتھ منقول ہے۔

لفظ غابر سے یہاں مراد وہ ہے' جو جا رہا ہو اور غروب ہونے کے قریب ہو۔

5644 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْلِ الْجَنَّة ليتراء ون فِی الْجَنَّة كَمَا تراء ون اَوْ تَرَوْنَ الْكَوْكَب الدُّرِّی الغارب فِی الْاُفق الطالع فِیْ تفاضل الدَّرَجَات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُولَئِكَ النَّبِيُّوْنَ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ واقوام آمنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح وَتَقْدِيْره كَمَا يرَوْنَ الْكَوْكَب الطالع الدُّرِّی الغارب وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَتقدم لَفظه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت' جنت میں ایک دوسرے کو یوں دیکھیں گے' جس طرح تم افق میں غروب ہونے والے' یا طلوع ہونے والے چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اُن کے درجات میں تفاوت پایا جاتا ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ لوگ انبیاء ہوں گے (جو اوپر دکھائی دیں گے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ وہ لوگ ہوں گے' جو اللہ پر ایمان لائے ہوں گے' اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح لوگ چمکدار ستارے کو دیکھتے ہیں' جو طلوع ہونے والا ہوتا ہے' یا غروب ہونے والا ہوتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں۔

5645 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا احدثكُمْ بغرف الْجَنَّة قَالَ قُلْتُ بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بأبينا اَنْت وَاُمنا قَالَ اِن فِی الْجَنَّة غرفا من اَصْنَاف الْجَوْهَر كُله يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فِيْهَا من النَّعِيْم وَاللَّذَّات والشرف مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا اُذن سَمِعت قَالَ قُلْتُ لِمَنْ هٰذِهِ الغرف قَالَ لمن افشى السَّلَام وَاَطْعم الطَّعَام وادام الصّيام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام الحَدِيْث—رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الْاِسْنَاد غير قوی اِلَّا انه مَعَ الاسنادين الْاَوَّلين يقوى بعضه بِبَعْض وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَالَ الْحَافِظ تقدم من هٰذَا النَّوْع غير مَا حَدِيْث صَحِيْح فِیْ قيام اللَّيْل واطعام الطَّعَام وَغير ذٰلِكَ من حَدِيْث اَبِیْ مَالك عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِن فِی الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من

طاهرها اعدها الله لمن اطعم الطعام وافشى السلام وصلى بالليل والناس نيام-وحديث عبد الله بن عمرو بنحوه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں جنت کے بالا خانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں بالا خانے ہوں گے' جو ہر قسم کے جواہرات سے بنے ہوئے ہوں گے' ان کا بیرونی حصہ اندر سے' اور اندرونی حصہ' باہر سے نظر آئے گا' ان میں نعمتیں اور لذتیں ہوں گی' اور ایسی بزرگی ہوگی' جو آنکھ نے دیکھی نہیں' اور کسی کان نے ان کے بارے میں سنا نہیں' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: وہ بالا خانے کیسے ملیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سلام کو پھیلائے گا' کھانا کھلائے گا' ہمیشہ نفلی روزہ رکھے گا' اور رات کے وقت نوافل پڑھے گا' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سند قوی نہیں ہے' البتہ پہلے والی دو سندوں کے ساتھ مل کر یہ ایک دوسرے کو تقویت دے دیتی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس نوعیت کی حدیث' اس سے پہلے رات کے وقت نوافل پڑھنے' اور کھانا کھلانے' اور دیگر امور سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' جو حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہوں گے' جن کا بیرونی حصہ اندر سے' اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا' اللہ تعالیٰ نے یہ اُن کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلائے' سلام پھیلائے' اور رات کے وقت نوافل ادا کرے' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث بھی اسی مانند ہے۔

5646 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ مائة دَرَجَة اعدهَا الله للمجاهدين فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدرجتين كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ-رَوَاهُ الْبُخَارِىّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک سو درجے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے' ان میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5647 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنَّةِ مائة دَرَجَة مَا بَين كل دَرَجَتَيْنِ مائة عَام

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ اِلَّا اَنه قَالَ مَا بَين كل دَرَجَتَيْنِ مسيرَة خَمْسمِائَة عَام

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایک سو درجے ہیں' جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان' ایک سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل

کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے''۔

فصل فِي بِنَاءِ الْجَنَّة وترابها وحصبائها وَغَيْر ذٰلِك

فصل: جنت کی تعمیر اس کی مٹی اس کی کنکریاں اور اس کی دیگر چیزوں کا بیان

5648 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنَا عَن الْجَنَّة مَا بناؤها قَالَ لبنة ذهب ولبنة فضَّة وملاطها الْمسك وحصباؤها اللُّؤْلُؤ والياقوت وترابها الزَّعْفَرَان من يدخلهَا ينعم وَلَا يبأس ويخلد لَا يَمُوْت لَا تبلى ثِيَابه وَلَا يفنى شبابه..... الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْث عِنْدهم وروى ابْن اَبِي الدُّنْيَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا قَالَ: حَائِط الْجَنَّة لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة ودرجها الْيَاقُوْت واللؤلؤ قَالَ وَكُنَّا نُحدث اَن رَضْرَاض انهارها اللُّؤْلُؤ وترابها الزَّعْفَرَان

الرضراض بِفَتْح الرَّاء وبضادين معجمتين

والحصباء مَمْدُوْد بِمَعْنى وَاحِد وَهُوَ الْحَصَى قِيْلَ الرضراض صغارها

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں جنت کے بارے میں بتایئے کہ وہ کس چیز کی بنی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اس کا گارا مشک کا ہے اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اس کی مٹی زعفران ہے جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا وہ کبھی غمگین نہیں ہوگا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی''......الحدیث

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے یہ روایت ان کی نقل کردہ ہے اسے امام ترمذی امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور یہ ان حضرات کی نقل کردہ ایک حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

امام ابن ابودنیا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''موقوف'' روایت نقل کی ہے:

''جنت کی دیوار کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہوگی اس کی سیڑھی یاقوت اور موتی کی ہوگی اور ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ اس کی نہر کی کنکریاں موتیوں کی ہوں گی اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی''۔

لفظ رضراض کا مطلب کنکریاں ہیں حصباء یہ اسم ممدود کے ساتھ ہے اس سے مراد بھی کنکریاں ہیں ایک قول کے مطابق رضراض چھوٹی کنکریوں کو کہتے ہیں۔

5649 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْجَنَّة فَقَالَ من يدْخل الْجَنَّة يحيى فِيهَا لَا يَمُوْت وينعم فِيهَا لَا يبأس لَا تبلى ثِيَابه وَلَا يفنى شبابه قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بناؤها قَالَ لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة وملاطها الْمسك وترابها الزَّعْفَرَان وحصباؤها اللُّؤْلُؤ والياقوت

رَوَاہُ ابن اَبِی الدُّنیَا وَالطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَادہ حسن بِمَا قبله

الملاط بِكَسر الْمِيم هُوَ الطين الَّذِي يَجْعَل بَيْن سافي الْبناء يَعْنِي اَن الطين الَّذِي يَجْعَل بَيْن لبن الذَّهَب وَالْفِضَّة وَفِي الْحَائِط مسك

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے جنت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص جنت میں داخل ہوگا' وہ شخص اس میں ہمیشہ زندہ رہے گا' اسے موت نہیں آئے گی' وہ اس میں ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا' پریشانی کا شکار نہیں ہوگا' اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے' اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس کی تعمیر کس سے ہوئی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے' اور ایک اینٹ چاندی کی ہے' اس کا گارا مشک کا ہے' اس کی مٹی زعفران کی ہے' اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔

لفظ ''الملاط'' یہ اس مٹی کو کہتے ہیں' جو تعمیر کرتے ہوئے درمیان میں لگائی جاتی ہے' یعنی وہ مٹی جو سونے' اور چاندی کی اینٹوں کے درمیان میں لگی ہوئی ہوگی' وہ مشک کی ہوگی۔

5650 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خلق اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى الْجنَّة لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة وملاطها الْمسك وَقَالَ لَهَا تكلمي فَقَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُوْنَ فَقَالَت الْمَلَائِكَة طُوبٰى لَك منزل الْمُلُوك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ مَرْفُوعا وموقوفا وَقَالَ لَا نعلم اَحَدًا رَفعه اِلَّا عدي بن الْفضل يَعْنِي عَن الْجريرِي عَنْ اَبِي نَضرة عَنهُ وعدي بن الْفضل لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَهُوَ شيخ بَصرِي..... انْتهى

قَالَ الْحَافِظ قد تَابع عدي بن الْفضل على رَفعه وهب بن خَالِد عَن الْجريرِي عَنْ اَبِي نَضرة عَنْ اَبِي سعيد وَلَفظه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ احاط حَائِط الْجنَّة لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة ثُمَّ شقق فِيهَا الْاَنْهَار وغرس فِيهَا الْاَشْجَار فَلَمَّا نظرت الْمَلَائِكَة اِلٰى حسنها قَالَت طُوبٰى لَك منَازِل الْمُلُوك

اخرجه الْبَيْهَقِيّ وَغَيره وَلٰكِن وَقفه هُوَ الْاَصَح الْمَشْهُور وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے' جس کی ایک اینٹ سونے کی ہے' اور ایک اینٹ چاندی کی ہے' اس کا گارا مشک کا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہوگئے تو فرشتوں نے کہا: تمہارے لئے مبارک باد ہے کہ تم بادشاہوں کا ٹھکانہ ہو!

یہ روایت امام طبرانی نے' اور امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' انہوں نے اسے مرفوع اور موقوف (دونوں طرح سے) نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے' جس نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہو' صرف عدی بن فضل نے نقل کیا ہے' یعنی اس نے اسے جریری کے حوالے سے' ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

عدی بن فضل نامی راوی' حافظ الحدیث نہیں ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا ایک بوڑھا ہے ..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی

حافظ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے مرفوع ہونے میں عدی بن فضل کی متابعت وہب بن خالد نے کی ہے جس نے اسے جریری کے حوالے سے ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت کی دیوار سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنائی ہے اور پھر اس میں نہریں بہائی ہیں اس میں درخت لگائے ہیں جب فرشتوں نے اس کی خوبصورتی کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا: تمہیں مبارک ہو تم بادشاہوں کا ٹھکانہ ہو''۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے تاہم اس کا موقوف ہونا زیادہ مستند اور زیادہ مشہور ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5651 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خلق الله جنَّة عدن بِيَدِهِ ودلى فِيهَا ثمارها وشق فِيهَا أنهارها ثمَّ نظر إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا تكلمي فَقَالَت قد أَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَعِزَّتِي لَا يجاورني فِيك بخيل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِإِسْنَادَيْنِ أَحدهمَا جيد وَرَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا من حَدِيث أنس أطول مِنْهُ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خلق الله جنَّة عدن بِيَدِهِ لبنة من درة بَيْضَاء ولبنة من ياقوتة حَمْرَاء ولبنة من زبرجدة خضراء وملاطها مسك حشيشها الزَّعْفَرَان حصباؤها اللُّؤْلُؤ ترابها العنبر ثمَّ قَالَ لَهَا انطقي قَالَت قد أَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ الله عز وَجل وَعِزَّتِي وجلالي لَا يجاورني فِيك بخيل ثمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمن يُوقَ شح نَفسه فَأُولَئِك هم المفلحون (الحشر - والتغابن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور اس میں پھل لگائے ہیں اور اس میں نہریں جاری کی ہیں اور اس نے اس (یعنی جنت) کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم کلام کرو! تو اس (یعنی جنت) نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت کی قسم ہے میں تمہاری اندر کسی کنجوس کو رہنے نہیں دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے اسے ابن ابودنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا ہے اس کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سرخ یاقوت کی ہے ایک اینٹ سبز زبرجد کی ہے اس گارا مشک کا ہے اس کے پتے زعفران کے ہیں اس کی کنکریاں موتیوں کی ہیں اس کی مٹی عنبر ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے میں تمہارے اندر کسی بخیل کو نہیں رہنے دوں گا''

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جس شخص کو نفس کی کنجوسی سے بچا لیا گیا وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں''۔

5652 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرض الْجنَّة بَيْضَاء

عرصتها صخور الكافور وَقد أحاط بِهِ الْمسك مثل كُثبَان الرمل أنهار مطردة فيجتمع فِيهَا أهْلِ الْجنَّة أدْنَاهُم وَآخرهمْ فيتعارفون فيبعث الله ريح الرَّحْمَة فتهيج عَلَيْهِمْ ريح الْمسك فَيرجع الرجل إِلَى زَوجته وَقد ازْدَادَ حسنا وطيبا فَتَقول لَهُ لقد خرجت من عِنْدِي وَأَنا بك معجبة وَأَنا بك الْآن أَشد إعجابا

رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت کی زمین سفید ہے' اس کا میدان کافور کے پہاڑوں پر مشتمل ہے' جسے مشک نے گھیرا ہوا ہے' جو ریت کے ٹیلوں کی مانند ہے' اس میں نہریں پھیلی ہوئی ہیں' اس میں اہل جنت اکٹھے ہوں گے' ان کا ہر فرد وہاں اکٹھا ہوگا' وہاں وہ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں گے' پھر اللہ تعالیٰ اُن پر رحمت کی ہوا بھیجے گا' جو اُن پر مشک برسائے گی' جب آدمی اپنی بیوی کے پاس واپس جائے گا' تو اس کی خوبصورتی اور خوشبو میں اضافہ ہو چکا ہوگا' تو اس کی بیوی یہ کہے گی: جب تم میرے پاس سے گئے تھے' تو میں تب بھی تم سے محبت کرتی تھی' اور اب میں تم سے زیادہ محبت کرتی ہوں"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5653 - وَعَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن فِي الْجنَّة مراغا من مسك مثل مراغ دوابكم فِي الدُّنْيَا-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَاد جيد

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت میں مشک کی چراگاہیں ہونگی' جس طرح دنیا میں تمہارے جانوروں کی چراگاہیں ہوتی ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5654 - وَعَن كريب أَنه سمع أُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ يَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا هَل مشمر للجنة فَإِن الْجنَّة لَا خطر لَهَا هِيَ وَرب الْكَعْبَة نور يتلألأ وريحانة تهتز وقصر مشيد وَنهر مطرد وَثَمَرَة نضيجة وَزَوْجَة حسناء جميلَة وحلل كَثِيرَة ومقام فِي أبد فِي دَار سليمَة وَفَاكِهَة وخضرة وحبرة ونعمة فِي محلّة عالية بهية قَالُوا نعم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحن المشمرون لَهَا قَالَ قُولُوا إِن شَاءَ الله فَقَالَ الْقَوْم إِن شَاءَ الله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن أبي الدُّنْيَا وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة مُحَمَّد بن مهَاجر عَن الضَّحَّاك المعافري عَن سُلَيْمَان بن مُوسَى عَنهُ وَرَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا أَيْضا مُخْتَصرا قَالَ عَن مُحَمَّد بن مهَاجر الْأنْصَارِيّ حَدثنِي سُلَيْمَان بن مُوسَى كَذَا فِي أصُول مُعْتَمدَة لم يذكر فِيهِ الضَّحَّاك وَقَالَ الْبَزَّار لَا نعلم رَوَاهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أُسَامَة وَلَا نعلم لَهُ طَرِيقا عَن أُسَامَة إِلَّا هَذِه الطَّرِيق وَلَا نعلم رَوَاهُ عَن الضَّحَّاك إِلَّا هَذَا الرجل مُحَمَّد بن مهَاجر

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم مُحَمَّد بن مهَاجر وَهُوَ الْأنْصَارِيّ ثِقَة احْتج بِهِ مُسلم وَغَيره وَالضَّحَّاك لم يخرج لَهُ من أَصْحَاب الْكتب السِّتَّة أحد غير ابْن مَاجَه وَلم أَقف فِيهِ على جرح وَلَا تَعْدِيل لغير ابْن حبَان بل

هُوَ فِيْ عداد المجهولين وَسليمَان بن مُوسَى هُوَ الْاَشدق يَاْتِيْ ذكره

❀❀ کریب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت اسامہ بن زید ﷠ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! کیا جنت کی تیاری کرنے والا کوئی شخص ہے؟ بے شک جنت کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے' رب کعبہ کی قسم! وہ ایک نور ہے' جو جھلملا رہا ہے' وہ ایک پودا ہے' جو لہرا رہا ہے' وہ ایک مضبوط قلعہ ہے' وہ ایک پھیلی ہوئی نہر ہے' وہ ایک پکا ہوا پھل ہے اس میں خوبصورت حسین وجمیل بیویاں ہیں' اور بہت سے لباس ہوں گے' اور وہ ایک ایسی جائے قیام ہے' جو ہمیشہ رہے گی' وہ ایک سلامتی کا گھر ہے' وہاں پھل ہوں گے' سبزہ ہوگا' عمدہ کپڑے ہوں گے' نعمتیں ہوں گی' جو بلند مقام پر ہوں گے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! ہم اُس کے لئے تیاری کرنے والے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ انشاء اللہ کہو! تو لوگوں نے 'ان شاء اللہ' کہا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ابن ابودنیا' امام بزار نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے محمد بن مہاجر کے حوالے سے' ضحاک معافری کے حوالے سے' سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے' کریب سے نقل کیا ہے۔

ابن ابودنیا نے بھی اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ محمد بن مہاجر انصاری کے حوالے سے' سلیمان بن موسیٰ سے منقول ہے' قابل اعتماد' ''اصول'' میں اسی طرح مذکور ہے' اس میں ضحاک کا ذکر نہیں ہے' امام بزار کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق' صرف حضرت اسامہ بن زید ﷠ نے اسے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے' اور حضرت اسامہ ﷠ کے حوالے سے' یہ صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے' اس کے علاوہ کسی (اور سند) کا ہمیں علم نہیں ہے' اور ہمارے علم کے مطابق ضحاک کے حوالے سے' اس روایت کو اس حوالے سے' صرف اسی شخص' یعنی محمد بن مہاجر نے نقل کیا ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: محمد بن مہاجر نامی راوی انصاری ہے' اور ثقہ ہے' امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' ضحاک نامی راوی سے صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے' امام ابن ماجہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے' البتہ میں اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے واقف نہیں ہوں' صرف امام ابن حبان نے اس پر تبصرہ کیا ہے' ویسے اس کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے' سلیمان بن موسیٰ نامی راوی اشدق ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

فصل فِيْ خيام الْجَنَّة وغرفها وَغَيْر ذٰلِك

فصل: جنت کے خیموں' اس کے بالا خانوں اور اس کی دیگر چیزوں کا تذکرہ

5655 - عَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجنَّة لخيمة من لؤلؤة وَاحِدَةٍ مجوفة طولهَا فِي السَّمَاء سِتُّونَ ميلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا اَهلون يطوف عَلَيْهِم الْمُؤْمِن فَلَا يرى بَعْضُهُمْ بَعْضًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ اِلَّا انه قَالَ عرضهَا سِتُّونَ ميلًا وَهُوَ رِوَايَة لَهما

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷠ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت میں مومن کو ایک ہی کھوکھلے موتی سے بنا ہوا خیمہ ملے گا' جس کی اونچائی ساٹھ میل ہوگی' اس خیمے میں مومن کے اہل خانہ ہوں گے' اس خیمے میں مومن کی بیویاں ہوں گی' جن کے ساتھ مومن قربت کرے گا' لیکن وہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکیں گے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
"اس کی چوڑائی بھی ساٹھ میل ہوگی"
ان دونوں کی ایک روایت میں یہ اسی طرح ہے۔

5656 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لكل مُسْلِم خيرة وَلِكُلِّ خيرة خيمة وَلِكُلِّ خيمة اَرْبَعَة اَبْوَاب يدْخل عَلَيْهَا من كل بَاب تحفة وهدية وكرامة لم تكن قبل ذٰلِكَ لَا مرحات وَلَا دفرات وَلَا سخرات وَلَا طماحات حور عين كأنهن بيض مَكْنُون- رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا من رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِيّ مَوْقُوفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ہر مسلمان کے لئے ایک مخصوص علاقہ ہوگا' اور ہر علاقے میں ایک خیمہ ہوگا' ہر خیمے کے چار دروازے ہوں گے ہر دروازے سے اس کے پاس تحفے' ہدیہ اور عزت افزائی آئے گی' جو اس سے پہلے نہیں ملی ہوئی ہوگی' نہ اترانے والی ہوں گی نہ بدبودار ہوں گی' نہ مذاق اڑانے والی ہوں گی' نہ شوہر کی نافرمان ہوں گی' وہاں حور عین ہوں گی' جو چھپے ہوئے موتی کی مانند ہوں گی"۔

یہ روایت' ابن ابودنیا نے' جابر جعفی کی نقل کردہ "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5657 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا "حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِيْ الْخِيَامِ" (الرحمن) قَالَ الْخَيْمَة من درة مجوفة طولهَا فَرسَخ وَلها ألف بَاب من ذهب حولهَا سرادق دوره خَمْسُوْنَ فرسخا يدْخل عَلَيْهِ من كل بَاب مِنْهَا ملك بهدية من عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ-رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وللبيهقي: الْخَيْمَة درة مجوفة فَرسَخ فِيْ فَرسَخ لَهَا اَرْبَعَة آلَاف مصراع من ذهب وَإِسْنَاد هٰذِه اصح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)
"حوریں جو خیموں میں پردہ نشین ہوں گی"

وہ فرماتے ہیں: یہ ایک خیمہ ہوگا' جو ایک کھوکھلے موتی کا ہوگا' اس کی لمبائی ایک فرسخ ہوگی' اس کے ایک ہزار دروازے ہوں گے' جو سونے سے بنے ہوئے ہوں گے' اس کے اردگرد پردے لٹکے ہوئے ہوں گے' اس کے آس پاس پچاس فرسخ کا علاقہ ہوگا' اس خیمے کے ہر دروازے سے فرشتہ آئے گا' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ لے کر آئے گا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' ان کی اور امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
"کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا' جو ایک فرسخ لمبا ہوگا' اور ایک فرسخ چوڑا ہوگا' اس کے چار ہزار کواڑ ہوں گے' جو سونے سے بنے ہوئے ہوں گے"۔

اس روایت کی سند زیادہ مستند ہے۔

5658 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فَقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِيّ لمن هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لمن أطاب الْكَلَام وَأطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نيام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ أَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْث اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ اِلَّا اَنه قَالَ أعدهَا اللّٰه لمن أطْعم الطَّعَام وَأفْشى السَّلَام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایسے بالاخانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ اندر سے' اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا' حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کسے ملیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پاکیزہ کلام کرے' کھانا کھلائے' اور رات قیام کی حالت میں (نوافل پڑھتے ہوئے) بسر کرے' جبکہ لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے' یہ اس کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلائے' سلام پھیلائے' اور رات کو نماز ادا کرے' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

5659 - وَرُوِيَ عَن عمرَان بن حُصَيْن وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن قَوْله تَعَالٰى ومساكن طيبَة فِيْ جنَّات عدن (التوبة) قَالَ قصر فِي الْجنَّة من لؤلؤة فِيهَا سَبْعُوْنَ دَارا من ياقوتة حَمْرَاء فِيْ كل دَار سَبْعُوْنَ بَيْتا من زمردة خضراء فِيْ كل بَيت سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا عَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فراشا من كل لون على كل فرَاش امْرَاَة فِيْ كل بَيت سَبْعُوْنَ مائدة على كل مائدة سَبْعُوْنَ لونا من طَعَام فِيْ كل بَيت سَبْعُوْنَ وصيفا ووصيفة يُعْطى لِلْمُؤْمِنِ من الْقُوَّة مَا يَاْتِيْ على ذٰلِكَ كُله فِيْ غَدَاة وَاحِدَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ بنحوِهٖ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''اور پاکیزہ ٹھکانے' جو جنات عدن میں ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک محل ہے' جو موتی سے بنا ہوا ہوگا' اس میں ستر کمرے ہوں گے' جو سرخ یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے' ہر کمرے میں سبز زمرد سے بنے ہوئے ستر کمرے ہوں گے' ہر ایک کمرے میں ایک پلنگ ہوگا' ہر پلنگ پر ستر بچھونے ہوں گے جو مختلف رنگ کے ہوں گے' ہر بچھونے پر ایک عورت بیٹھی ہوئی ہوگی' ہر کمرے میں ستر دستر خوان ہوں گے' ہر دستر خوان پر ستر مختلف قسم کے کھانے ہوں گے' ہر کمرے میں ستر ملازم اور ملازمائیں ہوں گی' مومن کو اتنی قوت عطا کی جائے گی کہ وہ ایک ہی مرتبہ ان سب کے پاس جا سکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور امام بیہقی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

فصل فِیْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃ

فصل: جنت کی نہروں کا بیان

5660 - عَنْ عبد اللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَوْثَر نھر فِی الْجَنَّۃ حافتاہ من ذھب وَمَجْرَاہُ علی الدّر والیاقوت تربتہ اطیب من الْمسک وماؤہ أحلی من الْعَسَل وابیض من الثّلج

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوثر' جنت میں موجود ایک نہر ہے' جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں' اور اس میں پانی' یاقوت اور موتیوں پر بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے' اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5661 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِی قَوْلِہٖ عَزَّ وَجَلَّ: اِنَّا أَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَر (الْکَوْثَر) قَالَ ھُوَ نھر فِی الْجَنَّۃ عمقہ سَبْعُوْنَ ألف فَرسَخ مَاؤُہُ اَشد بَیَاضًا من اللَّبن وَاحلی من الْعَسَل شاطئاہ اللُّؤْلُؤ والزبرجد والیاقوت خص اللّٰہ بِہٖ نبیہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قبل الْاَنْبِیَاء - رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت منقول ہے' جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ جنت میں موجود ایک نہر ہے' جس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس کے کناروں پر موتی' زبرجد اور یاقوت ہیں' یہ اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء سے پہلے بطور خاص اپنے نبی (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا کیا تھا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5662 - وَعَنْ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا اَسِیر فِی الْجَنَّۃ اِذا اَنَا بنھر حافتاہ قباب اللُّؤْلُؤ المجوف فَقُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرِیْل قَالَ ھٰذَا الْکَوْثَر الَّذِیْ اَعْطَاکَ رَبُّکَ قَالَ فَضرب الْملک بِیَدِہٖ فَاِذَا طینہ مسک أذفر - رَوَاہُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جنت میں جا رہا تھا' میں ایک نہر کے پاس آیا' جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے بنے ہوئے خیمے لگے ہوئے تھے' میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ کوثر ہے' جو آپ کے پروردگار نے آپ کو عطا کی ہے

جب فرشتے نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو اس کی مٹی مشک اذفر کی تھی"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5663 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انهار الْجَنَّة تخرج من تَحت تلال اَوْ من تَحت جبال الْمسك -رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت کی نہریں مشک کے ٹیلوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مشک کے پہاڑوں کے نیچے سے نکلتی ہیں"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

5664 - وَعَن سماك انه لَقِي عبد اللّٰه بن عَبَّاس بِالْمَدِيْنَةِ بعد مَا كف بَصَره فَقَالَ يَا بن عَبَّاس مَا اَرْض الْجَنَّة قَالَ مرمرة بَيْضَاء من فضَّة كَاَنَّهَا مرْآة قلت مَا نورها قَالَ مَا رَاَيْت السَّاعَة الَّتِيْ يكون فِيهَا طُلُوْع الشَّمس فَذٰلِكَ نورها اِلَّا انه لَيْسَ فِيْهَا شمس وَلَا زمهرير قَالَ قُلْتُ فَمَا انهارها اَفِيْ اخدود قَالَ لَا وَلَكنهَا تجْرِي على اَرْض الْجَنَّة مستكفة لَا تفيض هَهُنَا وَلَا هَهُنَا قَالَ اللّٰه لَهَا كوني فَكَانَت قلت فَمَا حلل الْجَنَّة قَالَ فِيْهَا شَجَرَة فِيْهَا ثَمَر كَاَنَّهُ الرُّمَّان فَاِذَا اَرَادَ ولي اللّٰه مِنْهَا كسْوَة انحدرت اِلَيْهِ من غصنها فانفلقت لَهُ عَن سبعين حلَّة الوانا بعد الوان ثُمَّ تنطبق فترجع كَمَا كَانَت -رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ سماک بیان کرتے ہیں: اُن کی ملاقات مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی اس وقت ان کی بینائی رخصت ہو چکی تھی انہوں نے کہا: اے حضرت عبداللہ بن عباس! جنت کی زمین کس چیز کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: چاندی کے بنے ہوئے سفید مرمر کی جو آئینے کی طرح ہے میں نے دریافت کیا: اس کی روشنی کیسی ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: تم نے وہ گھڑی نہیں دیکھی ہے جس میں سورج طلوع ہونے والا ہوتا ہے تو جنت میں اس طرح کی روشنی ہوگی البتہ وہاں نہ تو سورج ہوگا اور نہ ہی سخت سردی ہوگی میں نے دریافت کیا: اس کی نہریں کیسی ہیں؟ کیا وہ گڑھوں میں بہیں گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ وہ جنت کی زمین پر بہیں گی اور بالکل سیدھی ہوں گی ان کا پانی اِدھر اُدھر سے چھلکے گا نہیں اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا: تم ہو جاؤ! تو وہ ہو گئیں میں نے دریافت کیا: جنت کے حلے کیسے ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: جنت میں ایسا درخت ہوگا جس پر پھل لگے ہوئے ہوں گے جو انار کی طرح کے ہوں گے جب اللہ کا کوئی دوست ان میں سے کوئی لباس حاصل کرنا چاہے گا تو وہ درخت اپنی ٹہنی اس کی طرف جھکا دے گا تو اس سے ستر حلے نکلیں گے جو مختلف رنگوں کے ہوں گے پھر وہ مل جائے گا اور واپس چلا جائے گا جیسے پہلے تھا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے حسن سند کے ساتھ "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5665 - وَرُوِيَ عَن حَكِيم بن مُعَاوِيَة الْقشيرِي عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْجَنَّة بَحر للْمَاء وبحر للبن وبحر للعسل وبحر للخمر ثُمَّ تشقق الْاَنْهَار مِنْهَا بعد رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت حکیم بن معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جنت میں ایک سمندر (یا دریا) پانی کا ہے ایک سمندر دودھ کا ہے ایک سمندر شہد کا ہے ایک سمندر خمر کا ہے اور پھر اس میں سے نہریں نکلتی ہیں"۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5666 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تظنون ان انهار الْجَنَّة أُخْدُوْد فِي الْاَرْض لَا وَاللّٰه إِنَّهَا لسائحة على وَجه الْاَرْض إِحْدَى حافتيها اللُّؤْلُؤ وَالْاُخْرَى الْيَاقُوْت وطينه الْمسك الأذفر قَالَ قُلْتُ مَا الأذفر قَالَ الَّذِيْ لَا خلط لَهُ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ غَيره مَرْفُوْعًا وَالْمَوْقُوْف اشبه بِالصَّوَاب

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شاید تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ جنت میں موجود نہریں گڑھوں کی شکل میں ہوں گی اللہ کی قسم! جی نہیں! وہ زمین کے اوپر ہی بہہ رہی ہوں گی ان کے ایک کنارے پر موتی ہوں گے اور دوسرے پر یاقوت ہوں گے اور ان کی مٹی مشک اذفر کی ہوگی میں نے دریافت کیا: اذفر کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ مشک جس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہوئی ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے دیگر حضرات نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم موقوف ہونا درست ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

5667 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا: قَالَ نَضَّاخَتَانِ (الرَّحْمٰن) بالمسك والعنبر ينضخان على دور الْجَنَّة كَمَا ينضخ الْمَطَر على دور أَهْلِ الدُّنْيَا-رَوَاهُ ابْن اَبِي شيبَة مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) "نضاختان" (وہ دونوں چھلک رہے ہونگے)

"اس سے مراد مشک اور عنبر ہیں جو جنت کے گھروں پر چھڑکے جائیں گے جس طرح اہل دنیا کے گھروں پر بارش کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ابوشیبہ نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5668 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه مَا الْكَوْثَر قَالَ ذَاكَ نهر أعطانيه اللّٰه يَعْنِي فِي الْجَنَّة أَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل فِيْهِ طير أعناقها كأعناق الجزر قَالَ عمر إِن هٰذِهِ لناعمة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أكلتها أنعم مِنْهَا-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

الجزر بِضَم الْجِيم وَالزَّاي جمع جزور وَهُوَ الْبَعِير

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کوثر کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے یعنی یہ جنت میں ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس میں ایسے پرندے ہوں گے جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوں گی"۔

اس پر حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو نعمتیں ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کھانے کی چیزیں اس سے زیادہ زبردست

نعمتیں ہوں گی۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ "الجزر" یہ "جزور" کی جمع ہے جس کا مطلب اونٹ ہے۔

فصل فِيْ شجر الْجَنَّة وثمارها

باب: جنت کے درختوں اوراس کے پھلوں کا تذکرہ

5669 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة شَجَرَة يسير الرَّاكِب فِيْ ظلها مائَة عَام لَا يقطعهَا اِن شِئْتُمْ فاقرؤوا وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَاءٍ مَّسْكُوْبٍ (الْوَاقِعَة)

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت میں ایسا درخت ہے کہ ایک سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے تو اس کے سائے کو پار نہیں کر سکے گا" اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

"اور پھیلے ہوئے سائے اور بہتے ہوئے پانی"

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5670 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة شَجَرَة يسير الرَّاكِب الْجواد الْمُضمر السَّرِيع مائَة عَام لَا يقطعهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَزَاد وَذٰلِكَ الظل الْمَمْدُوْد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت میں ایسا درخت ہے کہ تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑے پر سوار شخص جو تیزی سے چلے تو وہ ایک سو سال میں بھی اس کو پار نہیں کر سکے گا"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "یہ پھیلے ہوئے سائے ہیں" (یعنی جن کا ذکر قرآن میں ہے)۔

5671 - وَعَنْ اَسْمَاءِ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذكر سِدْرَة الْمُنْتَهى فَقَالَ يسير الرَّاكِب فِيْ ظلّ الفنن مِنْهَا مائَة سنة اَوْ يستظل بهَا مائَة رَاكب شكّ يحيى فِيْهَا فرَاش الذَّهَب كَاَنّ ثمارها القلال

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

الفنن بِفَتْح الْفَاء وَالنُّوْن هُوَ الْغُصْن

❀❀ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا: آپ ﷺ نے سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کرتے

ہوئے فرمایا کوئی سوار اُس کی کسی ٹہنی کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک سو سال تک اس کے سائے میں رہے گا' یہ شک یحییٰ نامی راوی کو ہے اور اس میں سونے کے پتنگے ہیں اور اس کے پھل گھڑوں کی مانند ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

لفظ الفنن اس سے مراد ٹہنی ہے۔

5672 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الظل الْمَمْدُوْد شَجَرَة فِي الْجَنَّة على سَاق قدر مَا يسير الرَّاكِب الْمجد فِي ظلها مائَة عَام فِي كل نَوَاحِيهَا فَيخرج اَهْلِ الْجَنَّة اَهْلِ الغرف وَغَيرهم فيتحدثُوْنَ فِي ظلها قَالَ فيشتهي بَعْضُهُمْ وَيذكر لَهو الدُّنْيَا فَيرْسل اللّٰه رِيحًا من الْجَنَّة فتحرك تِلْكَ الشَّجَرَة بِكُل لَهو كَانَ فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا من طَرِيق زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة بن وهرام وَقد صححها ابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وحسنها التِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "پھیلے ہوئے سائے" (سے مراد یہ ہے:) کہ جنت میں ایک درخت ہے' جس کا تنا اتنا بڑا ہوگا کہ اگر کوئی تیز رفتار سوار اُس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے' تو وہ اس درخت کے گرد چکر لگا پائے گا' اہل جنت اپنے بالا خانوں میں سے اور دوسرے گھروں میں سے نکلیں گے' اور اس کے سائے میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے بات چیت کریں گے' ان میں سے کسی کو خواہش ہوگی' اور وہ دنیا کی دلچسپی کی کسی چیز کو یاد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ جنت سے ہوا بھیجے گا' تو وہ درخت کو حرکت دے گی' تو ہر وہ دلچسپی کی چیز سامنے آئے گی' جو دنیا میں ہوتی تھی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر' زمعہ بن صالح کے حوالے سے' سلمہ بن وہرام سے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

5673 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه اَعدَدْت لعبادي الصَّالِحين مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر اقرؤوا إِن شِئْتُم وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ (الواقعة) وَمَوْضِع سَوْطٍ مِنَ الْجنَّة خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاقرؤوا إِنْ شِئْتُم فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّار وَاُدْخل الْجَنَّة فَقَدْ فَازَ (آل عمران)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وروى الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم بعضه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے (اس کے بارے میں) سنا نہیں' اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر تم لوگ چاہو' تو یہ آیت تلاوت کرلو:

"اور پھیلے ہوئے سائے ہیں"۔

(نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اگر تم چاہو (تو اس کی تائید میں) یہ آیت تلاوت کرلو:

''جس شخص کو جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا' تحقیق وہ کامیاب ہوگیا''

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام بخاری اور امام مسلم نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

5674 - وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حوضك الَّذِي تحدث عَنهُ فَذكر الْحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيهَا فَاكِهَة قَالَ نَعَمْ وفيهَا شَجَرَة تدعى طُوْبٰى هِيَ تطابق الفردوس فَقَالَ اَى شجر اَرضنا تشبه قَالَ لَيْسَ تشبه شَيْئًا من شجر اَرضك وَلٰكِن أتيت الشَّام قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا تشبه شَجَرَة بِالشَّام تدعى الجوزة تنْبت على سَاق وَاحِد ثُمَّ ينتشر اَعْلَاهَا قَالَ فَمَا عظم اَصلهَا قَالَ لَو ارتحلت جَذَعَة من اِبل اَهلك لما قطعتها حَتّٰى تنكسر ترقوتها هرما قَالَ فِيهَا عِنَب قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا عظم العنقود مِنْهَا قَالَ مسيرَة شهر للغراب الأبقع لَا يقع وَلَا ينثني وَلَا يفتر قَالَ فَمَا عظم الْحبَّة مِنْهُ قَالَ هَلْ ذبح اَبوك تَيْسًا من غنمه عَظِيْمًا فسلخ اِهابه فَاَعْطَاهُ امك فَقَالَ ادبغي هٰذَا ثُمَّ افري لنا مِنْهُ ذنوبا يروي ماشيتنا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِن تِلْكَ الْحبَّة تشبعني وَاَهل بَيْتِيْ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامة عشيرتك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِهِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بِذكر الشَّجَرَة فِيْ مَوضِع وَالْعِنَب فِيْ آخر وَرَوَاهُ اَحْمد بِاخْتِصَار

قَوْله افري لنا مِنْهُ ذنوبا اَى شقي واصنعي والذنوب بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة هُوَ الدَّلْو وَقِيْلَ لَا تسمى ذنوبا اِلَّا اِذا كَانَت ملأى اَوْ دون الملأى

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد ؓ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا: وہ حوض کیا ہے؟ جس کا آپ ذکر کرتے ہیں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس (یعنی جنت) میں پھل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' اس میں ایک درخت ہے' جس کا نام طوبیٰ ہے' جو فردوس تک جاتا ہے' اس نے دریافت کیا: ہماری اس سرزمین میں سے کون سا درخت' اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے علاقے کا کوئی درخت اس کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا' کیا تم شام گئے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں' یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شام میں ایک درخت ہے' جسے ''جوزہ'' کہا جاتا ہے' وہ درخت اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' اس کی پنڈلی (یعنی جڑ) ایک ہی ہوتی ہے' اور پھر اوپر جا کر شاخیں پھیل جاتی ہیں' اس نے دریافت کیا: وہ کتنا بڑا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے گھر کے اونٹ کا ایک بچہ چلنا شروع کرے' تو وہ بوڑھا ہو کے مر جائے گا' لیکن پھر بھی اسے پار نہیں کر سکے گا' اس نے دریافت کیا: کیا اس (جنت) میں انگور ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: اس کے گچھے کا حجم کتنا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک ماہ کی مسافت جتنا' جو فاصلہ ایک کوا (ایک ماہ میں) طے کرتا ہے' اور اس دوران وہ گرتا نہیں ہے' مڑتا نہیں ہے' پرواز بند نہیں کرتا' اس نے دریافت کیا: اس کے دانے کا حجم

کتنا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا (کبھی ایسا ہوا ہے؟) کہ تمہارے والد نے اپنی بکریوں میں سے کوئی نر جانور کبھی ذبح کیا ہو جو موٹا تازہ ہو اور پھر اس کی کھال اتار کر تمہاری ماں کو دی ہو اور یہ کہا ہو: تم اس کی دباغت کردو اور پھر اس کے ذریعے ہمارے لئے کوئی ڈول تیار کردو تا کہ اس کے ذریعے ہم اپنے جانوروں کو پانی پلائیں' اس دیہاتی نے جواب دیا: جی ہاں! اس (دیہاتی) نے کہا: پھر تو وہ ایک دانہ مجھے اور میرے تمام اہل خانہ کو سیر کردے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ وہ تمہارے خاندان کے زیادہ طرف افراد کو بھی (سیر کردے گا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے اس کی مانند نقل کیا ہے' امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں درخت کا تذکرہ ایک مقام پر کیا ہے' اور انگور کا تذکرہ دوسرے مقام پر کیا ہے' امام احمد نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''تم اس کے ذریعے ہمارے لئے ڈول تیار کردو'' اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اسے چیر کر تیار کردو۔

لفظ الذنوب اس سے مراد ڈول ہے' ایک قول کے مطابق ڈول کے لئے ذنوب اس وقت استعمال ہوتا ہے' جب وہ پورا بھرا ہوا ہو یا بھرے ہوئے سے کچھ کم ہو۔

5675 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ الهدیل قَالَ کُنَّا مَعَ عبد اللّٰه یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد بِالشَّام اَوْ بعمان فتذاکروا الْجَنَّة فَقَالَ اِن العنقود من عناقیدها من هَهُنَا اِلٰی صنعاء

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا

❀❀ عبداللہ بن ابو ہذیل بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شام میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے یا شاید عمان میں تھے (یہ شک راوی کو ہے) لوگوں نے جنت کا تذکرہ شروع کیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے گچھوں میں سے ایک گچھا یہاں سے لے کے صنعاء تک ہوگا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5676 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرضت عَلَیَّ الْجَنَّة فَذَهَبت اتناول مِنْهَا قطفا اریکموه فحیل بینی وَبَیْنَه فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَاء الْحبَّة من الْعِنَب قَالَ کاعظم دلو فرت امك قطّ

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا' میں اس کا ایک گچھا حاصل کرنے لگا' تا کہ وہ تمہیں دکھاؤں' تو میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ حائل ہوگئی' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے ایک دانے میں سے کتنا رس نکلے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بڑے سے بڑے ڈول جتنا' جس کو تمہاری والدہ نے کبھی تیار کیا ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5678 - وَعَنْ جریر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نزلنَا الصفاح فَاِذَا رجل نَائِم تحت شَجَرَة قد کَادَت الشَّمْس تبلغه قَالَ فَقلت للغلام انْطَلِقْ بِهٰذَا النطع فاظله قَالَ فَانْطَلق فاظله فَلَمَّا اسْتَیْقَظ فَاِذَا هُوَ

سلمان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاتَيته اسلم عَلَيْهِ فَقَالَ يَا جرير تواضع لله فَإِنَّهُ من تواضع لله فِي الدُّنْيَا رفعه الله يَوْم الْقِيَامَة يَا جرير هَلْ تَدْرِي مَا الظُّلُمَات يَوْم الْقِيَامَة قلت لَا أَدْرِي قَالَ ظلم النَّاس بَيْنَهُمْ ثُمَّ أخذ عويدا لَا اكاد أَرَاهُ بَيْن اصبعيه فَقَالَ يَا جرير لَو طلبت فِي الْجَنَّة مثل هٰذَا لم تَجدهُ قُلْتُ يَا أَبَا عبد الله فَأَيْنَ النّخل وَالشَّجر قَالَ أُصُولهَا اللُّؤْلُؤ وَالذَّهَب وَاعلاهُ الثَّمر -رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ ڈٹانٹیئیان کرتے ہیں: ہم نے ''صفاح'' کے مقام پر پڑاؤ کیا' وہاں ایک شخص ایک درخت کے نیچے سویا ہوا تھا اور دھوپ اس کے پاس پہنچنے ہی والی تھی' میں نے ایک لڑکے سے کہا: تم یہ چمڑا لے کر اس کے پاس جاؤ اور اس پر سایہ کر دو وہ لڑکا گیا اور اس نے اس شخص پر سایہ کر دیا' جب وہ صاحب بیدار ہوئے (تو پتہ چلا) وہ حضرت سلمان فارسی ڈٹانٹیئ ہیں' میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' تا کہ انہیں سلام کروں' تو انہوں نے فرمایا: اے جریر! اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرو' کیونکہ جو شخص دنیا میں' اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سر بلندی عطا کرے گا' اے جریر! کیا تم جانتے ہو؟ قیامت کے دن کی تاریکیاں کیسی ہوں گی؟ میں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' انہوں نے فرمایا: لوگوں نے (دنیا میں) جو ایک دوسرے پر ظلم کیے ہوں گے (وہ قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوں گے) پھر انہوں نے ایک چھوٹی سی چھڑی لی' جو ان کے ان دو انگلیوں کے درمیان بھی پوری نہیں آ تی تھی' اور پھر انہوں نے فرمایا: اے جریر! اگر تم جنت میں سے اس کی مانند کوئی چیز حاصل کرنا چاہو' تو تم اسے نہیں پاسکو گے' میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! پھر کھجور کے درخت اور دوسرے درخت کہاں جائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: ان کی جڑیں' موتیوں اور سونے کی ہوں گی' اور ان (درختوں) کے اوپر کھجوریں لگی ہوں گی۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5679 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْله وذللت قطوفها تذليلا (الإنسان) قَالَ إِن أهل الْجنَّة يَأْكُلُوْن من ثمار الْجنَّة قيَاما وقعودا ومضطجعين -رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيره مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت براء بن عازب ڈٹانٹیئ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''اور ان کے گچھے لٹک رہے ہوں گے''

حضرت براء بن عازب ڈٹانٹیئیان کرتے ہیں: اہل جنت' جنت کے پھل کھڑے ہو کر' بیٹھ کر اور لیٹ کر کھائیں گے۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے حسن سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5680 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن فِي الْجنَّة شَجَرَة جذوعها من ذهب وفروعها من زبرجد ولؤلؤ فتهب لَهَا ريح فتصطفق فَمَا سمع السامعون بِصَوْت شَيْءٍ قطّ أَلذ مِنْهُ -رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي صفة الْجنَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ ڈٹانٹیئ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایسا درخت بھی ہوگا' جس کی جڑ سونے کی ہوگی' اس کی شاخیں زبرجد اور موتیوں کی ہوں گی' جب ہوا آئے گی' اور اس کو حرکت دے گی' تو سننے والوں نے کوئی بھی آواز ایسی نہیں سنی ہوگی' جو اس (درخت میں سے آنے والی آواز) سے زیادہ خوبصورت ہو''۔

یہ روایت امام ابونعیم نے "صفۃ الجنۃ" میں نقل کی ہے۔

5681 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نخل الْجَنَّة جذوعها من زمرد خضر وكربها ذهب أَحْمَر وسعفها كسْوَة لأَهْلِ الْجنَّة مِنْهَا مقطعاتهم وحللهم وَثَمَرهَا أَمْثَال القلال والدلاء أَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل وألين من الزّبد لَيْسَ فِيهَا عجم

رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

الكرب بِفَتْح الْكَاف وَالرَّاء بعدهمَا بَاء مُوَحدَة هُوَ اصول السعف الْغِلَاظ العراض

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جنت میں کھجور کا درخت ایسا ہوگا کہ اس کی جڑ سبز زبرجد سے بنی ہوگی اور اس کا تنے کے قریب کا حصہ سرخ سونے کا ہوگا' اس کی ٹہنیوں پر اہل جنت کا لباس ہوگا' اس میں سے اُن کے لباس کی مختلف قسمیں اور حلے بنیں گے' اس کے پھل گھڑے' اور بڑے ڈولوں کی مانند ہوں گے (وہاں کا پانی) دودھ سے زیدہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور پنیر سے زیادہ نرم ہوگا' جس میں کوئی سختی نہیں ہوگی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' عمدہ سند کے ساتھ "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ کرب کا مطلب ہے' ٹہنی کی جڑ جو موٹی اور چوڑی ہوتی ہے

5682 - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لَهُ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا طُوبٰى قَالَ شَجَرَة مسيرَة مائَة سنة ثِيَاب أَهْلِ الْجَنَّة تخرج من أكمامها

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من طَرِيْق دراج عَنْ أَبِيْ الْهَيْثَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! طوبیٰ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک درخت ہے' جو ایک سو سال کی مسافت جتنا (بڑا ہے) اہل جنت کے کپڑے اس کی شاخوں میں سے نکلیں گے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔

فصل فِيْ أكل أَهْلِ الْجَنَّة وشربهم وَغَيْر ذٰلِك

فصل: اہل جنت کے کھانے' پینے' اور دیگر چیزوں کا تذکرہ

5683 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُل أَهْلِ الْجَنَّة وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ طعامهم ذٰلِكَ جشاء كريح الْمسك يُلْهَمُوْن التَّسْبِيح وَالتَّكْبِيْر كَمَا يُلْهَمُوْن النَّفس- رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل جنت کھائیں گے' اور پئیں گے' لیکن نہ تو بلغم نکالیں گے' نہ پاخانہ کریں گے' اور نہ پیشاب کریں گے' ان کا کھانا' ڈکار کی

صورت میں نکل جائے گا' اور اس کی خوشبو مشک کے جیسی ہوگی' انہیں تسبیح اور تکبیر اس طرح الہام کی گئی ہوگی جس طرح سانس لینا الہام کیا گیا ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5684 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ليشتهي الشَّرَاب من شراب الْجنَّة فَيَجِيءُ الابريق فَيَقَع فِي يَده فيشرب ثمَّ يعود إِلَى مَكَانَهُ-رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا بِاسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت میں سے ایک شخص جنت کے مشروبات میں سے کسی مشروب کی خواہش کرے گا' تو ایک پیالہ آئے گا' وہ اس کے ہاتھ میں آجائے گا' وہ اس میں سے پی لے گا' تو وہ پیالہ اپنی جگہ واپس چلا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے عمدہ سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5685 - وَعَنْ زيد بن أَرقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكتاب إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِم تزْعم اَنَّ اَهْلِ الْجنَّة يَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ اِن احدهم ليُعطى قُوَّة مائَة رجل فِي الْاَكل وَالشرب وَالْجِمَاع قَالَ فَإِن الَّذِي يَاْكُل وَيشْرب تكون لَهُ الْحَاجة وَلَيْسَ فِي الْجنَّة اَذَى قَالَ تكون حَاجَة أحدهم رشحا يفِيض من جُلُوْدهمْ كَرَشْحِ الْمسك فيضمر بَطْنه

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا یہ کہنا ہے کہ اہل جنت کھائیں گے بھی' اور پئیں گے بھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' ان میں سے کسی ایک شخص کو کھانے' پینے اور صحبت کرنے کے حوالے سے' ایک سو آدمیوں جتنی قوت دی جائے گی' اس شخص نے دریافت کیا: جو شخص کچھ بھی کھاتا ہے' یا پیتا ہے' تو اسے قضائے حاجت کی بھی ضرورت پیش آتی ہے' جنت میں تو کوئی گندی چیز نہیں ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی قضائے حاجت' ڈکار کی شکل میں ہوگی' جو مشک کی طرح خوشبودار ہوگا' وہ ان کی کھال میں سے نکلے گا' اور پیٹ میں گم ہو جائے گا۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

5686 - وَالطَّبَرَانِيّ بِاسْنَادٍ صَحِيح وَلَفظه فِي اِحْدَى رواياته قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أقبل رجل من الْيَهُود يُقَال لَهُ ثَعْلَبَة بن الْحَارِث فَقَالَ السَّلَام عَلَيْك يَا مُحَمَّد فَقَالَ وَعَلَيْكُم فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيّ تزْعم اَن فِي الْجنَّة طَعَاما وَشَرَابًا وَّاَزْوَاجا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تؤمن بشجرة الْمسك قَالَ نعم قَالَ وتجدها فِي كتابكُمْ قَالَ نعم قَالَ فَإِن الْبَوْل والجنابة عرق يسيل من تَحت ذوائبهم إِلَى اَقْدَامهم مسك

❀❀ امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے' ان کی مختلف روایات میں سے ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' اسی دوران ایک یہودی آیا' جس کا نام ثعلبہ بن حارث تھا' اس نے کہا: اے

حضرت محمد (ﷺ)! آپ پر سلام ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی ہو اس یہودی نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: جنت میں کھانا' پینا اور بیویاں ہوں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' کیا تم مشک کے درخت پر ایمان رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اپنی کتاب میں اس کا ذکر پاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیشاب اور جنابت پسینے کی شکل میں ہوں گے' جو ان کے بالوں سے لے کر ان کے قدموں تک بہے گا' اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

5687 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَلَفظهمَا اتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل من الْيَهُود فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِم اَلَسْت تزْعم اَن اَهْلِ الْجنَّة يَاْكُلُوْن فِيهَا وَيشْربُوْنَ وَيَقُوْلُ لاَصْحَابه اِن اقر لي بِهٰذَا خصمته فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى وَالَّذِيْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ اِن احدهم ليُعْطى قُوَّة مائَة رجل فِي الْمطعم وَالْمشْرب والشهوة وَالْجِمَاع فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيّ فَاِن الَّذِيْ يَاْكُل وَيشْرب تكون لَهُ الْحَاجة فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجتهم عرق يفِيض من جُلُوْدهمْ مثل الْمسك فَاِذَا الْبَطن قد ضمر - وَلَفظ النَّسَائِيّ نَحْو هٰذَا

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' ان دونوں کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک یہودی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: اے حضرت ابوالقاسم! کیا آپ کا یہ کہنا نہیں ہے کہ اہل جنت' جنت میں کھائیں گے بھی' اور پئیں گے بھی' وہ اپنے ساتھیوں سے یہ کہہ کے آیا تھا کہ اگر نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا اعتراف کرلیا' تو میں آپ کے ساتھ بحث کروں گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جنتی شخص کو کھانے پینے' شہوت اور صحبت کرنے کے حوالے سے' ایک سو آدمیوں جتنی قوت عطا کی جائے گی' اس یہودی نے کہا: جو شخص کھاتا ہے' پیتا ہے' تو اسے قضائے حاجت کی بھی ضرورت پڑتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی قضائے حاجت پسینے کی شکل میں ہوگی' جو مشک کی طرح کا ہوگا' وہ ان کی کھال میں سے نکلے گا' اور پھر ان کا پیٹ خالی ہو جائے گا۔

یہ روایت امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

5688 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ اِن اَسْفَل اَهْلِ الْجنَّة اَجْمَعِيْنَ من يَقُوْمُ على رَاسه عشرَة آلَاف خَادِم مَعَ كل خَادِم صحفتان وَاحِدَة من فضَّة وَوَاحِدَة من ذهب فِي كل صَحْفَة لون لَيْسَ فِي الْاُخْرَى مثلهَا يَاْكُل من آخِره كَمَا يَاْكُل من اَوله يجد لآخِره من اللَّذَّة والطعم مَا لَا يجد لاوله ثمَّ يكون فَوق ذٰلِكَ رشح مسك وجشاء مسك لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''تمام اہل جنت میں سے سب سے کمتر مرتبے کا شخص وہ ہوگا' جس کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوئے ہوں گے ہر خادم کے پاس دو پیالے ہوں گے' ایک چاندی سے بنا ہوا ہوگا' اور ایک سونے سے بنا ہوا ہوگا' ہر ایک پیالے میں کھانا مختلف ہوگا' اور آدمی اپنے آخری پیالے میں سے بھی اسی طرح کھائے گا' جس طرح اس نے پہلے پیالے میں سے کھایا تھا' وہ دوسرے پیالے

میں وہ ذائقہ اور لذت پائے گا' جو اُسے پہلے پیالے میں نہیں ملا تھا (یعنی ذائقہ مختلف ہوگا' لطف ایک جتنا آئے گا) پھر اس کے بعد مشک والا ڈکار ہوگا' وہ لوگ (جنت میں) پیشاب نہیں کریں گے' پاخانہ نہیں کریں گے' بلغم نہیں نکالیں گے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔

5689 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن ادنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة اِن لَهُ لسبع دَرَجَات وَهُوَ على السَّادِسَة وفوقه السَّابِعَة اِن لَهُ لثلاثمائة خَادِم ويغدى عَلَيْهِ كل يَوْم وَيرَاح بثلاثمائة صَحْفَة وَلَا اعلمهُ اِلَّا قَالَ من ذهب فِيْ كل صَحْفَة لون لَيْسَ فِي الْاُخْرَى وَاِنَّهُ ليلذ اَوله كَمَا يلذ آخِره وَمن الْاَشْرِبَة ثَلَاثمِائَة اِنَاء فِيْ كل اِنَاء لون لَيْسَ فِي الآخر وَاِنَّهُ ليلذ اَوله كَمَا يلذ آخِره وَاِنَّهُ لِيَقُوْلُ يَا رب لَو اَذِنت لي لأطعمت اَهْلِ الْجنَّة وسقيتهم لم ينقص مِمَّا عِنْدِي شَيْء - الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد عَن شهر عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قدر ومنزلت کے اعتبار سے' سب سے کم مرتبے کا جنتی وہ ہوگا کہ جس کے سات درجات ہوں گے' وہ چھٹے درجے پر ہوگا' اور اس کے اوپر ساتواں درجہ ہوگا' اس کے تین سو خادم ہوں گے' اسے روزانہ صبح وشام تین سو پیالوں میں غذا فراہم کی جائے گی (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں:) سونے کے بنے ہوئے پیالوں میں غذا فراہم کی جائے گی' ان میں سے ہر ایک دوسرے سے مختلف ہوگا' اور آدمی پہلے سے بھی بھرپور لذت حاصل کرے گا' اور دوسرے سے بھی بھرپور لذت حاصل کرے گا' اسی طرح تین سو برتنوں میں اسے مشروب دیا جائے گا' ہر ایک مشروب کا ذائقہ' دوسرے سے مختلف ہوگا' وہ پہلے سے بھرپور لطف حاصل کرے گا' جس طرح وہ آخری سے بھرپور لذت حاصل کرے گا' اور وہ یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے اجازت دے تو میں اہل جنت کو کھلاتا بھی ہوں' اور انہیں پلاتا بھی ہوں' کیونکہ میرے پاس جو چیز ہے' اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی'' ..... الحدیث

یہ روایت امام احمد نے شہر کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5690 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن طير الْجنَّة كأمثال البخت ترعى فِيْ شجر الْجنَّة فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هٰذِهٖ لطير ناعمة فَقَالَ اكلتها أنعم مِنْهَا قَالَهَا ثَلَاثًا وَاِنِّيْ لأرجو اَن تكون مِمَّن يَأْكُل مِنْهَا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَفْظُهٗ قَالَ سُئِلَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَر قَالَ ذَاكَ نهر أعطانيه اللّٰه يَعْنِيْ فِي الْجنَّة اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَاحلى من الْعَسَل فِيْهِ طير اعناقها كأعناق الجزر قَالَ عمرَان هٰذِهٖ لناعمة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكلتها أنعم مِنْهَا

البخت بِضَم الْمُوَحدَة وَاِسْكَان الْخَاء الْمُعْجَمَة هِيَ الْاِبِل الخراسانية

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کا پرندہ' بختی اُونٹوں کی مانند ہوگا' وہ جنت کے درختوں سے کھائے پیے گا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ پرندہ تو پھر نعمتوں میں ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (پرندے) کو کھانا' اُس سے زیادہ بڑی نعمت ہے' یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا: مجھے یہ توقع ہے کہ تم بھی اُن افراد میں سے ہو جو اُس کو کھائیں گے"۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کوثر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نہر ہے' جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ جنت میں مجھے عطا کی ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا ہے' جنت میں ایسے پرندے ہوں گے' جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوں گی' تو حضرت عمران ؓ نے کہا: پھر تو وہ نعمت میں ہوں گے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُن کو کھانا' اِس سے بڑی نعمت ہے"۔

لفظ بخت اس سے مراد' خراسانی اونٹ ہے۔

5691 - وَرُوِيَ عَنْ عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّك لتنظر إِلَى الطير فِي الْجَنَّة فتشتهيه فَيجِيء مشويا بَيْن يَدَيْك

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت میں تم کسی پرندے کو دیکھو گے' تمہیں اس کی خواہش ہوگی تو وہ تمہارے سامنے آجائے گا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' امام بزار نے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5692 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّة ليشتهي الطير من طيور الْجَنَّة فَيَقَع فِي يَده منفلقا نضيجا—رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت ابوامامہ ؓ بیان کرتے ہیں: اہل جنت میں سے' کوئی شخص جنت میں' پرندوں میں سے کسی پرندے کی خواہش کرے گا' تو وہ اس کے آگے تیار کیا ہوا' اور پکا ہوا آجائے گا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5693 - وَرُوِيَ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن الرجل ليشتهي الطير فِي الْجَنَّة فَيَجِيء مثل البختي حَتّٰى يَقع على خوانه لم يصبهُ دُخان وَلَمْ تمسه نَار فيأكل مِنْهُ حَتّٰى يشبع ثُمَّ يطير—رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

❀❀ سیدہ میمونہ ؓ بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کوئی شخص' جنت میں کسی پرندے کو کھانے کی خواہش کرے گا' تو وہ بختی کی مانند آئے گا' یہاں تک کہ اس کے دسترخوان پر گر جائے گا' اسے نہ تو کوئی دھواں لگا ہوگا' اور نہ ہی اسے آگ نے چھوا ہوگا' وہ شخص اس میں سے کھائے گا' جب وہ سیر ہو جائے گا' تو وہ پرندہ اُڑ جائے گا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5694 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن فِي الْجَنَّة طائرا لَهُ سَبْعُوْنَ اَلف ريشة يَجِيء فَيَقع على صَحْفَة الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّة فينتفض فَيَقع من كل ريشة

لون ابیض من الثلج والین من الزبد والذ من الشھد لیس منھا لون یشبه صاحبه ثم یطیر

رواہ ابن ابی الدنیا وقد حسن الترمذی اسنادہ لغیر ھذا المتن

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایسا پرندہ ہوگا' جس کے ستر ہزار پر ہوں گے' وہ آئے گا' اور کسی جنتی شخص کے برتن میں گر جائے گا' پھر وہ پروں کو جھاڑے گا' تو اس کے ہر پر میں سے برف سے زیادہ سفید' پنیر سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ مزے دار چیز آئے گی' ان میں سے کسی ایک کا رنگ دوسرے کی مانند نہیں ہوگا (شاید یہ مراد ہے کہ ایک کا ذائقہ دوسرے کی مانند نہیں ہوگا) پھر وہ پرندہ اُڑ جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اس کی سند کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے' لیکن وہ سند کسی اور متن کی ہے۔

5695 - وعن سلیم بن عامر رضی اللہ عنه قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقولون ان اللہ لینفعنا بالاعراب ومسائلھم قال اقبل اعرابی یوما فقال یا رسول اللہ ذکر اللہ عز وجل فی الجنة شجرة مؤذیة وما کنت اری ان فی الجنة شجرة تؤذی صاحبھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وما ھی قال السدر فان له شوکا مؤذیا قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الیس اللہ یقول فی سدر مخضود (الواقعة) خضد اللہ شوکه فجعل مکان کل شوکة ثمرة فانھا لتنبت ثمرا تفتق الثمرة منھا عن اثنین وسبعین لونا من طعام ما فیھا لون یشبه الآخر

رواہ ابن ابی الدنیا واسنادہ حسن ورواہ ایضا عن سلیم بن عامر عن ابی امامة الباھلی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم مثله

سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب یہ کہا کرتے تھے: ان دیہاتیوں کے ذریعے' اور ان کے سوالوں کے ذریعے' اللہ تعالیٰ ہمیں نفع عطا کیا کرتا تھا' ایک مرتبہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے' جو اذیت پہنچانے والا ہے' مجھے یہ نہیں لگتا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت بھی ہوگا' جو کسی کو اذیت پہنچائے گا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کون سا درخت ہے؟ اس نے عرض کی: بیری کا درخت' کیونکہ اس کے کانٹے تکلیف دہ ہوتے ہیں' نبی اکرم ﷺ فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''فی سدر مخضود'' (خار کے بغیر بیریوں میں)

تو اللہ تعالیٰ نے اس کے کانٹے کو ختم کر دیا ہے' اور ہر کانٹے کی جگہ اس نے پھل لگا دیا ہے' اس میں سے جو پھل نکلے گا' اس پھل میں سے بہتر مختلف قسم کے ذائقے آئیں گے' اور ان میں سے کوئی بھی (ذائقہ) دوسرے کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' انہوں نے اسے سلیم بن عامر کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

5696 - وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال الرمانة من رمان الجنة یجتمع حولھا بشر کثیر یاکلون منھا فان جری علی ذکر احدھم شیء یریدہ وجدہ فی موضع یدہ حیث یاکل - رواہ ابن ابی الدنیا

وروی باسنادہ ایضا عنه قال ان التمرة من تمر الجنة طولھا اثنا عشر ذراعا لیس لھا عجم

حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ فرماتے ہیں:

''جنت کے ایک انار کے گرد بہت سے لوگ اکٹھے ہوں گے اور وہ اس میں سے کھائیں گے اور اگر ان میں سے کوئی ایک شخص کسی چیز کا ذکر کرے گا اور اس کا خواہش مند ہوگا تو وہ اس کو اپنے ہاتھ کے پاس پالے گا جہاں سے وہ اسے کھا سکے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے انہوں نے فرمایا:

''جنت کی ایک کھجور کی لمبائی بارہ گز ہوگی جو (گز) بھی نہیں ہوگا''۔

فَصلٌ فِی ثِیَابِهِمْ وَحُلَلِهِمْ

فصل: اہل جنت کے کپڑوں اور حلوں کا تذکرہ

5697 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من یدخل الْجَنَّة ینعم وَلَا یبأس لَا تبلی ثِیَابه وَلَا یفنی شبابه فِی الْجَنَّة مَا لَا عین رَاَتْ وَلَا اذن سَمِعت وَلَا خطر علی قلب بشر

رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت ابوہریرہ ﷛ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ نعمتوں میں رہے گا وہ کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہوگا اس کا لباس پرانا نہیں ہوگا اور اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی اور جنت میں وہ چیزیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں کسی کان نے (ان کے بارے میں) سنا نہیں ہے اور کسی انسان کے دل میں ان کا خیال بھی نہیں آیا''۔

5698 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّل زمرة یدخلُوْنَ الْجَنَّة کَاَنَّ وُجُوْههم ضوء الْقَمَر لَیْلَة الْبَدْر والزمرة الثَّانِیَة علی لون احسن کَوْکَب دری فِی السَّمَاء لکل وَاحِد مِنْهُم زوجتان من الْحور الْعین علی کل زَوْجَة سَبْعُوْنَ حلَّة یری مخ سوقهما من وَرَاء لحومهما وحللهما کَمَا یری الشَّرَاب الْاَحْمَر فِی الزجاجة الْبَیْضَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْبَیْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَتقدم حَدِیْث اَبِیْ هُرَیْرَةَ الْمُتَّفق عَلَیْهِ بِنَحْوِهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی روشنی کی طرح چمکدار ہوں گے دوسرا گروہ آسمان میں موجود سب سے زیادہ خوبصورت ستارے کی مانند ہوگا اہل جنت میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی جو حور عین سے تعلق رکھتی ہوں گی ان میں سے ہر ایک بیوی نے ستر حلے پہنے ہوئے ہوں گے اور ان کے گوشت اور حلوں کے پیچھے سے ان کی پنڈلی کا گودا نظر آتا ہوگا جس طرح سفید شیشے میں سرخ شراب دکھائی دیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ ﷛ سے منقول حدیث گزر چکی ہے جو اس کی مانند ہے اور وہ ''متفق علیہ'' ہے۔

5699 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْکُمْ من اَحَد

يـدخـل الْـجَنَّـةَ اِلَّا انْـطـلِـقَ بِهِ اِلٰى طُوْبٰى فتفتح لَهٗ اكمامها فَيَاْخُذُ مِنْ اَىِّ ذٰلِكَ شَاءَ اِنْ شَاءَ اَبيض وَاِنْ شَاءَ اَحْمَر وَاِنْ شَاءَ اَخْضَر وَاِنْ شَاءَ اصفر وَاِنْ شَاءَ اسود مثل شقائق النُّعْمَان وارق وَاحسن

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا' اسے طوبیٰ (نام کے درخت) کے پاس لے جایا جائے گا' وہ اپنی ٹہنیاں اس شخص کے لئے کھول دے گا' وہ شخص اس میں سے (جس بھی رنگ کا لباس) چاہے گا' حاصل کرے گا' اگر سفید چاہے گا' اگر سرخ چاہے گا' اگر سبز چاہے گا' اگر زرد چاہے گا' اگر سیاہ چاہے گا (تو انہیں حاصل کرلے گا) وہ نعمان کے شقائق کی مانند ہوں گے بلکہ اس سے زیادہ نرم اور زیادہ خوبصورت ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5700 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرجل ليتكىء فِى الْجَنَّة سَبْعِيْنَ سنة قبل اَن يتَحَوَّل ثُمَّ تَاتِيه امْرَاَة فتضرب مَنْكِبه فَينْظر وَجهه فِى خدها اصفى من الْمرْآة وَاِن ادنى لؤلؤة عَلَيْهَا تضىء مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب فتسلم عَلَيْهِ فَيرد السَّلَام ويسالها من اَنْت فَتَقُوْلُ اَنا مـن الْمَزِيْد وَاِنَّهٗ ليَكُوْن عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثوبا ادناها مثل النُّعْمَان من طُوْبٰى فينفذها بَصَره حَتّٰى يرى مخ سَاقهَا من وَرَاء ذٰلِكَ وَاِن عَلَيْهَا من التيجان اِن ادنى لؤلؤة مِنْهَا لتضىء مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب

رَوَاهُ اَحْـمـد مـن طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَن دراج عَنْ اَبِى الْهَيْثَم وَابْن حبَان فِى صَحِيْحه من طَرِيْق عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِى الْهَيْثَم

وروى التِّرْمِذِىّ مِنْهُ ذكر التيجان فَقَط من رِوَايَة رشدين عَن عَمْرو بن الْحَارِث وَقَالَ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْث رشدين

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں' کوئی شخص ستر سال تک ٹیک لگائے بیٹھا رہے گا' اس سے پہلے کہ وہ اپنی حالت تبدیل کرے' پھر اس کی بیوی اس کے پاس آئے گی' اور اس کے کندھے پر ہاتھ مارے گی' تو وہ اس عورت کے رخسار میں' اپنا چہرہ دیکھے گا' اس سے زیادہ واضح صورت میں' جس طرح سے وہ شیشے میں دیکھتا ہے' اور اس عورت کے جسم پر جو سب سے ہلکا موتی ہوگا' وہ ایسا ہوگا' جو مشرق اور مغرب کے درمیان موجود سب چیزوں کو روشن کرسکتا ہے' وہ عورت اسے سلام کرے گی' وہ سلام کا جواب دے گا' اس سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ یہ کہے گی: میں مزید (نعمتوں) میں سے ایک ہوں' اس عورت نے ستر لباس پہنے ہوئے ہوں گے' جن میں سے سب سے ہلکا نعمان کی مانند ہوگا' جو طوبیٰ درخت میں سے آیا ہوگا' جب وہ شخص اس کا جائزہ لے گا' تو اس کپڑے کے پیچھے سے اس کی پنڈلی کا گودا بھی دیکھ لے گا' اور اس عورت نے ایسا تاج پہنا ہوا ہوگا کہ جس کا سب سے ہلکا موتی' مشرق اور مغرب کے درمیان موجود ساری چیزوں کو روشن کرسکتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم سے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی

الصحیح" میں عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے۔
امام ترمذی نے اس میں سے صرف تاج کا ذکر کیا ہے اور وہ روایت رشدین نے عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل کی ہے
امام ترمذی کہتے ہیں: ہم اسے صرف رشدین سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

5701 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَارُ الْمُؤْمِنِ فِى الْجَنَّةِ لؤلؤة فِيهَا اَرْبَعُوْنَ الف دَار فِيْهَا شَجَرَة تنبت الحلل فَيَاْخُذ الرجل بِاُصْبُعَيْهِ وَاَشَارَ بالسبابة والابهام سَبْعِيْنَ حلَّة متمنطقة بِاللُّؤْلُؤِ والمرجان
رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں مومن کا گھر موتیوں کا ہوگا' جس میں چالیس ہزار کمرے ہوں گے اس میں ایسا درخت موجود ہوگا' جس میں سے حلے نکلیں گے' اور وہ ایسے ہوں گے کہ آدمی دو انگلیوں کے ذریعے انہیں پکڑ سکے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی اور شہادت کے ذریعے اشارہ کر کے' یہ بات بیان کی' وہ دو انگلیوں کے ذریعے ستر حلے پکڑ لے گا' جن میں موتی اور مرجان لگے ہوئے ہوں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5702 - وَعَنْ شُرَيْح بن عبيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كَعْب لَو اَن ثوبا من ثِيَاب اَهْلِ الْجنَّة لبس الْيَوْم فِى الدُّنْيَا لصعق من ينظر اِلَيْهِ وَمَا حَملته اَبْصَارهم

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَيَاْتِىْ حَدِيْث أنس الْمَرْفُوْع وَلَوْ اطَّلَعت امْرَاَة مِنْ نسَاء اَهْلِ الْجنَّة اِلَى الْاَرْض لملات مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَّلَأضاءت بَيْنَهُمَا وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِىْ خمارها عَلَى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا - رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀❀ شریح بن عبید بیان کرتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر اہل جنت کے لباس میں سے' آج کوئی لباس دنیا میں پہن لیا جائے' تو جو شخص اس کی طرف دیکھے گا' وہ بے ہوش ہو کر گر جائے گا' اور نگاہیں اس کو برداشت نہیں کر سکیں گی"۔

یہ روایت امام ابو ابن دنیا نے نقل کی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث آگے آئے گی:
"اہل جنت کی خواتین میں سے اگر کوئی خاتون زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے' تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان ساری چیز کو خوشبو سے بھر دے' اور ان دونوں کے درمیان جگہ کو روشن کر دے' اور اس کی اوڑھنی' جو اس کے سر پر موجود ہوگی' وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگی"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

فصل فِى فرش الْجنَّة

فصل: جنت کے بچھونوں کا بیان

5703 - عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ (الْوَاقِعَة) قَالَ ارتفاعها كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض ومسيرة مَا بَيْنَهُمَا خَمْسمِائَة عَام

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لا نعرفه إلَّا من حَدِيْثِ رشدين يَعْنِیْ عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِیّ وَغَيْرهمَا من حَدِيْثِ ابْن وهب اَيْضًا عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''اور بلند بچھونوں ہوں گے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اتنے بلند ہوں گے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے اور یہ فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت کا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس سے صرف رشدین کے حوالے سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں ان کی مراد یہ ہے کہ یہ اس کے حوالے سے عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے دیگر حضرات نے اسے ابن وہب کے حوالے سے عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے نقل کیا ہے۔

5704 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْفرش المرفوعة فَقَالَ لَو طرح فرَاش من اَعْلَاهَا لهوى إِلَى قَرَارهَا مائَة خريف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ غَيْره مَوْقُوفًا على اَبِیْ اُمَامَةَ وَهُوَ اشبه بِالصَّوَابِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے بلند بچھونوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس کے اوپری حصے سے کسی پتنگے کو پھینکا جائے تو اس کے نیچے والے حصے تک پہنچنے میں ایک سو سال کا وقت درکار ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے دیگر حضرات نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ درست ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

5705 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِه عَزَّ وَجَلَّ بطائنها من إستبرق (الرَّحْمٰن) قَالَ أخبرتم بالبطائن فَكيف بالظهائر - رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اس کا اندرونی حصہ استبرق کا ہوگا''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے اندرونی حصے کا ذکر کیا گیا ہے تو اس کے باہر والے حصے کا کیا عالم ہوگا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فصل فِيْ وصف نساء اَهْلِ الْجنّة

فصل: اہل جنت کی خواتین کی صفت کا بیان

قَالَ الْحَافِظ تقدم حَدِيْثِ ابْن عمر فِيْ اَسْفَل اَهْلِ الْجنّة وَفِيْهِ فَيَنْظر فَإِذَا حوراء من الْحور الْعين جالسة على سَرِيْر ملكها عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلّة لَيْسَ مِنْهَا حلّة من لون صاحبتها فَيرى مخ سَاقهَا من وَرَاء اللَّحْم وَالدَّم والعظم وَالْكِسْوَة فَوق ذٰلِكَ فَيَنْظر اِلَيْهَا فَيَقُوْلُ من آنت فَتَقُوْلُ انا من الْحور الْعين من اللَّاتِيْ خبئن لَك فَيَنْظر اِلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ سنة لَا يصرف بَصَره عَنْهَا ثُمَّ يرفع بَصَره إِلَى الغرفة فَإِذَا أُخْرى أجمل مِنْهَا فَتَقُوْلُ مَا آن لَك اَن يكون لنا مِنْك نصيب فيرتقي اِلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ سنة لَا يصرف بَصَره عَنْهَا الحَدِيْث.

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے جو اہل جنت کے سب سے کمتر فرد کے بارے میں ہے اس میں یہ مذکور ہے:

"وہ دیکھے گا تو حور عین میں سے ایک حور اس کے پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہوگی جس کے جسم پر ستر حلے ہوں گے ان میں سے کسی ایک حلے کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا اور گوشت خون ہڈی اور لباس سے پرے اس کا گودا نظر آرہا ہوگا وہ اس کی طرف دیکھے گا اور دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ تو وہ جواب دے گی: میں ان حور عین میں سے ہوں جنہیں تمہارے لئے سنبھال کے رکھا گیا تھا وہ چالیس سال تک اس حور کی طرف دیکھتا رہے گا اس دوران وہ اپنی نگاہ اس سے نہیں ہٹائے گا پھر وہ نگاہ ہٹا کر بالا خانے کی طرف دیکھے گا تو وہاں ایک اور حور موجود ہوگی جو اس پہلی والی سے زیادہ خوبصورت ہوگی وہ کہے گی: کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہمیں آپ کی خدمت کا موقع ملے؟ وہ (سیڑھیاں) چڑھ کر اس (بالا خانے) کی طرف چلا جائے گا اور چالیس سال تک اس (دوسری حور) سے اپنی نگاہ نہیں ہٹائے گا"......الحدیث۔

5706 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن ادنى اَهْلِ الْجنّة منزلَة إِن لَهُ لسبع دَرَجَات وَهُوَ على السَّادِسَة وفوقه السَّابِعَة وَإِن لَهُ لثلاثمائة خَادِم ويغدى عَلَيْهِ كل يَوْم وَيراح بثلاثمائة صَحْفَة وَلَا أعلمهُ إِلَّا قَالَ من ذهب فِيْ كل صَحْفَة لون لَيْسَ فِي الْأُخْرَى وَإِنَّهُ ليلذ اوله كم يلذ آخِره وَإِنَّهُ لَيَقُوْلُ يَا رب لَو اَذِنت لي لأطعمت اَهْلِ الْجنّة وسقيتهم لم ينقص مِمَّا عِنْدِي شَيْءٍ وَإِن لَهُ من الْحور الْعين لاثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَة سوى اَزْوَاجه من الدُّنْيَا وَإِن الْوَاحِدَةِ مِنْهُنَّ لتأخذ مقعدتها قدر ميل من الأَرْض - رَوَاهُ اَحْمد عَن شهر عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے کمتر جنتی وہ ہوگا کہ اسے سات درجات ملیں گے وہ چھٹے درجے میں ہوگا اس کے اوپر ساتواں درجہ ہوگا اور اس کے پاس تین سو خادم ہوں گے جو روزانہ صبح و شام تین سو پیالے کھانے کے لے کر اس کے پاس آئیں گے (راوی کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: وہ پیالے سونے کے بنے ہوئے ہوں گے ہر پیالے میں دوسرے سے مختلف رنگ کا کھانا ہوگا آدمی کو جو پہلے سے لذت محسوس ہوگی اسی طرح کی لذت آخری سے بھی محسوس ہوگی وہ کہے گا

اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے اجازت دے تو میں اہل جنت کو کھانا کھلاؤں اور انہیں پلاؤں؟ کیونکہ میرے پاس موجود چیزوں میں تو کوئی کمی نہیں ہوئی ہے اور اس شخص کو حورعین میں سے بہتر بیویاں ملیں گی جو اس کی دنیا والی بیویوں کے علاوہ ہوں گی اور ان حوروں میں سے کوئی ایک اتنی جگہ لے گی جو زمین کے ایک میل جتنی ہو گی"۔

یہ روایت امام احمد نے شہر کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5707 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّة ليزوج خَمْسِمِائَة حوزاء وَاَرْبَعَة آلاف بكر وَثَمَانِية آلاف ثيب يعانق كل وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مِقْدَار عمره فِى الدُّنْيَا - رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ وَفِى اِسْنَاده راو لم يسم

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل جنت میں سے ایک شخص چار ہزار پانچ سو کنواری اور آٹھ ہزار ثیبہ حوروں کے ساتھ شادی کرے گا اور وہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ (اتنی دیر تک) معانقہ کرے گا جتنی دنیا میں اس کی عمر تھی"۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

5708 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لغدوة فِىْ سَبِيْل اللّٰه اَوْ رَوْحَة خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَاب قَوْس اَحَدُكُم اَوْ مَوْضِع قَيده يَعْنِىْ سَوْطه من الْجَنَّة خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اطَّلَعت امْرَاَة مِنْ نِسَاء اَهْلِ الْجَنَّة اِلَى الْاَرْض لملات مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلاضاء ت مَا بَيْنَهُمَا وَلَنَصِيْفَهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّالطَّبَرَانِىّ مُخْتَصَرًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اِلَّا انه قَالَ ولتاجها عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا النصيف الْخمار و القاب هُوَ الْقدر وَقَالَ اَبُوْ معمر قاب الْقوس من مقبضه اِلٰى رَاْسه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ کی راہ میں صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا (یا اللہ کی راہ میں جانا اور آنا) دنیا میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کی کمان جتنی جگہ یا کوڑا رکھنے جتنی جگہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اگر جنت میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر دیکھے تو ان دونوں (یعنی مشرق ومغرب یا زمین وآسمان) کے درمیان کی جگہ کو خوشبو سے بھر دے اور ان دونوں کے درمیان کی جگہ کو روشنی سے بھر دے اور اس کے سر پر موجود چادر دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اس حور کے سر پر موجود تاج دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے"۔

لفظ نصیف سے مراد چادر ہے لفظ قاب کا مطلب مقدار ہے۔

ابومعمر کہتے ہیں "قوس" کی "قاب" سے مراد اس کو پکڑنے کی جگہ سے لے کر اس کے سر تک کا حصہ ہے۔

5709 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَوّل زمرة يدخلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِیْ تَلِيهَا علی اضوا كَوْكَب دری فِی السَّمَاء وَلِكُلِّ امرىء مِنْهُم زوجتان اثنتَانِ يری مخ سوقهما من وَرَاءِ اللَّحْم وَمَا فِی الْجَنَّة أعزب- رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا' وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا' اس کے بعد والے (لوگ) آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمک دار ستارے کی مانند ہوں گے' ان میں سے ہر ایک فرد کی دو بیویاں ہوں گی' جن کی پنڈلی کا گودا گوشت کے پار سے نظر آئے گا' اور جنت میں کوئی کنوارہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5710 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمَرْاَة مِنْ نِسَاء اَهْلِ الْجَنَّة ليری بَيَاض سَاقهَا من وَرَاء سَبْعِينَ حلَّة حَتّٰی يری مخها وَذٰلِكَ بِاَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ كَانَهن الْيَاقُوْت والمرجان (الرَّحْمٰن) فَاَما الْيَاقُوْت فَاِنَّهُ حجر لَو أدخلت فِيهِ سلكا ثُمَّ استصفيته لأريته من وَرَائه

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَابْن حبَان فِی صَحِيْحه وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ وَقد رُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد وَلَمْ يرفعهُ وَهُوَ اصح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت کی خواتین میں سے' ہر عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر حلوں کے پار سے نظر آئے گی' یہاں تک کہ اس کا گودا بھی نظر آئے گا' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں''۔

اور یاقوت اگرچہ پتھر ہے' اگر تم اس میں دھاگہ داخل کرو' تو اس کے اندر سے بھی وہ دھاگہ نظر آجاتا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے غیر ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور وہی زیادہ مستند ہے۔

5711 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن عَامر بن خريم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَو اَن امْرَاَة مِنْ نِسَاء اَهْلِ الْجَنَّة أشرفت لملأت الْاَرْض ريح مسك ولأذهبت ضوء الشَّمْس وَالْقَمَر الحَدِيْث- رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وَاسْنَاده حسن فِی المتابعات

❀❀ حضرت سعید بن عامر بن خریم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر اہل جنت کی خواتین میں سے' کوئی عورت (دنیا کی طرف) جھانک کر دیکھے' تو تمام زمین کو مشک سے بھر دے' اور سورج اور چاند کی روشنی کو ماند کردے''۔ ...الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے' متابعات میں اس کی سند حسن شمار ہوگی۔

5712 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يدخل الرجل على الْحَوْرَاء فتستقبله بالمعانقة و المصافحة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَىِّ بنان تعاطيه لَوْ اَنَّ بعض بنانها بدا لغلب ضوؤه ضوء الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَلَوْ اَنَّ طَاقَةً من شعرهَا بَدَت لملأت مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب من طيب رِيْحهَا فَبينا هُوَ متكىء مَعَهَا على اريكته اِذْ اَشرف عَلَيْهِ نور من فَوْقه فيظن اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قد اشرف على خلقه فَاِذَا حوراء تناديه يَا ولى اللّٰه اما لنا فِيك من دولة فَيَقُوْلُ من اَنْت يَا هٰذِهِ فَتَقُوْلُ اَنا من اللواتى قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ (ق) فيتحول عِنْدهَا فَاِذَا عِنْدهَا من الْجمال والكمال مَا لَيْسَ مَعَ الْاُوْلٰى فَبينا هُوَ متكىء مَعهَا على اريكته وَاِذَا حوراء اُخْرٰى تناديه يَا ولى اللّٰه اما لنا فِيك من دولة فَيَقُوْلُ من اَنْت يَا هٰذِهِ فَتَقُوْلُ اَنا من اللواتى قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِىَ لَهُمْ من قُرَّة اعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْمَلُوْنَ (السجدة) فَلَا يزَال يتَحَوَّل من زَوْجَة اِلٰى زَوْجَة - رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: آدمی حور کے پاس جائے گا' تو وہ اس سے گلے مل کر' اور مصافحہ کر کے اس کا استقبال کرے گی' اس کی پوروں کا عالم کیا ہوگا؟ کہ اگر وہ اس پور کا کچھ حصہ ظاہر کر دے' تو اس کی روشنی' سورج اور چاند کی روشنی پر غالب آ جائے' اور اگر اس کے بال کا کچھ حصہ ظاہر ہو جائے تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان ساری جگہ کو' خوشبو کے ذریعے بھر دے' وہ شخص اس حور کے ساتھ اپنے پلنگ پر بیٹھا ہوا ہوگا' کہ اسی دوران اسے اوپر کی طرف نور محسوس ہوگا' تو وہ یہ گمان کرے گا: شاید اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی طرف جھانکا ہے' تو وہ اصل میں ایک اور حور ہوگی' جو اسے پکار کر یہ کہے گی: اے اللہ کے دوست! کیا آپ ہمیں خدمت کا موقع نہیں دیں گے؟ وہ دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ اے خاتون! وہ جواب دے گی: میں ان حوروں میں سے ہوں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''اور ہمارے پاس مزید بھی ہے''۔

تو وہ شخص پہلی والی حور کے پاس سے اُٹھ کر دوسری کے پاس جائے گا' اور دوسری کے پاس وہ خوبصورتی ہوگی' جو پہلی والی کے پاس نہیں ہوگی' پھر وہ دوسری والی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہوگا کہ ایک اور حور اُسے پکار کر کہے گی: اے اللہ کے دوست! کیا آپ ہمیں خدمت کا موقع نہیں دیں گے؟ تو وہ جواب دے گا: اے خاتون! تم کون ہو؟ وہ جواب دے گی: میں ان حوروں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے لئے' آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس چیز کی جزاء ہے' جو وہ عمل کیا کرتے تھے''۔

تو وہ ایک جنتی بیوی سے دوسری بیوی کی طرف جاتا رہے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5713 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهِ كَاَنَّهُنَّ

الْیَاقُوتُ والمرجان (الرحمٰن) قَالَ ینظر اِلٰی وَجهه فِیْ خدها اصفی من الْمرْآة وَاِن ادنی لؤلؤة عَلَیْهَا لتضیء مَا بَیْن الْمشرق وَالْمغرب وَاِنَّهٗ لَیَکُوْن عَلَیْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة ینفذها بَصَره حَتّٰی یری مخ سَاقهَا من وَرَاء ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه فِیْ حَدِیْث تقدم بِنَحْوِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ بِاِسْنَادِ ابْن حبَان وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''وہ گویا یاقوت اور مرجان ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: آدمی اس حور کے رخسار میں اپنے چہرے کو اس سے زیادہ صاف دیکھے گا' جتنا آئینے میں نظر آتا ہے' اور اس حور نے جو موتی پہنے ہوئے ہوں گے' ان میں سب سے ہلکا موتی وہ ہوگا کہ جو (دنیا میں) مشرق اور مغرب کے درمیان کی جگہ کو روشن کردے' اور اس حور کے جسم پر ستر حلے ہوں گے' جب آدمی اس کو دیکھے گا' تو ان سب حلوں کے پار اس کی پنڈلی کا گودا بھی دیکھ لے گا۔

یہ روایت امام احمد نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اس سے پہلے اس کی مانند ایک اور حدیث گزر چکی ہے امام بیہقی نے اسے امام ابن حبان کی سند کے حوالے سے نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

5714 - وَعَن مُحَمَّد بن کَعْب الْقرظِیّ عَن رجل من الْاَنْصَار عَن اَبِی هُرَیْرَة قَالَ حَدثنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ طَائِفَة من اَصْحَابه - فَذكر حَدِیْث الصُّوْر بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَن قَالَ: فَاَقُوْل یَا رب وَعَدتنِیْ الشَّفَاعَة فشفعنی فِیْ اَهْلِ الْجنَّة یدْخلُوْنَ الْجَنَّة فَیَقُوْلُ اللّٰه قد شفعتك واذنت لَهُمْ فِیْ دُخُول الْجَنَّة فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ مَا اَنْتُمْ فِی الدُّنْیَا باعرف بازواجکم ومساکنکم من اَهْلِ الْجنَّة بازواجهم ومساکنهم فَیدْخل رَجُلٌ مِّنْهُم علی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ زَوْجَة مِمَّا ینشیء اللّٰه وثنتین من ولد آدم لَهما فضل علی من انشأ اللّٰه لعبادتهما اللّٰه فِی الدُّنْیَا یدْخل علی الْاُوْلٰی مِنْهُمَا فِیْ غرفَة من یاقوتة علی سَرِیْر من ذهب مکلل بِاللُّؤْلُؤِ عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ زوجا من سندس واستبرق ثُمَّ یضع یَده بَیْن کتفیها ثُمَّ ینظر اِلٰی یَده من صدرها من وَرَاء ثِیَابهَا وجلدها ولحمها وَاِنَّهٗ لینْظر اِلٰی مخ سَاقهَا کَمَا ینظر اَحَدُکُمْ اِلَی السلك فِیْ قَصَبَة الْیَاقُوْت کبده لَهَا مرْآة وکبدها لَهٗ مرْآة فَبینا هُوَ عِنْدهَا لَا یملها وَلَا تمله وَلَا یَاْتِیهَا مرّة اِلَّا وجدهَا عذراء مَا یفتر ذکره وَلَا یشتکی قبلهَا فَبینا هُوَ کَذٰلِكَ اِذْ نُوْدی اِنَّا قد عرفنَا اَنَّك لَا تمل وَلَا تمل اِلَّا انه لَا منی وَلَا منیة اِلَّا اَن لَك اَزْوَاجًا غَیرهَا فَیخرج فیأتیهن وَاحِدَة وَّاحِدَة بعد کلما جَاءَ وَاحِدَة قَالَت وَاللّٰه مَا فِی الْجَنَّة شَیْءٍ أحسن مِنْك وَمَا فِی الْجَنَّة شَیْءٍ اَحَبّ اِلَیَّ مِنْك .... الحَدِیْث

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالْبَیْهَقِیّ فِیْ آخر کِتَابه من رِوَایَة اِسْمَاعِیل بن رَافع بن اَبِیْ رَافع انْفَرد بِهٖ عَن مُحَمَّد بن یزِیْد بن اَبِیْ زِیَاد عَن مُحَمَّد بن کَعْب

❀❀ محمد بن کعب قرظی نے ایک انصاری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کی موجودگی میں' ہمیں یہ بات بیان کی: (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث

ذکر کی ہے جو صور کے بارے میں ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! تو نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ کیا تھا' تو اہل جنت کے بارے میں مجھے شفاعت کی اجازت دے' تاکہ وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہیں شفاعت کی اجازت دی (یا میں نے تمہاری شفاعت کو قبول کیا) اور ان لوگوں کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اپنی بیویوں اور اپنے گھروں کے بارے میں' جو دنیا میں ہیں' تم لوگ' اہل جنت سے زیادہ نہیں جانتے' جس طرح وہ اپنی بیویوں اور ٹھکانوں کے بارے میں جانتے ہوں' ان میں سے ایک شخص بہتر بیویوں کے پاس جائے گا' جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق (یعنی حوروں) میں سے ہوں گی' اور دو بیویاں' اولادِ آدم میں سے ہوں گی' ان دونوں بیویوں کو حوروں پر فضیلت حاصل ہوگی' کیونکہ ان دونوں بیویوں نے (دنیا میں اللہ تعالیٰ کی) عبادت کی ہوئی ہوگی' آدمی ان میں سے پہلی بیوی کے پاس جائے گا' جو یاقوت کے بنے ہوئے بالا خانے میں ہوگی' اور موتیوں سے آراستہ سونے سے بنے ہوئے پلنگ پر ہوگی' اس نے سندس اور استبرق کی مختلف قسموں کے ستر حلے پہنے ہوئے ہوں گے' آدمی اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھے گا' اور پھر اس کے ہاتھ سے لے کر اس کے سینہ تک کا جائزہ لے گا' تو اس کے لباس کھال اور گوشت کے پار اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی دیکھ لے گا' جس طرح کوئی شخص یاقوت میں دھاگے کو دیکھ لیتا ہے' آدمی کا سینہ اس عورت کے لئے آئینہ ہوگا' اور عورت کا سینہ آدمی کے لئے آئینہ ہوگا' آدمی اس بیوی کے پاس ہوگا' نہ وہ اس عورت سے اکتائے گا' اور نہ وہ عورت اس سے اکتائے گی' وہ جب بھی اس کے پاس آئے گا' تو اسے کنواری پائے گا' نہ آدمی کی شرم گاہ کو کچھ ہوگا' اور نہ عورت کی شرم گاہ کو کچھ ہوگا' ابھی وہ اس بیوی کے پاس موجود ہوگا کہ یہ پکار کر کہا جائے گا: ہم یہ بات جانتے ہیں کہ نہ تم اکتاہٹ کے شکار ہوئے ہو اور نہ وہ اکتاہٹ کا شکار ہوئی ہے' البتہ اس کے علاوہ اور بھی بیویاں ہیں' تو آدمی وہاں سے نکلے گا' اور اپنی ان بیویوں کے پاس ایک' ایک کر کے جائے گا' وہ جس کسی کے پاس بھی جائے گا' تو وہ عورت یہی کہے گی: اللہ کی قسم جنت میں میرے نزدیک تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں ہے"......الحدیث۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے اپنی کتاب کے آخر نقل کی ہے' جو اسماعیل بن رافع بن ابورافع کے حوالے سے منقول ہے' محمد بن یزید بن زیاد' اسے محمد بن کعب کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

5715 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَو اَن حوراء اخرجت کفها بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض لافتتن الْخَلَائق بحسنها وَلَوْ اخرجت نصیفها لكَانَتْ الشَّمْس عِنْد حسنه مثل الفتیلة فِی الشَّمْس لَا ضوء لَهَا وَلَوْ اخرجت وَجههَا لأضاء حسنها مَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض - رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مَوْقُوفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ فرماتے ہیں: اگر کوئی حور' آسمان اور زمین کے درمیان اپنی ہتھیلی نکال دے' تو اس کی خوبصورتی کے ذریعے تمام مخلوق کو آزمائش کا شکار کر دے' اور اگر وہ اپنی اوڑھنی نکال دے' تو اس کی خوبصورتی کے سامنے سورج یوں محسوس ہو' جس طرح سورج کے سامنے (چراغ کی) بتی ہوتی ہے کہ اس کی کوئی روشنی ہی نہیں ہوتی' اور اگر وہ اپنا چہرہ نکال دے تو اس کی خوبصورتی کے ذریعے' زمین اور آسمان کے درمیان موجود ساری جگہ کو روشن کر دے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5716 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن حوراء بزقت فِی

بحر لعذب ذلك البحر من عذوبة ريقها- رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا عَن شيخ من أهل الْبَصْرَة لم يسمه عَنهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر کوئی حور کسی سمندر میں اپنا لعاب دہن ڈال دے تو اس کے لعاب کی مٹھاس کی وجہ سے سمندر میٹھا ہو جائے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اہل بصرہ کے ایک شیخ کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' اور اس شیخ کے حوالے سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5717 - وَرُوِيَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَوْقُوفًا قَالَ لَو أَن امْرَأَة مِن نسَاء أهل الْجنَّة بصقت فِي سَبْعَة أبحر لكَانَتْ تِلْكَ الأبحر أحلى من الْعَسَل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''موقوف'' روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں:

''جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت اگر سات سمندروں میں لعاب ڈال دے تو وہ سب سمندر میٹھے ہو جائیں''۔

5718 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ كَعْب يَوْمًا فَقَالَ لَو أَن يدا من الْحور من السَّمَاء بِبَيَاضِهَا وخواتيمها دليت لأضاءت لَهَا الأَرْض كَمَا تضيء الشَّمْس لأهل الدُّنْيَا ثمَّ قَالَ إِنَّمَا قلت يَدهَا فَكيف بِالْوَجْهِ بياضه وَحسنه وجماله وتاجه وياقوته ولؤلؤه وزبرجده

رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا وَفِي إسْنَاده عبيد الله بن زحر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ کعب (احبار) کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' تو انہوں نے بتایا: اگر آسمان سے کسی حور کا ہاتھ اس کی خوبصورتی اور انگوٹھیوں سمیت لٹکایا جائے' تو اس کے ذریعے پوری زمین روشن ہو جائے جس طرح سورج اہل دنیا کو روشنی فراہم کرتا ہے' پھر انہوں نے فرمایا: میں نے یہ بات اس کے ہاتھ کے بارے میں کی ہے' تو اس کے چہرے اس کی خوبصورتی' اس کے حسن و جمال' اس کے تاج' اس کے یاقوت' اس کے موتیوں' اور اس کے زبرجد کا کیا عالم ہوگا؟''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ اس کی سند میں عبیداللہ بن زحر نامی راوی ہے۔

5719 - وَرُوِيَ عَن عِكْرِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الْحور الْعين لأكْثر عددا مِنْكُن يدعون لأزواجهن يقلن اللَّهُمَّ أعنه على دينك بعزتك وَأَقْبل بِقَلْبِه على طَاعَتك وبلغه إِلَيْنَا بقربك يَا أرْحم الرَّاحِمِينَ- رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا مُرْسلا

عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''حور عین' تم خواتین سے تعداد میں زیادہ ہوں گی' وہ اپنے شوہروں کے لئے یہ دعا کرتی ہیں:

''اے اللہ! تو اپنے غلبے کے ذریعے اپنے دین کے بارے میں اس شخص کی مدد فرما' اور اس شخص کے دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف متوجہ کر دے' اور اپنے قرب کے ہمراہ اسے ہم تک پہنچا دے' اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5720 - وَرُوِيَ عَن أم سَلمَة زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

اَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حور عین (الواقعة) قَالَ حور بیض عین ضخام شفر الْحَوْرَاء بِمَنْزِلَة جناح النسر قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ کانهن الْیَاقُوْت والمرجان (الرحمٰن) قَالَ صفاؤهن کصفاء الدُّرِّ الَّذِیْ فِی الأصداف الَّذِیْ لا تمسه الاَیْدِیْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْهِنَّ خیرات حسان (الرحمٰن) قَالَ خیرات الاَخْلَاق حسان الْوُجُوْه قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ کانهن بیض مَکْنُوْن (الصافات) قَالَ رقتهن کرقة الْجلد الَّذِیْ فِیْ دَاخل الْبَیْضَة مِمَّا یَلِی القشر

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عربا اَتْرَابًا (الواقعة) قَالَ هن اللواتی قبضن فِیْ دَار الدُّنْیَا عَجَائِز رمصا شُمْطًا خلقهنَّ اللّٰه بعد الْکبر فجعلهن عذرای عربا مُتَعَشِّقَات مُتَحَبِّبَات اَتْرَابًا علی مِیْلَاد وَاحِد قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انساء الدُّنْیَا افضل ام الْحور الْعین قَالَ نساء الدُّنْیَا افضل من الْحور الْعین کفضل الظهارة علی البطانة قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَبِمَ ذَاك قَالَ بصلاتهن وصیامهن وعبادتهن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ البس اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وجوههن النُّور واجسادهن الْحَرِیْر بیض الألوان خضر الثِّیَاب صفر الْحلِیّ مجامرهن الدُّرّ وأمشاطهن الذَّهَب یقلن اَلا نَحْنُ الخالدات فَلَا نموت اَبَدًا اَلا نَحْنُ الناعمات فَلَا نباس اَبَدًا اَلا وَنَحْنُ المقیمات فَلَا نظعن اَبَدًا اَلا وَنَحْنُ الراضیات فَلَا نسخط اَبَدًا طُوْبٰی لمن کُنَّا لَهٗ وَکَانَ لنا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْاَة منا تتزوج الزَّوْجَیْنِ وَالثَّلَاثَة وَالاَرْبَعَة فِی الدُّنْیَا ثُمَّ تَمُوْت فتدخل الْجَنَّة وَیدخلون مَعَهَا من یکون زَوجهَا مِنْهُم قَالَ یَا ام سَلَمَة اِنَّهَا تخیر فتختار احسنهم خلقا فَتَقُوْلُ اَیْ رب اِن هٰذَا کَانَ احسنهم معی خلقا فِیْ دَار الدُّنْیَا فزوجنیه یَا ام سَلَمَة ذهب حسن الْخلق بِخَیْر الدُّنْیَا وَالْآخِرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالأوسط وَهٰذَا لَفْظه

❀❀ سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتایئے: ''حورعین''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ گوری چٹی حوریں ہوں گی' بڑی بڑی آنکھوں والی ہونگی اور حور کی پلکیں' باز کے پر جتنی ہونگی' میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں مجھے بتایئے:

''یاقوت اور مرجان ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کی نفاست' اس موتی کی مانند ہوگی' جو صدف میں ہوتا ہے' جسے ہاتھ نہ لگا ہو' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتایئے:

''اُن میں خوب سیرت اور خوبصورت چہروں والی خواتین ہوں گی''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے اخلاق بہتر ہوں گے' اور چہرے خوبصورت ہوں گے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتایئے:

''گویا کہ وہ چھپے ہوئے انڈے ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اتنی باریک ہوں گی' جس طرح وہ جلد باریک ہوتی ہے' جو انڈے کے اندر ہوتی ہے' اور چھلکے کے

ساتھ ہوتی ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتایئے: ''وہ محبت کرنے والی اور ایک ہی عمر کی ہونگی''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ خواتین ہیں' جن کا دنیا میں انتقال بڑھاپے کے عالم میں ہوا ہوگا' جبکہ وہ ایسی ہوں گی' کہ ان کی آنکھوں میں میل ہوگا اور بال کھچڑی ہونگے اور پھر ان کے بڑھاپے کے بعد' اللہ تعالیٰ انہیں یوں بنا دے گا کہ انہیں کنواری اور دلکش دلربا بنا دے گا' ان سب کی عمریں ایک جتنی ہونگی۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا دنیا کی خواتین زیادہ فضیلت رکھتی ہیں؟ یا حورعین زیادہ فضیلت رکھتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی خواتین' حورعین سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں' جس طرح کی فضیلت' (لباس کے) بیرونی حصے کو اندرونی حصے پر حاصل ہوتی ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان خواتین کی نماز' ان کا روزہ' اور ان کا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا' اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور عطا کرے گا' ان کے جسموں پر ریشمی کپڑے عطا کرے گا' جو مختلف رنگوں کے ہوں گے' زیور سبز رنگ کے ہوں گے' انگیٹھیاں موتیوں کی ہوں گی' کنگھیاں سونے کی ہوں گی' وہ کہیں گی: خبردار! ہم ہمیشہ رہیں گی ہمیں کبھی موت نہیں آئے گی ہم نعمتوں والی ہیں' ہم کبھی غمگین نہیں ہوں گی (یا پریشانی کا شکار نہیں ہوں گی) ہم مقیم رہنے والی ہیں' ہم کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی' ہم راضی رہنے والی ہیں' ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی' اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جس کے لئے ہم ہوں گی' اور وہ ہمارے لئے ہوگا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! دنیا میں کوئی عورت' دو یا تین' یا چار شادیاں کرتی ہے' پھر وہ انتقال کر کے جنت میں چلی جاتی ہے' اور وہ افراد بھی جنت میں چلے جاتے ہیں' جن کے ساتھ اُس عورت نے (دنیا میں) شادی کی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ! اس عورت کو اختیار دیا جائے گا' تو وہ اس شخص کو اختیار کرے گی' جس نے اس کے ساتھ (دنیا میں) سب سے اچھا سلوک کیا ہوگا' وہ یہ کہے گی: اے میرے پروردگار! دنیا کی زندگی میں' یہ شخص میرے ساتھ سب سے اچھے طریقے سے پیش آیا تھا' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''اے ام سلمہ! اچھے اخلاق' دنیا اور آخرت کی ساری بھلائی لے گئے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

فصل فِيْ غناء الْحور الْعين

فصل: حورعین کا غناء

5721 - وَرُوِىَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّة لمجتمعا للحور الْعين يرفعن بِاَصْوَات لم يسمع الْخَلَائق بِمِثْلِهَا يقلن نَحْنُ الخالدات فَلَا نبيد وَنَحْنُ الناعمات فَلَا نباس وَنَحْنُ الراضيات فَلَا نسخط طُوْبٰى لمن كَانَ لنا وَكُنَّا لَهُ- رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حورعین کا جنت میں اجتماع ہوگا' وہ جنت میں بلند آواز میں گائیں گی' مخلوق نے اس جیسی آواز نہیں سنی ہوں گی' وہ کہیں گی:
ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہم ختم نہیں ہوں گی' ہم نعمتوں والی ہیں ہم غمگین نہیں ہوں گی' ہم راضی رہنے والی ہیں' ہم ناراض نہیں ہوں گی
اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جو ہمارے لئے ہوگا' اور ہم اس کے لئے ہوں گی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

5722 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد يدخل الْجنَّة اِلَّا عِنْد رَاسه وَعند رجلَيْهِ ثِنْتَانِ من الْحور الْعين تُغنيَانِ بِاَحْسَن صَوْت سَمعه الْاِنْس وَالْجِنّ وَلَيْسَ بمزامير الشَّيْطَان وَلكِن بتحميد الله وتقديسه - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص جنت میں داخل ہوگا' تو اس کے سرہانے' اور اس کے پاؤں کے پاس دو حورعین ہوں گی' جو سب سے زیادہ خوبصورت آواز میں گائیں گی' جو اس سے بھی زیادہ خوبصورت آواز میں گائیں گی' جو آواز کسی بھی جن یا انسان نے سنی ہوگی' اور اس کی گائیکی' شیطان کے مزامیر نہیں ہوں گے' بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی پاکی کے بیان پر مشتمل ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5723 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اَزْوَاج اَهْلِ الْجنَّة ليغنين اَزْوَاجهنَّ بِاَحْسَن اصوات سَمعهَا اَحَد قطّ اِن مِمَّا يغنين بِهِ نَحْنُ الْخيرَات الحسان اَزْوَاج قوم كرام ينظرُوْنَ بقرة اَعْيَان وَاِن مِمَّا يغنين بِهِ نَحْنُ الخالدات فَلَا نمته نَحْنُ الْامنات فَلَا نخفنه نَحْنُ المقيمات فَلَا نظعنه - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والاوسط ورواتهما رُوَاة الصَّحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت کی بیویاں' اپنے شوہروں کے لئے اُس سب سے اچھی آواز میں گائیں گی' جو کسی بھی شخص نے اچھی آواز سنی ہو' وہ جو گائیں گی' اس میں یہ بات بھی شامل ہوں گی:

''ہم اچھے اخلاق والی' سب سے اچھے چہرے والی ہیں' اور ان لوگوں کی بیویاں ہیں' جو معزز ہیں' وہ لوگ جو آنکھوں کی ٹھنڈک کے ذریعے دیکھتے ہیں''

اور وہ حوریں جو گائیں گی' اس میں یہ بات بھی شامل ہوگی:

''ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہمیں موت نہیں آئے گی' ہم محفوظ رہنے والی ہیں' خوف کا شکار نہیں ہوں گی' ہم مقیم رہنے والی ہیں' ہم بوڑھی نہیں ہوں گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5724 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحور فِی الْجنَّة يغنين يقلن نَحْنُ الْحور الحسان هدينَا لِاَزْوَاج كرام

رَوَاهُ ابن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیْ وَاللَّفْظ لَهُ وَاسْنَاده مقارب وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیْ عَنِ ابْنٍ لأنس بن مَالك لم يسمه عَن انس

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں حوریں گائیں گی' اور یہ کہیں گی: ہم خوبصورت چہرے والی حوریں ہیں' جنہیں معزز شوہروں کو عطا کیا گیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان کی سند مقارب ہے' اسے امام بیہقی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' لیکن انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

5725 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَوَّج كل رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجنَّةِ اَرْبَعَة آلَاف بكر وَثَمَانِيَة آلَاف ايم وَمِائَة حوراء فيجتمعن فِیْ كل سَبْعَة اَيَّام فيقلن بِاَصْوَات حسان لم يسمع الْخَلَائق بمثلهن نَحْنُ الخالدات فَلَا نبيد وَنَحْنُ الناعمات فَلَا نبأس وَنَحْنُ الراضيات فَلَا نسخط وَنَحْنُ المقيمات فَلَا نظعن طُوْبٰی لمن كَانَ لنا وَكُنَّا لَهُ - رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِیْ صفة الْجَنَّة

❀❀ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل جنت میں سے' ہر شخص کی شادی چار ہزار کنواری اور آٹھ ہزار بیوہ عورتوں اور ایک سو حوروں کے ساتھ کی جائے گی' وہ سب ہفتے میں ایک دفعہ اکٹھی ہوں گی' اور خوبصورت آواز میں یہ پڑھیں گی' مخلوق نے ان جیسی آواز نہیں سنی ہوگی (وہ یہ کہیں گی:) ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہم ختم نہیں ہوں گی' ہم نعمتوں والی ہیں' ہم غمگین نہیں ہوں گی' ہم راضی رہنے والی ہیں' ہم ناراض نہیں ہوں گی' ہم مقیم رہنے والی ہیں' ہم بوڑھی نہیں ہوں گی' اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جو ہمیں ملے گا' اور ہم اُسے ملیں گی''۔

یہ روایت امام ابونعیم نے ''صفۃ الجنۃ'' میں نقل کی ہے۔

5726 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة نَهرا طول الْجَنَّة حافتاه العذاری قيام متقابلات يغنين بِاَحْسَن أصوات يسمعها الْخَلَائق حَتّٰی مَا يرَوْنَ اَن فِی الْجَنَّة لَذَّة مثلهَا قُلْنَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا ذَاك الْغناء قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰه التَّسْبِيح والتحميد وَالتَّقْدِيس وثناء على الرب عَزَّ وَجَلَّ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِیْ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک نہر ہے' جو پوری جنت سے گزرتی ہے' اس کے دونوں کناروں پر کنواری خواتین کھڑی ہوئی ہوں گی' ایک دوسرے کے سامنے کھڑی ہو کر وہ سب سے زیادہ خوبصورت آواز میں گائیں گی' جو (سب سے زیادہ خوبصورت آواز) مخلوق نے سنی ہو' یہاں تک کہ لوگ یہ سمجھیں گے' جنت میں اُس جیسی لذت اور کسی چیز کی نہیں ہے' ہم نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! وہ کیا گائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا' تو وہ پروردگار کی تسبیح' تحمید اور تقدیس اور ثناء پر مشتمل کلام گائیں گی''۔

یہ روایت امام بیہقی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فصل فِيْ سوق الْجنّة

فصل: جنت کے بازار کا بیان

5727 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِى الْجَنَّة لسوقا يأتونها كل جُمُعَة فتهب ريح الشمَال فتحثو فِيْ وجوههم وثيابهم فيزدادون حسنا وجمالا فيرجعون اِلٰى اَهْليهِمْ وَقد ازدادوا حسنا وجمالا فَتَقُوْلُ لَهُمْ اَهلوهم وَاللّٰه لقد ازددتم بَعدنَا حسنا وجمالا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰه لقد ازددتم بَعدنَا حسنا وجمالا- رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت میں ایک بازار ہے جس میں لوگ ہفتے میں ایک دفعہ آئیں گے پھر ہوا آئے گی' اور ان کے چہروں اور کپڑوں پر کچھ نچھاور کرے گی' تو ان لوگوں کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا' جب وہ اپنے اہل خانہ کی طرف واپس جائیں گے' تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا' تو ان کے اہل خانہ ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے پاس سے جانے کے بعد' تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو گیا ہے' تو وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے جانے کے بعد' تمہارے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہو گیا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5728 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن الْمسيب اَنه لَقِي اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اسأَل اللّٰه اَن يجمع بيني وَبَيْنك فِيْ سوق الْجَنَّة قَالَ سعيد اَوَ فِيْهَا سوق قَالَ نَعَمْ اَخبرنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْلِ الْجنَّة اِذا دخلوها نزلُوْا فِيْهَا بِفضل اَعْمَالهم فَيُؤْذن لَهُمْ فِيْ مِقْدَار يَوْم الْجُمُعَة من اَيَّام الدُّنْيَا فيزورون اللّٰه ويبرز لَهُمْ عَرْشه ويتبدى لَهُمْ فِيْ رَوْضَة من رياض الْجَنَّة فتوضع لَهُمْ مَنَابِر من نور ومنابر من لُؤْلُؤ ومنابر من ياقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذهب ومنابر من فضَّة وَيجْلس اَدْنَاهُم وَمَا فيهم دنيء على كُثْبَان الْمسك والكافور مَا يرَوْنَ اَن اَصْحَاب الكراسي اَفضل مِنْهُم مَجْلِسا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرى رَبنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تتمارَوْنَ فِيْ رُؤْيَة الشَّمْس وَالْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تتمارَوْنَ فِيْ رُؤْيَة ربكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يبْقى فِيْ ذٰلِكَ الْمجْلس اَحَد اِلَّا حاضره اللّٰه محاضرة حَتّٰى اِنَّهُ لَيَقُوْلُ للرجل مِنْكُمْ اَلا تذكر يَا فَلَان يَوْم عملت كَذَا وَكَذَا يذكرهُ بعض غدراته فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رب اَفلم تغْفر لي فَيَقُوْلُ بَلٰى فبسعة مغفرتي بلغت منزلتك هٰذِهٖ فَبَيْنَمَا هم كَذٰلِكَ غشيتهم سَحَابَة من فَوْقهم فامطرت عَلَيْهِمْ طيبا لم يَجدوا مثل رِيْحه شَيْئا قطّ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبنَا تبَارَك وَتَعَالٰى قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعددت لكم من الْكَرَامَة فَخُذُوا مَا اشتهيتم قَالَ فنأتي سوقا قد حفت بِهِ الْمَلَائِكَة فِيْهِ مَا لم تنظر الْعُيُوْن اِلٰى مثله وَلَمْ تسمع الْاٰذَان وَلَمْ يخْطر على الْقُلُوْب قَالَ فَيحمل لنا مَا اشتهينا لَيْسَ يُبَاع فِيْهِ شَيْءٌ وَلَا يشترى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوق يلقى اَهْلِ الْجَنَّة بَعْضُهُمْ بَعْضا قَالَ فَيقبل الرجل ذُو الْمنزلَة المرتفعة فَيلقى من دونه وَمَا فيهم دنيء فيروعه مَا يرى عَلَيْهِ من اللبَاس فَمَا يَنْقَضِي آخر حَدِيْثه حَتّٰى يتَمَثَّل عَلَيْهِ اَحسن مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنه لَا يَنْبَغِي لاحد اَن يحزن فِيْهَا قَالَ ثُمَّ ننصرف اِلٰى

مَنَازِلِنَا فتتلقانا ازواجنا فيقلن مرحبًا وَّاهلا لقد جئت وَان بك من الجمال وَالطّيب افضل مِمَّا فارقتنا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّا جالسنا الْيَوْم رَبنَا الْجَبَّار عَزَّ وَجَلَّ وبحقنا اَن ننقلب بِمثل مَا انقلبنا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عبد الحميد بن حبيب ابْن اَبِي الْعِشْرِيْنَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّان بن عَطِيَّة عَنْ سَعِيْدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

قَالَ الْحَافِظ وَعبد الحميد هُوَ كَاتِبُ الْاَوْزَاعِيِّ مُخْتَلِفٌ فِيْهِ كَمَا سَيَاْتِيْ وَبَقِيَّة رُوَاة الْاِسْنَاد ثِقَات وَقد رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا عَنْ هِقْل بن زِيَاد كَاتِب الْاَوْزَاعِيّ اَيْضًا وَاسمه مُحَمَّد وَقيل عبد الله وَهُوَ ثِقَة ثَبت احْتج بِهِ مُسْلِم وَغَيره عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ نبئت اَن سعيد بن الْمسيب لَقِي اَبَا هُرَيْرَة فَذكر الحَدِيْث

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ان کی ملاقات' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے' اور تمہیں جنت کے بازار میں اکٹھا کرے' سعید بن مسیب نے دریافت کیا: کیا اس میں بازار بھی ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت' جب جنت میں داخل ہو جائیں گے' تو اپنے اعمال کے حساب سے وہ جنت میں ٹھہریں گے' دنیا کے دنوں کے حساب سے جب جمعہ کا دن آئے گا' تو ان لوگوں کو حکم ہوگا' تو وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے لئے جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کو ان کے سامنے ظاہر کرے گا' اور جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں' اُن کے سامنے آئے گا' ان لوگوں کے لئے نور سے بنے ہوئے منبر ہوں گے' موتیوں سے بنے ہوئے منبر ہوں گے' یاقوت سے بنے ہوئے منبر ہوں گے' زبرجد سے بنے ہوئے منبر ہوں گے' سونے سے بنے ہوئے منبر ہوں گے' چاندی سے بنے ہوئے منبر ہوں گے' ویسے تو ان میں کوئی کمتر نہیں ہوگا' لیکن ان میں سے' جو سب سے کم مرتبے کا ہوگا' وہ بھی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا' اور وہ یہ گمان نہیں کرے گا کہ جو لوگ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں' وہ نشست میں اس سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں' یا چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح تمہارے لئے' تمہارے پروردگار کے دیدار میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی' اس محفل میں موجود ہر شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا' یہاں تک کہ وہ تم میں سے ایک شخص سے یہ فرمائے گا: اے فلاں! کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے فلاں دن کیا' کیا عمل کیا تھا؟ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دنیا میں کی ہوئی کوئی کوتاہی یاد کروائے گا' تو وہ (بندہ) عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! کیا تو نے میری مغفرت نہیں کر دی ہے؟ پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! اپنی مغفرت کی وسعت کی وجہ سے' میں نے تمہیں اس مقام تک پہنچایا ہے' ابھی وہ لوگ وہاں موجود ہوں گے کہ اسی دوران اوپر کی طرف سے ایک بادل انہیں ڈھانپ لے گا' اور ان پر خوشبو کی بارش کرے گا' ان لوگوں نے اس جیسی خوشبو کبھی محسوس نہیں کی ہوگی' پھر ہمارا پروردگار ارشاد فرمائے گا: تم لوگ اُٹھو! اور اُٹھ کر اس چیز کی طرف جاؤ' جو میں نے تمہاری عزت افزائی کے لئے تیار کی ہے' اور اس چیز کو حاصل کرو' جس کی تمہیں خواہش ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو ہم لوگ بازار میں آجائیں گے' جسے فرشتوں نے ڈھانپا ہوا ہوگا' اس میں ایسی چیزیں ہیں کہ آنکھوں نے ان جیسی چیزیں نہیں دیکھی ہوں گی' کانوں نے ان کے بارے میں نہیں سنا ہوگا' اور دلوں میں ان کے بارے میں خیال نہیں آیا ہوگا' تو وہ بازار ایسا ہوگا کہ اس میں کوئی چیز فروخت نہیں کی جارہی ہوگی' یا خریدی نہیں

جا رہی ہوگی اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملیں گے ایک شخص جو بلند مرتبے پر فائز ہوگا' وہ نیچے کے مرتبے کے شخص سے ملے گا' ویسے ان میں کوئی کمتر نہیں ہوگا' اس کا لباس دوسرے کو اچھا لگے گا' تو اس کے بات چیت (ختم کرنے) سے پہلے ہی اس کا لباس اُس سے زیادہ خوبصورت ہو جائے گا' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ جنت میں کسی کا غمگین ہونا مناسب نہیں ہے' پھر ہم اپنی رہائش گاہ کی طرف واپس آئیں گے' تو ہماری بیویاں' ہمارا استقبال کریں گی' اور وہ خوش آمدید کہیں گی' اور یہ کہیں گی: آپ جب آئے ہیں' تو آپ کی خوبصورتی اور خوشبو اس وقت سے زیادہ ہوگئی ہے' جب آپ ہمیں چھوڑ کر گئے تھے' تو آدمی جواب دے گا: آج ہم اپنے عظیم پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے' تو ہمارے لئے ضروری تھا کہ جب ہم واپس آئیں' تو اس طرح (تبدیل ہو کر' یا پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو کر واپس آئیں)۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے عبدالحمید بن حبیب بن ابوعشرین کے حوالے سے امام اوزاعی کے حوالے سے حسان بن عطیہ کے حوالے سے' سعید بن مسیب سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس سے صرف اسی حوالے سے واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالحمید نامی راوی' امام اوزاعی کے کاتب ہیں' ان کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' جیسا کہ یہ بات آگے آئے گی' اور اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ہقل بن زیاد کے حوالے سے نقل کی ہے' جو امام اوزاعی کا کاتب ہے' اس کا نام محمد ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ ہے' وہ بھی ثقہ اور ثبت ہے' امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' اس کے حوالے سے یہ امام اوزاعی سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: سعید بن مسیب کی ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

5729 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجنَّة لسوقا مَا فِيهَا شِرَاء وَلَا بيع اِلَّا الصُّور من الرِّجَال وَالنِّسَاء فَإِذا اشْتهى الرجل صُورَة دخل فِيهَا

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَتقدم فِي عقوق الْوَالِدين حَدِيْثُ جَابر عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ وَإِن فِي الْجنَّة لسوقا مَا يُبَاع فِيهَا وَلَا يشترى لَيْسَ فِيهَا إِلَّا الصُّور فَمَنْ اَحَبَّ صُوْرَة من رجل اَوْ امْرَاَة دخل فِيهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں بازار ہے' جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی' اس میں مردوں اور خواتین کی تصویریں بنی ہوئی ہوں گی' وہ ان میں سے جس تصویر کی خواہش کریں گے' اُن کی وہ شکل ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اس سے پہلے والدین کی نافرمانی سے متعلق باب میں' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے'

''جنت میں بازار ہوگا' جس میں کوئی چیز فروخت نہیں کی جائے گی' اور کوئی چیز خریدی نہیں جائے گی' اس میں صرف تصویریں ہوں گی' جو بھی مرد یا عورت' جس تصویر کو پسند کریں گے' اس میں داخل ہو جائیں گے (یعنی ان کی وہ شکل ہو جائے گی)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5730 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَقُولُ اَهْلِ الْجَنَّة انطلقوا اِلَى السُّوق فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلى كُثْبَان الْمسك فَاِذَا رجعُوْا اِلى اَزْوَاجِهِمْ قَالُوْا اِنَّا لنجد لكِن رِيْحًا مَا كَانَت لكِن قَالَ فيقلن وَلَقَد رجعتم بِرِيْح مَا كَانَت لكم اِذْ خَرجْتُمْ من عندنَا-رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت کہیں گے: تم لوگ بازار کی طرف چلو پھر وہ مشک کے ٹیلوں کی طرف جائیں گے جب وہ اپنی بیویوں کی طرف واپس آئیں گے تو یہ کہیں گے: ہمیں ایسی خوشبو محسوس ہو رہی ہے جو پہلے نہیں تھی تو وہ بیویاں یہ کہیں گی: تم بھی ایسی خوشبو لے کر واپس آئے ہو جو اس وقت نہیں تھی جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے عمدہ سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5731 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة لسوقا كُثْبَان مسك يخرجُون اِلَيْهَا ويجتمعون اِلَيْهَا فيبعث اللّٰه رِيْحًا فيدخلها بُيُوتهم فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهلوهم اِذا رجعُوْا اِلَيْهِمْ قد ازددتم حسنا بَعدنَا فَيَقُوْلُوْنَ لأهلهم قد ازددتم اَيْضًا حسنا بَعدنَا-رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں:

''جنت میں بازار ہوں گے مشک کے ٹیلے ہوں گے وہ لوگ اس کی طرف جائیں گے وہاں اکٹھے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان پر ہوا کو بھیجے گا جب وہ اپنے گھر واپس آئیں گے تو ان کے اہل خانہ یہ کہیں گے: تمہارے جانے کے بعد تمہارے حسن میں اضافہ ہوگیا ہے تو وہ اپنے اہل خانہ سے کہیں گے: ہمارے جانے کے بعد تمہارے حسن میں بھی اضافہ ہوگیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

فصل فِيْ تزاورهم ومراكبهم

فصل: اُن کا ایک دوسرے سے ملاقات کرنا اور اُن کی سواریوں کا بیان

5732 - عَن شفي بن ماتع اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من نعيم اَهْلِ الْجَنَّة اَنهم يتزاورُوْنَ على المطايا والنجب وَاِنَّهُم يُؤْتونَ فِي الْجَنَّة بخيل مسرجة ملجمة لَا تروث وَلَا تبول فيركبونها حَتّٰى ينتهوا حَيْثُ شَاءَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فيأتيهم مثل السحابة فِيْهَا مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا اذن سَمِعت فَيَقُوْلُوْنَ امطري علينا فَمَا يزَال الْمَطَر عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَنْتَهِي ذٰلِكَ فَوق أمانيهم ثُمَّ يبْعَث اللّٰه رِيْحًا غير مؤذية فتنسف كثبانا من مسك عَن اَيْمَانهم وَعَن شمائلهم فَيَاْخُذُوْنَ ذٰلِكَ الْمسك فِيْ نواصي خيولهم وَفِيْ معارفها وَفِيْ رُؤُوسهم وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُم جمة على مَا اشتهت نَفسه فَيتَعَلَّق ذٰلِكَ الْمسك فِيْ تِلْكَ الجمام وَفِي الْخَيل وَفِيمَا سوى ذٰلِكَ من الثِّيَاب ثُمَّ يقبلُوْنَ حَتّٰى ينتهوا اِلى مَا شَاءَ اللّٰه فَاِذَا الْمَرْاَة تنادي بعض اُولئِكَ يَا عبد اللّٰه اما لَكَ فِينَا حَاجَة فَيَقُوْلُ مَا اَنْت وَمَنْ اَنْت فَتَقُوْلُ انا زَوجتك وحبك فَيَقُوْلُ مَا كنت علمت بمكانك فَتَقُوْلُ الْمَرْاَة اَوَ مَا تعلم اَن اللّٰه تَعَالٰى قَالَ فَلَا تعلم نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(السخدة، فيقول بلى وربى فلعله يشغل عنها بعد ذلك الموقف اربعين خريفا لا يلتفت ولا يعود وما يشغله عنها الا ما هو فيه من النعيم والكرامة- رواه ابن ابى الدنيا من رواية اسماعيل بن عياش

قال الحافظ وشفى ذكره البخارى وابن حبان فى التابعين ولا تثبت له صحبة وقال ابو نعيم مختلف فيه فقيل له صحبة كذا والله اعلم

حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت کی نعمتوں میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ وہ سواریوں اور اونٹنیوں پر ایک دوسرے سے ملنے کے لئے جائیں گے جو جنت میں ان کے پاس لائی جائیں گی ان کے پاس ایک گھوڑا لایا جائے گا' جس پر زین رکھی ہوئی ہوگی' اور اسے لگام ڈالی گئی ہوگی' وہ نہ لید کرے گا' اور نہ پیشاب کرے گا' وہ لوگ اس پر سوار ہوں گے' یہاں تک کہ وہاں جائیں گے' جہاں اللہ کو منظور ہوگا' پھر ان کے پاس بادل جیسی ایک چیز آئے گی' جس میں ایسی چیزیں موجود ہوں گی' جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہوگی' وہ کہیں گے ہم پر بارش نازل ہو تو ان پر مسلسل بارش نازل ہوتی رہے گی' یہاں تک کہ ان کی خواہش پوری ہو جائے گی' پھر اللہ تعالیٰ ایسی ہوا بھیجے گا' جو اذیت پہنچانے والی نہیں ہوگی' تو وہ ان کے دائیں' بائیں مشک کے ٹیلے بنادے گی' وہ اس مشک کو اپنے گھوڑوں پر ان کی ہتھیلیوں پر اور ان کے سروں پر لگائیں گے' ان میں سے ہر ایک شخص کو بھرپور حصہ ملے گا' تو وہ مشک اس کی لگام کے ساتھ اور گھوڑے میں لگ جائے گا' اور اس کے علاوہ کپڑوں پر لگے گا' پھر وہ لوگ آئیں گے' یہاں تک کہ وہاں پہنچیں گے' جو اللہ کو منظور ہوگا' تو ایک عورت ان میں سے ایک کو مخاطب کر کے یہ کہے گی: اے اللہ کے بندے! کیا تمہیں میری ضرورت نہیں ہے؟ وہ کہے گا: تم کون ہو اور کس لئے ہو؟ وہ کہے گی: میں تمہاری بیوی اور تمہاری محبوبہ ہوں' وہ کہے گا: مجھے تو تمہارے بارے میں پتہ نہیں تھا' تو وہ کہے گی: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے' کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس چیز کا بدلہ ہے' جو وہ عمل کرتے تھے''۔

تو وہ جنتی جواب دے گا: جی ہاں! میرے پروردگار کی قسم ہے' پھر وہ چالیس سال تک اس کے ساتھ مصروف رہے گا' اس دوران وہ اِدھر اُدھر توجہ نہیں دے گا' وہ اس میں موجود نعمت اور کرامت کی طرف ہی متوجہ رہے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے' اسماعیل بن عیاش کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ''شفی'' نامی راوی کا ذکر امام بخاری نے' اور امام ابن حبان نے ''تابعین'' میں کیا ہے' ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے' ابونعیم کہتے ہیں: ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ایک قول یہ ہے کہ وہ صحابی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5733 - وروى عن انس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل اهل الجنة الجنة فيشتاق الاخوان بعضهم الى بعض فيسير سرير هذا الى سرير هذا وسرير هذا الى سرير هذا حتى يجتمعا جميعا فيتكىء هذا ويتكىء هذا فيقول احدهما لصاحبه اتعلم متى غفر الله لنا فيقول صاحبه نعم يوم كنا فى موضع كذا وكذا فدعونا الله فغفر لنا- رواه ابن ابى الدنيا والبزار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے' اور کوئی شخص کسی دوسرے سے ملاقات کا خواہش مند ہوگا' تو اس کا پلنگ اُڑ کر دوسرے کے پلنگ کی طرف چلا جائے گا' دوسرے کا پلنگ اُڑ کر اس کے پلنگ کی طرف آ جائے گا' یہاں تک کہ وہ دونوں ملیں گے' یہ اپنے پلنگ پر ٹیک لگا کے بیٹھا ہوگا' اور وہ اپنے پلنگ پر ٹیک لگا کے بیٹھا ہوگا' ان میں سے ایک' دوسرے سے دریافت کرے گا: کیا تم جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت کب کی تھی؟ تو وہ جواب دے گا: جی ہاں! فلاں جگہ پر' ہم فلاں' فلاں جگہ پر موجود تھے' اور ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت کر دی تھی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

5734 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّة ليتزاورُوْنَ على العيس الجون عَلَيْهَا رحال الميس ويثير مناسمها غُبَار الْمسك خطام اَوْ زِمَام اَحدهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

العيس اِبل بيض فِيْ بياضها ظلمَة خَفِيَّة والمناسم بالنُّوْن وَالسِّين الْمُهْملَة جمع منسم وَهُوَ بَاطِن خف الْبَعِير

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت سفید اونٹ پر سوار ہو کر ایک دوسرے سے ملنے کے لئے جائیں گے' جن پر میس (ایک بڑا درخت جس کی لکڑی کے ذریعے پالان تیار کیا جاتا ہے) کے پالان ہوں گے' اور ان کے پیروں سے مشک کا غبار اُڑے گا' اور ان میں سے کسی ایک کی لگام' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ العیس سفید رنگ کے اونٹ کو کہتے ہیں' جس کی سفیدی میں تھوڑی سی سیاہی ملی ہوئی ہو۔

لفظ مناسم' کا مطلب اونٹ کے پاؤں کا اندرونی حصہ ہے' یہ لفظ منسم کی جمع ہے۔

5735 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي الْجَنَّة لشَجَرَة يخرج من اَعْلَاهَا حلل وَمِنْ اَسْفَلهَا خيل من ذهب مسرجة ملجمة من در وَيَاقُوْت لَا تروث وَلَا تبول لَهَا اَجْنِحَة خطوها مد الْبَصَر فيركبها اَهْلِ الْجَنَّة فتطير بهم حَيْثُ شَاؤُوا فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَسْفَل مِنْهُم دَرَجَة يَا رب بِمَا بلغ عِبَادك هٰذِهِ الْكَرَامَة كلهَا قَالَ فَيُقَال لَهُمْ كَانُوْا يصلونَ بِاللَّيْلِ و كنتم تنامون وَكَانُوْا يَصُوْمُوْنَ و كنتم تَاْكُلُوْنَ وَكَانُوْا يُنْفِقُوْنَ و كنتم تبخلون وَكَانُوْا يُقَاتلُوْن و كنتم تجبنون -رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جنت میں ایسا درخت ہے' جس کے اوپری حصے سے حلے نکلیں گے' اور اس کے نیچے گھوڑا موجود ہوگا' جس کی زین سونے کی بنی ہوئی ہوگی' اور اس کی لگام میں' موتی اور یاقوت لگے ہوئے ہوں گے' وہ نہ لید کرے گا' اور نہ پیشاب کرے گا' اس کے پر ہوں گے' اور اس کا ایک قدم وہاں تک جائے گا' جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے' اہل جنت اس پر سوار ہوں گے' تو وہ انہیں لے کر اُڑ کر وہاں جائے گا' جہاں وہ جانا چاہیں گے' ان سے نیچے کے طبقے کے لوگ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تیرے یہ بندے اس مقام تک کیسے

پہنچے ہیں؟ تو ان لوگوں سے کہا جائے گا: یہ لوگ رات کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے' جبکہ تم لوگ سورہے ہوتے تھے (یہ لوگ دن میں نفلی) روزہ رکھا کرتے تھے' جبکہ تم لوگ کھاتے پیتے تھے' اور یہ لوگ خرچ کیا کرتے تھے' جبکہ تم لوگ بخل سے کام لیتے تھے' اور یہ لوگ جنگ میں حصہ لیتے تھے' جبکہ تم لوگ بزدلی کا مظاہرہ کرتے تھے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5736 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن سَاعِدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَحَبَّ الْخَيل فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّة خيل فَقَالَ اِن اَدخلك اللّٰه الْجَنَّة يَا عبد الرَّحْمٰن كَانَ لَكَ فِيهَا فرس من يَاقُوت لَهُ جَنَاحَانِ تطير بك حَيْثُ شِئْت - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن ساعدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گھوڑوں کو پسند کرتا تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن! جب اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کرے گا' تو تمہیں اس میں یاقوت سے بنا ہوا گھوڑا ملے گا جس کے دو پر ہوں گے' تم اس کے ذریعے اُڑ کر جہاں جانا چاہو گے چلے جاؤ گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5737 - وَعَنْ سُلَيْمَان بن بُرَيْدَة عَنْ اَبِيهِ اَن رجلا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّة من خيل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه اَدخلك الْجَنَّة فَلَا تشَاء اَن تحمل فِيهَا على فرس من يَاقُوتَة حَمْرَاء تطير بك فِي الْجَنَّة حَيْثُ شِئْت اِلَّا كَانَ قَالَ وَسَاَلَهُ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّة من اِبل قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لصَاحبه قَالَ اِن يدخلك اللّٰه الْجَنَّة يكن لَكَ فِيهَا مَا اشتهت نَفسك ولذت عَيْنك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من طَرِيق المَسْعُوْدِيّ عَنْ عَلْقَمَة عَنْ عبد الرَّحْمٰن بن سابط عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْوه بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصح من حَدِيث المَسْعُوْدِيّ يَعْنِي الْمُرْسل

❀❀ سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا' تو تم اس میں ایسے گھوڑے پر سوار ہو گے' جو سرخ یاقوت کا بنا ہوا ہو گا' وہ تمہیں جنت میں جہاں تم چاہو گے' وہاں اُڑا کر لے جائے گا' ایک اور شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: جنت میں اونٹ ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے اُسے وہ بات ارشاد نہیں فرمائی جو دوسرے شخص سے کہی تھی' آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا' تو جنت میں تمہیں وہ چیز ملے گی' جس کی تم خواہش کرو گے' اور جس سے تمہاری آنکھوں کو لذت حاصل ہو گی"۔

یہ روایت امام ترمذی نے مسعودی کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے' حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ اسی مفہوم کی روایت ہے' اور یہ مسعودی کی روایت سے زیادہ مستند ہے' ان کی مراد مرسل روایت ہے۔

5738 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي اَيُّوْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ إِنِّیْ اَحِبُّ الْخَيلَ اَفِی الْجَنَّةِ خيل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ دَخَلْتَ الْجَنَّةَ اُوتِيتَ بفرس من ياقوتة لَهُ جَنَاحَانِ فَحملت عَلَيْهِ ثُمَّ طَار بك حَيْثُ شِئْتَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَيَاتِیْ حَدِيْثُ مُحَمَّد بن الْحُسَيْنِ فِی الْفَصْلِ بَعْدَهٗ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

❀❀ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں' کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت میں داخل ہو گے' تو یاقوت سے بنا ہوا گھوڑا لایا جائے گا' جس کے دو پر ہوں گے' تم اس پر سوار ہو گے' اور پھر وہ تمہیں لے کر اُڑ کر وہاں لے جائے گا' جہاں تم چاہو گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' محمد بن حسین سے منقول روایت بعد والی فصل میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

فَصْلٌ فِیْ زِيَارَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَبَّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی زیارت کرنا (یعنی اُس کی بارگاہ میں حاضر ہونا)

5739 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا سكن اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ اَتَاهُم ملك فَيَقُوْلُ إِن اللّٰه يَاْمُرُكُمْ اَن تزوروه فيجتمعون فيامر اللّٰه تَعَالٰی دَاوُد عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فيرفع صَوْته بالتسبيح والتهليل ثُمَّ تُوضَع مائدة الْخلد قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا مائدة الْخلد قَالَ زَاوِيَة من زواياها اوسع مِمَّا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب فيطعمون ثُمَّ يسقون ثُمَّ يكسون فَيَقُوْلُوْنَ لم يبْقَ إِلَّا النّظر فِیْ وَجه رَبنَا عَزَّ وَجَلَّ فيتجلى لَهُمْ فَيَخِرُّوْنَ سجدا فَيُقَالُ لَسْتُمْ فِیْ دَار عمل إِنَّمَا اَنْتُمْ فِیْ دَار جَزَاء -رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْم فِیْ صفة الْجَنَّة

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اہل جنت کو جنت میں ٹھہرا دیا جائے گا' تو ایک فرشتہ ان کے پاس آئے گا' وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ! تو وہ لوگ اکٹھے ہوں گے' اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دے گا' تو وہ بلند آواز میں تسبیح و تہلیل پڑھیں گے' پھر دسترخوان رکھا جائے گا' جو ہمیشگی والا ہو گا' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیشگی والے دسترخوان سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا ایک کونہ اِس سے زیادہ بڑا ہو گا' جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے' وہ لوگ کھائیں گے' پئیں گے' لباس پہنیں گے' پھر وہ کہیں گے: اب ہمارے پروردگار کا دیدار باقی رہ گیا ہے' تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی کرے گا' وہ سجدے میں گر جائیں گے' ان سے کہا جائے گا: تم عمل کے گھر میں نہیں ہو' تم جزاء کے گھر میں ہو''۔

یہ روایت امام ابو نعیم نے ''صفۃ الجنۃ'' میں نقل کی ہے۔

5740 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن يزِيْد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَيفِی الْيَمَامِی قَالَ سَاَلَهٗ عبد الْعَزِيز بن مَرْوَان عَن وَفد اَهْلِ الْجَنَّة قَالَ إِنَّهُم يفدون إِلَی اللّٰه سُبْحَانَهٗ كل يَوْم خَمِيس فتوضع لَهُمْ اسرة كل إِنْسَان مِنْهُم اعرف بسريره مِنْك بسريرك هٰذَا الَّذِیْ اَنْت عَلَيْهِ فَإِذَا قعدوا عَلَيْهِ وَاَخذ الْقَوْم مجَالِسهمْ قَالَ تبَارك وَتَعَالٰی اطعموا عِبَادِیْ وَخلقی وجیرانی ووفدی فيطعمون ثُمَّ يَقُوْلُ اسقوهم قَالَ فيؤتون بآنية من الوان شَتّٰی مختمة

5741 - وَرُوِيَ عَنْ مُحَمَّد بن عَلِيّ بن الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن فِي الْجَنَّة شَجَرَة يُقَال لَهَا طُوبَى لَو يسخر الرَّاكِب الْجواد يسير فِي ظلها لسار فِيهِ مائَة عَام وَرقهَا برود خضر وزهرها رياط صفر وأفنانها سندس وإستبرق وَثَمَرهَا حلل وصمغها زنجبيل وَعسل وبطحاؤها ياقوت أَحْمَر وزمرد أَخْضَر وترابها مسك وَعَنْبَر وكافور أصفر وحشيشها زعفران مونع والألنجوج يتأجج من غير وقود يتفجر من أَصْلهَا السلسبيل والمعين والرحيق وَأَصلهَا مجْلِس من مجَالِس أهل الْجنَّة يألفونه ومتحدث يجمعهُمْ فَبينا هم يَوْمًا فِي ظلها يتحدثون إِذْ جَاءَتْهُم الْمَلَائِكَة يقودون نجبا جبلت من الْيَاقُوت ثُمَّ نفخ فِيهَا الرّوح مزمومة بسلاسل من ذهب كَأَن وجوهها المصابيح نضارة وحسنا وبرها خز أَحْمَر ومرعزى أَبيض مختلطان لم ينظر الناظرُونَ إِلَى مثلهَا حسنا وبهاء ذلل من غير مهابة نجب من غير رياضة عَلَيْهَا رحائل ألواحها من الدّرّ والياقوت مفضضة بِاللُّؤْلُؤِ والمرجان صفائحها من الذَّهَب الْأَحْمَر ملبسة بالعبقري والأرجوان فأناخوا لَهُمْ تِلْكَ النجائب ثُمَّ قَالُوا لَهُمْ إِن ربكُمْ يقرئكم السَّلَام ويستزيركم لتنظروا إِلَيْهِ وَينظر إِلَيْكُمْ وتكلمونه ويكلمكم وتحيونه ويحييكم ويزيدكم مِنْ فَضله وَمن سعته إِنَّهُ ذُو رَحْمَة وَاسِعَة وَفضل عَظِيم فيتحول كل رَجُل مِنْهُم على رَاحِلَته ثُمَّ ينطلقون صفا معتدلا لَا يفوت شَيْء مِنْهُ شَيْئا وَلَا تفوت أذن نَاقَة أذن صاحبتها وَلَا يَمرُّونَ بشجرة من أَشجَار الْجنَّة إِلَّا أتحفتهم بثمرها وزحلت لَهُمْ عَن طريقهم كَرَاهِيَة أَن ينثلم صفهم أَوْ تفرق بَيْنَ الرجل ورفيقه فَلَمَّا دفعُوا إِلَى الْجَبَّار تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَسْفر لَهُمْ عَن وَجهه الْكَرِيم وتجلى لَهُمْ فِي عَظمته الْعَظِيمَة تحيتهم فِيهَا السَّلَام قَالُوا رَبنَا أَنْت السَّلَام ومنك السَّلَام وَلَك حق الْجلَال وَالْإِكْرَام فَقَالَ لَهُمْ رَبهم إِنِّي أَنا السَّلَام ومني السَّلَام ولي حق الْجلَال وَالْإِكْرَام فمرحبا بعبادي الَّذِينَ حفظوا وصيتي ورعوا عهدي وخافوني بِالْغَيْبِ وَكَانُوا مني على كل حَال مشفقين قَالُوا أما وَعزَّتك وجلالك وعلو مَكَانك مَا قدرناك حق قدرك وَلَا أدينا إِلَيْك كل حَقك فائذن لنا بِالسُّجُود لَك فَقَالَ لَهُمْ رَبهم تبَارك وَتَعَالَى إِنِّي قد وضعت عَنْكُمْ مؤونة الْعِبَادَة وأبحت لكم أبدانكم فطالما أنصبتم الْأَبدَان وأعنيتم الْوُجُوه فَالْآن أفضيتم إِلَى روحي ورحمتي وكرامتي فسلوني مَا شِئْتُمْ وتمنوا عَليّ أعطكم أمانيكم فَإِنِّي لن أجزيكم الْيَوْم بِقدر أَعمالكُمْ وَلَكِن بِقدر رَحْمَتي وكرامتي وطولي وَجَلَالِي وعلو مَكَاني وعظمة شأني فَمَا يزالون فِي الْأَمَانِي والمواهب والعطايا حَتَّى إِن الْمقصر مِنْهُم ليتمنى مثل جَمِيع الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْم خلقهَا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ إِلَى يَوْم أفناها قَالَ رَبهم لقد قصرتم فِي أمانيكم ورضيتم بِدُونِ مَا يحق لكم فَقَدْ أوجبت لكم مَا سَأَلْتُمْ وتمنيتم وزدتكم على مَا قصرت عَنهُ أمانيكم فانظروا إِلَى مواهب ربكُمْ الَّذِي وهب لكم فَإِذا بقباب فِي الرفيع الْأَعْلَى وغرف مَبْنِيَّة من الدّرّ والمرجان أَبْوَابهَا من ذهب وسررها من ياقوت وفرشها من سندس وإستبرق ومنابرها من نور يثور من أَبْوَابهَا وأعراضها نور كشعاع الشَّمْس مثل الْكَوْكَب الدُّرِّي فِي النَّهَار المضيء وَإِذا قُصُور شامخة فِي أَعلَى عليين من الْيَاقُوت يزهو نورها فلولا أَنه سخر لالتمع الْأَبْصَار فَمَا كَانَ من تِلْكَ الْقُصُور من الْيَاقُوت

الْاَبْيَض فَهُوَ مفروش بالحرير الْاَبْيَض وَمَا كَانَ مِنْهَا من الْيَاقُوْت الْاَحْمَر فَهُوَ مفروش بالعبقرى الْاَحْمَر وَمَا كَانَ مِنْهَا من الْيَاقُوْت الْاَخْضَر فَهُوَ مفروش بالسندس الْاَخْضَر وَمَا كَانَ مِنْهَا من الْيَاقُوْت الْاَصْفَر فَهُوَ مفروش بالأرجوان الْاَصْفَر مموه بالزمرد الْاَخْضَر وَالذَّهَب الْاَحْمَر وَالْفِضَّة الْبَيْضَاء قواعدها واركانها من الْيَاقُوْت وشرفها قباب اللُّؤْلُؤ وبروجها غرف المرجان فَلَمَّا انصرفوا اِلٰى مَا اَعْطَاهُم رَبُّهُمْ قربت لَهُمْ براذين من الْيَاقُوْت الْاَبْيَض منفوخ فِيْهَا الرّوح يجنبها الْوِلْدَان المخلدون وبيد كل وليد مِنْهُم حِكْمَة برذون ولجمها واعنتها من فضَّة بَيْضَاء متطوقة بالدر والياقوت وسرجها سرر موضونة مفروشة بالسندس والإستبرق فَانْطَلَقت بهم تِلْكَ البراذين تزف بهم وَتنظر رياض الْجَنَّة فَلَمَّا انْتَهوا اِلٰى مَنَازِلهمْ وجدوا فِيْهَا جَمِيْع مَا تطول بِهِ رَبُّهُمْ عَلَيْهِمْ مِمَّا سَاَلُوْهُ وتمنوا وَاِذَا على بَاب كل قصر من تِلْكَ الْقُصُوْر اَربع جنان جنتان ذواتا افنان وجنتان مدهامتان وَفِيْهِمَا عينان نضاختان وَفِيْهِمَا من كل فَاكِهَة زوجان وحور مقصورات فِي الْخيام فَلَمَّا تبوأوا مَنَازِلهمْ وَاسْتقر بهم قرارهم قَالَ لَهُمْ رَبُّهُمْ هَلْ وجدْتُمْ مَا وعدكُمْ ربكُم حَقًا قَالُوْا نَعَمْ رَضِينَا فارض عَنَّا قَالَ برضاى عَنْكُمْ حللتم دَارِيْ وَنظرتم اِلٰى وَجْهِيْ وَصَافحتكم مَلَائِكَتِيْ فهنيئا هَنِيْئًا عَطاء غير مجذوذ لَيْسَ فِيْهِ تنغيص وَلَا تصريد فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالُوْا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اذهب عَنَّا الْحزن واحلنا دَار المقامة مِنْ فَضْله لَا يمسنا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يمسنا فِيْهَا لغوب اِن رَبنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُوْ نُعَيْم هٰكَذَا معضلًا وَرَفعه مُنكر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الرياط بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت جمع ريطة وَهِي كل ملاءة تكون نسجا وَاحِدًا لَيْسَ لَهَا لفقين وَقِيْلَ ثوب لين رَقِيق حَكَاهُ ابْن السّكيت وَالظَّاهِر اَنه الْمُرَاد فِيْ هٰذَا الحَدِيْث

وَالألنجوج بِفَتْح الْهمزَة وَاللَّام وَاسْكَان النُّوْن وجيمين الْاُوْلٰى مَضْمُوْمَة هِيَ عود البخور

بتأججان تتلهبان وَزنه وَمَعْنَاهُ

زحلت بزاى وحاء مُهْملَة مفتوحتين مَعْنَاهُ تنحت لَهُمْ عَن الطَّرِيْق

أنصبتم اَى أتعبتم وَالنصب التَّعَب

واعنيتم هُوَ من قَوْله تَعَالٰى وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ (طه) اَى خضعت وذلت

وَالْحكمَة بِفَتْح الْحَاء وَالْكَاف هِيَ مَا تقاد بِهِ الدَّابَّة كاللجام وَنَحْوه

المجذوذ بجيم وذالين معجمتين هُوَ الْمَقْطُوْع

والتصريد التقليل كَاَنَّهُ قَالَ عَطاء لَيْسَ بمقطوع وَلَا منغص وَلَا متملل

❀❀ امام محمد بن علی بن حسین (یعنی حضرت امام زین العابدین) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے اگر تیز رفتار سوار اس کے سائے میں چلتا رہے تو وہ ایک سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے گا' اس کے پتے سبز رنگ کے ہیں' اس کی ٹہنیاں سندس اور استبرق کی ہیں' اور اس کا پھل حلے ہیں' اس کا گوند زنجبیل اور شہد ہیں اس کی زمین سرخ یاقوت اور سبز زمرد کی ہے اس کی مٹی مشک عنبر اور کافور کی ہے اس کی گھاس زعفران کی

ہے اس کی انگیٹھی کی لکڑی جلے بغیر بھڑکے گی اس میں سے سلسبیل معین اور رحیق پھوٹیں گی اس کی بنیاد اہل جنت کی بیٹھک ہوگی جہاں وہ بیٹھیں گے ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے ہوکر بات چیت کریں گے ایک مرتبہ وہ اس کے سائے میں بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے بات چیت کررہے ہوں گے اسی دوران فرشتے ان کے پاس آئیں گے وہ اونٹنیاں لے کر آئیں گے جو یاقوت سے بنی ہوئی ہوں گی اور پھر ان میں روح کو پھونک دیا گیا ہوگا ان میں سونے کی زنجیریں لگی ہوئی ہوں گی ان کے چہرے چمک اور خوبصورتی کے اعتبار سے چراغوں کی مانند ہوں گے ان کا پالان سرخ ریشم کا ہوگا اور مرعزی سفید ہوگا وہ دونوں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں گے دیکھنے والوں نے اس طرح کی کوئی خوبصورت چیز نہیں دیکھی ہوگی وہ فرمانبردار ہونگی جو کسی خوف یا ریاضت کے بغیر (یعنی فطری طور پر ہی وہ ایسی ہونگی) ان پر جو پالان ہوں گے ان کی تختیاں یاقوت اور قیمتی پتھروں سے بنی ہوئی ہوں گی ان پر موتی اور مرجان لگے ہوئے ہوں گے ان کے اوپر سرخ سونا لگا ہوا ہوگا جس پر عبقری چادر ہوگی وہ فرشتے ان اونٹنیوں کو ان لوگوں کے لئے بٹھائیں گے اور پھر ان سے یہ کہیں گے: تمہارے پروردگار نے تمہیں سلام کہا ہے اور تمہیں حاضری کے لئے بلایا ہے تاکہ تم اس کی زیارت کرو وہ تمہیں دیکھے تم اس کے ساتھ بات چیت کرو وہ تمہارے ساتھ بات چیت کرے تم اسے سلام کرو وہ تم پر سلام بھیجے وہ اپنے فضل اور اپنی گنجائش سے تمہیں مزید عطا کرے کیونکہ وہ وسیع رحمت اور عظیم فضل والا ہے تو ان میں سے ہر ایک شخص اپنی سواری پر سوار ہوگا اور پھر وہ لوگ ایک سیدھی صف کی شکل میں روانہ ہوں گے ان میں سے کوئی بھی شخص پیچھے نہیں ہوگا بلکہ کسی اونٹنی کا کان بھی کسی دوسری اونٹنی سے پیچھے نہیں ہوگا وہ لوگ جنت کے درختوں میں سے جس بھی درخت کے پاس سے گزریں گے تو وہ اپنا پھل انہیں تحفے کے طور پر دے گا اور ان کے راستے سے ہٹ جائے گا مبادا کہیں ان کی صف خراب نہ ہو یا کسی شخص اور اس کے ساتھی کے درمیان کوئی فرق نہ آئے جب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اپنے چہرے کو روشن کرے گا اور ان کے سامنے اپنی تجلی کرے گا وہاں ان کا کلام "السلام" ہوگا وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو "السلام" ہے سلامتی تجھ سے حاصل ہوسکتی ہے جلال اور اکرام کا حق تیرے لئے ہے تو پروردگار ان سے فرمائے گا: میں "السلام ہوں" سلامتی میری طرف سے ہوتی ہے جلال اور اکرام کا حق میرے لئے ہے میرے ان بندوں کو خوش آمدید ہے جنہوں نے میرے حکم کی حفاظت کی میرے عہد کا خیال رکھا اور غیب میں مجھ سے ڈرتے رہے وہ ہر حال میں مجھ سے ڈرتے رہے تو وہ لوگ کہیں گے: تیری عزت اور تیرے جلال اور تیرے بلند مرتبے کی قسم ہے ہم نے تجھے اس طرح نہیں پہچانا جو تیری معرفت کا حق تھا اور ہم نے تیرا حق مکمل طور پر ادا نہیں کیا تو ہمیں اجازت دے کہ ہم تیرے سامنے سجدہ کریں تو پروردگار ان سے فرمائے گا: میں نے عبادت کی مشقت تمہیں معاف کردی ہے اور تمہارے جسموں کو مباح کردیا ہے تم نے بڑے عرصے تک اپنے جسموں کو مشقت کا شکار کیا اور فرمانبردار رہے آج تم لوگ میری طرف سے ملنے والی راحت اور میری رحمت اور میری بزرگی کی طرف آگئے ہو اب تم جو چاہو مجھ سے مانگ لو اور میرے سامنے جو چاہو وہ آرزو کرو میں تمہاری آرزوؤں کے مطابق تمہیں عطا کروں گا کیونکہ آج میں تمہیں تمہارے اعمال کے حساب سے جزا نہیں دوں گا بلکہ اپنی رحمت اپنی کرامت اپنے غلبے اپنے جلال اپنی شان اپنی عظمت کے حوالے سے تمہیں جزاء دوں گا تو وہ لوگ مسلسل آرزوئیں کریں گے چیزیں مانگیں گے عطایا مانگیں گے یہاں تک کہ جس شخص کی آرزو ان میں سے سب سے کم ہوگی وہ بھی اس چیز کی آرزو کرے گا جو پوری دنیا جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا تھا اس وقت سے لے کر جس دن اسے ختم کیا تھا اس وقت تک جو کچھ بھی تھا وہ اس سب کی آرزو کرے گا تو ان کا پروردگار فرمائے گا: تمہاری

آرزوئیں کم ہیں اور جتنا تمہیں ملنا ہے تم اس سے کم پر راضی ہو گئے ہو تم نے جو کچھ مانگا اور جو آرزوئیں کیں وہ میں نے تمہارے لئے واجب کر دیں اور جن چیزوں کے حوالے سے تمہاری آرزوئیں کم رہ گئیں وہ میں نے تمہیں مزید عطا کر دیا تو تم اپنے پروردگار کی مزید عطاؤں کی طرف دیکھو جو اس نے تمہارے لئے کی ہیں تو وہاں خیمے ہوں گے اور بالاخانے ہوں گے جو موتیوں اور مرجان سے بنے ہوئے ہوں گے ان کے دروازے سونے سے بنے ہوئے ہوں گے ان کے پلنگ سونے سے بنے ہوئے ہوں گے ان کے بچھونے سندس اور استبرق کے ہوں گے ان کے منبر نور کے ہوں گے جو دروازوں کے پاس ہوں گے اور ان کی روشنی سورج کی روشنی کی مانند ہوگی جس طرح دن کے وقت جب روشنی ہو تو چمک دار ستارہ ہوتا ہے وہاں محلات ہوں گے جو اعلیٰ علیین میں موجود ہوں گے وہ یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے جن کا نور چمکتا ہوگا اگر اس (نور) کو مسخر نہ کیا گیا ہوتا تو وہ بینائی کو اچک لیتا ان محلات میں جو سفید یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے ان میں سفید ریشم بچھا ہوا ہوگا ان میں سے جو سرخ یاقوت کے بنے ہوئے محلات ہوں گے ان میں سرخ عبقری بچھا ہوا ہوگا ان محلات میں سے جو سبز یاقوت کے بنے ہوئے ہوں گے ان میں سبز سندس بچھی ہوئی ہوگی ان محلات میں سے جو زرد یاقوت کے بنے ہوئے ہوں گے ان میں زرد ارجوان بچھی ہوئی ہوگی جس میں سبز زمرد ملا ہوا ہوگا اور سرخ سونا اور سفید چاندی ہوگی اس کی بنیادیں اور اس کے ارکان یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے اس پر موتیوں کے بنے ہوئے خیمے ہوں گے اس کے برج مرجان سے بنے ہوئے بالاخانے ہوں گے ان کے پروردگار نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہوگا اس کے بعد جب وہ لوگ واپس جانے لگیں گے تو ان کے سامنے سفید یاقوت کے بنے ہوئے خچر رائے جائیں گے جن میں روح پھونکی گئی ہوگی اور ان کے پہلو میں ملازمین چلیں گے ان میں سے ہر ایک کے ملازم کے ہاتھ میں اس خچر کی لگام ہوگی جو سفید چاندی سے بنی ہوئی ہوگی جس میں موتی اور یاقوت لگے ہوئے ہوں گے اس کی زین عمدہ ہوگی جس پر سندس اور استبرق بچھا ہوا ہوگا وہ خچر ان کو لے کے جائیں گے وہ لوگ جنت کے باغات میں سے گزریں گے یہاں تک کہ جب وہ اپنے گھر میں پہنچیں گے تو وہ یہ پائیں گے کہ ان کے پروردگار نے انہیں جو کچھ عطا کیا ہے جو انہوں نے مانگا تھا اور جو انہوں نے آرزو کی تھی وہ سب ان محلات کے ہر دروازے پر موجود ہوگا چار جنتیں ہیں جن میں سے دو جنتیں گھنی شاخوں والی ہیں اور دو سیاہی مائل گہرے سبز رنگ کی ہوں گی ان میں بہتے ہوئے چشمے ان میں ہر قسم کے پھل کے جوڑے ہوں گے اور حوریں ہوں گی جو خیموں میں موجود ہوں گی جب وہ لوگ اپنی جگہ پر پہنچ جائیں گے اور اپنی رہائش گاہ میں آ جائیں گے تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرے گا: تمہارے پروردگار نے جو تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا؟ کیا تم نے اسے سچ پالیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! ہم راضی ہو گئے ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو جا! تو پروردگار فرمائے گا: تم سے اپنی رضامندی کی وجہ سے ہی میں نے اپنی یہ جگہ تمہارے لئے حلال قرار دی ہے اور تم نے میرا دیدار کیا ہے اور میرے فرشتوں نے تمہارے ساتھ مصافحہ کیا ہے تو تمہیں ایسی عطاء کی مبارکباد ہو جو الگ نہیں ہوگی اس میں کوئی انقطاع نہیں ہوگا اس وقت وہ لوگ یہ کہیں گے:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہم سے ہر غم کو دور کر دیا اور دار المقامہ کو ہمارے لئے اپنے فضل کے تحت حلال کر دیا جس میں ہمیں کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوگی اور کوئی شور و غوغا نہیں ہوگا بے شک ہمارا پروردگار مغفرت کرنے والا اور شکر کو قبول کرنے والا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور ابونعیم نے اسی طرح ''معضل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کا مرفوع ہونا منکر ہے باقی اللہ

بہتر جانتا ہے۔

لفظ ریاط یہ لفظ ریطہ کی جمع ہے اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ایک ہی طریقے سے بنی گئی ہو اس میں دو چیزیں نہ ہوں ایک قول کے مطابق اس سے مراد نرم اور باریک کپڑا ہے یہ بات ابن سکیت نے بیان کی ہے اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ اس حدیث سے یہی مراد ہے۔

لفظ النجوج اس سے مراد بخور میں جلائی جانے والی لکڑی ہے۔

لفظ تتاجحان یہ لفظ اور معنی کے اعتبار سے لفظ تتلهبان (یعنی اس میں سے آگ کا الاؤ نکلنا) کے مطابق ہے۔

لفظ زحلت اس سے مراد یہ ہے کہ وہ راستے سے ہٹ جائیں گے۔

لفظ انصبتم یعنی تم پریشانی کا شکار ہوئے لفظ نصب کا مطلب مشقت ہے۔

لفظ اعنیتم اس سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مراد ہے: وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ یعنی اس کے لئے جھکے ہوئے ہوں گے۔

لفظ حمه اس سے مراد وہ چیز ہے جس کے ذریعے جانور کو لے کر چلا جاتا ہے جیسے لگام وغیرہ۔

لفظ المجذوذ اس سے مراد کاٹی ہوئی چیز ہے۔

لفظ تصرید کا مطلب تھوڑا ہونا ہے گویا کہ وہ ایک ایسی عطاء ہے جو منقطع نہیں ہوگی ختم نہیں ہوگی اور اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوگی۔

5742 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يمنون اِنَّمَا نعيمهم الَّذِيْ هم فِيْهِ مسك يتحدر من جُلُوْدِهِمْ كالجمان وَعَلٰى اَبْوَابهم كُثْبَان من مسك يزورُوْنَ اللّٰه جلّ وَعلا فِي الْجُمُعَة مرَّتَيْنِ فَيَجْلِسُوْنَ على كراسي من ذهب مكللة بِاللُّؤْلُؤِ والياقوت والزبرجد ينظرُوْنَ اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَينظر اِلَيْهِمْ فَاِذَا قَامُوْا انْقَلب أحدهم اِلَى الغرفة من غرفَة لَهَا سَبْعُوْنَ بَابا مكللة بالياقوت والزبرجد -رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل جنت نہ پاخانہ کریں گے نہ بلغم نکالیں گے نہ منی خارج کریں گے وہ جن نعمتوں میں ہوں گے (یعنی جو کچھ کھائیں پئیں گے) وہ موتیوں کی مانند مشک کی خوشبو والا (پسینے کی شکل میں) ہو کر ان کی جلد سے نکل جائے گا ان کے دروازوں پر مشک سے بنے ہوئے ٹیلے ہوں گے اور وہ ہفتے میں دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے وہ سونے کی بنی ہوئی کرسیوں پر بیٹھیں گے جو موتیوں یاقوت اور زبرجد سے آراستہ کی گئی ہوں گی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھے گا جب وہ وہاں سے اٹھیں گے اور کوئی شخص اپنے گھر واپس آئے گا تو ایک بالا خانے سے دوسرے بالا خانہ تک کے درمیان میں ستر دروازے ہوں گے جو سب یاقوت اور زبرجد سے آراستہ ہوں گے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فصل فِيْ نظر اَهْلِ الْجنَّة اِلٰى رَبِّهِمْ تبارك وتعالٰى

فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی طرف دیکھنا

5743 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تضَارُّوْنَ فِی الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَاب قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَا...... فذكر الحَدِيْثَ بِطُوْلِه - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بادل موجود نہ ہوں تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اُسے (یعنی اپنے پروردگار کو اسی طرح کسی رکاوٹ کے بغیر) دیکھو گے''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5744 - وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دخل اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ الم تبيض وُجُوْهنَا الم تُدْخِلنَا الْجَنَّةَ وتنجنا مِنَ النَّار قَالَ فَيكْشف الْحجاب فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ من النظر اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَة (يونس) - رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم کوئی چیز چاہتے ہو جو میں تمہیں مزید عطا کروں؟ تو وہ کہیں گے: کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جہنم سے نجات عطا نہیں کر دی؟ تو اللہ تعالیٰ حجاب ہٹائے گا' تو انہیں جو کچھ بھی دیا گیا ہو گا' اس میں کوئی بھی چیز اُن کے نزدیک اپنے پروردگار کے دیدار سے زیادہ محبوب نہیں ہو گی' پھر انہوں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا شاید حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ) نے یہ آیت تلاوت کی:

''جنہوں نے اچھائی کی ان کے لئے اچھائی ہوگی' اور مزید ہو گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5745 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ خيمة من لؤلؤة مجوفة عرضهَا سِتُّوْنَ مِيلًا فِیْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنهَا اَهْل مَا يرَوْنَ الآخرين يطوف عَلَيْهِمُ الْمُؤمن وجنتان من فضَّة آنيتهما وَمَا فِيهِمَا وجنتان من ذهب آنيتهما وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَنْظُرُوا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاء عَلٰى وَجهه فِیْ جنَّات عدن - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں کھوکھلے موتی سے بنا ہوا خیمہ ہوگا' جو سولہ میل چوڑا ہوگا' اس کے ہر گوشے میں' اس کے اہل خانہ ہوں گے' جنہیں (دوسرے گوشے میں موجود اہل خانہ) نہیں دیکھ سکیں گے' مومن ان سب کے پاس جائے گا' اور دو باغ ہوں گے' جو چاندی کے بنے ہوئے ہوں گے' ان کے برتن اور ان میں موجود ہر چیز چاندی کی ہوگی' اور دو باغ سونے کے ہوں گے' جن کے برتن اور ان میں موجود ہر چیز سونے کی ہوگی' ان لوگوں اور ان کے پروردگار کے دیدار کے درمیان' صرف کبریائی کی چادر ہوگی' جو پروردگار کی ذات پر جنت عدن میں ہوگی''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

5746 - وَرُوِىَ عَنْ جَابِرِ بن عبد الله رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِىْ مَجْلِس لَهُمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نور على بَاب الْجَنَّة فَرفعُوْا رؤوسهم فَإِذَا الرب تَبَارَكَ وَتَعَالَى قد اشرف عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا اَهْلِ الْجَنَّة سلونى فَقَالُوْا نَسْاَلك الرِّضَا عَنَّا قَالَ رضائى أحلكم دَارى وانالكم كَرَامَتِىْ وَهٰذَا أوانها فسلونى قَالُوْا نَسْاَلك الزِّيَادَة قَالَ فيؤتون بنجائب من ياقوت اَحْمَر أزمتها من زمرد اَخْضَر وَيَاقُوْت اَحْمَر فيحملون عَلَيْهَا تضع حوافرها عِنْد مُنْتَهى طرفيها فيامر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ باشجار عَلَيْهَا الثِّمَار فتجىء جوَار من الْحور الْعين وَهن يقلن نَحْنُ الناعمات فَلَا نبأس وَنَحْنُ الخالدات فَلَا نموت أَزْوَاج قوم مُؤمنين كرام وَيَأْمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بكثبان من مسك اَبيض أذفر فينثر عَلَيْهِم رِيحًا يُقَال لَهَا المثيرة حَتّٰى تَنْتَهِى بهم اِلَى جنَّة عدن وَهِى قَصَبَة الْجَنَّة فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة يَا رَبنَا قد جَاءَ الْقَوْم فَيَقُوْلُ مرْحَبًا بالصادقين مرْحَبًا بالطائعين

قَالَ فَيكْشف لَهُمُ الْحجاب فَيَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالَى فيتمتعون بِنور الرَّحْمٰن حَتّٰى لَا ينظر بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارجعوهم اِلَى الْقُصُوْر بالتحف فيرجعون وَقد ابْصر بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ قَوْله نزلا من غَفُوْر رَحِيْم (فصلت)

رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّالْبَيْهَقِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ وَقد مضى فِىْ هٰذَا الْكتاب يَعْنِىْ فِىْ كتاب الْبَعْث وَفِىْ كتاب الرُّؤْيَة مَا يُؤَكد مَا رُوِىَ فِىْ هٰذَا الْخَبَر ......انْتَهى

وَهُوَ عِنْد ابْن مَاجه وَابْن اَبِىْ الدُّنْيَا مُخْتَصر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلِ الْجَنَّة فِىْ نعيمهم اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نور فَرفعُوْا رؤوسهم فَإِذَا الرب جلّ جَلَاله قد أشرف عَلَيْهِمْ من فَوْقهم فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ يَا اَهْلِ الْجَنَّة وَهُوَ قَوْله عَزَّ وَجَلَّ سَلام قولا من رب رَحِيْم (يٰس) فَلَا يلتفتون اِلَى شَىْءٍ مِمَّا هم فِيْهِ من النَّعِيْم مَا داموا ينظرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يحتجب عَنْهُم وَتبقى فيهم بركته وَنوره—هٰذَا لفظ ابْن مَاجه وَالْاٰخر بنحوه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت بیٹھے ہوئے ہوں گے' اسی دوران ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوگا' وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے' تو ان کے پروردگار

نے ان کی طرف جھانکا ہوگا' وہ فرمائے گا: اے اہل جنت! تم مجھ سے مانگو تو وہ عرض کریں گے: ہم تجھ سے تیری رضا مانگتے ہیں تو پروردگار فرمائے گا: میری رضا کی وجہ سے ہی میں نے اپنے گھر کو (یعنی جنت کو) تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے' اور تمہیں یہ کرامت عطا کی ہے' تم مجھ سے کچھ مانگو وہ عرض کریں گے: ہم تجھ سے "مزید" مانگتے ہیں' تو ان کے پاس سرخ یاقوت سے بنی ہوئی اونٹنیاں لائی جائیں گی' جن کی لگام میں سبز زمرد اور سرخ یاقوت سے بنی ہوئی ہوں گی' وہ لوگ ان پر سوار ہوں گے' ان کا ایک قدم وہاں تک جاتا ہوگا جہاں تک نگاہ جاتی ہے' پھر اللہ تعالیٰ ان درختوں کو حکم دے گا جن پر پھل ہوں گے' تو وہ حورعین کے ساتھ آئیں گے' وہ حوریں یہ کہیں گی: ہم نعمتوں والی ہیں' ہم کبھی غمگین نہیں ہوں گی' اور ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہم کبھی نہیں مریں گی' ہم معزز مومنین کی بیویاں ہیں' اللہ تعالیٰ سفید اذفر مشک کے ٹیلوں کو حکم دے گا' وہ ان پر خوشبو نچھاور کریں گے' اسے مثیرہ کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ انہیں لے کر جنت عدن میں آئیں گی' جو جنت کا سرا ہے' تو فرشتے کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ لوگ آگئے ہیں' تو پروردگار فرمائے گا: سچے لوگوں کو خوش آمدید ہے! فرمانبردار لوگوں کو خوش آمدید ہے' پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے سے حجاب ہٹائے گا' تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے' اور رحمٰن کے نور سے فیض یاب ہوں گے' وہ ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھیں گے' یہاں تک کہ پروردگار فرمائے گا: تم لوگ تحفے لے کر اپنے محلات کی طرف واپس چلے جاؤ' تو وہ لوگ واپس جائیں گے' اس وقت وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

"مغفرت کرنے والے' رحم کرنے والے پروردگار کی مہمان نوازی"

یہ روایت امام ابونعیم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے کتاب میں یعنی کتاب "البعث" میں اور کتاب "الرؤیا" میں ایسی روایات گزر چکی ہیں' جو اس روایت کی تائید کرتی ہیں...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی

امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے یہ روایت مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اہل جنت' اپنی نعمتوں میں ہوں گے' اسی دوران ان کے سامنے ایک نور آئے گا' وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے' تو ان کے پروردگار نے اوپر کی طرف سے ان کی طرف جھانکا ہوگا' وہ فرمائے گا: اے اہل جنت! تم پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

"رحم کرنے والے پروردگار کی طرف سے سلام کہا جائے گا"۔

تو وہ لوگ' جن نعمتوں میں ہوں گے' ان میں سے کسی چیز کی طرف بھی توجہ نہیں کریں گے' جب تک وہ اپنے پروردگار کو دیکھتے رہیں گے' یہاں تک کہ جب پروردگار اُن سے حجاب کرلے گا' تو بھی اس کی برکت اور اس کا نور ان لوگوں کے درمیان باقی رہے گا"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

5747 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام وَفِیْ يَدِه مِرْآة بَيْضَاء فِيْهَا نُكْتَة سَوْدَاءِ فَقُلْتُ مَا هٰذِه يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَة يعرضها عَلَيْك رَبك لتَكُوْنَ لَك عيدا ولقومك من بعدك تكون اَنْتَ الْاَوّل وَتَكُوْنَ الْيَهُود وَالنَّصَارى من بعدك قَالَ مَا لنا فِيْهَا قَالَ

فیشربون مِنْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ عِبَادِیْ وَخلقِی وجیرانی ووفدی قد طعموا وَشَرِبُوا فکھوھم فتجیء ثمرات شجر مدلی فَیَاْکُلُوْنَ مِنْهَا مَا شاؤوا ثُمَّ یَقُوْلُ عِبَادِیْ وَخلقِی وجیرانی ووفدی قد طعموا وَشَرِبُوا وفکھوا اکسوھم فتجیء ثمرات شجر اَخضر واصفر واحمر وکل لون لم تنبت اِلَّا الْحلل فینشر عَلَیْهِمْ حللا وقمصا ثُمَّ یَقُوْلُ عِبَادِیْ وجیرانی ووفدی قد طعموا وَشَرِبُوا وفکھوا وکسوا طیبوھم فیتناثر عَلَیْهِمُ الْمسك مثل رذاذ الْمَطر ثُمَّ یَقُوْلُ عِبَادِیْ وَخلقِی وجیرانی ووفدی قد طعموا وَشَرِبُوا وفکھوا وطیبوا لاتجلین عَلَیْهِمْ حَتّٰی یَنْظُرُوا اِلَیَّ فَاِذَا تجلی لَهُمْ فنظروا اِلَیْهِ نضرت وُجُوْهُهُمْ ثُمَّ یُقَال ارْجعُوا اِلٰی مَنَازِلکُمْ فَتَقُوْلُ لَهُمْ اَزْوَاجهم خَرَجْتُمْ من عندنَا عَلٰی صُوْرَة وَرَجَعْتُمْ علی غَیْرِهَا فَیَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ اَن اللّٰه جلّ ثَنَاؤُهُ تجلی لنا فَنظرنَا اِلَیْهِ فنضرت وُجُوْهنَا۔ رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا

❀❀ عبدالرحمٰن بن یزید نے اپنے والد کے حوالے سے سیفی یمامی سے یہ بات نقل کی ہے: عبدالعزیز بن مروان نے ان سے اہل جنت کے وفد کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: وہ لوگ وفد کی شکل میں ہر جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے' تو ان کے لئے پلنگ رکھے جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک شخص اپنے پلنگ سے اس سے زیادہ واقف ہوگا' جتنا تم اپنے اِس پلنگ سے واقف ہو' جس پر تم اس وقت موجود ہو' جب وہ لوگ ان پر بیٹھ جائیں گے اور لوگ اپنی جگہوں پر بیٹھ جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں کو کھلاؤ! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: انہیں پلاؤ' تو ان کے لئے مختلف قسم کے برتن لائیں جائیں گے' جن پر مہر لگی ہوئی ہوگی' جن میں وہ پئیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں نے کھا پی لیا ہے' اب انہیں پھل کھلاؤ' تو پھل آئیں گے' جو ایک ایسے درخت کے ہوں گے' جس نے شاخیں لٹکائی ہوئی ہوں گی' وہ لوگ اس میں سے جو چاہیں گے کھائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے وفد نے کھا پی لیا ہے' اور پھل بھی کھا لیے ہیں' تم انہیں لباس پہناؤ! تو مختلف قسم کے درخت آئیں گے' جن پر مختلف قسم کے حلے لگے ہوئے ہوں گے' کوئی سبز رنگ کا ہوگا' کوئی زرد رنگ کا ہوگا' کوئی سرخ رنگ کا ہوگا' ان درختوں پر صرف حلے ہوں گے' وہ اپنے حلے ان لوگوں پر پھیلائیں گے' اور قمیصیں پھیلائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں نے کھا بھی لیا ہے' پی بھی لیا ہے' پھل بھی کھا لئے ہیں' لباس بھی پہن لیا ہے' انہیں خوشبو لگاؤ! تو اُن پر مشک نچھاور کیا جائے گا' جس طرح بارش ہوتی ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں نے کھا بھی لیا ہے' اور پی بھی لیا ہے' پھل بھی کھا لیے ہیں' خوشبو بھی لگا لی ہے' اب میں ان کے سامنے تجلی کروں گا' تاکہ وہ میرا دیدار کریں' جب اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی کرے گا' اور وہ لوگ اس کی طرف دیکھیں گے' تو ان کے چہرے روشن ہو جائیں گے' پھر ان لوگوں سے کہا جائے گا: تم اپنے گھر واپس چلے جاؤ! تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے' اس وقت تمہاری شکل وصورت مختلف تھی' اور جب تم واپس آئے ہو' تو وہ تبدیل ہو چکی ہے (یعنی زیادہ روشن اور زیادہ نورانی ہو چکی ہے) تو وہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے تجلی کی تھی' ہم نے اس کا دیدار کیا تھا' جس کی وجہ سے ہمارے چہرے روشن ہو گئے ہیں۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فِيهَا خير لك فِيهَا ساعة من دعا ربه فِيهَا بخير هُوَ له قسم إِلَّا اعطاه إياه أَوْ لَيْسَ لَهُ بقسم إِلَّا ادخر لَهُ مَا هُوَ أعظم مِنْهُ أَوْ تعوذ فِيهَا من شر هُوَ عَلَيْهِ مكتوب إِلَّا أَعَاذَهُ أَوْ لَيْسَ عَلَيْهِ مكتوب إِلَّا أَعَاذَهُ من اعظم مِنْهُ قلت مَا هذه النكتة السَّوْدَاءِ فِيهَا قَالَ هٰذِهِ السَّاعَة تقوم يَوْم الْجُمُعَة وَهُوَ سيد الأيام عندنا وَنَحْنُ نَدْعُوهُ فِي الآخرة يَوْمَ الْمَزِيدِ قَالَ قُلْتُ لم تَدْعُونَهُ يَوْمَ الْمَزِيدِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ اتخذ فِي الْجَنَّةِ وَاديا افيح من مسك أبيض فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ نزل تَبَارَكَ وَتَعَالَى من عليين على كرسيه ثُمَّ حف الْكُرْسِيّ بمنابر من نور وَجَاءَ النَّبِيُّونَ حَتَّى يجلسوا عَلَيْهَا ثُمَّ حف المنابر بكراسي من ذهب ثُمَّ جَاءَ الصديقون وَالشُّهَدَاءِ حَتَّى يجلسوا عَلَيْهَا ثُمَّ يَجِيءُ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتَّى يجلسوا على الْكَثِيبِ فيتجلى لَهُمْ رَبُّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى يَنْظُرُوا إِلَى وَجهه وَهُوَ يَقُولُ أَنَا الَّذِي صدقتكم وعدي وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نعمتي هٰذَا مَحل كَرَامَتِي فسلوني فيسألونه الرِّضَا فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رضائي احلكم دَارِي وانالكم كَرَامَتِي فسلوني فيسألونه حَتَّى تَنْتَهِي رغبتهم فَيفتح لَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ مَا لَا عين رَأَتْ وَلَا اذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر إِلَى مِقْدَار منصرف النَّاس يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يصعد الرب تَبَارَكَ وَتَعَالَى على كرسيه فيصعد مَعَهُ الشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيقُونَ أَحْسبهُ قَالَ وَيرجع أَهْلُ الغرف إِلَى غرفهم درة بَيْضَاء لَا فصم فِيهَا وَلَا وصم أَوْ ياقوتة حَمْرَاءُ أَوْ زبرجدة خضراء مِنْهَا غرفها وأبوابها مطردة فِيهَا أنهارها متدلية فِيهَا ثمارها فِيهَا أزواجها وخدمها فليسوا إِلَى شَيْءٍ أحوج مِنْهُم إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ ليزدادوا فِيهِ كَرَامَة وليزدادوا فِيهِ نظرا إِلَى وَجهه تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلذَلِك دعِي يَوْمَ الْمَزِيدِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادَيْنِ أَحدهمَا جيد قوي وَأَبُو يعلى مُخْتَصرًا وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ

الفصم بِالْفَاءِ هُوَ كسر الشَّيْءِ من غير أَن تفصله والوصم بِالْوَاو الصدع وَالْعَيْب

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے' اُن کے ہاتھ میں ایک آئینہ تھا' جس میں ایک سیاہ نکتہ تھا' میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ جمعہ کا دن ہے' جسے آپ کے پروردگار نے آپ کو دیا ہے' تاکہ یہ آپ کے لئے' اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے عید ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے فرد ہوں گے' یہودی اور عیسائی آپ کے بعد ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس میں ہمیں کیا ملے گا؟ انہوں نے بتایا: اس میں ایسی گھڑی ہے' جو آپ کے حق میں بہتر ہے' جو شخص اس گھڑی میں اپنے پروردگار سے بھلائی کی جو بھی چیز مانگے گا' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کردے گا' اگر وہ اس کے نصیب میں ہوئی' اور اگر وہ اس کے نصیب میں نہ ہوئی' تو وہ اس کی جگہ اجر و ثواب سنبھال کے رکھے گا' جو اس سے زیادہ بڑا ہوگا' اس گھڑی میں جو شخص جس بھی برائی سے پناہ مانگے گا' اگر وہ اس کے بارے میں طے کردی گئی ہوگی' تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے پناہ دے گا' اور اگر اس کے بارے میں طے نہ ہوئی ہوگی' تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ بری چیز سے اسے بچالے گا' میں نے دریافت کیا: یہ سیاہ نکتہ' جو اس میں موجود ہے' یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا یہ وہ گھڑی ہے' جو جمعہ کے دن میں ہوگی یہ دن ہمارے نزدیک تمام دنوں کا سردار ہے' اور ہم آخرت میں اسے ''یوم مزید'' کہتے ہیں' میں نے دریافت کیا: تم لوگ اسے ''یوم مزید'' کیوں کہتے ہو؟ انہوں نے بتایا: پروردگار نے' جنت میں ایک وادی بنائی ہے'

جو سفید مشک کی ہے' اور چٹیل ہے' جب جمعہ کا دن ہوگا' تو پروردگار "علیین" میں اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا' پھر اس کرسی کے اردگرد نور کے منبر ہوں گے' انبیاء آئیں گے' اور ان پر تشریف رکھیں گے' پھر وہ منبر بچھائے گا' جو سونے کی کرسی کی شکل میں ہوں گی' پھر صدیقین اور شہداء آئیں گے' اور اس پر بیٹھیں گے' پھر اہل جنت آئیں گے' اور ٹیلوں پر بیٹھ جائیں گے' ان کا پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا' یہاں تک کہ وہ پروردگار کا دیدار کریں گے' پروردگار فرمائے گا: میں وہ ذات ہوں' جس نے تمہارے ساتھ وعدے کو سچ ثابت کیا' اور تمہارے ساتھ کیے وعدے کو سچ کردیا' یہ میری کرامت کا مقام ہے' تم لوگ مجھ سے مانگو وہ لوگ اس سے رضامندی مانگیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: میری رضامندی کی وجہ سے ہی' میں نے اس ٹھکانے کو تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے' اور تمہیں اپنی یہ عزت عطا کی ہے' تو لوگ مجھ سے مانگو وہ مانگیں گے' یہاں تک کہ ان کی رغبتیں ختم ہو جائیں گی' اس وقت ان کے سامنے وہ چیز کھولی جائے گی' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں' اور کسی انسان کے دل میں اس کے بارے میں خیال بھی نہیں آیا' ایسا اُس وقت ہوگا' جب دنیا میں لوگ جمعہ پڑھ کے واپس جاتے تھے' پھر پروردگار اپنی کرسی پر تشریف لے جائے گا' اور اس کے ساتھ شہداء اور صدیقین بھی اوپر چلے جائیں گے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) بالا خانوں والے لوگ اپنے بالا خانوں کی طرف چلے جائیں گے' جو سفید موتی کے بنے ہوئے ہوں گے' جن میں کوئی فصل اور کوئی عیب نہیں ہوگا' وہ سرخ یاقوت یا سبز زبرجد کے بنے ہوئے ہوں گے ان میں سے کچھ بالا خانے ایسے ہوں گے کہ ان کے دروازوں کے پاس سے نہریں گزرتی ہوں گی' اور ان پر پھل جھکے ہوئے ہوں گے ان بالا خانوں میں ان لوگوں کی بیویاں اور خادم ہوں گے' تو ان لوگوں کو سب سے زیادہ ضرورت صرف جمعہ کے دن کی محسوس ہوگی تاکہ اس دن ان کی کرامت میں اضافہ ہو اور اس دن وہ اپنے پروردگار کا "مزید" دیدار کریں' تو اس لئے اس دن کو "یوم مزید" کہا جاتا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ اور قوی ہے امام ابویعلیٰ نے اسے عمدہ اور مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ الفصم اس سے مراد کسی چیز کو فصل کیے بغیر توڑنا ہے' الوصم سے مراد تکلیف اور عیب ہے۔

5748 - وَرُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَإِذَا كَفِّه مرآة كأصفى المرايا وأحسنها وَإِذَا فِيْ وَسَطِهَا نُكْتَة سَوْدَاء قَالَ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذِهِ قَالَ هٰذِهِ الدُّنْيَا صفاؤها وحسنها قَالَ قُلْتُ وَمَا هٰذِهِ اللمعة السَّوْدَاء فِيْ وَسطهَا قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَة قَالَ قُلْتُ وَمَا الْجُمُعَة قَالَ يَوْم من أَيَّام رَبك عَظِيم وسأخبرك بشرفه وفضله واسْمه فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة أما شرفه وفضله واسْمه فِي الدُّنْيَا فَإِن اللّٰه تبَارك وَتَعَالَى جمع فِيهِ أَمر الْخلق وَأما مَا يُرجى فِيهِ فَإِن فِيهِ سَاعَة لَا يُوَافِقهَا عبد مُسلم أَو أمة مسلمة يسألان اللّٰه فِيهَا خيرا إِلَّا أعطاهما إِيَّاه وَأما شرفه وفضله واسْمه فِي الْآخِرَة فَإِن اللّٰه تَعَالَى إِذا صير أَهْلِ الْجنَّة إِلَى الْجنَّة وَأدخل أَهْلِ النَّار النَّار وَجَرت عَلَيْهِم أيامها وساعاتها لَيْسَ بهَا ليل وَلَا نَهَار إِلَّا قد علم اللّٰه مِقْدَار ذَلِك وساعاته فَإِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة فِي الْحِين الَّذِي يبرز أَو يخرج فِيهِ أَهْلِ الْجُمُعَة إِلَى جمعتهم نَادَى مُنَاد يَا أَهْلِ الْجنَّة اخْرُجُوا إِلَى دَار الْمَزِيد لَا يعلم سعتها وعرضها وطولها إِلَّا اللّٰه عز وَجل فَيخْرجُونَ

فی کثبان من المسك قال حذیفة وانه لهو اشد بیاضا من دقیقکم هذا قال فیخرج غلمان الانبیاء بمنابر من نور ویخرج غلمان المؤمنین بکراسی من یاقوت قال فاذا وضعت لهم واخذ القوم مجالسهم بعث الله تبارك وتعالی علیهم ریحا تدعی المثیرة تثیر علیهم اثابیر المسك الابیض فتدخله من تحت ثیابهم وتخرجه فی وجوههم واشعارهم فتلك الریح اعلم کیف تصنع بذلك المسك من امرأة احدکم لو دفع الیها کل طیب علی وجه الارض لکانت تلك الریح اعلم کیف تصنع بذلك المسك من تلك المرأة لو دفع الیها ذلك الطیب باذن الله عز وجل قال ثم یوحی الله سبحانه الی حملة العرش فیوضع بین ظهرانی الجنة وبینه وبینهم الحجب فیکون اول ما یسمعون منه ان یقول این عبادی الذین اطاعونی بالغیب ولم یرونی وصدقوا رسلی واتبعوا امری فسلونی فهذا یوم المزید قال فیجتمعون علی کلمة واحدة رب رضینا عنك فارض عنا قال فیرجع الله تعالی فی قولهم ان یا اهل الجنة انی لو لم ارض عنکم لما اسکنتکم جنتی فسلونی فهذا یوم المزید قال فیجتمعون علی کلمة واحدة رب وجهك ارنا ننظر الیه قال فیکشف الله تبارك وتعالی تلك الحجب ویتجلی لهم فیغشاهم من نوره شیء لولا انه قضی علیهم ان لا یحترقوا لاحترقوا مما غشیهم من نوره قال ثم یقال لهم ارجعوا الی منازلکم قال فیرجعون الی منازلهم وقد خفوا علی ازواجهم وخفین علیهم مما غشیهم من نوره تبارك وتعالی فاذا صاروا الی منازلهم تراد النور وامکن حتی یرجعوا الی صورهم التی کانوا علیها قال فتقول لهم ازواجهم لقد خرجتم من عندنا علی صورة ورجعتم علی غیرها قال فیقولون ذلك بان الله تبارك وتعالی تجلی لنا فنظرنا منه الی ما خفینا به علیکم قال فلهم فی کل سبعة ایام الضعف علی ما کانوا

قال وذلك قوله عز وجل فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون (السجدة)

رواه البزار

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں آئینہ تھا' جو سب سے زیادہ صاف اور سب سے زیادہ خوبصورت تھا' اس کے درمیان میں ایک سیاہ نکتہ تھا میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ دنیا ہے' اس کی صفائی اور اس کی خوبصورتی ہے' میں نے دریافت کیا: اس کے درمیان میں موجود سیاہ نکتہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ جمعہ کا دن ہے' میں نے دریافت کیا: جمعہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ آپ کے پروردگار کے مقرر کردہ ایام میں سے بڑا دن ہے' میں آپ کو اس کے شرف اور اس کی فضیلت اور دنیا اور آخرت میں اس کے نام کے بارے میں بتاتا ہوں' جہاں تک اس کے شرف اور اس کی فضیلت کا تعلق ہے اور دنیا میں اس کے نام کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اس دن میں مخلوق کے معاملے کو طے کیا' جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے' جس کی اس دن میں امید کی جاسکتی ہے' تو وہ ایک گھڑی ہے' جو بھی مسلمان بندہ' یا مسلمان کنیز' اس گھڑی میں' اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگیں گے' اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کردے گا' جہاں تک اس کے شرف' اس کی فضیلت اور آخرت میں اس کے نام کا تعلق ہے' تو جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں لے جائے گا' اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کردیا جائے گا' اور ان پر ان کی گھڑیاں اور دن گزر جائیں

گے' تو وہاں رات اور دن تو ہوگا نہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کو اس کی مقدار کا پتہ ہے' اور اس کی گھڑیوں کا پتہ ہے' تو جب جمعہ کا دن آئے گا' اور وہ وقت آئے گا جس وقت میں لوگ نکل کر جمع کی ادائیگی کے لیے جایا کرتے تھے' اس وقت ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت! نکل کر ''دار مزید'' کی طرف جاؤ' جس کی وسعت اس کی لمبائی اور چوڑائی کا علم صرف اللہ کو ہے' تو وہ لوگ نکل کر مشک کے ٹیلوں پر آئیں گے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ تمہارے اس آٹے سے زیادہ سفید ہوں گے' پھر انبیاء کرام کے ملازمین نور کے منبر لے کے آئیں گے' اہل ایمان کے ملازمین' یاقوت کی بنی ہوئی کرسیاں لے کے آئیں گے' جب وہ ان کے لئے رکھ دی جائیں گی' تو وہ ان پر بیٹھیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان پر ہوا بھیجے گا جس کا نام ''مثیرہ'' ہوگا' وہ ان پر سفید مشک کا چھڑکاؤ کرے گی' جو ان کے کپڑوں کے نیچے بھی داخل ہو جائے گا' اور ان کے چہروں سے بھی نکلے گا' اور بالوں سے بھی نکلے گا' وہ ہوا اس مشک کو کیسے استعمال کرے گی؟ اس بارے میں وہ ہوا' اس سے زیادہ جانتی ہوگی جتنا کسی عورت کو روئے زمین پر موجود ہر قسم کی خوشبو دے دی جائے تو (تو اسے پتہ ہوگا کہ اسے کیسے استعمال کرنا ہے؟) اور سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کی طرف وحی کرے گا' تو جنت کے درمیان میں پروردگار اور ان لوگوں کے درمیان حجاب رکھا جائے گا' وہ لوگ جو سب سے پہلی بات سنیں گے' وہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں؟ جنہوں نے غیب کے طور پر میری اطاعت کی' انہوں نے مجھے دیکھا نہیں تھا' اور انہوں نے میرے رسولوں کی تصدیق کی' اور میرے حکم کی پیروی کی' تم لوگ مجھ سے مانگو! آج ''یوم مزید'' ہے' تو وہ سب لوگ ایک ہی بات کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ سے راضی ہیں' تو بھی ہم سے راضی ہو جا! تو اللہ تعالیٰ ان کی بات کا جواب یہ دے گا: اے اہل جنت! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا' تو میں' تم لوگوں کو اپنی جنت میں نہ ٹھہراتا' تم لوگ مجھ سے مانگو! آج ''یوم مزید'' ہے' تو وہ سب لوگ اکٹھے ہو کر ایک ہی بات کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اپنا جلوہ دکھا! ہم اسے دیکھنا چاہتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان حجابات کو ہٹائے گا' اور ان کے سامنے تجلی کرے گا' تو نور انہیں ڈھانپ لے گا' اگر ان کے بارے میں یہ طے نہ ہو چکا ہوتا کہ وہ لوگ جلیں گے نہیں' تو جس نور نے انہیں ڈھانپ لیا ہوگا' اس کے ذریعے وہ جل جاتے' پھر ان سے کہا جائے گا: تم لوگ اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس چلے جاؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس جائیں گے تو وہ اپنی ازواج سے پوشیدہ رہیں گے' اور ان کی بیویاں ان سے پوشیدہ رہیں گی' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے نور نے انہیں ڈھانپا ہوگا' جب وہ اپنے گھر پہنچ جائیں گے' تو وہ نور الگ ہو جائے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ اپنی شکلوں میں واپس آئیں گے' جو پہلے ان کی شکلیں تھیں' تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: جب تم لوگ ہمارے پاس سے گئے تھے' اس وقت تمہاری شکل وصورت اور تھی' اور جب تم واپس آئے ہو' اس وقت اور ہے' تو وہ جواب دیں گے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے تجلی کی تھی' تو ہم نے اس کا دیدار کیا تھا کہ جس نتیجے میں ہم تم سے پوشیدہ رہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان لوگوں کو ہر ہفتے میں ایک مرتبہ' پہلے سے دگنا (اجر وثواب ملے گا)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس چیز کا بدلہ ہے' جو وہ لوگ عمل کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5749 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن ادنی اَهْلِ الْجَنَّةِ منزلَة لمن ینظر اِلٰی جنانه وازواجه ونعیمه وخدمه وسرره مسیرَة الف سنة وَاکرمهمْ علی اللّٰه من ینظر اِلٰی وَجهه غدوَة وَعَشِیَّة ثمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ الْقِیَامَة- رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَتقدم وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مُخْتَصرًا اِلَّا اَنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن افضل اَهْلِ الْجَنَّة منزلَة من ینظر اِلٰی وَجه اللّٰه تَعَالٰی کل یَوْم مرَّتَیْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اہل جنت میں سب سے کم مرتبے کا شخص وہ ہوگا' جو اپنے باغات' اپنی بیویوں' اپنی نعمتوں' اپنے خادموں' اپنے پلنگوں کی طرف ایک ہزار سال کی مسافت جتنے فاصلے تک دیکھ سکے گا' اوران میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہوگا' جو صبح وشام اپنے پروردگار کا دیدار کرے گا' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس دن کچھ چہرے چمک دار ہوں گے وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ گزر چکی ہے' اس سے امام ابن ابودنیا نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جنت میں' قدرومنزلت کے اعتبار سے' سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہوگا' جو اپنے پروردگار کی طرف روزانہ دو مرتبہ دیکھے گا''۔

5750 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ لاَهْلِ الْجَنَّةِ یَا اَهْلِ الْجَنَّة فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْكَ رَبنَا وَسَعْدیك وَالْخَیْر فِیْ یَدیك فَیَقُوْلُ هَلْ رَضِیتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لنا لَا نرضی یَا رَبنَا وَقد اَعطیتنَا مَا لم تعط اَحَدًا من خلقك فَیَقُوْلُ اَلا اُعْطِیكُمْ افضل من ذٰلِكَ فَیَقُوْلُوْنَ وَای شَیْءٍ افضل من ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ اُحل عَلَیْكُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسخط عَلَیْكُمْ بعده اَبَدًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے اہل جنت! تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں' سعادت مندی تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے' بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' پروردگار دریافت کرے گا: کیا تم لوگ راضی ہو گئے ہو؟ تو وہ جواب دیں گے: ہم کیوں نہ راضی ہوں؟ اے ہمارے پروردگار! جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے' جو تو نے اپنی مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا' تو پروردگار فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ فضیلت چیز عطا کروں؟ تو وہ عرض کریں گے: اس سے زیدہ

5750-صحیح البخاری - کتاب الرقاق' باب صفة الجنة والنار - حدیث:6193' صحیح مسلم - کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها' باب إحلال الرضوان علی أهل الجنة فلا یسخط علیهم أبدا - حدیث:5164' صحیح ابن حبان - کتاب إخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذکر الإخبار عن وصف رضا الله جل وعلا الذی یتفضل به - حدیث: 7547' السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب النعوت' الرضا والسخط - حدیث:7495' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی سعید الخدری رضی الله عنه - حدیث:11636

فضیلت والی چیز اور کیا ہو سکتی ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: میں نے اپنی رضامندی تمہارے لئے حلال کر دی اب میں اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

فصل فِيْ اَنَ اَعلٰى مَا يخْطر على البال اَوْ يجوزه الْعقل من حسن الصِّفَات الْمُتَقَدّمَة فالجنة وَاَهْلهَا فَوق ذٰلِك

فصل: اس بات کا بیان کہ اس سے پہلے جتنی بھی صفات بیان ہوئی ہیں' تو ذہن میں جو بھی خیال آ سکتا ہے' اور عقل جس چیز کو بھی سوچ سکتی ہے' جنت اور اہل جنت اس سے بھی ماوراء ہوں گے

5751 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَعددْت لعبادي الصَّالِحين مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر واقرؤوا اِن شِئْتُم فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة أعين (السَّجْدَة)

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے سنی نہیں' اور کسی کے دل میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا''۔

تم لوگ اگر چاہو' تو یہ آیت تلاوت کرلو:

''کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5752 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شهدت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5751-صحيح البخاري - كتاب بدء الخلق' باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة - حديث:3088صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب قوله : فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة' حديث:4505صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب قوله : فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة' حديث:4506صحيح البخاري - كتاب التوحيد' باب قول الله تعالى : يريدون أن يبدلوا كلام الله - حديث:7082صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' حديث:5157صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' حديث: 5158صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' حديث: 5159صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - فصل ذكر الإخبار عن إعداد الله جل وعلا لعباده المطيعين ما' حديث:370سنن الدارمي - ومن كتاب الرقاق' باب : ما أعد الله لعباده الصالحين - حديث: 2779سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب صفة الجنة - حديث: 4327جامع معمر بن راشد - باب الجنة وصفتها' حديث: 1490مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنة' ما ذكر في الجنة وما فيها مما أعد لأهلها - حديث: 33309السنن الكبرى للنسائي - سورة آل عمران' قوله تعالى : فمن زحزح عن النار وأدخل الجنة فقد فاز - حديث:10645مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:9457مسند الحميدي - باب جامع عن أبي هريرة' حديث: 1080مسند أبي يعلى الموصلي - الأعرج' حديث:6144

مَجْلِسًا وصف فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى انتهى ثُمَّ قَالَ فِيْ آخر حَدِيْثِهٖ فِيْهَا مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا اذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر ثُمَّ قَرَاَ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ تَتَجَافٰى جُنُوبهم عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة اَعين جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يعملُوْنَ (السجدة)- رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا (اس کے بعد راوی نے اس روایت میں جنت کی صفت کا بیان نقل کیا ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ بیان کرتے ہیں: کہ اس حدیث کے آخر میں یہ ہے:)

''وہ چیز جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے سنی نہیں' کسی انسان کے دل میں اس کا خیال نہیں آیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو آیات تلاوت کیں:

''اُن کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں' وہ خوف اور اُمید کے عالم میں اپنے پروردگار سے دعائیں کرتے ہیں' اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں' کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس کی جزاء ہے' جو وہ عمل کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5753 - وَعَنْ دَاوُد بن عَامر بن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن مَا يقل ظفر مِمَّا فِي الْجَنَّة بدا لتزخرف لَهُ مَا بَيْن خوافق السَّمٰوَات وَالْاَرْض وَلَو اَن رجلا من اَهْلِ الْجَنَّة اطلع فَبَدَا سواره لطمس ضوء الشَّمْس كَمَا تطمس الشَّمْس ضوء النُّجُوْم
رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں جو کچھ ہے' اس میں سے ناخن جتنی چیز بھی اگر ظاہر ہو جائے' تو آسمانوں اور زمین کے درمیان موجود ساری چیزوں کو روشن کر دے' اور اگر اہل جنت میں سے کوئی شخص جھانک لے اور اپنا کنگن ظاہر کر دے' تو وہ سورج کی روشنی کو ماند کر دے گا' جس طرح سورج' ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5754 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما خلق اللّٰه جَنَّة عدن خلق فِيْهَا مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا اذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر ثُمَّ قَالَ لَهَا تكلمي فَقَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُوْنَ (المؤمن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا' تو اس میں وہ چیزیں پیدا کیں' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے سنی نہیں' کسی انسان کے دل میں ان کا خیال بھی نہیں آیا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے''۔

5755 - وَفِيْ رِوَايَةٍ خلق اللّٰه جَنَّة عدن بِيَدِهٖ ودلى فِيْهَا ثمارها وشق فِيْهَا اَنهارها ثُمَّ نظر اِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا

تكلمي فَقَالَت قد أَفْلح الْمُؤمنُونَ فَقَالَ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يجاورني فِيك بخيل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِإِسْنَادَيْنِ أَحدهمَا جيد وَرَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا من حَدِيث أنس بِنَحْوِهِ وَتقدم لَفظه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست مبارک کے ذریعے پیدا کیا' اس میں نہریں بہائیں' پھر اس کی طرف دیکھا اور اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے' پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' میں تمہارے اندر کسی کنجوس کو نہیں رہنے دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں' دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے' اسے امام ابن ابو دنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس کی مانند نقل کیا ہے' اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں۔

5756 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْجَنَّة مَا لَا عين رَأَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت میں وہ چیزیں ہیں' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں' اور کسی کان نے سنی نہیں ہیں' اور کسی انسان کے دل میں ان کا خیال بھی نہیں آیا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5757 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قيد سَوط أحدكُم فِي الْجنَّة خير من الدُّنْيَا وَمثلهَا مَعهَا وَلَقَاب قَوس أحدكُم من الْجنَّة خير من الدُّنْيَا وَمثلهَا مَعهَا ولنصيف امْرَأَة من الْجنَّة خير من الدُّنْيَا وَمثلهَا مَعهَا قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا النصيف قَالَ الْخمار

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَاد جيد وَالْبُخَارِيّ وَلَفظه أَن رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقاب قَوس فِي الْجنَّة خير مِمَّا تطلع عَلَيْهِ الشَّمْس وَقَالَ لغدوة أَو رَوْحَة فِي سَبِيل الله خير مِمَّا تطلع عَلَيْهِ الشَّمْس أَو تغرب

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَلَفظه قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْضِع سَوط فِي الْجنَّة خير من الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا واقرؤوا إِن شِئْتُم فَمن زحزح عَن النَّار وَأدْخل الْجنَّة فقد فَازَ وَمَا الْحَيَاة الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاع الْغرُور (آل عمران)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط مُخْتَصرا بِإِسْنَاد رُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَلَفظه قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لموضع سَوط فِي الْجنَّة خير مِمَّا بَين السَّمَاء وَالْأَرْض

وَابْنُ حِبَّان فِي صَحِيحِهِ وَلَفظِهِ قَالَ غدْوَة فِي سَبِيل الله اَوْ رَوْحَة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَاب قَوْس اَحَدُكُمْ اَوْ مَوْضِع قدم من الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ اَن امْرَاَة اطَّلَعت اِلَى الْاَرْض مِنْ نِسَاء اَهْلِ الْجنَّة لَاَضَاءَ تْ مَا بَيْنَهُمَا ولملأت مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفَهَا عَلَى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں کسی کے کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کے ہمراہ اس کی مانند چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کی کمان جتنی جگہ دنیا اور اس کی مانند اس جیسی چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور کسی جنتی عورت کی اوڑھنی دنیا اور اس کی مانند چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

میں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! ''نصیف'' کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اوڑھنی۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کمان جتنی جگہ اس سے زیادہ بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔

آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جانا یا آنا ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

''جس شخص کو جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا تحقیق وہ کامیاب ہوگیا دنیا کی زندگی تو صرف دھو کے کا سامان ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں مختصر طور پر ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ اس سے زیادہ بہتر ہے جو کچھ زمین اور آسمان کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ کی راہ میں صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا (یا اللہ کی راہ میں آنا اور جانا) دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیدہ بہتر ہے اور کسی شخص کی کمان رکھنے جتنی جگہ یا پاؤں رکھنے جتنی جگہ جو جنت میں ہو وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور اہل جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو وہ اس کے درمیان موجود سب چیزوں کو روشن کردے اور ان دونوں کے درمیان موجود سب چیزوں کو خوشبو سے بھر دے اور اس کے سر پر موجود اوڑھنی دنیا میں موجود چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

5758 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غدْوَة فِي سَبِيل اللّٰه اَوْ رَوْحَة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَاب قَوْسِ اَحَدُكُمْ اَوْ مَوْضِع قده فِي الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ اَن

امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ولملأت مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي خمارها خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَاللَّفْظ لَهُ

القاب هُنَا قِيلَ هُوَ الْقدر وَقِيلَ من مقبض الْقوس إِلَى سيته وَلِكُلِّ قَوس قوبان

وَالْقد بِكَسْر الْقَاف وَتَشْدِيد الدَّال هُوَ السَّوْط وَمعنى الحَدِيث ولقدر قَوس أحدكُم أَوْ قدر الْموضع الَّذِي يوضع فِيهِ سَوْطه خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

وَقد رَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ قَالَ مَوضِع سَوْط فِي الْجنَّة خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں' صبح یا شام کے وقت جانا (یا اللہ کی راہ میں آنا اور جانا) دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور کسی شخص کی کمان جتنی جگہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پاؤں رکھنے جتنی جگہ' جو جنت میں ہو' وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور اگر اہل جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت جھانک کر زمین کی طرف دیکھ لے' تو وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں کو روشن کردے' اور ان دونوں کے درمیان موجود جگہ کو خوشبو سے بھردے' اور اس کی اوڑھنی' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

ایک قول کے مطابق یہاں استعمال ہونے والا لفظ ''قاب'' سے مراد مقدار ہے' اور ایک قول کے مطابق کمان کے دستے سے لے کر اس کے کنارے تک کی جگہ ہے' ہر کمان کے دو کنارے ہوتے ہیں۔

''القد'' اس سے مراد کوڑا ہے۔

اور حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تم میں سے کسی شخص کی کمان جتنی جگہ' یا اتنی جگہ جہاں پر کوڑا رکھا جاتا ہے' وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جنت میں کوڑا رکھنے جتنی جگہ' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

5759 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ مِمَّا فِي الدُّنْيَا إِلَّا الْأَسْمَاءُ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنت میں دنیا کی جو چیز بھی ہے' اس کے ساتھ نسبت' صرف نام کے حوالے سے ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے عمدہ سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فَصْلٌ فِیْ خُلُوْدِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِیْهَا وَاَهْلِ النَّارِ فِیْهَا وَمَا جَاءَ فِیْ ذبح الْمَوْتِ

فصل: اہل جنت کا جنت میں ہمیشہ رہنا اور اہل جہنم کا جہنم میں ہمیشہ رہنا اور موت کو ذبح کیے جانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

5760 - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بعثه اِلَى الْیمن فَلَمَّا قدم عَلَیْهِمْ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاس اِنِّیْ رَسُوْل رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْكُمْ یُخْبِرُكُمْ اَنَّ المرد اِلَى اللّٰهِ اِلٰى جَنَّةٍ اَوْ نَارٍ خُلُوْدٌ بِلَا مَوْتٍ وَاِقَامَة بِلَا ظعن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِیْرِ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ اِلَّا اَنَّ فِیْهِ انقطاعًا وتقدم حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِیْ بِنَاءِ الْجَنَّةِ وَفِیْهِ من یدخلها ینعم وَلَا ییاس ویخلد لَا یَمُوْتُ لَا تبلی ثِیَابه وَلَا یفنی شبابه وَحَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ اَیْضًا بِمِثْلِهِ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن بھیجا' اور وہ یمن آئے' تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ کے رسول کا قاصد ہوں' جو تمہاری طرف آیا ہے' وہ تمہیں یہ خبر دے رہے ہیں کہ آخر کار (سب نے) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جانا ہے' آدمی یا جنت میں جائے گا' یا جہنم میں جائے گا' اور وہاں ہمیشہ رہے گا' وہاں موت نہیں ہوگی' اور وہاں ایسا ٹھہرنا ہوگا' جس میں بڑھاپا نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم اس میں انقطاع پایا جاتا ہے' اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے جو جنت کی تعمیر کے بارے میں ہے' اور اس میں یہ بات مذکور ہے:

''جو شخص اس میں داخل ہو جائے گا' وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا' کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہوگا' وہ ہمیشہ رہے گا' اسے کبھی موت نہیں آئے گی' اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے' اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث میں بھی اس کی مانند منقول ہے۔

5761 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دخل اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ یُنَادِی مُنَادٍ اِن لكم اَن تصحوا فَلَا تسقموا اَبَدًا وَّاِن لكم اَن تحیوا فَلَا تَمُوْتُوا اَبَدًا وَّاِن لكم اَن تشبوا فَلَا تهرموا اَبَدًا وَّاِن لكم اَن تنعموا فَلَا تباسوا اَبَدًا وَّذٰلِكَ قَوْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ونودوا اَن تلكم الْجَنَّةُ اُورثتموها بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (الْاَعْرَاف)- رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے تو منادی یہ اعلان کرے گا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ تم تندرست رہو گے' اور کبھی بیمار نہیں ہو گے' اور تم زندہ رہو گے' اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی' اور تم جوان رہو گے' اور تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے' تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے' اور تم کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہو گے''

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اور انہیں ندا دی جائے گی کہ یہ وہ جنت ہے' جس کا ہم نے تمہیں وارث کیا ہے' اس چیز کے بدلے میں' جو تم عمل

کیا کرتے تھے“۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5762 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ اَمْلَحَ فَيُنَادِىْ بِهٖ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ ثُمَّ يُنَادِىْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ فَيُذْبَحُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَاَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (مریم) وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِىّ وَالتِّرْمِذِىّ وَلَفْظُهٗ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اُتِىَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْاَمْلَحِ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ حَزَنًا لَمَاتَ اَهْلُ النَّارِ

يشرئبون بشين مُعْجَمَة سَاكِنة ثُمَّ رَاء ثُمَّ همزَة مَكْسُوْرَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة مُشَدّدَة اَى يمدون اَعْنَاقهم لينظروا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا' پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت! تو وہ گردن اونچی کر کے دیکھیں گے' تو وہ کہے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: یہ موت ہے' کیونکہ ان میں سے ہر ایک نے اسے دیکھا ہوا ہوگا' پھر وہ منادی اعلان کرے گا: اے اہل جہنم! تو وہ گردن اونچی کر کے دیکھیں گے' وہ کہے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! یہ موت ہے' کیونکہ ان سب نے اسے دیکھا ہوا ہوگا' پھر جنت اور جہنم کے درمیان میں اُس موت کو ذبح کیا جائے گا' پھر وہ منادی کہے گا: اے اہل جنت! یہاں تم ہمیشہ رہو گے' تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی' اور اے اہل جہنم! یہاں تم ہمیشہ رہو گے' تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی“۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور انہیں حسرت کے دن سے ڈراؤ! جب معاملے کا فیصلہ ہوگا' اور وہ لوگ غفلت میں ہوں گے' اور وہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں“۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا کہ اس سے مراد دنیا ہے۔

5762-صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب قوله : وأنذرهم يوم الحسرة' حديث: 4460' صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء - حديث: 5194' السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' قوله تعالى : وأنذرهم يوم الحسرة - حديث: 10875' مسند عبد بن حميد - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث: 916' الشريعة للآجري - كتاب الإيمان والتصديق بأن الجنة والنار مخلوقتان' باب ذكر الإيمان بأن أهل الجنة خالدون فيها أبدا - حديث: 930

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب قیامت کا دن ہوگا' تو موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا' اور ذبح کر دیا جائے گا' جبکہ وہ لوگ دیکھ رہے ہوں گے' اگر کسی شخص نے خوشی کے عالم میں مرنا ہوتا' تو اہل جنت مرجاتے' اور اگر کسی نے غم کی وجہ سے مرنا ہوتا' تو اہل جہنم مرجاتے''۔

لفظ یشرئبون اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی گردنیں اونچی کریں گے' تا کہ وہ دیکھیں۔

5763 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْمَوْتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُوْقَفُ علی الصِّرَاطِ فَیُقَالُ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فیطلعون خَائِفِیْنَ وجلین اَنْ یُّخْرَجُوْا من مکانهم الَّذِیْ هم فِیْهِ ثُمَّ یُقَالُ یَا اَهْلَ النَّارِ فیطلعون مستبشرین فرحین اَنْ یُّخْرَجُوْا مِنْ مَّكَانِهِمُ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ فَیُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَیُؤْمَرُ بِهٖ فَیُذْبَحُ علی الصِّرَاطِ ثُمَّ یُقَالُ لِلْفَرِیْقَیْنِ كِلَاهُمَا خُلُوْدٌ فِیْمَا یَجِدُوْنَ لَا مَوْتَ فِیْهَا اَبَدًا - رواه ابْنُ مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا' اور اسے پل پر کھڑا کیا جائے گا' اور یہ کہا جائے گا: اے اہل جنت! تو وہ خوف وہ اور پریشان ہو کر جھانکیں گے کہ کہیں انہیں اس جگہ سے نکال نہ دیا جائے' جہاں وہ موجود ہیں' پھر یہ کہا جائے گا: اے اہل جہنم! تو وہ خوشی کے عالم میں خوشخبری حاصل کرنے کی نیت سے جھانکیں گے کہ شاید انہیں اس جگہ سے نکالا جانے لگا ہے' جہاں وہ ہیں' تو یہ کہا جائے گا: تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! یہ موت ہے' اُس کے بارے میں حکم دیا جائے گا' تو اسے پل پر ذبح کر دیا جائے گا' پھر دونوں گروہوں سے کہا جائے گا: تم دونوں نے اس میں ہمیشہ رہنا ہے' جو تم پا رہے ہو' اس میں (تم لوگوں کو) کبھی موت نہیں آئے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5764 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْمَوْتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ فَیُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْكَ رَبَّنَا قَالَ فَیُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ رَبَّنَا هٰذَا الْمَوْتُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَهْلَ النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْكَ رَبَّنَا قَالَ فَیُقَالُ لَهُمْ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ رَبَّنَا هٰذَا الْمَوْتُ فَیُذْبَحُ كَمَا تذبح الشَّاةُ فَیَاْمَنُ هٰؤُلَاءِ وَیَنْقَطِعُ رَجَاءُ هٰؤُلَاءِ

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالطَّبَرَانِیُّ وَالْبَزَّار وأسانیدهم صِحَاح

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا' یوں جیسے وہ مینڈھا ہو' پھر اسے جنت اور جہنم کے درمیان ٹھہرا دیا جائے گا' پھر منادی اعلان کرے گا: اے اہل جنت! تو وہ جواب دیں گے: ہم حاضر ہیں' اے ہمارے پروردگار! تو کہا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! اے ہمارے پروردگار! یہ موت ہے' پھر منادی اعلان کرے گا: اے اہل جہنم! تو وہ جواب دیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں' ان سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! اے

ہمارے پروردگار! یہ موت ہے' تو اُسے اِس طرح ذبح کیا جائے گا' جس طرح بکری کو ذبح کیا جاتا ہے' تو یہ لوگ (یعنی اہل جنت) ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں گے' اور ان لوگوں (یعنی اہل جہنم) کی امید ختم ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام طبرانی اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' ان حضرات کی سند صحیح ہے۔

5765 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلِ الْجَنَّة اِلَى الْجَنَّة وَاَهْلِ النَّارِ اِلَى النَّار جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يَجْعَل بَيْنَ الْجَنَّة وَالنَّار فَيُذْبَح ثُمَّ يُنَادِى مُنَادٍ يَا اَهْلِ الْجَنَّة لَا مَوْت يَا اَهْلِ النَّارِ لَا مَوْت فَيَزْدَاد اَهْلِ الْجَنَّة فَرحا اِلٰى فَرحهمْ وَاَهْلِ النَّارِ حزنا اِلٰى حزنهمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اہل جنت' جنت کی طرف چلے جائیں گے' اور اہل جہنم' جہنم کی طرف چلے جائیں گے' تو موت کو لایا جائے گا' یہاں تک کہ اسے جنت اور جہنم کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا' پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت! اب موت کبھی نہیں آئے گی اے اہل جہنم! اب کبھی موت نہیں آئے گی' تو اہل جنت کی خوشی میں مزید اضافہ ہو جائے گا' اور اہل جہنم کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو جائے گا''۔

5766 - وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يدخل اللّٰه اَهْلِ الْجَنَّة الْجَنَّة وَاَهْلِ النَّارِ النَّار ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّن بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ يَا اَهْلِ الْجَنَّة لَا مَوْت وَيَا اَهْلِ النَّارِ لَا مَوْت كل خَالِد فِيْمَا هُوَ فِيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کر دے گا' اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دے گا' پھر اُن کے درمیان ایک اعلان کرنے والا کھڑا ہوگا' اور کہے گا: اے اہل جنت! اب کبھی موت نہیں آئے گی' اور اے اہل جہنم! اب کبھی موت نہیں آئے گی' جو جہاں ہے' وہ اس میں ہمیشہ رہے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5766-صحيح البخارى - كتاب الرقاق' باب : يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب - حديث:6188'صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء - حديث:5195'مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:5970'مسند عبد بن حميد - أحاديث ابن عمر' حديث:762

خاتمة الكتاب

ولنختم الْكتاب بِمَا ختم بِهِ الْبُخَارِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ كِتَابه وَهُوَ حَدِيث أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَلِمَتَان حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) اب ہم اس کتاب کا اختتام اُس حدیث پر کر رہے ہیں' جس حدیث پر امام بخاری نے اپنی کتاب (صحیح بخاری) کا اختتام کیا تھا' وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو کلمات ایسے ہیں' جو رحمٰن کے نزدیک پسندیدہ ہیں' زبان پر پڑھنے میں آسان ہیں' میزان میں بھاری ہوں گے (وہ دو کلمات یہ ہیں:)۔

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم

''میں اس کی حمد کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کے ہر اس چیز سے پاک ہونے کا اعتراف کرتا ہوں' میں اللہ تعالیٰ' جو عظمت والا ہے' (اس کے) ہر اس چیز سے پاک ہونے کا اعتراف کرتا ہوں' (جو اس کی ذات کے لائق وشایاں نہ ہو)''۔

قَالَ الْحَافِظ زكي الدّين عبد الْعَظِيم مملي هَذَا الْكتاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقد تمّ مَا أردنا اللّٰه بِهِ من هَذَا الْإِمْلَاء الْمُبَارك ونستغفر اللّٰه سُبْحَانَهُ مِمَّا زل بِهِ اللِّسَان أَوْ دَاخله ذُهُول أَوْ غلب عَلَيْهِ نِسْيَان فَإِن كل مُصَنف مَعَ التؤدة والتأني وإمعان النّظر وَطول الْفِكر قل أَن يَنْفَكّ عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَكيف بالممليٰ مَعَ ضيق وقته وترادف همومه واشتغال باله وغربة وَطنه وغيبة كتبه وَقد اتّفق إملاء عدَّة من الْأَبْوَاب فِي أَمَاكِن كَانَ الْأَلْيَق بهَا أَن تذكر فِي غَيرهَا وَسبب ذٰلِكَ عدم استحضارها فِي تِلْكَ الْأَمَاكِن وتذكرها فِي

صحيح البخاري - كتاب الدعوات' باب فضل التسبيح - حديث:6052 صحيح البخاري - كتاب الأيمان والنذور' باب إذا قال: والله لا أتكلم اليوم - حديث:6315 صحيح البخاري - كتاب التوحيد' باب قول الله تعالى: ونضع الموازين القسط ليوم القيامة - حديث:7146 صحيح مسلم - كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء - حديث:4967 صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأذكار - ذكر التسبيح الذي يحبه الله جل وعلا' حديث:831 سنن ابن ماجه - كتاب الأدب' باب فضل التسبيح - حديث:3804 الجامع للترمذي - أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد' حديث:3472 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الدعاء' في ثواب التسبيح - حديث:28817 السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يثقل الميزان - حديث:10258 مسند أحمد بن حنبل - مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7008 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث:5960 شعب الإيمان للبيهقي - فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث:611

غَیرِهَا فأمليناه حسب مَا اتفق وَقدمنَا فهرست الْأَبْوَاب أول الْكتاب لأجل ذَلِك وَكَذَلِكَ تقدم فِي هَذَا الْإِمْلَاء أَحَادِيث كَثِيرَة جدا صِحَاح وَعلى شَرط الشَّيْخَيْنِ أَو أَحدهمَا وَلَكِن لم ننبه على كثير من ذَلِك بل قلت غَالِبا إِسْنَاده جيد أَو رُوَاته ثِقَات أَو رُوَاة الصَّحِيح أَو نَحْو ذَلِك وَإِنَّمَا منع من النَّص على ذَلِك تَجْوِيز وجود عِلّة لم تحضرني مَعَ الْإِمْلَاء وَكَذَلِكَ تقدم أَحَادِيث كَثِيرَة غَرِيبَة وشاذة متْنا أَو إِسْنَادًا لم أتعرض لذكر غرابتها وشذوذها وَالله أسأَل أَن يَجعله خَالِصا لوجهه الْكَرِيم وَأَن ينفع بِهِ إِنَّه ذُو الطول الْوَاسِع الْعَظِيم

حافظ زکی الدین عبدالعظیم جواس کتاب کو املاء کروانے والے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس مبارک املاء کے بارے میں ہمارے لئے جو ارادہ فرمایا تھا وہ مکمل ہو گیا ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اس کے حوالے سے جس کے حوالے سے زبان پھسل گئی ہو یا جس میں بھول چوک داخل ہو گئی ہو یا نسیان غالب آ گیا ہو کیونکہ ہر مصنف خواہ وہ کتنی ہی توجہ کتنی ہی ژرف بینی سے کام لے کتنا ہی غور و فکر کرے وہ کم ہی اس سے بچ پاتا ہے تو جو املاء کروانے والا ہو وہ کیسے بچ سکتا ہے جبکہ اس کے پاس وقت بھی تنگ تھا مشکلات بھی زیادہ تھیں مصروفیات بھی تھیں غریب الوطنی بھی تھی کتابیں بھی دور تھیں تو متعدد ابواب کی املاء ان مقامات پر کروا دی گئی کہ جن کے لئے مناسب یہ تھا کہ انہیں کسی اور جگہ پر رکھا جاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ذہن میں ان مقامات کا خیال نہیں تھا اس لئے ہم نے اسے دوسرے مقامات پر ذکر کر دیا اور وہاں املاء کروا دیا جہاں اتفاق ہوا۔

ہم نے اس پہلے کتاب میں ابواب کی فہرست دے دی ہے اس کی وجہ یہی ہے اسی طرح اس املاء کے دوران بہت سی احادیث ایسی گزری ہیں جو صحیح ہیں جو شیخین کی شرط کے مطابق ہیں یا ان میں سے کسی ایک کی شرط کے مطابق ہیں لیکن ہم نے ان میں سے زیادہ تر کے بارے میں تنبیہ نہیں کی بلکہ زیادہ تر وہ ہیں جن کی سند عمدہ ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں یا اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں یا اس کی مانند ہیں اور اس کی وضاحت ہم اس وجہ سے نہیں کر سکے جو علت اس میں پائی جاتی تھی کیونکہ املاء کے وقت وہ بات ذہن میں نہیں تھی اسی طرح بہت سی احادیث ایسی بھی گزری ہیں جو سند یا متن کے اعتبار سے غریب اور شاذ تھیں تو ہم نے ان کے غریب ہونے یا شاذ ہونے کا ذکر بھی نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ سے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کو اپنی ذات کے لئے خالص بنا دے اور اس کے ذریعے نفع عطا کرے بے شک وہ وسیع اور عظیم فضل والا ہے۔

باب: ذکر الرواۃ المختلف فیھم المشار الیھم فی ھذا الکتاب

باب: ان راویوں کا تذکرہ جن کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس کتاب میں (مختلف مقامات پر) ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

اب ہم اپنے وعدے کے مطابق ان راویوں کے تذکرے کا آغاز کریں گے جن کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ائمہ نے جرح و تعدیل کے حوالے سے ان کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا ہے ہم اسے ایجاز اور اختصار کے ساتھ بیان کریں گے اور یہ حروف تہجی کی ترتیب کے حساب سے ہوں گے۔

ابان بن اسحاق مدنی

یہ حدیث میں کمزور ہے ابوالفتح ازدی بیان کرتے ہیں یہ متروک ہے امام احمد اور عجلی نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے۔

ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع انصاری مدنی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام بخاری فرماتے ہیں: اسے بہت وہم ہوتا ہے اور یہ قوی نہیں ہے البتہ امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے امام ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب "الثقات" میں کیا ہے۔

ابراہیم بن رستم

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے تاہم اس کا محل صدق ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے

ابراہیم بن عبدالرحمٰن سکسکی

امام احمد فرماتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ اتنا قوی نہیں ہے شعبہ نے اسے کمزور قرار دیا ہے امام بخاری نے اس کے حوالے سے روایت کے نقل کی ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

ابراہیم بن مسلم ہجری

یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اس کو "ثقہ" قرار دیا ہے ان دونوں حضرات نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں روایات نقل کی ہیں جو ابواحوص کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے علاوہ ہیں ابن عدی کہتے ہیں: لوگوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس نے ابواحوص کے حوالے سے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں اس کی زیادہ تر روایات مستقیم ہیں۔

ابراہیم بن ہشام غسانی

امام طبرانی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے انہوں نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے ایک اور حدیث نقل کی ہے امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

ابراہیم بن یزید خوزی

اس میں 'خ' ہے اور 'ز' ہے اس کی نسبت مکہ میں موجود ایک گھاٹی کی طرف ہے جس کا نام 'خوز' ہے یہ ایک واہی راوی ہے جسے ''ثقہ'' بھی قرار دیا گیا ہے امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین اس کے حوالے سے خاموش ہیں ابن عدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا اس کی نقل کردہ حدیث کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے۔

ازہر بن سنان

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی احادیث زیادہ منکر نہیں ہوتی ہیں مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اسحاق بن اسید خراسانی

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی ابوحاتم فرماتے ہیں: اس میں مشغول نہیں ہوا جائے گا' دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے۔

اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن ابوفروہ

یہ صدوق ہے' اس سے امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں نقل کیا ہے امام ابوداؤد نے اسے واہی قرار دیا ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

اسماعیل بن رافع مدنی

اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی یہ واہی ہے بعض حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے امام ترمذی کہتے ہیں: بعض اہل علم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہ ''ثقہ'' ہے اور مقارب الحدیث ہے۔

اسماعیل بن عمرو بن نجیح بجلی کوفی

امام ابوحاتم اور امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں جس میں اس کی متابعت نہیں کی گئی' ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

اسماعیل بن عیاش حمصی

یہ اہل شام کے عالم ہیں' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث میں بکثرت غلطی کرتے

ہیں جس نے انہیں اس حد سے نکال دیا کہ اس سے استدلال کیا جائے' علی بن مدینی کہتے ہیں: اسماعیل میرے نزدیک ''ضعیف''
ہیں ابن خزیمہ کہتے ہیں: ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے
اسماعیل بن عیاش ''ثقہ'' ہے اسی طرح عباس نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے دحیم کہتے ہیں: یہ اہل شام کی
روایت میں آخری درجہ کے ہیں اور اہل مدینہ کی روایت میں اختلاط کا شکار ہو جاتے ہیں فسوی بیان کرتے ہیں کچھ لوگوں نے
اسماعیل کے بارے میں کلام کیا ہے وہ ''ثقہ'' ہیں اور عادل ہیں اور اہل شام کی حدیث میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں
جن لوگوں نے ان کے بارے میں زیادہ کلام کیا ہے انہوں نے یہ کہا ہے کہ حجازیوں کے ''ثقہ'' راویوں سے روایت نقل کرنے
میں یہ غریب ہیں امام بخاری بیان کرتے ہیں جب وہ اپنے شہر کے رہنے والوں سے حدیث روایت کریں تو وہ صحیح ہو گی
اور جب وہ ان کے علاوہ کسی اور سے روایت کریں تو پھر اس میں تحقیق کی گنجائش ہوگی' امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں یہ
کمزور ہیں۔

اصبغ بن زید جہنی

ان لوگوں کے ساتھ اس کی نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے' یہ واسطی ہے' یہ صدوق ہے ابن سعد نے اسے ''ضعیف''
قرار دیا ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یحییٰ بن
معین اور امام دارقطنی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے

ایوب بن عتبہ' ابو یحییٰ

یہ یمامہ کے قاضی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہیں امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ کمزور ہیں عجلی
اور ابن عدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: جہاں
تک ان کی تحریروں کا تعلق ہے جو یحییٰ بن ابوکثیر سے منقول ہیں تو وہ مستند ہیں لیکن جب یہ اپنے حافظے کے حوالے سے حدیث بیان
کرتے ہیں' تو یہ غلطی کرتے ہیں۔

بشار بن حکم

ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں
ہوگا۔

بشر بن رافع ابو اسباط نجرانی

امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے ابن عدی
کہتے ہیں: اس کی روایات میں کوئی حرج نہیں ہے میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

بقیہ بن ولید

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں اور جمہور کے نزدیک ''ثقہ'' ہیں تاہم یہ تدلیس کرتے ہیں امام نسائی اور دیگر حضرات یہ

فرماتے ہیں: جب یہ کہیں کہ اس نے ہمیں حدیث بیان کی' یا اس نے ہمیں خبر دی' تو پھر یہ "ثقہ" شمار ہوں گے امام احمد فرماتے ہیں: یہ میرے نزدیک اسماعیل بن عیاش سے زیادہ پسندیدہ ہیں' امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں ان کے حوالے سے شاہد کے طور پر روایت نقل کی ہے جو یہ ہے'

"جس شخص کو شادی' یا اس کی مانند کسی اور کھانے کی دعوت دی جائے' تو اسے جانا چاہیے"

ان کے حوالے سے انہوں نے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث روایت نہیں کی ہے' اس میں بہت سا کلام پایا جاتا ہے' اور اس بارے میں اس کی طرف رجوع کیا جائے گا' جو ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بکار بن عبدالعزیز بن ابوبکرہ

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان "ضعیف" راویوں میں سے ایک ہیں جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا مجھے یہ امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہوگا

بکر بن خنیس کوفی عابد

یہ واہی ہے' یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق اسے "ثقہ" قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

بکیر بن معروف خراسانی

عبداللہ بن مبارک نے اسے واہی قرار دیا ہے اسے "ثقہ" بھی قرار دیا گیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا اس کی نقل کردہ حدیث زیادہ منکر نہیں ہے۔

تمام بن نجیح

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہے ابن عدی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے' یحییٰ بن معین نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

ثاب بن محمد کوفی عابد

یہ صدوق ہے امام بخاری اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے اور اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

جابر بن یزید جعفی کوفی

یہ شیعہ کا عالم ہے یحییٰ القطان نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا امام نسائی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ متروک ہے شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے وکیع بیان کرتے ہیں تم لوگ جس چیز کے بارے میں مرضی شک کا شکار ہو' لیکن اس بارے میں شک کا شکار نہ ہونا کہ جابر جعفی "ثقہ" ہے۔

جمیع بن عمیر تیمی' تیم اللہ بن ثعلبہ کوفی

ابن نمیر نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ رافضی ہے اور حدیث ایجاد کرتا ہے امام ابوحاتم نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

جنادہ بن سلم

امام ابوزرعہ نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے ان دونوں حضرات نے اپنی اپنی "صحیح" میں اس کی حدیث روایت کی ہے۔

حارث بن عبداللہ ہمدانی اعور

یہ تابعین کے اکابر علماء میں سے ایک ہیں امام شعبی اور علی بن مدینی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے ایوب کہتے ہیں: ابن سیرین اس بات کے قائل تھے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں زیادہ تر جھوٹی ہیں منصور نے ابراہیم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حارث پر تہمت عائد کی گئی ہے اس کے بارے میں یحییٰ بن معین سے مختلف روایات منقول ہیں ایک روایت کے مطابق انہوں نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ایک روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایک روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ "ثقہ" ہیں امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے انہوں نے اس سے روایات بھی نقل کی ہیں اور اس کے معاملے کو قوی بھی قرار دیا ہے امام نسائی سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے یہ قوی نہیں ہیں ابن حبان کی رائے بھی اس بارے میں مختلف ہے وہ یہ کہتے ہیں: حارث غالی درجہ کا شیعہ تھا اور حدیث میں واہی تھا انہوں نے اپنی "صحیح" میں اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سود کے بارے میں نقل کی ہے امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر بیان کرتے ہیں: حارث اعور فقہ کا سب سے بڑا عالم تھا علم وراثت کا سب سے بڑا عالم تھا اور حسب کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے بہتر تھا۔

حارث بن عمیر بصری

اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی یحییٰ بن معین ابوزرعہ امام ابوحاتم اور امام نسائی نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے حماد بن زید نے اس کی تعریف کی ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں امام حاکم کہتے ہیں: اس نے حمید اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

حجاج بن ارطاۃ

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں امام دارقطنی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی بیان کرتے ہیں یہ قوی نہیں ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہیں یہ صدوق ہے لیکن تدلیس کرتا ہے یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ اور ابن اسحاق میرے نزدیک برابر ہیں ابوحاتم کہتے ہیں: جب یہ کہے کہ "حدثنا" تو پھر یہ صالح ہوگا اور اس کی سچائی اور حافظے میں شک نہیں کیا جائے گا سفیان ثوری کہتے ہیں: اب کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں رہا جو اس چیز کا اس سے زیادہ علم رکھتا ہو جو اس کے سر سے نکل رہا ہے حماد بن زید کہتے ہیں: سفیان سے روایت نقل کرنے کے حوالے سے یہ ہمارے نزدیک سب سے زیادہ زبردست ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ حافظان حدیث میں سے ایک ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں ایک روایت نقل کی ہے جو دوسری سند کے ساتھ ملی ہوئی ہے شعبہ کہتے ہیں: تم لوگ حجاج بن ارطاۃ اور ابن اسحاق کے حوالے سے روایات نوٹ کرو کیونکہ یہ دونوں حافظان حدیث ہیں۔

حسن بن قتیبہ خزاعی

یہ "ضعیف" ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

حکم بن مصعب

یہ کم درجہ کا صالح الحدیث ہے ولید بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے میرے علم کے مطابق اس سے روایت نقل نہیں کی ہے ابن حبان نے اس کا ذکر "الثقات" میں اور الضعفاء دونوں میں کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں غلطی کر جاتا ہے۔

حکیم بن جبیر

امام دارقطنی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ متروک ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے بعض حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے اور انہوں نے اس کے معاملے کو حسن قرار دیا ہے۔

حکیم بن نافع رقی

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے یحییٰ بن معین' ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

حمزہ بن ابومحمد

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث اور مجہول ہے امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے کمزور قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

خالد بن طہمان

یہ صدوق ہے اور شیعہ ہے یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے اور امام ابوحاتم نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

خالد بن یزید بن عبدالرحمٰن بن ابومالک دمشقی

امام نسائی بیان کرتے ہیں یہ "ثقہ" نہیں ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے دحیم کہتے ہیں: یہ فتویٰ دینے والا شخص ہے احمد بن صالح اور ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے۔

خلیل بن مرہ ضبعی

یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ متروک نہیں ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ نیک بزرگ ہے۔

دراج ابوسمح

امام ابوحاتم' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں' امام نسائی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین' علی بن مدینی

اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے امام ترمذی نے ابوالہیثم کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں اس سے استدلال کیا ہے امام حاکم اور دیگر حضرات نے بھی اس سے استدلال کیا ہے۔

راشد بن داؤد صنعانی دمشقی

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے دحیم، یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

ربیح بن عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری

امام بخاری بیان کرتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ توقع ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے محمد بن ابوعبداللہ بن عمار کہتے ہیں: ربیح "ثقہ" ہے۔

ربیعہ بن کلثوم بن جبر بصری

یہ "ثقہ" ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے جو اس بات کے قریب ہے کہ وہ نقصان دہ نہ ہو۔

رجاء بن صبیح سقطی

یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے دیگر حضرات نے اسے کمزور قرار دیا ہے ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے انہوں نے اس کی نقل کردہ حدیث اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

رشدین بن سعد

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ یہ کس سے روایت نقل کر رہا ہے؟ اور دل کو نرم کرنے والے موضوعات سے متعلق روایات میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ یہ صالح الحدیث ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

رواد بن جراح عسقلانی

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں یہ متروک ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں زیادہ لوگوں نے اس کی متابعت نہیں کی ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ سنت کا عالم ہے البتہ اس نے سفیان کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ثقہ" اور مامون ہے ان سے ایک روایت یہ منقول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ سفیان کے حوالے سے نقل کردہ روایت میں یہ غلطی کرتا ہے ان کی مراد یہ حدیث تھی:

"جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے"۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے البتہ اس کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا۔

روح بن جناح

ابوحاتم کہتے ہیں: کہ اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

زبان بن فائد

یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں امام حاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن یونس کہتے ہیں: یہ مصر کے مظالم کا نگران تھا اور یہ وہاں کے عادل اہلکاروں میں سے ایک تھا۔

زمعہ بن صالح

امام احمد اور امام ابوداؤد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جس میں ساتھ دوسری سند بھی ہے امام ابن خزیمہ نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے' اس کی نقل کردہ روایت کو نقل کیا ہے' جو اس نے سلمہ بن وہرام سے نقل کی ہے ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں ایک مقام پر یہ کہا ہے: میرے ذہن میں زمعہ کے حوالے سے کچھ الجھن ہے' تاہم متعدد مواقع پر وہ اس کے بارے میں خاموش رہے ہیں۔

زہیر بن محمد تیمی مروزی

یہ ''ثقہ'' ہے جسے غریب قرار دیا گیا ہے امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس سے استدلال کیا ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے البتہ اس کے حافظے میں خرابی پائی جاتی ہے اس نے شام میں احادیث روایات کی ہیں' وہ عراق میں اس سے زیادہ نقل کردہ احادیث سے زیادہ منکر ہیں۔

زیاد بن عبداللہ نمیری

یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن حبان کا اس کے بارے میں قول متناقض ہے' کتاب ''الضعفاء'' میں انہوں نے یہ کہا ہے اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے اور اس کا انہوں نے ''الثقات'' میں بھی کر دیا ہے' وہ کہتے ہیں: یہ غلطی کر جاتا ہے۔

زید بن حواری' عمی' ابوحواری' بصری

یہ وہاں کا قاضی ہے' امام نسائی اور ابن عدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ صالح ہے یحییٰ بن معین نے ایک مرتبہ یہی بات کہی ہے اور ایک مرتبہ یہی کہا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

سعد بن سنان

ایک قول کے مطابق' اس کا نام سنان بن سعد ہے' اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں امام نسائی کہتے ہیں: یہ

منکر الحدیث ہے جوزجانی کہتے ہیں: اس کی احادیث واہی ہوتی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام احمد سے اس کی توثیق نقل کی گئی ہے امام ترمذی نے اس کی حدیث کو حسن قرار دیا ہے ابن خزیمہ نے کئی مقامات پر اس کی نقل کردہ حدیث سے استدلال کیا ہے۔

سعید بن بشیر

یہ قتادہ کا شاگرد ہے ابو مسہر بیان کرتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے یحییٰ بن معین اور نسائی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام بخاری کہتے ہیں: لوگوں نے اس کے حافظے کے بارے میں کلام کیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے دحیم اور ابن عیینہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں میں نے ان میں کوئی حرج نہیں دیکھا اور اس پر سچائی غالب ہے۔

سعید بن عبداللہ بن جریج بصری

ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

سعید بن مرزبان ابوسعد بقال

فلاس کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن تدلیس کرتا ہے۔

سعید بن یحییٰ لخمی

یہ ''ضعیف'' ہے۔

سعدان کوفی

یہ کم درجہ کا صالح ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا مقام صدق ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور مامون ہے۔

سعد بن یحییٰ ابوسفیان حمیری

یہ ''ثقہ'' اور مشہور ہے ابن سعد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

سلمہ بن وردان

اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں زیادہ تر منکر ہیں معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے اس کی نقل کردہ حدیث اتنی پائے کی نہیں ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث حسن قرار دیا ہے۔

سلمہ بن وہرام

امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ابن خزیمہ اور حاکم

نے اس سے استدلال کیا ہے۔

سلیمان بن موسیٰ اشدق

اسے ”ثقہ“ قرار دیا گیا ہے نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں۔

سلیمان بن یزید ابومثنیٰ کعبی

اسے ”ضعیف“ قرار دیا گیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے امام حاکم نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

سہل بن معاذ بن انس

اسے ”ضعیف“ قرار دیا گیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے انہوں نے اس کی نقل کردہ اس کی حدیث کو صحیح بھی قرار دیا ہے ابن خزیمہ حاکم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

سوید بن ابراہیم بصری عطار

امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔

سوید بن عبدالعزیز دمشقی

یہ ”بعلبک“ کا قاضی تھا یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی امام احمد کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے ایک روایت کے مطابق (وہ یہ کہتے ہیں:) یہ متروک ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے جن کے بارے میں میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا تھا' یہ ”ثقہ“ ہونے کے قریب ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ کمزور ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا' دحیم نے اسے ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔

شرحبیل بن سعد مدنی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے بشر بن عمر نے امام مالک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ ”ثقہ“ نہیں ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے لیکن اس کا اعتبار کیا جائے گا ابن ابوذئب نے اس پر تہمت عائد کی ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں زیادہ تر میں منکر ہونا پایا جاتا ہے ابن سعد کہتے ہیں اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن عیینہ کہتے ہیں: شرحبیل فتویٰ دیا کرتا تھا اور مغازی کے بارے میں اس سے بڑا عالم اور کوئی نہیں ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ”صحیح“ میں ایک حدیث نقل کی ہے جو اس روایت کے علاوہ ہے (جو ہم نے کتاب الترغیب والترہیب میں نقل کی ہے)۔

شریک بن عبداللہ کوفی قاضی

یحییٰ القطان نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ شریک بن عبداللہ بن سنان بن انس جعفی ہے اس

کہتے ہیں: میں نے امام احمد سے شریک بن صالح کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا وہ عقل مند صدوق اور محدث تھا' امام مسلم نے متابعات میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: اہل کوفہ کی یہ احادیث کے بارے میں یہ ثوری سے زیادہ علم رکھتا ہے' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' معاویہ بن صالح کا دادا' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا' امام نسائی کہتے ہیں:

شہر بن حوشب

ابن عون کہتے ہیں: محدثین نے اسے ترک کر دیا تھا' شابہ نے شعبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' میں نے شہر سے ملاقات کی ہے' میں اسے کچھ بھی شمار نہیں کرتا' ابن عدی کہتے ہیں: شہر' اُن افراد میں سے ایک ہے' جس کی نقل کردہ حدیث کو شمار نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کی نقل کردہ حدیث کی بنیاد پر (کوئی دینی حکم) صادر ہو گا' ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ابوزبیر سے کم مرتبے کا نہیں ہے' لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: شہر ''ثقہ'' ہے' اس کے بارے میں بعض لوگوں نے طعن کیا ہے' یحییٰ بن معین' امام احمد بن حنبل' عجلی اور فسوی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جو ''مقرون'' ہے' اس کے حوالے سے کئی لوگوں نے استدلال کیا ہے۔

صالح بن ابواخضر

یحییٰ بن معین' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' عجلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' تاہم یہ قوی نہیں ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن ''ضعیف'' راویوں میں سے ایک ہے' جس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام احمد کہتے ہیں: اس سے استدلال کیا جائے گا اور اس پر اعتبار کیا جائے گا۔ امام بخاری نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

صباح بن محمد بن بجلی

ابو حاتم نے اس کا ذکر کیا ہے' انہوں نے اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کا ذکر نہیں کیا ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں' احمد عجلی کہتے ہیں: صباح بن محمد کوفی ''ثقہ'' ہے۔

صدقہ بن عبداللہ سمین

امام احمد' امام بخاری' ابن نمیر' امام نسائی اور امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور کمزور ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث وہ ہیں جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ ''ضعیف'' ہونے کے زیادہ قریب ہے' دحیم' ابو حاتم اور احمد بن صالح مصری نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے

صدقہ بن موسیٰ دقیقی

یحییٰ بن معین' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' یہ قوی نہیں ہے' امام مسلم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ضحاک بن حمرۃ املوکی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکرالحدیث اور مجہول ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے امام ترمذی نے اس کی روایات کو حسن قرار دیا ہے۔

طلحہ بن خراش

ازدی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں روایات نقل کی ہیں۔

طلیق بن محمد

امام دارقطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

طیب بن سلیمان

امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عاصم بن بہدلہ

یہ عاصم بن ابونجود کوفی ہے جو سات قاریوں میں سے ایک ہے۔

یحییٰ القطان کہتے ہیں: میں نے عاصم نامی ہر شخص کے حافظے کو خراب ہی پایا ہے نسائی کہتے ہیں: عاصم حافظ نہیں ہے دارقطنی کہتے ہیں: عاصم کے حافظے میں کچھ خرابی تھی امام حاتم کہتے ہیں: اس کا مقام یہ نہیں ہے کہ اسے "ثقہ" قرار دیا جائے ابوزرعہ اور احمد کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے ابن سعد کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے لیکن حدیث میں بکثرت غلطی کرتا ہے امام بخاری اور امام مسلم نے اس کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے اس میں ساتھ دوسری سند بھی شامل ہے اس کی نقل کردہ روایت "حسن" شمار ہوگی باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

عباد بن کثیر رملی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے ابن عیینہ اس کا ذکر (برائی کے ساتھ) کرنے سے منع کرتے تھے (وہ یہ کہتے ہیں:) کہ صرف بھلائی کے حوالے سے ہی اس کا ذکر کیا جائے امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے ابو مطیع کہتے ہیں: یہ ہمارے نزدیک "ثقہ" ہے اسے اس کے مرنے کے تین سال بعد قبر سے نکالا گیا تھا تو اس کے صرف چند بال خراب ہوئے تھے۔

عباد بن منصور ناجی

امام نسائی اور ساجی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے کی طرف دعوت دیتا تھا عباس نے یحییٰ کا قول نقل کیا ہے اس کی نقل کردہ حدیث قوی نہیں ہے تاہم اسے نوٹ کر لیا جائے گا ابو حاتم کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اسے نوٹ کیا جائے گا۔ امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے جو اس

روایت کے علاوہ ہے (جو ہم نے اس کتاب میں نقل کی ہے)۔

عبداللہ بن ابوجعفر رازی

محمد بن حمید کہتے ہیں: رازی فاسق تھا ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث میں ایسی بھی ہیں کہ جن میں ان کی متابعت نہیں کی گئی ابوحاتم' ابوزرعہ اور ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن صالح ابوصالح

یہ لیث بن سعد کے اموال میں ان کا معتمد تھا' یہ صالح الحدیث ہے' ان سے منکر روایات منقول ہیں' صالح جزرہ کہتے ہیں: یحییٰ بن معین اسے "ثقہ" قرار دیتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث بیان کرنے میں جھوٹ بولتا ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں یہ "ثقہ" نہیں ہے یحییٰ بن بکیر میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے ابوحاتم بیان کرتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اس کے احوال میں کم از کم یہ ہے کہ اس نے یہ تحریریں لیث کے سامنے پڑھی ہیں' اور انہوں نے اسے اس کی اجازت دی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ آغاز میں "متماسک" تھا' پھر آخر میں خرابی کا شکار ہوگیا' عبدالملک بن شعیب بن لیث کہتے ہیں: یہ "ثقہ" اور مامون ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ صدوق اور امین ہے' ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ مستقیم الحدیث ہے تاہم اس سے اسانید اور متون میں غلطی واقع ہوجاتی ہے' یہ جان بوجھ کر ایسا نہیں کرتا' ابن حبان کہتے ہیں: اپنی ذات کے اعتبار سے یہ صدوق ہے اس کی احادیث میں منکر ہونا واقع ہوگیا ہے جو اس کی پڑوسی کی وجہ سے تھا میں نے ابن خزیمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس کا ایک پڑوسی تھا جس کی اس کے ساتھ دشمنی تھی وہ ابوصالح کے استاد کے حوالے سے جھوٹی روایات ایجاد کرتا تھا اور ایسی تحریر میں نقل کر دیتا تھا' جو عبداللہ کی تحریر سے مشابہت رکھتی تھی اور پھر وہ تحریر اس کی تحریروں کے درمیان داخل کر دیتا تھا' جس کی وجہ سے عبداللہ کو یہ وہم ہوتا تھا کہ شاید یہ اس کی اپنی تحریر ہے' تو وہ اس کے مطابق حدیث بیان کر دیتا تھا' امام بخاری نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں اس کی روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام نسائی اور امام ابوحاتم نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام مالک اور سعید بن منصور نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن عیاش بن عباس قتبانی

امام ابوداؤد اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے یہ متین نہیں ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن کیسان مروزی

بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام حاتم کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن لہیعہ

یہ مصر کا عالم ہے یحییٰ بن معین اور ابوزرعہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔امام نسائی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں اسے کوئی چیز شمار نہیں کرتا میں نے ابن لہیعہ سے منقول وہ روایات سنی ہیں جو ابن مبارک سے منقول ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اس سے پہلے بھی جب اس کی کتابیں جل گئیں تھیں اور ان کے جلنے کے بعد بھی ابن وہب کہتے ہیں: سچے اور نیک آدمی جو اللہ کی قسم! (واقعی) ایسے ہی ہیں یعنی عبداللہ بن لہیعہ نے مجھے حدیث بیان کی زید بن حباب بیان کرتے ہیں میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن لہیعہ کے پاس ''اصول'' تھے اور ہمارے پاس ''فروع'' ہیں قتیبہ بیان کرتے ہیں جب ابن لہیعہ کا آخری وقت قریب آیا تو میں نے لیث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا اس نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔امام احمد کہتے ہیں: مصر میں احادیث کی کثرت ان کے ضبط اور اتقان کے حوالے سے کون ابن لہیعہ کی مانند ہے؟ امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مصر کا محدث صرف ابن لہیعہ ہے۔

عبداللہ بن عقیل بن ابوطالب

یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں اس سے استدلال نہیں کرتا ابوحاتم اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ حدیث میں کمزور ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں یہ حدیث میں صدوق ہے اس کے حافظے کے حوالے سے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے امام احمد اسحاق بن راہویہ اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے

عبداللہ بن مؤمل مخزومی مکی

یہ ''ضعیف'' ہے ابوحاتم اور ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے دو روایتوں کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور ایک روایت کے مطابق انہوں نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے ابن خزیمہ ابن حبان اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن میسرہ ابولیلیٰ

میرے علم کے مطابق صرف ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن بہرام

یہ شہر بن حوشب کا شاگرد ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے اس نے شہر کے حوالے سے جو احادیث نقل کی ہیں وہ صحیح ہیں امام احمد کہتے ہیں: شہر کے حوالے سے اس کی نقل کردہ احادیث ''مقارب'' ہیں یحییٰ بن معین امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبدالحمید بن حبیب بن ابوعشرین

دحیم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد اور ابوحاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبدالمجید بن حسن ہلالی

علی بن مدینی' ابوزرعہ اور امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابو حاتم کہتے ہیں یہ بزرگ ہے۔

عبدالرحمٰن بن اسحاق

یہ ''ضعیف'' ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

عبداللہ بن احمد

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' ان سے منکر روایات منقول ہیں یہ روایات میں اتنے پائے کے نہیں ہیں' امام ترمذی نے ان کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان دمشقی

یہ صدوق ہے جس پر قدریہ فرقے سے تعلق کا الزام ہے علی بن مدینی' ابو حاتم' دحیم اور یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے صالح جزری کہتے ہیں: یہ قدری ہے لیکن صدوق ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے

عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی

ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا یحییٰ القطان نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام بخاری نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی

امام احمد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ہم نے اس کے حوالے سے کوئی چیز نقل نہیں کی ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ''ثقہ'' راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہے محمد بن سعید مصلوب سے روایت نقل کرنے میں یہ تدلیس کرتا ہے تاہم انہوں نے جو بات کی ہے وہ محل نظر ہے امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے انہوں نے اس کے معاملے کو قوی قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے، یہ مقارب الحدیث ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن سعید نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے عباس نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے اور یہ میرے نزدیک ابوبکر بن ابومریم سے زیادہ محبوب ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں: میں نے احمد بن صالح سے دریافت کیا. کیا آپ اس سے استدلال کریں گے؟ ان کی مراد عبدالرحمٰن بن زیاد تھا تو انہوں نے جواب دیا. جی ہاں۔

عبدالرحمٰن بن سلیمان بن ابوجون

یہ کم درجہ کا صالح ہے امام ابوداؤد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا تاہم

اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا دحیم' ابن حبان اور ابن عدی نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن عطاء

یہ مدنی ہے' امام نسائی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں' ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے ان سے کہا گیا: امام بخاری نے تو اس کا ذکر اپنی کتاب "الضعفاء" میں کیا ہے تو انہوں نے کہا: تم اسے وہاں سے منتقل کردو۔

عبدالرحمٰن بن مغراء

یہ "ثقہ" ہے' جس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

عبدالرحیم بن میمون' ابومرحوم

یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا البتہ اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' بعض حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے' امام نسائی نے اس کی نقل کردہ اس روایت کو حسن قرار دیا ہے جو اس نے سہل بن معاذ سے نقل کی ہے' اس کی روایت کو امام ترمذی' امام ابن خزیمہ' امام حاکم اور دیگر حضرات نے "صحیح" قرار دیا ہے۔

عبدالصمد بن فضل

اس میں کوئی حرج نہیں ہے' میں نے اس کے بارے میں کوئی جرح نہیں دیکھی ہے۔

عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد

ابن حبان کہتے ہیں: یہ ترک کیے جانے کا مستحق ہے اور انتہائی منکر الحدیث ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے' ہمیں اس کے حوالے سے صرف پانچ مستند احادیث کا علم ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا البتہ اس کو شمار کیا جائے گا' یحییٰ بن معین' امام احمد' امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عبیداللہ بن زحر

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں' جب یہ علی بن یزید کے حوالے سے روایات نقل کرتا ہے تو جھوٹی روایات نقل کرتا ہے اور جب یہ عبیداللہ' علی بن یزید' قاسم بن عبدالرحمٰن کی اسانید کو اکٹھا کردے تو پھر اس حدیث کو اس نے ایجاد کیا ہوگا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابوزرعہ رازی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے جو اس نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے۔

عبیداللہ بن ابوزیاد قداح

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے' امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں' امام احمد کہتے ہیں: یہ "ثقہ"

نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ صالح الحدیث ہے ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے منکر چیز نہیں دیکھی ہے یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: یہ درمیانے درجہ کا ہے اتنے پائے کا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے "اسم اعظم" کے بارے میں اس کی نقل کردہ حدیث کو امام ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ ابومنیب عتکی

امام نسائی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں ابن حبان کہتے ہیں: یہ "ثقہ" راویوں سے مقلوب روایات نقل کرنے میں منفرد ہے ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عبیداللہ بن علی بن ابورافع

امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے

عبیدہ بن اسحاق عطار

ازدی بیان کرتے ہیں یہ متروک الحدیث ہے یحییٰ بن معین اور امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث منکر ہیں امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں امام ابوحاتم رازی نے اسے پسندیدہ قرار دیا ہے ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عتبہ بن حمید

امام احمد کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے قوی نہیں ہے امام حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عثمان بن عطاء بن ابومسلم خراسانی

امام مسلم' یحییٰ بن معین' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' امام حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' دحیم نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عطاف بن خالد مخزومی

امام بخاری کہتے ہیں: امام مالک نے اس کی تعریف بیان نہیں کی ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عطاء بن سائب بن زید ثقفی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے "ثقہ" ہے اور نیک شخص ہے جس شخص نے اس سے پرانے زمانے میں سماع کیا تھا وہ درست ہے اور جس شخص نے اس سے بعد میں سماع کیا' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' امام نسائی کہتے ہیں: اپنی پرانی روایات میں یہ "ثقہ" ہے' تاہم بعد میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا' شعبہ' ثوری' حماد بن زید نے اس

سے عمدہ روایات نقل کی ہیں' امام ترمذی' ابن خزیمہ' ابن حبان' امام حاکم اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

عطاء بن مسلم خفاف

امام ابوداؤد نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ایک نیک بزرگ ہے جو یوسف بن اسباط کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اس کی کتابوں (یا تحریروں) کو دفن کر دیا گیا تھا' تو اس کی نقل کردہ حدیث ثبت نہیں ہے' وکیع اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عطیہ بن سعد عوفی

امام احمد اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ "ضعیف" الحدیث ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اس کتاب میں نقل کی ہے) امام ابن خزیمہ نے اس کی حدیث کو اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: عطیہ کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

علی بن زید بن جدعان

امام بخاری اور امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن عیینہ' امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین سے یہ بات منقول ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے اور ان کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے کہ یہ اتنا قوی نہیں ہے' احمد عجلی فرماتے ہیں: اس میں تشیع پایا جاتا ہے' یہ قوی نہیں ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک ہمیشہ سے کمزور رہا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے انہوں نے سلام کے بارے میں اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور اس کے علاوہ دیگر احادیث کو "حسن" قرار دیا ہے۔

علی بن مسعدہ باہلی

یہ حدیث میں کمزور ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

عدی بن یزید الہانی

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد اور امام ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عمار بن سیف ضبی

یحییٰ بن معین' امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' عثمان کے حوالے سے یحییٰ سے یہ بات منقول ہے یہ

''ثقہ'' ہے احمد عجلی فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے ثبت ہے عبادت گزار ہے اور سنت کا عالم ہے۔

عمر بن راشد یمامی

جمہور نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے امام عجلی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عمر بن ابوشیبہ

ابوحاتم' ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' بعض حضرات یہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ

یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مرسل ہیں' ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور کثیر الحدیث ہیں۔

عمر بن کثیر بلخی

جمہور نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' شعبہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عمران بن داور القطان

عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا عفان نے اس کے حوالے سے حدیث نوٹ کی ہے' اور اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام احمد نے اس کا ساتھ دیا ہے' ابن خزیمہ' ابن حبان' امام حاکم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے۔

عمران بن ظبیان

امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عمران بن عیینہ ہلالی

ابوحاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص

اس کے بارے میں طویل کلام پایا جاتا ہے' جمہور نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اور اس کی اُن روایات اسے استدلال کیا ہے' جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے نقل کی ہیں۔

عیسیٰ بن سنان ابوسنان قسملی

امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے' ابن حبان نے اس کی نقل

کردہ حدیث اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

غسان بن عبید موصلی

امام احمد کہتے ہیں: ہم نے اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی تھیں پھر اس کی روایات کو میں نے جلا دیا' ابن عدی کہتے ہیں: یہ اپنی حدیث کے حوالے سے واضح طور پر ''ضعیف'' ہے ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور دوسری روایت کے مطابق انہوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' دار قطنی کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

فرقد سبخی

یہ صوفی ہے' امام نسائی اور دار قطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

فضل بن دلہم قصاب

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ صالح ہے' امام احمد کہتے ہیں: یہ حافظ نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ نہ تو قوی ہے اور نہ ہی حافظ ہے' ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

فضل بن موفق

امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

قابوس بن ابوظبیان

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' ابن حبان کہتے ہیں: اس کا حافظہ خراب تھا' یہ اپنے والد سے ان روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے' جن کی کوئی ''اصل'' نہیں ہے' بعض اوقات یہ کسی ''مرسل'' روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر' اور کسی ''مرفوع'' حدیث کو ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کر دیتا ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام احمد کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث متقارب ہوتی ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' ابن خزیمہ' امام ترمذی اور امام حاکم نے اس کی نقل کردہ احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

قاسم بن عبدالرحمٰن' ابوعبدالرحمٰن

یہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے' امام احمد فرماتے ہیں: علی بن یزید نے اس کے حوالے سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان میں خرابی کی وجہ قاسم ہی ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حوالے سے ''معضل'' روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین' جوزجانی اور امام ترمذی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' انہوں نے اس کی نقل کردہ حدیث

کو صحیح قرار دیا ہے یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: بعض حضرات نے اسے ''ضعیف'' بھی قرار دیا ہے۔

قاسم بن حکم

یہ صدوق ہے لوگوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے میرے علم کے مطابق صرف ابوحاتم نے یہ کہا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

قرہ بن عبدالرحمٰن حیوئیل

امام احمد فرماتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے' یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' ابن حبان نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جو عمر بن حارث اور دیگر کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

قیس بن ربیع اسدی کوفی

وکیع' یحییٰ بن معین' علی بن مدینی اور دار قطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے' شعبہ نے اس کی تعریف کی ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا مقام' صدق ہے' یہ قوی نہیں ہے عفان بیان کرتے ہیں یہ ''ثقہ'' ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایت مستقیم ہیں اور اس بارے میں قول وہی ہے' جو شعبہ نے کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کثیر بن زید اسلمی مدنی

نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے تاہم اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ صالح ہے یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کی زیادہ تر روایات میں کوئی حرج نہیں دیکھا ہے' ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

لیث بن ابوسلیم

اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' لوگوں نے اس کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوگیا تھا' مؤمل بن فضل کہتے ہیں. میں نے عیسیٰ بن یونس سے لیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اسے دیکھا ہے وہ اختلاط کا شکار ہوگیا تھا' بعض اوقات میں دن چڑھے اس کے پاس سے گزرتا تھا' تو وہ مینارے پر چڑھا ہوا' اذان دے رہا ہوتا تھا' امام دار قطنی فرماتے ہیں یہ سنت کا عالم تھا لوگوں نے اس پر اس وجہ سے انکار کیا ہے' اس نے عطاء' طاؤس اور مجاہد کے حوالے سے نقل کردہ روایات کو جمع کردیا' یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

محمد بن اسحاق بن یسار

یہ جلیل القدر اہل علم ائمہ میں سے ایک ہیں' اس کی نقل کردہ حدیث حسن ہے' ہشام بن عروہ اور سلیمان نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' دار قطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' وہیب بیان کرتے ہیں میں نے امام مالک سے اس کے بارے میں

دریافت کیا: تو انہوں نے اِس پر الزام عائد کیا' عبدالرحمن بن مہدی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید انصاری اور امام مالک نے ابن اسحاق پر جرح کی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے سماع کیا ہے' کئی حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے واہی قرار دیا ہے' یہ صالح الحدیث ہے' میرے نزدیک اس کا قصور صرف یہ ہے کہ اس نے سیرت میں کچھ منکر اور منقطع روایات اور جھوٹے اشعار ملادیے ہیں' یعقوب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے دریافت کیا: ابن اسحاق کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ اتنے پائے کا نہیں ہے' میں نے کہا: میرے ذہن میں اس کے حوالے سے' اس کے سچے ہونے کے بارے میں کچھ الجھن ہے' تو انہوں نے فرمایا: ایسا نہیں ہے' وہ سچا تھا' امام احمد حنبل فرماتے ہیں: وہ حسن الحدیث ہے' امام احمد عجلی فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے' علی بن مدینی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میرے نزدیک صحیح ہے' شعبہ بیان کرتے ہیں: ابن اسحاق امیر المؤمنین فی الحدیث ہے' امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں ابن اسحاق کی نقل کردہ احادیث سے استدلال کیا ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے' جو حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور مذی کے بارے میں ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے استدلال کیا ہے' یہ ان افراد میں سے ایک ہے' جن کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے لیکن یہ ''حسن الحدیث'' ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

محمد بن جحادہ

یہ ''ثقہ'' ہے' اس کے بارے میں ایسا کلام کیا گیا ہے' جو نقصان دہ نہیں ہے۔

محمد بن عبداللہ مہاجر شعیثی

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ انصاری کوفی

یہ صدوق ہے' امام ہے' ''ثقہ'' ہے' اور انتہائی خراب حافظے کا مالک ہے' جمہور نے اس کے بارے میں یہی کہا ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ خراب حافظے کا مالک تھا اور فحش غلطی کرتا تھا' جس کی وجہ سے اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر روایات زیادہ ہوگئیں' تو یہ ترک کیے جانے کا مستحق قرار پایا' امام احمد اور یحییٰ نے اسے متروک قرار دیا ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

محمد بن عقبہ بن ہرم سدوسی

ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

محمد بن عمرو انصاری واقفی

ابن حبان نے اسے کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

محمد بن یزید ابوہشام رفاعی کوفی

اس کی نقل کردہ حدیث حسن ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: میں نے محدثین کو دیکھا ہے' انہوں نے اس کا ''ضعیف'' ہونے

پر اتفاق ہے احمد عجلی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے برقانی کہتے ہیں: ابوہشام ''ثقہ'' ہے امام دار قطنی نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح میں شمار کروں۔

ماضی بن محمد غافقی مصری

ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابن حبان نے اس کا شمار ''الثقات'' میں کیا ہے انہوں نے اپنی ''صحیح'' میں یہ فرمایا ہے: ابن وہب نے ماضی بن محمد کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے جو مصری ہے اور ''ثقہ'' ہے۔

مبارک بن حسان

ازدی فرماتے ہیں: اس پر جھوٹ بولنے کا الزام ہے ابوداؤد کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام بخاری نے اس کا ذکر کیا ہے تاہم ان کے حوالے سے کوئی حدیث نقل نہیں کی امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

مبارک بن فضالہ

امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ تدلیس کرتا ہے جب یہ لفظ ''حدثنا'' استعمال کرے تو یہ ثبت شمار ہوگا' امام ابوزرعہ نے بھی اسی طرح کہا ہے' امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس نے حسن بصری سے جو روایات نقل کی ہیں' ان میں اس سے استدلال کیا جائے گا' اس سے عفان نے روایات نقل کی ہیں وہ اس کے درجہ کو بلند کرتے تھے اور اسے ''ثقہ'' قرار دیتے تھے یہ بات ابوحاتم نے بیان کی ہے' یحییٰ القطان نے اس کی تعریف کی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث کے بارے میں مجھے یہ امید ہے کہ وہ مستقیم ہوں گی' ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ان دونوں حضرات نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے' جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اس کتاب میں نقل کی ہے)۔

مجاعہ بن زبیر

امام دار قطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے' جن سے علم حاصل کیا جائے گا اور جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' امام احمد فرماتے ہیں: اس کی ذات کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مجالد بن سعید ہمدانی

یحییٰ بن سعید' امام دار قطنی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے ایک ''مقرون'' روایت نقل کی ہے۔

مسروق بن مرزبان

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

مسلم بن خالد زنگی

ایک روایت کے مطابق' یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام ابوداؤد نے بھی اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام

ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' دو روایات کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن حبان نے بھی اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں ایک حدیث نقل کی ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اس کے حوالے سے اپنی اس کتاب میں نقل کی ہے) ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ توقع ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' یہ ''حسن الحدیث'' ہے۔

مسیّب بن واضح حمصی

امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اور بکثرت غلطی کرتا ہے جب اس سے کہا جائے تو یہ اصلاح کو قبول نہیں کرتا' امام نسائی اور ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اپنی اس کتاب میں اس کے حوالے سے نقل کی ہے)۔

مصعب بن ثابت

اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور امام احمد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' یہ نیک اور عبادت گزار شخص تھا' ایک قول کے مطابق یہ ہمیشہ نفلی روزے رکھتا تھا' اور دن اور رات میں ایک ہزار نوافل ادا کرتا تھا۔

معارک بن عباد

ابن حبان نے اسے کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

معاویہ بن صالح حضرمی حمصی

ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' یحییٰ القطان اس سے راضی نہیں تھے' امام احمد' ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔

معدی بن سلیمان

ابوزرعہ کہتے ہیں: واہی الحدیث ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' امام ابو حاتم اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

مغیرہ بن زیادہ موصلی

امام احمد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابوزرعہ اور ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے عبدالرحمٰن بن ابو حاتم کہتے ہیں: امام بخاری نے اسے ''الضعفاء'' میں شامل کیا ہے میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اس کا نام کتاب ''الضعفاء'' سے منتقل کر دیا تھا' اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کے مختلف اقوال منقول ہیں' امام نسائی اُن کے حوالے سے' ایک روایت کے مطابق یہ بات نقل کی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' وکیع نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابوداؤد کہتے ہیں: یہ صالح ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

منہال بن خلیفہ بکری عجلی

یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے 'ابو بشر دولابی کی روایت کے مطابق' امام نسائی نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے' امام ابو حاتم امام ابو داؤد اور امام بزار نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

مہدی بن جعفر رملی' زاہد

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ''ثقہ'' راویوں کے حوالے سے' ایسی احادیث نقل کی ہیں' جن کے بارے میں' کسی نے اس کی متابعت نہیں کی' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

موسیٰ بن وردان

ایک روایت کے مطابق' امام ابو داؤد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' تاہم ان سے مشہور روایت یہ منقول ہے کہ انہوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اور دوسری روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' ایک اور روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے: یہ صالح ہے امام احمد کہتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے' عجلی کہتے ہیں: یہ مصری ہے' تابعی ہے اور ''ثقہ'' ہے' ابو حاتم اور دار قطنی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ احادیث کو حسن قرار دیا ہے۔

موسیٰ بن یعقوب زمعی

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اور منکر الحدیث ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ بن معین' امام ابو داؤد اور امام ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

میمون بن موسیٰ مرئی

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' یہ تدلیس کرتا ہے' امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے امام ابو داؤد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے عمرو بن علی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن ''ضعیف'' ہے ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

نعیم بن حماد خزاعی مروزی

یہ امام ہیں اور مشہور ہیں' ازدی کہتے ہیں: نعیم نے سنت کی تقویت کے لئے حدیثیں ایجاد کی تھیں اور امام ابو حنیفہ کی مذمت میں جھوٹی روایات ایجاد کی تھیں' ابو زرعہ دمشقی کہتے ہیں: یہ ان احادیث کو ''موصول'' روایات کے طور پر نقل کرتا ہے' جنہیں دوسرے لوگوں نے ''موقوف'' روایات کے طور پر نقل کیا ہے' ابن یونس کہتے ہیں: یہ حدیث کا فہم رکھتا تھا' اس نے ''ثقہ'' راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے میں اس کے بارے میں'

سب سے زیادہ بہتر جانتا ہوں' یہ بصرہ میں میرا رفیق تھا اس نے روح بن عبادہ کے حوالے سے کیا' اس سے روایات نوٹ کی ہیں' امام احمد نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' یحییٰ بیان کرتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور صدوق ہے' امام بخاری نے اس کے حوالے سے ''مقرون'' روایت کے طور پر روایت نقل کی ہے۔

نعیم بن مورع

جمہور نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' اس کی کمزور توثیق کی گئی ہے۔

واصل بن عبدالرحمٰن' ابوحرہ' رقاشی

یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے ایک روایت کے مطابق اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین سے ایک روایت یہ منقول ہے کہ یہ صالح ہے' امام نسائی نے ایک مقام پر یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے حسن بصری سے روایت کرنے میں کلام کیا ہے' شعبہ کہتے ہیں: یہ سب سے زیادہ سچا ہے' ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

ولید بن جمیل

ابوحاتم کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے قاسم ابوعبدالرحمٰن سے نقل کی ہیں' اور وہ منکر روایات ہیں' ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کمزور بزرگ ہے' ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

ولید بن عبدالملک حرانی

ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ''مستقیم الحدیث'' شمار ہوگا' جب یہ ''ثقہ'' راویوں سے روایات نقل کرے۔

یحییٰ بن ایوب غافقی

یہ مصری عالم ہے اور صالح الحدیث ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد فرماتے ہیں: ابن کا حافظہ کمزور تھا' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' دارقطنی کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ حدیث میں کچھ اضطراب پایا جاتا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک صدوق ہے' امام بخاری' امام مسلم' امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے۔

یحییٰ بن دینار' ابوہاشم' رمانی

یہ ''ثقہ'' اور مشہور ہیں اور ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

یحییٰ بن راشد بصری

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' امام نسائی' امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: مجھے یہ توقع

ہے کہ یہ اُن افراد میں سے نہیں ہوگا' جو جھوٹ بولتے ہیں' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے' جو حدیث میں کمزور ہے' امام ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ غلطی بھی کرتا ہے اور اس کے برخلاف بھی روایات نقل کی گئی ہیں۔

یحییٰ بن سلیم

یا یحییٰ بن ابوسلیم' اس کی کنیت ابوبلج ہے' امام احمد نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ منکر احادیث نقل کرتا ہے جرجانی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ غلطی کر جاتا ہے' امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یحییٰ بن معین' امام نسائی' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی

امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' کیونکہ یہ ان افراد میں سے نہیں ہے' جو جھوٹ بولتے ہیں' ابن حبان نے اس کا ذکر "الثقات" میں کیا ہے۔

یحییٰ بن عبداللہ' ابوحجیہ کندی' اجلح

جرجانی بیان کرتے ہیں اجلح جھوٹ بولتا ہے' نسائی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اس کی رائے خراب ہے ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یہ مضطرب الحدیث ہے' اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' تاہم اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن عدی کہتے ہیں: اس کا شمار کوفہ کے شیعہ لوگوں میں ہوتا ہے' یہ مستقیم الحدیث اور صدوق ہے' یحییٰ بن معین' احمد عجلی اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک بابلتی

کئی حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے اسے "ثقہ" بھی قرار دیا گیا ہے' امام بخاری نے اس سے استشہاد کیا ہے۔

یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کوفی

امام احمد کہتے ہیں: یہ کھلے عام جھوٹ بولا کرتا تھا' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' جرجانی کہتے ہیں: یہ ساقط ہے اسے ترک کیا جائے گا' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اور مشہور ہے کوفہ میں اس کے جیسا اور کوئی نہیں تھا' اس کے بارے میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے' صرف حسد کی وجہ سے کہا گیا ہے' محمد بن ہارون کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے حمانی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے کہا: وہ "ثقہ" ہے' میں نے کہا: لوگ تو اس کے بارے میں کلام کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: لوگ اس سے حسد کرتے ہیں' اُس اللہ کی قسم ہے' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' یہ "ثقہ" ہے' ابوعبید آجری کہتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ حافظ ہے' رمادی بیان کرتے ہیں: یہ میرے نزدیک امام ابن ابوشیبہ سے زیادہ "ثقہ" ہے' لوگوں نے اس کے بارے میں کلام' صرف حسد کی وجہ سے کیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ حمانی کی ایک "مسند" تھی' جو عمدہ تھی' یہ بات کہی جاتی ہے کہ کوفہ میں سب سے پہلے اس نے "مسند" تصنیف کی تھی' اور بصرہ میں سب سے پہلے

مسدد نے "مسند" تصنیف کی تھی' مصر میں سب سے پہلے اسد بن موسیٰ نے "مسند" تصنیف کی تھی' ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کی مسند میں اور اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر روایات نہیں دیکھی ہیں' اور مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یحییٰ بن عمرو بن مالک نکری

حماد بن زید نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا ہے' یحییٰ بن معین' امام ابوداؤد' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کم درجہ کا صالح ہے اس پر اعتبار کیا جائے گا۔

یحییٰ بن مسلم البکاء

اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے: یہ یحییٰ بن ابوخلید ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یحییٰ بن البکاء اتنے پائے کا نہیں ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابن سعد کہتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا' تو یہ "ثقہ" ہوگا۔

یزید بن ابان رقاشی

یہ زاہد' بکثرت عبادت کرنے والا ہے' لیکن "ضعیف" ہے' ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اور ابن عدی نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

یزید بن ابوزیاد کوفی

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہے' یحییٰ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے' عبداللہ بن مبارک نے اسے واہی قرار دیا ہے' علی بن عاصم بیان کرتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے فرمایا: اگر میں یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے کوئی روایت نوٹ کرلوں' تو پھر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ میں نے کسی اور کے حوالے سے نوٹ نہ کی ہو' امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث' اتنی پائے کی نہیں ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے "مقرون" روایت کے طور پر روایت نقل کی ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو "حسن" قرار دیا ہے۔

یزید بن سنان' ابوفروہ' رہاوی

یحییٰ بن معین' امام احمد' علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' امام بخاری اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

یزید بن عطاء یشکری

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام احمد نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ حسن الحدیث ہے۔

یزید بن ابومالک دمشقی

یہ "ثقہ" ہے' بعض حضرات نے یہ کہا ہے: یہ کمزور ہے۔

یمان بن مغیرہ عنزی

عباس نے یحییٰ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی نقل کردہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی' امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام ابوزرعہ اور امام دار قطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں امام حاکم نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

یوسف بن میمون

امام بخاری فرماتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

ابواحوص

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے' اس کی توثیق زہری کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے' ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جو اس روایت کے علاوہ ہیں (جو ہم نے اس کے حوالے سے نقل کی ہیں)۔

ابواسرائیل ملائی کوفی

اس کا نام' ابواسماعیل بن ابواسحاق ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' یہ حسن الحدیث ہے' اس سے غلطیاں منقول ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: ابن مہدی نے اسے ترک کردیا تھا' اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کے قول مختلف ہیں ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ "ضعیف" ہے' ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ "ثقہ" ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن اس کی رائے میں غلو پایا جاتا تھا' امام احمد فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' فلاس کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں ہے۔

حافظ کہتے ہیں: کئی حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ شیعہ تھا اور "تشیع" میں غالی تھا' یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کافر قرار دیتا تھا (نعوذ باللہ من ذلک)۔

ابوسلمہ جہنی

ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے صحیح میں روایات نقل کی ہیں' ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

ابوسنان قسملی

اس کا نام عیسیٰ بن سنان ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابوہاشم رمانی

اس کا نام یحییٰ بن دینار ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابوہاشم رفاعی

اس کا نام محمد بن یزید کوفی ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابویحییٰ قتات

اس کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام "زاذان" ہے ایک قول کے مطابق "دینار" ہے ایک قول کے مطابق "یزید" ہے ایک قول کے مطابق "عبدالرحمٰن بن یزید" ہے امام احمد فرماتے ہیں: شریک ابویحییٰ قتات کو "ضعیف" قرار دیتے تھے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کے مختلف اقوال منقول ہیں ان سے اس کی ت "ضعیف" بھی منقول ہے اور اس کی توثیق بھی روایت کی گئی ہے۔

ابن لہیعہ

اس کا نام عبداللہ ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

•••------•••------•••

حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: یہ مبارک املاء مکمل ہو گئی ہے۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو اس کی ذات کے جلال کے لائق ہو جس کی تعداد کی کوئی آخری حد نہ ہو اور کوئی اختتام نہ ہو ہم اُس سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ اسے اپنی ذات کے لئے خالص کر لے اور اسے ریاکاری کے شائبوں سے بھی بچا لے اور تعظیم کے دواعی سے بھی بچا لے اور اس کے ذریعے مجھے اور ہر اس شخص کو نفع عطا کرے جو اس پر واقف ہو بے شک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) عظیم فضل والا اور عمومی احسان کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بزرگ اور سب سے بلند مرتبہ فرد جو اُس کی بارگاہ میں سب سے بلند حیثیت رکھتے ہیں یعنی حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کرے! آپ ﷺ کی آل آپ ﷺ کے اصحاب آپ ﷺ کی ازواج آپ ﷺ کی ذریت اور قیامت کے دن تک احسان کے ہمراہ اُن کی پیروی کرنے والوں پر بھی (درود نازل کرے) جب کبھی بھی ذکر کرنے والے اُن کا (یعنی نبی اکرم ﷺ کا) ذکر کریں اور جب کبھی بھی غافل لوگ اُن کے (یعنی نبی اکرم ﷺ کے) ذکر سے غافل رہ جائیں۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔